5766 احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

الترغیب والترہیب کامل

1

مِنَ الحدیثِ الشریف

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری دامت برکاتہم عالیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اُردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترہیب

من الحدیث الشریف

1

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری

دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

37352022

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی آلك واصحابك یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	الترغیب والترہیب (جلد اوّل)
مصنف	....	امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری
ترجمہ وتخریج	....	مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	....	920
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت	....	ستمبر 2017ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکرگزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب ''الترغیب والترہیب'' اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی وکمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تا کہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

Marfat.com

انتساب

کنز العمال کے مصنف، محدث کبیر

علامہ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

نیاز مند

معاذ رضا خان عفی عنہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

Marfat.com

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین

اللہ رب العزت جل شانہ کا بے حد وشمار شکر کہ اس کی رحمتِ کاملہ اعانت ونصرت اور اس کے محبوبِ کریم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے وسیلۂ جلیلہ سے ہمیں آپ قارئین کی خدمت میں مختلف موضوعات پر معیاری دینی اسلامی کتب شائع کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ الحمد للہ۔

ہم اہلِ شوق ومحبت کی علمی پیاس بجھانے کے لئے حتی الامکان سعی وکاوش میں مسلسل کوشاں ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری کی مشہور ومعروف کتاب ''الترغیب والترھیب'' ہے جو اس وقت ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت فائدے سے خالی نہیں ہوگی کہ اب تک اس کتاب کے جتنے بھی نسخے اُردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوئے ہیں وہ نامکمل ہیں۔ یہ اس کتاب کا پہلا مکمل اُردو ترجمہ ہے جس میں عربی متن کو ساتھ شامل کیا گیا ہے احادیث کی تخریج کی گئی ہے اور اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ کی زبان آسان اور عام فہم ہو۔

امید ہے کہ یہ کتاب علم دوست حلقوں میں مقبولیت حاصل کرے گی درس حدیث دینے والے حضرات ومبلغین کے لئے یہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتی ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف فاضل مترجم ہمارے ادارے کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انسان خطا کا پتلا ہے ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ کتاب میں کہیں کوئی غلطی نہ رہ جائے اس کے باوجود اگر بشری تقاضوں کے تحت کسی مقام پر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو آپ ہمیں اس سے آگاہ کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ آپ کی معاونت رہنمائی اور مشورے ادارے کے معیار کی بہتری اور عمدگی کے لئے اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ کا خیر اندیش

محمد اکبر قادری

Marfat.com

عرضِ مترجم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد وشمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے سب سے محبوب رسول کی اُمت میں پیدا کیا' جس رسول کے حوالے سے اس نے قرآن مجید میں اہلِ ایمان پر اپنے احسان کا ذکر کیا۔ وہ رسول جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں' جنہیں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے مبعوث کیا گیا' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی ساری مخلوق سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' جن کے بارے میں قرآن نے یہ کہا: وہ خواہشِ نفس سے کلام نہیں کرتے بلکہ وحی کے مطابق کلام کرتے ہیں۔ ان کی بیان کی ہوئی باتوں کی اسی عظمت واہمیت کے پیشِ نظر صحابہ کرام نے اس بات کا بھرپور اہتمام کیا کہ ان کے الفاظ و افعال کو بھرپور احتیاط کے ساتھ اُمت تک منتقل کیا جائے اور یہی روایت آگے آنے والے زمانوں میں امت میں مضبوط ہوتی چلی گئی۔ جس کے نتیجے میں محدثین نے بیش بہا مجموعہ جات مرتب کئے۔ ابتدائی زمانوں میں یہ معمول تھا کہ کوئی محدث اپنے اساتذہ سے سنی ہوئی روایات کو سند کے ذکر کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کر دیتا تھا۔ بعد کے زمانے میں یہ اسلوب سامنے آیا کہ کوئی عالم مختلف محدثین کی کتابوں میں مذکور روایات کو ایک جگہ جمع کر دیتا تھا۔ عام طور پر اس اسلوب میں روایات کے مضمون کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اسی طرز اور اسی نوعیت کی ایک کتاب ''الترغیب والترہیب'' ہے۔ کتاب اور اس کے فاضل مصنف کا تعارف ہم نے آئندہ صفحات میں دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم کے تحت ہمیں یہ توفیق اور سعادت نصیب ہوئی کہ ہم اس کتاب کا اُردو ترجمہ کریں۔ ہم نے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ روایات کے متن میں استعمال ہونے والے عربی الفاظ کو اُردو کے مروجہ محاورے میں منتقل کیا جائے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عربی متن میں لفظی طور پر مؤنث سے متعلق الفاظ ہوتے ہیں' لیکن اُردو متن میں اس کے لئے مذکر کی ترکیب استعمال ہوتی ہے' اسی طرح کبھی اس کے برعکس بھی ہو جاتا ہے۔ کتاب کی اہمیت اور احادیث کی عظمت کے پیشِ نظر ہم نے اس چیز کا خیال رکھا ہے کہ اصل کتاب کا متن بھی ترجمے کے ساتھ شامل کیا جائے۔

اس کام کے لئے برادرِ مکرم محمد اکبر قادری نے ہمیں متوجہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور ان کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے دنیا وآخرت میں ہمارے اور ہمارے والدین کی مغفرت' کامیابی وکامرانی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔

معاذ رضا عفی عنہ

Marfat.com

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام: عبدالعظیم' کنیت: ابومحمد اور لقب: زکی الدین ہے۔

آپ کے آباؤ اجداد ملک شام سے تعلق رکھتے ہیں' تاہم آپ کی جائے پیدائش اور جائے قیام مصر ہے۔ آپ مصر کے شہر فسطاط میں شعبان کے مہینے میں 581 ہجری میں پیدا ہوئے۔

قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے علم حدیث سیکھنے کا آغاز کیا اور بہت جلد اس میں مہارت حاصل کرلی۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں سفر کیے۔ آپ نے اپنے زمانے کے جلیل القدر ائمہ محدثین سے استفادہ کیا اور یہ عالم ہوگیا کہ آپ کو ''حافظِ وقت'' اور ''محدثِ مصر'' کا خطاب دیا گیا۔ آپ کے اساتذہ کی فہرست میں دو افراد مشہور و معروف ہیں۔ شیخ ابونصر موسیٰ الگیلانی جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے ہیں اور امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی جو شام کے مشہور حنبلی فقیہ ہیں۔ اسی طرح امام منذری کے شاگردوں کی طویل فہرست ہے۔ امام منذری نے ایک طویل عرصے تک دارالحدیث الکاملیہ میں درسِ حدیث دیا۔ جہاں خلق کثیر نے ان سے استفادہ کیا۔ آپ کے تلامذہ میں سے زیادہ شہرت قاضی القضاۃ تقی الدین ابوالفتح محمد بن علی کو حاصل ہوئی' جو تاریخ میں ''ابن دقیق العید'' کے نام سے معروف ہیں اور امام منذری کے دوسرے معروف شاگرد رشید امام شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی ہیں' جو مشہور کتاب ''المتجر الرابح'' کے مصنف ہیں۔

ہفتہ کے دن 4 ذیقعدہ 656 ہجری میں' 75 برس کی عمر میں امام منذری کا انتقال ہوگیا۔ دارالحدیث کاملیہ میں ان کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور انہیں سپردِ خاک کردیا گیا۔

حافظ ناجی

آپ کا نام ابراہیم بن محمد ہے۔ لقب برہان الدین اور اسم منسوب دمشقی ہے۔ آپ ''ناجی'' کے نام سے معروف ہیں' 810 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال رمضان المبارک کے مہینے میں 900 ہجری میں ہوا۔

آپ نے حافظ ابن حجر اور ان کے معاصر اہل علم سے سماع کیا۔ علم حدیث میں بھرپور مہارت رکھتے تھے' ساری زندگی اپنی زبان اور قلم کے ذریعے آپ نے علم حدیث کی خدمت کی۔

حافظ ناجی نے ''کتاب الترغیب والترھیب'' پر تعلیقات تحریر کی ہیں۔ تاہم اس کتاب کے شائع شدہ نسخوں میں ان تعلیقات میں امتیاز نہیں کیا گیا بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جن روایات کے بعد متن میں ذکر ہونے والے کسی مشکل لفظ کے مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے' وہ وضاحت حافظ ناجی کی تحریر کردہ ہے۔ واللہ اعلم

Marfat.com

الترغیب والترہیب

اس کتاب کا نام ''الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف'' ہے۔

یہ کتاب 5766 روایات پر مشتمل ہے۔ یہ وہ ترقیم ہے جو مطبوعہ نسخے کے ناشر نے بیان کی ہے ورنہ اس کتاب میں اس ترقیم کے مطابق ذکر ہونے والی بہت سی روایات ایسی ہیں جن کے ضمن میں مزید روایات موجود ہیں۔ اگر ان سب کی الگ سے ترقیم کی جائے تو ان کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر جائے گی۔

اس کتاب میں مصنف نے صرف وہ روایات ذکر کی ہیں جن میں کسی عمل کو کرنے کی ترغیب ہے یا کسی عمل سے روکا گیا ہے۔ اس اعتبار سے اس کتاب میں ذکر ہونے والی زیادہ تر روایات اپنے نفس مضمون کے اعتبار سے ''حدیثِ قولی'' کی حیثیت رکھتی ہیں۔

فاضل مصنف نے کتاب کے آغاز میں جو مقدمہ تحریر کیا ہے اس میں اپنے اسلوب کی وضاحت کر دی ہے۔

ترغیبی اور ترہیبی روایات کے بارے میں فاضل مصنف سے پہلے پانچ افراد نے ''الترغیب والترہیب'' کے عنوان سے کتابیں تحریر کی ہیں:

1- ابن زنجویہ 2- ابن شاہین 3- امام بیہقی 4- ابوالقاسم اصبہانی 5- ابوموسیٰ مدینی

امام منذری نے یہ وضاحت کی ہے کہ انہوں نے ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب ''الترغیب والترہیب'' سے استفادہ کیا ہے۔

امام منذری نے یہ کتاب دارالحدیث الکاملیہ میں اپنے شاگردوں کو املاء کروائی تھی۔ بہت سے علماء نے ان سے اس کتاب کا سماع کیا۔ امام منذری کے انتقال کے بعد اس کتاب کی شہرت میں اتنا اضافہ ہوا کہ اس موضوع پر ان سے پہلے کی تحریر کی گئی کتابیں معدوم ہو گئیں۔ علماء نے اس کتاب کی مختلف حوالوں سے خدمت کی ہے جن میں سب سے زیادہ شہرت حافظ ابن حجر عسقلانی کی خدمت کو حاصل ہوئی جنہوں نے اس کتاب کا اختصار کیا تھا۔ یہ کتاب مطبوع اور متداول ہے۔

اس کتاب کے ترجمے کے وقت اس کے دو نسخے ہمارے سامنے موجود تھے۔

1- الترغیب والترہیب مطبوعہ دار ابن کثیر/ دار الکلم الطیب- 1435ھ بمطابق 2014ء بیروت لبنان
اس کی تحقیق و تقدیم کی خدمت تین افراد نے سرانجام دی اور یہ بڑے خط میں 4 جلدوں میں ہے۔

2- الترغیب والترہیب مطبوعہ دار الکتاب العربی- 1435ھ بمطابق 2014ء بیروت لبنان
اس کی تحقیق کی خدمت ڈاکٹر محمد اسکندرانی نے سرانجام دی اور یہ باریک خط میں 1 جلد میں ہے۔

Marfat.com

فہرست

مضامین	صفحہ
شرفِ انتساب	۳
دعائے نبوی	۴
عرضِ ناشر	۵
عرضِ مترجم	۶
امام منذری	۷
الترغیب والترھیب	۸
مقدمة المؤلف	۱۷
كِتَابُ الْاِيْمَانِ	
کتاب: ایمان کے بارے میں روایات	۲۵
صدق، اخلاص اور نیک نیت سے متعلق ترغیبی روایات	۲۵
فصل:	۳۵
ریاکاری سے متعلق ترہیبی روایات' جس شخص کو ریاکاری کا اندیشہ ہو وہ کیا پڑھے؟	۴۳
فصل:	۶۷
کتاب وسنت کی پیروی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۸
باب: سنت ترک کرنے' بدعت کے ارتکاب	۷۵
اور نفسانی خواہشات (کی پیروی) سے متعلق ترہیبی روایات	۷۵
باب: اچھے کام کا آغاز کرنے، تاکہ اس کی پیروی کی جائے' کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۲
اور برے کام کے آغاز سے متعلق ترہیبی روایات جو اس اندیشے کے تحت ہیں کہ کہیں اس کی پیروی نہ کی جائے	۸۲
كِتَابُ الْعِلْمِ	
کتاب: علم کے بارے میں روایات	۸۷
علم، اسے حاصل کرنے' اسے سیکھنے اور اس کی تعلیم دینے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۷
نیز علماء اور طالب علم کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۸۷
فصل:	۸۹
فصل:	۱۰۵
باب: علم کے حصول کے لئے سفر کرنے کی ترغیب	۱۰۶
باب: حدیث کے سماع، اس کی تبلیغ اور اسے (تحریری طور پر) نقل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۰۹
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۰۹
باب: علماء کی ہم نشینی اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۱۱۴
باب: علماء کی عزت واحترام تعظیم وتوقیر کے متعلق ترغیبی روایات	۱۱۶
اور علماء کو ضائع کرنے یا ان سے لاپرواہی اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی رویات	۱۱۶
باب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے (کسی اور مقصد کیلئے) علم حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۲۰
باب: علم کو پھیلانے' اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کے	

Marfat.com

مضامین	صفحہ
بارے میں ترغیبی روایات	۱۲۴
فصل	۱۲۶
باب: علم چھپانے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۲۸
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے' اور جو وہ کہتا ہے وہ خود نہیں کرتا ہے	۱۳۲
باب: علم اور قرآن کے بارے میں دعویٰ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۴۰
باب: جھگڑا، بحث مخاصمت، حجت بازی، غصے کا اظہار اور غلبہ ظاہر کرنے کی کوشش سے متعلق ترہیبی روایات	۱۴۳
کتاب الطہارۃ	
کتاب: طہارت کے بارے میں روایات	۱۴۸
لوگوں کے راستے' ان کے سائے' ان کے پانی کے گھاٹ کے پاس	۱۴۸
باب: پانی، غسل کی جگہ' یا سوراخ میں پیشاب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۵۱
باب: قضائے حاجت کرنے کے دوران کلام کرنے کے متعلق ترہیبی روایات	۱۵۳
باب: کپڑے یا کسی اور چیز پر پیشاب لگ جانے' اور اس سے نہ بچنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۵۴
باب: مردوں کے تہبند باندھے بغیر' حمام میں داخل ہونے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۶۰
باب: کسی عذر کے بغیر غسل میں تاخیر کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۶۶
باب: وضو کرنے' اور اچھی طرح وضو کرنے کے متعلق ترغیبی روایات	۱۶۸
باب: ہمیشہ باوضو رہنے' اور اس کی تجدید کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۱۸۲
باب: وضو کرتے وقت' جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۸۴
باب: مسواک کرنے کی ترغیب' نیز اس کی فضیلت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے	۱۸۶
باب: (وضو کرتے ہوئے) انگلیوں کا خلال کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۹۲
باب: ان کلمات کی ترغیب' جنہیں آدمی وضو کے بعد پڑھے گا	۱۹۶
باب: وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضو) ادا کرنے کی ترغیبی روایات	۱۹۸
کتاب الصلاۃ	
کتاب: نماز کے بارے میں روایات	۲۰۱
اذان سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۰۱
باب: مؤذن (کی اذان) کا جواب دینے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۱۳
اور آدمی اس کا جواب کیسے دے؟ اور اذان کے بعد کیا پڑھے؟ (اس کا بیان)	۲۱۳
باب: اقامت کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۱۹
باب: اذان ہو جانے کے بعد' کسی عذر کے بغیر' مسجد سے باہر	

Marfat.com

مضامین	صفحہ
جانے سے متعلق ترہیبی روایات	۲۲۰
باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۲۱
باب: ایسی جگہوں پر مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت' جہاں اُن کی ضرورت ہو	۲۲۳
باب: مساجد کو صاف رکھنے' اور انہیں پاک رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۲۷
نیز ان میں خوشبو سلگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۲۷
باب: مسجد میں تھوکنے یا قبلہ کی طرف منہ کر کے (تھوکنے) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے	۲۳۱
اور ان کے علاوہ دیگر امور سے متعلق ترہیبی روایات	۲۳۱
باب: مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق ترغیبی روایات خاص طور پر جب تاریکی ہو	۲۴۰
نیز اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔	۲۴۰
باب: مساجد کے لزوم اور اُن میں بیٹھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۵۵
باب: جس شخص نے پیاز یا لہسن یا گندنا' یا کراث (ایک بدبودار سبزی) یا اس جیسی کوئی بدبودار چیز کھائی ہو اس کے لئے مسجد میں آنے کے متعلق ترہیبی روایات	۲۵۲
باب: خواتین کیلئے اپنے گھروں میں نماز ادا کرنے' گھروں میں رہنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۶۲
اور اُن کے گھروں سے باہر نکلنے سے متعلق ترہیبی روایات	۲۶۲
باب: پانچ نمازوں اور ان کی حفاظت کرنے ان کے واجب ہونے پر ایمان رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۶۶
باب: نماز سے متعلق' مطلق ترغیبی روایات' نیز رکوع کرنے سجدہ کرنے' اور خشوع کی فضیلت	۲۸۲
باب: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے کی ترغیب	۲۹۱
باب: باجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۹۵
باب: جماعت (میں' نمازیوں) کی کثرت سے متعلق ترغیبی روایات	۳۰۱
باب: ویرانے میں نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۰۲
باب: بطور خاص عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۰۴
باب: کسی عذر کے بغیر باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے کے متعلق ترہیبی روایات	۳۱۰
باب: نوافل گھر میں ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۱۷
باب: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۱۹
باب: صبح اور عصر کی نماز کی حفاظت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۲۶
باب: آدمی کے صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد' اپنی نماز جگہ پر بیٹھے رہنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۳۰
باب: فجر' عصر اور مغرب کی نماز کے بعد' مخصوص اذکار پڑھنے کے متعلق ترغیبی روایات	۳۳۴
باب: کسی عذر کے بغیر عصر کی نماز قضاء کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۴۰
باب: امامت کرتے ہوئے مکمل نماز ادا کرنے اور اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور ان دونوں	

Marfat.com

مضامین	صفحہ
چیزوں کی عدم موجودگی سے متعلق ترہیبی روایات	۳۴۱
باب: ایسی آدمی کی امامت سے متعلق ترہیبی روایات	۳۴۴
جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں	۳۴۴
باب: پہلی صف سے متعلق ترغیبی روایات	۳۴۶
باب: صف ملانے اور خالی جگہ پُر کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۵۲
مردوں کے آخری صف میں کھڑے ہونے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۵۵
اور خواتین کے پہلی صف میں کھڑے ہونے' نیز جو شخص صف کو ٹیڑھا کرتا ہے (اس سے متعلق ترہیبی روایات)	۳۵۵
باب: امام کے پیچھے آمین کہنے اور دعا کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۵۸
نیز آدمی رکوع سے اٹھنے کے بعد اور نماز کے آغاز میں کیا پڑھے گا؟	۳۵۸
باب: مقتدی کے رکوع اور سجدے کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھانے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۶۴
رکوع یا سجود مکمل نہ کرنے اور اُن کے درمیان پشت کو سیدھا نہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۶۵
نیز خشوع کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۶۵
باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۳۸۱
باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور دیگر چیزیں' جن کا ذکر ہوا ہے	۳۸۳
باب: (نماز کے دوران) کسی ضرورت کے بغیر سجدے کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانا یا اُن پر پھونک مارنا	۳۸۹
باب: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۹۱
باب: نمازی کے آگے سے گزرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۹۱
باب: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے' یا نماز کو ہلکا سمجھتے ہوئے	۳۹۳
اس کے مخصوص وقت میں' اس کو ادا نہیں کرتا' اس سے متعلق ترہیبی روایات	۳۹۳
کِتَابُ النَّوَافِلِ	
کتاب: نوافل کے بارے میں روایات	۴۱۰
(روزانہ) دن اور رات میں بارہ رکعات سنتیں' باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۱۰
باب: صبح سے پہلے کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۱۲
باب: ظہر سے پہلے اور بعد کی (سنت) نماز کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۱۴
باب: عصر سے پہلے کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات	۴۱۸
باب: مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۲۰
باب: عشاء کے بعد (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۲۲
وتر کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' اس	

Marfat.com

مضامین	صفحہ
کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۴۲۳
باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی سوتے ہوئے باوضو ہو	۴۲۵
اور اس کی نیت یہ ہو کہ (رات کو کسی وقت) بیدار ہو کر نوافل ادا کرے گا	۴۲۵
باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں آدمی کو اس وقت پڑھنا چاہیے	۴۲۸
جب وہ اپنے بستر پر آتا ہے' اور جو شخص اللہ کا ذکر کئے بغیر سو جاتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟	۴۲۸
باب: جب آدمی رات کے وقت بیدار ہو' اُس وقت کچھ کلمات پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۳۹
باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب	۴۴۰
باب: اونگھ کے عالم میں' آدمی کے نماز ادا کرنے' یا تلاوت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۴۶۲
آدمی کے صبح تک سوئے رہنے اور رات کے وقت نوافل کو مطلق طور پر ترک کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات	۴۶۴
باب: چند آیات اور اذکار سے متعلق ترغیبی روایات' جنہیں آدمی صبح اور شام کے وقت پڑھے گا	۴۶۷
باب: آدمی کا کوئی ورد رات کے وقت رہ گیا ہو' تو اس کی قضاء کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۸۹
باب: چاشت کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات	۴۸۹
باب: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۹۶
باب: نمازِ توبہ سے متعلق ترغیبی روایات	۵۰۴
باب: نمازِ حاجت کے بارے میں' ترغیبی روایات اور اُس کی دعا کا بیان	۵۰۵
باب: نماز استخارہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کو ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۱۱
كِتَابُ الْجُمُعَةِ	
کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات	۵۱۴
باب: جمعہ کی نماز اور اس کی طرف جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۱۴
باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۳۰
باب: جمعہ کے لئے جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۳۲
باب: جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر جانے سے متعلق ترہیبی روایات	۵۳۹
باب: امام کے خطبہ دینے کے دوران کلام کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۵۴۰
باب: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۵۴۶
باب: سورۂ کہف پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۵۲
كِتَابُ الصَّدَقَاتِ	
کتاب: صدقات (یعنی زکوٰۃ) کے بارے میں روایات	۵۵۴
باب: زکوٰۃ کی ادائیگی سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی فرضیت کی تاکید	۵۵۴
باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۵۶۳
فصل:	۵۷۷
باب: زکوٰۃ (کی وصولی) کا کام کرتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۸۵

Marfat.com

مضامین	صفحہ
فصل:	۵۹۳
باب: مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات' نیز خوشحالی کے وقت اس (مانگنے) کا حرام ہونا	۵۹۸
باب: جس شخص کو فاقہ' یا حاجت لاحق ہو' وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرے' اس بارے میں ترغیبی روایات	۶۲۶
باب: جب دینے والے کی خوشی کے بغیر' کوئی چیز مل رہی ہو' اُس چیز کو حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۶۲۶
باب: جس شخص کے پاس مانگے' بغیر کوئی چیز آ رہی ہو' اور اس کے لالچ کے بغیر آ رہی ہو' تو اسے قبول کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطورِ خاص اس وقت' جب آدمی اس چیز کا محتاج بھی ہو' اور اس چیز کو واپس کرنے کی ممانعت' خواہ آدمی اُس سے بے نیاز ہو	۶۲۹
باب: اللہ کے نام پر' جنت کے علاوہ کچھ اور مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات	۶۳۳
باب: صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۳۷
باب: پوشیدہ طور پر' صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۶۰
باب: شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز اُن کو دوسروں پر مقدم کرنا	۶۶۴
باب: اس بارے ترہیبی روایات' کہ آدمی اپنے آقا سے' یا قریبی رشتہ دار سے' اُن کا اضافی مال مانگے' تو وہ اس کے جواب میں بخل کا اظہار کرے' یا وہ اپنا صدقہ اجنبی لوگوں کو دیدے' حالانکہ اُس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں	۶۶۶
باب: قرض (دینے) سے متعلق ترغیبی روایات' اِس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔	۶۶۸
باب: تنگ دست (مقروض) شخص کو آسانی فراہم کرنے' اُسے مہلت دینے' یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۷۰
باب: بھلائی کے مختلف کاموں میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۷۸
باب: عورت کے لئے اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۹۳
باب: کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے متعلق ترغیبی روایات' اور ایسا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۶۹۶
فصل:	۷۱۵
باب: بھلائی کا شکریہ ادا کرنا' بھلائی کرنیوالے کو بدلہ دینے اور اس کو دعا دینے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۱۷

کتاب الصوم

مضامین	صفحہ
کتاب: روزے کے بارے میں روایات	۷۲۱
مطلق روزے کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۲۱
روزے کی فضیلت' اور روزہ دار کی دعا کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۷۲۱
فصل:	۷۳۳
ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۳۴
باب: رمضان میں' کسی عذر کے بغیر' روزہ توڑ دینے سے متعلق ترہیبی روایات	۷۵۶
باب: شوال کے چھ روزں سے متعلق ترغیبی روایات	۷۵۸
باب: جو شخص میدان عرفات میں موجود نہ ہو اس کیلئے عرفہ کے	

Marfat.com

مضامین	صفحہ
دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۶۰
باب: اللہ کے مہینے محرم کے روزوں کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۶۳
باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور اِس دن میں اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنا	۷۶۵
باب: شعبان کے روزوں سے متعلق ترغیبی روایات	۷۶۷
ہر مہینے میں تین دن' بطورِ خاص ایام بیض میں' روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۷۲
باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۷۹
باب: بدھ' جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۸۱
نیز جمعہ یا ہفتہ کے دن کو' روزہ رکھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے	۷۸۱
باب: ایک دن (نفلی) روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۸۶
یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے	۷۸۶
باب: خاتون کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب اس کا شوہر موجود ہو	۷۹۰
تو اُس کی اجازت کے بغیر' وہ (عورت) نفلی روزہ رکھے	۷۹۰
مسافر شخص کے لئے جب روزہ گراں ہو' تو اُس کے لئے روزہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۷۹۱
اور اس کے لئے روزہ ترک کرنے کی ترغیب	۷۹۱
باب: سحری کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطور خاص کھجور کے ذریعے (سحری کرنا)	۷۹۷
باب: افطاری جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۰۱
باب: کھجور کے ذریعے' اور اگر وہ نہ ملے' تو پانی کے ذریعے' افطار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۰۲
باب: کھانا کھلانے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۰۳
جس روزہ دار کے پاس' روزہ کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں' اس سے متعلق ترغیبی روایات	۸۰۵
باب: روزہ دار کے لیے غیبت' فحش کلامی' جھوٹ اور ان کی مانند چیزوں سے متعلق ترہیبی روایات	۸۰۶
باب: اعتکاف سے متعلق ترغیبی روایات	۸۱۰
باب: صدقہ فطر سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی تاکید کا بیان	۸۱۱

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْأُضْحِيَّة

مضامین	صفحہ
باب: عیدین کے بارے میں اور قربانی کے بارے میں روایات	۸۱۴
باب: عید کے دن تکبیر کہنے سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی فضیلت کا تذکرہ	۸۱۵
باب: قربانی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۱۶
جانور کا مثلہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۸۲۰

كِتَابُ الْحَجّ

مضامین	صفحہ
کتاب: حج کے بارے میں روایات	۸۲۴
حج اور عمرہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۲۴
باب: حج اور عمرہ میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۴۳

Marfat.com

مضامین	صفحہ
نیز جو شخص حرام مال میں سے ان دونوں پر خرچ کرتا ہے' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۸۴۳
باب: رمضان میں عمرہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۴۵
انبیاءِ کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے' حج کے دوران تواضع اختیار کرنے	۸۴۸
(اور) عام سا لباس پہننے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۴۸
احرام' تلبیہ' اور تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنے' سے متعلق ترغیبی روایات	۸۵۴
باب: مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۵۸
باب: طواف کرنے' حجرِ اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۵۹
باب: ذوالحج (کے پہلے عشرے) میں' نیک عمل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس (عشرے کی) فضیلت	۸۶۸
باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' اور عرفہ کے دن کی فضیلت	۸۷۲
باب: جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۸۳
منیٰ میں' سر منڈوانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۸۵
باب: آبِ زم زم پینے کے بارے میں ترغیبی روایات' اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۸۸۷
باب: ایسے شخص کے بارے میں ترہیبی روایات' جو حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بھی حج نہ کرے	۸۹۰
مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد بیت المقدس اور مسجد قباء میں' نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۹۲
باب: مرتے دم تک مدینہ منورہ میں رہائش اختیار رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۹۰۱
باب: اہلِ مدینہ کو خوف زدہ کرنے' اُن کے بارے میں' برا ارادہ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۹۱۷

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علٰی سیّدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم تسلیمًا

مقدمة المؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُبْدِئِ الْمُعِيْدِ، الْغَنِيِّ الْحَمِيْدِ، ذِی الْعَفْوِ الْوَاسِعِ وَالْعِقَابِ الشَّدِيْدِ، مَنْ هَدَاهُ اللّٰهُ فَهُوَ السَّدِيْدُ السَّعِيْدُ وَمَنْ اَضَلَّهٗ فَهُوَ الطَّرِيْدُ الْبَعِيْدُ، وَمَنْ اَرْشَدَهٗ اِلٰی سَبِيْلِ النَّجَاةِ وَوَفَّقَهٗ فَهُوَ الرَّشِيْدُ كُلَّ الرَّشِيْدِ، يَعْلَمُ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ، وَمَا خَفِیَ وَمَا عَلَنَ، وَمَا هَجَسَ وَمَا كَمَنَ، وَهُوَ اَقْرَبُ اِلٰی كُلِّ مَرِيْدٍ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ . قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَيْنِ، وَجَعَلَ لَهُمْ مَنْزِلَتَيْنِ، فَرِيْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِی السَّعِيْرِ، اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ . رَغَّبَ فِیْ ثَوَابِهٖ، وَرَهَّبَ مِنْ عِقَابِهٖ، وَ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ، فَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ . اَحْمَدُهٗ وَهُوَ اَهْلُ الْحَمْدِ وَالتَّمْجِيْدِ، وَاَشْكُرُهٗ وَالشُّكْرُ لَدَيْهِ مِنْ اَسْبَابِ الْمَزِيْدِ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، وَالْبَطْشِ الشَّدِيْدِ، شَهَادَةً كَافِلَةً لِیْ عِنْدَهٗ بِأَعْلٰی دَرَجَاتِ اُولِی التَّوْحِيْدِ، فِیْ دَارِ الْقَرَارِ وَالتَّابِيْدِ .

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْبَشِيْرُ النَّذِيْرُ، اَشْرَفُ مَنْ اَظَلَّتِ السَّمَاءُ وَاَقَلَّتِ الْبِيْدُ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ اُوْلِی الْمَعُوْنَةِ عَلَی الطَّاعَةِ وَالتَّاْيِيْدِ، صَلَاةً دَائِمَةً فِیْ كُلِّ حِيْنٍ تَنْمُوْ وَتَزِيْدُ، وَلَا تَنْفَدُ مَا دَامَتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ وَلَا تَبِيْدُ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا .

اَمَّا بَعْدُ! فَلَمَّا وَفَّقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی لِاِمْلَاءِ كِتَابِ مُخْتَصَرِ اَبِیْ دَاوُدَ، وَاِمْلَاءِ كِتَابِ الْخَلَافِيَّاتِ، وَمَذَاهِبِ السَّلَفِ، وَذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَسِعَةٍ مِنْهُ، سَاَلَنِیْ بَعْضُ الطَّلَبَةِ الْحِذَاقِ اُوْلِی الْهِمَمِ الْعَالِيَةِ مِمَّنْ اِتَّصَفَ بِالزُّهْدِ فِی الدُّنْيَا وَالْاِقْبَالِ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، زَادَهُ اللّٰهُ قُرْبًا مِنْهُ، وَعُزُوْفًا عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، اَنْ اُمْلِیَ عَلَيْهِ كِتَابًا جَامِعًا فِی التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ، مُجَرَّدًا عَنِ التَّطْوِيْلِ، بِذِكْرِ اِسْنَادٍ، اَوْ كَثْرَةِ تَعْلِيْلٍ .

فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَسْعَفْتُهٗ بِطَلَبَتِهٖ، لِمَا وَقَرَ عِنْدِیْ مِنْ صِدْقِ نِيَّتِهٖ وَاِخْلَاصِ طُوِيَّتِهٖ، وَاَمْلَيْتُ عَلَيْهِ هٰذَا الْكِتَابَ، صَغِيْرَ الْحَجْمِ، غَزِيْرَ الْعِلْمِ، حَاوِيًا لِمَا تَفَرَّقَ فِیْ غَيْرِهٖ مِنَ الْكُتُبِ، مُقْتَصِرًا فِیْ عَلٰی مَا وَرَدَ صَرِيْحًا فِی التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ، وَلَمْ اَذْكُرْ مَا كَانَ مِنْ اَفْعَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَرَّدَةِ عَنْ زِيَادَةِ نَوْعٍ مِنْ صَرِيْحِهِمَا اِلَّا نَادِرًا فِیْ ضِمْنِ بَابٍ، اَوْ نَحْوِهٖ لِاَنِّیْ لَوْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لَخَرَجَ هٰذَا الْاِمْلَاءُ اِلٰی حَدِّ الْاِسْهَابِ الْمُمِلِّ، مَعَ اَنَّ الْهِمَمَ قَدْ دَاخَلَهَا الْقُصُوْرُ، وَالْبَوَاعِثُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهَا الْفُتُوْرُ، وَقِصَرُ الْعُمْرِ مَانِعٌ مِنْ

Marfat.com

اِسْتِيفَاءِ الْمَقْصُوْدِ .

فَاذْكُرُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَعْزُوْهُ اِلٰى مَنْ رَوَاهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَصْحَابِ الْكُتُبِ الْمَشْهُوْرَةِ الَّتِىْ يَاْتِىْ ذِكْرُهَا، وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ ، طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ، لَاسِيَمَا اِنْ كَانَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ اَوْ فِىْ اَحَدِهِمَا ، ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى صِحَّةِ اِسْنَادِهِ وَحَسَنِهِ اَوْ ضُعْفِهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ، اِنْ لَمْ يَكُنْ مَنْ عَزَوْتُهُ اِلَيْهِ مِمَّنِ الْتَزَمَ اِخْرَاجَ الصَّحِيْحِ ، وَلَا اَذْكُرُ الْاِسْنَادَ كَمَا تَقَدَّمَ ، لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ الْاَعْظَمَ مِنْ ذِكْرِهِ اِنَّمَا هُوَ مَعْرِفَةُ حَالِهِ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْحَسَنِ وَالضَّعْفِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، وَهٰذَا لَا يُدْرِكُهُ اِلَّا الْاَئِمَّةُ الْحُفَّاظُ ، اَوْ مَنْ لَهُ الْمَعْرِفَةُ التَّامَّةُ وَالْاِتْقَانُ .

فَاِذَا اُشِيْرُ اِلٰى حَالِهِ اَغْنٰى عَنِ التَّطْوِيْلِ بِاِيْرَادِهِ ، وَاشْتَرَكَ فِىْ مَعْرِفَةِ حَالِهِ مَنْ لَهُ يَدٌ فِىْ هٰذِهِ الصَّنَاعَةِ وَغَيْرِهِ . وَاَمَّا دَقَائِقُ الْعِلَلِ فَلَا مَطْمَعَ فِىْ شَىْءٍ مِنْهَا لِغَيْرِ الْجَهَابَذَةِ النَّقَّادِ مِنْ اَئِمَّةِ هٰذَا الشَّاْنِ، وَقَدْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ كَثِيْرٍ مِنْهَا فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ، وَخَوْفًا مِنَ التَّنْفِيْرِ الْمُنَاقِضِ لِلْمَقْصُوْدِ، وَلِاَنَّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَسَاغُوْا التَّسَاهُلَ فِىْ اَنْوَاعِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ، حَتّٰى اَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ ذَكَرُوْا الْمَوْضُوْعَ وَلَمْ يُبَيِّنُوْا حَالَهُ ، وَقَدْ اَشْبَعْنَا الْكَلَامَ عَلٰى عِلَلِ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَفِىْ غَيْرِهِ مِنْ كُتُبِنَا .

فَاِذَا كَانَ اِسْنَادُ الْحَدِيْثِ صَحِيْحًا اَوْ حَسَنًا ، اَوْ مَا قَارَبَهُمَا صَدَّرْتُهُ بِلَفْظَةِ (عَنْ) .

وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُرْسَلًا ، اَوْ مُنْقَطِعًا ، اَوْ مُعْضَلًا ، اَوْ فِىْ اِسْنَادِهِ رَاوٍ مُبْهَمٌ اَوْ ضَعِيْفٌ وُثِّقَ اَوْ ثِقَةٌ ضُعِّفَ ، وَ بَقِيَّةُ (رُوَاةِ) الْاِسْنَادِ ثِقَاتٌ، اَوْ فِيْهِمْ كَلَامٌ لَا يَضُرُّ ، اَوْ رُوِىَ مَرْفُوْعًا وَالصَّحِيْحُ وَقْفُهُ ، اَوْ مُتَّصِلًا وَالصَّحِيْحُ اِرْسَالُهُ ، اَوْ كَانَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفًا لٰكِنْ صَحَّحَهُ اَوْ حَسَّنَهُ بَعْضُ مَنْ خَرَّجَهُ ، اَصْدُرُهُ اَيْضًا بِلَفْظَةِ (عَنْ) ، ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى اِرْسَالِهِ اَوْ اِنْقِطَاعِهِ اَوْ عَضْلِهِ ، اَوْ ذٰلِكَ الرَّاوِى الْمُخْتَلَفُ فِيْهِ ، فَاَقُوْلُ : رَوَاهُ فُلَانٌ مِنْ رِوَايَةِ فُلَانٍ (اَوْ مِنْ طَرِيْقِ فُلَانٍ) اَوْ فِىْ اِسْنَادِهِ فُلَانٌ اَوْ نَحْوُ هٰذِهِ الْعِبَارَةِ ، وَلَا اَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِيْهِ مِنْ جَرْحٍ وَ تَعْدِيْلٍ خَوْفًا مِنْ تَكْرَارِ مَا قِيْلَ فِيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ ، وَاَفْرَدْتُ لِهٰؤُلَاءِ الْمُخْتَلَفِ فِيْهِمْ بَابًا فِىْ اٰخِرِ الْكِتَابِ ، اَذْكُرُهُمْ فِيْهِ ، مُرَتَّبًا عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ، وَاَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِىْ كُلٍّ مِنْهُمْ مِنْ جَرْحٍ وَّ تَعْدِيْلٍ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ ، (وَقَدْ لَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِىَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهِ) فَاَقُوْلُ اِذَا كَانَ رُوَاةُ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ ثِقَاتٌ وَفِيْهِمْ مَنْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ: اِسْنَادُهُ حَسَنٌ، اَوْ مُسْتَقِيْمٌ، اَوْ لَا بَاْسَ بِهِ ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ حَسْبَمَا يَقْتَضِيْهِ حَالُ الْاِسْنَادِ، وَالْمَتْنِ ، وَكَثْرَةِ الشَّوَاهِدِ .

وَاِذَا كَانَ فِى الْاِسْنَادِ مَنْ قِيْلَ فِيْهِ كَذَّابٌ ، اَوْ وَضَّاعٌ ، اَوْ مُتَّهَمٌ، اَوْ مُجْمَعٌ عَلٰى تَرْكِهِ اَوْ ضُعْفِهِ ، اَوْ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ ، اَوْ هَالِكٌ ، اَوْ سَاقِطٌ ، اَوْ لَيْسَ بِشَىْءٍ (اَوْ ضَعِيْفٌ جِدًّا) اَوْ ضَعِيْفٌ فَقَطْ ، وَلَمْ اَرَ فِيْهِ تَوْثِيْقًا بِحَيْثُ لَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ اِحْتِمَالُ التَّحْسِيْنِ ، صَدَّرْتُهُ بِلَفْظَةِ (رُوِىَ)، وَلَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِىَ، وَلَا مَا قِيْلَ فِيْهِ اَلْبَتَّةَ ، فَيَكُوْنُ لِلْاِسْنَادِ الضَّعِيْفِ دَلَالَتَانِ : تَصَدُّرُهُ بِلَفْظَةِ : رُوِىَ ، وَاِهْمَالُ الْكَلَامِ عَلَيْهِ فِىْ اٰخِرِهِ .

وَقَدْ اِسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِىْ:

1- كِتَابُ مُوَطَّا مَالِكٍ .

Marfat.com

2-(وَ كِتَابُ مُسْنَدِ الْإِمَامِ اَحْمَدَ)
3-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ الْبُخَارِيّ
4-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ
5-وَ كِتَابُ سُنَنِ اَبِيْ دَاوُدَ ' وَ كِتَابُ الْمَرَاسِيْلِ لَهُ .
6-وَ كِتَابُ جَامِعِ اَبِيْ عِيْسٰى التِّرْمَذِيّ
7- وَ كِتَابُ سُنَنِ النَّسَائِيّ الْكُبْرٰى' وَ كِتَابُ اَلْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ (لَهُ)
8-وَ كِتَابُ سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ
9-وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ' الثَّلَاثَةُ لِلطَّبْرَانِيّ .
10-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِيْ يَعْلٰى الْمُوْصِلِيّ .
11-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِيْ بَكْرٍ الْبَزَّارِ
12-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ
13-وَ كِتَابُ الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحَاكِمِ اَبِيْ عَبْدِاللهِ النَّيْسَابُوْرِيّ .(رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

وَلَمْ اَتْرُكْ شَيْئًا مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِي الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ' وَصَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ حَالَ الْاِمْلَاءِ اَوْ نِسْيَانٌ (اَوْ اَكُوْنَ قَدْ ذَكَرْتُ غَيْرَهُ اَوْ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ' وَقَدْ يَكُوْنُ لِلْحَدِيْثِ دَلَالَتَانِ فَاَكْثَرَ' فَاَذْكُرُهُ فِيْ بَابٍ ثُمَّ لَا اُعِيْدُهُ' فَيَتَوَهَّمُ النَّاظِرُ اَنِّيْ تَرَكْتُهُ' وَقَدْ يَرِدُ الْحَدِيْثُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِلَفْظٍ وَّاحِدٍ اَوْ بِاَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ' فَاَكْتَفِيْ بِوَاحِدٍ مِنْهَا عَنْ سَائِرِهَا' وَكَذٰلِكَ لَا اَتْرُكُ شَيْئًا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ اَوْ نِسْيَانٌ) ' اَوْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْتُ اَصْلَحَ اِسْنَادًا مِمَّا تَرَكْتُ' اَوْ يَكُوْنَ ظَاهِرُ النَّكَارَةِ جِدًّا ' اَوْ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى وَضْعِهِ اَوْ بُطْلَانِهِ .

وَاَضَفْتُ اِلٰى ذٰلِكَ جُمَلًا مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَعْزُوَّةً اِلٰى اُصُوْلِهَا كَصَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ ' وَ كُتُبِ ابْنِ اَبِي الدُّنْيَا' وَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لِلْبَيْهَقِيّ' وَ كِتَابِ الزُّهْدِ الْكَبِيْرِ لَهُ ' وَ كِتَابِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ لِاَبِي الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيّ' وَغَيْرِ ذٰلِكَ كَمَا سَتَقِفُ عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى .

وَاسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا فِيْ كِتَابِ اَبِي الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيّ مِمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْكُتُبِ الْمَذْكُوْرَةِ' وَهُوَ قَلِيْلٌ' اَوْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُحَقَّقَةِ الْوَضْعِ .

وَاِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ فِي الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ لَمْ اَعْزُهُ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا نَادِرًا لِفَائِدَةٍ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ' وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِنْ لَمْ يَكُنْ مَتْنُهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ .

اُنَبِّهُ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّا حَضَرَنِيْ فِيْ حَالِ الْاِمْلَاءِ' مِمَّا تَسَاهَلَ اَبُوْ دَاوُدَ فِي السُّكُوْتِ عَنْ تَضْعِيْفِهِ ' اَوْ

Marfat.com

التِّرْمِذِيُّ فِي تَحْسِيْنِهِ ' اَوِ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِي تَصْحِيْحِهِ ' لَا اِنْتِقَادًا عَلَيْهِمْ . رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ بَلْ مِقْيَاسًا لِمُتَبَصِّرٍ فِي نَظَائِرِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ' وَكُلُّ حَدِيْثٍ عَزَوْتُهُ اِلٰى اَبِيْ دَاوُدَ وَ سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ كَمَا ذَكَرَهُ اَبُوْ دَاوُدَ ' وَلَا يَنْزِلُ عَنْ دَرَجَةِ الْحَسَنِ ' وَقَدْ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحَيْنِ .

وَاَنَا اَسْتَمِدُّ الْعَوْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْقَوِيِّ الْمَتِيْنِ ' وَاَمُدُّ كَفَّ الضَّرَاعَةِ اِلٰى مَنْ يُّجِيْبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ ' اَنْ يَنْفَعَ بِهِ كَاتِبَهُ وَقَارِئَهُ وَمُسْتَمِعَهُ وَ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ ' وَاَنْ يَرْزُقَنِيْ فِيْهِ مِنَ الْاِخْلَاصِ ' مَا يَكُوْنُ كَفِيْلًا لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ بِالْخَلَاصِ ' وَمِنَ التَّوْفِيْقِ مَا يَدُلُّنِيْ عَلٰى اَرْشَدِ طَرِيْقٍ ' وَاَرْجُوْ مِنْهُ الْاِعَانَةَ عَلٰى حَزْنِ الْاَمْرِ وَسَهْلِهِ ' وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ' وَاَعْتَصِمُ بِحَبْلِهِ ' وَهُوَ حَسْبِيْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ .

ثُمَّ بَعْدَ تَمَامِهِ رَاَيْتُ اَنْ اُقَدِّمَ فَهْرِسْتَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالْكُتُبِ لِيَسْهُلَ الْكَشْفُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ' وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ .

Marfat.com

مقدمہ مؤلف

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے (جو مخلوق کی تخلیق) کا آغاز کرنے والا ہے اور (قیامت کے دن) دوبارہ (انہیں زندگی دینے والا ہے) وہ بے نیاز اور لائق حمد ہے۔ وسیع معافی دینے والا اور زبردست سزا دینے والا ہے جسے وہ ہدایت عطا کر دے وہ درست ہوتا ہے اور سعادت مند ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے وہ پرے اور دور ہو جاتا ہے جسے وہ نجات کے راستے کی رہنمائی اور توفیق عطا کر دے وہ ہی حقیقی ہدایت یافتہ ہے وہ ظاہری اور باطنی خفیہ اور علانیہ پست اور بلند چیزوں کا علم رکھتا ہے اور وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس نے مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان کے لئے دو مقامات متعین کئے ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک جہنم میں ہوگا۔ بے شک تمہارا پروردگار وہ کرتا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے۔ اس نے اپنے ثواب کی ترغیب دی اور اپنی سزا سے ڈرایا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بلیغ حجت مخصوص ہے جو شخص نیک عمل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات کے لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں اور وہ حمد اور بزرگی کا اہل ہے اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے شکر پر مزید نعمتیں نصیب ہوتی ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ بزرگ عرش کا مالک ہے اور زبردست گرفت کرنے والا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو قرار اور ابدیت کے مقام (یعنی جنت) میں توحید والوں کے بلند درجات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری کفیل ہوگی اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ آسمان نے جن پر سایہ کیا اور زمین نے جنہیں اپنے اوپر اٹھایا وہ ان سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے اصحاب پر درود نازل کرے (جن اصحاب نے) فرمانبرداری اور تائید کی۔ ایسا درود جو دائمی ہو اور ہر گھڑی میں بڑھتا اور زیادہ ہوتا رہے اور جب تک دنیا و آخرت باقی ہیں وہ ختم نہ ہو اور (اللہ تعالیٰ ان پر) بہت سا سلام بھی نازل کرے۔

امابعد! جب اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کی (کہ میں) کتاب ''مختصر ابوداؤد'' کتاب ''الخلافیات و مذاھب السلف'' املاء کرواؤں تو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل تھا۔ اس کے بعد بعض ذہین طلباء جو بلند ہمتوں کے مالک تھے اور اس بات سے متفق تھے کہ دنیا سے لاتعلق تھے اور علم اور عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بارگاہ کا قرب عطا کرے اور فریب کے گھر (یعنی دنیا) سے انہیں لاتعلق رکھے۔ انہوں نے مجھ سے یہ فرمائش کی کہ میں انہیں ایک کتاب املاء کرواؤں جو ترغیبی اور ترہیبی روایات کی جامع ہو اور اسناد کے ذکر یا تعلیلات کی کثرت کے حوالے سے طوالت سے پاک ہو۔

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کی اس فرمائش کی تکمیل کے حوالے سے استخارہ کیا اور اس سے مدد مانگی اور جب میرے سامنے

Marfat.com

ان کی نیت کی سچائی اوران کی خواہش کا اخلاص ثابت ہوگیا تو میں نے انہیں یہ کتاب املاء کروائی جس کا حجم چھوٹا ہےاور علم بہت زیادہ ہے۔ یہ ان تمام روایات پر مشتمل ہے جو کئی کتابوں میں متفرق مقامات پر موجود ہیں۔ میں نے اس کتاب میں صرف ان روایات کو ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے جو صراحت کے ساتھ ترغیب وترہیب کے بارے میں منقول ہیں۔ میں نے اس میں وہ روایات ذکر نہیں کی ہیں جن کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے افعال سے ہے لیکن ان میں کسی ترغیب یا ترہیب کا ذکر نہیں ہے۔ اگر ایسا کیا بھی ہے تو کسی باب میں ضمنی طور پر ایسا کیا ہوگا کیونکہ اگر میں ان روایات کو بھی شامل کرتا تو کتاب میں اتنی طوالت آ جاتی جو اکتاہٹ کا باعث ہوتی اور لوگوں کی یہ صورت حال ہے کہ ان کی ہمتوں میں کوتاہی آ چکی ہے اور کوششوں میں فتور آ چکا ہے۔ عمروں کا کم ہو جانا مقصود کو مکمل طور پر حاصل کرنے میں رکاوٹ بن چکا ہے۔

میں اس میں کوئی حدیث ذکر کروں گا اور پھر اس کتاب کا حوالہ دوں گا کہ مشہور کتب کے مصنفین ائمہ میں سے جس نے اس کو روایت کیا ہوگا ان کتب کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ اور میں حوالے میں کسی ایک کتاب کا ذکر کروں گا' اور دوسری کا نہیں کروں گا' اس کی وجہ اختصار ہے۔ خاص طور پر جب کوئی روایت صحیحین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کتاب میں موجود ہو پھر میں اس روایت کی سند کے صحیح یا حسن یا ضعیف وغیرہ ہونے کی طرف اشارہ کر دوں گا اگر اس کے ناقل کا یہ طریق نہ ہو کہ انہوں نے صرف صحیح روایات نقل کرنے کا التزام کیا ہو۔ البتہ میں سند ذکر نہیں کروں گا' جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے' کیونکہ سند ذکر کرنے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ صحیح' حسن یا ضعیف ہونے کے حوالے سے روایت کی حالت کی معرفت حاصل ہو' اور یہ چیز صرف ائمہ اور حافظانِ حدیث کو حاصل ہوسکتی ہے یا اس شخص کو حاصل ہوسکتی ہے جسے مکمل معرفت اور اتقان حاصل ہو اور جب میں نے روایت کی حالت کی طرف اشارہ کر دیا تو یہ چیز سند ذکر کرنے سے بے نیاز کر دے گی اور روایت کی حالت کی معرفت میں وہ شخص بھی حصہ دار ہو جائے گا جو اس فن کی معرفت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو' جہاں تک دقیق علتوں کا تعلق ہے تو اس میں دلچسپی صرف اس فن کے جلیل القدر ناقدین کو ہوتی ہے۔ میں نے اختصار کے پیش نظر اس کتاب میں علتیں ذکر نہیں کی ہیں' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ایسی اکتاہٹ نہ آ جائے جو مقصود سے دور کر دے' پھر ایک پہلو یہ بھی کہ متقدمین اہل علم نے ترغیب وترہیب سے متعلق روایات میں تساہل سے کام لیا ہے' یہاں تک کہ انہوں نے کئی جگہ موضوع روایات نقل کر دیں اور ان کی حالت بیان نہیں کی۔ اس کتاب میں ذکر ہونے والی بہت سی روایات کے بارے میں تفصیلی کلام ہم نے اپنی دوسری کتابوں میں کیا ہے۔

جب کسی حدیث کی سند صحیح یا حسن یا ان کے قریب ہو تو میں نے اسے لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کیا ہوگا' اسی طرح اگر کوئی روایت مرسل یا منقطع یا معضل ہو یا اس کی سند میں کوئی مبہم راوی ہو یا ضعیف راوی ہو' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہو' یا ثقہ راوی ہو جسے ضعیف قرار دیا گیا ہو اور اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہوں یا ان کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہو' جو نقصان دہ نہ ہو یا کوئی روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہو اور درست یہ ہو کہ وہ موقوف ہے یا کوئی متصل روایت ہو اور اس کا مرسل ہونا درست ہو یا اس کی سند ضعیف ہو لیکن اسے نقل کرنے والے مصنف نے صحیح یا حسن قرار دے دیا ہو تو میں ایسی روایت کو بھی لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کروں گا اور پھر اس کے ارسال یا انقطاع یا عضل کی طرف یا جس راوی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کی طرف اشارہ کر دوں گا' میں یہ

Marfat.com

کہوں گا'فلاں نے اسے فلاں کی روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کی سند میں فلاں راوی ہے' یا اس کی مانند کوئی اور عبارت ہوگی' اس راوی کے بارے میں جرح وتعدیل کے حوالے سے جو کچھ کہا گیا ہے وہ میں ذکر نہیں کروں گا' کیونکہ اس میں یہ اندیشہ ہوگا کہ جب بھی اس راوی کا ذکر دوبارہ آئے گا تو یہ وضاحت بھی تکرار کے ساتھ آئے گی۔ میں نے ایسے تمام راویوں کے لئے الگ سے ایک باب قائم کیا ہے' جس میں ان راویوں کا تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب کے حوالے سے کیا گیا ہے اور میں نے اس باب میں ان میں سے ہر ایک راوی کے بارے میں جرح وتعدیل کے حوالے سے جو کچھ کہا گیا ہے اسے اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اور کبھی میں اس راوی کا ذکر نہیں بھی کروں گا جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' جب کسی حدیث کی سند کے راوی ثقہ ہوں اور ان میں ایسا شخص موجود ہو جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہو تو میں یہ کہہ دوں گا اس کی سند حسن یا مستقیم ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں ہے یا اس کی مانند کوئی کلمات ہوں گے' جو صورتحال کے تقاضا کے مطابق ہوں گے۔ جو حالت سند یا متن یا شواہد کی کثرت کے حوالے سے ہوگی اور جب کسی سند میں ایسا راوی ہو جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ وہ جھوٹا ہے یا روایات ایجاد کرنے والا ہے یا اس پر تہمت عائد کی گئی ہے یا اس کے متروک یا ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' یا وہ ذاھب الحدیث یا ہلاکت کا شکار ہونے والا یا ساقط الاعتبار یا وہ کوئی چیز نہیں یا وہ انتہائی ضعیف ہے یا وہ صرف ضعیف ہے' اور میں نے اس راوی کے بارے میں کوئی توثیق نہ دیکھی ہو' لیکن روایت کے طرق کی کثرت اس بات کا احتمال رکھتی ہو کہ اسے حسن قرار دیا جائے تو میں اس روایت کو لفظ ''روی'' کے ساتھ نقل کروں گا اور میں اس راوی کا یا اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' اس کا تذکرہ نہیں کروں گا' اب ایسی ضعیف سند کی دو نشانیاں ہوں گی' لفظ ''روی'' اور اس کے آخر میں کلام کا نہ ہونا۔

میں نے اس (ترھیب وترھیب) کے بارے میں تمام تر روایات ان کتابوں سے حاصل کی ہیں:

مؤطا امام مالک - مسند امام احمد - صحیح بخاری - صحیح مسلم - سنن ابوداؤد - امام ابوداؤد کی کتاب مراسیل - جامع ترمذی - سنن نسائی کبریٰ - امام نسائی کی کتاب الیوم واللیلۃ - سنن ابن ماجہ - معجم کبیر - معجم اوسط - معجم صغیر' یہ تینوں امام طبرانی کی کتابیں ہیں - مسند ابویعلیٰ - مسند ابوبکر بزار - صحیح ابن حبان - اور مستدرک علی الصحیحین جو امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری کی تصنیف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

میں نے ان کتابوں میں سے سات بنیادی کتابوں (شاید اس سے مراد صحاح ستہ اور مؤطا امام مالک ہیں) اور صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں سے (ترغیب وترھیب کے بارے میں) کوئی روایت ترک نہیں کی' البتہ املاء کروانے کے دوران ذھول ہو گیا ہو یا بھول ہوگئی ہو یا میں نے کوئی دوسری ایسی روایت ذکر کر دی ہو' جو اس سے بے نیاز کر دے تو معاملہ مختلف ہے۔ بعض اوقات کسی حدیث میں دو مختلف پہلوؤں یا ان سے زیادہ کا ذکر ہوتا ہے اور میں اس حدیث کو کسی ایک باب میں ذکر کر دوں گا اور دوبارہ ذکر نہیں کروں گا تو دیکھنے والے کو یہ وہم ہو سکتا ہے کہ میں نے اسے ترک کر دیا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کوئی حدیث صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہوگی اور اس کے الفاظ ایک جیسے یا قریب قریب ہوں گے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو ذکر کر دیا ہوگا' اسی طرح مسانید اور معاجم میں سے میں نے صرف اسی روایت کو ترک کیا ہوگا جس میں مجھ پر ذھول یا نسیان غالب آ گیا ہوگا یا میں نے

Marfat.com

ترک کی جانے والی روایت سے زیادہ بہتر سند والی روایت کو ذکر کر دیا ہوگا' یا اس روایت میں ان انتہائی منکر ہونا پایا جاتا ہوگا' یا اس کے جھوٹے یا باطل ہونے پر اتفاق ہوگا (تو اس وجہ سے میں نے وہ روایت ذکر نہیں کی ہوگی)۔ میں نے ان تمام روایات کے حوالے ذکر کر دیئے ہیں' جیسے صحیح ابن خزیمہ' ابن ابودنیا کی کتابیں' امام بیہقی کی شعب الایمان' ان کی کتاب الزہد الکبیر' ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب ''الترغیب والترہیب'' اور اس کے علاوہ دیگر کتابیں جن سے آپ ان شاءاللہ عنقریب واقف ہو جائیں گے۔

ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب میں مذکورہ کتابوں میں سے جو روایات ذکر نہیں ہوئی تھیں' میں وہ سب ذکر کر دی ہیں' حالانکہ وہ تھوڑی ہی ہیں' اور میں نے ان کی کتاب میں مذکور ان روایات کو ذکر نہیں کیا جن کا جھوٹا ہونا واضح ہے۔ جب کوئی حدیث سات بنیادی کتابوں میں مذکور ہو تو پھر میں نے اس کے حوالے میں مسانید یا معاجم کا ذکر نہیں کیا' البتہ نادر طور پر کیا بھی ہو تو اختصار کے ساتھ کسی فائدے کے لئے کیا ہوگا' اسی طرح اگر کسی روایت کا متن صحیحین میں نہ ہو تو میں نے اس کا حوالہ صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم کا دیا ہوگا۔

املاء کروانے کے دوران میں نے بہت سی ایسی روایات پر تنبیہ کی ہے جسے ضعیف قرار دینے کے حوالے سے خاموشی اختیار کر کے امام ابوداؤد نے تساہل کیا ہو یا جسے حسن قرار دینے میں امام ترمذی نے تساہل کیا ہو یا جسے صحیح قرار دینے میں امام ابن حبان یا امام حاکم نے تساہل کیا ہو' اس کا مقصد ان حضرات پر تنقید کرنا نہیں ہے بلکہ اس کتاب کی روایات میں بصیرت حاصل کرنے والے شخص کے لئے رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ جس روایت کی نسبت میں نے امام ابوداؤد کی طرف کی ہو اور اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا ہو تو وہ ویسی ہی ہوگی جیسی امام ابوداؤد نے ذکر کی اور وہ حسن کے درجے سے کم نہیں ہوگی' بلکہ بعض اوقات وہ صحیحین کی شرط کے مطابق بھی ہو سکتی ہے۔

میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس کے حوالے سے میں نے قوت اور مضبوطی رکھنے والی ذات سے مدد طلب کرتا ہوں اور میں بیچارگی کا ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتا ہوں جو مجبور لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ اس کتاب کے ذریعے اس کے لکھنے والے' اس کو پڑھنے والے' اس کو سننے والے اور تمام مسلمانوں کو نفع عطا کرے اور وہ اس کتاب (کی تحریر کے حوالے سے) مجھے اخلاص نصیب کرے جو آخرت میں نجات کے لئے میرا کفیل ہو اور ایسی توفیق عطا کرے جو سب سے زیادہ ہدایت والے طریقے کی طرف میری رہنمائی کرے میں اس کی ذات سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کام میں سہولت اور آسانی کے حوالے سے میری مدد کرے گی۔ میں اس پر توکل کرتا ہوں' اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامتا ہوں' وہی میرے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس کتاب کو مکمل کرنے کے بعد مجھے یہ مناسب محسوس ہوا کہ میں اس کے آغاز میں ابواب اور کتب کی فہرست بنا دوں تاکہ جو شخص (کسی مضمون سے متعلق کوئی بھی حدیث تلاش کرنا چاہتا ہو) اس کے لئے سہولت ہو' باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

کتاب: ایمان کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْبُ فِيْ الْإِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ

صدق، اخلاص اور نیک نیت سے متعلق ترغیبی روایات

1- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْا فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوْا اِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوْا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ شَجَرٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُّهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اِسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ

زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغُوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُّهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ أَعْطَيْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ

حدیث 1: صحیح البخاری - كتاب أحاديث الأنبياء' باب حديث الغار - حديث: 3296 صحيح مسلم - كتاب الرقاق' باب قصة أصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الأعمال - حديث: 5033' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب ذكر الخبر الدال على الإباحة لمتولي مال غيره أن يصرفه - حديث: 4505' صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأدعية - ذكر الخبر الدال على أن دعاء المرء بأوثق عمله قد يرجى' حديث: 897 سنن أبي داود - كتاب البيوع' باب في الرجل يتجر في مال الرجل بغير إذنه - حديث: 2956 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الإجارة' باب جواز الإجارة - حديث: 10871 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 5807 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2499 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث: 12967 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث: 6825

Marfat.com

ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ .فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ وَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَتَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهٗ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ لِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ فَقُلْتُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِءْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِءُ بِكَ فَاَخَذَهٗ كُلَّهٗ فَسَاقَهٗ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُوْنَ اِذْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيْكُمْ اِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّهٗ قَدْ صَدَقَ فِيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهٗ وَاِنِّيْ عَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهٗ فَصَارَ مِنْ اَمْرِهٖ اِلٰى اَنِ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَاَنَّهٗ اَتَانِيْ يَطْلُبُ اَجْرَهٗ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَرِيْبًا مِنَ الْاَوَّلِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاخْتِصَارٍ وَيَاْتِيْ لَفْظُهٗ فِيْ "بِرِّ الْوَالِدَيْنِ "اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

قَوْلُهٗ :(وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا)

اَلْغَبُوْقُ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ الَّذِيْ يُشْرَبُ بِالْعَشِيِّ وَمَعْنَاهُ كُنْتُ لَا اُقَدِّمُ عَلَيْهِمَا فِيْ شُرْبِ اللَّبَنِ اَهْلًا وَلَا غَيْرَهُمْ يَتَضَاغُوْنَ بِالضَّادِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ اَيْ يَصِيْحُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ

اَلسَّنَةُ اَلْعَامُ الْمُقْحِطُ الَّذِيْ لَمْ تَنْبُتِ الْاَرْضُ فِيْهِ شَيْئًا سَوَاءً نَزَلَ غَيْثٌ اَمْ لَمْ يَنْزِلْ

تَفُضَّ الْخَاتَمَ هُوَ بِتَشْدِيْدِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ الْوَطْئِ

اَلْفَرَقُ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَالرَّاءِ مِكْيَالٌ مَعْرُوْفٌ

فَانْسَاحَتْ هُوَ بِالسِّيْنِ وَالْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ اَيْ تَنَحَّتِ الصَّخْرَةُ وَزَالَتْ عَنِ الْغَارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین لوگ ایک سفر کے لئے نکلے رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار کے پاس آئے اور اس میں داخل ہو گئے اس دوران پہاڑ کی چوٹی سے ایک بڑا پتھر گرا اور اس نے (غار کے) دہانے کو بند کر دیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا کہ اب غار کے دہانے سے یہ پتھر ہٹتا ہوا محسوس نہیں ہو رہا اس لئے اس کو ہٹانے کے لئے ہمیں اپنے اپنے اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنی چاہیے تو ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے میرے پروردگار! میرے ماں باپ بوڑھے تھے لیکن

Marfat.com

میں ان سے پہلے اپنے بیوی بچوں میں سے کسی اور کو دودھ پینے کے لئے نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ میں (جانوروں کو) چراتے ہوئے دور چلا گیا اور جب واپس آیا تو وہ اس وقت سوچکے تھے میں نے ان کے لئے دودھ دوہ لیا' اور جب (ان کے پاس آیا) تو انہیں سویا ہوا پایا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ میں سے کسی اور کو دودھ پینے کے لئے دوں' تو میں ہاتھ میں دودھ کا برتن پکڑ کر ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی (یہاں بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) اس دوران میرے بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک سے چیخ رہے تھے جب میرے ماں باپ بیدار ہوئے' تو انہوں نے وہ دودھ پی لیا اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس غار کے منہ سے پتھر کو ہٹا دے' تو وہاں سے پتھر تھوڑا سا سرک گیا لیکن وہ لوگ وہاں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: دوسرے شخص نے کہا: اے میرے پروردگار! میری ایک چچازاد تھی جس سے میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا میں اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا لیکن وہ میرے لئے رکاوٹ بنی رہی یہاں تک کہ ایک مرتبہ قحط سالی آئی' تو اس دوران وہ میرے پاس آئی' تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ میری راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی اس نے میری یہ بات مان لی یہاں تک کہ جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو اس نے یہ کہا: تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ ناحق طور پر یہ عمل کرو تو میں ایسا کرنے سے باز آ گیا اور میں نے اسے ترک کر دیا حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے جو رقم اسے دی تھی وہ بھی اس کے پاس ہی رہنے دی اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم جس صورت حال میں ہیں اس میں کشادگی عطا کر دے' تو وہاں سے پتھر مزید ہٹ گیا لیکن وہ پتھر اتنا نہیں ہٹا تھا کہ وہ لوگ باہر نکل سکتے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تیسرے شخص نے دعا کرتے ہوئے یہ کہا: اے میرے پروردگار! میں نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو مزدور رکھا پھر میں نے ان کی مزدوری ادا کر دی ان میں سے ایک مزدور نے اپنی مزدوری نہیں لی اور ویسے ہی چلا گیا میں نے اس کی رقم کو کاروبار میں لگایا جس کے نتیجے میں بہت سال مال اکٹھا ہو گیا ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور بولا اے خدا کے بندے! تم مجھے میرا معاوضہ ادا کرو تو میں نے اس سے کہا: یہ تمام اونٹ گائے بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آ رہے ہیں یہ سب تمہاری مزدوری ہیں (تم انہیں حاصل کر لو) اس نے کہا: اے خدا کے بندے تم میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا پھر اس نے وہ سب کچھ حاصل کیا اور انہیں ساتھ لے کر چلا گیا میں نے اس میں سے کچھ بھی اپنے پاس نہیں رکھا تھا اے میرے پروردگار! اگر میں نے تیری رضا کی حصول کے لئے ایسا کیا تھا تو اس پتھر کو اس (غار) کے منہ سے ہٹا دے' اور ہم جس صورت حال میں ہیں (اس سے ہمیں نجات دے دے) تو وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ لوگ باہر آئے' اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

(یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ پہلے زمانے میں تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے راستے میں انہیں بارش نے آلیا تو وہ پناہ حاصل کرنے کے لئے ایک غار میں چلے گئے غار کا منہ بند ہو گیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا کہ اللہ کی قسم! اب صرف سچ بیانی

Marfat.com

تمہیں یہاں سے نجات دے سکتی ہے' تو تم میں سے ہر ایک کو اپنے اس عمل کے وسیلہ سے دعا کرنی چاہیے' جس کے بارے میں اسے یہ علم ہو کہ اس نے اس عمل میں اخلاص سے کام لیا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو مزدور رکھا تھا اور اس نے چاولوں کے ایک فرق (ماپنے کے مخصوص پیمانے) کے عوض میں میرے پاس کام کیا تھا' اس کے بعد وہ اپنا معاوضہ وصول کیے بغیر چلا گیا تھا تو میں نے ان چاولوں کو کاروبار میں استعمال کیا انہیں کھیت میں بو دیا تو وہ اتنے زیادہ ہو گئے کہ میں نے ان کے ذریعے گائیں خرید لیں ایک دن وہ مزدور میرے پاس آیا اور اپنے معاوضے کا مطالبہ کیا تو میں نے اس سے کہا: یہ گائیں تمہارے ان چاولوں کا بدلہ ہیں' تو وہ ان گائیوں کو ہانک کر لے گیا اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیرے خوف کی وجہ سے یہ کام کیا تھا تو غار کے منہ کے حوالے سے ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو غار کے منہ سے پتھر ہٹ گیا''۔

اس کے بعد راوی نے پہلی حدیث کے قریب' قریب کے الفاظ نقل کیے ہیں' یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ ''والدین کے ساتھ حسن سلوک'' سے متعلق باب میں آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

متن کے الفاظ ''وکنت لا اغبق قبلهما اهلا و لا مالا'' میں لفظ ''الغبوق'' میں غ پر زبر ہے' اس سے مراد: شام کو پی جانے والی چیز ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں دودھ والدین سے پہلے اپنے اہلِ خانہ یا کسی اور کو نہیں دیتا تھا۔

لفظ ''یتضاغون'' میں ضاد ہے اور غین ہے یعنی وہ بھوک سے چیخ و پکار کر رہے تھے۔

لفظ ''السنۃ'' سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہ ہوئی ہو' خواہ اس سال میں بارش نازل ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

''تفض الخاتم'' میں ضاد پر شد ہے' یہ صحبت کرنے کا کنایہ ہے۔

لفظ ''الفرق'' میں ف اور ر پر زبر ہے۔ یہ ماپنے کا معروف پیمانہ ہے۔

لفظ ''فانساحت'' یہ س اور ح کے ساتھ ہے یعنی وہ پتھر کھسک گیا اور غار سے ہٹ گیا۔

2 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَارَقَهَا وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے وہ دنیا سے لاتعلق ہو جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے''۔

حدیث 2: شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وھو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث: 6573

Marfat.com

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3 - وَعَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: نَادٰی رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِیْمَانُ؟قَالَ: اَلْاِخْلَاصُ وَفِیْ لَفْظٍ آخَرَ :قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَنَادٰی رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكَاةِ قَالَ فَمَا الْاِیْمَانُ قَالَ الْاِخْلَاصُ قَالَ فَمَا الْیَقِیْنُ قَالَ التَّصْدِیْقُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ

❀❀ ابوفراس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اخلاص۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم لوگ جو چاہتے مجھ سے دریافت کرلو! تو ایک شخص نے بلند آواز میں عرض کی یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اس نے عرض کی: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اخلاص' اس نے عرض کی: یقین سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تصدیق۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور یہ روایت مرسل ہے۔

4 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ بُعِثَ اِلَی الْیَمَنِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ اقَالَ اَخْلِصْ دِیْنَكَ یَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ .رَوَاهُ الْحَاكِمِ من طَرِیْقِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زُحَرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ كَذَا قَالَ

❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب انہیں یمن کی طرف بھیجا جانے لگا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت دیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اپنے دین کو خالص کرلو تو تھوڑا عمل بھی تمہارے لئے کفایت کرجائے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے ابن ابوعمران سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

5 - وَرُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: طُوْبٰی لِلْمُخْلِصِیْنَ اُولٰئِكَ مَصَابِیْحُ الْهُدٰی تَنْجَلِیْ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظُلْمَاءَ .رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ

حدیث3:شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث:6575

حدیث4:المستدرك علی الصحیحین للحاكم - كتاب الرقاق' حدیث:7914 تفسیر ابن أبی حاتم - سورة النساء' قوله تعالی : وأخلصوا دینهم لله - حدیث:6194 حلیة الأولیاء - معاذ بن جبل' حدیث:857

حدیث5:شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث:6581 الإخلاص والنیة لابن أبی الدنیا' حدیث:1 حلیة الأولیاء' حدیث:26

Marfat.com

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اخلاص والے لوگوں کو مبارک باد ہو کیونکہ وہ لوگ ہدایت کا چراغ ہیں جن کے ذریعے ہر فتنے کی تاریکی ختم ہو جائے گی''۔
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

6 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَیْسَ بِفَقِیْهٍ ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ امْرِیءٍ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالْمُنَاصَحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دُعَاءَ هُمْ مُحِیْطٌ مِنْ وَّرَائِهِمْ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَیَاْتِیْ فِیْ سَمَاعِ الْحَدِیْثِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِیْمِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ قِرْصَافَةَ جَنْدَرَةَ بْنِ خَیْشَنَةَ وَغَیْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَبَعْضُ اَسَانِیْدِهِمْ صَحِیْحٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرمایا تھا:
''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے محفوظ کر لے بعض اوقات براہ راست علم سیکھنے والا شخص (حقیقی طور پر) عالم نہیں ہوتا۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مومن کا دل خیانت نہیں کرتا عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کے لئے خیر خواہی' اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا غیر موجود افراد کے حق میں بھی قبول ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت ''حدیث کے سماع'' سے متعلق باب میں آگے آئے گی۔

(حافظ عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ' حضرت جندرہ بن خیشنہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے بھی منقول ہے' اور ان میں سے بعض روایات کی سند صحیح ہے۔

7 - وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ ظَنَّ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

حدیث 6: صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر رحمة الله جل وعلا - حدیث: 67 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم' وأما حديث كعب بن مالك - حديث: 266 سنن الدارمي - باب الاقتداء بالعلماء' حديث: 237 سنن أبي داود - كتاب العلم' باب فضل نشر العلم - حديث: 3193 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من بلغ علما' حديث: 228 الجامع للترمذي' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع' حديث: 2647 السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' الحث على إبلاغ العلم - حديث: 5676 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث جبير بن مطعم - حديث: 16457

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهٖ دُوْنَ ذِكْرِ الْاِخْلَاصِ

❀❀ مصعب بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہیں یہ خیال آیا کہ وہ ان لوگوں پر فضیلت رکھتے ہیں جو کمزور درجہ کے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور افراد کی دعاؤں' نمازوں اور اخلاص کی برکت سے کرے گا''۔

یہ روایت امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے لیکن ان کی روایت میں اخلاص کا ذکر نہیں ہے۔

8 - وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا خَيْرُ شَرِيْكٍ فَمَنْ اَشْرَكَ مَعِيَ شَرِيْكًا فَهُوَ لِشَرِيْكِيْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَخْلِصُوا اَعْمَالَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا خَلَصَ لَهٗ وَلَا تَقُوْلُوْا هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ فَاِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَّلَا تَقُوْلُوْا هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِوُجُوْهِكُمْ فَاِنَّهَا لِوُجُوْهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ . قَالَ الْحَافِظُ لٰكِنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ مُخْتَلَفٌ فِيْ صُحْبَتِهٖ

❀❀ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں جو شخص کسی عمل میں میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے گا' تو وہ عمل میرے شریک کے لئے مخصوص ہوگا اے لوگو! اپنے اعمال کو خالص کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو اخلاص کے ساتھ اس کے لئے کیا گیا ہو' اور تم (کسی چیز کے بارے میں) یہ نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اور یہ حصہ رشتہ داروں کے لئے ہے' کیونکہ وہ چیز رشتہ داروں کے لئے شمار ہوگی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی شمار نہیں ہوگا' اور تم یہ نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اور یہ حصہ تمہارے سرداروں کے لئے ہے' کیونکہ وہ سرداروں کے لئے شمار ہوگا اس میں سے اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی شمار نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث 7: صحیح البخاری - کتاب الجهاد والسیر' باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب - حدیث: 2761 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الجهاد' باب لمن الغنیمة - حدیث: 9392 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الجهاد' الاستنصار بالضعیف - حدیث: 4256 البحر الزخار مسند البزار - ومما روی طلحة بن مصرف' حدیث: 1031 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 2289 شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - الحادی والسبعون من شعب الإیمان وهو باب فی الزهد وقصر الأمل' حدیث: 10076

حدیث 8: سنن الدارقطنی - کتاب الطهارة' باب النیة - حدیث: 111 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الزهد' ما ذکر فی زهد الأنبیاء وکلامهم علیهم السلام - کلام الضحاک بن قیس' حدیث: 34124 شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث: 6550 معجم الصحابة لابن قانع - الضحاک بن قیس بن خالد بن وهب بن ثعلبة بن واثلة' حدیث: 729

Marfat.com

حافظ منذری فرماتے ہیں: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔

9 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ وَجْهُهٗ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّسَیَاْتِیْ اَحَادِیْثُ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِی الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو جہاد کے لئے نکلتا ہے اور اس کا مقصد ثواب اور شہرت دونوں چیزوں کا حصول ہوتا ہے تو کیا اسے ثواب ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا۔ سوال کرنے والے نے تین مرتبہ یہی بات عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ اسے یہی جواب دیا کہ اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص طور پر اس کے لئے کیا گیا ہو اور جس میں صرف اس کی رضا کا حصول مقصود ہو''۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو اس نوعیت کی روایات جہاد سے متعلق باب میں آگے آئیں گی۔

10 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا مَا ابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے البتہ وہ چیز ملعون نہیں ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصود ہو''۔

امام طبرانی نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

11 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یجاء بالدنیا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقَالُ میزوا مَا كَانَ مِنْهَا لله

حدیث 9: السنن للنسائي - كتاب الجهاد' من غزا يلتمس الأجر والذكر - حديث: 3103 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' من غزا يلتمس الأجر والذكر - حديث: 4217 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1119 المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - شداد أبو عمار' حديث: 7471

حدیث 10: مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - كلام أبي الدرداء رضي الله عنه' حديث: 33923 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث: 10093

Marfat.com

عَزَّ وَجَلَّ فيماز ويرمى سائره فِي النَّار ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن شهر بن حَوْشَب عَنهُ مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا' اور حکم ہوگا کہ اس میں سے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اسے الگ کر لو تو ان چیزوں کو الگ کر لیا جائے گا' اور باقی سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

امام بیہقی نے اسے شہر بن حوشب سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

12 - وَرَوَاهُ اَيضًا عَن شهر عَن عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة جِيءَ بالدنيا فيميز مِنهَا مَا كَانَ لله وَمَا كَانَ لغير الله رمى بِهِ فِيْ نَار جَهَنَّمَ مَوْقُوْف اَيضًا

قَالَ الْحَافِظ وَقد يُقَال اِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّأى وَالِاجْتِهَاد فسبيله سَبِيْل الْمَرْفُوْع

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا اور اس میں سے جو چیز اللہ تعالیٰ کے لئے تھی اسے الگ کیا جائے گا' اور جو غیر اللہ کے لئے اسے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

یہ روایت بھی موقوف ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: اس طرح کی بات اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے نہیں کی جا سکتی ہے تو اس کا حکم مرفوع روایت کا ہوگا۔

13 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أخلص لله اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهرت ينابيع الْحِكْمَة من قلبه على لِسَانه

ذكره رزين الْعَبْدَرِي فِيْ كِتَابه وَلَم أره فِيْ شَيْءٍ من الْأُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا وَلَمْ اَقف لَهُ على اِسْنَاد صَحِيْح وَلَا حسن اِنَّمَا ذكر فِيْ كتب الضُّعَفَاء كالكامل وَغَيره لٰكِن رَوَاهُ الْحُسَيْن بن الْحُسَيْن الْمروزِي فِيْ زوائده فِيْ كتاب الزّهْد لعبد الله بن الْمُبَارك فَقَالَ حَدثنَا اَبُوْ مُعَاوِيَة اَنبانَا حجاج عَن مَكْحُوْل عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَذكره مُرْسلا وَكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ الشَّيْخ ابْن حبان وَغَيره عَن مَكْحُوْل مُرْسلا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن تک اخلاص اختیار کرتا ہے' تو اس کے دل کے راستے سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں''۔

حدیث 11: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6563' الزهد لابن أبي الدنيا' حديث: 6

حديث 12: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6564

حديث 13: مسند الشهاب القضاعي - من أخلص لله أربعين صباحا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على' حديث: 446' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبيا وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد' حديث: 33676' حلية الأولياء - يحيى بن معاذ' حديث: 14987' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب فضل ذكر الله عز وجل' حديث: 1003

Marfat.com

رزین عبدری نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

تاہم میں نے یہ روایت ان اصول میں نہیں دیکھی جوانہوں نے جمع کیے ہیں اور میں اس روایت کی کسی صحیح یا حسن سند پر واقف نہیں ہوسکا۔ اس روایت کا ذکر ضعیف راویوں سے متعلق کتابوں جیسے ''الکامل'' اور دیگر کتابوں میں ہوا ہے' تاہم حسین بن حسین مروزی نے عبداللہ بن مبارک کی کتاب ''الزہد'' پر جوزوائد تحریر کیے ہیں' ان میں یہ روایت مکحول کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے بھی اسے مکحول کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

14 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أخْلص قلبه لِلْإِيمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة وَجعل أُذُنه مستمعة وعينه ناظرة فَأما الْأذن فقمع وَالْعين مقرة بِمَا يوعى الْقلب وَقد أَفْلح من جعل قلبه واعيا

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي إِسْنَاد أَحْمد احْتِمَال للتحسين

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حدیث14:مسند أحمد بن حنبل - حدیث أبی ذر الغفاری - حدیث:20785' شعب الإیمان للبیہقی - أسامی صفات الذات' حدیث: 103' صحیح البخاری - باب بدء الوحی' بسم الله الرحمن الرحیم قال الشیخ' حدیث:1صحیح البخاری - کتاب الإیمان' باب : ما جاء إن الأعمال بالنیة والحسبة - حدیث:54صحیح البخاری - کتاب العتق' باب الخطأ والنسیان فی العتاقة والطلاق ونحوه - حدیث: 2412صحیح البخاری - کتاب المناقب' باب هجرة النبی صلی الله علیه وسلم وأصحابه إلى المدینة - حدیث: 3707صحیح البخاری - کتاب النکاح' باب من هاجر أو عمل خیرا لتزویج امرأة فله ما نوى - حدیث:4785صحیح البخاری - کتاب الأیمان والنذور' باب النیة فی الأیمان - حدیث:6322صحیح البخاری - کتاب الحیل' باب فی ترك الحیل - حدیث: 6570صحیح مسلم - کتاب الإمارة' باب قوله صلی الله علیه وسلم : " إنما الأعمال بالنیة - حدیث: 3621صحیح ابن خزیمة - کتاب الوضوء' جماع أبواب الوضوء وسننه - باب إیجاب إحداث النیة للوضوء والغسل' حدیث:143مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الجهاد' باب الخبر الدال على أن من قاتل للمغنم - حدیث:5995صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر - حدیث: 389سنن أبی داود - کتاب الطلاق' أبواب تفریع أبواب الطلاق - باب فیما عنی به الطلاق والنیات' حدیث: 1895سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب النیة - حدیث:4225السنن للنسائی - سور الطهرة' باب النیة فی الوضوء - حدیث:74السنن الکبری للنسائی - کتاب الطهارة' النیة فی الوضوء - حدیث: 76المنتقى لابن الجارود - کتاب الطهارة' فی النیة فی الأعمال - حدیث: 61شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الطلاق' باب طلاق المکره - حدیث:3002مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث:4466سنن الدارقطنی - کتاب الطهارة باب النیة - حدیث:109السنن الکبری للبیهقی - کتاب الطهارة' جماع أبواب السواك - باب النیة فی الطهارة الحکمیة' حدیث: 169معرفة السنن والآثار للبیهقی - باب النیة فی الوضوء' حدیث:151السنن الصغیر للبیهقی - باب استعمال العبد الصدق والنیة والإخلاص فیما یقول ویعمل لله عز' حدیث:1مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرین بالجنة' مسند الخلفاء الراشدین - أول مسند عمر بن الخطاب رضی الله عنه' حدیث: 168' مسند الطیالسی - الأفراد عن عمر' حدیث: 36مسند الحمیدی - أحادیث عمر بن الخطاب رضی الله عنه عن رسول الله صلی' حدیث:30البحر الزخار مسند البزار - ومما روى علقمة بن وقاص اللیثی' حدیث: 258المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث:39مسند الشهاب القضاعی - الأعمال بالنیات' حدیث: 1شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث:6551الزهد والرقائق لابن المبارك - باب الإخلاص والنیة' حدیث:188

Marfat.com

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا' اور اپنے دل کو سلامت رکھا اپنی زبان کو سچا بنالیا اپنے نفس کو مطمئن کرلیا اپنے اخلاق کو ٹھیک کرلیا' اپنے کان کو سننے والا اور آنکھ کو دیکھنے والا بنالیا کان' تو ایک برتن ہوتا ہے' اور آنکھ بڑا برتن ہوتا ہے' جس کو دل جمع کرتا ہے' اور وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو اپنے اندر (علم کو) محفوظ کرنے کی جگہ بنالیا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام احمد کی نقل کردہ سند حسن ہونے کا احتمال رکھتی ہے۔

فصل:

15 - عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَال بِالنِّيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لكل امرىء مَا نوى

فَمَنْ كَانَت هجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله فَهجرَته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله وَمَنْ كَانَت هجرته اِلٰى دنيا يُصِيبهَا اَوْ امْرَاَة ينْكِحهَا فَهجرَته اِلٰى مَا هَاجر اِلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظِ وَزعم بعض الْمُتَاَخرين اَن هٰذَا الحَدِيْثِ بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَلَيْس كَذٰلِكَ فَاِنَّهُ انْفَرد بِهٖ يحيى بن سعيد الْاَنْصَارِيّ عَن مُحَمَّد بن اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيّ ثُمَّ رَوَاهُ عَن الْاَنْصَارِيّ خلق كثير نَحْو مِائَتي راو وَقِيْلَ سَبْع مِائَة راو وَقِيْلَ اكثر من ذٰلِكَ وَقد رُوِيَ من طرق كَثِيْرَة غير طَرِيْق الْاَنْصَارِيّ وَلَا يَصح مِنْهَا شَيْءٍ

كَذَا قَالَه الْحَافِظِ عَلِيّ بن الْمَدِيْنِيّ وَغَيْرِهٖ من الْاَئِمَّة

وَقَالَ الْخطابِيّ لَا أَعْلَمُ فِيْ ذٰلِكَ خلافًا بَيْنَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیت پر ہے (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیتوں پر ہے' ہر انسان کو وہی (اجر و ثواب) ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی' تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس طرف (نیت رکھ کے) اس نے ہجرت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بعض متاخرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ حدیث تواتر کی حد تک پہنچتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یحییٰ بن سعید انصاری اسے محمد بن ابراہیم تیمی سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور پھر انصاری سے دو سو کے لگ بھگ اور ایک قول کے مطابق سات سو افراد اور ایک قول کے مطابق اس سے بھی زیادہ افراد نے اسے روایت کیا ہے۔ یہ روایت انصاری کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے' لیکن ان میں سے کوئی بھی مستند نہیں ہے۔ حافظ علی بن مدینی اور دیگر ائمہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

Marfat.com

علامہ خطابی فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس بارے میں علمِ حدیث کے ماہرین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

16 - وَعَنْ عَائِشَة قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيش الْكَعْبَة فَإِذَا كَانُوْا بِبيداء من الْأَرْض يخسف بِأَوَّلهم وَآخرهمْ. قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ يخسف بِأَوَّلهم وَآخرهمْ وَفِيهِمْ أسواقهم وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُم قَالَ يخسف بِأَوَّلهم وَآخرهمْ ثُمَّ يبعثون على نياتهم رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَغَيرِهِمَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت سے کچھ پہلے) ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا جب وہ بیداء کے مقام کے قریب پہنچیں گے، تو اس لشکر کے آگے والے حصے کو اور پیچھے والے حصے کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ام المومنین بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان کے آگے والوں کو اور ان کے پیچھے والوں کو زمین میں کیسے دھنسا دیا جائے گا حالانکہ ان کے ساتھ ان کے بازار بھی ہوں گے (اور ان میں شریک افراد کا حملے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا) اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے (یعنی جو حملہ کرنے کے لئے نہیں آئے ہوں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے آگے والوں کو اور پیچھے والوں کو بھی دھنسا دیا جائے گا، اور پھر قیامت کے دن انہیں ان کی نیتوں کے مطابق دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

17 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يبْعَث النَّاس على نياتهم رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ أَيْضًا من حَدِيْثِ جَابر إِلَّا أَنه قَالَ يحْشر النَّاس

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیت کے حساب سے، دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

امام ابن ماجہ نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے، اور وہاں پر ایک لفظ مختلف ہے۔

18 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجَعْنَا من غَزْوَة تَبُوك مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِن أَقْوَامًا خلفنا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سلكنا شعبًا وَلَا وَاديا إِلَّا وهم مَعنا حَبسهم الْعذر رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَلَفظه إِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد تركْتُم بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ

حديث 16: صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب ما ذكر في الأسواق - حديث: 2028' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخبر المدحض قول من نفى كون الخسف في هذه الأمة - حديث: 6863' حلية الأولياء - محمد بن سوقة' حديث: 6315

حديث 17: سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب النية - حديث: 4227' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8904' مسند أبي يعلى الموصلي - طاوس' حديث: 6115

Marfat.com

مسيرًا وَلَا أنفقتم من نَفَقَة وَلَا قطعْتُم من وَادٍ اِلَّا وهم مَعكُم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يكونُونَ مَعنا وهم بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ حَبسهم الْمَرَض

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے ساتھ نہیں آئے وہ مدینہ منورہ میں ہی رہ گئے لیکن ہم جس بھی پہاڑی راستے سے گزرے اور جس بھی نشیبی راستے سے گزرے تو وہ ہمارے ساتھ شمار ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو معذور ہونے کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آسکے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''تم نے مدینہ منورہ میں کچھ ایسے افراد کو چھوڑا ہے کہ تم نے جب بھی کسی پڑاؤ کی جگہ سے سفر کیا اور تم نے جو بھی چیز خرچ کی اور تم نے جس بھی وادی کو عبور کیا تو وہ لوگ (اجر وثواب کے حصول کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ شمار ہوں گے۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہوسکتے ہیں؟ حالانکہ وہ تو مدینہ منورہ میں موجود ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے نہیں آسکے''۔

19 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لَا ينظر اِلٰى أجسامكم وَلَا اِلٰى صوركُمْ وَلٰكِن ينظر اِلٰى قُلُوْبكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم

حديث18:صحيح البخاری - كتاب الجهاد والسير' باب من حبسه العذر عن الغزو - حديث: 2704'صحيح البخاری - كتاب المغازی' باب نزول النبی صلى الله عليه وسلم الحجر - حديث:4170'مستخرج أبی عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' بيان عقاب من مات - حديث:6005'صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب - ذكر تفضل الله جل وعلا' حديث: 4804'سنن أبی داود - كتاب الجهاد' باب فی الرخصة فی القعود من العذر - حديث: 2160'سنن ابن ماجه - كتاب الجهاد' باب من حبسه العذر عن الجهاد - حديث: 2761'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الجهاد' باب فضل الجهاد - حديث: 9256'مصنف ابن أبی شيبة - كتاب المغازی' ما حفظ أبو بكر فی غزوة تبوك - حديث: 36328' السنن الكبرٰى للبيهقی - كتاب السير' باب من اعتذر بالضعف والمرض والزمانة والعذر فی ترك الجهاد - حديث:16564'مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضی الله تعالى عنه - حديث: 11800'مسند عبد بن حميد - مسند أنس بن مالك' حديث:1404'مسند أبی يعلى الموصلی - حميد الطويل' حديث:3734

حديث19:صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تحريم ظلم المسلم - حديث:4756'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر - ذكر الإخبار بأن على المرء تعهد قلبه وعمله' حديث: 395'مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7649'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعری - شريح بن عبيد الحضرمی عن أبی مالك' حديث: 3375'شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس فی جواب التشميت - الحادی والسبعون من شعب الإيمان وهو باب فی الزهد وقصر الأمل' حديث: 10058'الأسماء والصفات للبيهقی - باب ما جاء فی النظر' حديث: 948'حلية الأولياء - يزيد بن الأصم' حديث:4965

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

20 - وَعَنْ اَبِىْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث أقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نَحْوَهَا وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لاربعة نفر عبد رزقه اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِى فِيْهِ ربه ويصل فِيْهِ رَحمَه وَيعلم لله فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَل الْمنَازل وَعبد رزقه اللّٰه علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لى مَالا لعملت بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فأجرهما سَوَاء وَعبد رزقه اللّٰه مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِىْ مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِى فِيْهِ ربه وَلَا يصل فِيْهِ رَحمَه وَلَا يعلم لله فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بأخبث الْمنَازل وَعبد لم يرزقه اللّٰه مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لى مَالا لعملت فِيْهِ بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل هٰذِهِ الْاُمة كَمثل اَرْبَعَة نفر رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ يعْمل بِعِلْمِهِ فِىْ مَاله يُنْفِقهُ فِىْ حَقه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما وَلَمْ يؤته مَالا وَهُوَ يَقُوْلُ لَو كَانَ لِىْ مثل هٰذَا عملت فِيْهِ بِمثل الَّذِىْ يعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهما فِى الْاَجر سَوَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا وَلَمْ يؤته علما فَهُوَ يخبط فِىْ مَاله يُنْفِقهُ فِىْ غير حَقه وَرجل لم يؤته اللّٰه علما وَلَا مَالا وَهُوَ يَقُوْلُ لَو كَانَ لِىْ مثل هٰذَا عملت فِيْهِ مثل الَّذِىْ يعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهما فِى الْوزر سَوَاء

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین باتیں ہیں جن کے حوالے سے میں قسم اٹھا سکتا ہوں میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں تم اسے یاد رکھو! وہ تین چیزیں یہ ہیں: صدقہ کرنے سے آدمی کا مال کم نہیں ہوتا' جب کوئی شخص کسی پر ظلم کرے اور دوسرا شخص صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جب کوئی شخص (غیر ضروری طور پر) مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے (یا اس کی مانند کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی)۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) میں تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں تم اسے اچھی طرح سے یاد رکھنا! دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے

حدیث 20: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر' حديث: 2303' مسند أحمد بن حنبل' حديث أبي كبشة الأنماري - حديث: 17715' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' من اسمه يعيش - من يكنى أبا كبشة أبو كبشة الأنماري' حديث: 18684

Marfat.com

ڈرتا ہو اور صلہ رحمی سے کام لیتا ہو وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہو ایسا شخص سب سے زیادہ فضیلت والے مقام میں ہوگا دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو لیکن دولت نہ دی ہو اور اس کی نیت سچی ہو اور وہ یہ سوچے: اگر میرے پاس بھی دولت ہوتی' تو میں بھی فلاں شخص کی طرح (اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا) عمل کرتا تو ایسے شخص کو اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا یہ دونوں افراد اجر و ثواب کے اعتبار سے برابر کی فضیلت رکھتے ہیں تیسرا وہ شخص کے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور علم عطا نہ کیا ہو اور وہ اپنے مال کے بارے میں جاہلوں والا عمل کرتا ہو اور اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہ ہو اس کے ذریعے صلہ رحمی نہ کرتا ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ پہچانتا ہو' تو ایسا شخص برے ٹھکانے میں ہوگا' اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو نہ علم عطا کیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (یعنی اسے ناحق طور پر خرچ کرتا) تو ایسے شخص کو اپنی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' یہ دونوں افراد (یعنی تیسری اور چوتھی قسم کے افراد) گناہ میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حسن صحیح ہے یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کی مثال چار آدمیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں عطا کئے ہوں' تو وہ علم کے مطابق اپنے مال کے بارے میں عمل کرتا ہو اور اس مال کو حق طور پر خرچ کرتا ہو' دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو لیکن مال نہ دیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ شخص (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یہ دونوں افراد اجر و ثواب کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور علم نہ دیا ہو اور وہ لاعلمی کی بنیاد پر مال میں تصرف کرتا ہو اور اسے غلط طور پر خرچ کرتا ہو چوتھا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہو نہ ہی علم دیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اپنے مال کو اسی طرح خرچ کرتا جس طرح فلاں شخص (ناحق طور پر) خرچ کرتا ہے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: یہ دونوں افراد (یعنی تیسرا اور چوتھا فرد) گناہ میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

21 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اِن اللّٰه كتب الْحَسَنَات والسيئات ثُمَّ بَيْن ذٰلِكَ فَمَنْ هم بحسنة فَلَمْ يعملها كتبهَا اللّٰه عِنْده حَسَنَة كَامِلَة فَاِن هم بهَا فعملها كتبهَا اللّٰه عِنْده عشر حَسَنَات اِلٰى سَبْعمِائة ضعف اِلٰى اَضْعَاف كَثِيْرَة وَمَنْ هم بسيئة فَلَمْ يعملها

حدیث21: صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب من هم بحسنة أو بسيئة - حديث:6136' صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب إذا هم العبد بحسنة كتبت - حديث: 212' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2740' شعب الإيمان للبيهقي - فصل فيما يجاوز الله عن عباده' حديث:338

Marfat.com

كتبهَا اللّٰه عِنده حَسَنَة كَامِلَة وَإِن هُوَ هم بهَا فعملها كتبهَا اللّٰه سَيِّئَة وَاحِدَة زَاد فِي رِوَايَة أَو محاها وَلَا يهْلك على اللّٰه إِلَّا هَالك. رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ کے پروردگار کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں متعین کردی ہیں اور پھر انہیں بیان کردیا ہے جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کو ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرے گا اور اگر کوئی شخص نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک' اور اس سے بھی بے شمار گنا زیادہ نوٹ کرے گا اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرے گا اگر وہ برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک برائی کے طور پر نوٹ کرے گا۔ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں یا اسے مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی کرکے) وہی شخص ہلاکت کا شکار ہوگا جو (حقیقی طور پر) ہلاکت کا شکار ہونے والا ہو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے۔

22 - وَعَن أَبِي هُرَيْرَة أَنَّ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِذا أَرَادَ عَبدِي أَن يعْمل سَيِّئَة فَلَا تكتبوها عَلَيْهِ حَتَّى يعملها فَإِن عَملهَا فاكتبوها بِمِثْلِهَا وَإِن تَركهَا من أَجلي فاكتبوها لَهُ حَسَنَة وَإِن أَرَادَ أَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها اكتبوها لَهُ حَسَنَة فَإِن عَملهَا فاكتبوها لَهُ بِعشر أَمْثَالهَا إِلَى سبع مائة. رَوَاهُ البُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ (اعمال نوٹ کرنے والے فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا کوئی بندہ برا عمل کرنے کا ارادہ کرے' تو تم اسے نوٹ نہ کرنا جب تک وہ اس عمل کا مرتکب نہیں ہوجاتا جب وہ اس عمل کو کرلے گا' تو تم اس کو ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرنا اور اگر وہ میری رضا کی خاطر اس گناہ کو ترک کردیتا ہے' تو تم اس بات کو نیکی کے طور پر نوٹ کرلینا اور اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کرے' اور اس کو نہ کر پائے' تو اسے بھی ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرلینا اور اگر وہ اس نیکی کو کرلے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک نوٹ کرلینا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے نقل کردہ ہیں۔

23 - وَفِي رِوَايَة لمُسلم قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هم بحسنة فَلَمْ يعملها كتبت لَهُ حَسَنَة وَمَنْ هم بحسنة فعملها كتبت لَهُ عشر حَسَنَات إِلَى سَبْعِمِائَة ضعف وَمَنْ هم بسيئة فَلَمْ يعملها لم تكْتب عَلَيْهِ وَإِن عَملهَا كتبت

❀❀ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نیکی کا ارادہ کرے' اور اس پر عمل نہ کرسکے تو یہ چیز بھی نیکی کے طور پر نوٹ کرلی جاتی ہے' اور جو شخص نیکی کا ارادہ

Marfat.com

کرے اور اس پر عمل بھی کر لے تو اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سوگنا تک نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اسے گناہ کے طور پر نوٹ نہیں کیا جاتا اور اگر وہ اس گناہ پر عمل کر لے تو یہ چیز اس کے لئے گناہ کے طور پر نوٹ کی جاتی ہے''۔

24 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ قَالَ عَنْ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا تحدث عَبدِی بِاَن یعْمل حَسَنَة فَاَنا اکتبهَا لَهٗ حَسَنَة مَا لم یعملها فَاِذَا عَملهَا فَاَنا اکتبهَا لَهٗ بعشر اَمْثَالهَا وَاِذَا تحدث بِاَن یعْمل سَیِّئَة فَاَنا أغفرها لَهٗ مَا لم یعملها فَاِذَا عَملهَا فَاَنا اکتبهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا وَاِن ترکهَا فاکتبوها لَهٗ حَسَنَة اِنَّمَا تَرکهَا من جرای .قَوْلِهٖ من جرای بِفَتْح الْجِیم وَتَشْدِید الرَّاء ای من اَجلی

❀❀ مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کوئی نیک عمل کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو میں اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں جب تک وہ اس نیکی پر عمل نہیں کرتا جب وہ اس نیکی پر عمل کرے' تو میں اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرتا ہوں' اور اگر میرا کوئی بندہ برا کام کرنے کا ارادہ کرے' تو میں اس سے درگزر کرتا ہوں جب تک وہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کر لیتا اگر وہ گناہ کا ارتکاب کرے' تو میں اس کے لئے ایک گناہ نوٹ کرتا ہوں' اور اگر وہ اسے ترک کر دے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرنا کیونکہ اس نے صرف میرے خوف کی وجہ سے اسے ترک کیا ہے''۔

متن کا یہ لفظ ''جرای'' میں ج پر زبر ہے اور ر پر شد ہے۔ اس سے مراد ''میری وجہ سے'' ہے۔

25 - وَعَنْ معن بن یزِید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ اَبِیْ یزِید أخرج دَنَانِیر یتَصَدَّق بهَا فوضعها عِنْد رجل فِی الْمَسْجد فَجئْت فأخذتها فَاَتَیْته بهَا فَقَالَ وَاللّٰه مَا اِیاك أردْت فَخَاصمته اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَك مَا نَوَیْت یَا یزِید وَلَك مَا أخذت یَا معن .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے والد یزید نے صدقہ کرنے کے لئے چند دینار نکالے اور مسجد میں آ کر ایک آدمی کے پاس رکھ دیے میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار اٹھا لئے' اور انہیں لے کر اپنے والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں نے یہ تمہیں دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا میں یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کروں گا (جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے یزید! تمہیں وہ اجر مل جائے گا جس کی تم نے

حدیث 25: صحیح البخاری - کتاب الزکاة' باب إذا تصدق علی ابنه وهو لا یشعر - حدیث: 1367' سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فیمن یتصدق علی غنی - حدیث: 1644' سنن سعید بن منصور - کتاب الجهاد' باب ما یخمس فی النفل - حدیث: 2528' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - ومن ذکر معن بن یزید السلمی رضی الله عنه' حدیث: 1232' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 3897' السنن الکبریٰ للبیهقی - کتاب قسم الصدقات' باب الرجل یخرج صدقته إلی من ظنه من أهل السهمان فبان - حدیث: 12383' مسند أحمد بن حنبل - مسند المکیین' حدیث معن بن یزید السلمی - حدیث: 15580' المعجم الکبیر للطبرانی - باب المیم' من اسمه معن - ما أسند معن بن یزید السلمی' حدیث: 16820' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 3897

Marfat.com

نیت کی تھی اور اے معن! تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے حاصل کرلیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

26 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن اللَّیْلَة بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ یَد سَارِق فَاَصْبحُوا یتحدثون تصدق اللَّیْلَة علی سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد علی سَارِق لأتصدقن بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ یَد زَانِیَة فَاَصْبحُوا یتحدثون تصدق اللَّیْلَة علی زَانِیَة فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد علی زَانِیَة لأتصدقن بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ یَد غَنِیٍّ فَاَصْبحُوا یتحدثون تصدق اللَّیْلَة علی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد علی سَارِق وزانیة وغنی فَاُتی فَقِیْل لَهٗ أما صدقتك علی سَارِق فَلَعَلَّهٗ اَن یستعف عَن سَرقته وَأما الزَّانِیَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَأما الْغَنِیّ فَلَعَلَّهٗ اَن یعْتَبر فینفق مِمَّا أعطَاهُ اللّٰه. رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِیّ قَالَا فِیْهِ فَقِیْل لَهٗ أما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذکر الحَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص نے سوچا (یعنی نیت کی) کہ میں آج رات ضرور صدقہ دوں گا وہ صدقے کے مال کو لے کر نکلا اور لاعلمی میں کسی چور کو دے دیا اگلے دن لوگ آپس میں بات چیت کررہے تھے کہ گزشتہ رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا ہے' تو اس شخص نے دل میں کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ چور کے پاس پہنچ گیا ہے لیکن میں پھر بھی دوبارہ صدقہ کروں گا اگلے دن وہ صدقے کا مال لے کر نکلا اور لاعلمی میں ایک زنا کرنے والی عورت کو دے دیا اگلے دن لوگ بات چیت کررہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے میرے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ ایک زنا کرنے والی عورت کے پاس چلا گیا ہے پھر بھی میں ضرور صدقہ دوں گا تیسری رات اس نے صدقے کا مال لیا' اور کسی خوشحال شخص کو دے دیا اگلے دن لوگ بات چیت کررہے تھے کہ گزشتہ رات کسی خوشحال شخص کو صدقہ دے دیا گیا ہے' تو وہ شخص بولا ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ چور' زنا کرنے والی عورت یا مالدار شخص تک پہنچا ہے' تو اس شخص سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تھا تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ شخص چوری سے بچ گیا ہو' اور زنا کرنے والی عورت کو جو صدقہ دیا تھا' تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ زنا کرنے سے بچ گئی ہو' اور جو صدقہ خوشحال شخص

حدیث 26: صحیح البخاری - کتاب الزکاۃ' باب إذا تصدق علی غنی وھو لا یعلم - حدیث: 1366' صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب ثبوت أجر المتصدق - حدیث: 1760' صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب صدقة التطوع - ذکر الخبر الدال علی إباحة إعطاء المرء صدقته من أخذها' حدیث: 3415' السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' باب إذا أعطاھا غنیا وھو لا یشعر - حدیث: 2488' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الزکاۃ' إذا أعطی صدقته غنیا وھو لا یشعر - حدیث: 2274' السنن الکبرٰی للبیھقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع - باب صدقة النافلة علی المشرك' حدیث: 7380' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرة رضی اللّٰه عنه - حدیث: 8097

Marfat.com

کو دیا تھا تو ہو سکتا ہے کہ اس نے عبرت حاصل کی ہو اور بھی اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے لگے۔
یہ روایت امام مسلم' امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔
مسلم اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''صدقہ کرنے والے شخص سے کہا گیا تمہارا صدقہ قبول کرلیا گیا ہے''۔ اس بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

27 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ یبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتٰی فِرَاشه وَهُوَ یَنْوِی اَن یَّقُوْمُ یُصَلِّی من اللَّیْل فغلبته عَیناهُ حَتّٰی أصبح کتب لَهٗ مَا نوی وَکَانَ نَومه صَدَقَة عَلَیْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ ذر اَوْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ عـلـی الشَّك .قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِیْمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَسَتَاْتِیْ اَحَادِیْث من هٰذَا النَّوْ ع مُتفَرِّقَة فِیْ اَبْوَاب مُتعَدِّدَة من هٰذَا الْکتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سونے کے لئے بستر پر آئے' اور اس کا یہ ارادہ ہو کہ رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرے گا' اور پھر اس پر نیند غالب آجائے' اور وہ صبح تک بیدار نہ ہو سکے' تو اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق (اجر و ثواب) نوٹ کرلیا جاتا ہے' اور اس کی نینداس کے پروردگار کی طرف سے اس کے لئے صدقہ شمار ہوتی ہے''۔
یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے البتہ انہیں اس بارے میں شک ہے کہ یہ روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: اس کتاب میں متعدد ابواب میں اس حوالے سے متفرق روایات آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2 - التَّرْهِیب من الرِّیَاء وَمَا یَقُوْله من خَافَ شَیْئًا مِنْهُ

ریاکاری سے متعلق ترہیبی روایات' جس شخص کو ریاکاری کا اندیشہ ہو وہ کیا پڑھے؟

28 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس یقْضی یَوْم الْقِیَامَة عَلَیْهِ رجل اسْتشْهد فَاتی بِهٖ فَعرفهُ نعْمَته فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ قَاتَلت فِیك حَتّٰی استشهدت قَالَ کذبت وَلٰکِنَّك قَاتَلت لِاَن یُقَال هُوَ جریء فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اَمر بِهٖ فسحب عَلٰی وَجهه حَتّٰی اُلقِی فِی النَّار وَرجل تعلم الْعلم وَعلمه وقرا القرآن فَاتی بِهٖ فَعرفهُ نعمه فعرفهاقَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرات فِیك الْقُرْآن قَالَ کذبت وَلٰکِنَّك تعلمت لیقال عَالم وقرات الْقُرْآن لیقال هُوَ قارىء فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اَمر بِهٖ فسحب عَلٰی وَجهه حَتّٰی اُلقِی فِی النَّار وَرجل وسع اللّٰه عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ من اَصْنَاف الْمَال فَاتی بِهٖ فَعرفهُ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ مَا ترکت من سَبِیْل تحب اَن ینْفق فِیْهَا اِلَّا انفقت فِیْهَا

Marfat.com

لَكَ قَالَ كذبت وَلٰكِنَّكَ فعلت ليقال هُوَ جواد فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ امر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهِهٖ حَتّٰى اُلقِىَ فِى النَّار رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ التِرمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا بِلَفْظ وَاحِد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن جس شخص کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ ہوگا وہ ایک شہید ہوگا جسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اسے یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کر لے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کہ تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے تم نے لڑائی میں اس لئے حصہ لیا تھا تاکہ تمہیں بہادر کہا جائے' تو تمہیں بہادر کہہ دیا گیا تو حکم ہوگا' اور اس شخص کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا ہوگا' اور اس کی تعلیم دی ہوگی اور قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا میں نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن سیکھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو تم نے اس نیت کے تحت علم حاصل کیا تھا تاکہ تمہیں عالم کہا جائے گا اس نیت کے ساتھ قرآن سیکھا تھا تاکہ تمہیں قاری کہا جائے' تو وہ کہہ دیا گیا' پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال و دولت میں کثرت عطا کی تھی اور مختلف اقسام کا مال عطا کیا تھا' اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے اللہ! میں نے ہر اس جگہ پر مال کو خرچ کیا' جس سے' تو راضی ہوتا میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے اسے وہاں خرچ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو تم نے یہ کام صرف اس لئے کیا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ تم بڑے سخی ہو' اور وہ کہہ دیا گیا' پھر حکم ہوگا' تو اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے امام ترمذی اور امام ابن حبان کی روایت کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

29 - وَعَنِ الْوَلِيد بن اَبِى الْوَلِيد اَبِىْ عُثْمَان الْمَدِيْنِيّ اَن عقبَة بن مُسْلِم حَدثهُ اَن شفيا الأصبحى حَدثهُ اَنه دخل الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا هُوَ بِرَجُل قد اجْتمع عَلَيْهِ النَّاس فَقَالَ من هٰذَا قَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ فدنوت مِنْهُ حَتّٰى قعدت بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يحدث النَّاس فَلَمَّا سكت وخلا قلت لَهُ اَسالك بِحَق وبحق لما حَدَّثْتنِيْ حَدِيْثا سمعته من رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعقلته وعلمته فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة أفعل لأحدثنك حَدِيْثا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علقته وعلمته ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة فَمَكَثْنَا قَلِيلا ثُمَّ اَفَاق فَقَالَ لأحدثنك حَدِيْثا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا اَحد غَيْرِى وَغَيْرِهٖ ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة

Marfat.com

نشغة أُخْرٰى ثُمَّ اَفَاقَ وَمسح عَن وَجهه فَقَالَ أفعل لأحدثنك حَدِيْثا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا اَحَد غَيْرِي وَغَيْرِهٖ ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة شَدِيْدَة ثُمَّ مَال خارا عَلٰى وَجهه فأسندته طَوِيلا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ حَدثنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى إِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة ينزل إِلَى الْعباد ليقضي بَيْنَهُمْ وكل أمة جاثية فَأَوَّل من يدعى بِهٖ رجل جمع الْقُرْآن وَرجل قتل فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَرجل كثير المَال فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للقارىء ألم أعلمك مَا أنزلت على رَسُولي قَالَ بَلٰى يَا رب قَالَ فَمَا علمت فِيْمَا علمت قَالَ كنت أقوم بِهٖ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ كذبت وَتقول لَهُ الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى بل أردْت اَن يُقَال فلَان قارىء وَقد قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِب المَال فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ألم أوسع عَلَيْك حَتّٰى لم أدعك تحْتَاج إِلٰى اَحَد قَالَ بَلٰى يَا رب قَالَ فَمَاذَا عملت فِيْمَا آتيتك قَالَ كنت أصل الرَّحِم وأتصدق فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ كذبت وَتقول الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى بل أردْت اَن يُقَال فلَان جواد وَقد قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِيْ قتل فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ فِيْ مَاذَا قتلت فَيَقُوْلُ أَي رب أمرت بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلك فقاتلت حَتّٰى قتلت فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ كذبت وَتقول الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه بل أردْت اَن يُقَال فلَان جريء فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على ركبتي فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة أُولٰئِكَ الثَّلَاثَة أَوَّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ الْوَلِيد اَبُوْ عُثْمَان الْمَدِيْنِيّ وَاَخْبرنِيْ عقبَة اَن شفيا هُوَ الَّذِيْ دخل على مُعَاوِيَة فَأخْبرهُ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَان وحَدثنِي الْعَلَاء بن اَبِيْ حَكِيم انه كَانَ سيافا لمعاوية قَالَ فَدخل عَلَيْهِ رجل فَأخْبرهُ بِهٰذَا عَن اَبِيْ هُرَيْرَة فَقَالَ مُعَاوِيَة قد فعل بهؤلاء هٰذَا فَكيف بِمن بَقِي مِنَ النَّاس ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَة بكاء شَدِيْدا حَتّٰى ظننا انه هَالك وَقُلْنَا قد جَاءَ هٰذَا الرجل بشر ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِيَة وَمسح عَن وَجهه وَقَالَ صدق اللّٰه وَرَسُوله اصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُرِيد الْحَيَاة الدُّنْيَا وَزينتهَا نوف اِلَيْهِمْ اَعْمَالهم فِيْهَا وهم فِيْهَا لَا يبخسون أُولٰئِكَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْأخرة اِلَّا النَّار وحبط مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وباطل مَا كَانُوْا يعْملُوْنَ

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ نَحْو هٰذَا لم يخْتَلف اِلَّا فِيْ حرف اَوْ حرفين .قَوْلِهٖ جريء هُوَ بِفَتْح الْجِيم وَكسر الرَّاء وبالمد اَي شُجَاع نشغ بِفَتْح النُّوْن والشين الْمُعْجَمَة وَبعدهَا غين مُعْجمَة اَي شهق حَتّٰى كَاد يغشى عَلَيْهِ أسفا اَوْ شوقا

❀❀ شفی اصحی بیان کرتے ہیں: وہ مدینہ منورہ آئے وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص کے اردگرد کچھ لوگ اکٹھے ہیں تو دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شفی بیان کرتے ہیں: میں ان کے قریب ہوا اور ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا وہ حدیث بیان کرتے رہے جب ان کا بیان ختم ہوا تو لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوا سے سمجھا ہو اور اسے یاد رکھا ہو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بیان کی تھی میں

Marfat.com

نے اسے سمجھا اور یاد رکھا اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوئی کچھ دیر گزر گئی جب ان کی طبیعت کچھ سنبھلی، تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے سامنے وہ حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بیان کی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس گھر میں تھے، اور میرے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی یہاں موجود نہیں تھا، اس کے بعد دوبارہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی کی کیفیت طاری ہوئی جب ان کی طبیعت کچھ سنبھلی، تو انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا پھر بولے میں تمہیں وہ حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان کی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھر میں تھے، اور یہاں میرے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر پھر غشی کی کیفیت طاری ہوئی اور ان کا یہ عالم ہوا کہ وہ منہ کے بل گر گئے میں کافی دیر تک انہیں سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا جب ان کی طبیعت کچھ بہتر ہوئی، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا:

''جب قیامت کا دن ہوگا، تو اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف نزول فرمائے گا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے، اور اس وقت ہر گروہ گھٹنوں کے بل جھکا ہوا ہوگا سب سے پہلے جن افراد کو پیش کیا جائے گا ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا ایک ایسا شخص ہوگا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا ہوگا، اور ایک شخص ہوگا جس کے پاس (دنیا میں) مال و دولت ہوگی اللہ تعالیٰ قرآن کے عالم سے دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں اس چیز کا علم عطا نہیں کیا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو تم نے اپنے اس علم کے حوالے سے کیا عمل کیا تو وہ عرض کرے گا میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو فرشتے بھی اس کو کہیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری نیت یہ تھی کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص قرآن کا عالم ہے، تو یہ بات کہہ دی گئی اس کے بعد مال والے شخص کو لایا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی کہ تمہیں کسی کا محتاج نہیں رہنے دیا تھا وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! تو نے یہ عطا کی تھی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو تمہیں عطا کیا تھا تو تم نے اس حوالے سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اسے صلہ رحمی کے حوالے سے خرچ کیا اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا مقصد یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے، تو یہ بات کہہ دی گئی پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تمہیں کس لئے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم ملا تو میں نے جہاد میں حصہ لیا یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو، اور فرشتے بھی کہیں گے تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا مقصود یہ تھا کہ یہ کہا جائے فلاں شخص بڑا بہادر ہے، تو یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے

Marfat.com

ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ وہ تین افراد ہیں جن کے لئے قیامت کے دن سب سے پہلے آگ کو بھڑکایا جائے گا۔

ابوعثمان ولید بیان کرتے ہیں: عقبہ نامی راوی نے شفی نامی راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں یہ حدیث بیان کی۔

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: علاء بن ابوحکیم جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے تلواریں بنایا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک شخص موجود تھا جس نے ان کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بیان کی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان لوگوں کا یہ حال ہوگا' تو جو لوگ ان کے علاوہ ہیں ان کا کیا عالم ہوگا؟ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ روئے کہ ہمیں یہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ انتقال نہ کر جائیں' تو ہم نے یہ کہا: یہ آدمی ایک بری چیز لے کر آیا ہے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت سنبھلی' تو انہوں نے اپنے چہرے کو صاف کیا اور بولے: اللہ کے رسول نے سچ ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

> ''بے شک وہ لوگ جو دنیا کی زندگی اور اس کی زیب وزینت حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ انہیں اس دنیا میں ہی دے دیں گے' اور اس میں انہیں کوئی کمی نہیں دی جائے گی یہ وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں حصہ آگ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا' اور انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا تھا' وہ ضائع ہو جائے گا' اور جو کچھ انہوں نے عمل کیا تھا وہ کالعدم شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے البتہ اس کے ایک دو الفاظ مختلف ہیں۔

لفظ ''جری'' میں ج پر زبر ہے اور ر پر زیر ہے اور مد ہے۔ اس سے مراد بہادر ہونا ہے' لفظ ''نشغ'' میں نون اور شین پر زبر ہے' اس کے بعد غ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بے تاب ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس پر غشی کی کیفیت طاری ہونے لگی۔

30 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِیْ عَن الْجِهَاد والغزو فَقَالَ يَا عبد اللّٰه بن عَمْرو اِن قَاتَلت صَابِرًا محتسبا بَعثك اللّٰه صَابِرًا محتسبا وَاِن قَاتَلت مرائيا مكاثرا بَعثك اللّٰه مرائيا مكاثرا يَا عبد اللّٰه بن عَمْرو على اَى حَال قَاتَلت اَوْ قتلت بَعثك اللّٰه على تِلْكَ الْحَال . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . قَالَ الْحَافِظِ وَسَتَاتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِیْ بَاب مُفْرد فِی الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! جہاد اور قتال کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر سے کام لیتے

حدیث 30: سنن أبی داود - كتاب الجهاد' باب من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا - حديث: 2170' السنن الكبرى للبيهقی - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب بيان النية التی يقاتل عليها ليكون فی سبيل الله عز' حديث: 17254' مسند الطيالسی - أحاديث النساء' أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - الأفراد عن عبد الله بن عمرو' حديث: 2378' شعب الإيمان للبيهقی - السادس والعشرون من شعب الإيمان وهو باب فی الجهاد' حديث: 4084' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' حديث: 2375

Marfat.com

ہوئے ثواب کے حصول کے لئے جنگ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن صبر کرنے والے' اور ثواب کے حصول کے طلب گار کے طور پر زندہ کرے گا' اور اگر تم ریاکاری کے لئے یا مال کی کثرت کے حصول کے ارادے کے تحت جنگ میں حصہ لو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک ریاکار شخص اور کثرت کے طلبگار شخص کے طور پر زندہ کرے گا: اے عبداللہ بن عمرو! تم جس بھی حالت میں جنگ میں حصہ لو گے' یا مارے جاؤ گے' اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت میں زندہ کرے گا''۔

یہ حدیث امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عنقریب اس نوعیت کی روایات جہاد سے متعلق باب میں الگ سے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

31 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالسناء والرفعة وَالدّين والتمكين فِي الْاَرْض فَمَنْ عمل مِنْهُم عمل الْاٰخِرَة للدنيا لم يكن لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَفِيْ رِوَايَة للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالتيسير والسناء والرفعة بِالدّين والتمكين فِي الْبِلَاد والنصر فَمَنْ عمل مِنْهُم بِعَمَل الْاٰخِرَة للدنيا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو عزت دین سربلندی اور زمین میں غلبے کے حصول کی خوشخبری دے دو! ان میں سے جو بھی شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل' صرف دنیا کے حصول کے لئے کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو آسانی، عزت دین کے ذریعے سربلندی، شہروں میں غلبے' اور (اللہ تعالیٰ کی) مدد کی خوشخبری دے دو! ان میں سے جو بھی شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل' صرف دنیا کے لئے کرے گا' تو اس شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

32 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَقف الْموقف اُرِيد وَجه اللّٰه وَاُرِيد اَن يرى موطني فَلَمْ يرد عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نزلت (فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بعبَادَة ربه أحدا) الكهف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطيهما وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه ثُمَّ قَالَ رَوَاهُ عَبْدَان عَنِ ابْنِ الْمُبَارك فَاَرْسلهُ لم يذكر فِيْهِ ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں (عبادت کے لئے) کھڑا ہوتا ہوں' تو میرا مقصود یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور یہ بھی ذہن میں ہوتا ہے کہ لوگ مجھے دیکھ لیں' تو نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

''جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام بیہقی نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے عبدان نے اسے عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ روایت مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

33 - وَعَنْ اَبِیْ هِنْد الدَّارِیّ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِيَاء وَسُمْعَة رايا الله بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة وَسمع .رَوَاهُ احمد بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ وَّالْبَيْهَقِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَلَفْظِهٖ انه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رايا بِاللّٰهِ لغير الله فَقَدْ برىء من الله

❀❀ حضرت ابو ہند داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریا کاری کے لئے کچھ کرے گا اسے ریا کاری کرنے والے کے طور پر زندہ کیا جائے گا''۔

امام احمد نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام بیہقی اور امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کے لئے ریا کاری کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جائے گا''۔

34 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع النَّاس بعَمَلِه سمع اللّٰه بِه سامع خلقه وصغره وحقره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بأسانيد اَحدهَا صَحِيْح وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں میں شہرت کے حصول کے لئے کوئی عمل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق میں مشہور کرے گا لیکن اسے چھوٹا اور حقیر بنا دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں کئی اسناد کے حوالے سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے اسے امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔

35 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع سمع الله بِهٖ وَمَنْ يراء يراء اللّٰه بِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم .سمع بتَشْدِيد الْمِيم وَمَعْنَاهُ من أظهر عمله للنَّاس رِيَاء أظهر اللّٰه نِيَّته الْفَاسِدَة فِیْ عمله يَوْم الْقِيَامَة وفضحه على رُؤُوس الأشهاد

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جو شخص شہرت کا حصول چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کے حصول کو ظاہر کر دے گا جو شخص ریاکاری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''سمع'' میں م پر شد ہے اس سے مراد یہ ہے: جو شخص ریاکاری کے طور پر اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے بارے میں اس کی فاسد نیت کو ظاہر کر دے گا اور اسے لوگوں کے سامنے رسوائی کا شکار کرے گا۔

36 - وَعَنْ عَوف بن مَالك الْاَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من قَامَ مقَام رِيَاء رايا اللّٰه بِه وَمَنْ قَامَ مقَام سمعة سمع اللّٰه بِهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریاکاری کے طور پر کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کو ظاہر کر دے گا' اور جو شخص شہرت کے حصول کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت (کی خواہش) کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

37 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يَقُوْمُ فِي الدُّنْيَا مقَام سمعة ورياء اِلَّا سمع اللّٰه بِه على رُؤُوس الْخَلَائق يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ شہرت اور دکھاوے کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوق کے سامنے اس کی اس نیت کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

38 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ من رايا بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا من عمله وكله اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَقَالَ انْظُر هَلْ يُغنى عَنْك شَيْئًا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں کسی عمل کے بارے میں ریاکاری سے کام لے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس عمل کے سپرد کر دے گا (یا وہ عمل اس کے سپرد کر دے گا) اور فرمائے گا: دیکھو! کیا یہ تمہارے کسی کام آ رہا ہے؟''

یہ روایت امام بیہقی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

39 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من تزين بعَمَل الْأخِرَة وَهُوَ لَا يريدها وَلَا يطْلبهَا لعن فِي السَّمَوَات وَالْاَرْض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حدیث 37: البحر الزخار مسند البزار - أول الخامس والعشرين حديث: 2302 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم من اسمه معاذ - شرحبيل بن معشر العبسي حديث: 17065

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص آخرت سے متعلق کسی عمل کے ذریعے دنیا کی زیب و زینت حاصل کرنا چاہے' اور اس کی حالت یہ ہو کہ وہ آخرت کے ثواب کے حصول کا ارادہ نہ رکھتا ہو' اور اس کا طلبگار بھی نہ ہو' تو آسمانوں اور زمین میں اس پر لعنت کی جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

40 - وَرُوِیَ عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ طمس وَجهه ومحق ذكره وَأثبت اسْمه فِي النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص آخرت سے متعلق عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے گا اس کے چہرے کو بگاڑ دیا جائے گا اس کا تذکرہ ختم ہو جائے گا' اور اس کا نام جہنمیوں میں نوٹ کر لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

41 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج فِيْ آخر الزَّمَان رجال يختلون الدُّنْيَا بالدّين يلبسُوْنَ للنَّاس جُلُوْد الضَّأن من اللين ألسنتهم أحلى من الْعَسَل وَقُلُوْبهمْ قُلُوْب الذئاب يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَبِیْ يغترُّوْنَ أم عَلَيّ يجترئون فَبِي حَلَفت لَاَبْعَثَن على اُولَئِكَ مِنْهُم فتْنَة تدع الْحَلِيم حيران . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبيد سَمِعت اَبِیْ يَقُوْلُ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة فَذكره وَرَوَاهُ مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ ابْن عمر وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دین کے ذریعے دنیا کو دھوکہ دیں گے وہ لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے نرمی سے گفتگو یوں کریں گے کہ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی محسوس ہوں گی لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگ میرے ساتھ دھوکہ کرنا چاہتے ہیں یا میرے خلاف دلیر بنے ہوئے ہیں؟ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے! جو لوگ بھی ایسے ہوں گے میں انہیں مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلاء کروں گا جو ایسی ہوں گی جو بردبار ترین شخص کو بھی حیران کر دیں گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے یحییٰ بن عبید کے حوالے سے یوں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے امام ترمذی نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

42 - وَرُوِیَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تحبب اِلَى النَّاس بِمَا يحبونَ وبارز اللّٰه

حديث 42: المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2877' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عصمة - عصمة بن مالك الخطمي' حديث: 14352

Marfat.com

بِمَا يكْرهُونَ لَقِيَ اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی محبوب چیز کے حوالے سے ان کے ساتھ دوستی کا اظہار کرے' اور ان کی ناپسندیدہ چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف چلے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

43 - وَرُوِىَ عَنهُ اَيضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا يَارَسُوْلُ اللّٰه وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِيْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم مائَة مرّة وَمِائَة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يدخلهُ قَالَ الْقُرَّاء المراؤون بأعمالهم

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَة وَلَفْظِهِ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِيْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يدخلهُ قَالَ أعد للقراء المرائين بأعمالهم وَإن من أبْغض الْقُرَّاء اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ يزورُوْنَ الْاُمَرَاء وَفِيْ بعض النّسخ الْاُمَرَاء الجورة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِنَحْوِهٖ اِلَّا انه قَالَ يلقى فِيْهِ الغرارون قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الغرارُوْنَ قَالَ المراؤون بأعمالهم فِي الدُّنْيَا

❀❀ اُنہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حزن (غم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک حصہ ہے' جس سے جہنم بھی روزانہ ایک سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! کون لوگ اس میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے وہ عالم جو اپنے اعمال کے ذریعے دکھاوا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جب حزن سے پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک جگہ ہے' جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قرآن کے ان عالموں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کے حوالے سے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کے عالموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو امراء سے ملنے کے لئے جاتے ہیں''۔

یہاں بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین عالم وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں سے میل جول رکھتے ہیں''۔

Marfat.com

امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور اس میں یہ بات مذکور ہے:
''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس میں دھو کے باز لوگ ڈالے جائیں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دھوکے باز سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو دنیا میں اپنے اعمال کے بارے میں ریاکاری سے کام لیتے ہیں''۔

44 - وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِیْ جَهَنَّم لوادیا تستعیذ جَهَنَّم مِن ذٰلِكَ الْوَادی فِیْ كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة أعد ذٰلِكَ الْوَادی للمرائين من أمة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحامل كتاب اللّٰه والمتصدق فِیْ غير ذَات اللّٰه والحاج اِلٰی بَيت اللّٰه وللخارج فِیْ سَبِيْل الله

قَالَ الْحَافِظِ رفع حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس غَرِيْبٌ وَلَعَلَّه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک جہنم میں ایک جگہ ہے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسے حضرت محمد ﷺ کی امت کے ان ریاء کار لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے جو اللہ کی کتاب کے عالم ہوتے ہیں اور خیرات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات (کی رضا) کی نیت نہیں کرتے ہیں جو حج کے لئے جاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں (جہاد کے) لئے نکلتے ہیں (لیکن ان کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہیں ہوتا)''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہونا غریب ہے شاید یہ روایت موقوف ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

45 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحسن الصَّلَاة حَيْثُ يرَاهُ النَّاس وأساء ها حَيْثُ يَخْلُو فَتلك استهانة استهان بهَا ربه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِیْ كِتَابه وَاَبُو يعلى كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيم بن مُسْلِم الهجری عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنْهُ . وَرَوَاهُ مِنْ هٰذِهِ الطّرق ابْن جرير الطَّبَرِیّ مَرْفُوْعا اَيْضًا وموقوفا على ابْن مَسْعُوْد وَهُوَ أشبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص لوگوں کے سامنے اچھے طریقے سے نماز ادا کرے اور تنہائی میں برے طریقے سے نماز ادا کرے تو یہ توہین کے مترادف ہوگا جس کے ذریعے وہ اپنے پروردگار کی توہین کر رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں اور اس کے علاوہ امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے۔
ان دونوں نے اسے ابراہیم بن مسلم ہجری کی ابواحوص کے حوالے سے حضرت ابن مسعود سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اسی سند کے حوالے سے ابن جریر طبری نے اسے مرفوع روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور یہ زیادہ موزوں ہے۔

46 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ يرائی فَقَدْ أشرك وَمَنْ صلى يرائی فَقَدْ أشرك وَمَنْ تصدق يرائی فَقَدْ أشرك

Marfat.com

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مِن طَرِيْق عبد الْمجِيد بن بهْرَام عَنْ شهر بن حَوْشَب وَسَيَاْتِيْ أتم من هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریا کاری کے طور پر روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو شخص ریا کاری کے طور پر نماز پڑھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے' اور جو شخص ریا کاری کے طور پر صدقہ کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے عبدالمجید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کے بارے میں زیادہ مکمل کلام آگے آئے گا۔ اگر اللہ نے چاہا۔

47 - وَعَنْ ربيح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نتذاكر الْمَسِيْح الدَّجَّال فَقَالَ اَلا أخبركُم بِمَا هُوَ أخوف عَلَيْكُمْ عِنْدِي من الْمَسِيْح الدَّجَّال فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الشّرك الْخَفي اَن يَقُوْمُ الرجل فَيُصَلِّي فيزين صَلَاته لما يرى من نظر رجل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ ربيح بِضَم الرَّاء وَفتح الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا يَاء آخر الْحُرُوف وحاء مُهْملَة وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم دجال کے بارے میں بات چیت کررہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بتایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ پوشیدہ قسم کا شرک ہے وہ یہ ہے کہ آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ لفظ ربیح میں ر پر پیش ہے ب پر زبر ہے اس کے بعدی ہے اور آخر میں ح ہے' اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

48 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد قَالَ خرج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِيَّاكُمْ وشرك السرائر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا شرك السرائر قَالَ يَقُوْمُ الرجل فَيُصَلِّي فيزين صَلَاته جاهدا لما يرى من نظر النَّاس اِلَيْهِ فَذٰلِكَ شرك السرائر .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشادفرمایا: اے لوگو! پوشیدہ شرک سے بچ کے رہو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پوشیدہ شرک سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اسے سنوارتا ہے' یہ کوشش کرتے ہوئے کہ لوگ اس کی طرف دیکھیں' یہ چیز پوشیدہ شرک ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

49 - وَعَنْ زيد بن أسلم عَنْ اَبِيْهِ اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خرج اِلَى الْمَسْجِد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكى فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء اللّٰه فَقَدْ بارز اللّٰه بالمحاربة اِن اللّٰه يحب الاَبْرَار الأتقياء الأخفياء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوْا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الْهدى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد لَهٗ وَغَيْرِهٖ قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهٗ

❀❀ زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر ﷛ مسجد نبوی میں آئے' تو انہوں نے حضرت معاذ بن جبل ﷛ کو نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس روتے ہوئے پایا تو دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت معاذ ﷛ نے جواب دیا: ایک حدیث کی وجہ سے' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے' اور وہ یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تھوڑی سی ریا کاری بھی شرک ہے' اور جو شخص اللہ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو مقابلے کا چیلنج دیتا ہے اللہ تعالیٰ نیک اور پرہیزگار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ اگر وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی' اور اگر موجود ہوں' تو ان کو پہچانا نہیں جاتا ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں جو ہر قسم کے گرد و غبار اور تاریکی سے نکل جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام حاکم' نے امام بیہقی نے اپنی کتاب ''الزہد'' میں' اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

50 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ الشّرك الْاَصْغَر قَالُوْا وَمَا الشّرك الْاَصْغَر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرِّيَاء يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا جزى النَّاس بأعمالهم اذْهَبُوا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تراؤون فِي الدُّنْيَا فانظروا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدهم جَزَاء

وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَغَيْرِه

قَالَ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللّٰهُ ومحمود بن لبيد رأى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصح لَهٗ مِنْهُ سَمَاع فِيْمَا أرى .وَقد خرج اَبُوْ بَكْرِ بن خُزَيْمَة حَدِيْثِ مَحْمُود الْمُتَقَدّم فِيْ صَحِيْحه مَعَ اَنه لَا يخرج فِيْهِ شَيْئًا من الْمَرَاسِيل وَذكر ابْن اَبِيْ حَاتِم اَن الْبُخَارِيّ قَالَ لَهٗ صُحْبَة

قَالَ وَقَالَ اَبِيْ لَا يعرف لَهٗ صُحْبَة وَرجح ابْن عبد الْبر اَن لَهٗ صُحْبَة وَقد رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَن مَحْمُود بن لبيد عَن رَافع بن خديج وَقِيْلَ اِن حَدِيْثِ مَحْمُود هُوَ الصَّوَاب دون ذكر رَافع بن خديج فِيْهِ وَاللّٰهُ

حديث 49: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' حديث: 4 سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب من ترجى له السلامة من الفتن - حديث: 3987 مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 1547 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' رواية أهل الكوفة - أسلم مولى عمر' حديث: 17142 مسند الشهاب القضاعي - إن الله يحب الأبرار الأخفياء الأتقياء' حديث: 994 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6526 معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني - باب الميم' من اسمه معاذ - معاذ بن جبل الأنصاري' حديث: 5381

Marfat.com

اَعْلَمُ

❀❀ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن چیزوں کے بارے میں' مجھے تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے ان میں سب سے زیادہ خطرناک چیز چھوٹا شرک ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! چھوٹے شرک سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریاء کاری' جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا' تو (ریا کاری کرنے والے لوگوں سے) فرمائے گا: تم لوگ ان کے پاس چلے جاؤ جن کے لئے تم دنیا میں ریاکاری کرتے تھے' اور پھر اس بات کا جائزہ لو کہ کیا تمہیں ان کے پاس سے کوئی بدلہ ملتا ہے؟''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے' تاہم میرے خیال میں ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت گزر چکی ہے وہ امام ابوبکر بن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حالانکہ انہوں نے اس کتاب میں کوئی ''مرسل'' روایت نقل نہیں کی۔ ابن ابوحاتم نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ امام بخاری فرماتے ہیں: انہیں (یعنی حضرت محمود بن لبید کو) صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد کا یہ کہنا ہے: ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے' البتہ ابن عبدالبر اس قول کو ترجیح دی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ امام طبرانی نے یہ روایت عمدہ سند کے ساتھ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق: جو روایت حضرت رافع بن خدیج کے ذکر کے بغیر حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ درست ہے۔

51 - وَعَنْ اَبِیْ سعید بن اَبِیْ فضالة وَكَانَ من الصَّحَابَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اِذا جمع الله الْاَوَّلين والآخرين يَوْم الْقِيَامَة ليَوْم لَا ريب فِيْهِ نَادَى مُنَاد من كَانَ أشرك فِيْ عمله لله اَحَدًا فليطلب ثَوَابه من عِنْده فَإِن الله أغْنى الشُّرَكَاء عَن الشّرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي التَّفْسِير من جَامعه وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کا دن جس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اس دن اللہ تعالیٰ تمام پہلے والے' اور بعد والے افراد کو اکٹھا کرے گا' اور پھر ایک منادی بلند آواز میں یہ کہے گا:

''جس شخص نے اپنے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تھا تو وہ اس (شریک) سے اپنے عمل کا بدلہ طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی' نے اپنی ''جامع ترمذی'' کی کتاب التفسیر میں' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

Marfat.com

52 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزّ وَجَلّ انا أغنى الشّركاء عَن الشّرك فَمَنْ عمل لی عملا أشرك فِيْهِ غَيْرِی فَانا مِنْهُ بَرِیء وَهُوَ للّذی أشرك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ .ورواة ابْن مَاجَه ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں جو شخص کوئی عمل میرے لئے کرے اور اس میں کسی دوسرے کو بھی شریک کرلے' تو میں اس سے لاتعلق ہوؤں گا' اور وہ عمل اس کے لئے شمار ہوگا جس کو اس شخص نے شریک کیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

53 - وَعَنْ شهر بن حَوْشَب عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم قَالَ لما دخلت مَسْجد الْجَابِيَة ألفينا عبَادَة بن الصَّامِت فَأخذ يَمِينِی بِشمَالِهٖ وشمال اَبِی الدَّرْدَاءِ بِيَمِيْنِهٖ فَخرج يمشی بَيْننَا وَنَحْنُ ننتجی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا نتناجی فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت لَئِن طَال بكما عمر اَحَدكُمَا اَوْ كلاكما لتوشكان اَن تريا الرجل من ثبج الْمُسْلِمين يَعْنِیْ من وسط قراء الْقُرْآن عَلٰى لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَعَادَهٗ وَاَبْدَاه فأحل حَلَاله وَحرم حرَامه وَنزل عِنْد مَنَازِله لَا يحور مِنْهُ اِلَّا كَمَا يحور رَأس الْحمار الْمَيِّت

قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ طلع علينا شَدَّاد بن اَوْس وعَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَلَسَا اِلَيْهِ فَقَالَ شَدَّاد إِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ اَيهَا النَّاس لما سَمِعت من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من الشَّهْوَة الْخفِية والشرك فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت وَاَبُو الدَّرْدَاءِ اللّٰهُمَّ غفرا اَوَلم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد حَدثنَا اَن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِیْ جَزِيرَة الْعَرَب فَاَما الشَّهْوَة الْخفِية فَقَدْ عرفناها هِیَ شهوات الدُّنْيَا من نسائها وشهواتها فَمَا هٰذَا الشّرك الَّذِیْ تخوفنا بِهٖ يَا شَدَّاد فَقَالَ شَدَّاد اَرَاَيْتُم لَو رَاَيْتُمْ رجلا يُصَلِّی لرجل اَوْ يَصُوم لرجل اَوْ يتَصَدَّق لَهٗ لقد أشرك قَالَ عَوْف بن مَالك عِنْد ذٰلِكَ اَفلا يعمد اللّٰه اِلٰى مَا ابْتغِی بِهٖ وَجهه من ذٰلِكَ الْعَمَل كُله فَيقبل مَا خلص لَهٗ ويدع مَا أشرك بِهٖ قَالَ شَدَّاد عِنْد ذٰلِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَنا خير قسيم لمن أشرك بِی من أشرك بِی شَيْئًا فَإِن جسده وَعَمله وقليله وَكَثِيْره لشَرِيكه الَّذِیْ أشرك بِهٖ اَنا عَنهُ غَنِی

رَوَاهُ اَحْمد وَشهر يَاْتِیْ ذكره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَفظِهٖ عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم انه كَانَ فِیْ مَسْجد دمشق مَعَ نفر من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيهم معَاذ بن جبل فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن يَا اَيهَا النَّاس اِن اخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ الشّرك الْخَفِی فَقَالَ معَاذ بن جبل اللّٰهُمَّ غفرا أوما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَيْثُ وَدعنَا اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِیْ جزيرتكم هٰذِهٖ وَلٰكِن يطاع فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ من اَعمالكُمْ فَقَدْ رَضِی بِذٰلِكَ فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن أنْشدك اللّٰه يَا معَاذ اما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُولُ من صَامَ رِيَاء فَقَدْ أشرك وَمَنْ تصدق رِيَاء فَقَدْ أشرك

فَذكر الحَدِيثِ وَإِسْنَاده لَيْسَ بالقائم وَرَوَاهُ أَحْمد أَيْضًا وَالْحَاكِم من رِوَايَةِ عبد الْوَاحِد بن زيد عَن عبَادَة بن نسي: قَالَ دخلت على شَدَّاد بن أَوْس فِي مُصَلَّاهُ وَهُوَ يبكي فَقُلْتُ يَا أَبَا عبد الرَّحْمَن مَا الَّذِي أبكاك قَالَ حَدِيثٍ سمعته من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم قلت وَمَا هُوَ قَالَ بَيْنَمَا أَنا عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ رَأَيْت بِوَجْهِهِ أمرا سَاءَنِي فَقُلْتُ بِأَبِي وَأمي يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الَّذِي أرى بِوَجْهك قَالَ أمرا أتخوفه على أمتِي الشّرك وشهوة خُفْيَة قلت وتشرك أمتك من بعْدك قَالَ يَا شَدَّاد إِنَّهُم لَا يعْبدُونَ شمسا وَلَا وثنا وَلَا حجرا وَلَكِن يراؤون النَّاس بأعمالهم قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ الرِّيَاء شرك هُوَ قَالَ نعم قلت فَمَا الشَّهْوَة الْخفية قَالَ يصبح أحدهم صَائِما فتعرض لَهُ شَهْوَة من شهوات الدُّنْيَا فيفطر قَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ صَحِيح الْإِسْنَاد

قلت كَيفَ وَعبد الْوَاحِد بن زيد الزَّاهِد مَتْرُوك وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا من رِوَايَةِ رواد بن الْجراح عَن عَامر بن عبد الله عَن الْحسن بن ذكْوَان عَن عبَادَة بن نسي عَن شَدَّاد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أخوف مَا أَخَاف على أمتِي الْإِشْرَاك بِاللَّهِ أما إِنِّي لست أَقُول يعْبدُونَ شمسا وَلَا قمرا وَلَا وثنا وَلَكِن أعمالا لغير الله وشهوة خُفْيَة

وعامر بن عبد الله لَا يعرف ورواد يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى وروى الْبَيْهَقِيّ عَن يعلى بن شَدَّاد عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نعد الرِّيَاء فِي زمن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك الْأَصْغَر

❀❀ شہر بن حوشب نے عبدالرحمن بن غنم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں جابیہ (نامی شہر) کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو موجود پایا انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا' اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ ہمارے ساتھ چلتے ہوئے وہاں سے باہر آئے ہم اس دوران بات چیت کر رہے تھے' جس کے بارے میں اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دونوں میں سے کسی ایک کی' یا دونوں کی عمر طویل ہوئی' تو تم ضرور کسی ایسے شخص کو دیکھو گے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نازل ہونے والے قرآن کو بار بار پڑھتا ہوگا مستقل پڑھتا ہوگا وہ اس کے حلال کو حلال سمجھتا ہوگا' اور حرام کو حرام سمجھتا ہوگا وہ قرآن کی تلاوت کرتا رہے گا لیکن اس کے باوجود وہ یوں رہے گا جیسے مردہ گدھے کا سر ہوتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ اسی دوران حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے' اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے حضرت شداد رضی اللہ عنہ بولے: اے لوگو! تم لوگوں کے بارے میں جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ ایک ایسی بات ہے' جس کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے' اور وہ یہ ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''پوشیدہ شہوت اور شرک (کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہے)''۔

تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تیری معافی کا سوال ہے (پھر انہوں نے فرمایا)

Marfat.com

کیا اللہ کے رسول نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اب جزیرہ نما عرب پر اس کی عبادت کی جائے''۔

جہاں تک پوشیدہ شہوت کا تعلق ہے' تو اس کے بارے میں' تو ہمیں یہ پتہ ہے کہ اس سے مراد دنیا میں عورتوں کی طرف دلچسپی اور لگاؤ ہے لیکن وہ شرک کون سا ہے' جس کے حوالے سے آپ ہمیں خوف دلا رہے ہیں' تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں جو نماز ادا کرتا ہے' تو اسے کسی انسان کے لئے ادا کرتا ہے روزہ رکھتا ہے' تو کسی انسان کے لئے رکھتا ہے صدقہ کرتا ہے' تو کسی انسان کے لئے کرتا ہے کیا وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے' تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کی طرف' توجہ نہیں فرماتا جس میں اس کی رضا کی نیت نہ کی گئی ہو' اور وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص طور پر صرف اس کے لئے کیا گیا ہو' تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

''جسے میرے ساتھ شریک کیا جاتا ہے میں اس سے بہتر ہوں (یعنی میں شرک سے پاک ہوں) اور جو شخص کسی کو میرا شریک بناتا ہے' تو اس کا جسم اس کا عمل اس کا تھوڑا یا زیادہ سب کچھ اس شریک کے لئے ہوتا ہے' جسے اس نے میرا شریک بنایا ہے میں اس (عمل یا شرک) سے بے نیاز ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

عبدالرحمٰن بن غنم کے بارے میں یہ منقول ہے: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ دمشق کی مسجد میں چند صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بولے: اے لوگو! تمہارے بارے میں مجھے' جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ شرک خفی ہے' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال ہے کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت (یعنی الوداعی خطاب) کر رہے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس جزیرہ (نما عرب) میں اس کی عبادت کی جائے البتہ جب تم اپنے عمل کو حقیر کرو گے' تو یہ اس کی پیروی ہوگی اور وہ اس سے بھی راضی ہو جائے گا''۔

تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے: ''جو شخص ریا کاری کے طور پر روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو ریا کاری کے طور پر صدقہ کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

اس کے بعد (امام بیہقی) نے ایسی حدیث ذکر کی ہے' جس کی سند قوی نہیں ہے اس روایت کو امام احمد اور امام حاکم نے عبدالواحد بن زید کے حوالے سے عبادہ بن نسی سے روایت کیا ہے عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی نماز کی جگہ پر گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں اس حدیث کی وجہ سے رو رہا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے دریافت کیا: وہ

Marfat.com

حدیث کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آرہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس اندیشے کے اثرات ہیں جو مجھے اپنی امت کے بارے میں ہے' اور وہ خفیہ شہوت اور شرک کے حوالے سے ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد کیا آپ کی امت شرک میں مبتلاء ہو جائے گی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے شداد! وہ لوگ سورج یا بت یا کسی پتھر کی عبادت نہیں کریں گے بلکہ اپنے اعمال کے بارے میں ریاکاری سے کام لیں گے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ریاکاری شرک ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: خفیہ شہوت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو صبح کے وقت روزہ رکھ لیں گے لیکن پھر انہیں دنیاوی خواہش لاحق ہوگی' تو وہ روزے کو ترک کر دیں گے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام منذری بیان کرتے ہیں: امام حاکم کا اس روایت کو سند کے اعتبار سے صحیح قرار دینا درست نہیں ہے' کیونکہ اس کی سند کا ایک راوی عبدالواحد بن زید متروک ہے امام ابن ماجہ نے یہ روایت رواد بن جراح کے حوالے سے نقل کی ہے عامر بن عبداللہ نے اسے حسن بن ذکوان کے حوالے سے عبادہ بن نسی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس چیز کے بارے میں مجھے اپنی امت کے حوالے سے سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے' اور میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بتوں کی عبادت کریں گے بلکہ وہ غیراللہ (کے لئے دکھاوے کے طور پر) عمل کریں گے' اور خفیہ شہوت کی پیروی کریں گے''۔

اس روایت کا ایک راوی عامر بن عبداللہ معروف نہیں ہے' اور رواد بن جراح کے بارے میں کلام آگے آئے گا امام بیہقی نے یعلیٰ بن شداد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم ریاکاری کو چھوٹا شرک شمار کرتے تھے''۔

54 - وَعَنِ الْقَاسِمِ بن مخيمرة اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يقبل الله عملا فِيْهِ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من رِيَاء . رَوَاهُ ابْن جرير الطَّبَرِىّ مُرْسلا

❀❀ حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے جتنی ریاکاری ہو''۔

یہ روایت ابن جریر طبری نے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

55 - وَرُوِىَ عَن عدى بن حَاتِم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤمر يَوْم الْقِيَامَة بناس مِنَ النَّاس اِلَى الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنوا مِنْهَا واستنشقوا رِيحهَا ونظروا اِلٰى قُصُوْرهَا وَمَا أعد اللّٰهِ لاهلها فِيْهَا نُودُوا

Marfat.com

اَن اصرفوهم عَنهَا لَا نصيب لَهُمْ فِيهَا فيرجعون بحسرة مَا رَجَعَ الْاَولون بِمِثْلِهَا فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا لَو أدخلتنا النَّار قبل اَن تريننا مَا أريتنا من ثوابك وَمَا اَعددت فِيهَا لاوليائك كَانَ اَهون علينا قَالَ ذَاك أردت بكم كُنْتُم اِذا خلوتم بارزتموني بالعظائم وَاِذا لَقِيتُمُ النَّاس لقيتموهم مخبتين تراؤون النَّاس بِخِلَاف مَا تعطوني من قُلُوْبِكُمْ هبتم النَّاس وَلَمْ تهابوني وأجللتم النَّاس وَلَمْ تجلوني وتركتم للنَّاس وَلَمْ تتركوني اَلْيَوْم أذيقكم اَلِيم الْعَذَاب مَعَ مَا حرمتم من الثَّوَاب .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ملے گا جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے' اور اس کی خوشبو محسوس کریں گے وہاں کے محلات اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے اس سب کو دیکھیں گے' تو حکم ہوگا انہیں جنت کی طرف سے واپس لے جایا جائے' کیونکہ جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے' تو وہ لوگ ایسی حسرت کے ساتھ وہاں سے واپس آئیں گے کہ کوئی اس سے پہلے اس طرح کی حسرت کے ساتھ واپس نہیں آیا ہوگا وہ لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو اپنا اجر و ثواب اور اپنی نعمتیں' جو تو نے اپنے دوستوں کے لئے تیار کی ہیں' وہ سب ہمیں دکھانے سے پہلے اگر ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو ہمارے لئے یہ زیادہ آسان ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں یہی چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ اسی طرح کیا جائے تم وہ لوگ ہو کہ جب تم تنہا ہوتے تھے' تو کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے ذریعے میری نافرمانی کرتے تھے' اور جب تم لوگوں سے ملا کرتے تھے' تو نیکوکار بن جایا کرتے تھے تم اپنے دل سے میرے فرمانبردار نہیں تھے لیکن لوگوں کے سامنے ریاکاری سے کام لیتے تھے تمہیں لوگوں کا خوف تھا اور تم مجھ سے نہیں ڈرتے تھے تم لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے' اور میری تعظیم نہیں کرتے تھے تم نے لوگوں کے لئے بہت کچھ کیا اور میرے لئے کچھ نہیں کیا تو آج میں تمہیں اپنے ثواب سے محروم بھی کروں گا' اور تمہیں عذاب کی تکلیف میں مبتلا بھی کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اس کے علاوہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

57 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ آخر الزَّمَان صَارَت أمتِيْ ثَلَاث فرق فرقة يَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ خَالِصا وَفرْقَة يَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ رِيَاء وَفرْقَة يَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ ليستأكلوا بِهِ النَّاس فَاِذا جمعهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة قَالَ للَّذي يستأكل النَّاس بعزتي وَجَلَالِيْ مَا أردْت بعبادتي فَيَقُوْلُ وَعزَّتك وجلالك أستأكل بِهِ النَّاس قَالَ لم ينفعك مَا جمعت انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى النَّار ثُمَّ يَقُوْلُ للَّذي كَانَ يعبده رِيَاء بعزتي وَجَلَالِيْ مَا أردْت بعبادتي قَالَ بعزتك وجلالك رِيَاء النَّاس قَالَ لم يصعد اِلَيّ مِنْهُ شَيْءٌ انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى النَّار ثُمَّ يَقُوْلُ للَّذي كَانَ يعبده خَالِصا بعزتي وَجَلَالِيْ مَا أردْت بعبادتي قَالَ بعزتك وجلالك اَنْت أَعْلَمُ بذَلِكَ من أردْت بِهِ أردْت بِهِ ذكرك ووجهك قَالَ صدق عَبدِي انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبيد بن اِسْحَاق الْعَطَّار وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ عَن مولى أنس وَلَمْ يسمه قَالَ قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره باخْتِصَار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''آخری زمانے میں میری امت میں تین گروہ بن جائیں گے ایک گروہ خالص طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا ایک گروہ ریا کاری کے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا' اور ایک گروہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لئے کرے گا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے مال حاصل کرے قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ ان لوگوں جمع کرے گا' تو جن لوگوں کا مقصد لوگوں کے اموال حاصل کرنا تھا اللہ تعالیٰ ان سے یہ فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم مجھے یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا اے اللہ! تیری عزت اور جلال کی قسم ہے میں لوگوں کا مال حاصل کرنا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ تمہارے کسی کام نہیں آئے گا (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! اس کے بعد اللہ تعالیٰ ریا کاری کے طور پر عبادت کرنے والے شخص سے دریافت کرے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا تیری عزت اور جلال کی قسم ہے میں صرف دکھاوا چاہا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں سے کچھ بھی میری بارگاہ تک نہیں پہنچا ہے (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) تم میں اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! اور اسے جہنم میں ڈال دو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والے شخص سے فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا' تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے اس بارے میں جو میری نیت تھی' میں نے اس کے ذریعے تیرے ذکر' تیری رضامندی کے حصول کا ارادہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا ہے (پھر وہ فرشتوں سے فرمائے گا:) تم اسے جنت کی طرف لے جاؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبید بن اسحاق عطار کے حوالے سے نقل کی ہے اس کے باقی راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا وہ غلام یہ کہتا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کو مختصر روایت کے طور پر نقل کر دیا ہے۔

58 - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَة بصحف مختمة فتنصب بَيْنَ يَدى اللّٰه تَعَالٰى فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ألقوا هٰذِهٖ واقبلوا هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة وَعزّتك وجلالك مَا رَأيْنَا اِلَّا خيرا فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن هٰذَا كَانَ لغير وَجْهِى وَاِنِّىْ لَا أقبل اِلَّا مَا ابْتغِى بِهٖ وَجْهِى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ بِإِسْنَادَيْنِ رُوَاة أحدهمَا رُوَاة الصَّحِيْح وَالْبَيْهَقِىّ

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن مہر بند صحیفے لائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کو ایک طرف کر دو اور ان کو لے لو تو فرشتے عرض کریں گے: تیری عزت اور جلال کی قسم ہے ہم نے صرف بھلائی دیکھی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ (جو ایک طرف کیے گئے ہیں) وہ عمل ہیں جن میں میری رضا کو مطلوب نہیں رکھا گیا اور میں صرف وہ چیز قبول کروں گا جس کے ذریعے میری رضا مراد لی گئی ہو۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے دو ایسی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ یہ امام

Marfat.com

بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

59 - وَرُوِیَ عَن مَعَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ حَدثنِیْ حَدِیْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبکی معَاذ حَتّٰی ظَنَنْت انه لا یسکت ثُمَّ سکت ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لی یَا معَاذ قلت لَهُ لَبَّیْكَ بِاَبِیْ اَنْت وَأمی .قَالَ اِنِّیْ محدثك حَدِیْثا اِن اَنْت حفظته نفعك وَاِن اَنْت ضیعته وَلَم تحفظه انْقَطَعت حجتك عِنْد اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة یَا معَاذ اِن اللّٰه خلق سَبْعَة اَمْلَاك قبل اَن یخلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض ثُمَّ خلق السَّمٰوَات فَجعل لکل سَمَاء من السَّبْعَة ملکا بوابا عَلَیْهَا قد جللهَا عظما فتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من حِیْن أصبح اِلٰی اَن اَمْسٰی لَهُ نور کنور الشَّمْس حَتّٰی اِذا صعدت بِهِ اِلَی السَّمَاء الدُّنْیَا ذکرته فکثرته فَیَقُوْلُ الْملك للحفظة اضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا صَاحب الْغِیْبَة اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمل من اغتاب النَّاس یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ ثُمَّ تَأتی الْحفظَة بِعَمَل صَالح من اَعمال العَبْد فتمر فتزکیه وتکثره حَتّٰی تبلغ بِهِ اِلَی السَّمَاء الثَّانِیَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بالسماء الثَّانِیَة قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهُ اَرَادَ بِعَمَلِهِ هٰذَا عرض الدُّنْیَا اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهُ کَانَ یفتخر علی النَّاس فِیْ مجَالِسهمْ قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد یبتهج نورا من صَدَقَة وَصِیَام وَصَلَاة قد أعجب الْحفظَة فتجاوزوا بِهِ اِلَی السَّمَاء الثَّالِثَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا ملك الْکبر اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهُ کَانَ یتکبر علی النَّاس فِیْ مجَالِسهمْ

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد یزهر کَمَا یزهر الْکَوْکَب الدُّرِّی لَهُ دوِی من تَسْبِیح وَصَلَاة وَحج وَعمْرَة حَتّٰی یجاوزوا بِهِ اِلَی السَّمَاء الرَّابِعَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اضربوا ظَهره وبطنه اَنا صَاحب الْعجب اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهُ کَانَ اِذا عمل عملا اَدخل الْعجب فِیْ عمله

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد حَتّٰی یجاوزوا بِهِ اِلَی السَّمَاء الْخَامِسَة کَاَنَّهُ الْعَرُوْس المزفوفة اِلٰی بَعْلهَا فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه واحملوه علی عَاتِقه اَنا ملك الْحَسَد اِنَّهُ کَانَ یحْسد النَّاس مِمَّن یتَعَلَّم وَیعْمل بِمثل عمله وکل من کَانَ یَأْخُذ فضلا من الْعِبَادَة یحسدهم وَیَقَع فیهم اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من صَلَاة وَزَکَاة وَحج وَعمْرَة وَصِیَام فیجاوزون بِهِ اِلَی السَّمَاء السَّادِسَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهُ کَانَ لَا یرحم اِنْسَانا قطّ من عباد اللّٰه اَصَابَهُ بلَاء اَوْ ضرّ بل کَانَ یشمت بِهِ اَنا ملك الرَّحْمَة اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد اِلَی السَّمَاء السَّابِعَة من صَوْم وَصَلَاة وَنَفَقَة واجتهاد وورع لَهُ دوِی کَدَوِیّ الرَّعْد وضوء کضوء الشَّمْس مَعَه ثَلَاثَة

Marfat.com

آلاف ملك فيجاوزون به اِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه واضربوا جوارحه اقفلوا على قلبه اِنِّيْ أحجب عَن رَبِّي كل عمل لم يرد بِهِ وَجه رَبِّي اِنَّهُ اَرَادَ بعَمَلِه غير الله اِنَّهُ اَرَادَ بِهِ رفْعَة عِنْد الْفُقَهَاء وذكرا عِنْد الْعلمَاء وصوتا فِي الْمَدَائِن اَمرنِيْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني اِلَى غَيْرِي وكل عمل لم يكن لله خَالِصا فَهُوَ رِيَاء وَلَا يقبل الله عمل الْمرَائِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من صَلَاة وَزَكَاة وَصِيَام وَحج وَعمرَة وَخلق حسن وَصمت وَذكر لله تَعَالَى وتشيعه مَلَائِكَة السَّمَوَات حَتَّى يقطعوا بِهِ الْحجب كلهَا اِلَى الله عَزَّ وَجَلَّ فيقفون بَيْن يَدَيْهِ وَيشْهدُونَ لَهُ بِالْعَمَلِ الصَّالح الْمخلص لله قَالَ فَيَقُوْلُ الله لَهُمْ اَنْتُمُ الْحفظَة على عمل عَبدِي وَاَنا الرَّقِيب على نَفسه اِنَّهُ لم يردني بِهذَا الْعَمَل وَاَرَادَ بِهِ غَيْرِي فَعَلَيهِ لَعنتِيْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة كلهَا عَلَيْهِ لعنتك ولعنتنا وَتقول السَّمَوَات كلهَا عَلَيْهِ لعنة الله ولعنتنا وتلعنه السَّمَوَات السَّبع وَمَنْ فِيهِنَّ

قَالَ معَاذ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْت رَسُوْلُ الله وَاَنا معَاذ قَالَ اقتد بِي وَاِن كَانَ فِيْ عَمَلك تَقْصِير يَا معَاذ حَافظ على لسَانك من الوقيعة فِيْ اِخوانك من حَملَة الْقُرْآن واحمل ذنوبك عَلَيْك وَلَا تحملهَا عَلَيْهِمْ وَلَا تزك نَفسك بذمهم وَلَا ترفع نَفسك عَلَيْهِمْ وَلَا تدخل عمل الدُّنْيَا فِيْ عمل الْآخِرَة وَلَا تتكبر فِيْ مجلسك لكَي يحذر النَّاس من سوء خلقك وَلَا تناج رجلا وعندك آخر

وَلَا تتعظم على النَّاس فَيَنْقَطِع عَنْك خير الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَلَا تمزق النَّاس فتمزقك كلاب النَّار يَوْم الْقِيَامَة فِي النَّار قَالَ الله تَعَالَى وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا (النازعات 2) اَتَدْرِي مَا هن يَا معَاذ

قلت مَا هن بِاَبِيْ اَنْت وَأمي قَالَ كلاب فِي النَّار تنشط اللَّحْم والعظم

قلت بِاَبِيْ اَنْت وَأمي فَمَنْ يُطيق هٰذِهِ الْخِصَال وَمَنْ ينجو مِنْهَا قَالَ يَا معَاذ اِنَّهُ ليسير على من يسره الله عَلَيْهِ

قَالَ فَمَا رَاَيْت اَكثر تِلَاوَة لِلْقُرْآن من معَاذ للحذر مِمَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن الْمُبَارك فِيْ كتاب الزّهْد عَن رجل لم يسمه عَن معَاذ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ غير الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَغَيْرهمَا وَرُوِيَ عَن عَليّ وَغَيْرِهِ وَبِالْجُمْلَةِ فآثار الْوَضع ظَاهِرَة عَلَيْهِ فِيْ جَمِيع طرقه وبجميع اَلفاظه

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی شخص نے ان سے یہ کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو،راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ یوں محسوس ہوا کہ اب وہ خاموش نہیں ہوں گے پھر وہ خاموش ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات بتانے لگا ہوں اگر تم اس کو یاد رکھو گے تو یہ تمہیں فائدہ دے گی اور اگر تم نے اسے یاد نہ رکھا اور ضائع

Marfat.com

کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری حجت منقطع ہو جائے گی (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:)

''اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتوں کو پیدا کیا اس کے بعد اس نے آسمانوں کو پیدا کیا تو ساتوں آسمانوں میں سے ہر ایک کے لئے ان میں سے ایک ایک فرشتے کو دربان مقرر کیا پھر اس نے ان آسمانوں کو اپنی عظمت کے ذریعے ڈھانپ لیا جب اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتے کسی شخص کے اعمال کو ساتھ لے کر صبح کے وقت یا شام کے وقت اوپر کی طرف جاتے ہیں' تو ان اعمال کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوتی ہے یہاں تک کہ جب وہ فرشتے دنیاوی آسمان تک پہنچتے ہیں اور اس عمل کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں' تو اس آسمان کا دربان فرشتہ اعمال نوٹ کرنے والے فرشتوں سے کہتا ہے: اس عمل کو کرنے والے کے منہ پر ماردو میں غیبت کے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ غیبت کرنے والے شخص کے کسی بھی عمل کو آگے نہ جانے دوں (نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں) پھر کبھی عمل نوٹ کرنے والے وہ فرشتے آدمی کے نیک اعمال کو لے کر جاتے ہیں اور اس کے پاک ہونے' اور زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں' جب وہ دوسرے آسمان پر پہنچتے ہیں' تو دوسرے آسمان سے متعلق دربان فرشتہ ان سے کہتا ہے: ٹھہر جاؤ اور یہ عمل کرنے والے کے منہ پر ماردو کیونکہ اس کا مقصد اس کے ذریعے دنیاوی اسباب کا حصول تھا اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ایسے شخص کے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے سامنے اپنے عمل پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اسی طرح فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور یہ حالت ہوتی ہے کہ اس عمل میں سے نماز' روزے' اور صدقے کا نور نکل رہا ہوتا ہے' جس کو دیکھ کر فرشتے خوش ہوتے ہیں وہ فرشتے جب تیسرے آسمان پر پہنچتے ہیں' تو اس آسمان کا دربان فرشتہ انہیں کہتا ہے:

ٹھہرو اور یہ عمل اس کو کرنے والے کے منہ پر ماردو کیونکہ میں تکبر سے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس نوعیت کے عمل کو آگے نہ جانے دوں یہ شخص لوگوں کی محفل میں ان کے سامنے تکبر کا اظہار کیا کرتا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی طرح اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور وہ عمل یوں چمک رہا ہوتا ہے' جس طرح چمک دار ستارہ چمکتا ہے اس عمل سے تسبیح نماز حج اور عمرے کی آواز آتی ہے یہاں تک کہ فرشتے وہ عمل لے کر چوتھے آسمان تک پہنچتے ہیں' تو وہاں دربان فرشتہ انہیں کہتا ہے ٹھہر جاؤ اور یہ عمل کرنے والے کے منہ پر ماردو اور اس کو اس کے ظاہر پر اور باطن پر مارنا کیونکہ میں خود پسندی سے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ ایسے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں جب یہ شخص نیک عمل کرتا تھا تو اس عمل میں خود پسندی کو شامل کر دیتا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی طرح فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور پانچویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ عمل یوں (بنا سنورا ہوتا ہے) جس طرح دلہن ہو جس کی رخصتی کروائی جانی ہو' تو پانچویں آسمان سے متعلق فرشتہ انہیں یہ کہتا ہے کہ تم ٹھہر جاؤ اور یہ عمل اس کو کرنے والے کے منہ پر مارو اور اس کے کندھے پر رکھ دو کیونکہ میں حسد سے متعلق فرشتہ ہوں یہ شخص علم سیکھنے والے لوگوں سے حسد کیا کرتا تھا اور عمل ان کی طرح کرتا تھا بندوں میں سے' جسے بھی کوئی فضیلت ہوتی تھی یہ اس سے حسد کرتا تھا اور

Marfat.com

اس میں عیب بیان کرتا تھا میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسی طرح عمل نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کی نماز زکوٰۃ حج عمرہ اور روزہ اور ان کے علاوہ دیگر اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور چھٹے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں' تو چھٹے آسمان کا دربان فرشتہ ان سے یہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ اور یہ عمل' عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے مصیبت زدہ پریشان حال بندوں پر ذرا بھی رحم نہیں کرتا تھا بلکہ یہ ان کی مصیبت پر خوش ہوا کرتا تھا اور میں رحمت سے متعلق فرشتہ ہوں میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے کسی عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسی طرح اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کے روزے، نماز، صدقہ، اجتہاد اور تقویٰ کے متعلق اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں' تو ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ عمل بجلی کی کڑک کی مانند (آواز والا) اور سورج کی روشنی کی مانند روشنی والا ہوتا ہے جب کہ تین ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں' جب وہ فرشتے ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں' تو اس آسمان کا نگران فرشتہ انہیں یہ کہتا ہے تم ٹھہر جاؤ اور اس عمل کو اس کے کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کے دیگر اعضاء پر بھی مارو اور اس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ میں کوئی بھی ایسا عمل اپنے پروردگار کی بارگاہ تک نہیں جانے دوں گا جو عمل آدمی نے میرے پروردگار کی رضا کے لئے نہ کیا ہو' اور اس عمل کے ذریعے اس کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو اس نے وہ عمل اس لئے کیا ہوتا کہ اس عمل کے ذریعے فقہاء کے سامنے بلند مرتبہ حاصل کرے علماء کے سامنے شہرت حاصل کرے' اور مختلف علاقوں میں مشہور ہو جائے۔

میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ایسے شخص کے عمل کو آگے نہ جانے دوں' جو عمل خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو بلکہ اس میں ریاکاری شامل ہو' تو اللہ تعالیٰ ریاکار شخص کے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کی نماز، زکوٰۃ، روزے، حج، عمرہ، اچھے اخلاق، خاموشی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور ان اعمال کے ساتھ آسمان کے فرشتے چلتے ہیں یہاں تک کہ تمام حجاب پار کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے' اور وہ فرشتے یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ نیک عمل ہے' اور خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے کیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کے عمل سے متعلق نگران فرشتے ہو' اور میں اس کی ذات کا نگران ہوں اس نے اس عمل کے ذریعے میری ذات مراد نہیں لی تھی بلکہ میری بجائے کسی اور کی رضا مراد تھی' تو اس پہ میری لعنت ہو' تو تمام فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر تیری اور ہماری لعنت ہو پھر تمام آسمانوں کے فرشتے یہ کہتے ہیں: اس پر اللہ کی اور ہماری لعنت ہو پھر اس پر سات آسمانوں اور ان میں موجود تمام مخلوق لعنت کرتی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں معاذ ہوں (میں ان سب چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہوں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری پیروی کرو! اے معاذ اگر تمہارے عمل میں کوئی کوتاہی ہوئی (تو وہ معاف ہو جائے گی) تم اپنے ان بھائیوں میں عیب نہ نکالو جو قرآن کے عالم ہیں' جس نے اس حوالے سے اپنی زبان کی

Marfat.com

حفاظت کوئی اپنے گناہ کا بوجھ خود اٹھاؤ اسے ان پر نہ ڈالو اور ان کی برائی بیان کر کے اپنے آپ کی اچھائی کو ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو اور خود ان سے بلند مرتبہ نہ سمجھو اور دنیا سے متعلق عمل کو آخرت سے متعلق عمل میں داخل نہ کرو اور اپنی محفل میں تکبر کا اظہار نہ کرو تاکہ لوگ تمہارے برے اخلاق سے ڈرنے لگیں اور جب تمہارے پاس دو آدمی موجود ہوں' تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ سرگوشی میں بات نہ کرو اور لوگوں کے سامنے اپنی عظمت اور رعب کا اظہار نہ کرو ورنہ دنیا اور آخرت کی بھلائی تم سے لاتعلق ہو جائے گی اور لوگوں کے درمیان انتشار پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ قیامت کے دن جہنم کے کتے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور قسم ہے آسانی سے (روح قبض کرنے والے فرشتوں کی)''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) اے معاذ! کیا تم جانتے ہو؟ وہ کتے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے کتے ایسے ہیں جو گوشت اور ہڈی کو الگ الگ کر دیں گے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون شخص ہے؟ جو ان سب خامیوں سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو' اور کون ان سے نجات پا سکتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ اللہ تعالیٰ انہیں جس کے لئے آسان کر دے اس کے لئے یہ آسان ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا اور اُن کے بکثرت تلاوت کرنے کی وجہ یہی تھی کہ اس حدیث میں جو امور مذکور ہوئے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان سے ڈرا کرتے تھے۔

(مصنف بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام عبداللہ بن مبارک نے اپنی کتاب الزہد میں ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے ابن حبان اور امام حاکم اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے' تاہم مختصر یہ ہے کہ اس کے تمام طرق اور اس کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

فصل:

60 - عَنْ اَبِیْ عَلِیٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ کَاهِل قَالَ خَطَبَنَا اَبُوْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَاِنَّهُ أخْفی من دَبِیب النَّمْل فَقَامَ اِلَیْهِ عبد اللّٰه بن حزن وَقیس بن الْمضَارب فَقَالَا وَاللّٰه لَنخرجَنّ مِمَّا قلت اَوْ لنأتین عمر مَأذُونا لنا اَوْ غیر مَأذُون فَقَالَ بل أخرج مِمَّا قلت خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَاِنَّهُ أخْفی من دَبِیب النَّمْل فَقَالَ لَهُ من شَاءَ اللّٰه اَن یَقُوْلُ وَکَیْف نتقیه وَهُوَ أخْفی من دَبِیب النَّمْل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذ بك من اَن نشْرك بك شَیْئًا نعلمهُ ونستغفرك لما لَا نعلمهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلٰی اَبِی عَلیّ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

وَاَبُوْ عَلیّ وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَلَمْ أر اَحَدًا جرحه وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ حُذَیْفَة اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ یَقُوْلُ کل یَوْم ثَلَاث مَرَّات

❀❀ بنو کاہل سے تعلق رکھنے والے ابوعلی نامی ایک صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: ''اے لوگو! اس شرک (یعنی ریاکاری) سے بچتے رہو! کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتی

Marfat.com

ہے اس پر عبداللہ بن حزن اور قیس بن مضارب نامی صاحبان کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! آپ نے جو کچھ کہا ہے یا تو آپ کو اس کا حوالہ بتانا ہوگا ورنہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں گے خواہ وہ ہمیں اندر آنے کی اجازت دیں یا نہ دیں' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جو کچھ بیان کیا ہے تمہیں اس کا حوالہ بتا دیتا ہوں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اس شرک (یعنی ریاکاری) سے بچ کے رہو! کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ مخفی ہے' تو جس کے بارے میں اللہ کو منظور تھا' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب اس کی حالت چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے' تو پھر ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! ہم اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک بنائیں جب کہ ہمیں اس کا علم ہو' اور ہم اس چیز کے بارے میں بھی تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں جس کا ہمیں علم نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ابوعلی تک اس کے تمام راوی مستند ہیں اور ''صحیح'' ان سے استدلال کیا جاتا ہے' اور امام ابن حبان نے ابوعلی کو ثقہ قرار دیا ہے (مصنف کہتے ہیں) میں نے بھی کسی کو اس پر جرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام ابویعلیٰ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس روایت میں یہ مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم یہ کلمہ روزانہ تین مرتبہ پڑھا کرو''۔

3 - التَّرْغِيب فِي اتِّبَاع الْكتاب وَالسّنة

کتاب وسنت کی پیروی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

61 - عَن الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وعظنا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موعظة وجلت مِنهَا الْقُلُوْب وذرفت مِنهَا الْعُيُون فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا موعظة مُودع فأوصنا

قَالَ أوصيكم بتقوى الله والسمع وَالطَّاعَة وَإِن تَأمر عَلَيْكُم عبد وَاِنَّهُ من يَعش مِنْكُم فسيرى اخْتِلَافا كثيرا فَعَلَيْكُم بِسنتي وَسنة الْخُلَفَاء الرَّاشِدين المهديين عضوا عَلَيْهَا بالنواجذ وَإِيَّاكُم ومحدثات الْأُمُور فَإِن كل بِدعَة ضَلَالَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح

قَوْلِه عضوا عَلَيْهَا بالنواجذ اَى اجتهدوا على السّنة والزموها واحرصوا عَلَيْهَا كَمَايلْزم العاض على الشَّيْء بنواجذه خَوْفًا من ذَهَابه وتفلته والنواجذ بالنُّوْن وَالْجِيم والذال الْمُعْجَمَة هِيَ الأنياب وَقِيلَ

حدیث 61: صحیح ابن حبان - ذکر وصف الفرقة الناجیة من بین الفرق التی تفترق علیها أمة' حدیث: 5 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب العلم' وأما حدیث عبد الله بن مسعود - حدیث: 298 سنن الدارمی - باب اتباع السنة' حدیث: 100 السنن الکبری للبیهقی - کتاب آداب القاضی' باب ما یقضی به القاضی ویفتی به المفتی ، فإنه غیر جائز - حدیث: 18914 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عفیف - عبد الرحمن بن أبی بلال الخزاعی' حدیث: 15436 شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فی فضل الجماعة والألفة وکراهیة الاختلاف والفرقة وما جاء فی - حدیث: 7238 حلیة الأولیاء - خالد بن معدان' حدیث: 7187

Marfat.com

الأضراس

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا جسے سن کر دلوں پر خوف طاری ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے‘ تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الوداعی وعظ ہے‘ تو آپ ہمیں کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے‘ اور (حاکم وقت) کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی ہدایت کرتا ہوں‘ خواہ کسی غلام کو تمہارا حاکم مقرر کر دیا جائے تم میں سے جو شخص (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا (تو ایسی صورت حال میں) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کے مرکز خلفاء کی سنت کو اختیار کرو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو اور نئے پیدا ہونے والے امور سے بچ کے رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے‘‘۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ’’عضوا علیها بالنواجذ‘‘ یعنی سنت کے بارے میں بھرپور کوشش کرو‘ اسے لازم پکڑو‘ اس کی حرص رکھو‘ جس طرح دانتوں کے ذریعے کوئی چیز پکڑنے والا شخص اسے پکڑ کے رکھتا ہے اس خوف کے تحت کہ کہیں وہ چیز رخصت نہ ہو جائے یا چھوٹ نہ جائے اور لفظ ’’نواجذ‘‘ میں ن اور ج اور ذ ہیں۔ اس سے مراد اطراف کے دانت اور ایک قول کے مطابق داڑھیں ہیں۔

62 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَیْسَ تَشْهَدُوْن اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه قَالُوْا بلٰی

قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بید اللّٰه وطرفه بِاَیْدِیکُمْ فتمسکُوا بِهٖ فَاِنَّکُمْ لن تضلوا وَلَنْ تهلکوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے‘ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے‘ اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے‘ اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے‘ تو اسے مضبوطی سے تھام کر رکھو! اس کے بعد تم کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے‘‘۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

63 - وَرُوِیَ عَن جُبَیر بن مطعم قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ اَلَیْسَ تَشْهَدُوْن اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن الْقُرْآن جَاءَ من عِنْد اللّٰه قُلْنَا بلٰی

قَالَ فأبشروا فَاِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بید اللّٰه وطرفه بِاَیْدِیکُمْ فَتمسکُوا بِهٖ فَاِنَّکُمْ لن تهلکوا وَلَنْ تضلوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالصَّغِیر

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ’’جحفہ‘‘ نامی جگہ پر موجود تھے نبی

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہے؟ تو ہم نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ خوشخبری قبول کرو کہ اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے تو تم اس کو مضبوطی سے تھام کے رکھو! تم اس کے بعد کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے اور گمراہ نہیں ہو گے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

64 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أكل طيبا وَعمل فِیْ سنة وَأمِنَ النَّاس بوائقه دخل الْجَنَّة قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذَا فِیْ أمتك الْیَوْم كثير قَالَ وسيكون فِیْ قوم بعدِی

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كتاب الصمت وَغَیْرِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص پاکیزہ خوراک کھائے اور سنت پر عمل کرے لوگوں کو اپنی زیاتی سے محفوظ رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس طرح کے لوگ تو آج کل آپ کی امت میں بہت زیادہ ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد بھی کچھ ایسے لوگ ہوں گے (جن میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہوں گی)''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ نہیں ہیں وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

65 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تمسك بسنتی عِنْد فَسَاد أمتِی فَلهُ أجر مائَة شَهِيد

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من رِوَایَةِ الْحسن بن قُتَیْبَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ اِلَّا انه قَالَ فَلهُ أجر شَهِيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھام کے رکھے گا اسے ایک سو شہیدوں کا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن بن قتیبہ کے حوالے سے اور امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے ایک شہید کا اجر ملے گا''۔

66 - وَعَنْهُ اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خطب النَّاس فِیْ حجَّة الْوَدَاع فَقَالَ اِن الشَّیْطَان قد یئس اَن یعبد بأرضكم وَلٰكِن رَضِیَ اَن یطاع فِیْمَا سوی ذٰلِكَ مِمَّا تحاقرُوْنَ من اَعمالكُم فاحذروا اِنِّی قد تركت فِیْكُم مَا اِن اعْتَصَمْتُم بِهٖ فَلَنْ تضلوا اَبَدًا كتاب اللّٰه وَسنة نبيه الحَدِيْث

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

Marfat.com

اختج الْبُخَارِىّ بِعِكْرِمَةَ وَاحْتج مُسْلِم بِاَبِىْ اويس وَله اصل فِى الصَّحِيْح

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری سرزمین پر اس کی عبادت کی جائے لیکن دیگر اعمال کے بارے میں اس کی یہ خواہش ہوگی کہ اس کی پیروی کی جائے' اور یوں تم اپنے اعمال کے حوالے سے اپنے آپ کو کمتر کرلو تو تم لوگ اس چیز سے بچ کے رہنا بے شک میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام کے رکھو گے' تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے' وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام بخاری نے عکرمہ سے جب کہ امام مسلم نے ابو اویس سے روایات نقل کی ہیں' اور اس حدیث کی اصل ''صحیح'' میں موجود ہے۔

67 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الاقتصاد فِي السّنة أحسن من الِاجْتِهَاد فِي الْبِدْعَة رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ اِسْنَاده صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت کو اختیار کرنا بدعت کے بارے میں کوشش کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

امام حاکم نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: اس کی سند امام مسلم اور امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

68 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىّ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مرعوب فَقَالَ وأطيعوني مَا كنت بَيْن أظهركُمْ وَعَلَيْكُمْ بِكِتَاب الله أحلُّوا حَلَاله وحرموا حرَامه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ پر مرعوب ہونے کی کیفیت تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں تم لوگ میری اطاعت کرو اور تم پر لازم ہے کہ اللہ کی کتاب (کے مطابق عمل کرو) تم اس کے حلال کو حلال قرار دو اور اس کی حرام قرار دی ہوئی چیز کو حرام سمجھو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

69 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن شَافِع مُشَفع من اتبعهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّة وَمَنْ تركه اَوْ أعرض عَنهُ اَوْ كلمة نَحْوَهَا زج فِيْ قَفَاهُ اِلَى النَّار

رَوَاهُ الْبَزَّار هٰكَذَا مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْد وَرَوَاهُ مَرْفُوْعًا من حَدِيْثِ جَابر وَاِسْنَاد الْمَرْفُوْع جيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن سفارش کرنے والا ہے' اور اس کی سفارش اس شخص کے حق میں

Marfat.com

مقبول ہوگی جو اس کی پیروی کرے گا یہ اس شخص کو جنت میں لے جائے گا' اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا یا اس سے منہ موڑ لے گا (یا اس کی مانند کوئی کلمہ ہے) تو اس شخص کو گردن کے بل آگ میں پھینک دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے' اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور مرفوع روایت کی سند عمدہ ہے۔

70 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن الله قد أعطى كل ذِیْ حق حَقه اِلَّا اَن الله قد فرض فَرَائض وَسن سننا وحد حدودا وَأحل حَلالا وَحرم حَرَامًا وَشرع الدّين فَجعله سهلا سَمحا وَاسِعًا وَلَمْ يَجعله ضيقا اَلا اِنَّهُ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا دين لمن لَا عهد لَهُ وَمَنْ نكث ذِمَّة اللّٰه طلبه وَمَنْ نكث ذِمَّتِیْ خاصمته وَمَنْ خاصمته فلجت عَلَيْهِ وَمَنْ نكث ذِمَّتِیْ لم ينل شَفَاعَتِیْ وَلَمْ يرد على الْحَوْض الحَدِيْث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

قَوْله فلجت عَلَيْهِ بِالْجِيم اَی ظَهرت عَلَيْهِ بِالْحجَّة و البرهان وظفرت بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کچھ فرض لازم کیے ہیں کچھ سنتیں مقرر کی ہیں کچھ حدود مقرر کی ہیں کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے کچھ کو حرام قرار دیا ہے اس نے جو دین مقرر کیا ہے اسے آسان نرم اور وسعت والا بنایا ہے اسے تنگی والا نہیں بنایا ہے یہ بات یاد رکھنا کہ اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا جس میں امانت نہ ہو' اور اس شخص کا دین نہیں ہوتا جو عہد (کی پاسداری) نہ کرے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ کو توڑ دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا' اور جو میری دی ہوئی ہدایت کی خلاف ورزی کرے گا میں اس کا مقابل فریق بنوں گا' اور اس سے اختلاف کروں گا جو شخص میری دی ہوئی پناہ کو توڑ دے گا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور وہ میرے حوض پر نہیں آ سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''فلجت علیه'' ج کے ساتھ ہے یعنی انہوں نے حجت اور برہان کی بنیاد پر ان پر غلبہ حاصل کیا اور ان کے خلاف کامیابی حاصل کی۔

71 - وَعَنْ عَابس بن ربيعَة قَالَ رَاَيْت عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يقبل الْحجر يَعْنِیْ الْاَسود وَيَقُوْلُ اِنِّیْ لأعلم اَنَّك حجر لَا تَنْفَع وَلَا تضر وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقبلك مَا قبلتك. رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تم صرف ایک پتھر ہو تم (بذات خود) نہ تو کوئی نفع دے سکتے ہو' اور نہ کوئی نقصان کر سکتے ہو اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں نے تمہیں بوسہ نہیں دینا تھا''۔

یہ روایت بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے نقل کی ہے۔

Marfat.com

72 - وَعَنْ عُرْوَةَ بن عبد الله بن قُشَيْر قَالَ حَدثنِيْ مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيْهِ قَالَ أتيت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْط من مزينة فَبَايَعْنَاهُ وَاِنَّهُ لمُطلق الأزرار فأدخلت يَدي فِيْ جنب قَمِيصه فمسست الْخَاتم .قَالَ عُرْوَة فَمَا رَاَيْت مُعَاوِيَة وَلَا ابْنه قطّ فِيْ شتاء وَلَا صيف اِلَّا مطلقي الأزرار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ ابْن مَاجَه اِلَّا مُطلقَة أزرارهما

❀❀ عروہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن قرہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ ﷺ مزینہ قبیلے کے افراد کے درمیان تشریف فرما تھے ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی قمیص کے گریبان کے اندر داخل کیا اور آپ ﷺ کی مہر نبوت کو چھو لیا۔

راوی عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ دیکھا کہ معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے گرمی یا سردی ہر موسم میں قمیص کے بٹن کھلے رکھتے تھے (یعنی وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے)۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''گریبان کے بٹن (ہمیشہ) کھلے ہوتے تھے''۔

73 - وَعَنْ زيد بن أسلم قَالَ رَاَيْت ابْن عمر يُصَلِّي محلولا أزراره فَسَاَلته عَن ذٰلِك فَقَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَله .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ عَن الْوَلِيد بن مُسْلِم عَن زيد وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهٖ عَن زُهَيْر بن مُحَمَّد عَن زيد

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز ادا کرتے ہوئے اپنے بٹن کھولے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ولید بن مسلم کے حوالے سے زید سے نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اس کو زہیر بن محمد کے حوالے سے زید سے نقل کیا ہے۔

74 - وَعَنْ مُجَاهِد قَالَ كُنَّا مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ سفر فَمر بمَكَان فحاد عَنهُ فَسئلَ لم فعلت ذٰلِكَ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعل هٰذَا فَفعلت

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ .قَوْلِهٖ حاد بِالْحَاء وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ اَى تنحى عَنهُ وَأخذ يَمِينا اَوْ شمالا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک مقام پر پہنچ کر وہ عام راستے سے ہٹ گئے ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں ہے تو انہوں نے جواب دیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ

Marfat.com

نے (اس مقام سے گزرتے ہوئے) اسی طرح کیا تھا تو میں نے بھی ویسا ہی کیا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''حاذ'' میں ح اور د ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان سے ہٹ گئے اور دائیں یا بائیں ہو گئے۔

75 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ يَأْتِيْ شَجَرَة بَيْنَ مَكَّة وَالْمَدِينَة فيقيل تحتها ويخبر اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يفعل ذٰلِك .رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کے دوران وہ ایک مخصوص درخت کے پاس آکر اس کے نیچے کچھ دیر کے لئے آرام کیا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔

امام بزار نیاس روایت کو ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

76 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين قَالَ كنت مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ بِعَرَفَات فَلَمَّا كَانَ حِيْن رَاح رحت مَعَه حَتّٰى اَتَى الإِمَام فصلى مَعَه الْاُوْلَى وَالْعصر ثُمَّ وقف وَاَنا وَاَصْحَاب لى حَتّٰى اَفَاضَ الامام فأفضنا مَعَه حَتّٰى انْتهى اِلَى الْمضيق دون المأزمين فَاَنَاخَ وأنخنا وَنَحْنُ نحسب انه يُرِيد اَن يُصَلِّي فَقَالَ غُلَامه الَّذِيْ يمسك رَاحِلَته اِنَّهٗ لَيْسَ يُرِيد الصَّلَاة وَلكنه ذكر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما انْتهى اِلٰى هٰذَا الْمَكَان قضى حَاجته فَهُوَ يحب اَن يقْضِي حَاجته

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح .قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْاٰثَار عَن الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فِيْ اتباعهم لَهٗ واقتفائهم سنته كَثِيْرَة جدا وَاللّٰه الْمُوفق لَا رب غَيره

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میدان عرفات میں، میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا جب بھی کسی مخصوص عمل کا مخصوص وقت ہوتا تو وہ اس عمل کو کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ وہ عمل کر لیتا تھا یہاں تک کہ جب حاکم وقت آ گیا تو انہوں نے اس کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی اس کے بعد انہوں نے، میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف کیا یہاں تک کہ جب حاکم وقت عرفات سے واپس آیا تو ہم بھی وہاں سے واپس آ گئے جب ہم ''مازمین جگہ کے قریب ایک گھاٹی کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھا لیا اور یہ بات بیان کی کہ وہ نماز نہیں ادا کرنے لگے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قضائے حاجت کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات پسند تھی کہ وہ اس جگہ رک کر قضائے حاجت کریں''۔

یہ روایت امام احمد بن حنبل نے نقل کی ہے اور اس کے راویوں سے صحیح (بخاری یا صحیح مسلم) میں روایات منقول ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے کے بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا جس کے علاوہ کوئی اور پروردگار نہیں ہے۔

Marfat.com

4 - التَّرْهِيب من ترك السّنة وارتكاب الْبدع والأهواء

باب: سنت ترک کرنے' بدعت کے ارتکاب اورنفسانی خواہشات (کی پیروی) سے متعلق ترہیبی روایات

77 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحدث فِي أمرنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَلَفظِه: من صنع أمرا على غير أمرنَا فَهُوَ رد وَابْن مَاجَه

وَفِي رِوَايَةٍ لمُسْلِم: من عمل عملا لَيْسَ عَلَيْهِ أمرنَا فَهُوَ رد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے ہمارے اس معاملے (دین) کے بارے میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس کا حصہ نہ ہو' تو وہ چیز مسترد کی جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جس شخص نے ہمارے معاملے (یعنی دینی حکم) سے ہٹ کر کوئی اور نیا کام کیا تو وہ مسترد ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ مسترد ہوگا''۔

78 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا خطب احْمَرَّتْ عَيناهُ وَعلا صَوْته وَاشْتَدَّ غَضَبه كَأَنَّهُ مُنْذر جَيش يَقُوْلُ صبحكم ومساكم وَيَقُوْلُ بعثت اَنا والساعة كهاتين ويقرن بَيْن أصبعيه السبابَة وَالْوُسْطَى وَيَقُوْلُ أما بعد فَإِن خير الحَدِيْثِ كتاب اللّٰه وَخير الْهَدْي هدى مُحَمَّد وَشر الْأُمُور محدثاتها وكل بِدعَة ضَلَالَة ثُمَّ يَقُوْلُ اَنا اَوْلى بِكُل مُؤْمِن من نَفسه من ترك مَالا فلاهله وَمَنْ ترك دينا اَوْ ضيَاعًا فَإِلَيَّ وَعلي .

حديث 77: صحيح البخاري - كتاب الصلح' باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود - حديث: 2571 صحيح مسلم - كتاب الأقضية' باب نقض الأحكام الباطلة - حديث: 3328 صحيح ابن حبان - ذكر الزجر عن أن يحدث المرء في أمور المسلمين' حديث: 26 سنن أبي داود - كتاب السنة' باب في لزوم السنة - حديث: 4011 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 14 سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك' في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 3971 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : لا يحيل حكم القاضي على المقضي له , والمقضي - حديث: 19107 السنن الصغير للبيهقي - كتاب آداب القاضي' باب ما يحكم به الحاكم - حديث: 3254 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 25783 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4473 مسند الشهاب القضاعي - من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد' حديث: 345

Marfat.com

رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں اور آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ ﷺ کے جوش میں اضافہ ہو جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ﷺ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: تمہاری صبح اور تمہاری شام (یعنی اپنی صبح وشام کا خیال رکھو) آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے آپ ﷺ شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ فرماتے تھے آپ یہ بھی فرماتے تھے: امابعد! بے شک سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت حضرت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور سب سے برا کام نیا پیدا شدہ ہے ہر بدعت گمراہی ہے پھر آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا تو وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا تو وہ میری طرف آئیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے ذمہ ہوں گے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

79 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الا ان من كَانَ قبلكُم من اَهلِ الْكتاب افْتَرقُوْا على ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّة وَان هٰذِهِ الْأمة ستفرق على ثَلَاث وَسَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّار وَوَاحِدَةٍ فِي الْجَنَّة وَهِي الْجَمَاعَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَاَنَّهُ ليخرج فِيْ أمتِيْ اَقوام تتجارى بهم الْأَهْوَاء كَمَا يتجارى الْكَلْب بِصَاحِبه لَا يبْقى مِنْهُ عرق وَلَا مفصل اِلَّا دخله .قَوْلِهِ الْكَلْب بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام

قَالَ الْخطابِيّ هُوَ دَاءِ يعرض لِلْإِنْسَان من عضة الْكَلْب الْكَلْب قَالَ وعلامة ذٰلِكَ فِي الْكَلْب اَن تحمر عَيناهُ وَلَا يزَال يدْخل ذَنبه بَيْن رجلَيْهِ فَإِذَا رأى اِنْسَانا ساوره

❀❀ حضرت معاویہ ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم سے پہلے کے اہل کتاب 72 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ امت عنقریب 73 فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی 72 فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ ''الجماعہ'' ہوگا۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''میری امت میں کچھ ایسے لوگ سامنے آئیں گے جن کی نفسانی خواہشات ان کے ساتھ یوں لگی رہیں گی جس طرح کتے کے کاٹے کے اثرات متعلقہ شخص کے ساتھ رہتے ہیں اور یہ اثرات اس شخص کی ہر رگ اور ہر جوڑ میں داخل ہو جاتے ہیں''۔

لفظ ''کلب'' میں کاف پر زبر ہے اور لام پر بھی زبر ہے علامہ خطابی کہتے ہیں: یہ ایک بیماری ہے جو کتے کے کاٹنے کی وجہ سے آدمی کو لاحق ہوتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں اس کی علامت کتے میں یہ ہوتی ہے کہ اس کی آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور اس کی دم اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہوتی ہے اور جب وہ کسی انسان کو دیکھتا ہے تو اس کی طرف لپکتا ہے۔

80 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة لعنتهم ولعنهم الله

Marfat.com

وكل نَبِي مجاب الزَّائِد فِيْ كتاب الله عَزَّ وَجَلَّ والمكذب بِقدر الله والمتسلط على أمتِيْ بالجبروت ليذل من أعز الله ويعز من أذلّ الله والمستحل حُرْمَة الله والمستحل من عِتْرَتِيْ مَا حرم الله والتارك السّنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَا أعرف لَهُ عِلَّة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''چھ لوگ ایسے ہیں' جن پر میں نے بھی لعنت کی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے' اور ہر مستجاب الدعوات ''نبی'' نے ان پر لعنت کی ہے (وہ لوگ یہ ہیں) اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا' اللہ کی مقرر کردہ تقدیر کا انکار کرنے والا' میری امت پر ظلم کے طور پر حکمران بننے والا' تاکہ وہ اس شخص کو ذلیل کردے' جسے اللہ تعالیٰ' عزت دی ہے' اور اس شخص کو عزت دیدے' جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال قرار دینے والا' اور میری عترت کے بارے میں اس چیز کو حلال قرار دینے والا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' اور سنت کو ترک کرنے والا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

81 - وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا أخْشَى عَلَيْكُمْ شهوات الغي فِيْ بطونكم وفروجكم ومضلات الْهوى

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَبَعض أسانيدهم رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں تمہارے پیٹوں اور تمہاری شرم گاہوں کے حوالے سے گمراہ کردینے والی خواہشات کا اندیشہ ہے' اور نفسانی خواہشات کی گمراہیوں کا (اندیشہ ہے)''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے انہوں نے اپنی تینوں معاجیم میں اسے نقل کیا ہے' اور ان کی بعض اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔

82 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَاف على أمتِيْ من ثَلَاث من زلَّة عَالم وَمَنْ هوى مُتبع وَمَنْ حكم جَائِر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق كثير بن عبد الله وَهُوَ واه وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ فِيْ مَوَاضِع وصححها فِيْ مَوْضِع فَأنْكر عَلَيْهِ وَاحْتج بهَا ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے عالم کی لغزش' نفسانی خواہشات کی پیروی اور ظالم شخص کی حکمرانی''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے کثیر بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور یہ راوی واہی ہے امام ترمذی نے متعدد مقام پر اسے حسن قرار دیا ہے' اور ایک مقام پر اسے صحیح قرار دیا ہے' اور انہوں نے اس پر انکار کیا ہے اس روایت کے ذریعے

Marfat.com

امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں استدلال کیا ہے (یعنی اسے نقل کیا ہے)۔

83 - وَرُوِیَ عَنْ غُضَیْف بن الْحَارِث الثمالِیْ قَالَ بعث اِلَیّ عبد الْملك بن مَرْوَان فَقَالَ یَا اَبَا سُلَیْمَان اِنَّا قد جمعنَا النَّاس على اَمرَیْن فَقَالَ وَمَا هما قَالَ رفع الْاَیْدِی على المنابر یَوْم الْجُمُعَة والقصص بعد الصُّبْح وَالْعصر فَقَالَ أما اِنَّهُمَا أمثل بدعتكم عِنْدِی وَلست بمجیبكم اِلٰی شَیْءٍ مِنْهُمَا

قَالَ لم قَالَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أحدث قوم بِدعَة اِلَّا رفع مثلهَا من السّنة فتمسك بِسنة خیر من اِحْدَاث بِدعَة .رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت غضیف بن حارث ثمالی ؓ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کے گورنر عبدالملک نے مجھے پیغام بھیج کر دریافت کیا: اے ابوسلیمان! ہم نے دو باتوں پر لوگوں کو اکٹھا کر لیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ دو باتیں کیا ہیں' تو اس نے کہا: ایک یہ کہ جمعہ کے دن منبر پر ہاتھ بلند کیے جائیں گے' اور ایک یہ کہ صبح اور عصر کے بعد قصے بیان کیے جائیں گے' تو حضرت غضیف بن حارث ؓ نے کہا: میرے نزدیک یہ تم لوگوں کی ایجاد کی ہوئی بدعتیں ہیں اور میں ان دونوں میں سے کسی میں بھی شرکت نہیں کروں گا اس نے دریافت کیا: وہ کیوں' تو حضرت غضیف ؓ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی قوم کسی بدعت کو ایجاد کرے گی' تو اس بدعت کی مانند سنت اٹھالی جائے گی''۔

(تو حضرت غضیف ؓ نے فرمایا:) سنت کو مضبوطی سے تھامنا' بدعت ایجاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

84 - وروی عَنهُ الطَّبَرَانِی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من أمة ابتدعت بعد نبیها فِیْ دینهَا اِلَّا أضاعت مثلهَا من السّنة

❀❀ انہی سے امام طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی امت' اپنے نبی کے بعد اپنے دین کے بارے میں کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے' تو وہ اس بدعت کی مانند کسی سنت کو ضائع کر دیتی ہے''۔

85 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحت ظلّ السَّمَاء من اِلَه یعبد أعظم عِنْد اللّٰه من هوی مُتبع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیْ فِی الْكَبِیْر وَابْن اَبِیْ عَاصِم فِیْ كتاب السّنة

❀❀ حضرت ابوامامہ ؓ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آسمان کے نیچے ایسے کسی بھی معبود کی عبادت نہیں کی جاتی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس (نفسانی) خواہش سے زیادہ برا ہو جس کی پیروی کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے جبکہ ابن ابوعاصم نے کتاب السنہ میں نقل کی ہے۔

86 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأما المهلكات فشح مُطَاع

Marfat.com

وَھوی مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِهٖ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیرِهمَا وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِیْ انْتِظَار الصَّلَاة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جہاں تک ہلاک کرنے والی چیزوں کا تعلق ہے (تو وہ یہ ہیں) وہ بخل جس کی فرمانبرداری کی جائے وہ نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے' اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا''۔

یہ روایت امام بزار امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اگر اللہ نے چاہا تو نماز کے انتظار سے متعلق باب میں یہ روایت مکمل طور پر آگے آئے گی۔

87 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه حجب التَّوْبَة عَن كل صَاحب بِدعَة حَتّٰی یدع بدعته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْن عَاصِم فِیْ كتاب السّنة من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس وَلَفْظهمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبی اللّٰه اَن یقبل عمل صَاحب بدعَة حَتّٰی یدع بدعته وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اَیْضًا من حَدِیْثِ حُذَیْفَة وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یقبل اللّٰه لصَاحب بِدعَة صوما وَلَا صَلَاة وَلَا حجا وَلَا عمْرَة وَلَا جهادا وَلَا صرفا وَلَا عدلا یخرج من الاسلام كَمَا یخرج الشّعْر من الْعَجِین

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر بدعتی شخص کی' توبہ سے حجاب کر لیتا ہے (یعنی اسے قبول نہیں فرماتا) جب تک وہ شخص اپنی بدعت کو ترک نہیں کر دیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اس روایت کو امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' اور ابن عاصم نے کتاب السنہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ان دونوں کے نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار کرتا ہے کہ وہ کسی بدعتی شخص کے عمل کو قبول کرے جب تک وہ اپنی بدعت کو ترک نہیں کر دیتا''۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کے روزے یا نماز یا حج یا عمرے یا جہاد یا فرض یا نفلی عبادت کو قبول نہیں فرماتا وہ شخص اسلام سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے''۔

88 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكُم وَالمحدثات فَاِن كل محدثة ضَلَالَة

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَتقدم بِتَمَامِهِ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نئے پیدا ہونے والے امور سے بچ کر رہنا کیونکہ ہرنئی پیدا ہونے والی چیز گمراہی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی مانند روایت اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

89 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اِبْلِيس قَالَ اَهْلكتهم بِالذُنُوبِ فأهلكونى بالاستغفار فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ اَهْلكتهم بالأهواء فهم يحسبون انهم مهتدون فَلَا يَسْتَغْفِرُوْنَ . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ عَاصِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابلیس یہ کہتا ہے: میں نے ان لوگوں کو گناہوں کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا اور انہوں نے استغفار کے ذریعے مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا جب میں نے یہ صورت حال دیکھی' تو میں نے انہیں نفسانی خواہشات کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا تو وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور اس وجہ سے وہ استغفار بھی نہیں کرتے ہیں''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

90 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَمَنْ كَانَت فترته اِلٰى سنتى فَقَدْ اهْتَدَى وَمَنْ كَانت فترته اِلٰى غير ذٰلِكَ فَقَدْ هلك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ عَاصِم وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة اَنّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لكل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَإِن كَانَ صَاحبهَا سَاد اَوْ قَارب فارجوه وَاِن اُشير اِلَيْهِ بالأصابع فَلَا تعدوه الشرة بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الرَّاء بعْدهَا تَاء تَأْنِيث هِيَ النشاط والهمة وشرة الشَّبَاب اَوله وحدته

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمل کے لئے ایک خواہش ہوتی ہے اور ہر خواہش کے لئے ایک میلان ہوتا ہے' تو جس شخص کا میلان میری سنت کی طرف ہوگا وہ ہدایت پائے گا' اور جس شخص کا میلان سنت کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف ہوگا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم نے نقل کی ہے ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

حدیث 90: صحیح ابن خزیمة - کتاب الصیام جماع أبواب صوم التطوع - باب استحباب صوم یوم وإفطار یوم حدیث: 1957 صحیح ابن حبان - ذکر إثبات الفلاح لمن کانت شرته إلى سنة المصطفى صلى الله علیه وسلم حدیث: 11 مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله علیه وسلم حدیث: 1048 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث: 6601

Marfat.com

منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے (ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمل کے لئے ایک خواہش ہوتی ہے' اور ہر خواہش کا ایک میلان ہوتا ہے' تو اگر عمل کرنے والا شخص ٹھیک رہے' اور میانہ روی اختیار کرے' تو اس کے بارے میں (بھلائی کی) امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا جائے' تو پھر تم اسے کسی گنتی میں نہ سمجھنا''۔

لفظ اشرہ میں شین پر زیر ہے' اور ''ر'' پر شد ہے' جس کے بعد تائے تانیث ہے اس سے مراد نشاط اور پختہ ارادہ کرنا ہے شرۃ الشباب کا مطلب اس کا ابتدائی حصہ اور حد ہے۔

91 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رغب عَن سنتي فَلَيْسَ مني رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے میری سنت سے منہ موڑا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

92 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَال بن الْحَارِث يَوْمًا اعْلَم يَا بِلَال قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْلَم اَن من اَحْيَا سنة من سنتي أميتت بعدِي كَانَ لَهُ من الْأَجر مثل من عمل بهَا من غير اَن ينقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها اللّٰه وَرَسُوله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذٰلِكَ من أَوزار النَّاس شَيْئًا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدّهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن .

قَالَ الْحَافِظ بل كثير بن عبد اللّٰه مَتْرُوك رَوَاهُ كَمَا تقدم وَلٰكِن للْحَدِيْثِ شَوَاهِد

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم جان لو! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ جان لو کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد ختم ہو چکی ہو' تو اس شخص کو ہر اس شخص کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس پر عمل کرے گا' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی والی کوئی بدعت ایجاد کرے' جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں' تو جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے گناہوں کی مانند اس شخص کو گناہ ملے گا' اور اُن لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: بلکہ کثیر بن عبداللہ نامی راوی متروک ہے انہوں نے اسے نقل کیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' تاہم اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

Marfat.com

93 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لقد تركتكم على مثل الْبَيْضَاء لَيْلهَا كنهارها لَا يزِيغ عَنْهَا اِلَّا هَالك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ عَاصِم فِيْ كتاب السّنة بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں تم لوگوں کو واضح ترین صورت حال پر چھوڑ کر جارہا ہوں جس کی رات اس کی دن کی مانند (روشن اور واضح) ہے تو اب کوئی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہی اس کو چھوڑ کر بھٹک سکتا ہے''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم نے کتاب السنہ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

94 - وَعَنْ عَمْرو بن زُرَارَة قَالَ وقف عَلَيّ عبد اللّٰه يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد وَاَنا اقص فَقَالَ يَا عَمْرو لقد ابتدعت بِدعَة ضَلَالَة اَوْ اِنَّك لأهدى من مُحَمَّد وَاَصْحَابه فَلَقَد رَاَيْتهمْ تفرقُوْا عني حَتّٰى رَاَيْت مَكَاني مَا فِيْهِ أحد .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَتَاْتِيْ اَحَادِيْث مُتَفَرِّقَة من هٰذَا النَّوْع فِيْ هٰذَا الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ عمرو بن زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) میرے پاس ٹھہرے میں اس وقت وعظ کررہا تھا انہوں نے فرمایا: اے عمرو! تم نے ایک گمراہ کرنے والی بدعت ایجاد کی ہے یا پھر تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو؟

(عمرو کہتے ہیں:) میں نے انہیں دیکھا کہ وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے یہاں تک کہ میں نے اپنی جگہ پر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں رہا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی کتاب میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اس قسم سے متعلق متفرق روایات آگے اس کتاب میں آئیں گی۔

باب الترغيب فى البداء ة بالخير ليستن به والترهيب من البداء ة بالشر خوف ان يستن به

باب: اچھے کام کا آغاز کرنے، تاکہ اس کی پیروی کی جائے' کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے کام کے آغاز سے متعلق ترہیبی روایات جو اس اندیشے کے تحت ہیں کہ کہیں اس کی پیروی نہ کی جائے

95 - عَن جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ صدر النَّهَار عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قوم غزَاة مجتابي النمار والعباء متقلدي السيوف عامتهم من مُضر بل كلهم من مُضر فتمعر وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما رأى مَا بهم من الْفَاقَة فَدخل ثُمَّ خرج فَأمر بِلَالًا فَاَذن وَاَقَام فصلى ثُمَّ خطب

Marfat.com

فَقَالَ (يَا ايهَا النَّاس اتَّقوا ربكُمُ الَّذِىْ خَلقكُمْ من نفس وَاحِدَة) إِلٰى آخر الْآيَة (إِن اللّٰه كَانَ عَلَيْكُمْ رقيبا) النِّسَاء 1

وَالْآيَة الَّتِي فِي الْحَشْر (اتَّقوا اللّٰه ولتنظر نفس مَا قدمت لغد) الْحَشْر

تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثَوْبه من صَاع بره من صَاع تمره حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بشق تَمْرَة

قَالَ فجَاءَ رَجُلٌ من الْاَنْصَار بصرة كَادَت كَفه تعجز عَنْهَا بل قد عجزت قَالَ ثُمَّ تتَابع النَّاس حَتّٰى رَاَيْت كومين من طَعَام وَثيَاب حَتّٰى رَاَيْت وَجه رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّل كَاَنَّهُ مذهبَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ فِي الْإِسْلَام سنة حَسَنَة فَلهُ أجرهَا وَأجر من عمل بهَا من بعده من غير اَن ينقص من أُجُورهم شَيْءٍ وَمن سنّ فِي الْإِسْلَام سنة سَيِّئَة كَانَ عَلَيْهِ وزرها ووزر من عمل بهَا من غير اَن ينقص من أوزارهم شَيْءٍ

رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَوْله مجتابى هُوَ بِالْجِيم الساكنة ثُمَّ تَاء مثناة وَبعد الْأَلف بَاء مُوَحدَة والنمار جمع نمرة وَهِي كسَاء من صوف مخطط اَى لابسى النمار قد خرقوها فِيْ رؤوسهم والجوب الْقطع وَقَوله تمعر هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة الْمُشَدّدَة اَى تغير وَقَوله كَاَنَّهُ مذهبَة ضَبطه بعض الْحفاظ بدال مُهْملَة وهاء مَضْمُومَة وَنون وَضَبطه بَعْضُهُمْ بذال مُعْجمَة وبفتح الْهَاء وَبعدهَا بَاء مُوَحدَة وَهُوَ الصَّحِيح الْمَشْهُور وَمَعْنَاهُ على كلا التَّقْدِيرَيْنِ ظهر الْبشر فِيْ وَجهه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُسْتنَار وأشرق من السرُوْر والمذهبة صحيفَة منقشة بِالذَّهَب اَوْ ورقة من القرطاس مطلية بِالذَّهَب يصف حسنه وتلألؤه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دن کے ابتدائی حصے میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے لباس پورے نہیں تھے انہوں نے موٹے کپڑے اور عبائیں پہنی ہوئی تھیں اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں ان میں سے زیادہ تر کا' بلکہ ان سب کا تعلق مضر قبیلے سے تھا ان کے فاقہ کو دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی رنگت تبدیل ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں) تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی جو سورۂ حشر میں ہے:

''تم اللہ سے ڈرو! اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے آگے کے لئے کیا بھیجا ہے''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) آدمی کو اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے اپنی گندم کا صاع اپنی کھجور کا صاع صدقہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ نصف کھجور ہی (صدقہ کرے)۔

Marfat.com

راوی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ایک تھیلی لے کر آیا جو اس سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی اس کے بعد یکے بعد دیگر لوگ چیزیں لانے لگے یہاں تک کہ میں نے اناج اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا جو سونے کی طرح چمک رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا' اور اس کے بعد جو شخص اس پر عمل کرے گا اس کا اجر بھی اسے ملے گا' اور ان لوگوں کے عمل میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقہ کا آغاز کرے' تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا' اور اس پر جو بھی عمل کرے گا اس کا گناہ بھی اس کے ذمہ ہوگا' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے امام ترمذی نے اس واقعہ کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''مجتابی'' اس میں جیم ہے جو ساکن ہے اس کے بعد تا ہے اس کے بعد الف ہے پھر ب ہے (اس کا مطلب پہنے ہوئے ہونا ہے) اور لفظ ''نمار'' لفظ نمرہ کی جمع ہے جو اون سے بنے ہوئے کپڑے کو کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اون سے بنے ہوئے ایسے کپڑے پہنے ہوئے تھے' جنہیں انہوں نے سر کی طرف سے پھاڑا ہوا تھا لفظ ''جوب'' کا مطلب کاٹ دینا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ تمعیر میں عین ہے' جس پر شد ہے اس سے مراد متغیر ہونا ہے روایت کے الفاظ ''کانہ مذہبۃ'' اسے بعض حافظان حدیث نے دال کے ساتھ اور پیش والی ہا کے ساتھ اور نون کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ بعض نے ذال کے ساتھ اور ہا پر زبر کے ساتھ اور اس کے بعد باء کے ساتھ روایت کیا ہے' اور یہی لفظ صحیح اور مشہور ہے دونوں صورتوں میں اس کا مفہوم یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چہرہ سے خوشی کے آثار ظاہر ہوئے یہاں تک کہ وہ روشن ہو گیا اور خوشی کی وجہ سے چمک دار ہو گیا لفظ ''مذہبۃ'' سے مراد ایسا صحیفہ ہے' جس پر سونے یا چاندی کے نقش و نگار بنائے گئے ہوں یا ایسا ٹکڑا ہے' جس پر سونے کا کام ہوا ہو' یہ نبی اکرم ﷺ کے حسن اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی جھلملاہٹ کی صفت بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

96 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رجل على عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأمسك الْقَوْم ثُمَّ إِن رجلا أعطاهُ فَأَعْطى الْقَوْم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ خيرا فاستن بِهٖ كَانَ لَهُ أجره وَمثل أجور من تبعه غير منقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ سنّ شرا فاستن بِهٖ كَانَ عَلَيْهِ وزره وَمثل أوزار من تبعه غير منتقص من أوزارهم شَيْئًا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے (لوگوں کو) مدد کے لئے کہا تو لوگوں نے اسے کچھ نہیں دیا پھر ایک شخص نے کچھ دیا تو دوسرے لوگوں نے بھی اسے دینا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کے کام کا آغاز کرے' اور پھر اس کی پیروی کی جائے' تو اس شخص کو اس کا اجر ملتا ہے' اور جنہوں نے اس کی پیروی کی تھی ان کے اجر کی مانند بھی اسے ملتا ہے' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی برے

Marfat.com

طریقے کا آغاز کرے' جس کی پیروی کی جائے' تو اس کا گناہ اسے ہوتا ہے' اور جنہوں نے اس کی پیروی کی ہو ان کا گناہ بھی اسے ہوتا ہے' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن ماجہ نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

97 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من نفس تقتل ظلما اِلَّا كَانَ على ابْن آدم الْاَوَّل كفل من دَمهَا لِاَنَّهُ اَوَّل من سنّ الْقَتْل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس بھی جان کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے گا' تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا اس کے قتل (کے گناہ) میں حصہ ہوگا کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کا آغاز کیا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

97/1 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سنّ سنة حَسَنَة فَلَهُ أجرهَا مَا عمل بهَا فِيْ حَيَاته وَبعد مماته حَتّٰى تترك وَمَنْ سنّ سنة سَيِّئَة فَعَلَيْهِ اِثمها حَتّٰى تترك وَمَنْ مَاتَ مرابطا جرى عَلَيْهِ عمل المرابط حَتّٰى يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ .قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثٍ كثير بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال بن الْحَارِث اعْلَم يَا بِلَال قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُ من اَحْيَا سنة من سنتي قد أميتت بعدِي كَانَ لَهُ من الْاَجر مثل من عمل بهَا من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها اللّٰه وَرَسُوله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذٰلِكَ من أوزار النَّاس شَيْئًا .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے' تو اسے اس کا اجر ملے گا جتنے بھی لوگ اس کی زندگی میں یا اس کے مرنے کے بعد اس پر عمل کریں گے یہاں تک کہ اس (کام کو) ترک کر دیا جائے (یعنی جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا مسلسل اس کا ثواب ملتا رہے گا) اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرے' تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا' اور جو شخص (سرحد پر) پہرا دیتے ہوئے مرجائے' تو اس کا پہرا دینے کا عمل مسلسل جاری رہے گا جب تک وہ قیامت کے دن زندہ نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں۔

حافظ فرماتے ہیں اس سے پہلے اس باب میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان

Marfat.com

کے دادا کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم جان لو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے جب وہ میرے بعد ختم ہو چکی ہو، تو اس شخص کو ان لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس پر عمل کریں گے، اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص کوئی گمراہی والی بدعت ایجاد کرے، جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں، تو اس شخص پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا ان لوگوں کو ہوگا جو اس پر عمل کریں گے، اور ان لوگوں کے گنا ہں میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے، اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

98 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْخَيْر خزَائِن ولتلك الخزائن مَفَاتِيح فطوبى لعبد جعله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مفتاحا للخير مغلاقا للشر وويل لعبد جعله اللّٰه مفتاحا للشر مغلاقا للخير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِيْ عَاصِم وَفِيْ سَنَده لين وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ بِقصَّة

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک یہ بھلائی، خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں، تو اس بندے کو مبارک ہو جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کے لئے چابی بنایا ہو، اور برائی کے لئے بندش بنایا ہو، اور اس بندے کے لئے بربادی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے برائی کے لئے چابی بنایا ہو، اور بھلائی کے لئے بندش بنایا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے، اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور اس کے علاوہ ابن ابو عاصم نے بھی اسے نقل کیا اور ان کی نقل کردہ سند میں کمزوری پائی جاتی ہے، اور یہ روایت جامع ترمذی میں پورے واقعہ کے ساتھ مذکور ہے۔

99 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَاعٍ يَدْعُو اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا وقف يَوْم الْقِيَامَة لَازِما لدعوته مَا دَعَا اِلَيْهِ وَاِن دَعَا رجل رجلا. رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی دعوت دینے والا کسی بھی (اچھی یا بری) چیز کی طرف دعوت دے گا، تو وہ قیامت کے دن اپنی دعوت کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا جس کی طرف وہ دعوت دیتا تھا خواہ کسی ایک شخص نے، ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو''۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

Marfat.com

کِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب: علم کے بارے میں روایات

التَّرْغِیب فِی الْعلم وَطَلَبه وتعلمه وتعلیمه وَمَا جَاءَ فِیْ فضل الْعلمَاء والمتعلمین

علم، اسے حاصل کرنے، اسے سیکھنے اور اس کی تعلیم دینے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز علماء اور طالب علم کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

100 - عَن مُعَاوِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من یرد اللّٰه بِهٖ خیرا یفقهه فِی الدّین رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَزَاد فِیْهِ: وَمَنْ لم یفقهه لم یبال بِهٖ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَلَفظِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا اَیهَا النَّاس اِنَّمَا الْعلم بالتعلم وَالْفِقْه بالتفقه وَمَنْ یرد اللّٰه بِهٖ خیرا یفقهه فِی الدّین و (اِنَّمَا یخْشَی اللّٰه من عباده الْعلمَاء) فاطر

وَفِیْ اِسْنَاده راو لم یسم

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے' اور امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے یہ روایت امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے

حدیث 100: صحیح البخاری - کتاب العلم' باب: من یرد اللّٰه به خیرا یفقهه فی الدین - حدیث: 71' صحیح البخاری - کتاب فرض الخمس' باب قول اللّٰه تعالی: فأن لله خمسه وللرسول - حدیث: 2965' صحیح البخاری - کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة' باب قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: " لا تزال - حدیث: 6903' صحیح مسلم - کتاب الزکاة' باب النهی عن المسألة - حدیث: 1785' مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الجهاد' باب بیان إثبات الجهاد - حدیث: 6042' صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر إرادة اللّٰه جل وعلا خیر الدارین بمن تفقه فی الدین - حدیث: 89' سنن الدارمی - باب الاقتداء بالعلماء' حدیث: 231' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم - باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم' حدیث: 218' سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب العلم عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم - باب إذا أراد اللّٰه بعبد خیرا فقهه فی الدین' حدیث: 2636' مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الفرائض' فی الفقه فی الدین - حدیث: 30426' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب العلم' باب فضل العلم - حدیث: 5668' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم " حدیث: 1461' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث معاویة بن أبی سفیان - حدیث: 16549' مسند الطیالسی - معاویة بن أبی سفیان' حدیث: 1047' مسند عبد بن حمید - معاویة بن أبی سفیان' حدیث: 414' المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1448

Marfat.com

اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جو شخص دین کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا''۔

(اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ جسے دین کی سمجھ بوجھ عطا نہیں کرتا اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اے لوگو! بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے' اور سمجھ بوجھ سیکھنے سے آتی ہے' جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے' اور (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں''۔

اس روایت کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

101 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا أَرَادَ اللّٰه بِعَبْد خيرا فقهه فِي الدّين وألهمه رشده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے' تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے' اور اسے ہدایت (یا عقلمندی) الہام کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

102 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَأفضل الدّين الْوَرع .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْ إِسْنَاده مُحَمَّد بن اَبِيْ ليلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت (دین کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے' اور سب سے زیادہ فضیلت والا دینی کام پرہیزگاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں معاجیم میں ذکر کی ہیں اور اس کی سند میں محمد بن ابو لیلیٰ نامی راوی ہے۔

103 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعلم خير من فضل الْعِبَادَة وَخير دينكُمْ الْوَرع .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارے دین (کے کاموں میں) پرہیزگاری سب سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

Marfat.com

104 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلِيل الْعلم خير من كثير الْعِبَادَةِ وَكفى بِالْمَرْءِ فقها اِذا عبد اللّٰه وَكفى بِالْمَرْءِ جهلا اِذا أعجب بِرَأْيِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْ اِسْنَاده اِسْحَاق بن أسيد وَفِيْهِ تَوْثِيق لين وَرفع هٰذَا الحَدِيْثُ غَرِيْبٌ قَالَ الْبَيْهَقِيّ ورويناه صَحِيْحا من قَول مطرف بن عبد اللّٰه بن الشخير ثُمَّ ذكره وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تھوڑا علم، زیادہ عبادت سے بہتر ہے' اور آدمی کے سمجھ دار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے (یعنی اس کے احکام پر عمل پیرا ہو) اور آدمی کے جاہل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی رائے کے حوالے سے خود پسندی کا شکار ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں اسحاق بن اسید نامی راوی ہے' جس کی نرم' توثیق کی گئی ہے اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہونا غریب ہے امام بیہقی کہتے ہیں: ہم نے اس روایت کو صحیح سند کے ساتھ مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے قول کے طور پر نقل کیا ہے پھر انہوں نے اس روایت کو ذکر بھی کیا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فصل:

105 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نفس عَنْ مُؤْمِن كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر مُسْلِما ستره اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يسر على مُعسر يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰه فِيْ عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِيْ عون اَخِيْه وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهُ بِهٖ طَرِيْقا اِلَى الْجَنَّة وَمَا اجْتمع قوم فِيْ بَيت من بُيُوت اللّٰه يَتلون كتاب اللّٰـه وَيَتَـدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة وَنزلت عَلَيْهِمُ السكينَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَذكرهمْ اللّٰه فِيْمَن عِنْـده وَمَـنْ اَبْطَـأَ بِـه عمله لم يسْرع بِهٖ نسبه .رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی پریشانیوں

حدیث105:صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر - حدیث:4974المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الحدود' وأما حدیث شرحبیل بن أوس - حدیث:8228سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب فی المعونة للمسلم - حدیث:4316سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم' حدیث:223مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' فی الستر علی الرجل - حدیث: 26027السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الرجم' الترغیب فی ستر العورة وذکر الاختلاف علی إبراهیم بن نشیط فی - حدیث:7050مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:7261المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1980شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی فضل العلم وشرف مقداره حدیث:1639

Marfat.com

میں سے کوئی پریشانی اس سے دور کر دے گا' اور جو شخص (دنیا میں) کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور جو شخص کسی تنگدست کو آسانی فراہم کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے آسانی فراہم کرے گا' اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے' اور جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے' اور جس شخص کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے تیز (یا آگے) نہیں کرسکتا''۔

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

106 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهُ طَرِيْقا اِلَى الْجَنَّة وَاِن الْمَلَائِكَة لتَضَع اَجْنِحَتهَا لطَالب الْعلم رضَا بِمَا يصنع وَاِن الْعَالم ليَسْتَغْفِر لَهُ من فِي السَّمٰوَات وَمَنْ فِي الْاَرْض حَتَّى الْحِيتَان فِي المَاء وَفضل الْعَالم على العابد كفضل الْقَمَر على سَائِر الْكَوَاكِب وَاِن الْعلمَاء وَرَثَة الْاَنْبِيَاء اِن الْاَنْبِيَاء لم يورثوا دِينَارا وَلَا درهما اِنَّمَا ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذه اَخذ بحظ وافر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا يعرف اِلَّا من حَدِيْثِ عَاصِم بن رَجَاء بن حَيْوَة وَلَيْسَ اِسْنَاده عِنْدِي بِمُتَّصِل وَاِنَّمَا يرْوى عَن عَاصِم بن رَجَاء بن حَيْوَة عَن دَاوُد بن جميل عَن كثير بن قيس عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصح

قَالَ المملي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْق رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب وَغَيْرِهَا وَقد رُوِيَ عَن الْاَوْزَاعِيّ عَن كثير بن قيس عَن يزِيْد بن سَمُرَة عَنهُ وَعَنِ الْاَوْزَاعِيّ عَن عبد السَّلَام بن سليم عَن يزِيْد بن سَمُرَة عَن كثير بن قيس عَنهُ قَالَ البُخَارِيّ وَهٰذَا اَصح وَرُوِيَ غير ذٰلِكَ وَقد اخْتلف فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ اخْتِلَافا كثيرا ذكرت بعضه فِيْ مُخْتَصر السّنَن وبسطته فِيْ غَيْرِه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور طالب علم کے عمل سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی (اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں) اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی

Marfat.com

ہے بے شک علماء انبیاء کے وراث ہیں انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' تو جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے وہ بڑا حصہ حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت صرف عاصم بن رجاء بن حیوہ کے حوالے سے منقول ہے' اور اس کی سند میرے نزدیک متصل نہیں ہے انہوں نے اس روایت کو عاصم بن رجاء کے حوالے سے داؤد بن جمیل کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

املاء کروانے والے صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: اس سند کے اعتبار سے یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے یہی روایت امام اوزاعی کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے یزید بن سمرہ کے حوالے سے ان سے منقول ہے' اور امام اوزاعی کے حوالے سے عبدالسلام بن سلیم کے حوالے سے یزید بن سمرہ کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے ان سے منقول ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ سند زیادہ مستند ہے یہ روایت اس کے علاوہ بھی نقل کی گئی ہے اس روایت کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے' جس میں سے کچھ کا ذکر میں نے مختصر السنن میں کیا ہے' اور کسی دوسری جگہ پر اسے زیادہ تفصیل سے ذکر کیا ہے' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

107 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلموا الْعلم فَإِن تعلمه لله خشيَة وَطَلَبه عبَادَة ومذاكرته تَسْبِيح والبحث عَنهُ جِهَاد وتعليمه لمن لَا يُعلمهُ صَدَقَة وبذله لأَهله قربَة لانه معالم الْحَلَال وَالْحرَام ومنار سبل أَهْلِ الْجنَّة وَهُوَ الأنيس فِي الوحشة والصاحب فِي الغربة والمحدث فِي الْخلْوَة وَالدَّلِيل على السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالسِّلَاح على الْأَعْدَاءِ والزين عِنْد الأخلاء يرفع اللّٰه بِهِ أَقْوَامًا فيجعلهم فِي الْخَيْر قادة قَائِمَة تقتص آثَارهم ويقتدى بفعالهم وينتهي إِلَى رَأْيهمْ ترغب الْمَلَائِكَة فِي خلتهم وبأجنحتها تمسحهم ويستغفر لَهُمْ كل رطب ويابس وحيتان الْبَحْر وهوامه وسباع الْبر وأنعامه لِأَن الْعلم حَيَاة الْقُلُوْب من الْجَهْل ومصابيح الْأَبْصَار من الظُّلم يبلغ العَبْد بِالْعلمِ منَازِل الأخيار والدرجات العلى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ التفكر فِيْهِ يعدل الصّيام ومدارسته تعدل الْقيام بِهِ توصل الْأَرْحَام وَبِه يعرف الْحَلَال من الْحَرَام وَهُوَ إِمَام الْعَمَل وَالْعَمَل تَابعه يلهمه السُّعَدَاءِ ويحرمه الأشقياء

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم من رِوَايَةِ مُوسَى بن مُحَمَّد بن عَطَاءِ الْقرشِي حَدثنَا عبد الرَّحِيم بن زيد الْعمي عَنْ أَبِيهِ عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَكِن لَيْسَ لَهُ إِسْنَاد قوي وَقد رويناهُ من طرق شَتَّى مَوْقُوْفًا كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَفعه غَرِيْبٌ جدا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرو کیونکہ علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرتا ہے اس کا حصول عبادت ہے اس کا مذاکرہ کرنا تسبیح ہے اس بارے میں بحث کرنا جہاد ہے اس کی تعلیم اس شخص کو دینا جو اس سے واقف نہ ہو صدقہ ہے' اور اس کے اہل

Marfat.com

افراد پراسے خرچ کرنا نیکی ہے' کیونکہ یہ حلال اور حرام کے درمیان امتیاز واضح کرتا ہے اور اہل جنت کے راستوں کا مینارہ ہے' اور یہ وحشت میں غمخوار اور غربت میں ساتھی ہے خلوت میں بات چیت کرنے والا ہے خوشحالی اور تنگی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا ہے دشمن کے خلاف ہتھیار ہے دوستوں کے نزدیک زینت کا باعث ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا کرے گا' اور انہیں بھلائی کے بارے میں قائد بنادے گا جن کی پیروی کی جائے گی ان کے افعال کی اقتداء کی جائے گی ان کی رائے کو قبول کیا جائے گا فرشتے ان کی دوستی کے خواہش مند ہوں گے اپنے پروں کے ذریعے ان کو چھوئیں گے' اور ہر خشک اور تر چیز یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گی خشکی کے کیڑے مکوڑے، درندے' اور جانور بھی (ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے) اس کی وجہ یہ ہے کہ علم دلوں کو جہالت سے زندگی عطا کرتا ہے' اور بصیرت کو تاریکی سے روشنی عطا کرتا ہے علم کے ذریعے آدمی نیک لوگوں کے مقام تک پہنچ جاتا ہے' اور بلند مرتبوں تک پہنچ جاتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' علم کے بارے میں غور وفکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر ہے' اور اس کا ایک دوسرے کو درس دینا قیام کرنے کے برابر ہے یہ صلہ رحمی کرواتا ہے اس کے ذریعے حرام کے مقابلے میں حلال کی شناخت حاصل ہوتی ہے یہ عمل کا پیشوا ہے' اور عمل اس کا پیروکار ہے یہ سعادت مند لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے' اور بدعت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں''۔

یہ روایت علامہ ابن عبدالبر نمری نے اپنی کتاب ''العلم'' میں موسیٰ بن محمد عطاء قرشی کے حوالے سے ان کی سند کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' تاہم اس کی سند قوی نہیں ہے ہم نے یہ روایت متعدد حوالوں سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہی بات بیان کی ہے' اس روایت کا مرفوع ہونا انتہائی غریب ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

108 - وَعَنْ صَفْوَان بن عَسَّال الْمُرَادِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِد متكيء على برد لَهُ اَحْمَر فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ جِئْت أطلب الْعلم فَقَالَ مرْحَبًا بطالب الْعلم اِن طَالب الْعلم تحفه الْمَلَائِكَة بأجنحتها ثُمَّ يركب بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يبلغُوا السَّمَاء الدُّنْيَا من محبتهم لما يطْلب .رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن مَاجَه نَحْوه بِاخْتِصَار وَيَاْتِىْ لَفْظِه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی سرخ چادر سے ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! میں علم کے حصول کے لئے آیا ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کے طالب کو خوش آمدید! بے شک علم کے طالب کو فرشتے اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں اور پھر وہ ایک دوسرے کے اوپر سوار ہوتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فرشتے اس طالب علم کی طلب سے محبت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں

Marfat.com

امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کیا ہے یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت مختصر طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئیں گے۔

109 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طلب الْعلم فَرِیضَة علی کل مُسْلِم وَوَاضِع الْعلم عِنْد اَهله کمقلد الْخَنَازِیر الْجَوْهَر واللؤلؤ وَالذَّهَب .

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَغَیْرِه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل شخص کو علم سکھانے والا شخص ایسے ہے جیسے خنزیر کو جواہرات موتی اور سونا پہنا دے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

110 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جَاءَهُ اَجله وَهُوَ یطْلب الْعلم لَقِی اللّٰه وَلَمْ یکن بَیْنه وَبَیْنَ النَّبِیین اِلَّا دَرَجَة النُّبُوَّة .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو علم کے حصول کے دوران موت آجائے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

111 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من طلب علما فأدركه كتب اللّٰه لَهُ كِفْلَیْنِ من الْاَجر وَمَنْ طلب علما فَلَمْ یُدْرِكْهُ كتب اللّٰه لَهُ كفلا من الْاَجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَرُوَاته ثِقَات وَفِیهِمْ کَلَام

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم حاصل کررہا ہو اور پھر اسے حاصل کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا اجر عطا کرتا ہے اور جو شخص علم کا حصول شروع کرے لیکن اسے پوری طرح حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک گنا اجر عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں تاہم ان راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

112 - وَرُوِیَ عَن سَخْبَرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجلَان علی رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یذکر فَقَالَ اجلسا فَاِنکمَا علی خیر فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وتفرق عَنهُ اَصْحَابه قاما فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك قلت لنا اجلسا فَاِنکمَا علی خیر ألنا خَاصَّة أم للنَّاس عَامَّة قَالَ مَا من عبد یطْلب الْعلم اِلَّا کَانَ کَفَّارَة مَا تقدم . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَاللَّفْظ لَهُ سَخْبَرَة بِالسِّین الْمُهْملَة

Marfat.com

الْمَفْتُوحَة وَالْخَاء الْمُعْجَمَة الساكنة وباء مُوَحدَة وَرَاء بعدهَا تَاء تَأنِيث فِيْ صحبته اخْتِلَاف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وعظ و نصیحت کررہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! کیونکہ تم بھلائی پر ہو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ سے فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اٹھ کر چلے گئے تو وہ دونوں صاحبان اٹھے اور اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہم سے فرمایا تھا تم دونوں بیٹھ جاؤ! کیونکہ تم دونوں بھلائی پر ہو تو کیا یہ چیز ہمارے ساتھ مخصوص ہے یا لوگوں کے لئے عام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ علم حاصل کرتا ہے تو یہ چیز اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے مختصر طور پر نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے روایت کے الفاظ اُنہی کے نقل کردہ ہیں لفظ ''سخبرہ'' میں ''سین'' پر زبر ہے اس کے بعد ''خ'' ساکن ہے اس کے بعد ''ب'' ہے اور اس کے بعد ''ۃ'' ہے جو تانیث کی ہے ان (یعنی حضرت سخبرہ) کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

113 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع يجرى للْعَبد اجرهن وَهُوَ فِيْ قَبره بعد مَوته من علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا يَسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْية وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ قَتَادَة تفرد بِهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَن الْعَرْزَمِي وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّد بن عبد اللّٰه الْعَرْزَمِي ضَعِيْفٍ غير انه قد تقدمه مَا يشْهد لبعضه وهما يَعْنِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ والْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذكره قبله لَا يخالفان الحَدِيْثِ الصَّحِيْح فَقَدْ قَالَ فِيْهِ اِلَّا من صَدَقَة جَارِيَة وَهُوَ يجمع مَا وردا بِهِ من الزِّيَادَة وَالنُّقْصَان انْتهى

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَيَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے جاری رہتا ہے حالانکہ وہ مرنے کے بعد قبر میں پہنچ چکا ہوتا ہے جو شخص کسی علم کی تعلیم دے یا نہر کھدوائے یا کنواں کھدوائے یا درخت لگوائے یا مسجد تعمیر کرے یا قرآن مجید (تحریر کرے یا لے کر دے) یا ایسی اولاد چھوڑ کر جائے جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام ابونعیم نے اسے حلیۃ الاولیاء میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے جسے عزرمی سے نقل کرنے میں ابونعیم نامی راوی منفرد ہیں امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے محمد بن عبداللہ عزرمی نامی راوی ضعیف ہے تاہم انہوں نے اس سے پہلے ان کے حوالے سے ایسی

Marfat.com

روایات نقل کی ہیں جن میں سے بعض میں یہ لگتا ہے کہ انہیں حدیث میں وہم ہو جاتا ہے یعنی یہ روایت اور جو روایت انہوں نے اس سے پہلے ذکر کی ہے' تاہم یہ دونوں روایات کسی صحیح روایت کے برخلاف نہیں ہیں' البتہ انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''البتہ صدقہ جاریہ کا معاملہ مختلف ہے'' لیکن یہ الفاظ ان تمام مفاہیم کو جامع ہیں جن میں کمی وبیشی پائی جاتی ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور وہ روایت بھی ان شاء اللہ آگے آجائے گی۔

114 - وَعَنْ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اكتسب مكتسب مثل فضل علم يهدى صَاحبه اِلٰى هدى اَوْ يرده عَن ردى وَمَا استقام دينه حَتّٰى يَسْتَقِيم عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهٗ وَالصَّغِير اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ حَتّٰى يَسْتَقِيم عقله واسنادهما مُتَقَارب

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی حاصل کرنے والے نے علم کی فضیلت جیسی کوئی چیز حاصل نہیں کی' کیونکہ یہ صاحب علم کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے' اور بے کار چیزوں سے اسے روک دیتا ہے' اور آدمی کا دین اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کا عمل درست نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اس کے علاوہ معجم صغیر میں بھی نقل کی ہے البتہ اس روایت میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

''جب تک اس کی عقل ٹھیک نہیں ہوتی'' ان دونوں روایات کی اسناد ایک دوسرے کے قریب کی ہیں۔

115 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا لباب يتعلمه الرجل اَحَبَّ اِلَیَّ من اَلف رَكْعَة تطوّعا وَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا جَاءَ الْمَوْت لطَالب الْعلم وَهُوَ على هٰذِهِ الْحَالة مَاتَ وَهُوَ شَهِيد .رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا انه قَالَ خير لَهٗ من اَلف رَكْعَة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: ان دونوں حضرات نے علم کے ایک باب کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جسے کوئی آدمی سیکھتا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ایک ہزار نوافل ادا کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی طالب علم کو علم کے حصول کے دوران موت آجائے' تو وہ شہید ہونے کے عالم میں مرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: ''یہ اس کے لئے ایک ہزار رکعات ادا کرنے سے بہتر ہے''۔

116 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر لَاَن تغدُو فتعلم

Marfat.com

آیَة من کتاب اللّٰه خیر لَكَ من اَن تصلی مائَة رَکْعَة وَلَاَن تغْدُو فتعلم بَابا من الْعلم عمل بِهِ اَوْ لم یعْمل بِهِ خیر لَكَ من اَن تصلی اَلف رَکْعَة ۔رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوذر! تم صبح کے وقت جا کر اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا علم حاصل کرو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک سو رکعات (نوافل) ادا کرو اور تم صبح کے وقت جا کر علم سے متعلق ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جائے یا اس پر عمل نہ کیا جائے' تو یہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعات ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

117 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الدُّنْیَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِیْهَا اِلَّا ذکر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا ملعون ہے' اور اس میں جو کچھ بھی ہے وہ معلون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، ذکر کرنے والے افراد، عالم، اور طالب علم کا معاملہ مختلف ہے (یعنی یہ ملعون نہیں ہیں)''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

118 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم بَابا من الْعلم لیعلم النَّاس أعطی ثَوَاب سَبْعِیْنَ صدیقا ۔رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِیْ مُسْند الفردوس وَفِیْهِ نکَارَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص علم کا ایک باب سیکھے' تا کہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے' تو اسے ستر صدیقین کا اجر و ثواب دیا جائے گا''۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

119 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل تعلم کلمة اَوْ کَلِمَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَربعا اَوْ خمسا مِمَّا فرض اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فیتعلمهن ویعلمهن اِلَّا دخل الْجنَّة

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة فَمَا نسیت حَدِیْثا بعد اِذْ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَاِسْنَاده حسن لَو صَحَّ سَمَاع الْحسن من اَبِیْ هُرَیْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں فرض قرار دی ہیں ان میں سے کسی ایک کلمے یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات کا جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اور (وہ ان کا علم حاصل کر کے) ان کی تعلیم دیتا ہے' تو وہ جنت میں داخل ہو گا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی میں نے یہ کلمات سنے ہیں اس کے بعد سے میں کبھی

Marfat.com

کوئی حدیث نہیں بھولا۔

یہ روایت امام ابونعیم نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے بشرطیکہ حسن بصری کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہو۔

120 - وَعنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الصَّدَقَة اَن يتعَلَّم الْمَرْءِ الْمُسْلِم علما ثُمَّ يُعلمهُ اَخَاهُ الْمُسْلِم .رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ من طَرِيْق الْحسن اَيْضًا عَنْ اَبِي هُرَيْرَة

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کرے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو اس کی تعلیم دے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالے سے ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

121 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ على هَلَكته فِي الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه الْحِكْمَة فَهُوَ يقْضِي بهَا وَيعلمهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم الْحَسَد يُطلق وَيُرَاد بِهِ تمنى زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْغِبطَة وَهُوَ تمنى مثل مَا لَهُ وَهٰذَا لَا بَاس بِهِ وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اس مال کو حق کے راستے میں خرچ کرنے کی اسے توفیق دی ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے جب لفظ حسد مطلق طور پر استعمال ہو اور اس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ جس شخص سے حسد کیا جا رہا ہے اس کے پاس موجود نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے تو یہ چیز حرام ہے اور جب یہ لفظ ایسی جگہ پر استعمال ہو رہا ہو کہ اس سے مراد رشک کرنا ہو یعنی یہ آرزو کرنا کہ آدمی کو دوسرے شخص کی مانند نعمت نصیب ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہاں یہی (مفہوم) مراد ہے۔

حديث 121:صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل من يقوم بالقرآن - حديث: 1392' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ فضائل القرآن' باب حظر الحسد إلا في اثنتين : رجل آتاه الله القرآن - حديث:3126' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر إباحة الحسد لمن أوتي الحكمة - حديث:90' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الحسد - حديث:4206' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضائل القرآن' من قال : الحسد في قراءة القرآن - حديث: 29670' السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' الاغتباط في العلم - حديث: 5669' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب وجوه الصدقة' حديث: 7363' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3981' مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 98' البحر الزخار مسند البزار - قيس بن أبي حازم' حديث: 1665' مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث: 1047' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1735' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث: 12941' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الحادي والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7250

Marfat.com

122 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل مَا بَعَثَنِیْ اللّٰه بِهٖ من الْهدی وَالْعلم کَمثل غیث أَصَاب اَرْضًا فَکَانَت مِنْهَا طَائِفَة طیبَة قبلت المَاء وأنبتت الْکلأ والعشب الْکثیر فَکَانَ مِنْهَا أجادب اَمْسَکت المَاء فنفع اللّٰه بهَا النَّاس فَشربُوا مِنْهَا وَسقوا وزرعوا وَأَصَاب طَائِفَة أُخْرَی مِنْهَا اِنَّمَا هِیَ قیعان لَا تمسك مَاء وَلَا تنْبت کلأ فَذٰلِكَ مثل من فقه فِیْ دین اللّٰه تَعَالٰی ونفعه مَا بَعَثَنِیْ اللّٰه بِهٖ فَعلم وَعلم وَمثل من لم یرفع بذٰلِكَ رَأْسا وَلَمْ یقبل هدی اللّٰه الَّذِیْ أرْسلت بِهٖ .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے، جس ہدایت اور علم کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال بارش کی مانند ہے جو کسی زمین پر پڑتی ہے، تو اس زمین کا کچھ حصہ صاف ہوتا ہے وہ پانی کو جذب کر لیتا ہے اور وہاں سبزہ پیدا ہو جاتا ہے اور گھاس پیدا ہوتی ہے، اور زمین کا کچھ حصہ عمدہ (یعنی نرم) ہوتا ہے وہاں پانی رک جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ لوگ اس پانی کو پیتے ہیں اور اس کے ذریعے (جانوروں کو) پلاتے ہیں زراعت میں استعمال کرتے ہیں زمین کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہوتا ہے جہاں نہ پانی رک سکتا ہے، اور نہ ہی گھاس پیدا ہو سکتی ہے، تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی اس کا علم) حاصل کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے، جس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے نفع دیتا ہے وہ یہ علم حاصل کرتا ہے، اور اس کی تعلیم دیتا ہے، اور جو شخص اس (ہدایت اور رہنمائی جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے) کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے (اس کی مثال چٹیل میدان کی طرح ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

123 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا یلْحق الْمُؤمن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره وَولدا صَالحا ترکه اَوْ مُصحفا وَرثهُ اَوْ مَسْجدا بناه اَوْ بَیْتا لِابْنِ السَّبِیْل بناه اَوْ نَهرا أجراه اَوْ صَدَقَة أخرجهَا من مَاله فِیْ صِحَّته وحیاته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه مثله اِلَّا انه قَالَ اَوْ نَهرا کراه وَقَالَ یَعْنِیْ حفره وَلَمْ یذکر الْمُصحف

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے جو چیزیں اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے ایک علم ہے، جسے اس نے حاصل کیا اور اسے پھیلایا اور نیک اولاد ہے، جسے وہ چھوڑ کر جاتا ہے، اور قرآن مجید ہے، جسے وہ وراثت میں چھوڑ کر جاتا ہے یا مسجد ہے، جسے اس نے بنایا ہوتا ہے یا مسافر خانہ ہے، جسے اس نے بنایا ہوتا ہے یا نہر ہے، جسے اس نے جاری کیا ہوتا ہے یا وہ صدقہ ہے، جسے اس نے اپنی صحت کے دوران اور اپنی زندگی کے دوران نکالا ہوتا ہے ان (سب) کا اجر و ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ نہر جسے اس نے کھدوایا ہو' یعنی اسے کھدوایا ہو اور انہوں نے اپنی روایت میں قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا۔

124 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِهِ اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهُ .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب انسان مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرتی رہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

125 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا يخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح يَدْعُو لَهُ وَصدقَة تجْرِي يبلغهُ أجرهَا وَعلم يعْمل بِهِ من بعده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اپنے پیچھے جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے اس میں سب سے بہتر تین چیزیں ہیں وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے وہ صدقہ جو جاریہ ہو' اور اس کا اجر آدمی تک پہنچتا رہے' اور وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

126 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاء هٰذِهِ الْاُمة رجلَانِ رجل آتَاهُ اللّٰه علما فبذله للنَّاس وَلَمْ يَاْخُذ عَلَيْهِ طَمَعا وَلَمْ يشْتر بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ تستغفر لَهُ حيتان الْبَحْر ودواب الْبر وَالطير فِيْ جو السَّمَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار وينادي مُنَاد هٰذَا الَّذِي آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِهِ ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن خِدَاش وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَحده فِيْمَا أعلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کے علماء دو قسم کے ہوں گے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہوگا' اور وہ اسے لوگوں پر خرچ کرے گا' اور وہ اس کے عوض میں کوئی لالچ نہیں رکھے گا' اور اس کا معاوضہ وصول نہیں کرے گا وہ ایسا شخص ہوگا جس کے لئے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے جانور آسمان کی فضا کے پرندے دعائے مغفرت کریں گے' اور ایک وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہوگا وہ اس کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے کنجوسی سے کام لے گا وہ اس بارے میں لالچ رکھے گا' اور اس کے عوض میں معاوضہ وصول کرے گا'

Marfat.com

تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اور ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ نے علم عطا کیا تھا اور اس نے اس علم کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے کنجوسی سے کام لیا اس کے بارے میں لالچ رکھا اس کے ذریعے معاوضہ وصول کیا تو جب تک حساب ختم نہیں ہوتا اس وقت تک (یہ اعلان ہوتا رہے گا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں عبداللہ بن خداش نامی راوی ہے' جسے میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

127 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْعلم قبل اَن یقبض وَقَبضه اَن یرفع وَجمع بَیْنَ اِصبعیه الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تلِی الْاِبْهَام هٰکَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالم والمتعلم شریکان فِی الْخَیْر وَلَا خیر فِیْ سَائِر النَّاس .رَوَاهُ ابْن مَاجه من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

قَوْلِه وَلَا خیر فِیْ سَائِر النَّاس اَی فِیْ بَقِیَّة النَّاس بعد الْعَالم والمتعلم وَهُوَ قریب الْمَعْنی من قَوْلِه الدُّنْیَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِیْهَا اِلَّا ذکر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلماوَتقدم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس علم کو حاصل کرلو! اس سے پہلے کہ اسے اٹھالیا جائے' اور اس کا اٹھانا یہ ہے کہ اس کو اوپر لے جایا جائے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا اور فرمایا: عالم اور طالب علم بھلائی میں اس طرح شراکت دار ہوتے ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید نامی راوی کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: (باقی) ''سارے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ عالم اور طالب علم کے بعد باقی رہ جانے والے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے' اور یہ روایت اس روایت کے مضمون کے قریب ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''دنیا ملعون ہے' اور دنیا میں موجود سب کچھ ملعون ہے البتہ اللہ کے ذکر اور جو شخص اللہ کا ذکر کرے وہ اور عالم اور طالب علم' ان کا معاملہ مختلف ہے''۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

128 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن مثل الْعلمَاء فِی الْاَرْض کَمثل النُّجُوْم یهتدی بهَا فِیْ ظلمات الْبر وَالْبَحْر فَاِذَا انطمست النُّجُوْم أوشك اَن تضل الهداة

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِیْ حَفْص صَاحب أنس عَنهُ وَلَمْ أعرفهُ وَفِیْه رشدین اَیْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین میں علماء کی مثال (آسمان میں موجود) ستاروں کی مانند ہے جن کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے' اور جب ستارے بجھ جائیں (یعنی غروب ہو جائیں) تو اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے

Marfat.com

کہ ہدایت پانے والے (یا ہدایت دینے والے) لوگ گمراہ ہو جائیں (یعنی وہ راستہ بھٹک جائیں)''۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو حفص کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور میں ان صاحب سے واقف نہیں ہوں اس روایت کی سند میں رشدین نامی راوی بھی ہے۔

129 - وَعَنْ سهل بن معَاذ بن أنس عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من علم علما فَلَهُ أجر من عمل بِهِ لَا ينقص من أجر الْعَامِل شَيْءٍ .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَسَهل يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ سہل بن معاذ بن انس اپنے والد کے حوالے سے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) یہ روایت نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی علم کی تعلیم دے' تو اسے اس علم پر عمل کرنے والے کا سا اجر ملے گا' اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی سہل کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

130 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ ذكر لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلَان اَحدهمَا عَابِد وَالْاخر عَالم فَقَالَ عَلَيْهِ أفضل الصَّلَاة وَالسَّلَام فضل الْعَالم على العابد كفضلي على أدناكم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله وَمَلَائِكَته وَاَهْلِ السَّمٰوَات وَالْاَرْض حَتَّى النملة فِيْ جحرها وَحَتَّى الْحُوت ليصلون على معلم النَّاس الْخَيْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عَائِشَة مُخْتَصِرًا قَالَ معلم الْخَيْر يَسْتَغْفر لَهٗ كل شَيْءٍ حَتَّى الْحيتَان فِي الْبَحْر

❀❀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک شخص عبادت گزار تھا اور دوسرا عالم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عالم کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تم میں سے عام شخص پر حاصل ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اور آسمان والے' اور زمین والے یہاں تک کہ اپنی بل میں موجود چیونٹی اور مچھلیاں تک' لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے اس روایت کو امام بزار نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مختصر حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی (اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں)''۔

Marfat.com

131 - وَعَنْ ثَعْلَبَة بن الحكم الصَّحَابِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعُلَمَاء يَوْم الْقِيَامَة اِذا قعد على كرسيه لفصل عباده اِنِّيْ لم أجعَل علمي وحلمي فِيكُمْ اِلَّا وَاَنا اُرِيد اَن اَغفر لكم على مَا كَانَ فِيكُمْ وَلَا اُبَالِي .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَانْظُر اِلٰى قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى علمي وحلمي وأمعن النّظر فِيهِ يَتَّضِح لَك بِاِضافته اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ انه لَيْسَ الْمُرَاد بِهٖ علم اكثر اَهْلِ الزَّمَان الْمُجَرّد عَن الْعَمَل بِهٖ وَالْاِخلاص

❀❀ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے اپنی کرسی پر (اپنی شان کے مطابق) تشریف فرما ہوگا اس وقت وہ علماء سے یہ فرمائے گا:

''میں نے اپنا علم اور اپنی بردباری تمہارے اندر صرف اس لئے رکھی تھی کیونکہ میں یہ چاہتا تھا کہ میں تمہاری مغفرت کردوں خواہ تمہارے اندر جو مرضی خامی ہو میں اس کی کوئی پروا نہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: آپ روایت کے ان الفاظ کی طرف دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''میرا علم اور میری بردباری''۔

آپ اس کے بارے میں غور وفکر کریں تو آپ کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ان چیزوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے اور یہاں وہ علم مراد نہیں ہے جو اکثر اہل زمانہ کے پاس ہے جو عمل اور اخلاص سے عاری ہوتا ہے۔

132 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث اللّٰه الْعباد يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ يُمَيِّز الْعلمَاء فَيَقُوْلُ يَا معشر الْعلمَاء اِنِّيْ لم اَضع علمي فِيكُمْ لأعذبكم اذْهَبُوا فَقَدْ غفرت لكم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا: اے علماء کے گروہ! میں نے تمہارے اندر اپنا علم اس لئے نہیں رکھا تھا تاکہ میں تمہیں عذاب دوں تم لوگ جاؤ! میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

133 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجاء بالعالم وَالْعَابِد فَيُقَالُ للعابد ادخل الْجنَّة وَيُقَال للْعَالم قف حَتّٰى تشفع للنَّاس .رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيْره

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ایک عالم اور ایک عبادت گزار کو لایا جائے گا پھر عبادت گزار کو کہا جائے گا: تم جنت میں داخل

Marfat.com

ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہرو اور لوگوں کی شفاعت کرو''۔

یہ روایت اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

134 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَث الْعَالم وَالْعَابد فَيُقَالُ للعابد ادخل الْجَنَّة وَيُقَال للْعَالم اثْبتْ حَتّٰى تشفع بِمَا اَحْسَنت أدبهم ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) ایک عالم اور ایک عبادت گزار کو زندہ کیا جائے گا' اور عبادت گزار سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہر جاؤ اور پہلے ان لوگوں کی شفاعت کرو جن کی تم نے تعلیم و تربیت کی تھی''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

135 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعَالم على العابد سَبْعُوْنَ دَرَجَة مَا بَيْن كل دَرَجَتَيْنِ حضر الْفرس سَبْعِيْنَ عَاما وَذٰلِكَ لَان الشَّيْطَان يبدع الْبِدْعَة للنَّاس فيبصرها الْعَالم فينهى عَنْهَا وَالْعَابِد مقبل على عبَادَة ربه لَا يتَوَجَّه لَهَا وَلَا يعرفهَا

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَعجز الحَدِيْث يشبه المدرج حضر الْفرس يَعْنِي عدوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عالم کو عبادت گزار پر ستر درجہ فضیلت ہے جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ کوئی گھڑ سوار ستر سال میں طے کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے لئے کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے' اور عالم اس کی بصیرت حاصل کر کے اس سے منع کرتا ہے جبکہ عبادت گزار صرف اپنے پروردگار کی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے نہ وہ بدعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے' نہ وہ اسے پہچان سکتا ہے''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' اور یہ حدیث اس بات سے عاجز ہے کہ یہ مدرج سے مشابہت رکھے' اور حضر الفرس کا مطلب اس کا فاصلہ طے کرنا ہے۔

136 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيه وَاحِد اَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد ۔رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ روح بن جنَاح تفرد بِه عَن مُجَاهد عَنهُ

حديث136: سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث:220' سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة' حديث:2673' سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث:2711' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6276' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث:10894' مسند الشهاب القضاعي - لكل شيء عماد وعماد هذا الدين الفقه' حديث:197' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في فضل العلم وشرف مقداره' حديث:1670

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے''۔
یہ روایات امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے روح بن جناح کے حوالے سے نقل کی ہے اور مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کرنے وہ منفرد ہیں۔

137 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عبد اللّٰه بِشَیْءٍ أفضل من فقه فِیْ دين و لفقيه وَاحِد اشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد وَلِكُلِّ شَیْءٍ عماد وعماد هٰذَا الدّين الْفِقْه
وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِاَن اَجلِس سَاعَة فأفقه اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أحيي لَيْلَةَ الْقدر
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَيْهَقِیّ اِلَّا انه قَالَ اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أحيي لَيْلَةً اِلَی الصَّباح وَقَالَ الْمَحْفُوْظ هٰذَا اللَّفْظ من قَول الزُّهْرِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''کسی بھی بندے نے اللہ تعالیٰ کی اس سے زیادہ فضیلت والی عبادت نہیں کی (جو فضیلت) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے (کو حاصل ہے) اور ایک فقیہ (یعنی عالم) شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون (اس کی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ ہے''۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی کے لئے بیٹھ کر دین کا علم حاصل کروں، یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شبِ قدر میں رات بھر عبادت کرتا رہوں''۔
یہ روایت امام دارقطنی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر صبح ہونے تک عبادت کرتا رہوں''۔
وہ فرماتے ہیں: زیادہ مستند طور پر یہ الفاظ زہری کے قول کے طور پر منقول ہیں۔

138 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر بسوق الْمَدِيْنَةِ فَوقف عَلَيْهَا فَقَالَ يَا اَهْلِ السُّوق مَا أعجزكم قَالُوْا وَمَا ذَاك يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ ذَاكَ مِيرَاث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم وَاَنْتُمْ هَا هُنَا اَلا تذهبون فتأخذون نصيبكم مِنْهُ قَالُوْا وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِی الْمَسْجد فَخَرجُوْا سرَاعًا ووقف اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَهُمْ حَتّٰى رجعُوْا فَقَالَ لَهُمْ مَا لكم فَقَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قد اَتَيْنَا الْمَسْجد فَدَخَلْنَا فِيْهِ فَلَمْ نر فِيْهِ شَيْئًا يقسم فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَا رَاَيْتُمْ فِی الْمَسْجد اَحَدًا قَالُوْا بَلٰى رَاَينَا قوما يصلونَ وقوما يقرؤون الْقُرْآن وقوما يتذاكرُوْنَ الْحَلَال وَالْحرَام فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَيحكم فَذَاك مِيرَاث مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرے، تو وہاں ٹھہر گئے اور بولے: اے بازار والو! تم لوگ کیوں عاجز آ گئے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کے

Marfat.com

رسول کی میراث ہے جو تقسیم ہورہی ہے اور تم لوگ یہاں موجود ہو کیا تم لوگ جاکر اس میں سے اپنا حصہ وصول نہیں کرتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مسجد میں ہے تو وہ لوگ تیزی سے وہاں سے نکلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے لئے وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ واپس آئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! ہم مسجد گئے اس میں داخل ہوئے ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو قرآن کی تلاوت کررہے تھے اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو حلال اور حرام کے بارے میں بحث و مباحثہ کررہے تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہی (علم دین کی تعلیم) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل:

139 - وَعَنْ جَابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان علم فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم على اللِّسَان فَذَاك حجَّة اللّٰه على ابْن آدم .رَوَاهُ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ الْخَطِيب فِيْ تَارِيخه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم عَن الْحسن مُرْسلا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک علم وہ ہے جو دل میں ہو یہ نفع دینے والا علم ہے اور ایک علم وہ ہے جو (صرف) زبان پر ہو یہ آدمی کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے''۔

یہ روایت حافظ ابوبکر خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ ابن عبدالبر نمری نے اپنی کتاب ''العلم'' میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

140 - وَرُوِيَ عَن حرج أنس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان فَعلم ثَابت فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم فِي اللِّسَان فَذَاك حجَّة اللّٰه على عباده .رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِيْ مُسْند الفردوس والأصبهاني فِيْ كِتَابه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن الفضيل بن عِيَاض من قَوْله غير مَرْفُوْع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم دو قسم کے ہیں ایک وہ علم ہے جو دل میں مضبوط ہوتا ہے وہ نفع دینے والا علم ہے اور ایک وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہوتا ہے یہ بندوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے''۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے اصبہانی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے فضیل بن عیاض کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

Marfat.com

141 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ من الْعلم كَهَيْئَةِ الْمكنون لَا يُعلمهُ اِلَّا الْعلمَاء بِاللّٰهِ تَعَالٰی فَاِذَا نطقوا بِهٖ لَا يُنكره اِلَّا اَهْلِ الْغرَّة بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمی فِی الْمسند وَاَبُوْ عبد الرَّحْمٰن السّلمِیّ فِی الْاَرْبَعين الَّتِیْ لَهُ فِی التصوف

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ علم ایسے ہیں جو پوشیدہ ہوتے ہیں اوران کے بارے میں صرف ان لوگوں کوعلم ہوتا ہے جوعارف باللہ ہوں اور جب وہ اس علم کے حوالے سے کلام کرتے ہیں' تو ان کا انکارصرف وہ لوگ کرتے ہیں جواللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں''۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے اپنی مسند میں نقل کی ہے جبکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ''اربعین'' میں نقل کی ہے جوتصوف کے بارے میں انہوں نے ترتیب دی ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِی الرحلة فِیْ طلب الْعلم

باب: علم کے حصول کے لئے سفر کرنے کی ترغیب

142 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهٗ بِهٖ طَرِيْقا اِلَی الْجنَّة .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِی الْبَاب قبله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے' مکمل روایت کے طور پر' اس سے پہلے والے باب میں گزرچکی ہے۔

143 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش قَالَ أتيت صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَاءَ بك قلت أنبط الْعلم قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من خَارج من بَيته فِیْ طلب الْعلم اِلَّا وضعت لَهُ الْمَلَائِكَة اَجْنِحَتهَا رضَا بِمَا يصنع

حدیث 143: صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الأحداث الموجبة للوضوء - باب ذكر وجوب الوضوء من الغائط والبول والنوم' حديث: 17' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر بسط الملائكة أجنحتها لطلبة العلم - حديث: 85' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 224' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب كم يمسح على الخفين' حديث: 763' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث صفوان بن عسال المرادی - حديث: 17787' مسند الحميدی - حديث صفوان بن عسال المرادی رضی الله عنه' حديث: 851' المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمی - عاصم بن أبی النجود عن زر' حديث: 7185

Marfat.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد
قَوْلِهِ أنبط الْعلم اَى أطلبه وأستخرجه

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کے حصول کے لئے آیا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تو اس کے اس عمل سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اس کے علاوہ امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ انبط العلم اس سے مراد اسے طلب کرنا اور نکالنا ہے۔

144 - وَعَنْ قبيصَة بن الْمخَارِق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا قبيصَة مَا جَاءَ بك قلت كبرت سني ورق عظمي فأتيتك لتعلمني مَا يَنْفَعنِي اللّٰه تَعَالٰى بِهٖ فَقَالَ يَا قبيصَة مَا مَرَرْت بِحجر وَلَا شجر وَلَا مدر إِلَّا اسْتغْفر لَك يَا قبيصَة إِذا صليت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ تعاف من الْعَمى والجذام والفلج يَا قبيصَة قل اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلك مِمَّا عنْدك وأفض عَليّ من فضلك وانشر عَليّ من بركاتك .رَوَاهُ أَحْمد وَفِي إِسْنَاده راو لم يسم

❀❀ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' اور ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں' تاکہ آپ مجھے اس چیز کی تعلیم دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تم جس بھی پتھر یا درخت یا مٹی کے ڈھیلے کے پاس سے گزرے ان سب نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی: اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کرلو تو تم تین مرتبہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ پڑھا کرو تم نابینا پن، جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے اے قبیصہ! تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں' جو تیرے پاس ہے' اور تو اپنا فضل مجھ پر نازل کردے' اور اپنی برکتیں مجھ پر پھیلا دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

145 - وَعَنْ أبي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غدا إِلَى الْمَسْجِد لَا يُرِيد إِلَّا أَن يتَعَلَّم خيرا أَوْ يُعلمهُ كَانَ لَهُ كَأجر حَاج تَاما حجَّته .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا مقصد صرف بھلائی کی تعلیم حاصل کرنا یا اس کی تعلیم دینا ہوتا ہے تو اسے ایسے حاجی کی مانند اجر ملتا ہے جس نے اپنا حج مکمل کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

146 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من جَاءَ مَسْجِدی هٰذَا لم یَاْته اِلَّا لخیر یتعلمه اَوْ یُعلمهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَة الْمُجَاهدین فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَمَنْ جَاءَ بِغَیْر ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَة الرجل ینظر اِلٰی مَتَاع غَیْره

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَیْهَقِیّ وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَاده من ترك وَلَا أجمع علی ضعفه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص میری اس مسجد میں آئے اور اس کا مقصد صرف بھلائی کی تعلیم حاصل کرنا یا اس کی تعلیم دینا ہو تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے آئے تو وہ ایسے شخص کی مانند ہوگا جو کسی دوسرے کے سامان پر نظر رکھے ہوئے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جسے متروک قرار دیا گیا ہو یا جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

147 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا انتعل عبد قطّ وَلَا تخفف وَلَا لبس ثوبا فِیْ طلب علم اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ ذنُوبه حَیْثُ یخطو عتبَة دَاره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط .قَوْله تخفف اَی لبس خفه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس بھی بندے نے علم کے حصول کے لئے جوتے پہنے یا موزے پہنے یا لباس پہنا تو جیسے ہی وہ اپنے گھر کی چوکھٹ سے قدم نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ تخفف سے مراد موزے پہننا ہے۔

148 - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ طلب الْعلم فَهُوَ فِیْ سَبِیْل اللّٰه حَتّٰی یرجع .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث حسن

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

149 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من غَدا یُرِید الْعلم یتعلمه

Marfat.com

لِلّٰه فتح اللّٰه لَهُ بَابا اِلَى الْجَنَّة وفرشت لَهُ الْمَلَائِكَة أكنافها وصلت عَلَيْهِ مَلَائِكَة السَّمٰوَات وحيتان الْبَحْر وللعالم من الْفضل على العابد كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْر على اَصْغَر كَوْكَب فِي السَّمَاء وَالْعُلَمَاء وَرَثَة الْاَنْبِيَاء اِن الْاَنْبِيَاء لم يورثوا دِيْنَارا وَلَا درهما وَلكنهُمْ ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذه اَخذ بحظه

وَمَوْت الْعَالم مُصِيبَة لَا تجبر وثلمة لَا تسد وَهُوَ نجم طمس موت قَبيلَة أيسر من موت عَالم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَيْسَ عِنْدهم موت الْعَالم اِلٰى آخِره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ من رِوَايَة الْوَلِيد بن مُسْلِم .حَدثنَا خَالِد بْن يَزِيْد بن اَبِيْ مَالك عَن عُثْمَان بن اَيمن عَنهُ وَسَيَاْتِيْ فِي الْبَاب بعده حَدِيْثِ اَبِيْ الردين اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تاکہ وہ اللہ کی رضا کے لئے وہ علم حاصل کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیتا ہے' اور فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں آسمانوں کے فرشتے سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور عالم شخص کو عابد شخص پر وہ فضیلت حاصل ہے جو چودھویں رات کے چاند کو آسمان میں موجود سب سے چھوٹے ستارے پر حاصل ہوتی ہے' اور علماء' انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں بلکہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' تو جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے وہ اپنے حصے کو حاصل کر لیتا ہے' اور عالم کا انتقال کر جانا ایسی مصیبت ہے' جس کا کوئی حل نہیں ہے ایک ایسا شگاف ہے' جسے بند نہیں کیا جا سکتا' وہ ایک ستارہ تھا' جو بجھ گیا' ایک پورے قبیلے کا مر جانا ایک عالم کے انتقال سے زیادہ آسان ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں'' عالم کا انتقال کر جانا'' یہاں سے لے کر اس کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ ولید بن مسلم کے نقل کردہ ہیں انہوں نے خالد بن یزید بن ابو مالک کے حوالے سے عثمان بن ایمن کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے عنقریب اس کے بعد والے باب میں ابوردین کی نقل کردہ روایت آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْغِيْب فِيْ سَمَاع الحَدِيْثِ وتبليغه ونسخه والترهيب من الْكَذِب عَلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

باب: حدیث کے سماع، اس کی تبلیغ اور اسے (تحریری طور پر) نقل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

150 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نضر اللّٰه امرأ

Marfat.com

سمع منا شَيْئًا فَبَلغهُ كَمَا سَمعه فَرب مبلغ أوعى من سامع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه اِلَّا انه قَالَ رحم الله امْرأ .وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . قَوْلِهِ نضر هُوَ بتَشْدِيد الضَّاد الْمُعْجَمَة وتخفيفها حَكَاهُ الْخطابِيّ وَمَعْنَاهُ الدُّعَاء لَهُ بالنضارة وَهِي النِّعْمَة والبهجة وَالْحسن فَيكون تَقْدِيْره جمله الله وزينه وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی چیز سن کر اسے اسی طرح آگے منتقل کر دے' جس طرح اس کو سنا تھا کیونکہ بعض اوقات وہ شخص جس کی طرف بات منتقل کی گئی ہو وہ (ہم سے براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے'' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

روایت کے یہ الفاظ نضر اس میں ضاد پر شد ہے البتہ علامہ خطابی نے اس کو تخفیف کے ساتھ بھی نقل کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں خوش وخرم رہنے کی دعا دی جا رہی ہے ''نضارہ'' سے مراد نعمت اور خوشی اور خوبصورتی ہے' تو اب اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اسے آراستہ و پیراستہ رکھے ایک قول کے مطابق اس کا مطلب کچھ اور بھی ہے۔

151 - وَعَنْ زيد بن ثَابت قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نضر الله امْرأ سمع منا حَدِيْثا فَبَلغهُ غَيره فَرب حَامِل فقه اِلٰى من هُوَ أفقه مِنْهُ وَرب حَامِل فقه لَيْسَ بفقيه ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب مُسْلِم اِخلاص الْعَمَل لله ومناصحة وُلَاة الْاَمر وَلُزُوْم الْجَمَاعَة فَاِن دعوتهم تحيط من وَرَاءَ هُمْ وَمَنْ كَانَت الدُّنْيَا نِيَّته فرق الله عَلَيْهِ أمره وَجعل فقره بَيْن عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْته من الدُّنْيَا اِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ كَانَت الْاٰخِرَة نِيَّته جمع الله أمره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ بِتَقْدِيم وَتَاْخِير وروى صَدره اِلٰى قَوْلِهِ لَيْسَ بفقيه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة بِزِيَادَة عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے حدیث سن کر اسے دوسرے تک منتقل کر دے' کیونکہ بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا شخص' اس شخص تک اسے منتقل کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے' اور بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا شخص بذات خود عالم نہیں ہوتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا ہے عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا حکمرانوں کے لئے خیر خواہی اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے جو ان کے ساتھ نہیں ہوتے' اور جس شخص کی نیت محض دنیا ہو گی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کر دے گا اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا' اور دنیا اس کے پاس نہیں آئے گی صرف اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں ہو گی اور جس شخص کی نیت

Marfat.com

آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو اکٹھا کردے گا اس کا غنا اس کے دل میں ڈال دے گا' اور دنیا اس کی طرف فرمانبردار ہو کر آئے گی"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے روایت کا ابتدائی حصہ ان الفاظ تک نقل کیا ہے: "وہ عالم نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اضافی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

152 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَسْجد الْخيف من منى فَقَالَ نضر اللّٰه امْرأ سمع مَقَالَتِي فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم يسْمعهَا ثُمَّ ذهب بهَا اِلٰى من لم يسْمعهَا اَلا فَرب حَامِل فقه لَا فقه لَهُ وَرب حَامِل فقه اِلٰى من هُوَ أفقه مِنْهُ الحَدِيْث .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسجد خیف میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے یاد رکھے' اور محفوظ کر لے' اور اس شخص تک پہنچا دے جس نے اسے نہیں سنا تھا پھر وہ اس شخص تک پہنچا دے' جسے اس نے نہیں سنا تھا' خبردار! (بعض اوقات) براہ راست کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات براہ راست بات سیکھنے والا شخص' اس شخص تک بات کو منتقل کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

153 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالخيف خيف منى يَقُوْلُ نضر اللّٰه عبدا سمع مَقَالَتِي فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم يسْمعهَا فَرب حَامِل فقه لَهُ وَرب حَامِل فقه اِلٰى من هُوَ أفقه مِنْهُ ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب مُؤْمِن اِخلاص الْعَمَل لله والنصيحة لائمة الْمُسْلِمين وَلُزُوْم جَمَاعَتهمْ فَاِن دعوتهم تحفظ من وَرَاءَ هُمْ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مُخْتَصرًا وَمُطولًا اِلَّا انه قَالَ تحيط بياء بعد الْحَاء رَوَوْهُ كلهم عَنْ مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَن عبد السَّلام عَن الزُّهْرِيّ عَن مُحَمَّد بن جُبَيْر بن مطعم عَنْ اَبِيْهِ وَله عِنْد اَحْمد طَرِيْق عَن صَالح بن كيسَان عَن الزُّهْرِيّ وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے منیٰ کی مسجد خیف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے یاد کر لے' اور اسے محفوظ کر لے' اور اس کی تبلیغ اس شخص تک کر دے' جس نے اس کو نہیں سنا تھا کیونکہ بعض اوقات علم کی کوئی بات سیکھنے والا شخص اس بات کو اس شخص تک منتقل

Marfat.com

کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا ہے عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا مسلمان حکمران کے لئے خیرخواہی اور ان (مسلمانوں) کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی شامل ہوتی ہے جو ان کے ساتھ نہیں ہوتے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے مختصر اور طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے لفظ ''تحیط'' نقل کیا ہے ان سب حضرات نے یہ روایت محمد بن اسحاق کے حوالے سے عبدالسلام کے حوالے سے امام زہری کے حوالے سے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہے یہی روایت امام احمد نے صالح بن کیسان کے حوالے سے زہری سے نقل کی ہے' اور اس روایت کی سند حسن ہے۔

154 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خلفائی قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ خلفاؤك قَالَ الَّذِيْنَ يأتونَ من بعدِی يروون أحاديثی ويعلمونها النَّاس رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میرے بعد والوں پر رحم کرنا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد والے کون ہیں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے بعد آئیں گے' اور میری احادیث روایت کریں گے' اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

155 - وَعَنْ اَبِی الردين قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم يَجْتَمِعُوْنَ على كتاب الله يتعاطونه بَيْنَهُمْ اِلَّا كَانُوْا أضيافا لله وَاِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة حَتّٰى يَقُوْمُوا اَوْ يخوضوا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِه وَمَا من عَالم يخرج فِیْ طلب علم مَخَافَةَ اَن يَمُوْتَ اَوْ انتساخه مَخَافَةَ اَن يدرس اِلَّا كَانَ كالغازی الرَّائِح فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَمَنْ يبطیء بِهٖ عمله لم يسْرع بِهٖ نسبه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش

❀❀ حضرت ابورِدین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حوالے سے اکٹھے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں' تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان شمار ہوتے ہیں اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں' جب تک وہ اپنی جگہ سے اٹھتے نہیں ہیں یا کسی اور بات میں مصروف نہیں ہو جاتے ہیں' جب بھی کوئی عالم علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' جسے یہ اندیشہ ہو کہ یہ علم کہیں ختم نہ ہو جائے یا وہ عالم اس علم کو منتقل کرتا ہے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ ختم نہ ہو جائے' تو وہ اس غازی کی مانند ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) نکلتا ہے' اور جس شخص کا عمل اس کو سست کر دے' اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

Marfat.com

156 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِیَة اَوْ علم ینْتَفع بِهٖ اَوْ ولد صَالح یَدْعُو لَهٗ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِهٖ وَتقدم هُوَ وَمَا یَنْتَظِم فِیْ سلکه وَیَاْتِیْ لَهٗ نَظَائِر فِیْ نشر الْعلم وَغَیْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی ۔قَالَ الْحَافِظ وناسخ الْعلم النافع لَهٗ أجره وَأجر من قَرَاَهٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِهٖ من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِهٖ لهٰذَا الحَدِیْث وَاَمْثَاله وناسخ غیر النافع مِمَّا یُوجب الْاِثْم عَلَیْهِ وزره ووزر من قَرَاَهٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِهٖ من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِهٖ لما تقدم من الْاَحَادِیْث من سنّ سنة حَسَنَة اَوْ سَیِّئَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن آدم مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ اور وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے یہ روایت بھی گزری ہے' اور اس کی مانند دیگر روایات بھی گزری ہیں اور عنقریب ان کی مانند اور روایات آئیں گی' جو علم کو پھیلانے وغیرہ سے متعلق ہوں گی اگر اللہ نے چاہا۔

حافظ فرماتے ہیں: جو شخص نفع دینے والے علم کو (تحریری طور پر) نقل کرتا ہے اسے اس کا اجر ملتا ہے' اور جو شخص اس کی تحریر کو پڑھتا ہے یا اس سے آگے تحریری طور پر نقل کرتا ہے' تو جب تک اس کی تحریر باقی رہے گی اس وقت تک اس کا اجر بھی اس شخص کو ملتا رہے گا' اور جب تک اس کی تحریر پر عمل کیا جاتا رہے گا (اس وقت تک بھی اس کا اجر اسے ملے گا) اس کی دلیل یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث ہیں اور جو شخص غیر نافع علم کو تحریری طور پر نقل کرتا ہے جو علم اس پر گناہ کو لازم کرتا ہے' تو اس کا گناہ اور جو شخص کو اس پڑھے گا یا اس کو تحریری طور پر نقل کرے گا یا اس کے بعد اس پر عمل کرے گا' تو جب تک اس کی تحریر باقی رہے گی یا اس کی تحریر پر عمل باقی رہے گا' تو ان سب کا گناہ اسے ملتا رہے گا اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو اس سے پہلے گزر گئی ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جو کوئی اچھا طریقہ آغاز کرتا ہے یا برے طریقے کا آغاز کرتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

157 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلیّ فِیْ کتاب لم تزل الْمَلَائِکَة تستغفر لَهٗ مَا دَامَ اسْمِی فِیْ ذٰلِکَ الْکتاب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَغَیْرِهٖ وَرُوِیَ من کَلَام جَعْفَر بن مُحَمَّد مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ وَهُوَ أشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر تحریری طور پر درود بھیجتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک میرا نام اس تحریر میں موجود رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہی روایت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ زیادہ موزوں محسوس ہوتی ہے۔

Marfat.com

158 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كذب عَلىّ مُتَعَمدا فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعده مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا وَهٰذَا الحَدِيْث قد رُوِىَ عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة فِى الصِّحَاح وَالسّنَن وَالْمَسَانِيد وَغَيْرِهَا حَتّٰى بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ حدیث ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے صحاح، سنن مسانید اور دیگر کتابوں میں منقول ہے یہاں تک کہ یہ تواتر کی حد تک پہنچ جاتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

160 - وَعَنِ الْمُغيرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن كذبا عَلىّ لَيْسَ ككذب على اَحَد فَمَنْ كذب عَلىّ مُتَعَمدا فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا کسی اور کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی مانند نہیں ہے جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4 - التَّرْغِيْب فِىْ مجالسة الْعلمَاء

باب: علماء کی ہم نشینی اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

161 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مررتم برياض الْجَنَّة فارتعوا

حديث 158: صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب ما يكره من النياحة على الميت - حديث: 1242 صحيح مسلم - باب في التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم' حديث: 4 صحيح ابن حبان - ذكر إيجاب دخول النار لمتعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 31 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث أشعث بن جابر - حديث: 235 سنن الدارمي - باب اتقاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 245 سنن أبي داود - كتاب العلم' باب في التشديد في الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 3184 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 30 الآثار لأبي يوسف - باب الغزو والجيش' حديث: 912 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في تعمد الكذب على النبي صلى الله عليه وسلم وما جاء - حديث: 25701 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر الزبير بن العوام' حديث: 201 السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' من كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 5743 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة' باب البكاء على الميت - حديث: 4628 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2879 مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 336 مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث: 1114 مسند ابن الجعد - أحاديث حماد بن أبي سليمان' حديث: 301 البحر الزخار مسند البزار - محمود بن لبيد' حديث: 367 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 243 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1213 المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خالد بن عرفطة العذري' حديث: 3991

Marfat.com

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رياض الْجَنَّة قَالَ مجَالِس الْعلم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه راو لم يسم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو تو ان میں سے کچھ کھا پی لیا کرو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی محافل''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

162 - عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لُقْمَان قَالَ لِابْنِهِ يَا بني عَلَيْك بمجالسة الْعلمَاء واسمع كَلَام الْحُكَمَاء فَإِن اللّٰه ليحيي الْقلب الْمَيِّت بِنور الْحِكْمَة كَمَا يحيي الأَرْض الْميتَة بوابل الْمَطَر .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَليّ بن يزِيد عن الْقَاسِم وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ لغير هٰذَا الْمَتْن وَلَعَلَّه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: تم پر لازم ہے کہ تم علماء کی ہم نشینی اختیار کرو اور دانش وروں کا کلام سنو! کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور کے ذریعے مردہ دل کو زندگی عطا کر دیتا ہے' جس طرح وہ بنجر زمین کو بارش کے ذریعے زندگی دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن اس سے کچھ مختلف ہے' اور شاید وہ روایت موقوف ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

163 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى جلسائنا خير قَالَ من ذكركُمُ اللّٰه رُؤْيَته وَزَاد فِيْ علمكُمْ مَنْطِقه وذكركم بِالآخِرَة عمله .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا مبارك بن حسان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا ہم نشین زیادہ بہتر ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آئے' اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافے کا باعث بنے' اور جس کے عمل کی وجہ سے تمہیں آخرت یاد آئے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ہیں صحیح کے راوی ہیں صرف مبارک نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

حديث 161: مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 12297' مسند أبي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن أنس' حديث: 3336' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث: 10953' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 554' حلية الأولياء - زياد بن عبد الله النميري' حديث: 8838

Marfat.com

5 - التَّرْغِيب فِيْ اِكرام الْعلمَاء واِجلالهم وتوقيرهم والترهيب من اِضاعتهم وَعدم المبالاة بهم

باب: علماء کی عزت واحترام تعظیم وتوقیر کے متعلق ترغیبی روایات اور علماء کو ضائع کرنے یا ان سے لاپرواہی اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی رویات

164 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يجمع بَيْنَ الرجلَيْن من قَتْلٰى اَحد يَعْنِيْ فِي الْقَبْر ثُمَّ يَقُوْلُ ايهمَا اكثر أخذا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا اُشير اِلٰى اَحدهمَا قدمه فِي اللَّحْد .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو افراد کو ایک ساتھ قبر میں رکھواتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دریافت کر لیتے تھے ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا ہے؟ جب ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لحد میں پہلے اتارتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

165 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من اِجلال اللّٰه اِكرام ذِيْ الشيبة الْمُسْلِم وحامل الْقُرْآن غير الغالي فِيْهِ وَلَا الجافي عَنهُ واِكرام ذِيْ السُّلْطَان المقسط رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان اور قرآن کے عالم کا احترام کیا جائے جو قرآن کے بارے میں غلو نہ کرتا ہو اور اس سے اعراض بھی نہ کرتا ہو نیز انصاف کرنے والے حکمران کا احترام کیا جائے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

166 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبركَة مَعَ أكابركم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''برکت تمہارے اکابرین کے ساتھ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

167 - وَعَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يوقر الْكَبِيْر وَيرْحَم الصَّغِير وَيَأْمُر بِالْمَعْرُوْفِ وينه عَنِ الْمُنكر .رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

Marfat.com

❀❀ انہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

168 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا وَيعرف حق كَبِيرنَا .رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

169 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من أمتِيْ من لم يجل كَبِيرنَا وَيرحَم صَغِيرنَا وَيعرف لعالمنا .رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ لَيْسَ منا

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہوگا جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے عالم (کے حق کو) پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے''۔

170 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا ويجل كَبِيرنَا .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ ابْن شهَاب عَن وَاثِلَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث170:المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث سمرة بن جندب - حديث:193سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الرحمة - حديث:4313سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في رحمة الصبيان' حديث:1891مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث:24838معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - أحاديث للشافعي لم يذكرها في الكتاب' حديث:6349مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6568مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث:569مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث:586البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2357مسند أبي يعلى الموصلي - أبو عمران الجوني' حديث:4130المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' باب الضاد - ضميرة بن أبي ضميرة مولى رسول الله' حديث:8038

Marfat.com

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے جو ابن شہاب کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حالانکہ انہوں (یعنی ابن شہاب زہری) نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

171 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا وَيعرف شرف كَبِيْرنَا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوٗد اِلَّا انه قَالَ وَيعرف حق كَبِيْرنَا

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے شرف کو پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے''۔

172 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْعلم وتعلموا للْعلم السكينَة وَالْوَقار وتواضعوا لمن تعلمُونَ مِنْهُ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکینت اور وقار سیکھو اور ان لوگوں کے سامنے' تواضع اختیار کرو جن سے تم نے علم حاصل کیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

173 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا يدركني زَمَان اَوْ قَالَ لَا تدركوا زَمَانا لَا يتبع فِيهِ الْعَلِيم وَلَا يستحيى فِيهِ من الْحَلِيم قُلُوْبهم قُلُوْب الْاَعَاجِم وألسنتهم اَلْسِنَة الْعَرَب .رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! مجھ تک وہ زمانہ نہ آئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس زمانے تک نہ پہنچنا جس میں عالم کی پیروی نہ کی جائے' اور جس میں بردبار شخص سے حیاء نہ کی جائے' ایسے لوگوں کے دل عجمی لوگوں کی مانند ہوں گے' اور ان کی زبانیں عربوں کی زبانیں جیسی ہوں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

174 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث لَا يستخف بهم اِلَّا مُنَافِق ذُو الشيبة فِي الْاِسْلَام وَذُو الْعلم وَاِمَام مقسط .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ لغير هٰذَا الْمَتْن

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں کوئی منافق ہی حقیر سمجھے گا' بوڑھا مسلمان' صاحب علم اور عادل حکمران"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن کچھ مختلف ہے۔

175 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد سَمِعت حَدِيْثا مُنْذُ زمَان اِذا كنت فِيْ قوم عِشْرِيْنَ رجلا اَوْ أقل اَوْ اكثر فتصفحت وُجُوْهِهِمْ فَلَمْ تَرَ فيهم رجلا يهاب فِي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَم اَن الْاَمر قد رق

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن

❀❀ عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں: میں نے طویل عرصہ پہلے یہ حدیث سنی تھی (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"جب تم بیس یا اس سے کم یا اس سے زیادہ ایسے افراد کے درمیان موجود ہو کہ جب ان کے چہروں کا جائزہ لو تو تمہیں ان میں کوئی ایسا شخص نہ ملے جو اللہ سے ڈرتا ہو' تو تم یہ بات جان لو کہ اب معاملہ کمزور ہو چکا ہے (یعنی لوگوں کی دینی حالت کمزور ہو چکی ہے)"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

176 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اَخاف على أمتِيْ اِلَّا ثَلَاث خلال اَن يكثر لَهُمْ من الدُّنْيَا فيتحاسدوا وَاَن يفتح لَهُمْ الْكتاب يَاْخُذهُ الْمُؤْمِن يَبْتَغِي تَاْوِيله وَمَا يعلم تَاْوِيله اِلَّا اللّٰه والراسخون فِي الْعلم يَقُوْلُوْنَ آمنا بِهٖ كل من عِنْد رَبنَا وَمَا يذكر اِلَّا اُوْلُو الْاَلْبَاب آل عمرَان 7 وَاَن يرَوا ذَا علم فيضيعوه وَلَا يبالوا عَلَيْهِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا خوف ہے ایک یہ کہ ان کے لئے دنیا زیادہ ہو جائے گی' تو ایک دوسرے سے حسد کریں گے' اور ان کے لئے کتاب (یعنی قرآن مجید کے علم کو) کھول دیا جائے گا ہر مومن شخص اسے حاصل کرے گا' اور اس کی تاویل تلاش کرے گا حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یا ان لوگوں کے پاس ہے جو علم میں مہارت رکھتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: کہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے' اور اس سے نصیحت صرف عقل مند ہی حاصل کر سکتے ہیں (اور تیسری بات یہ ہے) کہ جب وہ کسی علم والے شخص کو دیکھیں گے' تو اسے ضائع کر دیں گے' اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

Marfat.com

6 - التَّرْهِيب من تعلم الْعلم لغير وَجه اللّٰه تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے (کسی اور مقصد کیلئے) علم حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

177 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم علما مِمَّا يبتغى بِهِ وَجه اللّٰه تَعَالٰى لَا يتعلمه اِلَّا ليصيب بِهِ عرضا من الدُّنْيَا لم يجد عرف الْجَنَّة يَوْم الْقِيَامَة يَعْنِیْ رِيحهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَتقدم حَدِيْثٍ اَبِیْ هُرَيْرَة فِیْ اَوَّل بَاب الرِّيَاء وَفِيْه رجل تعلم الْعلم وَعلمه وَقَرَاَ الْقُرْآن فَاَتَى بِهِ فَعرفهُ نعمه فعرفهاقَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرأت فِيْك الْقُرْآن قَالَ كذبت وَلٰكِنَّك تعلمت ليقال عَالم وقرأت الْقُرْآن ليقال هُوَ قارىء فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اَمر بِهِ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى اُلْقِي فِي النَّار الحَدِيْثِ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے' اور وہ شخص اس علم کو صرف اس لئے حاصل کرے' تاکہ اس کے ذریعے دنیاوی فوائد حاصل کرے' تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پائے گا''۔

(یہاں روایت میں مذکور لفظ عرف سے مراد) اس کی خوشبو ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث ریاکاری سے متعلق باب کے آغاز میں گزر چکی ہے' جس میں ایسے شخص کا ذکر ہے: ''جو علم حاصل کرے گا' اور اس کی تعلیم دے گا اس نے قرآن پڑھا ہوگا اسے لایا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی شناخت کروائے گا' تو وہ اس کی شناخت کرلے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کے بدلے میں تم نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: میں نے علم حاصل کیا تھا اور اس کی تعلیم دی تھی اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم غلط کہہ رہے ہو تم نے اس لئے علم حاصل کیا تھا تاکہ یہ بات کہی جائے کہ یہ عالم ہے' اور تم نے قرآن اس لئے پڑھا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ قاری ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی ہے پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ حدیث امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

178 - وَرُوِیَ عَن كَعْب بن مَالك قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طلب الْعلم ليجارى بِهِ الْعلمَاء اَوْ ليمارى بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهِ وُجُوْه النَّاس اِلَيْهِ أدخلهُ اللّٰه النَّار .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الصمت وَغَيْرِه وَالْحَاكِم شَاهدا وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

Marfat.com

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص اس لئے علم حاصل کرے' تا کہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مقابلہ کرے' اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے' اور لوگوں کی' توجہ اپنی جانب مبذول کرے' تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں ابن ابودنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں نقل کیا ہے دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے شاہد روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

179 - وَعَنْ جَابِر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تعلمُوا الْعلم لتباهوا بِهِ الْعلماء وَلَا تماروا بِهِ السُّفَهَاء وَلَا تخيرُوْا بِهِ الْمجَالِس فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَالنَّار النَّار .رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ يحيى بن اَيُّوْبَ الغافقى عَنِ ابْنِ جريج عَنْ اَبِيْ الزبير عَنْهُ وَيحيى هٰذَا ثِقَة احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيْرهمَا وَلَا يلْتَفت اِلٰى من شَذَّ فِيْهِ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ حُذَيْفَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ علم اس لئے حاصل نہ کرو تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کرو اور اس کے ذریعے محافل میں نمایاں حیثیت حاصل کرو جو شخص ایسا کرے گا (تو اس کا انجام) آگ ہوگی' آگ ہوگی (یا جہنم ہوگی)''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے اسے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اس کو یحییٰ بن ایوب غافقی کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یحییٰ نامی یہ راوی ثقہ ہے شیخین نے اس سے روایات نقل کی ہیں دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں اُس شخص کے قول کی طرف' توجہ نہیں دی جائے گی جس نے اِس کے بارے میں شاذ رائے دی ہے امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

180 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماري بِهِ السُّفَهَاء اَوْ ليصرف وُجُوْه النَّاس اِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّار .رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص علم اس لئے حاصل کرے' تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے' اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کی' توجہ اپنی طرف مبذول کرے' تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

181 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماري بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهٖ وُجُوْه النَّاس ادخلهُ اللّٰه جَهَنَّم .رَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضا

Marfat.com

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص علم اس لئے حاصل کرے' تاکہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کی' توجہ اپنی طرف مبذول کرلے' تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا''۔
یہ روایت بھی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

182 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم علما لغیر اللّٰه اَوْ اَرَادَ بِهٖ غیر اللّٰه فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدہ مِنَ النَّار .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ کِلَاهُمَا عَن خَالِدِ بْن دریك عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ یسمع مِنْهُ وَرِجَال اِسنادهما ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص غیراللہ کے لئے علم حاصل کرے یا اس کے ذریعے غیراللہ (کی رضا) مراد لے' تو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے حضرات نے اسے خالد بن دریک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے حالانکہ ان صاحب نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ویسے ان دونوں حضرات (یعنی ترمذی وابن ماجہ) کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

183 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَاسا من اُمتِیْ سیتفقهون فِی الدّین یقرؤون الْقُرآن یَقُوْلُوْنَ نأتی الْاُمَرَاء فنصیب من دنیاهم ونعتز لَهُمْ بدیننا وَلَا یکون ذٰلِكَ کَمَا لَا یجتنی من القتاد اِلَّا الشوك کَذٰلِكَ لَا یجتنی من قربهم اِلَّا قَالَ ابْن الصَّباح کَاَنَّهٗ یَعْنِیْ الْخطَایَا .
رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کا علم حاصل کریں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے' اور وہ یہ کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جاکر ان کی دنیا میں سے اپنا حصہ حاصل کریں گے' اور اپنے دین کے حوالے سے ان سے لاتعلق رہیں گے حالانکہ (عملی طور پر) ایسا نہیں ہو سکے گا جس طرح قتاد (نامی کانٹے دار درخت) سے صرف کانٹے ہی چنے جاسکتے ہیں اسی طرح ان امراء کے قرب کے ذریعے صرف یہی حاصل ہوگا''۔
ابن صباح کہتے ہیں: گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ صرف گناہ حاصل ہوگا''۔
یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

184 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تعلم صرف الْکَلَام لِیَسْبِیَ بِهٖ قُلُوْب الرِّجَال اَوْ النَّاس لم یقبل اللّٰه مِنْهُ یَوْم الْقِیَامَة صرفا وَلَا عدلا .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد
قَالَ الْحَافِظ یشبه اَن یکون فِیْهِ انْقِطَاع فَاِن الضَّحَّاك بن شُرَحْبِیْل ذکرہ الْبُخَارِیّ وَابْن اَبِیْ حَاتِم وَلَمْ

Marfat.com

يذكرُوْا لَهُ رِوَايَةٍ عَن الصَّحَابَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے گفتگو کا فن صرف اس لئے سیکھا' تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کے دل جیت لے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہو کیونکہ ضحاک بن شرحبیل کا ذکر امام بخاری اور امام ابن ابوحاتم نے کیا ہے' اور ان حضرات نے یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس نے کوئی روایت صحابہ سے نقل کی ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

186 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه ذكر فتنا تكون فِيْ آخر الزَّمَان فَقَالَ لَهُ عمر مَتى ذٰلِكَ يَا عَلِيّ قَالَ اِذا تفقه لغير الدّين وَتعلم الْعلم لغير الْعَمَل والتمست الدُّنْيَا بِعَمَل الْاٰخِرَة

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق اَيْضًا فِيْ كِتَابه مَوْقُوْفًا وَتقدم حَدِيْثٍ ابْن عَبَّاس الْمَرْفُوْع وَفِيْه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِه عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِه ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار وينادى مُنَاد هٰذَا الَّذِيْ آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِه عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِه ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے آخری زمانے میں پیش آنے والے فتنوں کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے علی! یہ کب ہوگا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب دین کا علم دینی مقصد کیلئے حاصل نہیں کیا جائے گا' اور جب علم کو عمل کرنے کے لئے حاصل نہیں کیا جائے گا' اور آخرت سے متعلق عمل کے ذریعے دنیا کا حصول مقصود ہوگا۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث ذکر ہو چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو' اور وہ اس کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لے' اور اس کے حوالے سے لالچ رکھے' اور اس کا معاوضہ وصول کرے' تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا تھا اور اس نے اس حوالے سے اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لیا' اور اس کے حوالے سے لالچ رکھا اور اس کا معاوضہ وصول کیا تو یہ اعلان اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک حساب ختم نہیں ہوتا''۔

Marfat.com

7 - التَّرْغِيْبُ فِيْ نشر الْعلم وَالدَّلَالَة على الْخَيْر

باب: علم کو پھیلانے اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

188 - وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا يخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح يَدْعُو لَهُ وَصدقَة تجْرِي يبلغهُ أجرهَا وَعلم يعْمل بِهِ من بعده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدم حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِهِ اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهُ :رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے ان میں سب سے زیادہ بہترین چیزیں ہیں ایک وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے ایک وہ صدقہ جو جاری ہو اس کا اجر اس تک پہنچتا ہو ایک وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جب انسان مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

189 - وَرُوِيَ عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تصدق النَّاس بِصَدَقَة مثل علم ينشر .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَغَيْره

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں نے کوئی بھی ایسی چیز صدقہ نہیں کی جو علم پھیلانے کی مانند (زیادہ اجر و ثواب کے حصول) کا باعث ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

190 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعْمَ الْعَطِيَّة كلمة حق تسمعها ثُمَّ تحملهَا اِلَى اَخ لَكَ مُسْلِم فتعلمها اِيَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَيُشبه اَن يكون مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین عطیہ وہ بات ہے' جسے تم سنو اور پھر اسے اپنے مسلمان بھائی تک منتقل کردو اور اسے اس کی تعلیم دے دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور زیادہ موزوں یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہو۔

191 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اخبركُمْ

Marfat.com

عَن الأجود الأجود اللّٰه الأجود الأجود وَاَنَا اَجود ولد آدم وأجودكم من بعدِى رجل علم علما فنشر علمه يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة أمة وَحده وَرجل جاد بنَفسِهِ لله عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يقتل .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِىّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے جو سب سے زیادہ سخی ہے سب سے زیادہ سخی ہے' اور اولادِ آدم میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں' اور میرے بعد تم میں سے زیادہ سخی وہ شخص ہوگا جو علم حاصل کرے گا' اور پھر اپنے علم کو پھیلا دے گا اسے قیامت کے دن ایک مستقل امت کے طور پر زندہ کیا جائے گا' اور (سب سے زیادہ سخی) وہ شخص ہے جو اپنی جان کے ہمراہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لیتا ہے) یہاں تک کہ شہید ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

192 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل ينعش لِسَانه حَقًا يعْمل بِهِ بعده اِلَّا جرى لَهُ أجره اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ وفاه اللّٰه ثَوَابه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر وَلٰكِن الْاُصُوْل تعضده .قَوْله ينعش اَى يَقُوْلُ وَيذكر

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی زبان کو ایسی حق بات کے لئے استعمال کرتا ہے' جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے ایسے شخص کا اجر اس کے بعد قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کا پورا ثواب عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے' تاہم اصول اس کو مضبوط کرتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ینعش سے مراد وہ کہتا ہے' اور وہ ذکر کرتا ہے۔

192/1 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعَة تـجْرِى عَلَيْهِمْ اُجُورهم بعد الْمَوْت رجل مَاتَ مرابطا فِىْ سَبِيْل اللّٰه وَرجل علم علما فَاَجره يجْرِى عَلَيْهِ مَا عمل بِهِ وَرجل أجْرى صَدَقَة فأجرها لَهُ مَا جرت وَرجل ترك ولدا صَالحا يَدْعُو لَهُ

رَوَاهُ الاِمَام اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط وَهُوَ صَحِيْح مفرقا من حَدِيْثٌ غير وَاحِد من الصَّحَابَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چار لوگ ایسے ہیں جن کے اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں ایک وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتا ہے ایک وہ

حديث 191: مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أنس بن مالك ما أسنده الحسن بن أبي الحسن' حديث: 2725' شعب الإيمان للبيهقي - الثامن عشر من شعب الإيمان وهو باب في نشر العلم وألا' حديث: 1718' المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني - كتاب العلم' باب الترغيب في طلب العلم والحث عليه - حديث: 3157

Marfat.com

شخص جو کسی علم کی تعلیم دیتا ہے' تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس علم پر عمل ہوتا رہتا ہے' اور ایک وہ شخص جو صدقہ جاریہ کرتا ہے' تو اس کا اجر اسے اس وقت تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ چیز چلتی رہتی ہے' اور ایک وہ شخص جو نیک اولاد چھوڑ کر جاتا ہے جو اس کے لئے دعا کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور یہ حدیث صحیح ہے' اور اس کے مختلف ٹکڑے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہیں۔

فصل:

193 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد البدری اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليستحمله فَقَالَ اِنَّهٗ قد أبدع بِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائتِ فلانا فَاَتَاهُ فَحمله قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دلّ على خير فَلَهٗ مثل أجر فَاعله اَوْ قَالَ عَامله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ .قَوْلِهٖ أبدع بِی هُوَ بِضَم الْهمزَة وَكسر الدَّال يَعْنِیْ ظلعت ركابی يُقَال أبدع بِهٖ اِذا كلت ركابه اَوْ عطبت وَبَقِی مُنْقَطِعًا بِهٖ

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے سواری کے لئے جانور مانگے اس نے عرض کی: میرا جانور سفر کے قابل نہیں رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ اس شخص کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری کے لئے جانور دے دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے' تو اسے اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے

روایت کے یہ الفاظ ''ابدع بی'' اس میں ہمزہ پر پیش ہے' اور دال پر زیر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میری رکاب کمزور ہوگئی ہے یہ بات کہی جاتی ہے ابدع بہ یعنی جب اس کی رکاب کمزور ہو جائے' اور جانور تھک جائے' اور ایسی حالت میں آجائے کہ سفر کے قابل نہ رہے۔

194 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِی مَا أعطيكه وَلٰكِن ائتِ فلانا فَاتى الرجل فَاَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دلّ على خير فَلَهٗ مثل أجر فَاعله اَوْ عَامله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا الدَّال على الْخَيْر كفاعله .وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط من حَدِيْثِ سهل بن سعد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

کچھ مانگا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے تم فلاں کے پاس جاؤ وہ شخص اس شخص کے پاس گیا اس نے اسے کچھ دے دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اسے اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

195 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّال على الْخَيْر كفاعله وَاللّٰه يحب اِغاثة اللهفان .رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ زِيَاد بن عبد اللّٰه النميرى وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا' اسے کرنے والے کی مانند ہے' اور اللہ تعالیٰ مجبور شخص کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے زیاد بن عبداللہ نمیری سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

196 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من دَعَا اِلٰى هدى كَانَ لَهٗ من الْاَجر مثل أجور من تبعه لَا ينقص ذٰلِكَ من اُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَة كَانَ عَلَيْهِ من الْاِثْم مثل آثام من اتبعهُ لَا ينقص ذٰلِكَ من آثامهم شَيْئًا .رَوَاهُ مُسلِم وَغَيْرِهٖ وَتقدم هُوَ وَغَيْرِهٖ فِیْ بَاب الْبدَاءَ ة بِالْخَيرِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے' تو اسے ان لوگوں کی مانند اجر ملتا ہے جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان دوسرے لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دے' تو اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہ جتنا گناہ ملتا ہے' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے یہ اور اس کے علاوہ دیگر روایات بھلائی کا آغاز کرنے سے متعلق باب میں ہیں۔

197 - وَعَنْ عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (قوا اَنفسكُمْ واهليكم نَارا) التحریم قَالَ علمُوا اَهْليكم الْخَيْر .رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

Marfat.com

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے) تم اپنے اہل خانہ کو بھلائی کی تعلیم دو۔

یہ روایت امام حاکم نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

8 - التَّرْهِيب من كتم الْعلم

باب: علم چھپانے سے متعلق ترہیبی روایات

198 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَن علم فكتمه أُلْجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يخرجَاهُ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَه قَالَ مَا من رجل يحفظ علما فيكتمه اِلَّا اَتٰی يَوْم الْقِيَامَة ملجوما بلجام من نَار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس سے کسی علمی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے' اور وہ اسے چھپالے' تو قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام پہنائی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی شخص کسی علم کو یاد کرے' اور پھر اسے چھپالے جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اسے آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی''۔

199 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كتم علما أَلْجمهُ اللّٰه يَوْم

حديث198: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم' ومنهم يحيى بن أبي المطاع القرشي - حديث: 312 سنن أبي داود - كتاب العلم' باب كراهية منع العلم - حديث: 3191 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من سئل عن علم فكتمه' حديث: 262 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7404 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2529 المعجم الأوسط للطبراني - باب الحاء' من اسمه حفص - حديث: 3611 المعجم الصغير للطبراني - باب التاء' حديث: 316 المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' باب الظاء - أيوب بن عتبة اليمامي' حديث: 8130 شعب الإيمان للبيهقي - الثامن عشر من شعب الإيمان وهو باب في نشر العلم وألا' حديث: 1698

Marfat.com

الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح لَا غُبَار عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی علم کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث صحیح ہے' جس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

200 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَن علم فكتمه جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة مُلجمًا بلجام من نَار وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآن بِغَيْر مَا يعلم جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة مُلجمًا بلجام من نَار .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِسَنَد جيد بالشطر الْاَوَّل فَقَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے' اور وہ اسے چھپالے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی اور جو شخص قرآن کے بارے میں علم نہ ہونے کے باوجود کوئی بات کہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اس کا صرف پہلا حصہ نقل کیا ہے (یعنی قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنے والے سے متعلق حصہ نقل نہیں کیا)۔

201 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كتم علما مِمَّا ينفع اللّٰه بِهِ النَّاس فِيْ اَمر الدّين أَلْجمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْثِ دون قَوْلِه مَا ينفع اللّٰه بِهٖ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة غير من ذكر مِنْهُم جَابر بن عبد اللّٰه وَأنس بن مَالك وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَعَمْرو بن عبسة وَعلي بن طلق وَغَيْرِهم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم چھپائے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو دین کے معاملے میں نفع دیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ان الفاظ کے علاوہ بھی منقول ہے: ''جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نفع عطا کرے'' یہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے جن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن

Marfat.com

عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

202 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا لعن آخر هٰذِهِ الْاُمة اَولهَا فَمَنْ كتم حَدِیْثا فَقَدْ كتم مَا أنزل الله .رَوَاهُ ابْن مَاجه وَفِیْه انْقِطَاع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اس امت کا آخری حصہ پہلے والوں پر لعنت کرے گا' تو جو شخص حدیث کو چھپائے گا' تو وہ اس چیز کو چھپائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس میں انقطاع پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

203 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ یتَعَلَّم الْعلم ثُمَّ لَا یحدث بِهٖ كَمثل الَّذِیْ یكنز الْكنز ثُمَّ لَا ینْفق مِنْهُ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِیعَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اسے آگے بیان نہیں کرتا اس کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص کو خزانہ حاصل ہوتا ہے' اور پھر وہ اس میں سے خرچ نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ موجود ہے۔

204 - وَعَنْ عَلْقَمَة بن سعید بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبْزَی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم فَاَثْنی علی طوائف من الْمُسلِمین خیرا ثُمَّ قَالَ مَا بَال اَقوام لَا یفقهُوْنَ جیرانهم وَلَا یعلمونهم وَلَا یعظونهم وَلَا یأمرونهم وَلَا ینهونهم وَمَا بَال اَقوام لَا یتعلمون من جیرانهم وَلَا یتفقهون وَلَا یتعظون وَالله لیعلمن قوم جیرانهم ویفقهونهم ویعظونهم ویأمرونهم وینهونهم ولیتعلمن قوم من جیرانهم ویتفقهون ویتعظون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة ثُمَّ نزل فَقَالَ قوم من ترَوْنَهٗ عَنی بهؤلاء قَالَ الْاَشْعَرِیین هم قوم فُقَهَاء وَلَهُمْ جیران جُفَاة من اَهْلِ الْمِیَاه والأعراب فَبلغ ذٰلِكَ الْاَشْعَرِیین فأتوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذكرت قوما بِخَیر وذكرتنا بشر فَمَا بالنا فَقَالَ لیعلمن قوم جیرانهم ولیعظنهم ولیأمرنهم ولینهونهم ولیتعلمن قوم من جیرانهم ویتعظون ویتفقهون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة فِی الدُّنْیَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنفطن غیرنَا فَاَعَادَ قَوْلِهٖ عَلَیْهِمْ فَاَعَادُوا قَوْلهم أنفطن غیرنَا فَقَالَ ذٰلِكَ اَیْضًا فَقَالُوْا أمهلنا سنة فأمهلهم سنة لیفقهوهم ویعلموهم ویعظوهم ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَة (لعن الَّذِیْنَ كفرُوْا من بني اِسْرَائِیل علی لِسَان دَاوُد وَعِیسَی ابْن مَرْیَم) المائدة الْاٰیَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر عَنْ بكیر بن مَعْرُوْف عَنْ عَلْقَمَة

❀❀ علقمہ بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں

''ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: کچھ

Marfat.com

لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو دینی تعلیمات نہیں دیتے ہیں انہیں تعلیم نہیں دیتے ہیں انہیں وعظ ونصیحت نہیں کرتے ہیں انہیں (نیکی کا) حکم نہیں کرتے ہیں (برائی سے) انہیں منع نہیں کرتے ہیں کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے کچھ سیکھتے نہیں ہیں دین کی تعلیم حاصل نہیں کرتے ہیں نصیحت حاصل نہیں کرتے ہیں اللہ کی قسم لوگوں کو اپنی پڑوسیوں کو ضرور تعلیم دینی چاہیے دین کی تعلیم دینی چاہیے انہیں وعظ ونصیحت کرنی چاہیے انہیں (نیکی کا) حکم دینا چاہیے انہیں (برائی سے) منع کرنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے ضرور علم حاصل کرنا چاہیے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے نصیحت حاصل کرنی چاہیے (یا تو وہ لوگ ایسا کریں گے) یا پھر میں انہیں سزا دوں گا۔

پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے تو کچھ لوگوں نے (دوسروں سے) دریافت کیا: آپ لوگوں کی کیا رائے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ذریعے کونسے لوگ مراد لئے ہیں تو (نبی اکرم ﷺ نے یا شاید کسی نے جواب دیا: اس سے مراد اشعر قبیلے کے لوگ ہیں کیونکہ وہ لوگ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور ان کے پڑوسی وہ لوگ ہیں جو مختلف پانیوں کے آس پاس رہتے ہیں اور ان میں سختی پائی جاتی ہے اور دیہاتی لوگ ہیں اس بات کی اطلاع اشعر قبیلے کے لوگوں کو ملی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا بھلائی کے ہمراہ ذکر کیا اور ہمارا ذکر برائی کے ساتھ کیا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں کو ضرور تعلیم دینی چاہیے انہیں وعظ ونصیحت کرنی چاہیے انہیں (نیکی کا) حکم دینا چاہیے اور انہیں (برائی سے) منع کرنا چاہیے اور کچھ لوگوں کو اپنے پڑسیوں سے علم حاصل کرنا چاہیے اور ان سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ان سے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے (یا تو ایسا کریں گے) یا پھر میں انہیں دنیا میں سزا دوں گا ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے علاوہ دوسروں کو سمجھائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ بھی مراد ہے ان لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں ایک سال کی مہلت عطا کریں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک سال مہلت عطا کر دی تا کہ وہ ان لوگوں کو دین کی تعلیمات دیں انہیں وعظ ونصیحت کریں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بکیر بن معروف کے حوالے سے علقمہ سے نقل کی ہے۔

205 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تناصحوا فِي الْعلم فَإِن خِيَانَة اَحَدُكُمْ فِيْ علمه اَشد من خيانته فِيْ مَاله وَإِن اللّٰه مسائلكم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَبَا سعيد الْبَقَّال واسْمه سعيد بن الْمَرْزُبَان فِيْهِ خلاف يَاْتِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم کے بارے میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو کیونکہ کسی شخص کا اپنے علم کے بارے میں خیانت کرنا اس کے مال کے بارے میں خیانت کرنے سے زیادہ شدید ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابوسعید بقال نامی راوی ثقہ نہیں ہے اس کا نام سعید بن مرزبان ہے اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے

اَلتَّرْهِيب من اَن يعلم وَلَا يعْمل بِعلْمِهِ وَيَقُوْلُ وَلَا يفْعَله

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے وہ خود نہیں کرتا ہے۔

206 - عَن زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ أعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو ڈرے نہیں اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو (ان سب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور یہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

207 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يجاء بالرجل يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِي النَّار فتندلق أقتابه فيدورها كَمَا يَدُور الْحمار برحاه فتجتمع اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا شَانك اَلَسْت كنت تَأمر بِالْمَعْرُوْفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ كنت آمركُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتيه وأنهاكم عَن الشَّرّ وآتيه

قَالَ وَاِنِّىْ سمعته يَقُوْلُ يَعْنِىْ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْت لَيْلَة أسرِى بِى بِاَقْوَام تقْرض شفاههم بمقاريض من نَار قلت من هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ خطباء أمتك الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثٍ أنس وَزَاد ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهما ويقرؤون كتاب اللّٰه وَلَا يعْملُوْنَ بِهِ

حدیث 206:صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل - حدیث:5006سنن أبی داود - کتاب الصلاة' باب تفریع أبواب الوتر - باب فی الاستعاذة' حدیث:1337سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب الانتفاع بالعلم والعمل به' حدیث:248السنن للنسائی - کتاب آداب القضاة' الاستعاذة من قلب لا یخشع - حدیث:5370مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الدعاء' باب جامع الدعاء - حدیث:28536السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الاستعاذة' الاستعاذة من قلب لا یخشع - حدیث:7610مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث:6703مسند أبی یعلی الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث:6403المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - طاوس' حدیث:10815

Marfat.com

. قَالَ الْحَافِظِ وَسَيَاْتِیْ اَحَادِيْث نَحْوِه فِیْ بَاب من اَمر بِمَعْرُوف اَوْ نهی عَن مُنكر وَخَالف قَوْله فعله

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا' اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے ساتھ یوں چکر لگا رہا ہوگا جس طرح کوئی گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے اہل جہنم اس کے پاس اکھٹے ہوں گے' اور کہیں گے: اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے' اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے' تو وہ کہے گا: میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود وہ نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں برائی سے منع کرتا تھا اور خود وہ کام کرتا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹا جارہا تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں' تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں' جو وہ باتیں کرتے تھے جو خود نہیں کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ روایت ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے ابن حبان اور امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''یہ لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے تھے' اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے''۔

حافظ کہتے ہیں: عنقریب اس کی مانند احادیث اس باب میں آئیں گی' جو نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے' اور آدمی کے قول کے اس کے فعل کے برخلاف ہونے سے متعلق ہے۔

208 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّبَانِيَة أسرع اِلٰى فسقة الْقُرَّاء مِنْهُم اِلٰى عَبدة الْاَوْثَان فَيَقُوْلُوْنَ يبْدأ بِنَا قبل عَبدة الْاَوْثَان فَيُقَالُ لَهُمْ لَيْسَ من يعلم كمن لَا يعلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَّقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ اَبِیْ طوالة تفرد بِهِ الْعمريّ عَنهُ يَعْنِیْ عبد اللّٰه بن عمر بن عبد الْعَزِيز الزَّاهِد

قَالَ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعَ غرابته شَوَاهِد وَهُوَ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة الصَّحِيْح اِن اَوَّل من يَدْعُو اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة رجل جمع الْقُرْآن ليقال قارىء وَفِیْ آخِره اُولَئِكَ الثَّلَاثَة اَوَّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة وَتقدم لفظ الْحَدِيْثِ بِتَمَامِهِ فِی الرِّيَاء

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عذاب کے فرشتے فاسق قاریوں کو بتوں کی عبادت کرنے والوں سے زیادہ جلدی پکڑیں گے' تو وہ قاری یہ کہیں گے بتوں کے عبادت گزاروں سے پہلے ہی ہمیں پکڑ لیا گیا ہے' تو ان سے کہا جائے گا جس شخص کو علم ہے وہ اس کی مانند نہیں ہے' جسے علم نہ ہو''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی اورابونعیم نے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: ابوطوالہ سے منقول حدیث ہونے کے طور پر یہ روایت غریب ہے' جسے ان سے نقل کرنے میں عمری نامی راوی منفرد ہے اس سے مراد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز صوفی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس حدیث کے غریب ہونے کے باوجود اس کے شواہد موجود ہیں اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول صحیح حدیث ہے (جس میں یہ مذکور ہے:)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جن لوگوں کو بلائے گا ان میں ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا تا کہ اسے قاری کہا جائے' اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ وہ تین لوگ ہوں گے جن کے ذریعے قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا (یعنی جنہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا)''۔

یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

209 - وَرُوِیَ عَنْ صُھَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِالْقُرْآنِ من اسْتحلَّ مَحَارمه

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَیْسَ اِسْنَاده بِالْقَوِیّ

❀❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔

210 - وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قدما عبد حَتّٰی یسْاَل عَن عمره فیمَ أفناه وَعَنْ علمه فیمَ فعل فِیْہِ وَعَنْ مَاله من اَیْنَ اکْتسبهُ وفیم أنفقهُ وَعَنْ جِسْمه فیمَ أبلاه رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَغَیرہ من حَدِیْثِ مُعَاذ بن جبل عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تزَال قدما عبد یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یسْاَل عَن اَربع عَن عمره فیمَ أفناه وَعَنْ شبابه فیمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَیْنَ اکْتسبهُ وفیم أنفقهُ وَعَنْ علمه مَاذَا عمل فِیْہِ

❀❀ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) آدمی کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹیں گے' جب تک اس سے اس کی عمر کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے عمر کو کس کام میں صرف کیا اور اس کے علم کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اس علم پر کتنا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا اور اس سے اس کے' جسم کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اس کو کن کاموں میں استعمال کیا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''قیامت کے دن آدمی کے دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں خرچ کی، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس چیز میں استعمال کی، اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں اسے خرچ کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کس حد تک عمل کیا''۔

211 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزُوْلُ قدما ابْن آدم يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْأَل عَن خمس عَن عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ شبابه فِيمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتسبهُ وفِيم أنفقهُ وَمَا عمل فِيْمَا علم

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا من حَدِيْثِ حُسَيْن بن قيس

قَالَ الْحَافِظِ حُسَيْن هٰذَا هُوَ حَنش وَقد وَثَّقَهُ حُصَيْن بن نمير وَضَعفه غَيره وَهٰذَا الحَدِيْثُ حَسَنٌ فِي المتابعات اِذا أضيف اِلٰى مَا قبله وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ابن آدم کے دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں خرچ کی اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو اس کو علم تھا' اس پر اس نے کس حد تک عمل کیا''۔

یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے' اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر ہم اس حدیث کو صرف حسین بن قیس سے منقول حدیث کے طور پر پہچانتے ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: حسین نامی یہ راوی حنش ہے' جسے حصین بن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے متابعات کے بارے میں یہ حدیث حسن شمار ہوگی جبکہ اس کی نسبت اس سے پہلے کی روایات کی طرف کر دی جائے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

212 - وَرُوِیَ عَنِ الْوَلِيد بن عقبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اُنَاسًا من اَهْلِ الْجنَّة ينْطَلقُون اِلٰى أنَاس من اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّار فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ اِلَّا بِمَا تعلمنا مِنْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا كُنَّا نقُوْل وَلَا نفْعل .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اہل جہنم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کی طرف جائیں گے' تو وہ کہیں گے

Marfat.com

تم لوگ کیوں جہنم میں داخل ہوئے تھے اللہ کی قسم! ہم تو جنت میں اس وجہ سے داخل ہوئے ہیں کہ ہم نے تم سے جو تعلیم حاصل کی تھی' تو وہ لوگ جواب دیں گے ہم لوگ جو کہا کرتے تھے وہ خود نہیں کرتے تھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

213 - وَعَنْ مَالِكِ بنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَائِلُهُ عَنْهَا أَظُنُّهُ قَالَ مَا أَرَادَ بِهَا

قَالَ جَعْفَرٌ كَانَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكَى حَتّٰى يَنْقَطِعَ ثُمَّ يَقُوْلُ تَحْسَبُوْنَ أَنَّ عَيْنِي تَقَرُّ بِكَلَامِي عَلَيْكُمْ وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَائِلِي عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا أَرَدْتُ بِهِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ مالک بن دینار نے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''جو بھی بندہ کوئی خطبہ دیتا ہے' تو اللہ اس بندے سے اس خطبے کے بارے میں دریافت کرے گا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) کہ اس نے اس خطبے کے ذریعے کیا مراد لی تھی؟ (یعنی صرف اللہ کی رضا مراد تھی یا دنیاوی فائدہ مراد تھا)

جعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مالک بن دینار جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو رونے لگتے تھے پھر جب ان کا رونا ختم ہوتا تھا تو یہ فرماتے تھے: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے سامنے جو کلام کرتا ہوں اس کی وجہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں حالانکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے حساب لے گا کہ میں نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا (اللہ کی رضا مراد لی تھی یا لوگوں کی توجہ حاصل کرنا مراد لیا تھا)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

214 - وَعَنْ لُقْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ إِنَّمَا أَخْشَى مِنْ رَبِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَدْعُوَنِي عَلَى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فَيَقُوْلُ لِي يَا عُوَيْمِرُ فَأَقُوْلُ لَبَّيْكَ رَبِّ فَيَقُوْلُ مَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

❀❀ لقمان بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''قیامت کے دن مجھے اپنے پروردگار کے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ساری مخلوق کے سامنے مجھے بلائے گا' اور پھر مجھ سے فرمائے گا: اے عویمر! تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں' تو پروردگار فرمائے گا تمہیں جو علم تھا تم نے اس پر کس حد تک عمل کیا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

215 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعَرَّضْتُ أَوْ تَصَدَّيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ شَرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا سَلْ

Marfat.com

عَنِ الْخَيْرِ وَلَا تسْأَل عَنِ الشَّرِّ شرار النَّاس شرار الْعلمَاء فِي النَّاس رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْه الْجَلِيل بن مرّة وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کا طواف کررہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے برے لوگ کون ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ تیری مغفرت کا سوال ہے (پھرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا) تم بھلائی کے بارے میں پوچھا کرو برائی کے بارے میں نہ پوچھا کرو لوگوں میں بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں میں سے بدترین علماء ہوں گے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس میں جلیل بن مرہ نامی راوی ہے' اور یہ ایک غریب حدیث ہے۔

215/1 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي بَرزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِي يعلم النَّاس الْخَيْر وينسى نَفسه مثل الفتيلة تضيء على النَّاس وَتحرق نَفسهَا .رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے' اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی بتی کی مانند ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کردیتی ہے' اور خود کو جلالیتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

216 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب حَامِل فقه غير فَقِيه وَمَنْ لم يَنْفَعهُ علمه ضره جَهله اقرإ الْقُرْآن مَا نهاك فَإِن لم ينهك فلست تقرؤه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه شهر بن حَوْشَب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی علمی بات سیکھنے والے عالم نہیں ہوتے' اور جس شخص کا علم اسے نفع نہیں دیتا اس کی جہالت اسے نقصان دیتی ہے تم قرآن کا علم حاصل کرو جب تک وہ تمہیں (برائیوں) سے روکے' جب وہ تمہیں نہ روک پائے' تو تم اس کا علم حاصل نہ کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

217 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله الْأَزْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يعلم النَّاس الْخَيْر وينسى نَفسه كَمثل السراج يضيء للنَّاس وَيحرق نَفسه الحَدِيْثِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَإِسْنَاده حسن إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے' اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے' اور اپنے آپ کو جلالیتا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہوگی۔

218 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بُنيان وبال على صَاحبه اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بكفه و كل علم وبال على صَاحبه اِلَّا من عمل بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر اَيْضًا وَفِيْهِ هانىء بن المتوكل تكلم فِيْهِ ابْن حبَان

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر تعمیر' کرنے والے کے لئے وبال کا باعث ہوگی' ماسوائے اس کے جو اس طرح ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کرکے بتایا اور فرمایا: ''ہر علم اپنے متعلقہ فرد کے لئے وبال ہوگا' ماسوائے اس شخص کے جو اس علم پر عمل بھی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ہانی بن متوکل ہے' جس کے بارے میں ابن حبان نے کلام کیا ہے۔

219 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة عَالم لم يَنْفَعهُ علمه رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير وَالْبَيْهَقِىّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اسے فائدہ نہ دیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

220 - وَرُوِىَ عَن عمار بن يَاسر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَىّ من قيس أعلمهم شرائع الْاِسْلَام فَاِذَا قوم كَاَنَّهُمْ الْاِبِل الوحشية طامحة اَبْصَارهم لَيْسَ لَهُمْ هم اِلَّا شَاة اَوْ بعير فَانْصَرَفت اِلٰى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عمار مَا عملت فقصصت عَلَيْهِ قصَّة الْقَوْم وأخبرته بِمَا فيهم من السهوة فَقَالَ يَا عمار اَلا أخبرك بِاَعْجَب مِنْهُم قوم علمُوا مَا جهل اُولَئِكَ ثُمَّ سَهوا كسهوهم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیس قبیلے کی ایک شاخ کی طرف بھیجا تاکہ میں ان لوگوں کو اسلامی احکام کی تعلیم دوں' تو وہ لوگ سرکش اونٹوں کی مانند تھے انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائی ہوئی تھیں (یعنی توجہ نہیں دیتے تھے) اور انہیں اپنی بکریوں اور اونٹوں کے علاوہ اور کسی چیز کی فکر نہیں تھی میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تم نے کیا کام کیا؟ میں نے آپ کو پوری صورت حال بتائی اور ان لوگوں میں جو عدم دلچسپی تھی اس کے بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ حیران کن لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں یہ وہ لوگ ہیں جو ناواقف شخص کو تعلیم دیں گے' اور پھر خود اس طرح غفلت کا شکار ہو جائیں گے' جس طرح

حدیث 219: المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه طاهر' حدیث: 508' شعب الإیمان للبیهقی - فصل' حدیث: 1728

Marfat.com

یہ لوگ غفلت کا شکار تھے (جن کے پاس تم گئے تھے)''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

221 - وَعَنْ عَلیّ بن اَبِی طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّی لَا اَتخوّف علی أمتِیْ مُؤمِنا وَلَا مُشرکًا فَاَما الْمُؤمِن فیحجزہ اِیمَانه وَأما الْمُشرك فیقمعه کفرہ وَلٰکِن اَتخوّف عَلَیْکُم منافقا عَالم اللِّسَان یَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ وَیعْمل مَا تنکرون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط من رِوَایَة الْحَارِث وَهُوَ الاَعْوَر وَقد وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَغَیرہ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ کسی مومن کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے' اور نہ ہی مشرک کے حوالے سے اندیشہ ہے جہاں تک مومن کا تعلق ہے' تو اس کا ایمان اس کے لئے رکاوٹ بنے گا' اور جہاں تک مشرک کا تعلق ہے' تو اس کا کفر اس کے لئے رکاوٹ بنے گا لیکن مجھے تم لوگوں کے حوالے سے منافق کا اندیشہ ہے جو زبانی طور پر عالم ہوگا جو باتیں ایسی کرے گا جن سے تم واقف ہو گے' اور عمل وہ کرے گا جس کو تم منکر قرار دو گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور کبیر میں حارث کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ حارث اعور ہے' جسے ابن حبان اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔

222 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن أخوف مَا اَخاف عَلَیْکُم بعدِی کل مُنَافِق علیم اللِّسَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَالْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیح وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِیْثِ عمر بن الْخطاب

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ایسے منافق کے حوالے سے ہے' جو زبانی طور پر عالم ہوگا (لیکن اس میں عمل نہیں ہوگا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے اس کے تمام راوی ایسے ہیں جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام احمد بن حنبل نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

223 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَا یکون مُؤمِنا حَتّٰی یکون قلبه مَعَ لِسَانه سَوَاء وَیکون لِسَانه مَعَ قلبه سَوَاء وَلَا یُخَالف قَوْلِه عمله ویأمن جَارہ بوائقه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِیْهِ نظر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل اس کی زبان کے ساتھ نہ ہو' اور اس کی زبان' اس کے دل کے ساتھ نہ ہو اس کا قول اس کے عمل کے برخلاف نہ ہو' اور اس کا ہمسایہ اس کی زیاتی سے محفوظ نہ ہو''۔

Marfat.com

یہ روایت امام اصبہانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

224 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّىْ لاحسب الرجل ينسى الْعلم كَمَا تعلمه للخطيئة يعملها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ مَوْقُوْفًا من رِوَايَةِ الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن بن عبد الله عَنْ جَدِّهٖ عبد الله وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی علم بھول جاتا ہے اس آدمی کے بارے میں میرا یہ گمان ہے جیسے اس نے اس علم کو کسی گناہ کے ارتکاب کے لئے سیکھا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جو قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے اپنے دادا سے سماع نہیں کیا ہوا لیکن اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

225 - وَعَنْ مَنْصُوْر بن زَاذَان قَالَ نبئت اَن بعض من يلقى فِى النَّار تتأذى اَهْلِ النَّارِ بريحه فَيُقَالُ لَهُ وَيلك مَا كنت تعمل مَا يكفينا مَا نَحْنُ فِيْهِ من الشَّرّ حَتّٰى ابتلينا بك وبنتن رِيحك فَيَقُوْلُ كنت عَالما فَلَمْ أنتفع بعلمى . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِىّ

❀❀ منصور بن زاذان بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے ایک شخص کو آگ میں ڈالا جائے گا تو اہل جہنم اس کی بدبو کی وجہ سے اذیت محسوس کریں گے تو اس سے کہا جائے گا تمہارا ستیاناس ہو تم کیا کرتے تھے؟ ہم لوگ پہلے سے جس تکلیف میں تھے کیا وہ کافی نہیں تھی کہ اب تمہاری وجہ سے تمہاری بدبو کے ذریعے ہمیں اور بھی تکلیف ہو رہی ہے تو وہ شخص جواب دے گا میں ایک عالم تھا اور میں نے اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کیا (یعنی اس پر عمل نہیں کیا)"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

10 - التَّرْهِيب من الدَّعْوَى فِى الْعلم وَالْقُرْآن

باب: علم اور قرآن کے بارے میں دعویٰ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

226 - عَنْ اَبِىّ بن كَعْب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فِى بنى اِسْرَائِيل فَسئلَ اَى النَّاس أَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا أَعْلَمُ فعتب الله عَلَيْهِ اِذْ لم يرد الْعلم اِلَيْهِ فَاوحى الله اِلَيْهِ اَن عبدا من عِبَادِىْ بمجمع الْبَحْرين هُوَ أَعْلَمُ مِنْك

حديث226:صحيح البخاري - كتاب العلم' باب ما يستحب للعالم إذا سئل : أى الناس أعلم ! - حديث:121صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب من فضائل الخضر عليه السلام - حديث:4490صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر وصف حال موسى حين لقى الخضر بعد فقد الحوت - حديث:6311المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين' ذكر النبى الكليم موسى بن عمران وأخيه هارون بن عمران - حديث:4034سنن الترمذى الجامع الصحيح' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب : ومن سورة الكهف' حديث: 3157السنن الكبرى للنسائى - كتاب العلم' الرحلة فى طلب العلم - حديث:5673مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث عبد الله بن عباس - حديث:20632مسند الحميدى - أحاديث أبى بن كعب رضى الله عنه' حديث:366

Marfat.com

قَالَ يَا رب كَيْفَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ احْمِلْ حوتا فِيْ مكتل فَاِذَا فقدته فَهُوَ ثَمَّ

فَذَكر الحَدِيْثِ فِيْ اجتماعه بالخضر اِلٰى اَن قَالَ فَانطَلقَا يمشيان على سَاحل الْبَحْر لَيْسَ لهما سفينة فمرت بهما سفينة فَكَلَّمُوهُمْ اَن يحملوهما فَعرف الْخضر فحملوهما بِغَيْر نول فجَاء عُصْفُور فَوَقع على حرف السَّفِينَة فنقر نقرة اَوْ نقرتين فِي الْبَحْر فَقَالَ الْخضر يَا مُوسَى مَا نقص علمي وعلمك من علم الله اِلَّا كنقرة هٰذَا العصفور فِيْ هٰذَا الْبَحْر فَذكر الحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ

وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَمَا مُوسَى يمشي فِيْ مَلَأ من بني اِسْرَائِيل اِذْ جَاءَهُ رجل فَقَالَ لَهٗ هَلْ تعلم اَحَدًا أَعْلَمُ مِنْك قَالَ مُوسَى لَا فَأوحى اللّٰه اِلٰى مُوسَى بل عَبدنَا الْخضر فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيْل اِلَيْهِ الحَدِيْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو ان سے دریافت کیا گیا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب سے بڑا عالم ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ انہوں نے (اس بات کے) علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے جو دو سمندروں (یا دو دریاؤں) کے ملنے کی جگہ کے پاس ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے جا سکتا ہوں' تو ان سے کہا گیا کہ تم برتن میں مچھلی رکھ لو جب تم مچھلی کو غیر موجود پاؤ گے' تو وہ بندہ وہاں ہوگا

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر ہے آگے چل کر روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں صاحبان دریا کے کنارے چلتے ہوئے جا رہے تھے ان دونوں کے پاس کشتی نہیں تھی ان دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری ان لوگوں نے ان کشتی والوں سے بات چیت کی کہ ان دونوں کو سوار کر لیں' تو حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا گیا تو ان لوگوں نے کسی معاوضے کے بغیر ان دونوں کو سوار کر لیا پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے دریا میں ایک یا دو مرتبہ چونچ مار کر (پانی پیا) تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ میرا علم اور آپ کا علم' اللہ تعالیٰ کے علم میں سے اتنی کمی بھی نہیں کرتے جتنی اس چڑیا کی چونچ نے اس دریا (یا سمندر) میں کمی کی ہے' اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کچھ افراد کے درمیان چلتے ہوئے جا رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ کو کسی ایسے شخص کے بارے میں پتہ ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا جی نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: جی ہاں! ہمارا بندہ خضر (تم سے بڑا عالم ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان تک جانے کا راستہ دریافت کیا: اس کے بعد پوری حدیث ہے' جسے امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

227 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يظْهر الْإِسْلَام حَتّٰى تخْتَلف التُّجَّار فِي الْبَحْر وَحَتّٰى تخوض الْخَيل فِي سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ يظْهر قوم يقرؤون الْقُرْآن يَقُوْلُوْنَ من اَقرَأ منا من أَعْلَمُ منا من أفقه منا ثُمَّ قَالَ لاصحابه هَلْ فِيْ اُولٰئِكَ من خير وَقَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ اُولٰئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأمة وَاُولٰئِكَ هم وقود النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ اَيْضًا من حَدِيْثِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام پھیل جائے گا یہاں کے تاجر لوگ سمندر میں مختلف علاقوں کی طرف جائیں گے اور گھڑ سوار مختلف علاقوں کی طرف سفر کریں گے پھر ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو قرآن کی تلاوت کریں گے اور یہ کہیں گے کون ہم سے بڑا قرآن کا عالم ہے کون ہم سے زیادہ علم رکھتا ہے کون ہم سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہوگی' تو لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ تم میں سے' اس امت میں سے ہوں گے' اور وہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بزار نے نقل کی ہے یہ ایسی سند کے ساتھ منقول ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام ابویعلیٰ امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَامَ لَيْلَة بِمَكَّة من اللَّيْل فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت ثَلَاث مَرَّات فَقَامَ عمر بن الْخطاب وَكَانَ أواها فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ وحرضت وجهدت وَنَصَحْت فَقَالَ لَيظْهرَن الْإِيمَان حَتّٰى يرد الْكفْر اِلٰى مواطنه ولتخاضن الْبحار بالإس وليأتين على النَّاس زَمَان يتعلمون فِيْهِ الْقُرْآن يتعلمونه ويقرؤونه ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ قد قَرَانَا وَعلمنَا فَمَنْ ذَا الَّذِيْ هُوَ خير منا فَهَلْ فِيْ اُولٰئِكَ من خير قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اُولٰئِكَ قَالَ اُولٰئِكَ مِنْكُمْ وَاُولٰئِكَ هم وقود النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے (یا اللہ جانتا ہے) کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو بڑے فرمانبردار تھے انہوں نے عرض کی: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے آپ نے ترغیب دی بھرپور کوشش کی اور خیر خواہی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور ظاہر ہوگا یہاں تک کہ کفر اپنے مقامات کی طرف لوٹ جائے گا' اور تم لوگ سمندروں میں سفر کرو گے' اور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے

Marfat.com

گا کہ جس میں وہ لوگ قرآن کا علم حاصل کریں گے وہ لوگ قرآن کا علم حاصل کریں گے اور پھر اسے پڑھیں گے پھر یہ کہیں گے: ہم نے اسے پڑھ بھی لیا اور سیکھ بھی لیا تو کون شخص ہے جو ہم سے زیادہ بہتر ہو؟ کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہو سکتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) ہوں گے اور یہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

229 - وَعَنْ مُجَاهِد عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا أعلمهُ اِلَّا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِنِّيْ عَالم فَهُوَ جَاهِل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن لَيْث هُوَ ابن اَبِيْ سليم عَنهُ وَقَالَ لَا يروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَاد .قَالَ الْحَافِظ وَسَتَاْتِيْ اَحَادِيْث تنتظم فِيْ سلك هٰذَا الْبَاب فِي الْبَاب بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ نبی اکرم ﷺ سے ہی نقل کی ہوگی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص یہ کہے کہ میں عالم ہوں تو وہ (درحقیقت) جاہل ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے لیث کے حوالے سے جو لیث بن ابوسلیم ہے ان کے حوالے سے مجاہد سے نقل کی ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف اسی سند سے منقول ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: عنقریب ایسی روایات آئیں گی جو اگلے ابواب میں آئیں گی وہ اس باب کے موضوع سے بھی مناسبت رکھتی ہوں گی اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْهِيب من المراء والجدال والمخاصمة والمحاجحة والقهر وَالْغَلَبَة وَالتَّرْغِيْب فِيْ تَركه للمحق والمبطل

باب: جھگڑا، بحث مخاصمت، حجت بازی، غصے کا اظہار اور غلبہ ظاہر کرنے کی کوشش سے متعلق ترہیبی روایات

نیز حق پر ہونے والے شخص یا باطل پر ہونے والے شخص (دونوں کے لئے) اس کو ترک کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

230 - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك المراء وَهُوَ مُبْطل بني لَهُ بَيت فِي ربض الْجنَّة وَمَنْ تَركه وَهُوَ محق بني لَهُ فِيْ وَسطهَا وَمَنْ حسن خلقه بني لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَلَفْظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا زعيم بِبَيْت فِي ربض

Marfat.com

الْجَنَّة لمن ترك المراء وَهُوَ محق وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَهُوَ مازح وببيت فِيْ اَعلَى الْجَنَّة لمن حسنت سَرِيْرَته ربض الْجَنَّة هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَالْبَاء الْمُوَحدَة وبالضاد الْمُعْجمَة وَهُوَ مَا حولهَا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بحث کو ترک کردے حالانکہ وہ باطل پر ہو تو اس کے لئے جنت کے اطراف میں گھر بنادیا جائے گا' اور جو شخص حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کردے اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا' اور جو شخص اپنے اخلاق کو عمدہ کرلے اس کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر بنایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام طبرانی نے یہ راویت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کردے' اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کردے خواہ مزاح کے طور پر ہی ہو' اور اس شخص کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جو اپنے پوشیدہ معاملات کو سنوار لے''۔

لفظ ''ربض الجنہ'' میں ''ر'' پر زبر ہے اس کے بعد ''ب'' ہے پھر ''ضاد'' ہے اس سے مراد آس پاس کا علاقہ ہے۔

231 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي اُمَامَةَ وواثلة بن الْاَسْقَع وَأنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوْا خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نتمارى فِيْ شَيْءٍ من اَمر الدّين فَغَضب غَضبا شَدِيْدا لم يغْضب مثله ثُمَّ انتهرنا فَقَالَ مهلا يَا أمة مُحَمَّد اِنَّمَا هلك من كَانَ قبلكُمْ بِهٰذَا ذَروا المراء لقلَّة خَيره ذَروا المراء فَاِن الْمُؤمن لَا يُمَارِي ذَروا المراء فَاِن المماري قد تمت خسارته ذَروا المراء فَكفى اِثْمًا اَن لَا تزَال ممَاريا ذَروا المراء فَاِن المماري لَا أشفع لَهُ يَوْم الْقِيَامَة ذَروا المراء فَاَنَا زعيم بِثَلَاثَة اَبْيَات فِي الْجَنَّة فِيْ رباضها ووسطها وأعلاها لمن ترك المراء وَهُوَ صَادِق ذَروا المراء فَاِن اَوّل مَا نهاني عَنهُ رَبِّي بعد عبَادَة الْاَوْثَان المراء ...... الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت کسی دینی مسئلے کے بارے میں بحث کررہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصے میں آگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے غصے میں (پہلے) کبھی نہیں دیکھا گیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے محمد کی اُمت! تم لوگ احتیاط کرو تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگئے تھے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ اس میں بھلائی کم ہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کرو کیونکہ مومن شخص بحث مباحثہ نہیں کرتا تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کا خسارہ مکمل ہوجاتا ہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی بحث کرتا رہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کی قیامت کے دن میں

Marfat.com

شفاعت نہیں کروں گا تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ میں جنت میں تین قسم کے گھروں کا ضامن ہوں اس کے اطراف کے علاقے میں اس کے درمیان میں اور اس کے بالائی حصے میں جو شخص بحث کو ترک کر دے اور وہ سچا ہو تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ میرے پروردگار نے بتوں کی عبادت کے بعد سب سے پہلے مجھے اسی سے منع کیا ہے۔

یہ پوری حدیث ہے جسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

232 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا زعيم بِبَيْت فِيْ ربض الْجَنَّة وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة وببيت فِيْ اَعلَى الْجَنَّة لمن ترك المراء وَاِن كَانَ محقا وَترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا وَحسن خلقه ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْه سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ حَاتِم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں اور جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں اور جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جو بحث کو ترک کر دیتا ہے خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو اور اپنے اخلاق کو عمدہ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے اپنی تینوں میں معاجیم میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں سوید بن ابراہیم ابوحاتم نامی ایک راوی ہے۔

233 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد بَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نتذاكر ينزع هٰذَا بِآيَة وَينزع هٰذَا بِآيَة فَخرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يفقأ فِيْ وَجهه حب الرُّمَّان فَقَالَ يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بعثتم أم بِهٰذَا أمرْتُم لَا ترجعوا بعدِي كفَّارًا يضْرب بَعْضكُم رِقَاب بعض ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه سُوَيْد اَيْضا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور بحث کر رہے تھے ایک شخص ایک آیت سے استدلال کر رہا تھا اور دوسرا شخص دوسری آیت سے استدلال کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (تو غصے کی شدت کی وجہ سے یوں محسوس ہو رہا تھا) جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر انار (کا رس) چھڑک دیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں اس چیز کے لیے مبعوث کیا گیا ہے یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ تم لوگ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں بھی سوید نامی راوی ہے۔

234 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضل قوم بعد هدى

حديث232:سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في حسن الخلق - حديث:4188' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4795' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - سليمان بن حبيب المحاربي قاضي عمر بن عبد العزيز' حديث: 7320' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' السابع والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في حسن الخلق ودخل - حديث:7768

Marfat.com

كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الجدل . ثُمَّ قَرَاَ (مَا ضربوه لَكَ اِلَّا جدلا) الزخرف

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابنُ مَاجَةَ وَابن اَبِى الدُّنيَا فِى كتاب الصمت وَغَيرِهِ وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی قوم ہدایت پر گامزن رہنے کے بعد صرف اس وجہ سے گمراہ ہوئی کہ ان میں بحث مباحثہ ڈال دیا گیا''۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''وہ تمہارے سامنے یہ مثال صرف بحث کے طور پر پیش کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

235 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أبغض الرِّجَال اِلَى اللّٰه الألد الخصم .رَوَاهُ البُخَارِىّ وَمُسلِم وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِىّ الألد بتَشديد الدَّال الْمُهْمَلَة هُوَ الشَّديد الْخُصُومَة الْخصم بِكَسْر الصَّاد الْمُهْمَلَة هُوَ الَّذِى يحجّ من يخاصمه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو انتہائی جھگڑالو اور بحث کرنے والا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے لفظ ''الد'' میں د پر شد ہے اس سے مراد شدید بحث کرنے والا ہے' اور لفظ ''خصم'' میں ص پر زیر ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے مقابل فریق کے سامنے حجت پیش کرے۔

236 - وَرُوِىَ عَنِ ابنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفى بك اِثمًا اَن لَا تزَال مخاصما .رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم مسلسل بحث کرتے رہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

237 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المراء فِى الْقُرْآن كفر

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْن حبَان فِى صَحِيحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَغَيرِه من حَدِيثِ زيد بن ثَابت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کے بارے میں (لایعنی) بحث کرنا' کفر ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی اور دیگر حضرات نے اسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

238 - وَعَنِ ابنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ

Marfat.com

اِنَّمَا الْاُمُور ثَلَاثَة اَمر تبین لَك رشده فَاتبعهُ وَأمر تبین غیة فاجتنبه وَأمر اخْتلف فِیهِ فَردهُ اِلٰی عَالم رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے: امور تین قسم کے ہوتے ہیں ایک ایسا معاملہ جس کا ہدایت ہونا تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اس کی پیروی کرو ایک ایسا معاملہ جس کا گمراہی ہونا تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اس سے اجتناب کرو ایک ایسا معاملہ جس کے بارے میں اختلاف سامنے آرہا ہو تو تم اسے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

Marfat.com

کِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب: طہارت کے بارے میں روایات

اَلتَّرْهِيب من التخلي على طرق النَّاس اَوْ ظلهم اَوْ مواردهم وَالتَّرْغِيب فِي الانحراف عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها

لوگوں کے راستے ‘ان کے سائے ‘ان کے پانی کے گھاٹ کے پاس

قضائے حاجت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات ‘نیز (قضائے کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے سے بچنے سے متعلق ترغیبی روایات

239 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا اللاعنين قَالُوْا وَمَا اللاعنان يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَّذِیْ يتخلى فِیْ طرق النَّاس اَوْ فِیْ ظلهم .رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيرهمَا

قَوْلِهِ اللاعنين يُرِيد الْاَمريْنِ الجالبين اللَّعْن وَذٰلِكَ اَن من فعلهمَا لعن وَشتم فَلَمَّا كَانَا سَببا لذٰلِكَ أضيف الْفِعْل اِلَيْهِمَا فَكَانَا كَاَنَّهُمَا اللاعنان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ‘نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

’’لعنت کرنے والے ‘دوکاموں سے بچو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! لعنت کرنے والے دوکام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں کے راستے میں ‘یاان کے سائے میں قضائے حاجت کرنا‘‘۔

حديث 239:صحيح مسلم - كتاب الطهارة ' باب النهي عن التخلي في الطرق - حديث: 423 'صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء ' جماع أبواب الآداب المحتاج إليها في إتيان الغائط والبول إلى الفراغ - باب النهي عن التغوط على طرق المسلمين وظلهم الذي هو مجالسهم ' حديث: 66 'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة ' بيان حظر الخلاء في طرق الناس وظلهم وإيثار التباعد به من - حديث: 364 'صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة ' باب الاستطابة - ذكر الزجر عن البول في طرق الناس وأفنيتهم ' حديث: 1431 'مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب ' حديث: 6350 'مسند أحمد بن حنبل ' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8672 'السنن الصغير للبيهقي - جماع أبواب الطهارة ' باب الاستنجاء - حديث: 38 'معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب الاستطابة ' حديث: 232 'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة ' جماع أبواب الاستطابة - باب النهي عن التخلي في طريق الناس وظلهم ' حديث: 441 'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة ' وأما حديث عائشة - حديث: 545 'سنن أبي داود - كتاب الطهارة ' باب المواضع التي نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن البول - حديث: 23

Marfat.com

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: ''لعنت کرنے والے دو کام'' اس سے مراد دو ایسے کام ہیں' جن کے نتیجے میں لعنت حاصل ہوتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے: جو شخص یہ دونوں کام کرے گا' اس پر لعنت کی جائے گی اور اس کو برا بھلا کہا جائے گا' تو جب یہ دونوں لعنت کا سبب بنتے ہیں' تو اب فعل کی نسبت' اِن دونوں کی طرف کردی گئی' تو گویا وہ دونوں لعنت کروانے والے کام ہو گئے۔

240 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا الْمَلاعن الثَّلاث البرَاز فِي الْمَوَارِد وقارعة الطَّرِيْق والظل. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ سعيد الْحِمْيَرِى عَن معَاذ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد هُوَ مُرْسل يَعْنِيْ اَن اَبَا سعيد لم يدْرك معَاذًا. الْمَلاعن مَوَاضِع اللَّعْن

قَالَ الْخطابِيّ وَالْمرَاد هُنَا بالظل هُوَ الظل الَّذِيْ اتَّخذهُ النَّاس مقيلا ومنزلا ينزلونه وَلَيْسَ كل ظلّ يحرم قَضَاء الْحَاجة تَحْتَهُ فَقَدْ قضى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجته تَحت حايش من النّخل وَهُوَ لَا محَالة لَهُ ظلّ...... انْتهى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لعنت کا باعث بننے والے تین کاموں سے بچو! (وہ تین کام یہ ہیں) لوگوں کے گھاٹ' ان کے راستے' اور سائے میں قضائے حاجت کرنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے ابوسعید حمیری کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے' یعنی ابوسعید نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

یہاں روایت کے لفظ ''ملاعن'' سے مراد لعنت کے مقامات ہیں۔

خطابی بیان کرتے ہیں: یہاں سائے سے مراد ایسا سایہ ہے' جسے لوگ آرام کرنے کے لئے' یا پڑاؤ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں' اس سے یہ مراد نہیں ہے: ہر قسم کے سائے میں قضائے حاجت کرنا حرام ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے قضائے حاجت کی تھی اور اس کا لازمی طور پر سایہ موجود ہوگا' اُن کی بات ختم ہو گئی۔

241 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقوا الْمَلاعن الثَّلاث قِيْلَ مَا الْمَلاعن الثَّلاث يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يقْعد اَحَدُكُمْ فِيْ ظلّ يستظل بِهِ اَوْ فِيْ طَرِيْق اَوْ نقع مَاء. رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لعنت کا باعث بننے والے تین کاموں سے بچو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! لعنت کا باعث بننے والے تین کام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ کوئی شخص سائے والی جگہ پر' یا راستے میں' یا پانی کے قریب کی جگہ پر (قضائے حاجت کرے)''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

242 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بن أسيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آذى الْمُسْلِمين فِي طرقهم وَجبت عَلَيْهِ لعنتهم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے کے حوالے سے'انہیں اذیت پہنچائے'اس کے لئے ان لوگوں کی لعنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

243 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل لابي هُرَيْرَة أفتيتنا فِيْ كل شَيْءٍ يُوشك اَن تفتينا فِي الخراء فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سل سخيمته على طَرِيْق من طرق الْمُسلمين فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن عَمْرو الْاَنْصَارِيّ .قَوْلِهٖ يُوشك بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَفتحهَا لغية .مَعْنَاهُ يكَاد ويسرع والخراء والسخيمة الْغَائِط

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ہمیں ہر چیز کے بارے میں فتویٰ دیا ہے'یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ہمیں قضائے حاجت کرنے کے بارے میں بھی فتویٰ دے دیں گے'تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے میں'قضائے حاجت کرے گا'اس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں'امام بیہقی نے'اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے نقل کی ہے'اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف محمد بن عمرو انصاری' نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

روایت کے الفاظ ''یوشک'' میں ''ش'' پر زیر ہے اس پر زبر پڑھنا درست نہیں ہے'اس کا مطلب یہ ہے: عنقریب ایسا ہوگا' اور لفظ ''خراء'' اور ''سخیمہ'' سے مراد پاخانہ ہے۔

244 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُم والتعريس على جواد الطَّرِيْق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مأوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعن .رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ راستے کے عین درمیان میں'رات کے وقت پڑاؤ کرنے' یا وہاں نماز ادا کرنے سے بچو! کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں اور وہاں قضائے کرنے سے بھی بچو! کیونکہ یہ لعنت کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے'اس کے راوی ثقہ ہیں۔

245 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال بِاَبْوَاب

Marfat.com

الْمَسَاجِد ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ مکحول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مساجد کے دروازوں کے پاس پیشاب کیا جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

246 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يسْتَقْبل الْقبْلَة وَلَمْ يستدبرها فِي الْغَائِط كتب لَهُ حَسَنَة ومحى عَنهُ سَيِّئَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ النَّهْي عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها فِي الْخَلَاء فِي غير مَا حَدِيْثٍ صَحِيْح مَشْهُور تغنى شهرته عَن ذكره لكَونه نهيا مُجَردا وَاللّٰه سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أعلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہیں کرتا' اس کے لئے (یہ عمل) نیکی نوٹ کیا جاتا ہے' اور اس کی برائی کو مٹا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے کی ممانعت سے متعلق اور بھی صحیح اور مشہور روایات مذکور ہیں' جن کی شہرت ان کے ذکر سے بے نیاز کر دیتی ہے' کیونکہ یہ مطلق ممانعت ہے' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2 - التَّرْهِيب من الْبَوْل فِي الْمَاء والمغتسل والجحر

باب: پانی، غسل کی جگہ' یا سوراخ میں پیشاب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

247 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه نهى اَن يبال فِي الْمَاء الراكد رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے

یہ روایت امام مسلم، امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

248 - وَعنهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال فِي الْمَاء الْجَارِي رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

249 - وَعَنْ بكر بن مَاعِز قَالَ سَمِعت عبد الله بن يزِيْد يحدث عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينقع بَوْل فِىْ طست فِى الْبَيْت فَاِن الْمَلَائِكَة لَا تدخل بَيْتا فِيْهِ بَوْل منتقع وَلَا تبولن فِىْ مغتسلك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ بکر بن ماعز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھر میں کسی طشت میں پیشاب نہ کیا جائے' کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جہاں پیشاب پڑا ہوا ہو' اور تم اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

250 - وَعَنْ حميد بن عبد الرَّحْمٰن قَالَ لَقِيت رجلا صحب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحبه اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يمتشط اَحدنَا كل يَوْم اَوْ يَبُول فِىْ مغتسله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ فِىْ اَوَّل حَدِيْث

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میری ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تھے' جس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تھے' انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے' یا غسل کی جگہ پر پیشاب کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے۔

251 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يَبُول الرجل فِىْ مستحمه وَقَالَ اِن عَامَّة الوسواس مِنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه مَرْفُوْعا اِلَّا من

حديث251:سنن أبى داود - كتاب الطهارة' باب فى البول فى المستحم - حديث:25سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب كراهية البول فى المغتسل - حديث:302سنن الترمذى الجامع الصحيح - أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فى كراهية البول فى المغتسل - حديث:23المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث:546السنن للنسائى - كتاب الطهارة' ذكر الفطرة - كراهية البول فى المستحم' حديث:36مصنف عبد الرزاق الصنعانى - باب البول فى المغتسل' حديث:944السنن الكبرٰى للنسائى - كتاب الطهارة' الكراهية فى البول فى المستحم - حديث:33السنن الكبرٰى للبيهقى - كتاب الطهارة' جماع أبواب الاستطابة - باب النهى عن البول فى مغتسله أو متوضاه ثم يتطهر فيه' حديث:446مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عبد الله بن مغفل المزنى - حديث:20073مسند عبد بن حميد - عبد الله بن مغفل' حديث:506المعجم الأوسط للطبرانى - باب الألف' من اسمه إسحاق - حديث:3073

Marfat.com

حَدِيْثٍ اَشْعَث بن عبد الله وَيُقَال لَهُ اَشْعَث الْاَعْمَى

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده صَحِيْح مُتَّصِل وَاَشْعَث بن عبد الله ثِقَة صَدُوق وَكَذٰلِكَ بَقِيَّة رُوَاته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے غسل کی جگہ میں پیشاب کرے' آپ فرماتے ہیں: زیادہ تر وسوسے اِسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں

یہ روایت امام احمد، امام نسائی، امام ابن ماجہ' امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اس حدیث کا مرفوع ہونا' ہمیں صرف اشعث بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے پتہ چلا ہے' اور اس راوی کو اشعث اعمٰی کہا جاتا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند صحیح اور متصل ہے اشعث بن عبداللہ نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے' اسی طرح اس روایت کے بقیہ راوی بھی (ثقہ اور صدوق) ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

252 - وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ عبد الله بن سرجس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال فِي الْجُحر .قَالُوْا لِقَتَادَةَ مَا يكره من الْبَوْل فِي الْجُحر قَالَ يُقَال اِنَّهَا مسَاكِن الْجِنّ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ قتادہ نے' حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ سوراخ میں پیشاب کیا جائے''۔

لوگوں نے قتادہ سے کہا: سوراخ میں پیشاب کرنے کو کیوں ناپسندیدہ کہا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے: یہ جنات کے ٹھکانے ہیں۔

یہ روایت امام احمد، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْهِيب من الْكَلَام على الْخَلَاء

باب: قضائے حاجت کرنے کے دوران کلام کرنے کے متعلق ترہیبی روایات

253 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَان على غائطهما ينظر كل وَاحِد مِنْهُمَا اِلَى عَوْرَة صَاحبه فَاِن اللّٰه يمقت على ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ كَلَفْظِ اَبِيْ دَاوُد قَالَ سَمِعت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يخرج الرَّجلَانِ يضربان الْغَائِط كاشفين عَن عوراتهما يتحدثان فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يمقت على ذٰلِك

رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَةِ هِلَال بن عِيَاض اَوْ عِيَاض بن هِلَال عَنْ اَبِيْ سعيد وعياض هٰذَا روى لَهُ اَصْحَاب السّنَن وَلَا أعرفهُ بِجرح وَلَا عَدَالَة وَهُوَ فِيْ عداد المجهولين .قَوْلِهِ يضربان الْغَائِط قَالَ اَبُوْ عَمْرو صَاحب

Marfat.com

ثَعْلَب يُقَال ضربت الْأَرْض إِذا أتيت الْخَلَاء وَضربت فِي الْأَرْض إِذا سَافَرت

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آدمی قضائے حاجت کرنے کے دوران اس طرح بات چیت نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف دیکھ رہا ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ یہ انہی کے ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ امام ابوداؤد کے الفاظ کی مانند ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آدمی اس طرح نہ نکلیں کہ وہ دونوں قضائے حاجت کریں اور انہوں نے اپنی شرم گاہوں سے کپڑا ہٹایا ہوا ہو' اور اس دوران وہ آپس میں بات چیت بھی کر رہے ہوں' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

ان سب حضرات نے یہ روایت ہلال بن عیاض' یا شاید عیاض بن ہلال کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور عیاض نامی اس راوی کے حوالے سے اصحاب سنن نے روایات نقل کی ہیں' مجھے اس کے بارے میں کسی جرح یا عدالت کا علم نہیں ہے' اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یضربان الغائط'' اس کے بارے میں ''ثعلب'' کے مصنف ابوعمرو کہتے ہیں: ضربت الارض کا مطلب یہ ہے: جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ' اور ضربت فی الارض کا مطلب یہ ہے: جب تم زمین میں سفر کرو۔

254 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يخرج اثْنَان من الْغَائِط فيجلسان يتحدثان كاشفين عَن عوراتهما فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يمقت على ذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ لين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی قضائے حاجت کے لئے اس طرح سے نہ جائیں کہ وہ دونوں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر رہے ہوں' اور انہوں نے اپنی شرم گاہ سے کپڑا ہٹایا ہوا ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من إِصَابَة الْبَوْل الثَّوْب وَغَيره وَعدم الِاسْتِبْرَاء مِنْهُ

باب: کپڑے یا کسی اور چیز پر پیشاب لگ جانے' اور اس سے نہ بچنے سے متعلق ترہیبی روایات

255 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرين فَقَالَ إِنَّهُمَا ليعذبان وَمَا يعذبان فِي كَبِير بلَى إِنَّه كَبِير أما أَحدهمَا فَكَانَ يمشي بالنميمة وَأما الآخر فَكَانَ لَا يستتر من بَوْله

Marfat.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَهٰذَا اَحَد اَلْفَاظه وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' ویسے یہ بڑا ہی ہے' ان دونوں میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا' اور دوسرا شخص پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ الفاظ میں سے ایک روایت کے ہیں' اسے امام مسلم، امام ابوداؤد امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

256 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِیْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی كَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ......اَلْحَدِیْثُ وَبَوَّبَ الْبُخَارِیُّ عَلَیْهِ: بَابٌ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ لَا یَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ

قَالَ الْخطابِیّ قَوْلِهٖ وَمَا یعذبان فِیْ كَبِیْر مَعْنَاهُ اَنَّهُمَا لم یعذبا فِیْ اَمر كَانَ یكبر عَلَیْهِمَا اَوْ یشق فعله لَو اَرَادَا اَن یفعلاه وَهُوَ التَّنَزُّه من الْبَوْل وَترك النمیمة وَلَمْ یرد اَن الْمَعْصِیَةَ فِیْ هَاتین الخصلتین لَیست بكبیرة فِیْ حق الدّین وَاَن الذَّنب فِیْهِمَا هَین سهل . قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِیْمِ ولخوف توهم مثل هٰذَا استدرك فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلٰی اِنَّهٗ كَبِیْرٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ' یا مدینہ منورہ میں' ایک باغ کے پاس سے گزرے' تو آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ان دونوں میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا''۔

اس حدیث کے لئے امام بخاری نے یہ باب قائم کیا ہے: ''کبیرہ گناہوں میں ایک یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچے''۔

خطابی کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ: ''ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا'' اس کا مطلب یہ ہے: ان دونوں کو کسی ایسے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' کہ جو ان کے لئے بڑا ہوتا' یا جس کو کرنا' ان کے لئے مشقت کا باعث ہوتا' اگر وہ اس کو کرنے کا ارادہ رکھتے ہوتے' اور وہ کام پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا اور چغلی نہ کرنا ہے' اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے کہ ان دونوں صورتوں میں جس معصیت کا ارتکاب کیا گیا ہے' وہ دینی اعتبار سے کبیرہ گناہ شمار نہیں ہوتی اور ان دونوں صورتوں میں کیا جانے والا گناہ آسان اور نرم ہے

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اسی نوعیت کے وہم کے اندیشے کے تحت نبی اکرم ﷺ نے اس کے فوراً بعد ہی یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

Marfat.com

''جی ہاں! ویسے یہ بڑے ہیں'' - باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

257 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَّة عَذَاب الْقَبْر فِي الْبَوْل فاستنزهوا من الْبَوْل

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِيّ كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ يحيى الْقَتَّات عَن مُجَاهِد عَنْهُ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُ اِسْنَاده لَا بَاس بِهٖ والقتات مُخْتَلف فِيْ توثيقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے' تو تم لوگ پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچنے کی کوشش کرو''۔

یہ روایت امام بزار' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم نے' امام دارقطنی نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے یہ روایت ابویحییٰ قتات کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے' اور قتات نامی راوی کی' توثیق کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

258 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنزهوا من الْبَوْل فَإِن عَامَّة عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَقَالَ الْمَحْفُوْظ مُرْسل

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پیشاب سے بچنے کی کوشش کرو! کیونکہ قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

259 - وَعَنْ اَبِي بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمشي بيني وَبَيْن رجل آخر اِذْ اَتٰى على قبرين فَقَالَ اِن صَاحِبِي هٰذَيْن القبرين يعذبان فائتياني بجريدة قَالَ اَبُوْ بكرَة فاستبقت اَنا وصاحبي فَاَتَيته بجريدة فَشَقهَا نِصْفَيْنِ فوضع فِيْ هٰذَا الْقَبْر وَاحِدَةٍ وَّفِيْ ذَا الْقَبْر وَاحِدَةٍ وَّقَالَ لَعَلَّه يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين اِنَّهُمَا يعذبان بِغَيْر كَبِيْر الْغِيْبَة وَالْبَوْل

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَة مُخْتَصرًا من رِوَايَةِ بَحر بن مرار عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بكرَة وَلَمْ يُدْرِكهُ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے' اور ایک شخص کے درمیان چلتے ہوئے جا رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تم دونوں میرے پاس کوئی شاخ لے کر آؤ! حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' اور میرے ساتھی نے ایک دوسرے سے پہلے یہ کام کرنے کی کوشش کی' میں ایک شاخ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور ایک حصہ ایک قبر پر رکھ دیا اور دوسرا' دوسری قبر پر رکھ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں شاخیں تر رہیں

Marfat.com

گی اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ (یعنی جس سے بچنا مشکل ہو) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' یعنی غیبت کرنا اور پیشاب (سے نہ بچنا)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو بحر بن مرار نے اپنے دادا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں (یعنی بحر) نے ان (یعنی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

260 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل .رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلة قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اکثر عذابِ قبر' پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے' جس طرح انہوں نے بیان کی ہے۔

261 - وَعَنْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْم شَدِيْد الْحر نَحْو بَقِيع الْغَرْقَدقَالَ وَكَانَ النَّاس يَمْشُوْنَ خَلفه قَالَ فَلَمَّا سمع صَوْت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِیْ نَفسه فَجَلَسَ حَتّٰى قدمهم اَمَامه فَلَمَّا مر ببقيع الْغَرْقَد اِذا بقبرين قد دفنُوْا فِيْهِمَا رجلَيْنِ قَالَ فَوقف النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من دفنتم هَاهُنَا الْيَوْم قَالُوْا فلَان وَفُلَان قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاكَ قَالَ أما اَحدهمَا فَكَانَ لَا يتنزه من الْبَوْل وَأما الْآخر فَكَانَ يمشي بالنميمة وَأخذ جَرِيدَة رطبَة فَشَقَهَا ثُمَّ جعلهَا على القبرين قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ ليخففن عَنْهُمَاقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى مَتى هما يعذبان قَالَ غيب لَا يُعلمهُ اِلَّا اللّٰه وَلَوْلَا تمرغ قُلُوْبكُمْ وتزيدكم فِي الحَدِيْث لسمعتم مَا أسمع

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من طَرِيْق عَلیّ بن يزِيْد الالهانی عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شدید گرم دن میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بقیع غرقد کے پاس سے ہوا' راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے جوتوں کی چاپ سنی' تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کچھ خیال آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے' یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے سے آگے جانے دیا' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد کے پاس سے گزرے' جہاں دو قبریں موجود تھیں' جن میں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے یہاں آج کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک

Marfat.com

پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو حصے کئے' اور اسے دونوں کی قبروں پر لگا دیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تا کہ ان دونوں (کے عذاب) میں تخفیف ہو جائے' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ غیب ہے' اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' اگر تمہارے دلوں میں خیالات کا ہجوم نہ ہوتا اور تمہارا بات چیت زیادہ کرنا نہ ہوتا' تم لوگ بھی وہ بات سن پاتے جو میں سنتا ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے روایت کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' ان دنوں حضرات نے یہ روایت علی بن یزید الہانی کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

262 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حَسَنَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَده الدرقة فوضعها ثُمَّ جلس فَبَال اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ انْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُول كَمَا تبول الْمَرْاَة فَسَمِعَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيحك مَا علمت مَا أَصَاب صَاحب بني اِسْرَائِيل كَانُوْا اِذا اَصَابَهُم الْبَوْل قرضوه بِالْمَقَارِيضِ فنهاهم فعذب فِيْ قَبره .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک ڈھال تھی' آپ ﷺ نے اسے رکھا اور پھر بیٹھ کر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے' تو کسی شخص نے کہا: تم ان کی طرف دیکھو! یہ (بیٹھ کر) یوں پیشاب کر رہے ہیں' جس طرح عورت (بیٹھ کر) پیشاب کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سن لی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے؟ بنی اسرائیل کے ایک فرد کو کیا صورت حال پیش آئی تھی' جب ان لوگوں کے (کپڑے پر) پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ لیتے تھے' ایک شخص نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا' تو اس شخص کو اس کی قبر میں عذاب دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

263 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نمشي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمررنا على قبرين فَقَامَ فقمنا مَعَه فَجعل لَونه يتَغَيَّر حَتّٰى رعد كم قَمِيصه فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أما تَسْمَعُوْنَ مَا أسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هٰذَانِ رجلَانِ يعذبان فِيْ قبورهما عذَابا شَدِيْدا فِيْ ذَنْب هَين قُلْنَا فيم ذٰلِكَ قَالَ كَانَ اَحدهمَا لَا يستنزه من الْبَوْل وَكَانَ الْاخر يُؤْذِيْ النَّاس بِلِسَانِهِ وَيَمْشِي بَيْنَهُمْ بالنميمة فَدَعَا بجريدتين من جرائد النّخل فَجعل فِيْ كل قبر وَاحِدَةٍ قُلْنَا وَهل يَنْفَعهُمْ ذٰلِكَ قَالَ نَعَم يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه .قَوْلِهِ فِيْ ذَنْب هَين يَعْنِيْ هَين عِنْدهمَا وَفِيْ ظنهما اَوْ هَين عَلَيْهِمَا اجتنابه لَا اِنَّهُ هَين فِيْ نفس الْاَمر لِاَن النميمة مُحرمَة اِتِّفَاقًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے

Marfat.com

ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے' آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی ٹھہر گئے' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قمیص کی آستین کانپنے لگی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو سن رہا ہوں' کیا تم لوگ وہ نہیں سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دو قبروں والوں کو ان کی قبروں میں شدید عذاب ہو رہا ہے' جو (بظاہر ایک) ہلکے گناہ کی وجہ سے ہے' ہم نے عرض کی: کس وجہ سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اُن کی چغلیاں کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک شاخ لگادی' ہم نے عرض کی: کیا اس کا ان کو فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب تک یہ دونوں تر رہیں گی' اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''ذنب هين'' سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں کے نزدیک ہلکا تھا اور ان دونوں کے گمان میں ہلکا تھا' یعنی اس سے اجتناب کرنا' ان دونوں کے لئے آسان تھا' ایسا نہیں ہے کہ وہ گناہ فی نفسہٖ ہلکا تھا' کیونکہ چغلی کرنا تو بالاتفاق حرام ہے۔

264 - وَعَنْ شفى بن ماتع الأصبحى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَرْبَعَة يُؤْذونَ اَهْلِ النَّارِ على مَا بهم من الْاَذى يسعون بَيْنَ الْحَمِيم والجحيم يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبور يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ بَعْضُهُمْ لبَعض مَا بَال هٰؤُلَاءِ قد آذونا على مَا بِنَا من الْاَذى قَالَ فَرجل مغلق عَلَيْهِ تَابُوت من جمر وَرجل يجر أمعاء ه وَرجل يسيل فوه قَيْحا ودما وَرجل يَاْكُل لَحْمه قَالَ فَيُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد مَاتَ وَفِىْ عُنُقه اَمْوَال النَّاس مَا يجد لَهَا قَضَاء اَوْ وَفَاء ثُمَّ يُقَال للَّذى يجر أمعاء ه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ لَا يُبَالِىْ اَيْنَ أصَاب الْبَوْل مِنْهُ لَا يغسلهُ......وَذكر بَقِيَّة الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب الصمت وَكتاب ذمّ الْغِيْبَة وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير بِاِسْنَادٍ لين وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَقَالَ شفى بن ماتع مُخْتَلف فِيْهِ فَقِيْل لَهُ صُحْبَة وَيَاْتِى الحَدِيْث بِتَمَامِهِ فِى الْغِيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت شفی بن ماتع اصبحی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار افراد ایسے ہیں' جو اہل جہنم کو پہلے سے ہونے والی اذیت کی موجودگی میں مزید اذیت سے دوچار کردیں گے' وہ کھولتے ہوئے پانی اور جحیم (یعنی جہنم) کے درمیان بھاگتے پھریں گے' اور بربادی اور تباہی کی آوازیں نکالتے ہوں گے' اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم تو پہلے ہی اذیت میں تھے' انہوں نے ہمیں مزید اذیت کا شکار کردیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) ان میں سے ایک ایسا شخص ہوگا' جو تابوت میں بند ہوگا' اور وہ تابوت انگاروں کا بنا ہوا ہوگا' ایک وہ شخص ہوگا' جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا' ایک وہ شخص ہوگا' جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہے ہوں گے' اور ایک وہ شخص ہوگا' جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تابوت

Marfat.com

والے شخص سے کہا جائے گا: اس منحوس کیا معاملہ ہے؟ کہ ہم پہلے ہی اذیت کا شکار تھے اور اس نے ہمیں مزید اذیت سے دوچار کردیا ہے تو وہ کہے گا: یہ منحوس جب مرا تھا تو اس کی گردن میں (یعنی اس کے ذمہ) لوگوں کا مال تھا جس کی ادائیگی کے لئے کچھ بھی دستیاب نہیں تھا پھر اس شخص سے پوچھا جائے گا: جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا کہ اس منحوس کا معاملہ کیا ہے؟ جس نے ہمیں پہلے سے موجود اذیت میں اضافہ کردیا ہے تو وہ کہے گا: اس منحوس نے اس بات کی پرواہ نہیں کی تھی کہ اس کا پیشاب کہاں لگ رہا ہے؟ یہ اس کو دھوتا نہیں تھا''۔

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور کتاب ''ذم الغیبۃ'' میں نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں کمزور سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام ابونعیم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: شفی بن ماتع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے یہ حدیث آگے چل کر ''غیبت سے متعلق باب'' میں مکمل طور پر نقل ہوگی اگر اللہ نے چاہا۔

265 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْبُوْل فَاِنَّہٗ اَوَّل مَا یُحَاسب بِہِ العَبْد فِی الْقَبْر .رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر اَیْضًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِہِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچتے رہو! کیونکہ قبر میں آدمی سے سب سے پہلے اسی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

التَّرْھِیب من دُخُول الرِّجَال الْحمام بغَیْر أزر

وَمَنْ دُخُول النِّسَاء بأزر وَغَیرِھَا اِلَّا نفسَاء اَوْ مَرِیضَۃ وَمَا جَاءَ فِی النَّھی عَن ذٰلِك

باب: مردوں کے تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل ہونے سے متعلق ترہیبی روایات

نیز خواتین کے لیے تہبند سمیت یا اُس کے بغیر (حمام میں داخلے کی ممانعت) البتہ نفاس والی خواتین یا بیمار خواتین کا معاملہ مختلف ہے اس بارے میں جو ممانعت منقول ہے اس کا تذکرہ

266 - عَن جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنِ النَّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یدْخل الْحمام اِلَّا بمنزر وَمَنْ کَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یدْخل حلیلته الْحمام
رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَالتِّرمِذِیّ وَحسنه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 266: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الأدب' وأما حدیث سالم بن عبید النخعی فی ھذا الباب - حدیث: 7846 مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ - حدیث: 14387 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند جابر' حدیث: 1880 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمہ أحمد - حدیث: 694 شعب الإیمان للبیھقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' وھو باب فی المطاعم والمشارب وما یجب التورع عنہ منھا - حدیث: 5336

Marfat.com

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو'وہ حمام میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو'وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

267 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ستفتح عَلَيْكُمْ اَرْض الْعَجم وستجدون فِيهَا بُيُوتًا يُقَال لَهَا الحمامات فَلَا يدخلنها الرِّجَال اِلَّا بالأزر وامنعوها النِّسَاء اِلَّا مَرِيضَة اَوْ نفسَاء . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاَبُوْ دَاوُد وَفِيْ اِسْنَاده عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارے سامنے عجم کی سرزمین فتح ہوگی' تم وہاں کچھ گھر پاؤ گے' جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا' مرد اُن میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں' اور خواتین کو وہاں جانے سے منع کرنا' البتہ بیمار عورت' یا نفاس والی عورت کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ہے۔

268 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن دُخُول الحمامات ثُمَّ رخص للرِّجَال اَن يدخلوها فِي المآزر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَمْ يرخص للنِّسَاء

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَوَوْهُ كلهم من حَدِيْثِ اَبِيْ عذرة عَن عَائِشَة وَقد سُئِلَ اَبُوْ زرْعَة الرَّازِيّ عَن اَبِيْ عذرة هَلْ يُسمى فَقَالَ لَا أَعْلَمُ اَحَدًا سَمَّاهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بن حَازِم لَا يعرف هٰذَا الحَدِيْثِ اِلَّا من هٰذَا الْوَجه وَاَبُوْ عذرة غير مَشْهُور وَقَالَ التِّرْمِذِيّ اِسْنَاده لَيْسَ بِذَاكَ الْقَائِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حمام میں داخل ہونے سے منع کیا تھا' پھر مردوں کو اس کی اجازت دیدی کہ وہ تہبند باندھ کر اس میں جاسکتے ہیں۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو اس کی اجازت نہیں دی''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: تمام مصنفین نے یہ روایت ابوعذرہ کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ابوزرعہ رازی سے ابوعذرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' کیا ان کا نام پتہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے نہیں علم کہ کسی نے ان کا نام بیان کیا ہو' ابوبکر بن حازم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے تھے' ابوعذرہ نامی راوی مشہور نہیں ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں: اس روایت کی سند اتنی زیادہ مستند نہیں ہے۔

Marfat.com

269 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الحمام حرَام على نسَاء أمتِي .رَوَاهُ الحَاكِم وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٍ صَحِيح الإسنَاد

❀❀ سیّدہ عائشہ ڑاٹھنا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حمام (میں جانا) میری امت کی خواتین کے لئے حرام ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

270 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيُكرم جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر من نِسَائِكُمْ فَلَا يدْخل الْحمام

قَالَ فنهيت بِذٰلِكَ اِلٰى عمر بن عبد الْعَزِيز رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فِيْ خِلَافَته فَكتب اِلٰى اَبِیْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم اَن سل مُحَمَّد بن ثَابت عَن حَدِيثه فَاِنَّهُ رَضِي فَسَاَلَهُ ثُمَّ كتب اِلٰى عمر فَمنع النِّسَاء عَن الْحمام .رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَلَيْسَ عِنْده ذكر عمر بن عبد الْعَزِيز

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری ڑاٹھنڈ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرنی چاہیے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہونا چاہیے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے' یا پھر خاموش رہنا چاہیے' جو خاتون اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں' اس ممانعت کا انہیں پتہ چلا' تو انہوں نے اس بارے میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو خط لکھا کہ تم محمد بن ثابت سے' اس حدیث کے بارے میں دریافت کرو' کیونکہ وہ پسندیدہ آدمی ہیں ابوبکر بن محمد نے' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا: پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے میں خط لکھا' تو انہوں نے خواتین کو حمام میں جانے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے' جو لیث کے معتمد تھے' لیکن انہوں نے اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔

271 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ احْذَرُوْا بَيْتا يُقَال لَهُ

Marfat.com

الْحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ ينقى الْوَسخ قَالَ فاستتروا ۔رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ رَوَاهُ النَّاس عَنْ طَاوس مُرسلا قَالَ الْحَافِظِ وَرُوَاته كلهم مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظِه: اتَّقوا بَيْتا يُقَال لَهُ الْحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يذهب الدّرن وينفع الْمَرِيض قَالَ فَمَنْ دخله فليستتر ۔وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بنَحْوِ الْحَاكِم وَقَالَ فِيْ اَوله شَرّ الْبيُوت الْحمام ترفع فِيْهِ الْاَصْوَات وَتكشف فِيْهِ العورات الدّرن بِفَتْح الدَّال وَالرَّاء هُوَ الْوَسخ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس گھر سے بچنا! جس کا نام حمام ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میل کو صاف کر دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پردہ کر کے جانا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' کئی لوگوں نے اسے طاؤس کے حوالے سے مرسل طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اس گھر سے بچنا! جس کا نام حمام ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میل کو ختم کر دیتا ہے' اور بیمار کو فائدہ دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس میں جائے' وہ پردہ کر کے جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''سب سے برا گھر حمام ہے' جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور شرم گاہیں بے پردہ ہوتی ہیں''۔

لفظ ''الدرن'' میں' د' پر اور' ر' پر زبر ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

272 - وَعَنْ قَاص الأجناد بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ اَنه حدث اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلَا يقعدن على مائدة يدار عَلَيْهَا الْخمر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بازار وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام ۔رَوَاهُ اَحْمد

وَقَاص الأجناد لَا أعرفهُ وَرُوِيَ آخِره اَيْضا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْه اَبُوْ خيرة لَا أعرفهُ اَيْضا الحليلة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة هِيَ الزَّوْجَة

❀❀ قسطنطنیہ میں لشکروں کے واعظ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر ہرگز نہ بیٹھے' جس پر شراب گردش کر رہی ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر داخل نہ ہو' اور جو شخص اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' لشکروں کے واعظ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے' یہی روایت ایک سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور اس سند میں ابوخیرہ نامی راوی ہے' میں اس سے بھی واقف نہیں ہوں۔

لفظ "حلیلہ" سے مراد بیوی ہے۔

273 - وَعَنْ اَبِىْ الْمليح الْهُذَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نسَاء من اَهْل حمص اَوْ من اَهْلِ الْشام دخلن على عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا فَقَالَت أنتن اللَّاتِىْ تدخلن نساء كن الحمامات سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امْرَاَة تضع ثِيَابهَا فِىْ غير بَيت زَوجهَا اِلَّا هتكت السّتْر بَيْنهَا وَبَيْن رَبهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا .وروى اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ وَالْحَاكِم اَيْضًا من طَرِيْق دراج اَبِىْ السَّمْح عَن السَّائِب اَن نسَاء دخلن على أم سَلمَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا فسألتهن من أنتن قُلْنَ من اَهْل حمص

قَالَت من اَصْحَاب الحمامات قُلْنَ وَبهَا باس

قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيمَا امْرَاَة نزعت ثِيَابهَا فِىْ غير بَيتهَا خرق اللّٰه عَنْهَا ستره

❀❀ ابوملیح ہذلی بیان کرتے ہیں: حمص یا شاید شام کی کچھ خواتین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ہی وہ خواتین ہو؟ جو حمام میں داخل ہوتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ' اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے' اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو پھاڑ دیتی ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے یہ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام احمد، امام ابویعلیٰ، امام طبرانی اور امام حاکم نے دراج ابوسمح کے حوالے سے سائب سے یہ روایت نقل کی ہے:

کچھ خواتین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اہل حمص سے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم حمام میں جانے والی خواتین ہو؟ ان خواتین نے عرض کی: کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو عورت اپنے گھر کے علاوہ' کہیں اور اپنے کپڑے اتارتی ہے' وہ اپنے سے' اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کر دیتی ہے"۔

274 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْد الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فليسع اِلَى الْجُمُعَة وَمن اسْتغنى عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنى اللّٰه عَنهُ وَاللّٰه

Marfat.com

غَنِيٌّ حميد .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار دون ذكر الْجُمُعَة وَفِيْه عَلِيّ بن يزِيْد الْاَلْهَانِي

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ جمعہ کے لئے جلدی چلا جائے جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی اختیار کرلے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق حمد ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام بزار نے نقل کیا ہے انہوں نے اس میں جمعہ کا ذکر نہیں کیا اس میں ایک راوی علی بن یزید الہانی ہے۔

275 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَالَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْحمام فَقَالَ اِنَّه سَيكون بعدِي حمامات وَلَا خير فِي الحمامات للنِّسَاء فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تدخله بِإِزَار فَقَالَ لَا وَاِن دَخلته بِإِزَار وَدرع وخمار وَمَا من امْرَاَة تنْزع خمارها فِي غير بَيت زَوجهَا اِلَّا كشفت السّتْر فِيمَا بَيْنهَا وَبَيْن رَبهَا .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن لَهِيعَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمام کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد حمام ہوں گے' اور خواتین کے لئے حمام میں کوئی بھلائی نہیں ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت تہبند باندھ کر اس میں داخل ہوسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! (عورت کو اس میں جانے کی اجازت نہیں ہے) خواہ وہ تہبند' قمیص اور اوڑھنی باندھ کر ہی' اس میں کیوں نہ جا رہی ہو' جو بھی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنی چادر اتارتی ہے' وہ اپنے' اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبداللہ بن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

276 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل الْحمام وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يشرب الْخمر من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يجلس على مائدة يشرب عَلَيْهَا الْخمر من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يخلون بِامْرَاَة لَيْسَ بَيْنه وَبَيْنهَا محرم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه يحيى بن اَبِي سُلَيْمَان الْمدنِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے' جس پر شراب پی

Marfat.com

جا رہی ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو کہ اس مرد اور اس عورت کے ساتھ (عورت کا کوئی) محرم موجود نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی نامی راوی ہے۔

277 - وَرُوِيَ عَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ ستفتحون أفقا فِيْهَا بيوت يُقَال لَهَا الحمامات حرَام على أمتِيْ دُخُولهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تذْهب الوصب وتنقى الدّرن قَالَ فَإِنَّهَا حَلَال لذكور أمتِيْ فِي الأزر حرَام على إناث أمتِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ الْأُفق بِضَم الْألف وَسُكُون الْفَاء وَبِضَمِّهَا اَيْضًا هِيَ النَّاحِيَة والوصب الْمَرَض

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم دور دراز کے علاقے فتح کرو گے' وہاں کچھ ایسے گھر ہوں گے' جنہیں حمام کہا جائے گا' ان میں جانا میری امت کے لئے حرام ہے' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ بیماری کو ختم کرتا ہے' اور میل کو صاف کر دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حلال ہوگا' جبکہ وہ تہبند باندھ کر جائیں اور میری امت کی عورتوں کے لئے حرام ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''افق'' میں 'ا' پر پیش ہے' اور 'ف' ساکن ہے' اس سے مراد کونے کا علاقہ ہے' اور لفظ ''وصب'' سے مراد بیماری ہے۔

6 - التَّرْهِيب من تَأْخِير الْغسْل لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر غسل میں تاخیر کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

278 - عَن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة جيفة الْكَافِر والمتضمخ بالخلوق وَالْجنب إِلَّا اَن يتَوَضَّأ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن الْحسن بن اَبِيْ الْحسن عَن عمار وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرَوَاهُ هُوَ وَغَيْرِهِ عَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ عَن يحيى بن يعمر عَن عمار قَالَ:

قدمت على اَهلِيْ لَيْلًا وَقد تشققت يداى فخلقوني بزعفران فَغَدَوْت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسلمت عَلَيْهِ فَلَمْ يرد عَلَيّ السَّلَام وَلَمْ يرحب بِي وَقَالَ اذْهَبْ فاغسل عَنْك هٰذَا فغسلته ثُمَّ جئت فَسلمت عَلَيْهِ فَرد عَلَيّ ورحب بِي وَقَالَ إِن الْمَلَائِكَة لَا تحضر جنَازَة الْكَافِر بِخَير وَلَا المتضمخ بزعفران وَلَا الْجنب قَالَ وَرخص للجنب إِذا نَام اَوْ أكل اَوْ شرب اَن يتَوَضَّأ

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْمُرَاد بِالْمَلَائِكَةِ هُنَا هم الَّذِيْنَ ينزلون بِالرَّحْمَةِ وَالْبركَة دون الْحفظَة فَإِنَّهُم لَا يفارقونه على حَال من الْاَحْوَال ثُمَّ قِيْلَ هٰذَا فِيْ حق كل من أخر الْغسْل لغير عذر ولعذر إِذا أمكنه الْوضُوء

Marfat.com

فَلَمْ يَتَوَضَّأ وَقِيلَ هُوَ الَّذِیْ يُؤَخِّرهُ تهاونا و كسلا ويتخذ ذٰلِكَ عَادَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کے پاس فرشتے نہیں جاتے ہیں' کافر کا مردار' وہ شخص جس نے خلوق (نام کی مخصوص خوشبو) لگائی ہوئی ہو' اور جنبی شخص' البتہ اگر وہ وضو کر لے' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حسن بن ابوالحسن کے حوالے سے' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ حسن نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' یہ روایت انہوں نے ایک اور سند کے حوالے سے عطاء خرسانی کے حوالے سے' یحییٰ بن یعمر کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس آیا' میرے ہاتھ پھٹے ہوئے تھے' تو اس نے میرے ہاتھ پر زعفران لگا دیا' اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید نہیں کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! اور اس کو اپنے آپ سے دھولو! میں نے اسے دھولیا' پھر میں آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا: فرشتے کافر شخص کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ہیں اور جس نے زعفران لگایا ہوا س کے پاس نہیں آتے ہیں اور جنبی کے پاس نہیں آتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی شخص کو یہ اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے لگے یا کچھ کھانے لگے یا پینے لگے' تو وضو کر لے۔

حافظ کہتے ہیں: یہاں فرشتوں سے مراد وہ فرشتے ہیں' جو رحمت اور برکت لے کر نازل ہوتے ہیں' یہاں حفاظت والے فرشتے مراد نہیں ہیں (جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرتے ہیں) کیونکہ وہ کسی بھی حالت میں لوگوں سے لاتعلق نہیں ہوتے ہیں' پھر یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ حکم ہر اس شخص کے بارے میں ہے جو کسی عذر کے بغیر غسل کو مؤخر کر دے' لیکن جب کوئی عذر ہو' اور آدمی کے لئے وضو کرنا ممکن ہو' اور پھر وہ وضو نہ کرے' تو بھی یہ حکم ہوگا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہلکا سمجھ کر کسل مندی کے اظہار کے طور پر غسل کو مؤخر کرتا ہے' اور اس کو عادت بنالیتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

279 - وَعَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب كرم اللّٰه وَجهه عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيهِ صُورَة وَلَا كلب وَلَا جنب .رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِی صَحِيحه

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث 279:صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب أحكام الجنب - ذكر نفي دخول الملائكة الدار التي فيها الجنب' حديث:1221'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث:562'سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب في الجنب يؤخر الغسل - حديث:199'السنن للنسائي - سؤر الهرة' صفة الوضوء - باب في الجنب إذا لم يتوضأ' حديث:261'السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' الجنب إذا لم يتوضأ - حديث:249

Marfat.com

''فرشتے ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر' یا کتا' یا جنبی شخص موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

280 - وَعَنِ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق

❀❀ امام بزار نے اپنی صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''تین لوگوں کے قریب فرشتے نہیں جاتے ہیں' جنبی شخص' نشے کا شکار شخص' اور جس نے خلوق ملی ہوئی ہو''۔

7- التَّرْغِيْب فِي الْوُضُوْء وإسباغه

باب: وضو کرنے' اور اچھی طرح وضو کرنے کے متعلق ترغیبی روایات

281 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُؤَال جِبْرَائِيل إِيَّاه عَن الْإِسْلَام فَقَالَ الْإِسْلَام اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن تقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَة وَاَن تتمّ الْوُضُوْء وتصوم رَمَضَان قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنا مُسْلِم قَالَ نَعَمْ قَالَ صدقت. رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ هٰكَذَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ بِغَيْر هٰذَا السِّيَاق

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو اور تم وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو''

انہوں نے عرض کی: جب میں یہ کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تو انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح نقل کی ہے یہ روایت صحیحین میں اور دیگر کتابوں میں اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں یہ سیاق نہیں ہے (یعنی اس میں وضو کا تذکرہ نہیں ہے)۔

282 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن أمتِيْ يدْعَوْنَ يَوْم الْقِيَامَة غرا محجلين من آثَار الْوُضُوْء فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يُطِيل غرته فَلْيفْعَل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَقد قِيْلَ اِن قَوْلِه من اسْتَطَاعَ اِلٰى آخِره اِنَّمَا هُوَ مدرج من كَلَام اَبِيْ هُرَيْرَة مَوْقُوْف عَلَيْهِ ذكره غير وَاحِد من الْحفاظ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگوں کو قیامت کے دن بلایا جائے گا' وہ چمکتی ہوئی پیشانیوں والے ہوں گے' جو وضو کے آثار کی.

Marfat.com

وجہ سے (چمک رہی) ہوگی' تو تم میں سے جو شخص اپنی چمک میں اضافہ کرسکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

ایک قول کے مطابق روایت کے یہ الفاظ ''جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو'' یہاں سے آخر تک کے الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو درمیان میں درج ہوگئے ہیں' یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے' کئی حافظان حدیث نے یہ بات ذکر کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

283 - وَلِمُسْلِم عَنْ اَبِیْ حَازِم قَالَ کنت خلف اَبِیْ هُرَیْرَة وَهُوَ یتوَضَّأ للصَّلَاة فکَانَ یمد یَده حَتّٰی یبلغ اِبطه فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا هُرَیْرَة مَا هٰذَا الْوضُوء فَقَالَ یَا بنی فروخ اَنْتُمْ هَاهُنَا لَو علمت اَنکُمْ هَاهُنَا مَا توَضَّأت هٰذَا الْوضُوء سَمِعت خلیلی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تبلغ الْحِلْیَة من الْمُؤمن حَیْثُ الْوضُوء

وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ بِنَحْوِ هٰذَا اِلَّا اَنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الْحِلْیَة تبلغ مَوَاضِع الطّهُور .الْحِلْیَة مَا یحلی بِهٖ اَهْلِ الْجنَّة من الأساور وَنَحْوهَا

❀❀ امام مسلم نے ابوحازم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا' وہ نماز کے لئے وضو کر رہے تھے' وہ اپنا ہاتھ پھیلاتے تھے' اور بغلوں تک اسے دھوتے تھے' میں ان سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! یہ کون سا وضو ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے بنوفروخ! تم لوگ یہاں ہو؟ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لوگ یہاں ہو' تو میں یہ وضو نہ کرتا' میں نے اپنے خلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(جنت میں) مومن کا زیور' وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(جنت میں آدمی کا) زیور اس مقام تک ہوگا' جہاں تک وضو کے مقام ہیں''۔

روایت کے متن میں لفظ ''حلیہ'' سے مراد وہ چیز ہے' جو اہل جنت زیور کے طور پر پہنیں گے' اس میں کنگن اور (اس طرح کی) دیگر چیزیں شامل ہیں۔

284 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمقْبرَة فَقَالَ السَّلَام عَلَیْکُمْ دَار قوم مُؤمنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰه بکم عَن قریب لاحقون وددت اَنا قد رَاَینَا اِخْوَاننَا قَالُوْا اَوَلسنا اِخْوَانك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِی وَاِخْوَاننَا الَّذِیْنَ لم یَاْتُوا بعد قَالُوْا کَیفَ تعرف من لم یَاْتِ بعد من أمتك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَرَاَیْت لَو اَن رجلا لَهٗ خیل غر محجلة بَیْنَ ظَهْرَی خیل دهم بهم اَلا یعرف خیله قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُم یأتونَ غرا محجلین من الْوضُوء وَاَنا فرطهم علی الْحَوْض .رَوَاهُ مُسلِم وَغَیره

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے' اور یہ فرمایا:

''اے اہل ایمان کی قوم کے علاقے رہنے والو! تم پر سلام ہو! اگر اللہ نے چاہا' تو ہم عنقریب تم سے آملیں گے''

Marfat.com

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) میری یہ خواہش ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو' میرے بھائی وہ لوگ ہیں' جو ابھی نہیں آئے' جو بعد میں آئیں گے لوگوں نے عرض کی: آپ کی امت کا جو فرد ابھی نہیں آیا' یارسول اللہ! آپ (قیامت کے دن) اسے کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی شخص کا کوئی ایسا گھوڑا ہو' جو پنج کلیان ہو' تو کیا وہ شخص سیاہ گھوڑوں کے درمیان اپنے اس گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ لوگ آئیں گے' تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر اُن کا پیش رو ہوں گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

285 - وَعَنْ زر عَن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تعرف من لم تَرَ من أمتك قَالَ غر محجلون بلق من آثار الْوضُوء .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ نَحْوه من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ زر بن حبیش نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن افراد کو دیکھا نہیں ہے' آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وضو کے آثار کی وجہ سے' وہ چمکدار پیشانیوں والے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

286 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا اَوّل من يُؤذن لَهٗ بِالسُّجُود يَوْم الْقِيَامَة وَانا اَوّل من يرفع رَأسه فَانْظُر بَيْن يَدى فأعرف أمتِي من بَيْنَ الْاُمَم وَمَنْ خَلْفي مثل ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مثل ذٰلِكَ وَعَنْ شمَالي مثل ذٰلِك فَقَالَ رجل كَيْفَ تعرف أمتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من بَيْنَ الْاُمَم فِيْمَا بَيْن نوح اِلٰى أمتك قَالَ هم غر محجلون من أثر الْوضُوء لَيْسَ لِاَحَدٍ كَذٰلِكَ غَيرهِمْ وأعرفهم انهم يُؤْتونَ كتبهمْ بأيمانهم وأعرفهم تسْعَى بَيْن اَيْدِيهم ذُرِّيتهمْ

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَادِه ابْن لَهِيعَة وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِي المتابعات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میں وہ پہلا شخص ہوں گا' جسے سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور میں پہلا شخص ہوں گا' جو پہلی مرتبہ اپنے سر کو اٹھائے گا' میں اپنے سامنے دیکھوں گا' تو دیگر امتوں کے درمیان' اپنی امت کو پہچان لوں گا' اپنے پیچھے بھی اسی طرح' اپنے دائیں طرف بھی اسی طرح' اور اپنے بائیں طرف بھی اسی طرح (اپنی امت کے افرد کو پہچان لوں گا)''

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر اپنی امت تک کی درمیانی امتوں کے درمیان میں اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

''وہ لوگ وضو کے اثرات کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے' اوران کے علاوہ اور کسی میں یہ نشانی نہیں ہوگی' میں انہیں پہچان لوں گا' وہ اپنے نامہ اعمال اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر آئیں گے' اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے بچے اُن کے آگے دوڑتے ہوئے آرہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے' متابعات کے بارے میں یہ حدیث حسن ہے۔

287 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تَوَضَّأ العَبْد الْمُسْلِم اَوْ الْمُؤْمِن فَغسل وَجهه خرج من وَجهه كل خَطِيئَة نظر اِلَيْهَا بِعَيْنيهِ مَعَ المَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء فَاِذَا غسل يَدَيْهِ خرج من يَدَيْهِ كل خَطِيئَة كَانَت بطشتها يَدَاهُ مَعَ المَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء فَاِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت كل خَطِيئَة مشتها رِجْلَاهُ مَعَ المَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء حَتّٰى يخرج نقيا من الذُّنُوب

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَلَيْسَ عِنْد مَالك وَالتِّرْمِذِيّ غسل الرجلَيْن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مومن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے ہر گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا' وہ پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری کے ساتھ نکل جاتا ہے' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے تھے' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری قطری کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف وہ اپنے پاؤں کے ذریعے چل کر گیا تھا' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہوکر باہر آتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ امام مالک اور امام ترمذی کی روایت میں ''پاؤں دھونے'' کا ذکر نہیں ہے۔

288 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَاَحسن الْوضُوء خرجت خطاياه من جسده حَتّٰى تخرج من تَحت اَظْفَاره

وَفِيْ رِوَايَةٍ :اَن عُثْمَان تَوَضَّأ ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأ مثل وضوئى هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ هٰكَذَا غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه وَكَانَت صَلَاته ومشيه اِلَى الْمَسْجد نَافِلَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرًا وَلَفظِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا من امرىء يتَوَضَّأ فيحسن وضوء ه اِلَّا غفر لَهٗ مَا بَينه وَبَيْنَ الصَّلَاة الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصليهَا

وَاِسْنَاده على شَرط الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا بِنَحْوِ رِوَايَةِ النَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن

Marfat.com

مَاجَه اَيضًا بِاخْتِصَار وَزَاد فِي آخِره: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يغتر أحد

وَفِيْ لفظ النَّسَائِيِّ قَالَ: من أتم الْوضُوء كَمَا أمره الله فالصلوات الْخمس كَفَّارَات لما بَيْنهُنَّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' تو اس کے' جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی مانند وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس طرح وضو کرتا ہے' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور اس کی نماز اور اس کا مسجد تک چل کر جانا' نفل (یعنی اضافی ثواب کا باعث شمار ہوتا ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے اُس کے' اُس نماز اور اس کے آگے والی نماز کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں' جب تک وہ اگلی نماز کو ادا نہیں کر لیتا''۔

اس کی سند شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں مختصر طور پر نقل کی ہے' جو امام نسائی کی روایت کی مانند ہے' یہی روایت امام ابن ماجہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص غلط فہمی کا شکار نہ ہو''۔

امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس طرح مکمل وضو کرے' جس طرح اسے اللہ نے حکم دیا ہے' تو پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

289 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه تَوَضَّأ فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ مثل وضوئي هٰذَا ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جلس غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تغتروا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْره

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں (شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں) نے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ بات بیان کی: جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے' اور پھر مسجد میں آئے' اور وہاں دو رکعات ادا کرے' اور پھر بیٹھ جائے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

290 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّه دَعَا بِمَاء فَتَوَضَّأَ ثُمَّ ضحك فَقَالَ لاصحابه اَلا تَسْاَلُوْنِيْ مَا اَضحكني فَقَالُوْا مَا اَضحكك يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأت ثُمَّ ضحك فَقَالَ اَلا تَسْاَلُوْنِيْ مَا اَضحكك فَقَالُوْا مَا اَضحكك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِن العَبْد اِذا دَعَا بِوَضُوْء فَغسل وَجهه حط اللّٰه عَنهُ كل خَطِيئَة اَصَابَهَا بِوَجْهِهِ فَاِذَا غسل ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ وَاِذَا طهر قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِك . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَزَاد فِيْهِ فَاِذَا مسح رَاسه كَانَ كَذٰلِك

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر ہنس پڑے پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: تم لوگ مجھ سے دریافت نہیں کرو گے کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو کیا' جس طرح میں نے وضو کیا تھا' پھر آپ ﷺ ہنس پڑے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے' آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی بندہ وضو کا پانی منگوا کر اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے ہر اس گناہ کو ختم کر دیتا ہے' جس کا ارتکاب اس نے اپنے چہرے کے ذریعے کیا تھا' جب وہ اپنے بازوؤں کو دھوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' جب وہ اپنے پاؤں کو پاک کرتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اسے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

291 - وَعَنْ حمْرَان رَضِي اللّٰه تَعَالٰى عَنهُ قَالَ دَعَا عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِوَضُوْء وَهُوَ يُرِيد الْخُرُوْج اِلَى الصَّلَاة فِيْ لَيْلَة بَارِدَة فَجِئْته بِمَاء فَغسل وَجهه وَيَدَيْه فَقُلْتُ حَسبك اللّٰه وَاللَّيْلَة شَدِيْدَة الْبرد فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسبغ عبد الْوضُوْء اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخر رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا وہ ایک سرد رات میں نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جانے لگے تھے' میں ان کے پاس پانی لے کر آیا انہوں نے اپنے چہرے' اور دونوں بازوؤں کو دھویا' میں نے کہا: آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے' آج رات بہت شدید سردی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

Marfat.com

292 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْخصلَة الصَالِحَة تكون فِي الرجل فيصلح اللّٰه بهَا عمله كُله وطهور الرجل لصلاته يكفر اللّٰه بطهوره ذنوبه وَتبقى صَلَاته لَهُ نَافِلَة . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ بشار بن الحكم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات کسی آدمی میں کوئی ایک اچھی عادت ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے سارے عمل کو ٹھیک کر دیتا ہے' اور آدمی کا نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا' اللہ تعالیٰ اس کے طہارت کے حصول کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے' اور اس کی نماز اس کے لئے نفل (یعنی اضافی اجروثواب کے طور پر) باقی رہ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں بشار بن حکم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

293 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصنابحي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تَوَضَّأَ الْعَبْد فَمَضْمض خرجت الْخَطَايَا من فِيْهِ فَاِذَا استنثر خرجت الْخَطَايَا من انفه فَاِذَا غسل وَجهه خرجت الْخَطَايَا من وَجهه حَتّٰى تخرج من تَحت أشفار عَيْنَيْهِ فَاِذَا غسل يَدَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من يَدَيْهِ حَتّٰى تخرج من تَحت أظفار يَدَيْهِ فَاِذَا مسح بِرَاْسِهِ خرجت الْخَطَايَا من رَاْسه حَتّٰى تخرج من اُذُنَيْهِ فَاِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من رجلَيْهِ حَتّٰى تخرج من تَحت أظفار رجلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيه اِلَى الْمَسْجد وَصلَاته نَافِلَة . رَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ والصنابحي صَحَابِيّ مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندہ وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے' تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کے پردے کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو اس کے پاؤں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر اس کا مسجد کی طرف جانا اور نماز ادا کرنا' اس کے لئے نفل (یعنی اضافی اجروثواب کے حصول کا باعث) ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں یہ دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' صنابحی' مشہور صحابی ہیں۔

294 - وَعَنْ عَمْرو بن عَنْبَسَة السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت وَاَنا فِي الْجَاهِلِيَّة اَظن اَن النَّاس على ضَلَالَة وَاَنَّهُمْ لَيْسُوا على شَيْءٍ وهم يعْبدُوْنَ الْاَوْثَان فَسَمِعت بِرَجُل فِيْ مَكَّة يخبر اَخْبَارًا فَقَعَدت على

Marfat.com

رَاحِلَتِي فَقَدِمت عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فالوضوء حَدِّثنِيْ عَنهُ فَقَالَ مَا مِنكُمْ رجل يقرب وضوءه فيمضمض ويستنشق فيستنثر اِلَّا خرت خَطَايَا وَجهه من فِيْهِ وخياشيمه ثُمَّ اِذا غسل وَجهه كَمَا أمره اللّٰه اِلَّا خرت خَطَايَا وَجهه من اَطْرَاف لحيته مَعَ المَاء ثُمَّ يغسل يَدَيْهِ اِلَى الْمرفقين اِلَّا خرت خَطَايَا يَدَيْهِ من أنامله مَعَ المَاء ثُمَّ يمسح رَأسه اِلَّا خرت خَطَايَا رَأسه من اَطْرَاف شعره مَعَ المَاء ثُمَّ يغسل رجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خرت خَطَايَا رجلَيْهِ من أنامله مَعَ المَاء فَإِن هُوَ قَامَ وَصلى فَحَمِدَ اللّٰه تَعَالٰى وَأثنى عَلَيْهِ ومجده بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْل وَفرغ قلبه للّٰه تَعَالٰى اِلَّا انصرف من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه .رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں زمانہ جاہلیت میں یہ گمان کیا کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور ان لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے' یہ لوگ بتوں کی عبادت کرتے ہیں' میں نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں ہے' اور کچھ واقعات کے بارے میں بتاتا ہے' تو میں اپنی اونٹنی پر بیٹھا اور اس کے پاس گیا' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے' (مصنف فرماتے ہیں:) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتایئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص وضو کرنے لگتا ہے' اور کلی کرتا ہے' اور ناک میں پانی ڈالتا ہے' اور ناک صاف کرتا ہے' تو اس کے منہ سے' اور اس کے نتھنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ اس کے داڑھی کے اطراف سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ کہنیوں تک اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ' اس کے ناخنوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو پانی کے ساتھ اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ بالوں کے کونوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ اپنے دونوں پاؤں' دونوں ٹخنوں تک دھوتا ہے' تو اس کے دونوں پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ' اس کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے اس کی بزرگی کا اعتراف کرتا ہے' جس کا وہ اہل ہے' اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا جس اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

295 - وَعَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيمَا رجل قَامَ اِلٰى وضوئِهِ يُرِيد الصَّلَاة ثُمَّ غسل كفيه نزلت كل خَطِيئَة من كفيه مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَإِذَا مضمض واستنشق واستنثر نزلت خطيئته من لِسَانه وشفتيه مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَإِذَا غسل وَجهه نزلت كل خَطِيئَة من سَمعه وبصره مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَإِذَا غسل يَدَيْهِ اِلَى الْمرفقين وَرجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ سلم من كل ذَنْب كَهَيْئَته يَوْم وَلدته أمه قَالَ فَإِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاة رفع اللّٰه دَرَجَته وَاِن قعد قعد سالما .رَوَاهُ اَحْمد وَغَيره من طَرِيْق عبد الحميد بن

Marfat.com

بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ لغير هٰذَا الْمَتْن وَهُوَ اِسْنَاد حسن فِي المتابعات لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص وضو کرنے کے لئے اٹھتا ہے' اور اس کا نماز کرنے کا ارادہ ہوتا ہے' اور پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو پہلے قطرے کے ساتھ اس کی ہتھیلیوں سے ہر گناہ نکل جاتا ہے پھر جب وہ کلی کرتا ہے' اور ناک میں پانی ڈالتا ہے' اور ناک صاف کرتا ہے' تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پہلے قطرے کے ساتھ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اس کی سماعت اور بصارت سے پہلے قطرے کے ساتھ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے دونوں بازو' کہنیوں تک دھوتا ہے' اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے' تو وہ اس دن کی طرح ہر گناہ سے پاک ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اگر وہ بیٹھا رہے (یعنی نماز ادا نہ کرے) تو وہ سلامتی کے عالم میں بیٹھا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب سے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' لیکن اس کا متن اس سے مختلف ہے' اور اس روایت کی سند متابعات میں حسن ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

296 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فاسبغ الْوضُوء غسل يَدَيْهِ وَوَجهه وَمسح على رَأسه وَاُذُنَيْهِ وَغسل رجلَيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلَى صَلَاة مَفْرُوضَة غفر لَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْم مَا مشت اِلَيْهِ رجله وقبضت عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسمعت اِلَيْهِ أذناهُ وَنظرت اِلَيْهِ عَيناهُ وَحدث بِه نَفسه من سوء قَالَ وَاللّٰه لقد سمعته من نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أحصيه

❀❀ انہی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اپنے دونوں بازو اور چہرے کو دھوئے' اپنے سر پر اور کانوں پر مسح کرے' اور دونوں پاؤں دھوئے' پھر وہ فرض نماز کے لئے کھڑا ہو' تو اس دن کے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' یا اس کے ہاتھوں نے' جنہیں مٹھی میں لیا تھا' یا اس کے کانوں نے' جس کو سنا تھا' یا اس کی آنکھوں نے' جس کی طرف دیکھا تھا' یا اس کے دل میں جو برا خیال آیا تھا''

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات اتنی مرتبہ سنی ہے' جسے میں شمار نہیں کر سکتا۔

297 - وَرَوَاهُ اَيْضًا بِنَحْوِهِ من طَرِيْق صَحِيْح وَزَاد فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوضُوء يكفر مَا قبله ثُمَّ تصير الصَّلَاة نَافِلَة

❀❀ انہوں نے یہ روایت اس کی مانند صحیح سند کے ساتھ بھی نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور پھر نماز' نفل (یعنی اضافی

Marfat.com

اجروثواب کے حصول کا باعث) ہوتی ہے''۔

298 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأ الرجل الْمُسْلِم خرجت ذُنُوبه من سَمعه وبصره وَيَدَيه وَرجلَيْهِ فَاِن قعد قعد مغفورا لَهُ .وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے' تو اس کی سماعت' بصارت' دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں اور پھر جب وہ بیٹھتا ہے' تو ایسی حالت میں بیٹھتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

299 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ اَيْضًا اِذَا تَوَضَّأ الْمُسْلِم فغسل يَدَيْهِ كفر عَنهُ مَا عملت ليداه فَاِذَا غسل وَجهه كفر عَنهُ مَا نظرت اِلَيْهِ عَيناهُ وَاِذَا مسح بِرَاْسِهِ كفر بِهٖ مَا سَمِعت أذناهُ فَاِذَا غسل رجلَيْهِ كفر عَنهُ مَا مشت اِلَيْهِ قدماه ثُمَّ يَقُوْمُ اِلَى الصَّلَاة فَهِيَ فَضِيلَة .وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن اَيْضا

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب مسلمان وضو کرتا ہے' اور دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو اس کی طرف سے یہ ان چیزوں کا کفارہ بن جاتا ہے' جو اس کے دونوں ہاتھوں نے (گناہ کا) کام کیا تھا' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جن کو اس کے کانوں نے سنا تھا' جب وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں' جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' پھر جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو یہ چیز فضیلت کا باعث ہوتی ہے''۔

اس روایت کی سند بھی حسن ہے۔

300 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للطبراني فِي الْكَبِيْر قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سبع مَرَّات مَا حدثت بِهٖ قَالَ :اِذَا تَوَضَّأ الرجل كَمَا اَمر ذهب الْاِثْم من سَمعه وبصره وَيَدَيه وَرجلَيْهِ وَاِسْنَاده حسن اَيْضا

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث سات مرتبہ نہ سنی ہوتی' تو میں اسے بیان نہ کرتا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب آدمی وضو کرتا ہے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس کی سماعت اور اس کی بصارت اور اس کے دونوں ہاتھوں اور اس کے پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں''۔

اس کی سند بھی حسن ہے۔

301 - وَعَنْ ثَعْلَبَة بن عباد عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَدْرِي كم حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجًا اَوْ أفرادا قَالَ مَا من عبد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء فَيغسل وَجهه حَتّٰى يسيل المَاء على ذقنه ثُمَّ

Marfat.com

يغسل ذِرَاعَيهِ حَتّٰى يسيل المَاء على مرفقيه ثُمَّ غسل رجلَيهِ حَتّٰى يسيل المَاء من كعبيه ثُمَّ يَقُوْمُ فيصَلى اِلَّا غفر لَهُ مَا سلف من ذَنبه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لين الذقن بِفَتح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالْقَاف اَيْضًا وَهُوَ مُجْتَمع اللحيين من أسفلهما

❀❀ ثعلبہ بن عباد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کتنی مرتبہ یہ بات بتائی ہے جفت تعداد میں بتائی ہے یا طاق تعداد میں بتائی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور اپنے چہرے کو دھوئے اور اپنی ٹھوڑی تک پانی کو بہائے پھر اپنے دونوں بازو دھوئے یہاں تک کہ اپنی کہنیوں پر پانی بہائے پھر اپنے پاؤں دھوئے یہاں تک کہ اپنے ٹخنوں تک پانی بہائے پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''ذقن'' میں 'ذ' پر زبر اور 'ق' پر بھی زبر ہے اس سے مراد جبڑوں کے ملنے کی جگہ ہے جو نیچے کی طرف ہو (یعنی ٹھوڑی مراد ہے)۔

302 - وَعَنْ اَبِىْ مَالك الْاَشْعَرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْاِيمَان وَالْحَمْد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها .رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ اِسباغ الْوضُوء شطر الْاِيمَان وَرَوَاهُ النَّسَائِىّ دون قَوْلِه كل النَّاس يَغْدُو اِلٰى آخِره .قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد أفردت لهٰذَا الحَدِيْث وطرقه وَحكمه وفوائده جُزْءًا مُفردا

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا یہ دونوں بھر دیتے ہیں

حديث 302:صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء - حديث: 354مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' الترغيب في الوضوء وثواب إسباغه - حديث:457صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر تفضل الله جل وعلا على حامده بإعطائه ملء الميزان ثوابا' حديث:844سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب ما جاء في الطهور - حديث:689سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء شطر الإيمان - حديث:278سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب منه' حديث:3521السنن للنسائي - كتاب الزكاة' باب وجوب الزكاة - حديث:2406السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' وجوب الزكاة - حديث:2192السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه - باب فرض الطهور ومحله من الإيمان' حديث: 173معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب سنة الوضوء وفرضه' حديث:154مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أبي مالك الأشعري - حديث: 22322المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعري - أبو سلام الأسود عن الحارث الأشعري' حديث: 3343شعب الإيمان للبيهقي - العشرون من شعب الإيمان وهو باب في الطهارات' حديث:2591سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب ما جاء في الطهور - حديث:689

Marfat.com

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ' برہان ہے' صبر' روشنی ہے' قرآن' تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے' ہر شخص روزانہ اپنی ذات کا سودا کرتا ہے' تو یا تو خود آزاد کروالیتا ہے' یا خود کو برباد کروالیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اچھی طرح وضو کرنا' نصف ایمان ہے''۔

امام نسائی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ' ان کے بعد آخر تک نقل نہیں کیے ہیں: ''ہر شخص اپنی ذات کا سودا کرتا ہے''

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: میں نے اس حدیث' اس کے طرق' اس کی حکمتوں اور اس کے فوائد کے بارے میں' ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے۔

303 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاته فيعلم مَا يَقُوْلُ إِلَّا انْفتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو' اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو وہ یوں ہوتا ہے' جیسے (اس وقت تھا' جب) اس کی والدہ نے اس کو جنم دیا تھا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

304 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره وإعمال الْأَقْدَام إِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' اور زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہ گناہوں کو دھو دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

Marfat.com

305 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الا أدلكم على مَا يمحو اللّٰـه بِـهِ الْخَطَايَا وَيرْفع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسلِم وَّالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابنُ مَاجَة بِمَعْنَاهُ وَرَوَاهُ ابن مَاجه اَيْضًا وَابن حبَان فِیْ صَحِيْحِه من حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدرِیّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِيْهِ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيزِيْد بِهٖ فِی الْحَسَنَات وَيكفر بِهِ الذُّنُوب قَالُوْا بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكروهات وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط ۔ رَوَاهُ ابن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَنهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور درجات کو بلند کر دیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور زیادہ قدم چل کر مساجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے ایک اور جگہ بھی نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ان دونوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے' اور گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طبیعت آمادہ نہ ہونے کے وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

306 - وَرُوِیَ عَن عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَسْبغ الْوضُوء فِی الْبرد الشَّدِيد كَانَ لَهُ من الْاَجر كفلان ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرے' اُسے دگنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

307 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اللَّيْلَة آتٍ من

Marfat.com

رَبِّی قَالَ یَا مُحَمَّد اَتَدْرِی فِیمَ یَخْتَصِم الْمَلأُ الاَعْلٰی قلت نَعَمْ فِی الْكَفَّارَات والدرجات وَنقل الْاَقْدَام لِلجماعات واسباغ الْوضُوء فِی السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی فِیْ صَلَاة الْجَمَاعَة وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ السبرات جمع سُبْرَة وَهِی شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ کفاروں درجات اور باجماعت کے لئے زیادہ قدم چل کر جانے' اور شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرنے' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے (کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں) جو شخص ان نمازوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرجاتا ہے' اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہوتا ہے' جیسے (اس دن تھا' جب) اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر مکمل طور پر' باجماعت نماز سے متعلق باب' میں آئے گی' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

روایت کے متن میں لفظ مذکور ''سبرات'' لفظ سبرۃ کی جمع ہے' اور اس سے مراد شدید سردی ہے۔

308 - وَعَنْ اُبَی بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ وَاحِدَةٍ فَتلك وَظِيفَة الْوضُوء الَّتِیْ لَا بُد مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأ اثْنَيْنِ فَلَهُ كفلان من الْأجر وَمَنْ تَوَضَّأ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وضوئی ووضوء الْاَنْبِيَاء قبلی . رَوَاهُ الاِمَام اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ اِسناده‌هما زيد الْعَمی وَقد وثق وَبَقِيَّة رُوَاة اَحْمد رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه أطول مِنْهُ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ ضَعِيف

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک مرتبہ وضو کرتا ہے' تو یہ وضو کا ایسا طریقہ ہے جو ضروری ہے' اور جو شخص دو مرتبہ وضو کرتا ہے' تو اسے دگنا اجر ملے گا' جو شخص تین مرتبہ وضو کرتا ہے' تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کا وضو کا طریقہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں زید العمی نامی راوی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' امام احمد کی روایت کے باقی تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے زیادہ طویل حدیث کے طور پر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر' ضعیف سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

309 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أتم الْوضُوء كَمَا أمره اللّٰه فالصلوات الْمَكْتُوبَات كَفَّارَات لما بَيْنَهُنَّ رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جو شخص اسی طرح مکمل وضو کرے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو فرض نمازیں درمیان میں ہونے والے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

310 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّاَ کَمَا اَمر وَصلی کَمَا اَمر غفر لَہٗ مَا تقدم من عمل

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا انہ قَالَ غفر لَہٗ مَا تقدم من ذَنبہ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس طرح وضو کرے' جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے' اور اس طرح نماز ادا کرے' جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے' تو اس کے گزشتہ عمل کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

8 - التَّرْغِیْب فِی الْمُحَافظَۃ علی الْوضُوْء وتجدیدہ

باب: ہمیشہ باوضو رہنے' اور اس کی تجدید کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

311 - عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَقِیْمُوا وَلنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَن خیر اَعمالکُم الصَّلَاۃ وَلنْ یحافظ علی الْوضُوْء اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا وَلَا عِلّۃ لَہٗ سوی وھم اَبِیْ بِلَال الْاَسْعَرِیّ وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من غیر طَرِیْق اَبِیْ بِلَال وَقَالَ فِیْ اَولہ سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوا اَن خیر اَعمالکُم الصَّلَاۃ......الحَدِیْث- وَرَوَاہُ ابْن مَاجَہ اَیْضًا من حَدِیْثِ لَیْث ھُوَ ابْن اَبِیْ سلیم عَن مُجَاھد عَن عبد اللّٰہ بن عمر من حَدِیْثِ اَبِیْ حَفْص الدِّمَشْقِی وَھُوَ مَجْھُوْل عَن اَبِیْ اُمَامَۃ یرفعہُ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو' اور شمار نہ کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے' اور وضو کی حفاظت صرف مؤمن کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' البتہ ابوبلال اشعری نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے' یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوبلال کے علاوہ کسی اور حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم لوگ ٹھیک رہو' اور میانہ روی اختیار کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے''......الحدیث

Marfat.com

یہی حدیث امام ابن ماجہ نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور یہ روایت ابوحفص دمشقی سے منقول ہے جوایک مجہول راوی ہے اس نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

312 - وَعَنْ ربيعَة الجرشِي اَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَنعما اِن اسْتَقَمْتُمْ وحافظوا على الْوضُوء فَإِن خير اَعمالكُمُ الصَّلَاة وتحفظوا من الْاَرْض فَاِنَّهَا أمكُمْ وَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَد عَامل عَلَيْهَا خيرا اَوْ شرا اِلَّا وَهِي مخبرة بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة .قَالَ المملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَرَبِيعَة الجرشِي مُخْتَلف فِيْ صحبته وروى عَن عَائِشَة وَسعد وَغَيْرِهمَا قتل يَوْم مرج راهط

❀❀ حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو اور یہ کتنی اچھی بات ہے اگر تم ٹھیک رہو اور تم وضو کی حفاظت کرو! تمہارے اعمال میں سب سے بہترین عمل نماز ہے اور تم لوگ زمین کے حوالے سے احتیاط کرو! کیونکہ وہ تمہاری اصل ہے روئے زمین پر جو بھی شخص جو بھی اچھا یا برا کام کرے گا تو وہ زمین اس کے بارے میں (قیامت کے دن) خبر دے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال ''مرج راہط'' کی جنگ میں ہوا تھا۔

313 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَن أشق على أمتِي لأمرتهم عِنْد كل صَلَاة بِوضُوء وَمَعَ كل وضوء بسواك . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ وضو کرنے کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

314 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّي دخلت البارحة الْجَنَّة فَسَمِعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ بِلَال يَا رَسُولَ اللّٰه مَا اَذنت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَلَا أصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّأت عِنْده فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهٰذَا .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

Marfat.com

بلوایا اور فرمایا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے تمہارے قدموں کی چاپ اپنے سے آگے سنی' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں جب بھی اذان دیتا ہوں' تو دو رکعت ادا کر لیتا ہوں' اور جب بھی میرا وضو ختم ہوتا ہے' تو میں اسی وقت وضو کر لیتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی وجہ سے ہوگا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

315 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأَ علی طهر کتب لَهُ عشر حَسَنَات .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَابْن مَاجه

قَالَ الْحَافِظ وَأما الحَدِیْثِ الَّذِیْ یروی عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ: ''الْوضُوء علی الْوضُوء نور علی نور''-فَلَا یحضرنی لَهُ أصل مَن حَدِیْثِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّه من کَلَام بعض السّلف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص باوضو ہونے کے باوجود وضو کرلے' اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''وضو ہونے کے باوجود' وضو کرنا نور علیٰ نور ہے''۔

تو میرے ذہن میں اس روایت کی کوئی اصل (یعنی حوالہ) موجود نہیں ہے' جو اس کے حدیث ہونے کے طور پر ہو' یہ ہوسکتا ہے یہ اسلاف میں سے کسی کا کلام ہو' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

9 - التَّرْهِیب من ترك التَّسْمِیَة علی الْوضُوء عَامِدًا

باب: وضو کرتے وقت' جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے سے متعلق ترہیبی روایات

316 - قَالَ الاِمَام اَبُوْ بَکْرِ بن اَبِیْ شیبَة رَحِمَهُ اللّٰهُ ثبت لنا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وضوء

حدیث 314: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب' حدیث: 3707 صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذکر الوتر وما فیه من السنن' جماع أبواب التطوع غیر ما تقدم ذکرنا لها - باب استحباب الصلاة عند الذنب یحدثه المرء لتکون تلك الصلاة کفارة' حدیث: 1138 صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر البیان بأن بلالا کان لا تصیبه حالة حدث إلا توضأ - حدیث: 7195 المستدرك علی الصحیحین للحاکم - من کتاب صلاة التطوع' فأما حدیث عبد الله بن فروخ - حدیث: 1113 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الفضائل' فی بلال رضی الله عنه وفضله - حدیث: 31695 الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - ومن ذکر بلال بن رباح أبی عبد الله' حدیث: 250 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث بریدة الأسلمی - حدیث: 22413 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الباء' بلال بن رباح مؤذن رسول الله صلی الله علیه وسلم - حدیث: 1006 شعب الإیمان للبیهقی - المحافظة علی الوضوء وإسباغه' حدیث: 2598

Marfat.com

لمن لم يسم الله كَذَا قَالَ

❀❀ امام ابوبکر بن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے یہ بات ثابت شدہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس کے آغاز میں' اللہ کا نام نہیں لیتا (یا بسم اللہ نہیں پڑھتا)''۔

317 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ وَلَا وضوء لمن لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَلَيْسَ كَمَا قَالَ فَإِنَّهُم رَوَوْهُ عَن يَعْقُوب بن سَلمَة اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَقد قَالَ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِهٖ لَا يعرف لسَلمَة سَماع من اَبِيْ هُرَيْرَة وَلَا ليعقوب سَماع من اَبِيه انْتهى وَاَبُوْ سَلمَة اَيْضًا لَا يعرف مَا رُوِیَ عَنهُ غير ابْنه يَعْقُوب فَأَيْنَ شَرْطِ الصِّحَّة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس شخص کا وضو نہ ہو' اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس کے (آغاز میں) اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہے' جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے' کیونکہ یہ روایت محدثین نے یعقوب بن سلمہ لیثی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام بخاری اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: سلمہ لیثی کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معروف نہیں ہے' اسی طرح یعقوب کا اپنے والد سے سماع معروف نہیں ہے' امام بخاری کی بات یہاں ختم ہوگئی' ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے صرف وہی چیزیں معروف ہیں' جو ان کے بیٹے نے ان کے حوالے سے نقل کی ہیں' تو صحیح ہونے کی شرط کہاں گئی؟

318 - وَعَنْ رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ سُفْيَان بن حويطب عَن جدته عَن اَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وضوء لمن لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِي الْبُخَارِيّ أحسن شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَاب حَدِيْثِ رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن عَن جدته عَن اَبِيهَا قَالَ التِّرْمِذِيّ وَأبوها سعيد بن زيد بن عَمْرو بن نفَيْل. قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة لَا يسلم شَيْءٍ مِنهَا عَن مقَال . وَقد ذهب الْحسن وَاِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَاَهْلِ الظَّاهِر اِلٰى وجوب التَّسْمِيَة فِي الْوضُوء حَتّٰى اِنَّهُ اِذا تعمد تركهَا أعَاد الْوضُوء وَهُوَ رِوَايَة عَن الإِمَام اَحْمد وَلَا شكّ اَن الْاَحَادِيْث الَّتِيْ وَردت فِيهَا وَاِن كَانَ لَا يسلم شَيْءٍ مِنهَا عَن

Marfat.com

مقَال فَاِنَّهَا تتعاضد بِكَثْرَة طرقها وتكتسب قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے اس خاتون کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس (کے آغاز) میں اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری' فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول سب سے بہترین روایت' وہ ہے جو رباح بن عبدالرحمٰن نے' اپنی دادی کے حوالے سے' اس خاتون کے والد سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

حافظ کہتے ہیں: اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہیں' لیکن اُن میں کسی حد تک کلام کی گنجائش ہے۔

حسن بصری' اسحاق بن راہویہ اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں: وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کر دے' تو اس پر دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا' امام احمد سے بھی ایک روایت یہی منقول ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس بارے میں جو احادیث منقول ہیں' ان میں گفتگو کی گنجائش ہے' لیکن ان کے طرق کی کثرت' ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے' اور وہ قوت حاصل کر لیتی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

10 - التَّرْغِيْب فِى السِّوَاك وَمَا جَاءَ فِىْ فَضله

باب: مسواک کرنے کی ترغیب' نیز اس کی فضیلت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

319 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن أشق على أمتِى لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل صَلَاة

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم اِلَّا انه قَالَ: '' عِند كل صَلَاة''

وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه اِلَّا انه قَالَ: ''مَعَ الْوضُوء عِند كل صَلَاة''

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِه وَعِنْدَهُمَا: '' لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل وضوء''

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام مسلم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: ''ہر نماز کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کو نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:

''ہر نماز کے وقت' وضو کے ساتھ (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

Marfat.com

یہی روایت امام احمد‘ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے‘ ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں:
”انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا“۔

320 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَن اَشق على أمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل وضوء ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا‘ تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا“۔
یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

321 - وَعَنْ زَيْنَب بنت جحش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ عِنْد كل صَلَاة كَمَا يتوضؤون
رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ وَّرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب وَلَفْظه:
لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لفرضت عَلَيْهِمُ السِّوَاك عِنْد كل صَلَاة كَمَا فرضت عَلَيْهِمُ الْوضُوء
وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِنَحْوِهٖ وَزَاد فِيْهِ وَقَالَت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا زَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يذكر السِّوَاك حَتّٰى خشيت اَن ينزل فِيْهِ قُرْآن

❀❀ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا‘ تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کرتے ہوئے مسواک کرنے

حدیث319: صحيح البخاري - كتاب الجمعة' باب السواك يوم الجمعة - حديث: 861صحيح البخاري - كتاب التمني' باب ما يجوز من اللو - حديث: 6834صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب السواك - حديث: 396صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الأواني اللواتي يتوضأ فيهن أو يغتسل - باب ذكر الدليل على أن الأمر بالسواك أمر فضيلة لا أمر' حديث: 141مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' بيان الترغيب في السواك عند كل صلاة والدليل على إباحة تركه - حديث: 356صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء - ذكر إرادة المصطفى صلى الله عليه وسلم أمر أمته بالمواظبة على' حديث: 1074موطأ مالك - كتاب الطهارة' باب ما جاء في السواك - حديث: 143سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب ينزل الله إلى السماء الدنيا - حديث: 1502سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب السواك - حديث: 43سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب السواك - حديث: 285سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في السواك - حديث: 24السنن للنسائي - كتاب الطهارة' الرخصة في السواك بالعشي للصائم - حديث: 7مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطهارات' ما ذكر في السواك - حديث: 1765السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' الرخصة في السواك بالعشي للصائم - حديث: 6شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الوضوء هل يجب لكل صلاة أم لا ؟' حديث: 156السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب السواك - باب تأكيد السواك عند القيام إلى الصلاة' حديث: 144معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب السواك' حديث: 146مسند أحمد بن حنبل - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 598البحر الزخار مسند البزار - أبو رافع' حديث: 445مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان أم المؤمنين' حديث: 6967المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7565المعجم الكبير للطبراني - باب الزاي من اسمه زيد' زيد بن خالد الجهني يكنى أبا طلحة ويقال أبو محمد ويقال - أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 5071

Marfat.com

کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک کو لازم قرار دیتا' جس طرح میں نے ان کے لئے (ہر نماز کے وقت) وضو کو لازم قرار دیا ہے''۔

امام ابویعلیٰ نے بھی یہ روایت اس کی مانند نقل کی ہے' اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مسواک کا ذکر کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کے بارے میں قرآن (کا حکم) نازل نہ ہو جائے''۔

322 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مطهرة للفم مرضاة للرب .رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ مُعَلّقا مَجْزُوْمًا وتعليقاته المجزومة صَحِيْحَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَزَاد فِيْهِ ومجلاة لِلْبَصَرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک منہ کی پاکیزگی کا باعث ہے' اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام بخاری نے یہ روایت تعلیق کے طور پر نقل کی ہے جو یقینی ہے' اور ان کی یقینی تعلیقات صحیح شمار ہوتی ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط اور معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ بینائی کے لئے روشنی کا باعث ہے''۔

323 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من سنَن الْمُرْسَلِيْنَ الْخِتَان والتعطر والسواك وَالنِّكَاح .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں' مرسلین عظام کی سنت ہیں' ختنہ کرنا' عطر لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

324 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ فَاِنَّهُ مطيبة للفم مرضاة للرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى .رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر مسواک کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ منہ کے لئے پاکیزگی اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

325 - وَعَنْ شُرَيْح بن هانىء قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دخل بَيته قَالَت بِالسِّوَاكِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مسواک۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

326 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج من بَيته لشَيْءٍ من الصَّلَاة حَتّٰى يستاك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک پہلے مسواک نہیں کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

327 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ينْصَرف فيستاك . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت دو دو کر کے رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کر کے مسواک کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

328 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تسوكوا فَاِن السِّوَاك مطهرة للفم مرضاة للرب مَا جَاءَنِيْ جِبْرِيْل اِلَّا اَوْصَانِيْ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى لقد خشيت اَن يفْرض عَلَيّ وَعلى أمتِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَخَاف اَن أشق على أمتِيْ لفرضته عَلَيْهِمْ وَاِنِّيْ لأستاك حَتّٰى خشيت اَن أحفي مقادم فمي رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيْق عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مسواک کرو! کیونکہ مسواک کرنا' منہ کی پاکیزگی کا باعث ہے' اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے' جب بھی جبریل (علیہ السلام) میرے پاس آئے' تو انہوں نے مجھے مسواک کے بارے میں تلقین کی' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہو جائے' اور اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں ان پر اسے لازم قرار دیتا' میں مسواک کرتا رہتا ہوں' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میں اپنے جبڑوں کو زخمی نہ کر لوں''۔

Marfat.com

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

329 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى ظَنَنت انه ينزل عَلىّ فِيهِ قُرآن اَو وَحي . رَوَاهُ اَبُو يعلى وَاحمد وَلَفظِهِ: قَالَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن يُوحى اِلَيّ فِيهِ شَيْءٌ . وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے مسواک کرنے کا (اتنی مرتبہ) حکم دیا گیا کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں اس کے بارے میں قرآن' یا وحی نازل ہو جائیگی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام احمد نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہ اس کے بارے میں میری طرف وحی نازل ہو جائے گی''۔

اس روایت کے راوی بھی ثقہ ہیں۔

330 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أمرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن يكْتب عَليّ . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيهِ لَيْث بن اَبِي سليم

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ مجھ پر فرض ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں لیث بن ابوسلیم نامی راوی ہے۔

331 - وَعَنْ أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيل يوصيني بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خفت على أضراسي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لين

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبریل مجھے مسلسل مسواک کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے اپنی داڑھوں کے بارے میں اندیشہ ہوا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

332 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَزِمت السِّوَاك حَتّٰى خشيت اَن يدرد فِي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيث أنس وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن أدرد الدرد سُقُوط الاَسْنَان

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اتنی مرتبہ مسواک کرتا ہوں' کہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میرے دانت نہ گر جائیں''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے دانت نہ گرنے لگ جائیں"۔

333 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه امر بِالسِّوَاكِ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا تسوك ثُمَّ قَامَ یُصَلِّی قَامَ الْملك خَلفه فیستمع لقرَاءَ ته فیدنو مِنْهُ اَوْ كلمة نَحْوَهَا حَتّٰی یضع فَاه علی فِیْهِ فَمَا یخرج مِن فِیْهِ شَیْءٍ من الْقُرْآن اِلَّا صَار فِیْ جَوف الْملك فطهروا اَفْوَاهكُم لِلْقُرْآنِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ لَا بَاْس بِهٖ وروی ابْن مَاجه بعضه مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی بندہ مسواک کرنے کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے' اور اس کی قرأت کو غور سے سنتا ہے' وہ اس کے قریب ہو جاتا ہے (یہاں راوی نے اس کی مانند کوئی کلمہ نقل کیا) یہاں تک کہ وہ (فرشتہ) اپنا منہ' اس آدمی کے منہ پر رکھ دیتا ہے' یہاں تک کہ اس آدمی کے منہ سے (قرأت کرتے ہوئے) قرآن کا جو حصہ نکلتا ہے' وہ فرشتے کے اندر چلا جاتا ہے' تو قرآن کے لئے تم اپنے منہ کو پاک صاف رکھو"۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابن ماجہ نے اس روایت کا کچھ حصہ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی زیادہ موزوں لگتا ہے۔

334 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل الصَّلَاة بِالسِّوَاكِ علی الصَّلَاة بِغَیْر سواك سَبْعُوْنَ ضعفا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ یعلی وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ فِی الْقلب من هٰذَا الْخَبَر شَیْءٍ فَاِنِّی اَخَاف اَن یكون مُحَمَّد بن اِسْحَاق لم یسمعهُ من ابْن شهَاب وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرط مُسْلِم كَذَا قَالَ وَمُحَمَّد بن اِسْحَاق اِنَّمَا أخرج لَهُ مُسْلِم فِی المتابعات

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"مسواک کر کے نماز ادا کرنے کو' بغیر مسواک کے نماز ادا کرنے پر' ستر گنا فضیلت حاصل ہے"۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام ابویعلیٰ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس روایت کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن تھی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ محمد بن اسحاق نامی راوی نے یہ روایت ابن شہاب سے نہیں سنی ہوگی' یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' محمد بن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے' امام مسلم نے متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔

335 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَن اُصَلِّی رَكْعَتَیْن

Marfat.com

بسواك اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن اُصَلِّي سَبْعِينَ رَكْعَةً بغَيْر سواك . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيمٍ فِي كتاب السِّوَاك بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں مسواک کرنے کے بعد دو رکعات ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں بغیر مسواک کے ستر رکعات ادا کروں''۔

یہ روایت حافظ ابونعیم نے کتاب ''السواک'' میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

336 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ أفضل من سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بغَيْر سواك . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيمٍ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک کے ساتھ' دو رکعت بغیر مسواک کے' ستر رکعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں''۔

یہ روایت بھی حافظ ابونعیم نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

11 - التَّرْغِيْب فِيْ تَخْلِيل الْاَصَابِع

والترهيب من تَركه وَترك الإسباغ إِذا أخل بِشَيْءٍ من الْقدر الْوَاجِب

باب: (وضو کرتے ہوئے) انگلیوں کا خلال کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور جو شخص خلال کو ترک کر دیتا ہے یا اچھی طرح وضو کرنے کو ترک کر دیتا ہے' اور یوں وہ فرض مقدار میں خلل پیدا کرتا ہے' تو اس کے متعلق ترہیبی روایات

337 - عَـنْ اَبِـيْ اَيُّوْبَ يَعْنِيْ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَـالَ حبذا المتخللون من اُمتِي قَالَ وَمَا المتخللون يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المتخللون فِي الْوضُوء والمتخللون من الطَّـعَـام أما تَخلِيل الْوضُوء فالمضمضة وَالِاسْتِنْشَاق وَبَيْنَ الْاَصَابِع وَأما تَخلِيل الطَّعَام فَمَنْ الطَّعَام اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٍ اَشد على الْملكَيْنِ من اَن يريَا بَيْن اَسْنَان صَاحبهمَا طَعَاما وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَالْإِمَام اَحْمد كِلَاهُمَا مُخْتَصِرًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْب وَعَطاء قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"حبذا المتخللون من اُمتِيْ فِي الْوضُوء وَالطَّعَام" . وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ أنس ومدار طرقه كلهَا على وَاصل بن عبد الرَّحْمٰن الرقاشِي وَقد وَثَّقَهُ شُعْبَة وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' اور ارشاد فرمایا: میری امت کے خلال کرنے والے لوگوں کے کیا کہنے! حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: خلال کرنے والے لوگ کون ہیں؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ' جو وضو کے دوران خلال کرتے ہیں' اور وہ لوگ جو کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں' وضو کا خلال یہ ہے کہ مسواک کرتے ہوئے' ناک میں پانی ڈالتے ہوئے' اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا جائے' اور کھانے

Marfat.com

کا خلال یہ ہے کہ کھانے کو (دانتوں میں سے نکالا جائے) کیونکہ فرشتوں کے لئے اس سے زیادہ ناگوار چیز اور کوئی نہیں ہوتی' کہ وہ جس شخص کے ساتھ ہیں' اس کے دانتوں کے درمیان انہیں کھانے کی کوئی چیز نظر آئے' اس وقت جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی مجمم کبیر میں نقل کی ہے' انہوں نے' اور امام احمد نے اسے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور عطاء کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ دونوں صاحبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے' وضو اور کھانے کا خلال کرنے والوں کے کیا کہنے!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجمم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے تمام تر طرق کا مدار واصل بن عبدالرحمٰن رقاشی نامی راوی پر ہے' جسے شعبہ اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔

338 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخللوا فَاِنَّهُ نظافة و النظافة تَدْعُو اِلَى الْاِيمَانِ وَالْاِيمَان مَعَ صَاحبه فِى الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ هٰكَذَا مَرْفُوْعا وَوَقفه فِى الْكَبِيْر على ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ الْاَشْبَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ خلال کرو! کیونکہ یہ پاکیزگی کا باعث ہے' اور پاکیزگی ایمان کی طرف لے جاتی ہے' اور ایمان اپنے ساتھی کے ساتھ جنت میں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجمم اوسط میں اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ مجمم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

339 - وَرُوِىَ عَنْ وَاثِلَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم يخلل اَصَابِعه بِالْمَاءِ خللهُ اللّٰه بالنَّار يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانی کے ذریعے' اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کے ذریعے اُن (انگلیوں) کا خلال کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجمم کبیر میں نقل کی ہے۔

340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنتهكن الْاَصَابِع بالطهور اَوْ لتنتهكنها النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا وَوَقفه فِى الْكَبِيْر على ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یا تو طہارت (کے پانی) کے ذریعے انگلیوں کو اچھی طرح دھویا جائے گا' یا پھر آگ ان کو اچھی طرح اپنی لپیٹ میں لے گی''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر ایک سند کے ساتھ نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

341 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ فِی الْکَبِیْرِ مَوْقُوْفَۃ-قَالَ: خللوا الْاَصَابِع الْخمس لَا یحشوھا اللّٰہ نَارا

قَوْلِہٖ: لتنتھکن ای لتبالغن فِیْ غسلھا اَوْ لتبالغن النَّار فِیْ اِحراقھا والنھك الْمُبَالغَۃ فِیْ کل شَیْءٍ

❀❀ انہوں نے معجم کبیر میں یہ موقوف روایت نقل کی ہے: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''پانچوں انگلیوں کا خلال کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ ان میں آگ بھر دے گا''۔

روایت کا یہ لفظ ''لتنتھکن'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو دھونے میں یا تو تم مبالغہ کرو گے یا آگ ان کو جلانے میں مبالغہ کرے گی ''نہک'' کا مطلب کسی بھی چیز میں مبالغہ کرنا ہے۔

342 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رأی رجلا لم یغسل عَقِبَیْہِ فَقَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اس نے اپنی ایڑھیاں نہیں دھوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بعض) ایڑھیوں کے لئے آگ (یعنی جہنم) کی بربادی ہے''۔

343 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَن اَبَا ھُرَیْرَۃَ رأی قوما یتوضؤون من الطھرۃ فَقَالَ اَسْبغُوا الْوضُوء فَاِنِّیْ سَمِعت اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَوْ ویل لِلْعَرَاقِیْبِ مِنَ النَّار

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ مُخْتَصرا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(بعض) ایڑھیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایڑھیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے'' (یہاں عربی کا لفظ مختلف استعمال ہوا ہے مفہوم اس کا یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

344 - وروی التِّرْمِذِیّ مِنْہُ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار ثُمَّ قَالَ وَقد رُوِیَ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ وبطون الْاَقْدَام مِنَ النَّار

قَالَ الْحَافِظ وَھٰذَا الحَدِیْثِ الَّذِیْ اَشَارَ اِلَیْہِ التِّرْمِذِیّ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ عبد اللّٰہ بن الْحَارِث بن جُزْء الزبیدِیّ مَرْفُوْعا وَرَوَاہُ اَحْمد مَوْقُوْفًا عَلَیْہِ

❀❀ امام ترمذی نے اُن کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ایڑیوں کے لئے آگ (یعنی جہنم) کی بربادی ہے'' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایڑیوں کے لئے اور پاؤں کے نیچے والے حصے کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے''۔

Marfat.com

حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث' جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں' جبکہ امام ابن خزیمہ نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' امام احمد نے اسے اُن پر (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر) موقوف حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

345 - وَعَنْ اَبِي الْهَيْثَم قَالَ رَآنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتوضأ فَقَالَ بطن الْقدم يَا اَبَا الْهَيْثَم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ابوالہیثم! پاؤں کے نیچے والے حصے کا دھیان رکھنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

346 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى قوما وَاَعْقَابهمْ تلوح فَقَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَسْبغُوا الْوضُوء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (یعنی خشک نظر آ رہی تھیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایڑیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

348 - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فتردد فِيْ آيَة فَلَمَّا انْصرف قَالَ اِنَّهُ لبس علينا الْقُرْآن اِن اَقْوَامًا مِنْكُمْ يصلونَ مَعنا لَا يحسنون الْوضُوء فَمَنْ شهد الصَّلَاة مَعنا فليحسن الْوضُوء

رَوَاهُ اَحْمد هٰكَذَا وَرِجَال الرِّوَايَتَيْنِ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنْ اَبِيْ روح عَن رجل

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''قرآن کی ایک آیت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تردد ہوا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''قرآن کی تلاوت ہمارے لئے مشابہہ کا باعث بنی' (اس کی وجہ یہ ہے) تم میں سے کچھ لوگ ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں وہ بہت اچھی طرح وضو نہیں کرتے ہیں' تو جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہو' وہ اچھی طرح وضو کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح نقل کی ہے' اور ان دونوں روایات کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے (یعنی ان سے روایات نقل کی گئی ہیں)۔

Marfat.com

یہ روایت امام نسائی نے ابوروح کے حوالے سے ایک شخص سے نقل کی ہے۔

349 - وَعَنْ رِفَاعَة بن رَافع انه كَانَ جَالِسا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا لَا تتمّ صَلَاة لَاحَدٍ حَتّٰى يسبغ الْوضُوء كَمَا اَمر اللّٰه يغسل وَجهه وَيَدَيه اِلَى الْمرْفقين وَيمْسَح بِرَاْسِهٖ وَرجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو دھوئے' دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوئے' اپنے سر کا مسح کرے' اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

12 - التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن بعد الْوضُوء

باب: ان کلمات کی ترغیب' جنہیں آدمی وضو کے بعد پڑھے گا

350 - رُوِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ من اَحد يتَوَضَّأ فيبلغ اَوْ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْلُ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ وَأشهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله اِلَّا فتحت لَهٗ اَبْوَاب الْجنَّة الثَّمَانِية يدْخل من اَيهَا شَاءَ

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَا فَيحسن الْوضُوء

وَزَاد اَبُوْ دَاوٗد ثُمَّ يرفع طرفه اِلَى السَّمَاء ثُمَّ يَقُوْلُ فَذكره وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَاَبِيْ دَاوٗد وَزَاد اللّٰهُمَّ اجْعَلنِيْ من التوابين واجعلني من المتطهرين الحَدِيْث وَتكلم فِيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر یہ کلمات پڑھے:

حدیث 350: صحیح مسلم - کتاب الطھارۃ' باب الذکر المستحب عقب الوضوء - حدیث: 371 صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الوضوء' جماع أبواب فضول التطھیر والاستحباب من غیر إیجاب - باب فضل التھلیل والشھادۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالۃ والعبودیۃ' حدیث: 221 مستخرج أبی عوانۃ - مبتدأ کتاب الطھارۃ' الترغیب فی الوضوء وثواب إسباغہ - حدیث: 463 صحیح ابن حبان - کتاب الطھارۃ' باب فضل الوضوء - ذکر إیجاب دخول الجنۃ لمن شھد للہ بالوحدانیۃ ولنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 1055 سنن أبی داؤد - کتاب الطھارۃ' باب ما یقول الرجل إذا توضأ - حدیث: 147 السنن الکبری للبیھقی - کتاب الصلاۃ' جماع أبواب ما یجوز من العمل فی الصلاۃ - جماع أبواب الخشوع فی الصلاۃ والإقبال علیھا' حدیث: 3279 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 17000 شعب الإیمان للبیھقی - فضل الوضوء' حدیث: 2631

Marfat.com

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے' اور اس کے رسول ہیں''۔
(نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ وہ ان میں سے' جس سے چاہے' داخل ہو جائے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''وہ اچھی طرح وضو کرے''۔

امام ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''پھر وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر پھر یہ کلمات پڑھے'' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق کلمات ذکر کیے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی امام ابوداؤد کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''اے اللہ! تو مجھے' توبہ کرنے والوں میں بنا دے' اور تو مجھے طہارت حاصل کرنے والوں میں بنا دے''......الحدیث
اس روایت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

351 - وَعَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف كَانَت لَهٗ نورا يَوْم الْقِيَامَة من مقامه اِلٰى مَكَّة وَمَنْ قَرَاَ عشر آيَات من آخرهَا ثُمَّ خرج الدَّجَّال لم يضرّهُ وَمَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك أشهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوب اِلَيْك كتب فِیْ رق ثُمَّ جعل فِیْ طَابع فَلَمْ يكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَقَالَ فِیْ آخِره ختم عَلَيْهَا بِخَاتم فَوضعت تَحت الْعَرْش فَلَمْ تكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَصوب وَقفه على اَبِیْ سعيد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سورہ کہف کی تلاوت کرے گا' یہ قیامت کے دن اس کی جائے قیام سے لے کر' مکہ تک اس کے لئے نور ہو گی اور جو شخص سورۃ کہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کرے گا' پھر اگر دجال نکل بھی آیا' تو اس شخص کو نقصان نہیں پہنچا پائے گا' (آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) جو شخص وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:
''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف' تو ہی معبود ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''
تو یہ کلمات ایک صحیفے میں لکھ کر ان پر مہر لگا دی جائے گی اور پھر قیامت تک وہ مہر' نہیں توڑی جائے گی''۔
یہ روایت امام طبرانی معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ

Marfat.com

روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''ان پر مہر لگادی جائے گی اور انہیں عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا' اور پھر وہ مہر' قیامت کے دن تک نہیں' توڑی جائے گی''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

352 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأَ فغسل يَدَيْهِ ثُمَّ مضمض ثلاثًا واستنشق ثلاثًا وغسل وَجهه ثلاثًا وَيَديه اِلَى الْمرفقين ثلاثًا وَمسح رَأسه ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثُمَّ لم يتكلّم حَتّٰى يَقُوْلُ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَأشهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله غفر لَهُ مَا بَيْنَ الوضوء ين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کرے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھوئے پھر تین مرتبہ اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کرے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر کوئی کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے اُن دو' وضوؤں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

13 - التَّرْغِيْب فِيْ رَكْعَتَيْنِ بعد الْوُضُوْء

باب: وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضو) ادا کرنے کی ترغیبی روایات

353 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال يَا بِلَال حَدثنِيْ بأرجى عمل عملته فِي الْإِسْلَام اِنِّيْ سَمِعت دف نعليك بَيْنَ يَدي فِي الْجنَّة قَالَ مَا عملت عملا اَرْجى عِنْدِي من اَنِّيْ لم أتطهر طهُورا فِيْ سَاعَة من ليل اَوْ نَهَار اِلَّا صليت بِذٰلِكَ الطّهُور مَا كتب لي اَن اُصَلِّي

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم- الدُّف بِالضَّمِّ صَوْت النَّعْل حَال الْمَشْي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم مجھے اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ! جو تم نے مسلمان ہونے کے بعد کیا ہو' اور جس کے بارے میں سب سے زیادہ امید ہو' کیونکہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی ہے' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایسا کوئی عمل نہیں

Marfat.com

کیا' جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ امید والا ہو' کہ میں دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں وضو کرتا ہوں' تو اس کے ساتھ اتنی نماز ادا کر لیتا ہوں' جو میرے نصیب میں لکھی ہوئی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' لفظ ''دف'' کا مطلب' چلتے ہوئے جوتے کی آواز ہے۔

354 - وَعَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَحد يتوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء ويُصلي رَكْعَتَيْنِ يقبل بِقَلْبه وَوَجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے' جس میں وہ پوری طور پر متوجہ رہتا ہے' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

356 - وَعَنْ حمْرَان مولى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه رأى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِي الله عَنهُ دَعَا بوضُوء فأفرغ على يَدَيْهِ من اِنائه فغسلهما ثَلَاث مرَّات ثُمَّ اَدخل يَمِينه فِي الْوضُوء ثُمَّ تمضمض واستنشق واستنثر ثُمَّ غسل وَجهه ثَلَاثًا وَيَديه اِلَى الْمرْفقين ثَلَاثًا ثُمَّ مسح بِرَاْسِهِ ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتوَضَّأ نَحْو وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ نَحْو وضوئي هٰذَا ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يحدث فِيهِمَا نَفسه غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرهمَا

❀❀ حمران' جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے وضو کا پانی منگوا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے انڈیلا' اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کیا' پھر انہوں نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' ناک صاف کیا' پھر انہوں نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے بازو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے' پھر انہوں نے اپنے سر پر مسح کیا' پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو' اپنے اس وضو کی مانند وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے' اور پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے' جن میں اپنے خیالوں میں گم نہ ہو' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

357 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ اسْتغْفر اللّٰه غفر

Marfat.com

لَهٗ ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت' یا چار رکعت ادا کرے (یہ شک سہل نامی راوی کو ہے) اس دوران وہ رکوع بھی ٹھیک کرے' اور خشوع کا بھی خیال رکھے' پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔ یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

Marfat.com

کِتَابُ الصَّلاۃِ

کتاب: نماز کے بارے میں روایات

التَّرْغِیب فِی الْاَذَان وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله

اذان سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

358 - عَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لو یعلم النَّاس مَا فِی النداء والصف الْاَوَّل ثُمَّ لم یَجدوا اِلَّا اَن یستهموا عَلَیْهِ لاستهموا وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی التهجیر لاستبقوا اِلَیْهِ وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی الْعَتَمَة وَالصُّبْح لأتوهما وَلَوْ حبوا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم . قَوْلِهٖ لاستهموا اَی لاقترعوا والتهجیر هُوَ التبکیر اِلَی الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان دینے' اور پہلی صف (میں شریک ہو کر باجماعت نماز ادا کرنے میں کتنا اجر و ثواب ہے؟) اور پھر انہیں اس کا موقع قرعہ اندازی سے ملے' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کرلیں گے' اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ (نماز کی ادائیگی کے لئے جلدی جانے کا کتنا اجر و ثواب ہے) تو وہ اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے میں کتنا اجر و ثواب ہے؟) تو وہ ان دنوں میں ضرور شریک ہوں گے' خواہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لاستهموا'' سے مراد قرعہ اندازی کرنا ہے' اور لفظ ''تهجیر'' سے مراد نماز کے لئے جلدی جانا ہے۔

359 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لو یعلم النَّاس مَا فِی التأذین لتضاربوا عَلَیْهِ بالسُّیُوفِ . رَوَاهُ اَحْمد وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِیعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان دینے (کا کتنا اجر و ثواب ہوتا ہے) تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ تلواروں کے ذریعے لڑائی کریں''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

360 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ صعصعة عَنْ اَبِیْهِ اَن اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاك تحب الْغنم و البادية فَاِذَا كنت فِیْ غنمك اَوْ باديتك فَاَذنت للصَّلَاة فارفع صَوْتك بالنداء فَاِنَّهٗ لَا يسمع مدى صَوْت الْمُؤَذّن جن وَلَا اِنس وَلَا شَیْءٍ اِلَّا شهد لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ اَبُوْ سعيد سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَاد وَلَا حجر وَلَا شجر اِلَّا شهد لَهٗ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَلَفظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسمع صَوْته شجر وَلَا مدر وَلَا حجر وَلَا جن وَلَا اِنس اِلَّا شهد لَهٗ

❀❀ عبداللہ بن عبدالرحمن نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور ویرانوں میں رہنے کو پسند کرتے ہو تو جب تم اپنے بکریوں میں یا ویرانے میں ہو تو نماز کے لئے اذان دو! اور اذان دیتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرو! کیونکہ اذان دینے والے شخص کی آواز جہاں تک جاتی ہے اسے جو بھی جن یا انسان یا جو بھی چیز سنتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو بھی پتھر یا درخت (سنتا ہے) تو وہ اس کے حق میں گواہی دے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس کی آواز جو بھی درخت یا ڈھیلا یا پتھر یا جن یا انسان سنتا ہے تو وہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا''۔

361 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يغْفر للمؤذن مُنْتَهٰى اَذَانه ويستغفر لَهٗ كل رطب ويابس سَمعه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ ويجيبه كل رطب ويابس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں تک مؤذن کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز جو اس کی آواز سنتی ہے وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہر تر اور خشک چیز اس کو جواب دیتی ہے''۔

362 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال الْمُؤَذّن يغْفر لَهٗ مدى صَوْته

Marfat.com

ويصدقه كل رطب ويابس

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَعِنْدَهُمَا: وَيشْهد لَهُ كل رطب ويابس وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْهِ: وَله مثل أجر من صلى مَعَه . وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: يغْفر لَهُ مد صَوْته ويستغفر لَهُ كل رطب ويابس وَشَاهد الصَّلَاة تكْتب لَهُ خمس وَعِشْرُوْنَ حَسَنَة وَيكفر عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا . قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مدى الشَّيْء غَايَته وَالْمعْنَى انه يستكمل مغْفرَة اللّٰه تَعَالٰى اِذا استوفى وَسعه فِيْ رفع الصَّوْت فيبلغ الْغَايَة من الْمَغْفِرَة اِذا بلغ الْغَايَة من الصَّوْت . قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَيشْهد لهٰذَا القَوْل رِوَايَة من قَالَ يغْفر لَهُ مد صَوْته . بتَشْديد الدَّال اَى بِقدر مُدَّة صَوْته . قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْه وَجه آخر وَهُوَ انه كَلَام تَمْثِيل وتشبيه يُرِيد اَن الْكَلَام الَّذِيْ يَنْتَهِي اِلَيْهِ الصَّوْت لَو يقدر اَن يكون مَا بَيْن أقصاه وَبَيْن مقَامه الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ ذنُوب تملأ تِلْكَ الْمسَافَة غفرها اللّٰه انْتهى

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''موذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہوجاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز اس کی تصدیق کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بھی نقل کیا ہے اور ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر تر اور خشک چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اس موذن کو ان سب لوگوں جتنا اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اس کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہوجاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز نماز میں شریک ہونے والے (فرشتے) اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اس کے نامہ اعمال میں پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان دونوں (یعنی نماز اور جماعت کے درمیان یا ایک نماز اور دوسری نماز کے درمیان یا ایک اذان اور دوسری اذان کے درمیان) کے اس کے گناہوں کو ختم کردیا جاتا ہے''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ''مدی الشیء'' سے مراد ہے اس کی آخری حد اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مکمل مغفرت کردیتا ہے جب وہ بھرپور طریقے سے آواز بلند کرتا ہے تو اسی طرح وہ مغفرت کی بھی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے جس طرح وہ آواز کی آخری حد تک پہنچتا ہے (یعنی آخری حد تک آواز بلند کرتا ہے)۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی تائید اس روایت کے الفاظ سے ہوتی ہے: ''اس کی آواز جتنی اس کی مغفرت ہوجاتی ہے''۔

اس میں ذ پر شد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جتنی دیر اس کی آواز رہتی ہے اتنی مقدار میں (مغفرت) ہوجاتی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: اس میں ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ یہ کلام مثال بیان کرنے کے لئے ہو اور تشبیہ کے طور پر ہو اور اس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ وہ آواز جہاں تک جاتی ہے اگر یہ بات ممکن ہو کہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس آخری

Marfat.com

حد کے درمیان کو گناہوں سے بھر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اُن گناہوں کی بھی مغفرت کر دیتا ہے ان (یعنی علامہ خطابی) کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

363 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْمُقدم والمؤذن يغْفر لَهُ مدى صَوته وَصدقه من سَمعه من رطب ويابس وَله أجر من صلى مَعَه . رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ جيد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَلَفْظِهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن يغْفر لَهُ مد صَوته وأجره مثل أجر من صلى مَعَه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو بھی خشک یا تر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے وہ اس کی تصدیق کرتی ہے اور جتنے لوگ اس (اذان) کے ہمراہ (یعنی اذان کے جواب میں) نماز ادا کرتے ہیں اس (مؤذن کو) ان (کے اجر جتنا) اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے حسن اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) یہی روایت امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مؤذن کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اور اسے اُن سب کی مانند اجر ملتا ہے جو اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں''۔

364 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَد الرَّحْمٰن فَوق رَاس الْمُؤَذّن وَاِنَّهُ ليغْفر لَهُ مدى صَوته اَيْن بلغ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کا دستِ رحمت مؤذن کے سر پر ہوتا ہے اور اس کی آواز جہاں تک بھی جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

365 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن اللّٰهُمَّ أرشد الْاَئِمَّة واغفر للمؤذنين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فأرشد اللّٰه الْاَئِمَّة وَغفر للمؤذنين . وَلابْن خُزَيْمَة رِوَايَةٍ كَرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے اے اللہ! ائمہ کو ہدایت نصیب کر! اور مؤذنین کی مغفرت کر دے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے ان دونوں صاحبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے البتہ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت نصیب کرے اور مؤذنین کی مغفرت کرے''۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت امام ابوداؤد کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

366 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المؤذنون اُمَنَاء وَالْاَئِمَّة ضمناء اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمؤذنين وسدد الْاَئِمَّة...... ثَلَاث مَرَّات . وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ ان کی دوسری روایت میں یہ منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان دینے والے امین ہوتے ہیں اور امامت کرنے والے ضامن ہوتے ہیں' اے اللہ! تو اذان دینے والوں کی مغفرت کردے' اور امامت کرنے والوں کو سیدھا رکھنا'' - یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

367 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الاِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن فأرشد اللّٰه الْاَئِمَّة وَعَفا عَن المؤذنين . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے' اور مؤذنین سے درگزر کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

368 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا نُودی بِالصَّلَاةِ أدبر الشَّيْطَان وَله ضراط حَتّٰى لَا يسمع التأذين فَاِذَا قضى الْاَذَان أقبل فَاِذَا ثوب أدبر فَاِذَا قضى التثويب أقبل حَتّٰى يخطر بَيْنَ الْمَرْء وَنَفسه يَقُوْلُ اذكر كَذَا اذكر كَذَا لما لم يكن يذكر من قبل حَتّٰى يظل الرجل مَا يدْرِی كم صلى . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

حدیث 365:صحیح ابن خزیمة - کتاب الإمامة فی الصلاة' باب ذکر دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم للأئمة بالرشاد - حدیث:1438صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب الأذان - ذکر إثبات عفو اللہ جل وعلا عن المؤذنین' حدیث: 1692سنن أبی داود - کتاب الصلاة' باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت - حدیث: 439مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 1819السنن الکبری للبیہقی - کتاب الصلاة' ذکر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب فضل التأذین علی الإمامة' حدیث: 1870مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی اللہ عنه - حدیث:7010مسند الشافعی - ومن کتاب الإمامة' حدیث: 223مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند أبو هریرة - وأبو صالح' حدیث:2515مسند الحمیدی - أحادیث أبی هریرة رضی اللہ عنه' حدیث: 966مسند ابن الجعد - شریك عن الأعمش' حدیث:1714مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث:4443المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث:73المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه الفضیل' حدیث: 751المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم' باب الواو - جناح أبو مروان مولی الولید بن عبد الملك' حدیث:18066مسند الشهاب القضاعی - الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن' حدیث:225شعب الإیمان للبیہقی - فضل الأذان والإقامة للصلاة المکتوبة' حدیث:2921

Marfat.com

قَالَ الْخطابیّ رَحِمَهُ اللّٰهُ التثویب هُنَا الْإِقَامَة والعامة لَا تعرف التثویب إِلَّا قَول الْمُؤَذّن فِي صَلَاة الْفجر الصَّلَاة خَيْرٌ مِنَ النّوم وَمعنى التثويب الْإِعْلَام بالشَّيْء والإنذار بِوُقُوعِهِ وَإِنَّمَا سميت الْإِقَامَة تثويبا لِأَنَّهُ إِعْلَام بِإِقَامَة الصَّلَاة وَالْأَذَان إِعْلَام بِوَقْت الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے' اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے وہ اتنی دور چلا جاتا ہے' جہاں اذان کی آواز نہیں جاتی' پھر جب وہ ختم ہوتی ہے' تو وہ آ جاتا ہے' پھر جب اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر بھاگ جاتا ہے پھر جب اقامت ختم ہوتی ہے' تو وہ آ جاتا ہے' یہاں تک کہ آدمی کے ذہن میں مختلف خیالات پیدا کرنا شروع کرتا ہے' یہاں تک کہ یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو' تم فلاں چیز کو یاد کرو' وہ آدمی کو ایسی باتیں یاد کرواتا ہے' جو پہلے یاد نہیں ہوتی ہیں' یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: یہاں ''تثویب'' سے مراد اقامت ہے ویسے عام لوگ تثویب سے مراد فجر کی نماز میں مؤذن کے یہ کلمات لیتے ہیں الصلوۃ خیر من النوم ویسے تثویب کا لغوی معنیٰ کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینا یا کسی چیز کے واقع ہونے کے بارے میں بتانا ہے اقامت کو تثویب کا نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ اس کے ذریعے (باجماعت) نماز قائم ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے' اور اذان کے ذریعے نماز کے وقت کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے۔

369 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الشَّيْطَان إِذا سمع النداء بِالصَّلَاةِ ذهب حَتّٰى يكون مَكَان الروحاء

قَالَ الرَّاوِي والروحاء من الْمَدِيْنَة على سِتَّة وَثَلَاثِيْنَ ميلًا . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب شیطان نماز کے لئے اذان سنتا ہے' تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ روحاء نامی جگہ تک چلا جاتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''روحاء' مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

370 - وَعَنْ مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ المؤذنون أطول النَّاس أعناقا يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے زیادہ اونچی ہوں گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے

Marfat.com

طور پر نقل کیا ہے۔

371 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَقْسمت لبررت اِن اَحَبَّ عباد اللّٰه اِلَى اللّٰه لرعاة الشَّمْس وَالْقَمَر يَعْنِیْ المؤذنين وَاِنَّهُم ليعرفون يَوْم الْقِيَامَة بطول اَعْنَاقهم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر میں اس بارے میں قسم اٹھاؤں' تو میں سچا ہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں' جو سورج اور چاند کا خیال رکھتے ہیں' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اذان دینے والے افراد تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن' یہ لوگ اپنی گردنوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے پہچانے جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

372 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن خِيَار عباد اللّٰه الَّذِيْنَ يراعون الشَّمْس وَالْقَمَر والنجوم لذكر اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد ثُمَّ رَوَاهُ مَوْقُوْفًا وَقَالَ هٰذَا لَا يفْسد الْاَوَّل لِاَن ابْن عُيَيْنَةِ حَافظ وَكَذٰلِكَ ابْن الْمُبَارك انْتهى . وَرَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين وَقَالَ تفرد بِهِ ابْن عُيَيْنَةِ عَن مسعر وَحدث بِهِ غَيره وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں' جو سورج اور چانداور ستاروں کا' اللہ کے ذکر کے لئے خیال رکھتے ہیں (یعنی نمازوں کے اوقات کا خیال رکھتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام بزار اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' پھر انہوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ چیز پہلی روایت کو فاسد نہیں کرتی ہے' کیونکہ ابن عیینہ نامی راوی حافظ الحدیث ہیں اور عبداللہ بن مبارک بھی حافظ الحدیث ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: مسعر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں' ابن عیینہ منفرد ہیں' اور ان کے حوالے سے دیگر حضرات نے اس روایت کو نقل کیا ہے' اور یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

373 - وَرُوِیَ عَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن المؤذنين والملبين يخرجُون من قُبُورهم يُؤذن الْمُؤَذّن ويلبی الملبی . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان دینے والے' اور تلبیہ پڑھنے والے' جب (قیامت کے دن) اپنی قبروں سے نکلیں گے' تو اذان دینے والے

Marfat.com

اذان دے رہے ہوں گے اور تلبیہ پڑھنے والے تلبیہ پڑھ رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

374 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك . وَأرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة زَاد فِيْ رِوَايَةٍ يَغْبطهُمُ الْاَولون وَالْاٰخِرُوْنَ عبد أدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِه راضون وَرجل يُنَادى بالصلوات الْخمس فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ سُفْيَان عَنْ اَبِي الْيَقظَان عَنْ زَاذَان عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ الْحَافِظ وَاَبُو الْيَقظَان واه وَقد روى عَنهُ الثِّقَات واسمه عُثْمَان بن قيس قَالَه التِّرْمِذِيّ وَقِيلَ عُثْمَان بن عُمَيْر وَقِيلَ عُثْمَان بن اَبِي حميد وَقِيلَ غير ذٰلِكَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالصَّغِير بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین (قسم کے) لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: قیامت کے دن''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''سب پہلے والے اور بعد والے لوگ ان پر رشک کر رہے ہوں گے ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہے اور اپنے آقاؤں کے حق کو ادا کرتا ہے ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہوتے ہیں اور ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے سفیان کی ابویقظان کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابویقظان نامی راوی 'واہی' ہے ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کا نام عثمان بن قیس ہے یہ بات امام ترمذی نے بیان کی ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام عثمان بن عمیر ایک قول کے مطابق عثمان بن ابوحمید اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کچھ اور ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

375 - وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِه قوما وهم بِه راضون وداع يَدْعُو اِلَى الصَّلَاة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِيْمَا بَيْنه وَبَيْن ربه وَفِيْمَا بَيْنه وَبَيْن موَالِيه وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر

❀❀ اُن کی (یعنی امام طبرانی کی) نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جنہیں بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کی وجہ سے پریشانی نہیں ہوگی اور انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا وہ مشک کے ٹیلوں پر اس وقت تک موجود رہیں گے جب تک مخلوق حساب ختم نہیں ہو جاتا ایک وہ

Marfat.com

شخص‘ جس نے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس کے ذریعے کسی قوم کی امامت کی اور وہ لوگ اس سے راضی تھے‘ ایک وہ دعوت دینے والا‘ جو اللہ کی رضا کی حصول کے لئے نماز کی دعوت دیتا تھا (یعنی اذان دیتا تھا) اور ایک وہ غلام‘ جو اپنے‘ اور اپنے پروردگار کے درمیان کے معاملات اور اپنے‘ اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے معاملات اچھے طریقے سے سرانجام دیتا تھا‘‘۔

یہ روایت (امام طبرانی نے) معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

376 - وَلَفْظِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مرّة وَمرَّة وَمرَّة حَتّٰى عد سبع مَرَّات لما حدثت بِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك يَوْم الْقِيَامَة لَا يهولهم الْفَزع وَلَا يفزعون حِيْن يفزع النَّاس رجل علم الْقُرْآن فَقَامَ بِهِ يطْلب بِهِ وَجه اللّٰـه وَمَا عِنْده وَرجل نَادَى فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة خمس صلوَات يطْلب وَجه الله وَمَا عِنْده ومملوك لم يمنعهُ رق الدُّنْيَا من طَاعَة ربه

❀❀ (امام طبرانی کی دوسری روایت) کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ‘ یا دو مرتبہ‘ یا تین مرتبہ‘ یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا شمار کروایا‘ کہ اتنی مرتبہ اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات نہ سنی ہوتی‘ تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا‘ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

’’قیامت کے دن‘ تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے‘ اور انہیں قیامت کی ہولنا کی کا سامنا نہیں ہوگا‘ جب لوگ پریشان ہوں گے‘ تو وہ پریشان نہیں ہوں گے‘ ایک وہ شخص جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے‘ اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے ساتھ قائم رہتا ہے (یعنی اس کی تعلیم دیتا ہے‘ یا نماز میں اس کی تلاوت کرتا ہے) اور ایک وہ شخص جو روزانہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے پاس موجود اجر و ثواب کے لئے پانچ وقت اذان دیتا ہے‘ اور ایک وہ غلام‘ جس کی دنیا میں غلامی‘ اس کے لئے پروردگار کی اطاعت میں رکاوٹ نہیں بنتی ہے‘‘۔

377 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا وَهُوَ فِيْ مسير لَهُ يَقُوْلُ اللّٰـه أكبر اللّٰه أكبر فَقَالَ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْفطْرَة فَقَالَ أشهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه قَالَ خرج مِنَ النَّار فَاسْتبق الْقَوْم اِلَى الرجل فَاِذَا راعي غنم حَضرته الصَّلَاة فَقَامَ يُؤَذن

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سفر کر رہے تھے‘ اور وہ شخص یہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر اللہ اکبر (یعنی وہ شخص اذان دے رہا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے‘ تو اس نے کہا: اشھدان لاالٰہ الا اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا‘ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے اس شخص کے پاس گئے‘ تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا‘ جس کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور وہ کھڑا ہوا‘ اذان دے رہا تھا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے‘ اور یہ روایت مسلم میں اس کی مانند منقول ہے۔

Marfat.com

378 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَال يُنَادِی فَلَمَّا سكت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل هٰذَا يَقِينا دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے' جب وہ خاموش ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس کی مانند کلمات یقین کے ساتھ کہے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

379 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمنِیْ اَوْ دلَّنِیْ على عمل يدخلنی الْجَنَّة قَالَ كن مُؤذنًا قَالَ لَا اَسْتَطِيْع قَالَ كن اِمَامًا قَالَ لَا اَسْتَطِيْع فَقَالَ فَقُمْ بِازَاءِ الاِمَام ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِيخه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی کیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مؤذن بن جاؤ! اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم امام بن جاؤ! اس شخص نے عرض کی: میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم امام کے عین پیچھے (یعنی باجماعت نماز میں) کھڑے ہو۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے اپنی اوسط میں نقل کی ہے۔

380 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن الْمُحْتَسب كالشهيد المتشحط فِیْ دَمه يتَمَنّٰى على اللّٰه مَا يَشْتَهِی بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِی الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثواب کی امید رکھنے والا مؤذن' اپنے خون میں لت پت ہونے والے شہید کی مانند ہے' وہ اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے' اللہ تعالیٰ کے سامنے آرزو کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے۔

381 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن الْمُحْتَسب كالشهيد المتشحط فِیْ دَمه اِذا مَاتَ لم يدود فِیْ قَبره ۔ وَفِيْهِمَا اِبْرَاهِيْم بن رستم وَقد وثق

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثواب کی امید رکھنے والا مؤذن' اپنے خون میں لت پت ہونے والے شہید کی مانند ہے' جب وہ مرجائے گا' تو وہ اپنی

Marfat.com

قبر میں پرانا نہیں ہوگا (یعنی اس کا جسم سلامت رہے گا)''۔

ان دونوں روایات میں ابراہیم بن رستم نامی راوی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

382 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أذن فِىْ قَرْيَة أمنها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَذَابه ذٰلِكَ الْيَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِىْ معاجيمه الثَّلَاثَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی بستی میں اذان دی جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس دن اس بستی کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے۔

383 - وَرَوَاهُ فِى الْكَبِيْر من حَدِيْثٍ معقل بن يسَار وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا قوم نُودى فيهم بِالْاَذَانِ صباحا اِلَّا كَانُوْا فِىْ اَمَان اللّٰه حَتّٰى يمسوا وَاَيّمَا قوم نُودى فيهم بِالْاَذَانِ مسَاء اِلَّا كَانُوْا فِىْ اَمَان اللّٰه حَتّٰى يصبحوا

❀❀ امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی قوم میں صبح کے وقت اذان دے دی جائے' تو وہ لوگ شام ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں اور جن لوگوں کے درمیان شام کے وقت اذان دے دی جائے' تو وہ صبح ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں''۔

384 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يعجب رَبك من رَاعى غنم على رَأس شظية للجبل يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلى فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِى هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة يخَاف منى قد غفرت لعبدى وأدخلته الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ -الشظية بِفَتْح الشين وَكسر الظَّاء معجمتين وبعدهما يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة وتاء تَاْنِيث هِىَ الْقطعَة تَنْقَطِع من الْجَبَل وَلَمْ تنفصل مِنْهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چٹان پر نماز کے لئے اذان دیتا ہے' اور پھر نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی طرف دیکھو! یہ اذان دے رہا ہے' اور نماز ادا کر رہا ہے' یہ میرا خوف رکھتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے' اور اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''شظیہ'' ۔'ش' پر زبر ہے' اور 'ظ' پر زیر ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' جو 'شد' والی ہے' پھر 'تائے تانیث' ہے' اس سے مراد وہ ٹکڑا ہے' جو پہاڑ سے ذرا ہٹ کے ہو' لیکن بالکل جدا نہ ہو۔

Marfat.com

385 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أذن اثْنَتَیْ عشرَة سنة وَجبت لَهُ الْجنَّة وَكتب لَهُ بتأذینه فِیْ كل یَوْم ستُّوْنَ حَسَنَة وَبِكُل إِقَامَة ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ فَإِن عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّیْث وَإِن كَانَ فِیْهِ كَلَام فَقَدْ روى عَنهُ الْبُخَارِیّ فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بارہ سال تک اذان دیتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' اور اس کے اذان دینے کی وجہ سے روزانہ اُس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے' جس طرح انہوں (یعنی امام حاکم) نے بیان کیا ہے' کیونکہ عبداللہ بن صالح نامی راوی عبداللہ کا معتمد ہے' اگرچہ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' لیکن امام بخاری اس سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

386 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أذن محتسبا سبع سِنِین كتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سات سال تک' ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتا رہتا ہے' اس کے لئے جہنم سے بری ہونا' نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

387 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذا كَانَ الرجل بِأَرْض قی فحانت الصَّلَاة فَلْیَتَوَضَّأ فَإِن لم یجد مَاء فلیتیمم فَإِن أَقَامَ صلى مَعَه ملكاه وَإِن أذن وَأَقَام صلى خَلفه من جنود اللّٰه مَا لَا یرى طرفاه

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِیْ كِتَابه عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ عُثْمَان النَّهْدِیّ عَنهُ

القی بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِید الْیَاء هِیَ الأَرْض القفر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بے آب وگیاہ جگہ پر ہو' اور نماز کا وقت ہو جائے' تو اسے وضو کرلینا چاہیے' اگر اسے پانی نہیں ملتا' تو تیمم کرلینا چاہیے' اگر وہ اقامت کہتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں' اور اگر وہ اذان بھی دیتا ہے' اور اقامت بھی کہتا ہے' تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے ایسے لشکر نماز ادا کرتے ہیں' جس کے دونوں کنارے دکھائی نہیں

Marfat.com

دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں' ابن تیمی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ابوعثمان نہدی کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لفظ ''القی'' میں 'ق' پر 'زیر' ہے اور 'ی' پر 'شد' ہے' اس سے مراد بے آب و گیاہ زمین ہے۔

2 - التَّرْغِيب فِيْ اِجَابَةِ الْمُؤَذِّن وبماذا يجيبه وَمَا يَقُوْلُ بعد الْاَذَان

باب: مؤذن (کی اذان) کا جواب دینے کے بارے میں ترغیبی روایات اور آدمی اس کا جواب کیسے دے؟ اور اذان کے بعد کیا پڑھے؟ (اس کا بیان)

388 - عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّن فَقولُوْا مثل مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّن

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو' تو وہی کلمات کہو' جو مؤذن کہتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

389 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّن فَقولُوْا مثل مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صلوا عَلَىَّ فَاِنَّهٗ من صلى عَلَىَّ صَلَاة صلى الله بهَا عشرا ثُمَّ سلوا اللّٰه لِى الْوَسِيلَة فَاِنَّهَا منزلَة فِى الْجَنَّة لَا تنبغي اِلَّا لعبد من عباد الله وَاَرْجُو اَن أكون انا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لى الْوَسِيلَة حلت لَهُ الشَّفَاعَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو' تو اس کی مانند کلمات کہو' جو وہ کہتا ہے' پھر تم مجھ پر درود بھیجو! کیونکہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے 'وسیلہ' کی دعا مانگو! کیونکہ یہ جنت میں موجود ایک (مخصوص) مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ''ایک

حديث388:صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه - حديث:602موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب ما جاء في النداء للصلاة - حديث: 146سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما يقول إذا سمع المؤذن - حديث:443السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' القول بمثل ما يقول المؤذن - حديث:1618السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب القول مثل ما يقول المؤذن' حديث: 1782مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث: 11293مسند الشافعي - باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' حديث:123مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1154

Marfat.com

بندے'' کو ملے گا' اور مجھے یہ یقین ہے کہ وہ بندہ ''میں'' ہوں گا' جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا' اس کے لئے شفاعت حلال ہوجائے گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

390 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الْمُؤَذّن اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر فَقَالَ اَحَدُكُمُ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر ثُمَّ قَالَ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله قَالَ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه ثُمَّ قَالَ أشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ أشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه ثُمَّ قَالَ حَيّ على الصَّلَاة قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيّ على الْفَلاح قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر قَالَ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ من قلبه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' اور کوئی شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر مؤذن اشھدان لاالہ الااللہ کہے' اور وہ شخص (جو اذان کا جواب دے رہا ہے) اشھدان لاالہ الااللہ کہے' پھر مؤذن اشھدان محمدرسول اللہ کہے' اور وہ شخص اشھدان محمدالرسول اللہ کہے' پھر مؤذن حی علی الصلوۃ کہے' تو وہ شخص لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھے' پھر مؤذن حی علی الفلاح کہے' تو وہ شخص لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھے' پھر مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' اور وہ شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر مؤذن لاالہ الااللہ کہے' اور وہ شخص لاالہ الااللہ' صدق دل سے کہے' تو وہ (اذان کا جواب دینے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام داؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

391 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يسمع النداء اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَة والفضيلة وابعثه مقَاما مَحْمُوْدًا الَّذِيْ وعدته حلت لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ سننه الْكُبْرٰى وَزَاد فِيْ آخِره اِنَّك لَا تخلف الميعاد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان سن لینے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اُس مقام محمود پر فائز کردے' جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو قیامت کے دن اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہوجائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری، امام ابوداؤد، امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے سنن کبریٰ میں نقل

Marfat.com

کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا''۔

392 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يسمع الْمُؤَذّن وَاَنَا أشهد اَن لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولا غفر اللّٰه لَهُ ذنُوبه . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاؤد وَلَمْ يقل ذنُوبه وَقَالَ مُسْلِم غفر لَهُ ذَنبه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر یہ پڑھے:

''میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی اُن پر ایمان رکھتا ہوں)۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے (جو یہ کلمات پڑھتا ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام ترمذی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''اس کے گناہوں کی''

امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

393 - وَعَنْ هِلَال بن يسَاف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع مُعَاوِيَة يحدث اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع الْمُؤَذّن فَقَالَ مثل مَا يَقُوْلُ فَلهُ مثل أجره . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الْحِجَازِيِّينَ لَكِن مَتنه حسن وشواهده كَثِيرَة

❀❀ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر اس کی مانند کلمات کہے' جو مؤذن کہتا ہے' تو اس شخص کو اس مؤذن کی مانند اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے' اہل حجاز سے نقل کی ہے' تاہم اس کا متن حسن ہے اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

394 - وَرُوِيَ عَن مَيْمُونَة اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَين صف الرِّجَال وَالنِّسَاء فَقَالَ يَا معشر النِّسَاء اِذا سَمِعْتُمْ اَذَان هٰذَا الحبشي واقامته فَقُلْنَ كَمَا يَقُوْلُ فَاِن لَكِن بِكُل حرف ألف ألف دَرَجَة قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا للنِّسَاء فَمَا للرِّجَال قَالَ ضعفان يَا عمر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيهِ نكَارَة

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں اور خواتین کی صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! جب تم اس حبشی کی اذان سنو اور اس کی اقامت سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو یہ کہتا ہے کیونکہ اس کے ہر ایک حرف کے عوض میں ایک ہزار ایک ہزار (دس لاکھ) درجات ملیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ حکم خواتین کے لئے ہے تو مردوں کے لئے کیا حکم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس کا دُگنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

395 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَال يُنَادى فَلَمَّا سكت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مَا قَالَ هٰذَا يَقِينا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى عَن يزِيْد الرقاشِي عَنْ اَنَسِ بن مَالك وَلَفْظهٖ: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرس ذَات لَيْلَة فَأذن بِلَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مقَالَته وَشهد مثل شَهَادَته فَلهُ الْجنَّة عرس الْمُسَافِر بتَشْدِيد الرَّاء إِذا نزل آخر اللَّيْل ليستريح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ خاموش ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کلمات اس نے کہے ہیں' جو شخص اس کی مانند کلمات یقین کے ساتھ کہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت امام ابویعلیٰ نے یزید رقاشی کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کے کلمات کی مانند کلمات کہے' اور اس کی گواہی کی مانند گواہی دے' اُسے جنت نصیب ہوگی''۔

''عرس المسافر'' میں 'ر' پر 'شد' ہے' اس سے مراد رات کے آخری حصے میں راحت حاصل کرنے کے لئے پڑاؤ کرنا ہے۔

396 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِين يُنَادى الْمُنَادِى اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة النافعة صل على مُحَمَّد وَارْض عني رضى لَا سخط بعده اسْتَجَابَ اللّٰه لَهٗ دعوته . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة وَسَيَاْتِیْ فِیْ بَاب الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مؤذن اذان دیدے' اُس وقت جو شخص یہ دعا پڑھے:

Marfat.com

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اوراس نفع دینے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور ہم سے راضی ہو جا' ایسا راضی ہو کہ اس کے بعد ناراضگی نہ ہو''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے یہ معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اس روایت کا آگے چل کر ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا'' سے متعلق باب میں آئے گا' جہاں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنين يفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْت فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اذان دینے والے لوگ ہم پر فضیلت حاصل کر لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی اس کی مانند کلمات کہو' جو وہ کہتے ہیں' جب وہ کلمات ختم ہو جائیں' تو تم مانگو' تمہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

398 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذا سمع الْمُؤَذّن اللَّهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة صل على مُحَمَّد واعطه سؤله يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ يسْمعهَا من حوله وَيُحب اَن يَقُوْلُوْا مثل ذٰلِكَ اِذا سمعُوا الْمُؤَذّن قَالَ وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ اِذا سمع الْمُؤَذّن وَجبت لَهُ شَفَاعَة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَلَفظِهِ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سمع النداء قَالَ اللَّهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة صل على عَبدك وَرَسُولك واجعلنا فِيْ شَفَاعَته يَوْم الْقِيَامَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ هٰذَا عِنْد النداء جعله اللّٰه فِيْ شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَة . وَفِيْ اِسناده‌هما صَدَقَة بن عبد اللّٰه السمين

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے (تو اس کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن انہیں وہ عطا کرنا' جو انہیں نے مانگا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا اتنی بلند آواز میں پڑھی کہ آپ ﷺ کے آس پاس کے افراد اسے سن سکتے تھے' آپ ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ وہ لوگ بھی جب اذان سنا کریں' تو اس کی مانند دعا پڑھا کریں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد اس کی مانند دعا پڑھے گا' اس کے لئے قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب اذان سنتے تھے' تو اس کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت کے' اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو اپنے بندے' اور اپنے رسول پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن ہمیں اُن کی شفاعت نصیب فرما''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کے بعد یہ دعا پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب کرے گا''۔

ان دونوں روایات کی سند میں صدقہ بن عبداللہ سمین نامی راوی ہے۔

399 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلوا الله لی الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهُ لم يسْأَلهَا لی عبد فِي الدُّنْيَا اِلَّا كنت لَهُ شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْوَلِيد بن عبد الْملك الْحَرَّانِيّ عَن مُوسَى بن أعين والوليد مُسْتَقِيم الحَدِيْثِ فِيمَا رَوَاهُ عَن الثِّقَاتِ وَابْن أعين ثِقَة مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا کرو' کیونکہ جو بھی بندہ دنیا میں' میرے لئے اس کی دعا کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شفاعت کرنے والا ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' ولید بن عبدالملک حرانی کے حوالے سے' موسیٰ بن اعین سے نقل کی ہے' ولید نامی راوی نامی مستقیم الحدیث ہے' اُن روایات کے بارے میں' جو اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں' جبکہ ابن اعین نامی راوی ثقہ اور مشہور ہے۔

400 - وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير اَيْضًا وَلَفظه قَالَ من سمع النداء فَقَالَ أشهد اَن لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله اللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد وبلغه دَرَجَة الْوَسِيلَة عنْدك واجعلنا فِي شَفَاعَته يَوْم الْقِيَامَة وَجَبت لَهُ الشَّفَاعَة . وَفِيهِ اِسْحَاق بن عبد الله بن كيسَان وَهُوَ لين الحَدِيْث

❀❀ امام طبرانی نے یہی روایت معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اذان سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے' اور اس کے رسول ہیں' اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور انہیں اپنی بارگاہ میں وسیلہ کے درجہ تک پہنچادے' اور ہمیں قیامت کے دن' اُن کی شفاعت سے بہرہ مند فرما''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے شفاعت واجب ہوجائے گی''۔

اس روایت (کی سند میں) ایک راوی اسحاق بن عبداللہ بن کیسان ہے' جو حدیث میں کمزور ہے۔

Marfat.com

401 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا سمع الْمُؤَذِّن يتشهّد قَالَ وَاَنا وَاَنا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو شہادت کے کلمات کہتے ہوئے سنتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں بھی' میں بھی (اس بات کی گواہی دیتا ہوں)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی یہ نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الْاِقَامَة

باب: اقامت کے بارے میں ترغیبی روایات

402 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا نُودى بِالصَّلَاةِ أدبر الشَّيْطَان وَلَه ضراط حَتّٰى لَا يسمع التأذين فَإِذَا قضى الْاَذَان أقبل فَإِذَا ثوب أدبر الحَدِيْث تقدم وَالْمرَاد بالتثويب هُنَا الْاِقَامَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اذان دی جائے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے' اُس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' وہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سن سکے' جب اذان مکمل ہو جائے' تو وہ پھر آجاتا ہے' پھر جب اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر پیٹھ کر چلا جاتا ہے''...... الحدیث۔

یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے' یہاں تویب سے مراد اقامت کہنا ہے۔

403 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا ثوب بِالصَّلَاةِ فتحت اَبْوَاب السَّمَاء واستجيب الدُّعَاء . رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا مستجاب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے' ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حديث 402:صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب الأذان - ذكر البيان بأن الشيطان إذا تباعد إنما يتباعد عند الأذان بحيث' حديث: 1684سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الشيطان إذا سمع النداء فر - حديث: 1233سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب رفع الصوت بالأذان - حديث: 438السنن الكبرى للنسائي - العمل في افتتاح الصلاة' التحري - حديث: 1153السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب الترغيب في الأذان' حديث: 1882مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7954مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 2454المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - من اسمه : مفضل' حديث: 9371

Marfat.com

404 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان لَا ترد على دَاعٍ دَعوته حِيْن تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّف فِي سَبِيْل الله . رَوَاهُ ابن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں کسی دعا کرنے والی کی دعامسترد نہیں ہوتی ہے' اس وقت جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے' اور اس وقت جب اللہ کی راہ میں صف بندی کی جائے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4 - التَّرْهِيب من الْخُرُوْج من الْمَسْجِد بعد الْاَذَان لغير عذر

باب: اذان ہو جانے کے بعد' کسی عذر کے بغیر' مسجد سے باہر جانے سے متعلق ترہیبی روایات

405 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل بَعْدَمَا أذن الْمُؤَذّن فَقَالَ أما هٰذَا فَقَدْ عصى اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كُنْتُم فِي الْمَسْجِد فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يخرج اَحَدُكُم حَتّٰى يُصَلِّي . رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَاِسْنَاده صَحِيْح وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة دون قَوْلِهٖ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص موذن کے اذان دینے کے بعد باہر چلا گیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''جب تم لوگ مسجد میں موجود ہو' اور نماز کے لئے اذان دے دی جائے' تو کوئی شخص نماز ادا کرنے سے پہلے' باہر نہ جائے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند صحیح ہے' یہی روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا''......اس سے لے کر آخر تک۔

406 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يسمع النداء فِيْ مَسْجِدی هٰذَا ثُمَّ يخرج مِنْهُ اِلَّا لحَاجَة ثُمَّ لَا يرجع اِلَيْهِ اِلَّا مُنَافِق .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں' اذان سننے کے بعد' کسی ضرورت کے بغیر باہر جانے' اور پھر واپس نہ آنے والا شخص' کوئی منافق ہی ہوگا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

407 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أدركه الْاَذَان فِي الْمَسْجِد ثُمَّ خرج لم يخرج لحَاجَة وَهُوَ لَا يُرِيد الرّجْعَة فَهُوَ مُنَافِق . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد میں اذان کو پائے' اور پھر باہر چلا جائے' اور وہ کسی ضرورت کی وجہ سے باہر نہ گیا ہو' اور اس کا واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو' تو وہ شخص منافق ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

408 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخرج من الْمَسْجِد اَحَد بعد النداء اِلَّا مُنَافِق اِلَّا لعذر أخرجته حَاجَة وَهُوَ يُرِيد الرُّجُوْع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ سعید بن مسیب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان ہونے کے بعد' مسجد سے باہر جانے والا کوئی منافق ہی ہوگا' البتہ عذر کا معاملہ مختلف ہے کہ جب کوئی شخص کسی ضرورت کے پیش نظر باہر جائے' اور اس کا واپس آنے کا ارادہ بھی ہو (تو اس کا حکم مختلف ہے)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِي الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة

باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

409 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة لَا يرد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَزَاد: فَادعوا وَزَاد التِّرْمِذِيّ فِيْ رِوَايَةٍ: قَالُوْا فَمَاذَا نقُوْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی مسترد نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تم لوگ دعا کرو''۔

ایک روایت میں امام ترمذی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو''۔

410 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان تفتح فيهمَا

Marfat.com

اَبْوَاب السَّمَاء وقلما ترد على دَاعٍ دَعوته عِنْد حُضُور النداء والصف فِيْ سَبِيْل الله

وَفِيْ لفظ: قَالَ ثِنْتَانِ لَا تردان اَوْ قَالَ مَا يردان الدُّعَاء عِنْد النداء وَعند الْبَأْس حِيْن يلحم بعض بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا انه قَالَ فِيْ هٰذِهٖ عِنْد حُضُور الصَّلَاة

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوگھڑیاں ایسی ہیں' جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم کسی دعا کرنے والے کی دعا مسترد ہوتی ہے' ایک اذان کے وقت' اور ایک اللہ کی راہ میں صف بندی کے وقت''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''دواوقات کی دعائیں مسترد نہیں ہوتی ہیں'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت' جب لڑائی کا آغاز ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس وقت جب نماز کھڑی ہونے لگے''۔

411 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ساعتان لَا ترد على دَاعٍ دَعوته حِيْن تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّفّ فِيْ سَبِيْل الله

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ مَالك مَوْقُوْفًا

قَوْله يلحم هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة اَي حِيْن ينشب بَعْضُهُمْ بِبَعْض فِي الْحَرْب

❀❀ اُن کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دوگھڑیاں ایسی ہیں' جن میں کسی دعا کرنے والے کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' ایک جب نماز کھڑی ہونے لگے' اور ایک جب اللہ کی راہ میں صف بندی ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام مالک نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یلحم'' اس سے مراد یہ ہے کہ جنگ کے دوران جب وہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

412 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا نَادَى الْمُنَادِي فتحت اَبْوَاب السَّمَاء واستجيب الدُّعَاء فَمَنْ نزل بِهٖ كرب اَوْ شدَّة فليتحين الْمُنَادِي فَاِذَا كبر كبر وَاِذَا تشهد تشهد وَاِذَا قَالَ حَيّ على الصَّلَاة قَالَ حَيّ على الصَّلَاة وَاِذَا قَالَ حَيّ على الْفَلاح قَالَ حَيّ على الْفَلاح ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة الصادقة المستجابة المستجاب لَهَا دَعْوَة الْحق وَكلمَة التَّقْوَى أحينا عَلَيْهَا وأمتنا عَلَيْهَا وابعثنا عَلَيْهَا واجعلنا من خِيَار اَهلهَا اَحيَاء وأمواتا ثُمَّ يسْاَل الله حَاجته

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ عفير بن معدان وَهُوَ واه وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَوْله فليتحين الْمُنَادِي اَي ينْتَظر بدعوته حِيْن يُؤذن الْمُؤَذّن فَيُجِيبهُ ثُمَّ يسْاَل الله تَعَالَى حَاجته

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا مستجاب ہوتی ہے' تو جس شخص کو کوئی

Marfat.com

پریشانی یا مصیبت لاحق ہو تو اسے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے جب مؤذن اذان دیتا ہے جب وہ تکبیر کہے تو آدمی بھی تکبیر کہے جب وہ شہادت کے کلمات پڑھے تو آدمی بھی شہادت کے کلمات پڑھے جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو آدمی بھی حی علی الصلوٰۃ کہے جب وہ حی علی الفلاح کہے تو آدمی بھی حی علی الفلاح کہے پھر آدمی یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! اس مکمل سچی اور مستجاب پکار کے پروردگار! جو قبول ہوتی ہے جو حق کی دعوت ہے اور پرہیزگاری کا کلمہ ہے تو ہمیں اس پر زندہ رکھنا اور اس پر ہی ہمیں موت دینا اور اس پر ہی ہمیں دوبارہ زندہ کرنا اور ہمیں اس کے اہل افراد میں سے نیک افراد میں شامل کرنا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی''۔

پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

یہ روایت امام حاکم نے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ راوی ''واہی'' ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ فليتحين الْمُنَادِي اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے دعا مانگنے کے لئے مؤذن کے وقت کا انتظار کرے اور پھر اذان کا جواب دے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرے۔

413 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنين يفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْت فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَا تعط بِغَيْر هَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اذان دینے والے افراد ہم پر فضیلت حاصل کر چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح وہ کہتے ہیں: تم بھی کہو جب یہ (یعنی اذان کا جواب) ختم ہو جائے تو تم مانگو تمہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان دونے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دیا جائے گا'' (یعنی اس کے آخر میں) ''ہ'' نہیں ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ بِنَاء الْمَسَاجِد فِي الْاَمْكِنَة الْمُحْتَاجة اِلَيْهَا

باب: ایسی جگہوں پر مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت جہاں اُن کی ضرورت ہو

414 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ عِنْد قَول النَّاس فِيْهِ حِيْن بنى مَسْجد رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ عَلَيَّ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنى مَسْجِدا يَبْتَغِي بِهِ وَجه اللّٰه بنى اللّٰه لَهٗ بَيْتا فِي الْجَنَّة وَفِيْ رِوَايَةٍ بنى اللّٰه لَهٗ مثله فِي الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّغَيْرهمَا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب انہوں نے مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کیا اور لوگوں

Marfat.com

نے اس بارے میں باتیں کرنا شروع کیں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے میرے خلاف بہت سی باتیں کی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے' اور اس کا مقصد اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ اُس کے لئے' جنت میں اُس کی مانند گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

415 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى لله مَسْجِدا قدر مفحص قطاة بنى الله لَهُ بَيْتا فِى الْجنَّة . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے (یا کھودنے کی جگہ) جتنی جگہ پر مسجد تعمیر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں نقل کیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

416 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنى لله مَسْجِدا يذكر فِيْهِ بنى الله لَهُ بَيْتا فِى الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے' تاکہ اس میں ذکر کیا جائے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

417 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفر بِئْر مَاء لم يشرب مِنْهُ كبد حرى من جن وَلَا اِنس وَلَا طَائِر اِلَّا آجره الله يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ بنى لله مَسْجِدا كمفحص

حديث414:صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل بناء المساجد والحث عليها - حديث:860صحيح البخاري - كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة - باب من بنى مسجدا' حديث: 441صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع أبواب فضائل المساجد وبنائها وتعظيمها - باب فضل بناء المساجد إذا كان الباني يبني المسجد لله لا' حديث:1219مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' مبتدأ أبواب في المساجد وما فيها - بيان فضيلة المساجد وثواب بانيها' حديث:900صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب المساجد - ذكر البيان بأن الله جل وعلا إنما يبني البيت في الجنة' حديث:1630سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب من بنى لله مسجدا - حديث:1412سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب من بنى لله مسجدا - حديث:734السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب في فضل بناء المساجد' حديث: 3988البحر الزخار مسند البزار - محمود بن لبيد' حديث:368شعب الإيمان للبيهقي - فضل المشي إلى المساجد' حديث:2801

Marfat.com

قطاۃ اَوْ اَصْغَر بنی اللہ لَہٗ بَیْتا فِی الْجنَّۃ . رَوَاہُ ابن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وروی ابن مَاجہ مِنْہُ ذکر الْمَسْجِد فَقَط بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَرَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَن النَّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا: کمفحص قطاۃ لبیضھا مفحص القطاۃ بِفَتْح الْمِیم والحاء الْمُھْمَلَۃ وَھُوَ مجثمھا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانی کا کنواں کھدواتا ہے' تو اس سے جو بھی جاندار' خواہ وہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' جو بھی اُس میں سے پیتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو (اس کا) اجر دے گا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کرتا ہے خواہ وہ ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے (یا کھودنے کی جگہ) جتنی ہو' یا اس سے بھی چھوٹی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ اس میں سے صرف مسجد کا ذکر کیا ہے' جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے' یہی روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''قطاۃ کا گھونسلہ جو اس کے انڈے کے لئے ہوتا ہے''۔

''مفحص القطاۃ''- 'م' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد اس کا کھودا ہوا گڑھا ہے۔

418 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنی للّٰہ مَسْجِدا صَغِیْرا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا بنی اللّٰہ لَہٗ بَیْتا فِی الْجنَّۃ-رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے' خواہ وہ چھوٹی ہو' یا بڑی ہو' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

419 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بنی للّٰہ مَسْجِدا بنی اللّٰہ لَہٗ بَیْتا أوسع مِنْہُ . رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لین

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے' اس سے زیادہ بڑا گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

420 - وَرُوِیَ عَن بشر بن حَیَّان قَالَ جَاءَ وَاثِلَۃ بن الْاَسْقَع وَنَحْنُ نَبْنِیْ مَسْجِدا قَالَ فَوقف علینا فَسلم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من بنی مَسْجِدا یصلی فِیْہِ بنی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ فِی الْجنَّۃ أفضل مِنْہُ . رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

Marfat.com

❀❀ بشر بن حیان بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم اس وقت مسجد بنا رہے تھے راوی کہتے ہیں: وہ ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے انہوں نے سلام کیا اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایسی مسجد بناتا ہے جس میں نماز ادا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے زیادہ بہتر گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

421 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بنی بَیْتا یعبد اللّٰه فِیْهِ من مَال حَلَال بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة من در وَیَاقُوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار دون قَوْله من در وَیَاقُوْت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا گھر (یعنی مسجد) بناتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور وہ حلال مال کے ذریعے اسے بناتا ہے تو اللہ جنت میں اس کے لئے موتیوں اور یاقوت کا گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''موتیوں اور یاقوت''۔

422 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنی مَسْجِدا لَا یُرِید بِهِ رِیَاء وَلَا سمعة بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص مسجد بناتا ہے اور اس کے ذریعے اس کا مقصد ریاکاری یا شہرت نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

423 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا یلْحق الْمُؤْمِن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره اَوْ ولدا صَالحا تَرکه اَوْ مُصحفا وَرثهُ اَوْ مَسْجِدا بناه اَوْ بَیْتا لِابْنِ السَّبِیْل بناه اَوْ نَهرا أجراه اَوْ صَدَقَة اخرجها من مَاله فِیْ صِحَّته وحیاته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ وَاِسْنَاد ابْن مَاجَه حسن وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے اعمال اور نیکیوں میں سے اس کے مرنے کے بعد جو چیز اس تک پہنچتی ہے اس میں سے ایک چیز علم ہے جس کی اس نے تعلیم دی ہو اور اسے پھیلایا ہو یا وہ نیک اولاد ہے جسے اس نے چھوڑا ہو یا وہ قرآن مجید ہے جسے اس نے وراثت میں چھوڑا ہو یا وہ مسجد ہے جسے اس نے بنایا ہو یا وہ مسافر خانہ ہے جسے اس نے بنایا ہو یا وہ نہر ہے جسے اس

Marfat.com

نے جاری کیا ہو یا وہ صدقہ ہے جسے اس نے اپنے مال میں سے اپنی صحت اور اپنی زندگی کے دوران کیا ہو ان (سب) کا ثواب اُس کے مرنے کے بعد بھی اُس تک پہنچتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن ماجہ کی سند حسن ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

7 - التَّرغِیب فِیْ تنظیف الْمَسَاجِد وتطھیرھا وَمَا جَاءَ فِیْ تجمیرھا

باب: مساجد کو صاف رکھنے اور انہیں پاک رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز ان میں خوشبو سلگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

424 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَةً سَوْدَاءِ کَانَت تقم الْمَسْجِد ففقدها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا بعد اَیَّام فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّهَا مَاتَت فَقَالَ فَهَلا آذنتمونی فَأتی قبرها فصلی عَلَیْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه اِلَّا انه قَالَ اِن امْرَاَة کَانَت تلقط الْخرق والعیدان من الْمَسْجِد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پایا تو چند دن کے بعد اس کے بارے میں دریافت کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کی قبر پر تشریف لے گئے' اور اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک خاتون مسجد سے کچرا چنا کرتی تھی (یعنی صفائی کیا کرتی تھی)''۔

425 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَیْضًا وَابْن خُزَیْمَة عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَت سَوْدَاءِ تقم الْمَسْجِد فتوفیت لَیْلًا فَلَمَّا أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أخبر بهَا فَقَالَ الا آذنتمونی فَخرج بِاَصْحَابه فَوقف علی قبرها فکبر عَلَیْهَا وَالنَّاس خَلفه ودعا لَهَا ثُمَّ انْصَرف

❀❀ امام ابن ماجہ نے ہی یہ روایت نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے بھی اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی' اس کا رات میں انتقال ہو گیا' اگلے دن صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ساتھ

Marfat.com

لے کر تشریف لے گئے' اور اس کی قبر پر آ کر کھڑے ہوئے' اور اس کی نماز جنازہ ادا کی' لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے اس خاتون کے لئے دعا کی' پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

426 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن امْرَاَة كَانَت تلقط القذى من الْمَسْجِد فتُوُفِّيَتْ فَلَمْ يُؤذن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدفْنِهافقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ لكم ميت فآذنوني وَصلى عَلَيْهَا وَقَالَ اِنِّيْ رَاَيتهَا فِي الْجنَّة تلقط القذى من الْمَسْجِد

❀❀ امام طبرانی نے' معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''ایک خاتون مسجد میں صفائی کیا کرتی تھی' اس کا انتقال ہوگیا' نبی اکرم ﷺ کو اس کے دفن کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی' (بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے' تو مجھے اس بارے میں اطلاع دیا کرو' پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے کہ وہ وہاں بھی مسجد میں صفائی کر رہی ہے''۔

427 - وروى اَبُو الشَّيْخ الْاَصْبَهَانِيّ عَن عبيد اللّٰه بن مَرْزُوق قَالَ كَانَت امْرَاَة بِالْمَدِيْنَةِ تقم الْمَسْجِد فَمَاتَتْ فَلَمْ يعلم بهَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمر على قبرها فَقَالَ مَا هٰذَا الْقَبْر فَقَالُوْا قبر أم محجن قَالَ الَّتِيْ كَانَت تقم الْمَسْجِد قَالُوْا نعم فَصف النَّاس فصلى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اَى الْعَمَل وجدت أفضل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أتسمع قَالَ مَا اَنْتُمْ بأسمع مِنْهَا فَذكر اَنَّهَا اَجَابَتْهُ قُم الْمَسْجِد

وَهٰذَا مُرْسل قُم الْمَسْجِد بِالْقَافِ وَتَشْدِيد الْمِيم هُوَ كنسه

❀❀ ابوشیخ اصبہانی نے' عبیداللہ بن مرزوق کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدینہ منورہ میں ایک خاتون تھی' جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی' اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں پتہ نہیں چلا' آپ ﷺ کا گزر اس کی قبر کے پاس سے ہوا' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ اُمّ محجن کی قبر ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ خاتون جو مسجد میں صفائی کیا کرتی تھی؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! پھر لوگوں نے صف قائم کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کون سے عمل کو سب سے زیادہ فضیلت والا پایا ہے؟ (یعنی آپ ﷺ نے اس خاتون کی میت سے دریافت کیا:) لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ سنتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے زیادہ بہتر نہیں سنتے ہو' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ذکر کی' اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کو یہ جواب دیا ہے: مسجد کی صفائی کرنا (میں نے سب سے زیادہ افضل عمل پایا ہے)۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔ ''قم المسجد'' میں 'ق' ہے' اور 'م' پر 'شد' ہے' اس سے مراد جھاڑو دینا ہے۔

428 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ قرصافة اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ابْنُوا الْمَسَاجِد وأخرجوا القمامة مِنْهَا فَمَنْ بنى لله مَسْجِدا بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الْمَسَاجِد الَّتِيْ تبنى فِي الطَّرِيْق قَالَ نَعَمْ وَاِخْرَاج القمامة مِنْهَا مُهُور الْحور الْعين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر القمامة بِالضَّمِّ الكناسة وَاسم اَبِىْ قرصافة بِكَسْر الْقَاف جندرة بن خيشنة

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مساجد تعمیر کرواور ان سے کوڑا کرکٹ باہر نکال دو جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مساجد بھی جو راستے میں بنائی گئی ہیں (اس فضیلت میں شامل ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور مساجد سے کوڑے کرکٹ کو باہر نکالنا' حورعین کا مہر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' لفظ ''قمامہ'' پیش کے ساتھ اس سے مراد جھاڑ دینا ہے' اور حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کا نام 'ق' پر زبر کے ساتھ ہے' اور ان کا نام ''جندرہ بن خیشنہ'' ہے۔

429 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَيّ أجور أمتِيْ حَتّٰى القذاة يُخرجهَا الرجل من الْمَسْجِد وَعرضت عَلَيّ ذنُوب أمتِيْ فَلَمْ أر ذَنبا أعظم من سُوْرَة من الْقُرْآن اَوْ آيَة أوتيها رجل ثُمَّ نَسِيَهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنطب عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجه قَالَ وذاكرت بِهٖ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ فَلَمْ يعرفهُ وَاسْتغْرَبَهُ وَقَالَ مُحَمَّد لَا أعرف للمطلب بن عبد اللّٰه سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلِهٖ حَدثنِيْ من شهد خطْبَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد اللّٰه بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعْرِف للمطلب سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبد اللّٰه وَأنكر عَلِيّ بن الْمَدِيْنِيّ اَن يكون الْمطلب سمع من أنس

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم قَالَ اَبُوْ زرْعَة الْمطلب ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة وَمَعَ هٰذَا فَفِيْ اِسْنَاده عبد الْمجِيد بن عبد الْعَزِيز بن اَبِيْ رواد وَفِيْ توثيقه خلاف يَاْتِيْ فِيْ آخر الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری امت کے اُجور پیش کیے گئے' یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ بھی پیش کیا گیا' جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے' اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے' تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ قرآن کی کوئی بڑی سورت یا قرآن کی کسی آیت کا علم کسی بندے کو دیا گیا ہو' اور پھر وہ بندہ اسے بھول جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے یہ روایت مطلب بن عبداللہ بن حطب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں محمد بن اسماعیل' یعنی امام بخاری کے ساتھ مذاکرہ کیا تھا' تو وہ بھی اس حدیث سے واقف نہیں تھے' انہوں نے بھی اسے ''غریب'' قرار دیا تھا' امام بخاری فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نے کسی بھی صحابی سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ ان کا یہ کہنا: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی۔ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے' اس (روایت) کا معاملہ مختلف ہے' (امام ترمذی فرماتے ہیں:) اسی طرح میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں مطلب بن عبداللہ کے' کسی بھی صحابی سے سماع

Marfat.com

کا پتہ نہیں ہے امام دارمی فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوگا۔
حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: مطلب نامی راوی ثقہ ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی سند میں عبدالمجید بن عبدالعزیز بن رواد نامی راوی بھی ہے جس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کا ذکر اس کتاب کے آخر میں آئے گا اگر اللہ نے چاہا۔

430 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أخرج اَذًی من الْمَسْجِد بنی الله لَهُ بَیْتا فِی الْجنَّة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجه وَفِیْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسین

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص مسجد سے تکلیف دہ چیز (یعنی کوڑا کرکٹ) کو نکال دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے۔

431 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن نتخذ الْمَسَاجِد فِیْ دِیَارنَا و أمرنَا اَن ننظفها ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اپنے محلوں میں مساجد بنائیں اور آپ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم انہیں صاف رکھیں''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

432 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبنَاء الْمَسَاجد فِی الدّور وَاَن تنظف وتطیب ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٍ صَحِیْح اِلَیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ مُسْندًا ومرسلا وَقَالَ فِی الْمُرْسل هٰذَا أصح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں محلوں میں مساجد بنانے کا حکم دیا تھا اور انہیں صاف رکھنے اور خوشبودار رکھنے (کا حکم دیا تھا)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے یہی روایت امام ابن داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام ترمذی نے اسے مسند اور مرسل (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے مرسل روایت کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ مستند ہے۔

433 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جنبُوا مَسَاجدكُمْ صِبْیَانكُمْ وَمَجَانِینكُمْ وشراء كم وَبَیْعكُمْ وَخُصُومَاتكُمْ وَرفع اَصْوَاتكُمْ وَاِقَامَة حُدُوْدكُمْ وسل سُیُوفكُمْ وَاتَّخذُوا علی اَبْوَابهَا الْمَطَاهِر وَجَمِّرُوهَا فِی الْجمع

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ اُمَامَة وواثلة وَرَوَاهُ فِی الْكَبِیر اَیْضًا بِتَقْدِیم وَتَاْخِیر من رِوَایَة مَكْحُوْل عَن معَاذ وَلَمْ یسمع مِنْهُ جمروها ای بخروها وزنا وَمعنی

Marfat.com

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اپنی مسجدوں کو بچوں' پاگلوں' خرید وفروخت کرنے' آپس کے جھگڑوں' آواز بلند کرنے' حدود قائم کرنے' تلواریں سونت کرآنے' سے محفوظ رکھو اوران کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن اُن میں خوشبو کی دھونی دو''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں' الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ہمراہ نقل کی ہے' اور یہ روایت مکحول نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ مکحول نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔
روایت کے یہ الفاظ ''جمروہا'' سے مراد یہ ہے: اس میں خوشبو کی دھونی دو' وزن اور معنیٰ دونوں کے اعتبار سے' اس کا یہی مفہوم ہے۔

التَّرْهِيب من البصاق فِي الْمَسْجد وَإِلَى الْقبْلَة وَمَنْ اِنشاد الضَّالة فِيهِ وَغَيْر ذٰلِكَ مِمَّا يذكر هُنَا

باب: مسجد میں تھوکنے یا قبلہ کی طرف منہ کر کے (تھوکنے) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے اوران کے علاوہ دیگر امور سے متعلق ترہیبی روایات

434 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب يَوْمًا اِذْ رأى نخامة فِيْ قبْلَة الْمَسْجد فتغيظ على النَّاس ثُمَّ حكها قَالَ وَاَحسبهُ قَالَ فَدَعَا بزعفران فلطخه بِهِ وَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قبل وَجه اَحَدُكُم اِذا صلى فَلَا يبصق بَيْن يَدَيْهِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' تو لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران منگوا کر اس جگہ پر لگا دیا اور ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی سمت میں ہوتا ہے' اس لئے وہ سامنے کی طرف نہ تھوکے''۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

435 - وروى ابْن مَاجَه عَنِ الْقَاسِم بن مهْرَان وَهُوَ مَجْهُوْل عَنْ اَبِيْ رَافع عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راى نخامة فِيْ قبْلَة الْمَسْجد فَاقبل على النَّاس فَقَالَ مَا بَال اَحَدُكُم يَقُوْم مُسْتَقْبل ربه فيتنخع اَمَامه اَيحِبُّ اَحَدُكُمْ اَن يسْتَقْبل فيتنخع فِيْ وَجهه اِذا بَصق اَحَدُكُمْ فليبصق عَنْ شِمَاله اَوْ ليتفل هٰكَذَا فِيْ ثَوْبه ثُمَّ اَرَانِيْ اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ ابْن علية يبصق فِيْ ثَوْبه ثُمَّ يدلكه

Marfat.com

❀❀ امام ابن ماجہ نے' قاسم بن مہران نامی ایک مجہول شخص کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا:

"لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے ہیں اور پھر سامنے کی طرف تھوک دیتے ہیں' کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے کھڑا ہوا ہو' اور اس کی طرف منہ کر کے تھوک دیا جائے' جب کسی شخص نے (ایسی صورت حال میں) تھوکنا ہو' تو وہ اپنی بائیں طرف تھوکے' اور اس طرح اپنے کپڑے میں مل دے"

پھر اسماعیل' یعنی ابن علیہ نامی راوی نے کر کے دکھایا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے یوں ملنا ہے۔

436 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعجبہُ العراجین اَن یمسکھَا بِیَدِہٖ فَدخل الْمَسْجد ذَات یَوْم وَفِیْ یَدہ وَاحِد مِنْھَا فَرَای نخامات فِیْ قبْلَۃ الْمَسْجد فحتھن حَتّٰی أنقاھن ثُمَّ أقبل علی النَّاس مغضبا فَقَالَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَن یستقبلہ رجل فیبصق فِیْ وَجھہ اِن اَحَدُکُمْ اِذا قَامَ اِلَی الصَّلَاۃ فَاِنَّمَا یسْتَقْبل ربہ وَالْملک عَن یَمِینہ فَلَا یبصق بَیْن یَدَیْہِ وَلَا عَن یَمِینہ الحَدِیْث

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ اپنے ہاتھ میں کوئی شاخ پکڑ کر رکھیں ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک شاخ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگی ہوئی دیکھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا پھر اچھی طرح صاف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کے عالم میں' لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا:

"کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص' جو اس کی طرف منہ کیے ہوئے ہو' وہ اس کے منہ کی طرف تھوک دے' جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کی طرف منہ کیے ہوئے ہوتا ہے' اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' اس لئے اسے اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہیے"......الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

437 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہُ بِنَحْوِہٖ اِلَّا انہ قَالَ فِیْہِ فَاِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بَیْن اَیْدِیکُمْ فِیْ صَلَاتکُمْ فَلَا توجھوا شَیْئًا من الْاَذَی بَیْن اَیْدِیکُم...... الحَدِیْث

وَبَوَّبَ عَلَیْہِ ابْن خُزَیْمَۃ بَاب الزّجر عَن تَوْجِیہ جَمِیْع مَا یَقع عَلَیْہِ اسْم اَذَی تِلْقَاء الْقبْلَۃ فِی الصَّلَاۃ

❀❀ ان کی ایک روایت' جو اس کی مانند ہے' اس میں یہ مذکور ہے:

"اللہ تعالیٰ تمہاری نمازوں کے دوران تمہارے سامنے ہوتا ہے' تو تم کوئی بھی گندی چیز سامنے کی طرف نہ پھینکو"

امام ابن خزیمہ نے اس روایت کے لئے یہ باب قائم کیا ہے: "باب اس بات کی ممانعت کہ نماز کے دوران قبلہ کی سمت میں

Marfat.com

کوئی بھی ایسی چیز پھینکی جائے' جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہو"۔

438 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا وَفِيْ يَدِه عرجون فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِد نخامة فَاَقبل عَلَيْهَا فحتها بالعرجون ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يحب اَن يعرض اللّٰه عَنْهُ اِن اَحَدُكُمْ اِذا قَامَ يُصَلِّي فَاِن اللّٰه تَعَالٰى قبل وَجهه فَلَا يبصقن قبل وَجهه وَلَا عَن يَمِينه وليبصق عَن يَسَاره تَحت رجله الْيُسْرٰى فَاِن عجلت بِهٖ بادرة فليتفل بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا وَوَضعه على فِيْهِ ثُمَّ دلكه..... الحَدِيْثِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہماری مسجد میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' تو اس کی طرف گئے' اور اس چھڑی کے ذریعے اسے کھرچ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے؟ کوئی شخص جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو وہ سامنے کی طرف ہرگز نہ تھوکے' اور دائیں طرف بھی نہ تھوکے' اسے بائیں طرف' اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے' اور اگر تھوک زیادہ تیزی سے آ رہا ہو' تو پھر اپنے کپڑے میں تھوک کر' اس طرح کر دینا چاہیے' (راوی کہتے ہیں:) یعنی اپنے کپڑے کو اپنے منہ کی طرف کر کے' اس کو مل دینا چاہیے"

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

439 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقبْلَة جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وتفلته بَيْن عَيْنَيْهِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ وَلَفْظِه: قَالَ من بَصق فِيْ قبْلَة وَلَمْ يوارها جَاءَت يَوْم الْقِيَامَة أحمى مَا تكون حَتّٰى تقع بَيْن عَيْنَيْهِ . تفل بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاة فَوق اَی بَصق بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص قبلہ کی طرف تھوکتا ہے' اور اسے ڈھانپتا نہیں ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ تھوک پہلے سے زیادہ ہوگا' یہاں تک کہ وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگ جائے گا"۔

لفظ "تفل" 'ت' کے ساتھ ہے' اس سے مراد تھوکنا ہے' یہ وزن اور معنیٰ دونوں کے اعتبار سے (لفظ بصق جیسا ہے)۔

440 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث صَاحب

Marfat.com

النخامة فِی الْقِبْلَة یَوْم الْقِیَامَة وَھِی فِی وَجھه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَهٰذَا لَفْظِه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکنے والے شخص کو جب قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا' تو وہ تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوا ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے'امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

441 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البصاق فِی الْمَسْجِد خَطِیئَة و کفارتها دَفنهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

442 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التفل فِی الْمَسْجِد سَیِّئَة وَدَفنه حَسَنَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''مسجد میں تھوکنا برائی ہے' اور اس کو دفن کر دینا اچھائی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

443 - وَعَنْ اَبِیْ سهلة السَّائِب بن خَلاد من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا ام قوما فبصق فِی الْقبْلَة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ینظر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْن فرغ لَا یُصَلِّی لکم هٰذَا فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَن یُصَلِّی لَهُمْ فمنعوه وَاَخْبرُوهُ بقول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذکر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وحسبت انه قَالَ اِنَّك آذیت اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ' جو صحابہ کرام میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے' انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے' جب وہ صاحب فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ شخص تمہاری امامت نہ کرے' اس کے بعد ان صاحب نے اُن لوگوں کو نماز پڑھانی چاہی' تو لوگوں نے انہیں منع کر دیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں بتایا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جی ہاں! (یعنی میں نے اس سے منع کیا ہے) راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں

Marfat.com

یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: "تم نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

444 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ امر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ الظُّهْرَ فتفل فِي الْقبْلَة وَهُوَ يُصَلِّي للنَّاس فَلَمَّا كَانَت صَلَاة الْعَصْر أرسل إِلَى آخر فأشفق الرجل الْأَوَّل فَجَاءَ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أأنزل فِيْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنَّك تفلت بَيْن يَدَيْك وَأَنْت قَائِم تؤم النَّاس فآذيت اللّٰه وَالْمَلَائِكَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھانے کی ہدایت کی تو ان صاحب نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دیا وہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک اور صاحب کو پیغام بھیجا (کہ وہ نماز پڑھائیں) تو وہ پہلے والے صاحب ڈر گئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! لیکن تم نے اپنے سامنے کی طرف تھوک دیا تھا اور تم اس وقت کھڑے ہوئے لوگوں کی امامت کر رہے تھے تو تم نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو اذیت پہنچائی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

445 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْعَبْد إِذا قَامَ فِي الصَّلَاة فتحت لَهُ الْجنان وكشفت لَهُ الْحجب بَيْنه وَبَيْن ربه واستقبله الْحور الْعين مَا لم يمتخط اَوْ يتنخع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده نظر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان سے حجابات ہٹا دیے جاتے ہیں اور حورعین اس شخص کی طرف رُخ کر لیتی ہیں (یہ سب اس وقت تک رہتا ہے) جب تک وہ تھوکتا یا کھنکھارتا نہیں ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند محل نظر ہے۔

446 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع رجلا ينشد ضَالَّة فِي الْمَسْجِد فَلْيقل لَا ردهَا اللّٰه عَلَيْك فَإِن الْمَسَاجِد لم تبن لهٰذَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَغَيْرهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ وہ چیز تمہیں نہ لوٹائے کیونکہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنی ہیں"۔

Marfat.com

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

447 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا رَاَیْتُم من یَبیع اَوْ یبْتَاع فِی الْمَسْجد فقولُوْا لَا أربح اللّٰہ تجارتک وَاِذَا رَاَیْتُم من ینشد ضَالَّۃ فقولُوْا لَا ردھَا اللّٰہ عَلَیْك

رَوَاہُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْط مُسْلِم وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ بنَحْوِہ بالشطر الْاَوَّل

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی شخص کو مسجد میں کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری اس تجارت میں فائدہ نہ دے اور جب تم کسی شخص کو کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں وہ چیز نہ لوٹائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام نسائی امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے لیکن اس کا ابتدائی نصف حصہ نقل کیا ہے۔

448 - وَعَنْ بُرَیْدَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَن رجلا نَشد فِی الْمَسْجد فَقَالَ من دَعَا اِلَی الْجمل الْاَحْمَر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وجدت اِنَّمَا بنیت الْمَسَاجِد لما بنیت لَہُ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کیا اور بولا: کون شخص سرخ اونٹ کے بارے میں بتائے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں نہ ملے مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

449 - وَعَنِ ابْنِ سِیرِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَوْ غَیرہ قَالَ سمع ابْن مَسْعُوْد رجلا ینشد ضَالَّۃ فِی الْمَسْجد فأسکتہ وانتھرہ وَقَالَ قد نھینَا عَن ھٰذَا . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَابْن سِیرِین لم یسمع من ابْن مَسْعُوْد وَتقدم حَدِیْثِ وَاثِلَۃ فِی الْبَاب قبلہ جنبُوا مَسَاجِدکُم صِبْیَانکُم وَمَجَانِینکُم وشراء کم وَبَیْعکُم الحَدِیْث

❀❀ ابن سیرین یا شاید کسی اور راوی نے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو اسے خاموش کروادیا اور اُسے ڈانٹا اور بولے: ہمیں اس چیز سے منع کیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے ابن سیرین نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے اس بارے میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

Marfat.com

''اپنی مساجد کو بچوں' پاگلوں اور خرید وفروخت سے محفوظ رکھو''...... الحدیث۔

450 - وَعَنْ مولى لابى سَعِيدِ الْخُدرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنا انا مَعَ اَبِى سعيد وَهُوَ مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخلنَا الْمَسْجِد فَإِذَا رجل جَالس فِىْ وسط الْمَسْجِد مُحْتَبِيًا مشبكا اَصَابعه بَعْضهَا فِىْ بعض فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يفْطن الرجل لإشارة رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفت اِلٰى اَبِىْ سعيد فَقَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الْمَسْجِد فَلَا يشبكن فَإِن التشبيك من الشَّيْطَان وَإِن اَحَدُكُمْ لَا يزَال فِىْ صَلَاة مَا كَانَ فِى الْمَسْجِد حَتّٰى يخرج مِنْهُ. رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں مسجد کے درمیان میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا' جس نے احتباء کے طور پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا اور اپنی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کی ہوئی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا' اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے کی سمجھ نہیں آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے' کیونکہ اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ مسجد سے باہر نہیں چلا جاتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

451 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَوَضَّأ اَحَدُكُمْ فِىْ بَيته ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد كَانَ فِى الصَّلَاة حَتّٰى يرجع فَلَا يقل هٰكَذَا وَشَبك بَيْن اَصَابِعه

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِيْمَا قَالَه نظر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے' اور پھر مسجد میں آئے' تو وہ واپس جانے تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اس لئے اسے اس طرح نہیں کرنا چاہیے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی

حدیث 451: صحیح ابن خزیمۃ - كتاب الصلاة' باب النهي عن التشبيك بين الأصابع عند الخروج إلى الصلاة - حديث: 428 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر السبب الذي من أجله قال صلى الله عليه وسلم هذا' حديث: 2173 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 690 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب النهي عن الاشتباك إذا خرج إلى المسجد -' حديث: 1426 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب التشبيك بين الأصابع - حديث: 3222 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 845 شعب الإيمان للبيهقي - فضل المشي إلى المساجد حديث: 2767

Marfat.com

شرط کے مطابق ہے' (امام منذری فرماتے ہیں:) لیکن ان کی یہ بات محل نظر ہے۔

452 - وَعَنْ كَعْب بن عجرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ ثُمَّ خرج عَامِدًا إِلَى الصَّلَاة فَلَا يشبكن بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِيْ صَلَاة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ من رِوَايَةِ سعيد المَقْبُرِي عَنْ رجل عَنْ كَعْب بن عجْرَة وَابْنُ مَاجَةَ من رِوَايَةِ سعيد المَقْبُرِي اَيْضًا عَنْ كَعْب وَأَسْقط الرجل الْمُبْهم

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص وضو کرتا ہے' اور پھر نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے' تو وہ اس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے' کیونکہ وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے اسے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے درمیان والے مبہم شخص کا ذکر نہیں کیا ہے۔

453 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِد وَقد شبكت بَيْنَ اَصَابِع فَقَالَ لي يَا كَعْب إِذا كنت فِي الْمَسْجِد فَلَا تشبكن بَيْنَ أصابعك فَأَنت فِيْ صَلَاة مَا انتظرت الصَّلَاة . وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِ هٰذِه

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے میں نے اس وقت انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی ہوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے کعب! جب تم مسجد میں موجود ہو' تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ جب تک تم نماز کا انتظار کرتے ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

454 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِصَال لَا ينبغين فِي الْمَسْجِد لَا يتَّخذ طَرِيْقا وَلَا يشهر فِيْهِ سلَاح وَلَا ينبض فِيْهِ بقوس وَلَا ينثر فِيْهِ نبل وَلَا يمر فِيْهِ بِلَحْم نيء وَلَا يضْرب فِيْهِ حد وَلَا يقْتَصّ فِيْهِ من اَحَد وَلَا يتَّخذ سوقا

رَوَاهُ ابْن مَاجه وروى مِنْهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر: وَلَا تَتَّخِذُوا الْمَسَاجِد طرقا إِلَّا لذكر اَوْ صَلَاة . وَإِسْنَاد الطَّبَرَانِيّ لَا بَأْس بِهِ . قَوْلِه وَلَا ينبض فِيْهِ بقوس يُقَال أنبض الْقوس بالضاد الْمُعْجَمَة إِذا حرك وترها لترن نيء بِكَسْر النُّوْن وهمزة بعد الْيَاء ممدودا هُوَ الَّذِيْ لم يطْبخ وَقِيْلَ لم ينضج

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ کام ایسے ہیں' جو مسجد میں نہیں کرنے چاہئیں' اسے راستہ نہیں بنانا چاہیے اس میں ہتھیار سونت کر نہیں

Marfat.com

گزرنا چاہیے اس میں کمان کو سیدھا نہیں کرنا چاہیے اس میں تیر کو نہیں پھیلانا چاہیے اس میں کچے گوشت کے ساتھ نہیں گزرنا چاہیے اس میں حد جاری نہیں کرنی چاہیے' اس میں کسی سے قصاص نہیں لینا چاہیے' اور اسے بازار نہیں بنانا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ مساجد کو راستہ نہ بناؤ البتہ صرف ذکر یا نماز کے لئے ہو' تو معاملہ مختلف ہے''۔

امام طبرانی کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس میں کمان کو کھینچنا نہیں چاہیے'' یہ بات کہی جاتی ہے: ''انبض القوس'' یہ 'ض' کے ساتھ ہے' اس سے مراد اس کے تار کو حرکت دینا ہے' تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے اور لفظ 'نی' میں 'ن' پر زیر ہے' اور 'ی' کے بعد 'ہمزہ' ہے' اس سے مراد وہ گوشت ہے جو پکا ہوا نہ ہو' اور ایک قول کے مطابق وہ گوشت ہے جو کچا نہ ہو۔

455 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ بدر اُرَاهُ رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَصَاة تناشد الَّذِیْ یُخرجهَا من الْمَسْجِد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّقد سُئِلَ الدَّارَقُطْنِیّ عَن هٰذَا الحَدِیْثِ فَذكر انه رُوِیَ مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ هُرَیْرَة وَقَالَ رَفعه وهم من اَبِیْ بدر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: یہاں ابوبدر نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل یہ بات کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:)

''وہ کنکریاں' جنہیں آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) واسطے دیں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام دارقطنی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مرفوع ہونا ابوبدر نامی راوی کا وہم ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

456 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیکون فِیْ آخر الزَّمَان قوم یکون حَدِیْثهمْ فِیْ مَسَاجِدهمْ لَیْسَ لله فیهم حَاجَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کی بات چیت مسجدوں میں ہوا کرے گی' اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی حاجت نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

Marfat.com

9 - التَّرْغِيب فِي الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد سِيمَا فِي الظُّلم وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

باب: مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق ترغیبی روایات خاص طور پر جب تاریکی ہو نیز اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

457 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِي الْجَمَاعَة تضعف على صَلَاته فِيْ بَيته وَفِيْ سوقه خمْسا وَعشْرين دَرَجَة وَذٰلِكَ انه اِذا تَوَضَّأ فَاَحسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة لَا يُخرجهُ اِلَّا الصَّلَاة لم يخط خطْوَة اِلَّا رفعت لَهُ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَاِذا صلى لم تزل الْمَلَائِكَة تصلي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صل عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارحمه وَلَا يزَال فِيْ صَلَاة مَا انْتظر الصَّلَاة

وَفِيْ رِوَايَة: اللَّهُمَّ اغْفِر لَهُ اللَّهُمَّ تب عَلَيْهِ مَا لم يؤذ فِيْهِ مَا لم يحدث فِيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة بِاخْتِصَار

وَمَالك فِي الْمُوَطَّأ وَلَفظه: من تَوَضَّأ فَاَحسن الْوضُوء ثُمَّ خرج عَامِدًا اِلَى الصَّلَاة فَاِنَّهُ فِيْ صَلَاة مَا كَانَ يعمد اِلَى الصَّلَاة وَاِنَّهُ يكْتب لَهُ بِاِحْدَى خطوتيه حَسَنَة ويمحى عَنهُ بِالْاُخْرَى سَيِّئَة فَاِذا سمع اَحَدُكُم الْاِقَامَة فَلَا يسع فَاِن أعظمكم أجرا أبعدكم دَارا قَالُوْا لم يَا اَبَا هُرَيْرَة قَالَ من أجل كَثْرَة الخطا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے اپنے گھر میں تنہا نماز ادا کرنے' یا بازار میں (تنہا نماز ادا کرنے) سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کی صورت یوں ہے کہ جب وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز کی ادائیگی کے لئے نکلے اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہو' تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب وہ نماز ادا کرتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے (فرشتے یہ کہتے ہیں:) ''اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ! تو اس پر رحم کر!'' اور آدمی جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما'' جب تک آدمی وہاں اذیت پیدا نہیں کرتا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب تک وہ وہاں بے وضو نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے (اس کے الفاظ یہ ہیں:)

Marfat.com

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' پھر نماز کی ادائیگی کے ارادہ سے نکلے' تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز کی ادائیگی کے ارادے سے چلتا ہے' اور اس کے دونوں قدموں میں سے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے' اور دوسرے قدم کے عوض میں اس کی ایک برائی کو مٹا دیا جاتا ہے' اور جب کوئی شخص اقامت کی آواز سنے' تو وہ دوڑتا ہوا نہ جائے' اور تم میں سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو ملے گا' جس کا گھر (مسجد سے) سب سے زیادہ دور ہو (یعنی جو زیادہ دور سے چل کر مسجد تک آئے)''

لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ اس طرح اس کے قدم زیادہ ہوں گے۔

458 - وَرَوَاهُ ابْنُ حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حِيْن يخرج اَحَدُكُم من منزله اِلٰى مَسْجِدى فَرجل تكْتب لَهُ حَسَنَة وَرجل تحط عَنهُ سَيِّئَة حَتّٰى يرجع وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ ابْن حبَان وَلَيْسَ عِنْدهمَا حَتّٰى يرجع وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَوَضَّأ اَحَدُكُم فِيْ بَيته ثُمَّ اَتى الْمَسْجد كَانَ فِيْ صَلَاة حَتّٰى يرجع الحَدِيْث

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص میری اس مسجد میں آنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کا ایک قدم اس کے حق میں نیکی کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' اور ایک قدم اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے (یہ فضیلت اس وقت تک حاصل ہوتی ہے) جب تک وہ واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم ان دونوں صاحبان نے ''جب تک وہ واپس نہیں آتا'' کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے کے باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرکے پھر مسجد میں آئے' تو واپس جانے تک وہ نماز میں شمار ہوتا ہے''......الحدیث۔

459 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِذا تطهر الرجل ثُمَّ اَتَى الْمَسْجد يرْعَى الصَّلَاة كتب لَهُ كاتباه اَوْ كَاتبه بِكُل خطْوَة يخطوها اِلَى الْمَسْجد عشر حَسَنَات والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج من بَيته حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَبَعض طرقه صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ مفرقا فِيْ موضِعين

الْقُنُوت يُطلق بِاِزَاءِ معَان مِنْهَا السُّكُوت وَالدُّعَاء وَالطَّاعَة والتواضع وادامة الْحَج وادامة الْغَزْو وَالْقِيَام فِي الصَّلَاة وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَم

Marfat.com

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص طہارت حاصل کر کے مسجد میں آئے' اور وہ نماز دھیان سے ادا کرے' تو اس کے دونوں کاتب (فرشتے) اس کے لئے (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ایک کاتب فرشتہ' (تو دونوں فرشتے) اس کے لئے اس کے ہر قدم کے عوض میں' جو وہ مسجد کی طرف اٹھا کر جاتا ہے' دس نیکیاں نوٹ کرتے ہیں اور بیٹھ کر نماز کا دھیان رکھنے والا شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی مانند ہے' اور اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اس کے بعض طرق صحیح ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' انہوں نے مختلف مقامات پر اسے نقل کیا ہے۔

لفظ ''قنوت'' لغوی طور پر کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس سے مراد خاموش رہنا' دعا کرنا' اطاعت کرنا' تواضع اختیار کرنا' ہمیشہ حج کرنا' ہمیشہ جنگ میں حصہ لینا' اور نماز میں قیام کرنا ہے' اور یہاں اس حدیث میں یہی مراد ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رَاحَ اِلَى مَسْجِد الْجَمَاعَة فخطوة تمحو سَيِّئَة وخطوة تكْتب لَهُ حَسَنَة ذَاهِبًا وراجعا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باجماعت نماز والی مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے' تو اس کا ایک قدم اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور ایک قدم اس کے لئے نیکی نوٹ کرنے کا باعث بنتا ہے (یہ فضیلت) جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی (حاصل ہوتی ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اور اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

461 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْاِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا أوتينا بِهِ قَالَ اَمرك بِالْمَعْرُوْفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك على الضَّعِيْف صَلَاة وانحاؤك القذر عَن الطَّرِيْق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَى الصَّلَاة صَلَاة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر ایک جوڑ پر روزانہ ایک نماز ادا کرنا واجب ہے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: ہمیں جو بھی احکام دیے گئے ہیں ان میں سے یہ سب سے زیادہ سخت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا

Marfat.com

تمہارا برائی سے منع کرنا نماز ہے تمہارا کمزور شخص کے لئے بردباری کا اظہار کرنا نماز ہے تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا نماز ہے' اور نماز کے لئے جانے والا تمہارا ہر قدم نماز ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

462 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَصلاهَا مَعَ الاِمَام غفر لَهٗ ذَنبه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة اَيْضا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر چل کر فرض نماز ادا کرنے کے لئے جائے' اور اسے امام کے ساتھ ادا کرے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت بھی امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

463 - وَعَنْ سَعِيْد بن الْمسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حضر رجلا من الْاَنْصَار الْمَوْت فَقَالَ اِنِّي محدثكم حَدِيْثا مَا أحدثكموه اِلَّا احتسابا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا تَوَضَّأ اَحَدُكُم فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة لم يرفع قدمه الْيُمْنَى اِلَّا كتب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ حَسَنَة وَلَمْ يضع قدمه الْيُسْرى اِلَّا حط اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنهُ سَيِّئَة فليقرب اَحَدُكُم اَوْ ليبعد فَاِن اَتَى الْمَسْجِد فصلى فِيْ جمَاعَة غفر لَهٗ فَاِن اَتَى الْمَسْجِد وَقد صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَاِن اَتَى الْمَسْجِد وَقد صلوا فَاَتَمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: انصار میں سے ایک شخص کی موت کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' اور میں یہ حدیث صرف ثواب کے حصول کے لئے بیان کرنے لگا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ نماز کے لئے نکلے' تو وہ جب دایاں قدم اٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور جب وہ بایاں قدم رکھتا ہے' تو اس سے گناہ کو ختم کر دیتا ہے' تو اب آدمی قریب سے جائے یا دور سے جائے (یہ اس کی مرضی ہے) پھر وہ مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اگر وہ مسجد میں آیا اور اس وقت لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں' اور کچھ نماز باقی ہو' تو جتنی نماز اسے ملے اسے ادا کر لے' اور جو باقی رہ گئی ہو اسے بعد میں مکمل کر لے' تو بھی اسی طرح اجر و ثواب حاصل ہوگا' اور اگر وہ مسجد میں آیا اور لوگ نماز ادا کر چکے ہوں اور پھر اگر وہ مکمل نماز ادا کرے' تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

464 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ قَالَ لي يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يخْتَصم الْمَلَأ الْاَعْلٰى قلت نَعَم فِي الدَّرَجَات

Marfat.com

وَالْكَفَّارَات وَنَقْل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَة واسباغ الْوُضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک (فرشتہ) میرے پاس آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پروردگار نے' یا اُس فرشتے نے) مجھ سے کہا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس کے بارے میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! درجات کے بارے میں' کفارات کے بارے میں' جماعت کے ساتھ نماز کے لئے قدموں سے چل کر جانے کے بارے میں' سردی کے موسم میں' اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' جو شخص ان نمازوں کی پابندی کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے' اور اس کے گناہ یوں ہوتے ہیں' (جیسے اس دن تھے) جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ حدیث آگے مکمل طور پر آئے گی۔

465 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأ اَحَدُكُمْ فَيحسن وضوءه فيسبغه ثُمَّ يَاْتِى الْمَسْجِد لَا يُرِيد اِلَّا الصَّلَاة اِلَّا تبشبش اللّٰه اِلَيْهِ كَمَا يتبشبش اَهْلِ الْغَائِب بطلعته . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور مکمل وضو کرے' پھر وہ مسجد میں آئے' اس کا ارادہ صرف نماز ادا کرنے کا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح غائب شخص کے واپس آنے پر' اس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

466 - وَعَنْ جَابِر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلت الْبِقَاع حول الْمَسْجِد فَاَرَادَ بَنو سَلمَة اَن يَنْتَقِلُوْا قرب الْمَسْجِد فَبلغ ذٰلِكَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلغنِىْ اَنكُمْ تُرِيدُوْنَ اَن تنتقلوا قرب الْمَسْجِد قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد أردنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بني سلم دِيَاركُمْ تكْتب آثَاركُم دِيَاركُمْ تكْتب آثَاركُمْ فَقَالُوْا مَا يسرنَا انا كُنَّا تحولنَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِيْ آخِره: اِن لكم بِكُل خطْوَة دَرَجَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجد نبوی کے اردگرد کا کچھ علاقہ خالی ہوگیا تو بنوسلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے

Marfat.com

قریب منتقل ہو جائیں نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہو جاؤ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! ہم نے یہ ارادہ کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! تم اپنے علاقے میں ہی رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے تم اپنے علاقے میں ہی رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے تو انہوں نے عرض کی: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم (اپنی جگہ سے) منتقل ہو جائیں۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے ان کی ایک روایت اسی مفہوم کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''تمہیں ہر ایک قدم کے عوض میں ایک درجہ ملے گا''۔

467 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَت الْاَنْصَار بعيدَة مَنَازِلهم من الْمَسْجِد فأرادوا أن يتقربوا فَنزلت (ونكتب مَا قدمُوا وآثارهم) قَالَ فثبتوا . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ انصار کے گھر مسجد سے بہت دور تھے انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ہم اس کو نوٹ کر رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ہے اور جو ان کے قدموں کے نشان ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو وہ لوگ اپنی جگہ پر ہی ٹھہر گئے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

468 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَبْعَد فالأبعد من الْمَسْجِد أعظم أجرا . رَوَاهُ أَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيح مدنِيُّ الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا (اور وہ دور سے چل کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے آئے گا) تو اس کا اجر اتنا ہی زیادہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند مدنی ہے۔

469 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

حديث 468:سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما جاء فيفضل المشي إلى الصلاة - حديث: 474سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرا - حديث:780المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 697مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' القرب من المسجد أفضل أم البعد - حديث:5918السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب فضل بعد الممشى إلى المسجد وما جاء في احتساب الآثار' حديث: 4636مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:9348

Marfat.com

نُرِيد الصَّلاة فَكَانَ يُقَارب الخطا فَقَالَ اتَدْرُوْنَ لم أقَارِب الخطا قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ لَا يزَال العَبْد فِيْ صَلاة مَا دَامَ فِيْ طلب الصَّلاة . وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّمَا فعلت لتكثر خطاى فِيْ طلب الصَّلاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَرْفُوْعا وموقوفا على زيد وَهُوَ الصَّحِيْح

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا ہم لوگ نماز کے لئے جا رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو میں چھوٹے قدم کیوں اٹھا رہا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب نماز کے لئے جاتا ہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے ایسا اس لئے کیا ہے' تاکہ نماز کے لئے میرے قدم زیادہ ہو جائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر موقوف حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہی مستند ہے۔

470 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أعظم النَّاس أجرا فِي الصَّلَاة أبعدهم اِلَيْهَا ممشى فأبعدهم وَالَّذِيْ ينْتَظر الصَّلَاة حَتّٰى يُصليهَا مَعَ الإِمَام أعظم أجرا من الَّذِيْ يُصليهَا ثُمَّ ينَام . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز (باجماعت کے بارے میں) لوگوں میں سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو زیادہ دور سے چل کر اس کے لئے آتا ہے' اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اسے امام کے ساتھ ادا کر لیتا ہے اس کا اجر اس شخص سے زیادہ ہوتا ہے' جو (گھر میں نماز ادا کر کے) سو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

471 - وَعَنْ اَبِيّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجل من الْاَنْصَار لَا أَعْلَمُ اَحَدًا أبعد من الْمَسْجِد مِنْهُ كَانَت لَا تخطئه صَلَاة فَقِيْلَ لَهُ لَو اشْتريت حمارا تركبه فِي الظلماء وَفِي الرمضاء فَقَالَ مَا يسرني اَن منزلي اِلَى جنب الْمَسْجِد اِنِّيْ أُرِيد اَن يكْتب لي ممشاي اِلَى الْمَسْجِد ورجوعي اِذا رجعت اِلَى اَهلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد جمع اللّٰه لَكَ ذٰلِكَ كُله

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فتوجعت لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فلَان لَو اَنَّكَ اشْتريت حمارا يقيك الرمضاء وهوام الْاَرْض قَالَ أما وَاللّٰه مَا احَبَّ اَن بَيْتِيْ مطنب بِبَيْت مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فحملت بِه حملا حَتّٰى أتيت نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرته فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ وَذكر انه يَرْجُو أجر الْاَثر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ مَا احتسبت . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه بِنَحْوِ الثَّانِيَة

الرمضاء ممدودا هِيَ الْاَرْض الشَّدِيْدَة الْحَرَارَة من وَقع الشَّمْس

Marfat.com

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' میرے علم کے مطابق اس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا' لیکن اس کے باوجود وہ ہر باجماعت نماز میں باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتا تھا' اس سے کہا گیا: اگر تم کوئی گدھا خرید لو' تو یہ زیادہ مناسب ہوگا' تاکہ تم تاریکی میں اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آجایا کرو' تو اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں موجود ہو' کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا' اور واپس آنا ثواب کے طور پر نوٹ کیا جائے' جب میں اپنے گھر واپس جاؤں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سب چیزیں' اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جمع کر دے گا (یعنی یہ سارا ثواب تمہیں عطا کرے گا)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مجھے اس کی مشکل کا احساس ہوا' تو میں نے اسے کہا: اے فلاں! اگر تم گدھا خرید لو' تو وہ تمہیں گرمی سے بھی بچائے گا' اور حشرات الارض سے بھی بچائے گا' تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ ہو' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس سے بڑی الجھن ہوئی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بات بھی ذکر کی کہ وہ اپنے قدموں کے نشانات کے اجر کا امیدوار ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جو نیت کی ہے' تمہیں وہ اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' جبکہ امام ابن ماجہ نے دوسری روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

''الرمضاء'' سے مراد وہ زمین ہے' جو دھوپ کی وجہ سے گرم ہو۔

472 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كل سلامی مِنَ النَّاس عَلَیْهِ صَدَقَة كل یَوْم تطلع فِیْهِ الشَّمْس تعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ صَدَقَة وَتعین الرجل فِیْ دَابَّته فتحمله عَلَیْهَا اَوْ ترفع لَهُ عَلَیْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطّیبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة یمشیها اِلَى الصَّلَاة صَدَقَة وتمیط الْاَذَى عَن الطَّرِیْق صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

السلامی بِضَم السِّین وَتَخْفِیف اللَّام وَالْمِیم مَقْصُوْر هُوَ وَاحِد السلامیات وَهِی مفاصل الْاَصَابِع قَالَ اَبُوْ عبید هُوَ فِی الْاَصْل عظم یكون فِیْ فرسن الْبَعِیر فَكَاَنَ الْمَعْنى على كل عظم من عِظَام ابْن آدم صَدَقَة تعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ اَی تصلح بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ تمیط الْاَذَى عَن الطَّرِیْق اَی تنحیه وتبعده عَنْهَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ لازم ہوتا ہے' جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا صدقہ ہے' اس کا سامان لدوا دینا صدقہ ہے اچھی بات کہہ دینا صدقہ ہے' اور ہر وہ قدم' جس کے ذریعے آدمی چل کر نماز کے لیے جائے' وہ صدقہ ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ''السلامی''میں'س'پر پیش ہے'اور'ل'پر تخفیف ہے'اور'م'مکسورہ'یہ سلامیات کی جمع ہے'اس سے مراد انگلیوں کے جوڑ ہیں ابوعبید کہتے ہیں: یہ اصل میں ہڈی کو کہتے ہیں: جو اونٹ کے فرسن میں ہوتی ہے'اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کی ہر ہڈی پر صدقہ لازم ہے'دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنے سے مراد'دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے مطابق صلح کروانا ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے سے مراد یہ ہے کہ آپ اسے ایک طرف کر دیں'یا راستے سے دور کر دیں۔

473 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أدلكم علی مَا یمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَایَا وَیرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء علی المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَی الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَلَفظه: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَات الْخَطَایَا اِسباغ الْوضُوء علی المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَی الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں' جس کے ذریعے' اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں' اچھی طرح وضو کرنا' مسجد کی طرف زیادہ قدم کے ساتھ چل کر جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''گناہوں کا کفارہ یہ ہے کہ طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں' اچھی طرح وضو کیا جائے' اور قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جایا جائے' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کیا جائے''۔

474 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اَیْضًا من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا انه قَالَ اَلا أدلكم علی مَا یكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَایَا وَیرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذكره

❀❀ یہی روایت' امام ابن ماجہ نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ!......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

Marfat.com

475 - وَرَوَاهُ ابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهِ من حَدِيْثِ جَابر وَعِنْده اَلا أدلكم على مَا يمحو الله بِهِ الْخَطَايَا وَيكفر بِهِ الذُّنُوب

❀❀ یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے' اور جس کے ذریعے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

476 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره وإعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة تغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں' اچھی طرح وضو کرنا اور قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' گناہوں کو دھو دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

477 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غدا اِلَى الْمَسْجِد اَوْ رَاح أعد الله لَهُ فِي الْجَنَّة نزلا كلما غدا اَوْ رَاح . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے (یا مسجد کی طرف آتا جاتا ہے)' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی تیار کر لیتا ہے' جب بھی' وہ صبح کے وقت جاتا ہے' یا شام کے وقت جاتا ہے' (یا مسجد کی طرف آتا جاتا ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

478 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغدو والرواح اِلَى الْمَسْجِد من الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق الْقَاسِم عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد کی طرف صبح اور شام کے وقت چل کر جانا (یا مسجد کی طرف آنا جانا)' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

479 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلم اِلَى الْمَسَاجِد بِالنورِ التَّام يَوْم الْقِيَامَة

Marfat.com

رَوَاهُ ابو داؤد والترمذي وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قَالَ الحافظ عبد العظيم رحمه الله ورجال اسناده ثقات ورواه ابن ماجه بلفظ من حديث انس

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تاریکیوں میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور ملنے کی خوشخبری دے دو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اس کے سند کے راوی ثقہ ہیں یہی روایت ابن ماجہ نے انہی الفاظ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

480 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله ليضيء للَّذِيْنَ يتخللون اِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم بنور سَاطِع يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قیامت کے دن چمکتے ہوئے نور کی روشنی عطا کرے گا جو تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کر جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

481 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِي ظلمَة اللَّيْل اِلَى الْمَسْجِد لَقِي الله عَزَّ وَجلَّ بنور يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

وَلَفْظِه قَالَ من مَشى فِي ظلمَة اللَّيْل اِلَى الْمَسَاجِد آتَاهُ الله نورا يَوْم الْقِيَامَة

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے ہمراہ حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مساجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے نور عطا کرے گا''۔

482 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر المدلجين اِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم بمنابر من النُّور يَوْم الْقِيَامَة يفزع النَّاس وَلَا يفزعون . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِي اِسْنَاده نظر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تاریکی میں مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوشخبری دے دو جب لوگ گھبراہٹ

Marfat.com

کاشکار ہوں گے' تو وہ لوگ گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

483 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليبشر المشاؤون فِي الظُّلم اِلَى الْمَسَاجِد بِالنورِ التَّام يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ كَذَا قَالَ . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَابْن عمر وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ وَزيد بن حَارِثَة وَعَائِشَة وَغَيْرِهم

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکیوں میں' مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کو' قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دی جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

484 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المشاؤون اِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم اُولٰئِكَ الخواضون فِيْ رَحْمَة اللّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَفِيْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن رَافع تكلم فِيْهِ النَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِيّ ضعفه بعض اَهْلِ الْعلم وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَة مقارب الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکیوں میں' مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والے لوگ ہی اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں اسماعیل بن رافع نامی راوی ہے' جس کے بارے میں کچھ لوگوں نے

حديث 483:صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' باب فضل المشي إلى الصلاة في الظلام بالليل - حديث:1410المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 713سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما جاء في المشي إلى الصلاة في الظلام - حديث:479سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب المشي إلى الصلاة - حديث:779السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل المشي إلى المسجد للصلاة' حديث: 4629مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما روى أبو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم - الأفراد عن أبي سعيد' حديث:2312مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث: 1075المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1285المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' وما أسند سهل بن سعد - أبو غسان محمد بن مطرف عن أبي حازم' حديث:5665مسند الشهاب القضاعي - بشر المشائين في ظلم الليل إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة' حديث:700شعب الإيمان للبيهقي - فصل المشي إلى المساجد' حديث:2768

Marfat.com

کلام کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' میں نے امام محمد یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ ثقہ اور مقارب الحدیث ہے۔

485 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بَيته متطهرا اِلٰی صَلَاة مَكْتُوْبَة فَاَجره كَاَجر الْحَج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلٰی تَسْبِيح الضُّحٰی لَا ينصبه اِلَّا اِيَّاه فَاَجره كَاَجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة على اِثْر صَلَاة لَا لَغو بَيْنَهُمَا كتاب فِیْ عليين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد من طَرِيْق الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

تَسْبِيح الضُّحٰی يُرِيد صَلَاة الضُّحٰی و كل صَلَاة يتطوّع بهَا فَهِیَ تَسْبِيح وسبحة'قَوْلِه: لَا ينصبه اَی لَا يتعبه وَلَابْن عجة اِلَّا ذٰلِك'وَالنّصب بِفَتْح النُّوْن وَالصَّاد الْمُهْملَة جَمِيْعًا هُوَ التَّعَب

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص طہارت حاصل کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کا اجر حج کرنے والے کے اجر کی مانند ہے' اور جو شخص چاشت کی نفل نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے' جبکہ اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ اور نہ ہو' تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کے اجر کی مانند ہوتا ہے' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا' جبکہ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی لغو حرکت نہ ہوئی ہو' یہ علیین میں نوٹ کیے جانے کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

چاشت کی تسبیح سے مراد چاشت کی نماز ہے' اور جو بھی نماز' نفل طور پر پڑھی جائے' اسے ''تسبیح'' یا ''سبحہ'' کہا جاتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ'' لاینصبہ'' یعنی وہ اس مشقت کا شکار صرف اسی مقصد کے لئے ہوتا ہے ''نصب'' میں 'ن' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ص' ہے' اس سے مراد تنگی (اور مشقت ہے)۔

486 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة كلهم ضَامِن على اللّٰه اِن عَاشَ رزق وكفی وَاِن مَاتَ أدخلهُ اللّٰه الْجنَّة من دخل بَيته فَسلم فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه وَمَنْ خرج اِلَی الْمَسْجِد فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه وَمَنْ خرج فِیْ سَبِيْل اللّٰه فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَيَاْتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی الْجِهَاد وَغَيْرِه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ضامن ہے' کہ اگر وہ زندہ رہے' تو انہیں رزق عطا کیا جائے گا' اور ان کی کفایت کی جائے گی' اور اگر وہ مر گئے' تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا' وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے' اور سلام کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے' اور جو شخص مسجد کی طرف جانے کے لئے نکلتا ہے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے' اور جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے' یا حج کے لئے) نکلتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ میں ہوتا ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس نوعیت سے متعلق کچھ احادیث آگے چل کر جہاد اور

Marfat.com

دیگر امور سے متعلق ابواب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

487 - وَعَنْ سلمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من توَضَّأَ فِي بَيته فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ اَتى الْمَسْجِد فَهُوَ زائر الله وَحق على المزور اَن يكرم الزائر رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وروى الْبَيْهَقِيّ نَحوه مَوْقُوفًا على اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے' اور اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ مسجد میں آئے' تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے' اور میزبان پر یہ لازم ہے کہ مہمان کی عزت افزائی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے' امام بیہقی نے اس کی مانند روایت صحابہ کرام پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

488 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج من بَيته اِلَى الصَّلَاة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسالك بِحَق السَّائِلين عَلَيْك وبحق ممشاي هَذَا فَإِنِّي لم أخرج أشرا وَلَا بطرا وَلَا رِيَاء وَلَا سمعة وَخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك فأسألك اَن تعيذني مِنَ النَّار وَاَن تغْفر لي ذُنُوبِي اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت أقبل الله عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ واستغفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَأْتِي بَاب فِيمَا يَقُوله إِذا خرج اِلَى الْمَسْجِد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

قَالَ الْهَرَوِيّ إِذا قِيلَ فعل فلَان ذٰلِكَ أشرا وبطرا فَالْمَعْنى انه لج فِي البطر

وَقَالَ الْجَوْهَرِي الأشر والبطر بِمَعْنى وَاحِد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' جو مانگنے والوں کا تجھ پر حق ہے' اور اپنے چلنے کے حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' میں کسی برے کام' ریاکاری' یا شہرت کے لئے نہیں نکلا' میں اس لئے نکلا ہوں' تاکہ تیری ناراضگی سے بچ جاؤں اور تیری رضامندی حاصل کروں اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ' تو مجھے جہنم سے بچا دینا اور تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دینا' بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو آگے چل کر ایک باب میں یہ روایت آئے گی' جس میں ۔ اللہ

Marfat.com

ہیں: ''جب وہ مسجد کی طرف جائے' تو یہ پڑھ لے''۔

ہروی فرماتے ہیں: جب یہ کہا جائے: **فعل فلان ذلك اشـرو بطرا** تو اس کا مطلب یہ ہے: فلاں بہت زیادہ برا ہے۔

جوہری کہتے ہیں: ''اشر'' اور ''بطر'' دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

489 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰه تَعَالٰى مساجدها وَأبغض الْبِلَادِ اِلَى الله أسواقها ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے پسندیدہ حصہ' وہاں کی مساجد ہیں' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حصہ' وہاں کے بازار ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

490 - وَعَنْ جُبَيرِ بنِ مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اى الْبلدَانِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه وَاى الْبلدَانِ أبغض اِلَى اللّٰه قَالَ لَا اَدْرِى حَتّٰى أسَال جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَاَتَاهُ فَأخبرهُ جِبْرِيْل اَن أحسن الْبِقَاعِ اِلَى اللّٰه الْمَسَاجِد وَأبغض الْبِقَاع اِلَى اللّٰه الْاَسْوَاق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین کا کون سا حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور کون سا حصہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' میں اس بارے میں جبرئیل سے دریافت کروں گا' جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت جبرئیل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے زیادہ عمدہ حصہ مساجد ہیں اور زمین کا سب سے ناپسندیدہ حصہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

491 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الْبِقَاع خير وَاى الْبِقَاع شَرّ قَالَ لَا اَدْرِى حَتّٰى أسَال جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَسَاَلَ جِبْرِيْل فَقَالَ لَا اَدْرِى حَتّٰى أسَال مِيكَائِيل فَجَاءَهٗ فَقَالَ خير الْبِقَاع الْمَسَاجِد وَشر الْبِقَاع الْاَسْوَاق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: (زمین کا) کون سا حصہ زیادہ بہتر ہے؟ اور کون سا حصہ زیادہ برا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم' میں پہلے اس بارے میں جبرئیل سے دریافت کرلوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' میں پہلے اس بارے میں میکائیل

Marfat.com

سے دریافت کرلوں' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور بتایا: (زمین کا) سب سے بہتر حصہ مساجد ہیں' اور سب سے بُرا حصہ بازار ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

492 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لجبريل اى الْبِقَاع خير قَالَ لَا اَدْرِی قَالَ فاسأل عَن ذٰلِكَ رَبك عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبكى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَقَالَ يَا مُحَمَّد وَلَنَا اَن نَسْاَلهُ هُوَ الَّذِىْ يخبرنا بِمَا يَشَاء فعرج اِلَى السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ خير الْبِقَاع بيُوت اللّٰهِ فِى الْاَرْض قَالَ فَاَى الْبِقَاع شَرّ فعرج اِلَى السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ شَرّ الْبِقَاع الأسوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: (زمین کا) کون سا حصہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بارے میں اپنے پروردگار سے دریافت کرنا' راوی کہتے ہیں: حضرت جبرئیل رو پڑے' اور بولے: اے حضرت محمد! ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ ہم اس سے سوال کریں' وہ جس چیز کے بارے میں چاہتا ہے' ہمیں بتا دیتا ہے' پھر وہ آسمان کی طرف چلے گئے' پھر جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے بتایا: زمین میں سب سے بہتر حصہ' اللہ کے گھر (یعنی مساجد) ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر کون سا حصہ برا ہے؟ وہ پھر آسمان کی طرف چلے گئے' پھر وہ واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' اور بتایا: (زمین کا) سب سے بُرا حصہ بازار ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

10 - اَلتَّرْغِيْب فِیْ لُزُوْم الْمَسَاجِد وَالْجُلُوس فِيْهَا

باب: مساجد کے لزوم اور اُن میں بیٹھنے سے متعلق ترغیبی روایات

493 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰـه فِىْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل والشاب نَشأ فِىْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِى اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّىْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا خاص سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' ایک عادل حکمران' ایک وہ نوجوان' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' جس کی نشوونما ہوئی ہو' ایک شخص جس کا دل مسجد سے جڑا رہتا ہو' دو ایسے افراد' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں' اسی حال میں ملتے ہوں اسی حال میں جدا ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت' برائی کی دعوت دے' اور وہ یہ

Marfat.com

کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص' جو اس طرح سے صدقہ کرے' کہ اسے یوں پوشیدہ رکھے' کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے' کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور ایک وہ شخص' جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کر رہا ہو' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

494 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرجل یعْتَادُ الْمَسَاجِد فَاشْهَدُوا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّمَا یعمر مَسَاجِد اللّٰه من آمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخر) التوبۃ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاكِم كلهم من طَرِیْق دراج اَبِی السَّمح عَنْ اَبِی الْهَیْثَم عَنْ اَبِیْ سعید وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں باقاعدگی سے آتا جاتا ہے' تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دو' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' جبکہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اس روایت کو دراج ابوسمح کے حوالے سے' ابوہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

495 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا توطن رجل الْمَسَاجِد لِلصَّلَاة وَالذكر اِلَّا تبشبش اللّٰه تَعَالٰی اِلَیْهِ كَمَا یتبشبش اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم اِذا قدم عَلَیْهِم . رَوَاهُ ابْن اَبِی شیبَة وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَة: قَالَ مَا من رجل كَانَ توطن الْمَسَاجِد فَشغلهُ امر اَوْ عِلَّة ثُمَّ عَاد اِلٰی مَا كَانَ اِلَّا یتبشبش اللّٰه اِلَیْهِ كَمَا یتبشبش اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم اِذا قدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کے لئے' اور ذکر کے لئے' مسجد میں ٹھہرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس سے اِس طرح خوش ہوتا ہے' جس طرح گمشدہ (شخص) کے واپس آنے پر' اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

Marfat.com

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ہمیشہ مسجد میں رہتا ہو اور پھر کسی مشغولیت یا بیماری کی وجہ سے مسجد میں نہ آسکے تو پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے آنے پر یوں خوش ہوتا ہے جیسے گمشدہ شخص کے واپس آنے پر اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

496 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتٌ مجَالِس الْمُؤْمِن ضَامِن على الله تَعَالٰى مَا كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا فِيْ مَسْجد جمَاعَة وَعند مَرِيض اَوْ فِيْ جَنَازَة اَوْ فِيْ بَيته اَوْ عِنْد اِمَام مقسط يعزره ويوقره اَوْ فِيْ مشْهد جِهَاد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَلَيْسَ اِسْنَاده بذَاك لٰكِن رُوِيَ من حَدِيْثٍ معَاذ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَيَاْتِيْ فِي الْجِهَاد وَغَيْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھ قسم کی مجالس (یعنی نشستیں) ایسی ہیں کہ مومن اُن میں ہو تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے' خواہ اُن میں سے کسی میں بھی ہو' باجماعت نماز والی مسجد میں ہونا' کسی بیمار کے پاس ہونا' یا جنازے میں ہونا' یا اپنے گھر میں ہونا' یا عادل حکمران کے پاس ہونا' جبکہ اس کی تائید اور توقیر کی جائے' یا جہاد میں ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کی سند اتنی پائے کی نہیں ہے' یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے' جو جہاد سے متعلق باب میں آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

497 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن عمار بيُوت اللّٰه هم اَهْلِ الله عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے لوگ ہی' اللہ والے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

498 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ألف الْمَسْجد اَلفه الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد کے ساتھ الفت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

499 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّيْطَان ذِئْب الْاِنْسَان كذئب الْغنم يَاْخذ الشَّاة القاصية والناحية فإياكم والشعاب وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَة والعامة وَالْمَسْجد رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة الْعَلَاء بن زِيَاد عَن معَاذ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

"بے شک شیطان انسان کے لئے بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیے کی حیثیت ہوتی ہے کہ وہ الگ ہونے والی اور کونے پر آجانے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے تو تم لوگ الگ الگ ہونے سے بچو اور تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے عام لوگوں کے ساتھ اور مسجد (میں رہنا لازم ہے)"۔

یہ روایت امام احمد نے علاء بن زیاد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے حالانکہ علاء بن زیاد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

500 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للمساجد أوتادا الْمَلَائِكَة جلساؤهم اِن غَابُوا يفتقدوهم وَاِن مرضوا عادوهم وَاِن كَانُوْا فِىْ حَاجَة اَعَانُوهُم ثُمَّ قَالَ جليس الْمَسْجِد على ثَلَاث خِصَال اَخ مُسْتَفَاد اَوْ كلمة حِكْمَة اَوْ رَحْمَة منتظرة

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ عبد الله بن سَلام دون قَوْلِه جليس الْمَسْجِد اِلَى آخِره فَاِنَّهُ لَيْسَ فِىْ اُصلِى وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک مساجد کے کچھ اوتاد (کیل) ہوتے ہیں (یعنی مسجد میں زیادہ دیر بیٹھنے والے لوگ ہوتے ہیں) جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں اگر وہ لوگ غیر موجود ہوں تو فرشتے ان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو وہ فرشتے اس کی عیادت کرتے ہیں اگر وہ کسی ضروری کام میں مشغول ہوں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا شخص تین قسم کا ہوتا ہے ایسا شخص جسے فائدہ حاصل ہوا ہو یا کوئی حکمت کی بات ملی ہو یا رحمت اُس کی منتظر ہوگی"۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل ہے اسے امام حاکم نے عبداللہ بن سلام کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: "مسجد میں بیٹھنے والا شخص" اس سے لے کر روایت کے آخر تک کے الفاظ انہوں نے نقل نہیں کیے ہیں کیونکہ یہ میری اصل میں نہیں ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

501 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَسْجِد بَيت كل تَقِىّ وتكفل الله لمن كَانَ الْمَسْجِد بَيته بِالروحِ وَالرَّحْمَة وَالْجَوَاز على الصِّرَاط اِلَى رضوَان الله اِلَى الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط وَالْبَزَّار وَقَالَ اِسْنَاده حسن وَهُوَ كَمَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِى الْبَاب اَحَادِيْث غير مَا ذكرنَا تَاْتِى فِىْ انْتِظَار الصَّلَاة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"مسجد ہر پرہیزگار شخص کا گھر ہے اور جس شخص کا مسجد گھر ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راحت اور رحمت اور پل صراط سے

حدیث500: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة النور - حديث:3442 جامع معمر بن راشد - باب فضل المساجد' حديث:1189 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:9241 شعب الإيمان للبيهقي - فضل المشي إلى المساجد' حديث:2815

Marfat.com

گزر کر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طرف جنت کی طرف جانے کا کفیل ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام بزار نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے اور ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے بیان کیا ہے اس بارے میں کچھ احادیث اور بھی ہیں جو ہم نماز کے انتظار سے متعلق باب میں آگے ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

11 - التَّرْهِيب من اِتْيَان الْمَسْجد لمن أكل بصلا اَوْ ثوما اَوْ كراثا اَوْ فجلا وَنَحْو ذٰلِكَ مِمَّا لَهٗ رَائِحَة كريهة

باب: جس شخص نے پیاز یا لہسن یا گندنا یا کراث (ایک بدبودار سبزی) یا اس جیسی کوئی بدبودار چیز کھائی ہو اس کے لئے مسجد میں آنے کے متعلق ترہیبی روایات

502 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة يَعْنِيْ الثوم فَلَا يقربن مَسْجِدنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم فَلَا يقربن مَسَاجِدنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهما فَلَا يَأْتِين الْمَسَاجِد وَفِيْ رِوَايَةٍ لابي دَاوُد من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربن الْمَسَاجِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص اس درخت سے یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ ہماری مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔ ان دونوں حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ مساجد میں ہرگز نہ آئیں" اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جس شخص نے اس درخت سے کچھ کھایا ہو وہ مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔

503 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربنا وَلَا يصلين مَعنا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهٖ قَالَ اِيَّاكُمْ وَهَاتين البقلتين المنتنتين اَن تأكلوهما وتدخلوا مَسَاجِدنَا فَاِن كُنْتُمْ لَا بُد آكلوهما اقتلوهما بالنَّار قتلا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص نے اس درخت سے کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز ادا نہ کرے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم ان دو بدبودار سبزیوں سے بچ کے رہو! تم انہیں کھا کر ہماری مساجد میں آؤ اگر تم نے ضرور ہی کھانا ہے تو آگ پر پکا کر ان کی بدبو کو ختم کر دو"۔

504 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل بصلا اَوْ ثوما فليعتزلنا اَوْ

Marfat.com

فليعتزل مَسَاجِدنَا و ليقعد فِيْ بَيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ . وَفِيْ رِوَايَةٍ: لـمُسْلِم من أكل البصل والثوم والكراث فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَفِيْ رِوَايَةٍ :نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن أكل البصل والكراث فغلبتنا الْحَاجة فأكلنا مِنْهَا فَقَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الخبيثة فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَلَفْظِه قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الخضراوات الثوم والبصل والكراث والفجل فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا يحيى بن رَاشد الْبَصْرِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے پیاز یا لہسن کھایا ہو' تو وہ ہم سے الگ رہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہماری مساجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص نے' پیاز یا لہسن' یا گندنہ کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیاز اور گندنہ کھانے سے منع کر دیا' ہمیں اس کی ضرورت محسوس ہوئی' تو ہم نے اسے کھا لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس خبیث درخت سے کچھ کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس چیز سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لہسن' پیاز' گندنہ کراث کو کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اُس چیز سے اذیت ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف یحییٰ بن راشد بصری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

505 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه ذكر عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثوم والبصل والكراث وَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَشد ذٰلِكَ كُله الثوم أفتحرمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوه من أكله مِنْكُمْ فَلَا يقرب هٰذَا الْمَسْجِد حَتّٰى يذهب رِيحه مِنْهُ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لہسن' پیاز اور گندنے کا ذکر کیا گیا' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ان میں سے سب سے زیادہ سخت بدبو لہسن کی ہوتی ہے' کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھا لیا کرو! لیکن تم میں سے' جس نے اسے کھایا ہو' وہ اس مسجد کے قریب' اس وقت تک نہ آئے' اس سے اس کی بدبو ختم نہیں ہو جاتی''۔

Marfat.com

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

506 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خطب يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِيْ خطبته ثُمَّ اِنَّكُمْ ايها النَّاس تَاْكُلُوْنَ شجرتين لَا أراهما اِلَّا خبيثتين البصل والثوم لقد رَاَيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا وجد ريحهما من الرجل فِي الْمَسْجِد اَمر بِهٖ فَاُخرج اِلَى البقيع فَمَنْ أكلهما فليمتهما طبخا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی: اے لوگو! تم ان دو درختوں (کا پھل) کھاتے ہو میں ان دونوں کو خبیث سمجھتا ہوں' پیاز اور لہسن' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب کسی شخص سے' مسجد میں ان دونوں (یا ان میں سے کسی ایک چیز) کی بدبو آتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر میدان کی طرف نکال دیا جاتا تھا' جس شخص نے ان دونوں کو کھانا ہو وہ ان کو پکا کر ان کی بدبو ختم کرے۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

507 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الثوم فَلَا يؤذينا بهَا فِيْ مَسْجِدنَا هٰذَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے اس درخت یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہماری اس مسجد میں آ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

508 - وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه غزا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَر فوجدوا فِيْ جنانها بصلا وثوما فَاَكَلُوْا مِنْهُ وهم جِيَاع فَلَمَّا رَاح النَّاس اِلَى الْمَسْجِد اِذا ريح الْمَسْجِد بصل وثوم فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الخبيثة فَلَا يقربنا'' . فَذكر الحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ فِيْ مُسْلِم من حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدرِيّ بِنَحْوِهٖ لَيْسَ فِيْهِ ذكر البصل

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شرکت کی' انہیں وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن ملے' تو ان لوگوں نے وہ کھا لئے' کیونکہ وہ لوگ بھوکے تھے' جب وہ مسجد کی طرف آئے' اور مسجد میں پیاز اور لہسن کی بو پھیلی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس خبیث درخت سے کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم اس میں پیاز کا تذکرہ نہیں ہے۔

509 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقبْلَة جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وتفله بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أكل مِنْ هٰذِهِ البقلة الخبيثة فَلَا يقربن مَسْجِدنَا ثَلَاثًا

Marfat.com

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا' اور جو شخص اس خبیث سبزی کو کھالے' وہ تین دن تک ہماری مسجد کے قریب نہ آئے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

ترغيب النِّسَاء فِيْ الصَّلَاة فِيْ بُيُوتهنَّ ولزومها وترهيبهن من الْخُرُوْج مِنْهَا

باب: خواتین کیلئے اپنے گھروں میں نماز ادا کرنے' گھروں میں رہنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اُن کے گھروں سے باہر نکلنے سے متعلق ترہیبی روایات

510 - عَن أم حميد امْرَأَة أبي حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَت إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أحب الصَّلَاة مَعَك قَالَ قد علمت أَنَّك تحبين الصَّلَاة معي وصلاتك فِيْ بَيْتك خير من صَلَاتك فِيْ حجرتك وصلاتك فِيْ حجرتك خير من صَلَاتك فِيْ دَارك وصلاتك فِيْ دَارك خير من صَلَاتك فِيْ مَسْجِد قَوْمك وصلاتك فِيْ مَسْجِد قَوْمك خير من صَلَاتك فِيْ مَسْجِدي قَالَ فَأمرت فَبنِي لَهَا مَسْجِد فِيْ أقْصَى شَيْء من بَيتهَا وأظلمه وَكَانَت تصلي فِيْهِ حَتّٰى لقِيت اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة: بَاب اخْتِيَار صَلَاة الْمَرْأَة فِيْ حُجْرَتهَا على صَلَاتهَا فِيْ دارها وصلاتها فِيْ مَسْجِد قَومهَا على صَلَاتهَا فِيْ مَسْجِد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِن كَانَت صَلَاة فِيْ مَسْجِد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعدل ألف صَلَاة فِيْ غَيره من الْمَسَاجِد وَالدَّلِيل على أَن قَول النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدي هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ صَلَاة الرِّجَال دون صَلَاة النِّسَاء هٰذَا كَلَامه

❀❀ سیدہ اُم حمید رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ تم میری اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو' لیکن تمہارا تمہارے گھر میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنے محلے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنے محلے میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا

حدیث510: صحیح ابن خزیمة - کتاب الإمامة فی الصلاة' جماع أبواب صلاة النساء فی الجماعة - باب اختیار صلاة المرأة فی حجرتها علی صلاتها فی دارها' حدیث: 1586 صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل فی فضل الجماعة - ذکر البیان بأن صلاة المرأة کلما کانت أستر کان أعظم لأجرها' حدیث: 2241 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حدیث أم حمید' حدیث: 26508 مسند الرویانی - أبو زرعة عمرو بن جابر' حدیث: 1096

Marfat.com

کرنا' تمہارا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: تو اس خاتون کی ہدایت کے تحت' اس کے لئے اس کے گھر کے اندرونی اور تاریک ترین حصے میں نماز کی جگہ مخصوص کردی گئی' وہ خاتون اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک' اسی جگہ نماز ادا کرتی رہیں۔
یہ روایت امام احمد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔
امام ابن خزیمہ نے اس کے لئے یہ باب قائم کیا ہے: ''باب: عورت کا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے کو' اپنے محلے میں نماز ادا کرنے پر' اور اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر' اور اس کے مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے پر اختیار کرنا' اگرچہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا' کسی اور مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے کے برابر ہے' اور اس کی دلیل' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:
''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''
تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے' مردوں کا نماز ادا کرنا مراد لیا ہے' اس کے ذریعے خواتین کی نماز مراد نہیں ہے۔ یہ امام ابن خزیمہ کا کلام تھا۔

511 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير مَسَاجِد النِّسَاء قَعْر بُيُوتهنَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من طَرِيْق دراج اَبِيْ السَّمْح عَن السَّائِب مولى أم سَلمَة عَنْهَا وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة لَا أعرف السَّائِب مولى أم سَلمَة بعدالة وَلَا جرح وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''خواتین کے لئے' نماز ادا کرنے کی' سب سے بہترین جگہ اُن کے گھر کا اندرونی حصہ ہے''۔
یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' جبکہ امام حاکم نے' اسے دراج ابوسمح کے حوالے سے' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے حوالے سے' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے بارے میں کسی عدالت یا جرح کا مجھے علم نہیں ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

512 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الْمَرْاَة فِيْ بَيتهَا خير من صَلَاتهَا فِيْ حُجرَتهَا وصلاتها فِيْ حُجرَتهَا خير من صَلَاتهَا فِيْ دارها وصلاتها فِيْ دارها خير من صَلَاتهَا فِيْ مَسْجِد قَومهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''عورت کا اپنے گھر کے اندرونی حصے میں نماز ادا کرنا' اس کے لئے بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور اس کا اپنے بیرونی کمرے میں' نماز ادا کرنا' اس کے لئے اپنے گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور اس کا اپنے

Marfat.com

گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا' اُس کے لئے اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

513 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تمنعوا نساء كم الْمَسَاجِد وبيوتهن خير لَهُنَّ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنی خواتین کو مساجد میں جانے سے منع نہ کرو' ویسے اُن کے گھر (نماز کی ادائیگی کے لئے) ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

514 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة وَاِنَّهَا اِذا خرجت من بَيتهَا استشرفها الشَّيْطَان وَاِنَّهَا لَا تكون أقرب اِلَى اللّٰه مِنهَا فِيْ قَعْر بَيتهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت پردے کی چیز ہے' جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے' اور عورت' اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب' اُس وقت ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

515 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الْمَرْاَة فِيْ بَيتهَا أفضل من صَلَاتهَا فِيْ حُجْرَتهَا وصلاتها فِيْ مخدعها أفضل من صَلَاتهَا فِيْ بَيتهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَتردد فِيْ سَماع قَتَادَة هٰذَا الْخَبَر من مُورق

والمخدع بِكَسْر الْمِيم وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة وَفتح الدَّال الْمُهْمَلَة هُوَ الخزانة فِي الْبَيْت

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کا اپنے (اندرونی) کمرے میں نماز ادا کرنا' اس کے لئے' بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور اس کا اندرونی کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا' اس کے لئے' اپنے کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے قتادہ کے' اس روایت کے مورق سے سماع کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے۔

لفظ 'مخدع' میں 'م' پر زیر ہے' اور 'خ' ساکن ہے' اور 'د' پر زبر ہے' اس سے مراد گھر کی اندرونی کوٹھڑی ہے۔

516 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة فَاِذَا خرجت استشرفها الشَّيْطَان . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا بِلَفْظِهِ وَزَاد وَأقرب مَا تكون من وَجه رَبهَا وَهِي فِيْ قَعْر بَيتهَا

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت پردے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں ان الفاظ میں نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''عورت اپنے پروردگار کے زیادہ قریب اُس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں نماز ادا کرے''۔

518 - وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْمَ الهجري عَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَبَّ صَلَاةَ الْمَرْاَةِ اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَشد مَكَان فِيْ بَيتهَا ظلمَة

❀❀ امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ابراہیم ہجری کے حوالے سے ابواحوص کے حوالے سے اُن سے (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کرے''۔

519 - وَفِيْ رِوَايَةٍ عِنْد الطَّبَرَانِيِّ قَالَ النِّسَاء عَورَة وَان الْمَرْاَة لتخرج من بَيتهَا وَمَا بهَا بَاس فيستشرفها الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تمرين بِاَحَد اِلَّا اَعْجَبته وَان الْمَرْاَة لتلبس ثِيَابهَا فَيُقَالُ اَيْن تريدين فَتَقُوْلُ اَعُوْد مَرِيضا اَوْ أشهد جَنَازَة اَوْ اُصَلِّي فِيْ مَسْجِد وَمَا عبدت امْرَاَة رَبهَا مثل اَن تعبده فِيْ بَيتهَا . وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن

قَوْلِهٖ فيستشرفها الشَّيْطَان اَي يَنْتَصِب وَيرْفَع بَصَره اِلَيْهَا ويهم بهَا لِاَنَّهَا قد تعاطت سَببا من اَسبَاب تسلطه عَلَيْهَا وَهُوَ خُرُوْجهَا من بَيتهَا

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین پردے کی چیز ہیں جب کوئی عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے جبکہ اسے اس کی ضرورت بھی نہ ہو تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم جس بھی شخص کے پاس سے گزرو گی اسے اچھی لگو گی جب عورت (باہر جانے کے لئے) کپڑے پہنتی ہے (یعنی تیار ہوتی ہے) اور اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم (کہاں) جانا چاہ رہی ہو؟ تو وہ جواب دیتی ہے: میں بیمار کی عیادت کے لئے یا جنازے میں شرکت کے لئے یا مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جانے لگی ہوں حالانکہ کوئی بھی عورت اپنے پروردگار کی اس طرح عبادت نہیں کر سکتی جس طرح کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں کر سکتی ہے''۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''فیستشرفہ الشیطان'' سے مراد یہ ہے: وہ اس کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اپنی نگاہ اٹھا کر اسے دیکھتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا ہے کیونکہ اس عورت نے ایسا سبب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس کے ذریعے شیطان کو اس پر غلبہ حاصل ہو سکے اور وہ سبب اس عورت کا اپنے گھر سے نکلنا ہے۔

520 - وَعَنْ اَبِيْ عَمْرو الشَّيْبَانِيِّ اَنه راى عبد اللّٰه يخرج النِّسَاء من الْمَسْجِد يَوْم الْجُمُعَة وَيَقُوْلُ

Marfat.com

اخرجن الی بیوتکن خیر لکن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر بِاِسْنَادٍ لَا بَأس بِهِ

ابوعمروشیبانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے دن مسجد سے خواتین کو باہر نکلوادیا اور بولے: تم نکل کر اپنے گھر چلی جاؤ' یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13 - التَّرْغِیب فِی الصَّلَوَات الْخمس والمحافظة عَلَیْهَا وَالْاِیمَان بِوُجُوبِهَا فِیْهِ حَدِیْثِ ابْن عمر وَغَیْرِه

باب: پانچ نمازوں اوران کی حفاظت کرنے ان کے واجب ہونے پرایمان رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے احادیث منقول ہیں

521 - عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بنی الْاِسْلَام علی خمس شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه واقام الصَّلَاة وایتاء الزَّکَاة وَصَوْم رَمَضَان وَحج الْبَیْت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیْرهمَا عَن غیر وَاحِد من الصَّحَابَة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' اور زکوٰۃ ادا کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا' اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے' ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے نقل کی ہے۔

522 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوس عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طلع علینا رجل شَدِیْد بَیَاض الثِّیَاب شَدِیْد سَوَاد الشّعْر لَا یری عَلَیْهِ أثر السّفر وَلَا یعرفهُ منا اَحَد حَتّٰی جلس اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاسند رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَوضع کفیه علی فَخذیهِ فَقَالَ یَا مُحَمَّد اَخبرنِیْ عَن الْاِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وتقیم الصَّلَاة وتؤتی الزَّکَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَیْت...... الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَهُوَ مَرْوِیّ عَن غیر وَاحِد من الصَّحَابَة فِی الصِّحَاح وَغَیرهَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک صاحب ہمارے سامنے آئے' جن کے کپڑے انتہائی سفید تھے' اور ان کے بال انتہائی سیاہ تھے' ان پر سفر کا نشان نظر نہیں آرہا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گئے' انہوں نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملالئے' اور اپنی ہتھیلی اپنی رانوں پر رکھ لیں' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے' تو نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اسلام سے مراد یہ ہے) کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے یہ روایت ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

523 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَو اَن نَهرا بِبَاب اَحَدُكُمْ يغْتَسل فِيْهِ كل يَوْم خمس مَرَّات هَلْ يبْقى من درنه شَيْءٍ قَالُوْا لَا يبْقى من درنه شَيْءٍ قَالَ فَكَذٰلِكَ مثل الصَّلَوَات الْخمس يمحو اللّٰه بِهن الْخَطَايَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ عُثْمَان

الدَّرن بِفَتْح الدَّال الْمُهْملَة وَالرَّاء جَمِيْعًا هُوَ الْوَسخ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اگر کسی شخص کے دروازے کے آگے نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کا کوئی میل باقی نہیں رہے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "الدرن" میں 'د' پر 'زبر' ہے' اور 'ر' پر بھی 'زبر' ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

524 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة كَفَّارَة لما بَيْنهُنَّ مَا لم تغش الْكَبَائِر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرمِذِیّ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

525 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّلَوَات الْخمس كَفَّارَة لما بَيْنهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْت لَو اَن رجلا كَانَ يعتمل وَكَانَ بَين منزله وَبَين معتمله خَمْسَة اَنهَار فَاِذَا اَتَى معتمله عمل فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰه فَاَصَابَهُ الْوَسخ اَو الْعرق فَكلما مر بنهر اغْتسل مَا كَانَ ذٰلِكَ يبْقى من درنه فَكَذٰلِكَ الصَّلَاة كلما عمل خَطِيئَة فَدَعَا واستغفر غفر لَهُ مَا كَانَ

Marfat.com

قبلها ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وشواهده كَثِيرَة

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں' درمیان میں ہونے والے (صغیرہ گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص کہیں کام کرتا ہو اور اس کے گھر اور کام کرنے کی جگہ کے درمیان پانچ نہریں ہوں' جب وہ اپنے کام کرنے کی جگہ پر آئے' تو جتنا اللہ کو منظور ہو وہاں کام کرے' تو اسے میل کچیل لگ جائے' پسینہ آ جائے' پھر (واپسی پر) جب بھی وہ (جس بھی) نہر کے پاس سے گزرے' تو وہاں غسل کرلے' تو اس کا کوئی بھی میل باقی نہیں رہے گا' نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے جب کوئی خطا کرے گا' تو پھر دعا کرے گا' اور مغفرت طلب کرے گا' تو اس کے پہلے کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے' اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

526 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الصَّلَوَات الْخمس كَمثل نهر جَار غمر على بَاب اَحَدُكُمْ يغتَسل مِنْهُ كل يَوْم خمس مَرَّات...... رَوَاهُ مُسْلِم

والغمر بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَإِسْكَان الْمِيم بعدهمَا رَاء هُوَ الْكثير

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ نمازوں کی مثال بہتی ہوئی نہر کی مانند ہے' جو کسی شخص کے دروازے پر موجود ہو' اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''غمر'' میں 'غ' پر زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد زیادہ ہونا ہے۔

527 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الصُّبْح غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الظُّهْر غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الْعَصْر غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الْمغرب غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الْعشَاء غسلتها ثُمَّ تنامون فَلَا يُكْتب عَلَيْكُمْ حَتّٰى تستيقظوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَإِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ أشبه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جل جاتے ہو' تم لوگ جل جاتے ہو' پھر جب تم صبح کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' تم جلتے ہو (یعنی تم گناہ کرتے ہو) پھر تم ظہر کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو (یعنی گناہوں کو) دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' پھر تم جلتے ہو'

Marfat.com

پھر جب تم عصر کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' پھر تم جلتے ہو' جب تم مغرب کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' پھر تم جلتے ہو' پھر جب تم عشاء کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اسے دھو دیتی ہے' پھر تم سو جاتے ہو' تو تمہارے بیدار ہونے تک تمہارے خلاف کچھ نوٹ نہیں کیا جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہ زیادہ مناسب ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

528 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله ملكا يُنَادى عِنْد كل صَلَاة يَا بنى آدم قُوْمُوْا اِلٰى نيرانكم الَّتِىْ أوقدتموها فأطفئوها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهٖ يحيى بن زُهَيْر الْقرشِى

قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرِجَالِهٖ كلهم مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح سراة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے' جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے: اے بنی آدم! تم نے جو آگ جلائی تھی' اس کی طرف جاؤ (اور نماز پڑھ کر) اسے بجھا دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن زہیر قرشی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

529 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ يُبْعَث مُنَاد عِنْد حَضْرَة كل صَلَاة فَيَقُوْلُ يَا بنى آدم قُوْمُوْا فأطفئوا مَا أوقدتم على اَنفسكُم فَيَقُوْمُوْنَ فيتطهرُوْنَ وَيصلونَ الظّهْر فَيغْفر لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا حضرت الْعَصْر فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْمغرب فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْعَتَمَة فَمثل ذٰلِكَ فينامون فمدلج فِىْ خير ومدلج فِىْ شَرّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نماز کے وقت ایک منادی کو بھیجا جاتا ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: اے اولادِ آدم! تم اٹھو اور تم نے اپنے خلاف جو آگ جلائی تھی اسے (نماز پڑھ کر) بجھا دو! تو وہ لوگ اٹھتے ہیں' وضو کرتے ہیں اور ظہر کی نماز ادا کرتے ہیں' تو ان دو نمازوں کے درمیان کے' اُن کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' پھر جب عصر کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب عشاء کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب لوگ سو جاتے ہیں' تو کوئی بھلائی کے عالم میں رات گزارتا ہے' اور کوئی برائی کے عالم میں رات گزارتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

Marfat.com

530 - وَعَنْ طَارق بن شهَاب انه بَاتَ عِنْد سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لينْظر مَا اجْتِهَاده قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي من آخر اللَّيْل فَكَأَنَّهُ لم ير الَّذِيْ كَانَ يظنّ فَذكر ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا على هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَات لهَذِهِ الْجِرَاحَات مَا لم تصب المقتلة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا هٰكَذَا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِه وَيَأْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی' تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ رات کو کتنے اہتمام سے عبادت کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: رات کے آخری حصے میں' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر نماز ادا کرنا شروع کی' یوں محسوس ہورہا تھا' جیسے انہیں طارق بن شہاب کے ارادے کا اندازہ نہیں ہوسکا' انہوں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو! یہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی' جبکہ تم نے قتل کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اسی طرح موقوف روایت کے طور پر' ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو یہ روایت آگے چل کر مکمل آئے گی۔

531 - وَعَنْ عمر بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْت إِن شهِدت أَن لَا إِلَه إِلَّا اللّٰه وَأَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ أَنا قَالَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت عمر بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں' اور میں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں' اور میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں' اور میں رمضان میں نوافل ادا کرتا ہوں' تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

532 - وَعَنْ أَبِيْ مُسْلِم التغلبي قَالَ دخلت على أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِد فَقُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ إِن رجلا حَدثنِيْ عَنْك أَنَّك سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأَ فأسبغ الْوضُوء فَغسل يَدَيْهِ وَوَجهه وَمسح على رَأسه وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاة مَفْرُوضَة غفر اللّٰه لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم مَا مشت إِلَيْهِ رِجْلَاهُ وقبضت عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسمعت إِلَيْهِ أذناهُ وَنظرت إِلَيْهِ عَيناهُ وَحدث بِه نَفسه من سوء

فَقَالَ وَاللّٰه قد سمعته من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمرا

رَوَاهُ أَحْمد وَالْغَالِب على سَنَده الْحسن وَتقدم لَهٗ شَوَاهِد فِي الْوضُوء وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

Marfat.com

ابومسلم تغلبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! ایک شخص نے آپ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور دونوں بازو دھوتا ہے' اور اپنا چہرہ دھوتا ہے' اور اپنے سر پر مسح کرتا ہے' اور کانوں پر مسح کرتا ہے' پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' یا جس کو اس کے ہاتھوں نے سرانجام دیا تھا یا جس کو اس کے کانوں نے سنا تھا یا جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' یا جس کے بارے میں اس نے اپنے دل میں برا سوچا تھا''۔

تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند پر غالب یہ ہے کہ یہ حسن ہے' وضو سے متعلق اس سے پہلے اس کے شواہد گزر چکے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

533 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِم يُصَلِّي وخطاياه مَرْفُوْعَة على رَأسه كلما سجد تحات عَنْهُ فيفرغ من صَلَاته وَقد تحاتت عَنْهُ خطاياه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالصَّغِير وَفِيْه اَشْعَث بن اَشْعَث السعداني لم اَقف على تَرْجَمته

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مسلمان نماز ادا کرتا ہے' تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں' جب وہ سجدے میں جاتا ہے' تو وہ اس سے نیچے گر جاتی ہیں' جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے' تو اُس سے' اس کی تمام خطائیں گر چکی ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اشعث بن اشعث سعدانی ہے' میں اس کے حالات سے واقف نہیں ہو سکا۔

534 - وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَان قَالَ كنت مَعَ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحت شَجَرَة فَأخذ غصنا مِنْهَا يَابسا فهزه حَتّٰى تحات ورقه ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا عُثْمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم أفعل هٰذَا قلت وَلَمْ تَفْعَلهُ قَالَ هٰكَذَا فعل بِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مَعَه تَحت شَجَرَة وَاَخذ مِنْهَا غصنا يَابسا فهزه حَتّٰى تحات ورقه فَقَالَ يَا سلمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم أفعل هٰذَا قلت وَلَمْ تَفْعَلهُ قَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ صلى الصَّلَوَات الْخمس تحاتت خطاياه كَمَا تحات هٰذَا الْوَرق وَقَالَ أقِم الصَّلَاة طرفِي النَّهَار وَزلفًا من اللَّيْل اِن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات ذٰلِكَ ذكرى لِلذَّاكِرِيْنَ هود

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا عَلِيّ بن زيد

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: میں ایک درخت کے نیچے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' انہوں نے اس

Marfat.com

درخت کی ایک شاخ پکڑی جوخشک تھی اور اسے ہلایا' تو اس شاخ کے پتے نیچے گر گئے' پھرانہوں نے فرمایا: اے ابوعثمان! کیا تم مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے؟ کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ اسی طرح کیا تھا' میں بھی اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے موجود تھا' آپ ﷺ نے ایک خشک پکڑ کر اسے ہلایا' تو اس کے پتے نیچے گر گئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں؟ کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر پانچ نمازیں ادا کرے' تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ گئے ہیں''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز ادا کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی نماز ادا کرو' کیونکہ نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں' یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے نقل کردہ روایت کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' صرف علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

535 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَاَبِىْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ أكب فأكب كل رجل منا يبكى لَا نَدْرِى على مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَأسه وَفِىْ وَجهه الْبُشْرى وَكَانَت اَحَبَّ اِلَيْنَا من حمر النعم قَالَ مَا من رجل يُصَلِّى الصَّلَوَات الْخمس ويصوم رَمَضَان وَيخرج الزَّكَاة ويجتنب الْكَبَائِر السَّبع اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِيَة يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى اِنَّهَا لتصطفق ثُمَّ تَلَا (اِن تجتنبوا كَبَائِر مَا تنهون عَنهُ نكفر عَنْكُمْ سَيِّئَاتكُمْ وَنُدْخِلكُمْ مدخلًا كَرِيمًا) النِّسَاء وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے' جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' اس کے بعد آپ ﷺ نے سر جھکا لیا' تو ہم میں سے ہر شخص نے روتے ہوئے سر جھکا لیا' ہمیں یہ پتہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا' تو آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کا تاثر تھا' اور یہ چیز ہمارے لئے سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ بہتر تھی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص پانچ نمازیں ادا کرے' زکوۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' قیامت کے دن اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے' یہاں تک کہ وہ (یعنی جنت کے آٹھوں دروازے) اضطراب کا شکار ہوں گے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو' جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے' تو ہم تمہاری برائیاں تم سے ختم کر دیں گے' اور تمہیں عزت والے ٹھکانے میں داخل کریں گے''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

Marfat.com

536 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدثنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد انصرافنا من صَلَاتنا اَرَاهُ قَالَ الْعَصر فَقَالَ مَا اَدْرِى أحدثكُمْ اَوْ أسكت قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن خيرا فحدثنا وَاِن كَانَ غير ذٰلِكَ فَاللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ مَا من مُسْلِم يتطَهَّر فَيتم الطَّهَارَة الَّتِيْ كتب اللّٰه عَلَيْهِ فَيصَلى هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس اِلَّا كَانَت كَفَّارَات لما بَيْنهَا

وَفِيْ رِوَايَةٍ:اَن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه لأحدثكم حَدِيْثا لَوْلَا آيَة فِيْ كتاب اللّٰه مَا حَدَّثتكُمُوهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يتَوَضَّأ رجل فَيحسن وضوءه ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاة اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا بَيْنهَا وَبَيْنَ الصَّلَاة الَّتِيْ تَلِيهَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ،راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا: ،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ بات تمہارے ساتھ کروں یا خاموش رہوں' تو ہم نے عرض کی: اگر بھلائی کی بات ہے' تو آپ ہمیں بیان کر دیں اور اگر اس کے علاوہ ہے' تو پھر اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے مکمل وضو کرے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پر لازم قرار دیا ہے' اور یہ پانچ نمازیں ادا کرے' تو یہ چیز اس کے لئے درمیان (میں ہونے والے گناہوں) کا کفارہ بن جائے گی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت مذکور نہ ہوتی' تو میں یہ حدیث تم لوگوں کو بیان نہ کرتا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے' اور اس کے بعد والی نماز کے درمیان والے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

537 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم:قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ للصَّلَاة فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى اِلَى الصَّلَاة الْمَكْتُوبَة فَصلاهَا مَعَ النَّاس اَوْ مَعَ الْجَمَاعَة اَوْ فِي الْمَسْجد غفر لَهُ ذنُوبه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چل کر جائے' اور اسے لوگوں کے ساتھ ادا کرے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے جماعت کے ساتھ ادا کرے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُسے مسجد میں ادا کرے' تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

538 - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امرىء مُسْلِم

Marfat.com

تحضره صَلَاة مَكْتُوبَة فَيحسن وضوء ها وخشوعها وركوعها اِلَّا كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب مَا لم تؤت كَبِيرَة وَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' اور وہ اچھی طرح وضو کر کے اچھی طرح خشوع وخضوع اور رکوع کر کے نماز ادا کرے' تو یہ نماز اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو اور یہ فضیلت ہمیشہ حاصل رہتی ہے''۔

539 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِن كل صَلَاة تحط مَا بَين يَدَيهَا من خَطِيئَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نماز اپنے سے آگے (یعنی پہلے) والے گناہوں کو مٹا دیتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

540 - وَعَنِ الْحَارِث مولى عُثْمَان قَالَ جلس عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا وَجَلَسْنَا مَعَه فجاء الْمُؤَذّن فَدَعَا بِمَاء فِي اِنَاء اَظنهُ يكون فِيهِ مد فَتَوَضَّأ ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي صَلَاة الظّهْر غفر لَهُ مَا كَانَ بَينهَا وَبَيْنَ الصُّبْح ثُمَّ صلى الْعَصْر غفر لَهُ مَا كَانَ بَينهَا وَبَيْنَ الظّهْر ثُمَّ صلى الْمغرب غفر لَهُ مَا كَانَ بَينهَا وَبَيْنَ الْعَصْر ثُمَّ صلى الْعشَاء غفر لَهُ مَا كَانَ بَينهَا وَبَيْنَ الْمغرب ثُمَّ لَعَلَّه يبيت يتمرغ ليلته ثُمَّ اِن قَامَ فَتَوَضَّأ فصلى الصُّبْح غفر لَهُ مَا بَينهَا وَبَين صَلَاة الْعشَاء وَهن الْحَسَنَات يذهبن السَّيِّئَات قَالُوا هٰذِهِ الْحَسَنَات فَمَا الْبَاقِيَات يَا عُثْمَان قَالَ هِيَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه وَاللّٰه أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن وَاَبُو يعلى وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حارث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے' ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران مؤذن آیا' تو انہوں نے پانی منگوایا' جو ایک ایسے برتن میں آیا' میرا یہ گمان ہے کہ اس میں ایک 'مد' پانی آتا ہوگا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر ظہر کی نماز ادا کرے' تو اس کے اُس نماز اور صبح کی نماز کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر وہ عصر کی نماز ادا کر لے' تو اس کے عصر اور ظہر کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر جب وہ مغفرت کی نماز ادا کر لے' تو اس کے مغرب اور عصر کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر جب وہ عشاء کی

Marfat.com

نماز ادا کر لے تو اس کے عشاء اور مغرب کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر وہ رات یوں بسر کرے گا کہ اس رات میں وہ کروٹیں بدلتا رہا ہوگا' پھر اگر وہ وضو کر کے صبح کی نماز ادا کر لے' تو اس کے صبح اور عشاء کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی یہی وہ نیکیاں ہیں' جو برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں' لوگوں نے عرض کی: یہ تو وہ نیکیاں ہو گئیں' تو باقی رہ جانے والی چیزوں سے کیا مراد ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے۔

541 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبح فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه فَلَا يطلبكم اللّٰه من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه عَلَى وَجهه فِيْ نَار جَهَنَّم . رَوَاهُ مُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهم وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب صَلَاة الصُّبْح وَالْعصر اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ سے متعلق کسی چیز کا حساب نہ لے' کیونکہ جس شخص سے اپنے ذمہ سے متعلق کسی چیز کا حساب لے گا' اور پھر (وہ اس کی کوتاہی) پکڑے گا' تو اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے جہنم میں آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو صبح اور عصر کی نماز سے متعلق باب میں بھی یہ روایت آئے گی۔

542 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِيْ صَلَاة الصُّبْح وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسألهم رَبّهم وَهُوَ أَعْلَمُ بهم كَيْفَ تركتُم عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلون

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کے فرشتے' اور دن کے فرشتے تمہارے درمیان آتے جاتے ہیں' وہ صبح کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے

حديث 541: صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة - حديث: 1086' مستخرج أبي عوانة - باب الدليل على أن من صلى المكتوبة وحده ليس عليه إعادتها' حديث: 999' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر إثبات ذمة الله جل وعلا للمصلي صلاة الغداة' حديث: 1763' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب من قال : هي الصبح' حديث: 2021' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث جندب - حديث: 18446

Marfat.com

ہوتے ہیں' پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں' جنہوں نے تمہارے درمیان رات گزاری ہوتی ہے' تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے: حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تھا' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے' اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے' تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

543 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوَّل مَا افترض اللّٰه على النَّاس من دينهم الصَّلَاة وَآخر مَا يبْقى الصَّلَاة وَاَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ الصَّلَاة وَيَقُوْلُ اللّٰهُ انْظُرُوْا فِي صَلَاة عَبدِي فَاِن كَانَت تَامَّة كتبت تَامَّة وَاِن كَانَت نَاقِصَة يَقُوْل انْظُرُوْا هَلْ لعبدى من تطوع فَاِن وجد لَهٗ تطوع تمت الْفَرِيضَة من التَّطَوُّع ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ زَكَاته تَامَّة فَاِن كَانَت تَامَّة كتبت تَامَّة وَاِن كَانَت نَاقِصَة قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لَهٗ صَدَقَة فَاِن كَانَت لَهٗ صَدَقَة تمت لَهٗ زَكَاته . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دین کے حوالے سے' اُن پر جو چیز سب سے پہلے فرض کی ہے' وہ نماز ہے' اور جو چیز سب سے آخر میں باقی رہے گی' وہ بھی نماز ہے' اور سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کی نماز کا جائزہ لو! اگر یہ مکمل ہے' تو اسے مکمل نوٹ کرو' اور اگر وہ کم ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو! کہ میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے' اگر تو اس کی نفل نماز موجود ہوگی' تو نفل کے ذریعے اس کے فریضے کو مکمل کرلیا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو! کیا اس کی زکوٰۃ مکمل ہے؟ اگر مکمل ہوگی' تو اس کو مکمل نوٹ کیا جائے گا' اور اگر وہ کم ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کیا اس نے کوئی صدقہ کیا تھا؟ اگر تو اس نے صدقہ کیا ہوگا' تو اس کے ذریعے اس کی زکوٰۃ مکمل ہوجائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

544 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهِن مَعَ اِيمَان دخل الْجنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا وَآتى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه وَاَدّى الْاَمَانَة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدَاءِ الْاَمَانَة قَالَ الْغسْل من الْجَنَابَة اِن اللّٰه لم يَاْمَن ابْن آدم على شَيْءٍ من دينه غَيرهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جنہیں کوئی شخص ایمان کے ہمراہ ادا کرے گا' تو جنت میں داخل ہوگا' جو شخص پانچ نمازوں کی حفاظت کرے' اور ان کے وضو ان کے رکوع' ان کے سجود' ان کے اوقات سمیت حفاظت کرے' اور رمضان کے روزے رکھے' اور بیت اللہ

Marfat.com

کا حج کرے اگر وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور زکوٰۃ ادا کرے اور اپنی خوشی سے ادا کرے اور امانت ادا کرے (تو اسے یہ اجر و ثواب حاصل ہو گا) عرض کی گئی: یارسول اللہ! امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غسل جنابت کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو اس کے دین میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کے حوالے سے امین نہیں بنایا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

545 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوات كتبهن الله على العباد فَمَنْ جَاءَ بهن وَلَمْ يضيع مِنْهُنَّ شَيْئًا استِخْفَافًا بحقهن كَانَ لَهُ عِنْد الله عهد اَن يدْخلهُ الْجَنَّة وَمَنْ لم يَأْتِ بِهن فَلَيْسَ لَهُ عِنْد الله عهد اِنْ شَاءَ عذبه وَاِنْ شَاءَ أدخلهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم قرار دیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا' اور ان میں سے کسی بھی چیز کو ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ضائع نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے جنت میں داخل کر دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

546 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابي دَاوُد سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوات افترضهن الله من أحسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وَأتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على الله عهد اَن يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ على الله عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کا وضو اچھی طرح کر کے' انہیں مخصوص وقت میں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی عہد نہیں ہو گا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔

547 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ اَخَوان فَهَلَكَ اَحدهمَا قبل صَاحبه بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَذكرت فَضِيلَة الْاَوَّل مِنْهُمَا عِنْد رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الم يكن الْآخر مُسلما قَالُوْا بَلٰى وَكَانَ لَا بَأْس بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريكم مَا بلغت بِهِ صلَاته اِنَّمَا مثل الصَّلَاة كَمثل نهر عذب غمر بِبَاب اَحَدُكُمْ يقتحم فِيْهِ كل يَوْم خمس

Marfat.com

مَرَّات فَمَا ترَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ يبقى من درنه فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بلغت بِهِ صَلاته

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهُ وَأحمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ اِلَّا انه قَالَ عَن عَامر بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعت سَعْدا وناسا من اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رجلَانِ اَخَوان فِيْ عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَحدهمَا أفضل من الْاٰخر فتوفى الَّذِيْ هُوَ أفضلهما ثُمَّ عمر الْاٰخر بعد اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة ثُمَّ توفى فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ألم يكن يُصَلِّي قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ لَا بَأس بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وماذا يدريكم مَا بلغت بِهِ صَلَاته الحَدِيْث

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوآدمی بھائی تھے'ان میں سے ایک کا دوسرے سے چالیس دن پہلے انتقال ہوگیا'ان دونوں میں سے پہلے والے کی فضیلت کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوسرا (جو زندہ بچا ہے) وہ مسلمان نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اوراس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا پتہ کہ اس کی نماز اسے کہاں تک پہنچادے گی؟ نماز کی مثال میٹھے پانی کی اس نہر کی طرح ہے جو زیادہ پانی والی ہو' اور کسی شخص کے دروازے کے پاس موجود ہو'اور آدمی روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو' تو تم کیا سمجھتے ہو اس کے میل میں سے کچھ باقی بچے گا؟ تم لوگوں کو کیا پتہ؟ کہ اس دوسرے شخص کی نماز اسے کہاں تک پہنچادے گی؟

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام نسائی نے نقل کیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے' عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ فضیلت رکھتا تھا' جو زیادہ فضیلت رکھتا تھا' اس کا انتقال ہوگیا' جبکہ دوسرا بھائی اس کے بعد چالیس دن تک زندہ رہا' پھر اس کا بھی انتقال ہوگیا' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس (دوسرے والے بھائی) نے (پہلے بھائی کے انتقال کے بعد) نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچادیا ہے؟''......الحدیث۔

548 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ من بلي حَيّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد اَحدهمَا وَأخر الْاٰخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبيد الله فَرَاَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا اَدخل الْجَنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَاَصْبَحت فَذكرت ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذكر لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ قد صَامَ بعده رَمَضَان وَصلى سِتَّة آلَاف رَكْعَة وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَة صَلَاة سنة . رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم عَن طَلْحَة بِنَحْوِهِ أطول مِنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ آخِره فَلَمَّا بَيْنَهُمَا أبعد من السَّمَاء وَالْاَرْض

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے کی شاخ ''بلی'' سے تعلق رکھنے والے دو بھائی تھے' وہ دونوں ایک ساتھ اسلام لائے' ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کرلیا' اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا' حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ ان دونوں میں سے' جس کا بعد میں انتقال ہوا تھا' وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا' میں اس پر بڑا حیران ہوا' اگلے دن میں نے اس بات کا تذکرہ کیا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیا اس دوسرے والے نے) اس (پہلے والے) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے' اور چھ ہزار رکعات ادا نہیں کیں اور اتنی' اتنی نماز ادا نہیں کی' یعنی پورے سال کی نمازیں ادا نہیں کیں۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اسے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کی مانند' لیکن اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے' جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے''۔

549 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث اَحلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهُ سهم فِي الْإِسْلَام كمن لَا سهم لَهُ وأسهم الْإِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلَّى اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يحب رجل قوما اِلَّا جعله اللّٰه مَعَهم وَالرَّابِعَة لَو حَلَفت عَلَيْهَا رَجَوْت اَن لَا اِثْم لَا يستر اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا اِلَّا ستره يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین باتیں ایسی ہیں' جن پر میں حلف اٹھا سکتا ہوں' اس شخص کو' جس کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اللہ تعالیٰ اس شخص کی مانند نہیں کرے گا' جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو' اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز' روزہ اور زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کو اس لئے اپنا دوست نہیں بناتا کہ قیامت کے دن اسے کسی اور کے حوالے کردے' اور جو بھی بندہ کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس بندے کو ان لوگوں کے ساتھ رکھے گا' اور چوتھی بات یہ ہے کہ اگر میں اس پر قسم اٹھاؤں' تو مجھے یہ امید ہے کہ یہ گناہ نہیں ہوگا (یعنی یہ قسم سچی ہوگی) کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

550 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الْجَنَّة الصَّلَاة . رَوَاهُ الدَّارِمِيّ وَفِيْ اِسْنَادِه اَبُوْ يحيى الْقَتَّات

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی کنجی' نماز ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام دارمی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابویحیٰ قتات ہے۔

551 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قرط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة الصَّلَاة فَإِن صلحت صلح سَائِر عمله وَإِن فَسدتْ فسد سَائِر عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَا بَأْس بِإِسْنَادِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے، جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ ٹھیک ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک ہوں گے، اور اگر یہ خراب ہوگی، تو باقی تمام اعمال بھی خراب ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے، اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

552 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة الصَّلَاة ينظر فِيْ صَلَاته فَإِن صلحت فَقَدْ اَفْلح وَإِن فَسدتْ خَابَ وخسر

رَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے، سب سے پہلے، نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا، اس کی نماز کا جائزہ لیا جائے گا، اگر وہ ٹھیک ہوگی، تو وہ بندہ کامیاب ہوگا، اور اگر وہ خراب ہوگی، تو وہ بندہ رسوا ہوگا، اور خسارے کا شکار ہوگا''۔

یہ روایت بھی امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

553 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ اِنَّمَا مَوْضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّأْس من الْجَسَد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الْحبرِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں، جس کی امانت نہیں اور اس شخص کی نماز نہیں، جس کی طہارت نہیں، اس شخص کا دین نہیں، جس کی نماز نہیں، دین میں نماز کا وہی مقام ہے، جو جسم میں سر کا مقام ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: حسین بن حکم حبری اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

554 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من أمته اكفلوا لي بست اكفل لكم بِالْجنَّةِ قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا الْإِسْنَاد

Marfat.com

قَالَ الْحَافِظ وَلَا بَأس بِإِسْنَادِهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے اپنے آس پاس موجود افراد سے فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو! میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ، زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

555 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَن أفضل الْاَعْمَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلَاة ثَلَاث مَرَّات قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز' تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا' پھر اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

556 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَن خير اَعمالكُم الصَّلَاة وَلنْ يحافظ على الْوضُوء اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ سوى وهم اَبِيْ بِلَال وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من غير طَرِيْق اَبِيْ بِلَال بِنَحْوِهِ وَتقدم هُوَ وَغَيره فِي الْمُحَافظَة على الْوضُوء وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من حَدِيْث سَلمَة بن الْاَكْوَع وَقَالَ فِيْهِ وَاعْلَمُوا اَن أفضل اَعمالكُم الصَّلَاة

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سیدھے رہو' اور شمار نہ کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے' اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' صرف یہ علت ہے کہ ابو بلال نامی راوی کو وہم ہوا ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو بلال کے علاوہ' ایک اور سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے' یہ اور دوسری روایات' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' جو وضو کی حفاظت کرنے سے متعلق ہیں

Marfat.com

یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ''تم لوگ یہ بات جان لو! تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز ہے''۔

557 - وَعَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس ركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَعلم أَنَّهُنَّ حق من عِنْد الله دخل الْجنَّة أَوْ قَالَ وَجَبت لَهُ الْجنَّة أَوْ قَالَ حرم على النَّار . رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد جَيِّدٍ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص پانچ نمازوں کی' ان کے رکوع' سجود اور اوقات سمیت حفاظت کرے' اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ حق ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ جہنم کے لئے حرام ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

558 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من علم أَن الصَّلَاة حق مَكْتُوْب وَاجب دخل الْجنَّة

رَوَاهُ أَبُوْ يعلى وَعبد الله ابْن الإِمَام أَحْمد على الْمسند وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَلَيْسَ عِنْده وَلَا عِنْد عبد الله لَفْظَة مَكْتُوْب . قَالَ الْحَافِظ رَضِي الله تَعَالٰى عَنْهُ وَسَتَأْتِيْ أَحَادِيْث أخر تنتظم فِيْ سلك هٰذَا الْبَاب فِيْ الزَّكَاة وَالْحج وَغَيْرِهمَا إِنْ شَاءَ الله تَعَالٰى

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ بات جان لے کہ نماز حق ہے' لازم کی گئی ہے' اور واجب ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ''مسند'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم امام حاکم اور عبداللہ بن احمد کی روایت میں لفظ ''لازم کی گئی'' نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عنقریب دیگر احادیث بھی آئیں گی' جو اس موضوع کے ساتھ مناسبت رکھتی ہوں گی' وہ حج' زکوٰۃ اور دیگر امور سے متعلق ابواب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

14 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة مُطلقًا وَفضل الرُّكُوع وَالسُّجُوْد والخشوع

باب: نماز سے متعلق' مطلق ترغیبی روایات' نیز رکوع کرنے' سجدہ کرنے' اور خشوع کی فضیلت

559 - عَنْ أَبِيْ مَالك الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْر شطر الْإِيْمَان وَالْحَمْد لِلّٰه تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن أَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْأَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك أَوْ عَلَيْك . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَتقدم

Marfat.com

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ' الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ' برہان ہے' صبر' روشنی ہے' قرآن تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

560 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خرج فِی الشتاء وَالْوَرق یتهافت فَأخذ بِغُصْن من شَجَرَة قَالَ فَجعل ذٰلِكَ الْوَرق یتهافت فَقَالَ یَا اَبَا ذَر قلت لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن العَبْد الْمُسلِم لِیُصَلِّی الصَّلَاة یُرِید بهَا وَجه اللّٰه فتهافت عَنهُ ذنُوبه کَمَا تهافت هٰذَا الْوَرق عَن هٰذِهِ الشَّجَرَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں کہیں تشریف لے جارہے تھے اس وقت پت جھڑ کا موسم تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ پکڑی' تو (اس کو ہلایا) تو اس کے پتے گرنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ نماز ادا کرتا ہے' اور اس نماز کے ذریعے اس کا مقصد' اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' تو اس شخص کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں''۔ یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

561 - وَعَنْ معدان بن اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقِیت ثَوْبَان مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخبرنِیْ بِعَمَل أعمله یدخلنی اللّٰه بِهِ الْجَنَّة اَوْ قَالَ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه فَسکت ثُمَّ سَالته فَسکت ثُمَّ سَالته الثَّالِثَة فَقَالَ سَالت عَن ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَیْكَ بِكَثْرَة السُّجُود فَاِنَّكَ لَا تسْجد لله سَجْدَة اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط بهَا عَنْك خَطِیئَة

رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

❀❀ معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو میں نے کہا: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جس پر میں عمل کروں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل کردے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے بارے میں بتایئے' تو وہ خاموش رہے' میں نے پھر ان سے سوال کیا' وہ پھر خاموش رہے' میں نے تیسری مرتبہ ان سے سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تم پر بکثرت سجدے کرنا لازم ہے' کیونکہ جب بھی تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور اس کی وجہ سے تمہاری خطاء کو ختم کردے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نقل کی ہے۔

Marfat.com

562 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد يسْجد للّٰه سَجْدَة اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة ومحا عَنهُ بهَا سَيِّئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة فاستكثروا من السُّجُود . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' تو تم لوگ بکثرت سجدے کرو''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

563 - وَعَنْ ابي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقرب مَا يكون العَبْد من ربه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ ساجد فَاَكْثرُوْا الدُّعَاء . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے' جب وہ سجدے کی حالت میں ہو' تو تم لوگ (سجدے کی حالت میں) بکثرت دعا کرو''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

564 - وَعَنْ ربيعَة بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت أخدم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهاري فَإِذَا كَانَ اللَّيْل آويت اِلَى بَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبت عِنْده فَلَا اَزَال أسمعهُ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ رَبِّي حَتّٰى أمل اَوْ تغلبني عَيْني فأنام فَقَالَ يَوْمًا يَا ربيعَة سلني فأعطيك فَقُلْتُ اَنْظرنِيْ حَتّٰى أنظر وتذكرت اَن الدُّنْيَا فانية مُنْقَطِعَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسالك اَن تَدْعُو اللّٰه اَن ينجيني مِنَ النَّار ويدخلني الْجنَّة فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من اَمرك بِهٰذَا قلت مَا اَمرنِيْ بِهٖ اَحَد وَلٰكِنِّيْ علمت اَن الدُّنْيَا مُنْقَطِعَة فانية وَاَنْت من اللّٰه بِالْمَكَان الَّذِيْ اَنْت مِنْهُ فَاَحْبَبْت اَن تَدْعُو اللّٰه لي قَالَ اِنِّيْ فَاعل فأعني

حديث 562: صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب فضيلة السجود في الصلاة وحط الخطايا بها مع رفع الدرجات - حديث: 315 مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيرها' بيان ثواب السجود والترغيب في كثرة السجود - حديث: 1473 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات لمن سجد في صلاته لله عز' حديث: 1755 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب فضل من سجد لله سجدة - حديث: 1481 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في كثرة السجود - حديث: 1419 السنن للنسائي - كتاب التطبيق' باب ثواب من سجد لله عز وجل سجدة - حديث: 1132 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب فضل التطوع - حديث: 4694 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصلاة' الرجل يرفع رأسه قبل الإمام من قال يعود فيسجد - حديث: 4567 السنن الكبرى للنسائي - التطبيق' ثواب من سجد لله عز وجل سجدة - حديث: 714 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من أجاز أن يصلي بلا عقد عدد' حديث: 4254 مسند الطيالسي - وثوبان رحمه الله' حديث: 1067 مسند ابن الجعد - عمرو عن سالم بن أبي الجعد' حديث: 59 البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2345 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 874 معجم الصحابة لابن قانع - أبو ذر جندب بن جنادة بن سفيان بن عبيد بن الوقيعة' حديث: 201

Marfat.com

علی نَفسك بِكَثْرَة السُّجُود

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَةِ ابْن اِسْحَاق وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد مُخْتَصِرًا وَلَفظ مُسْلِم: قَالَ كنت اَبيت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فآتيه بوضوئه وَحَاجته فَقَالَ لی سلنی فَقُلْتُ اَسالك مرافقتك فِي الْجنَّة قَالَ اَوْ غير ذٰلِكَ قلت هُوَ ذَاك قَالَ فاعنی علی نَفسك بِكَثْرَة السُّجُود

❀❀ حضرت ربیعہ بن کعب ؓ بیان کرتے ہیں: میں دن کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' جب رات کا وقت آتا' تو میں نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آجاتا تھا' ایک رات میں وہاں موجود تھا' میں مسلسل نبی اکرم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا رہا' سبحان اللہ' سبحان ربی یہاں تک کہ میں تھک گیا' یا میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا' ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: اے ربیعہ! تم مجھ سے کچھ مانگو' میں تمہیں دوں گا' میں نے عرض کی: آپ مجھے موقع دیجئے' تاکہ میں غور کرلوں' پھر مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فنا ہونے والی ہے' اور ختم ہو جائے گی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے نجات دیدے' اور مجھے جنت میں داخل کردے' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں یہ کہنے کے لئے کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے یہ کسی نے نہیں کہا' بلکہ مجھے یہ علم ہے کہ دنیا آخر کار چھوٹ جاتی ہے' اور فنا ہو جاتی ہے' اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مرتبہ اور مقام حاصل ہے' وہ ہے' اس لئے میری یہ خواہش ہوئی کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا' تم اپنی ذات کے بارے میں' بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' ابن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رات بسر کی' میں آپ ﷺ کے لئے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کے آیا' تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم مجھ سے کچھ مانگو! میں نے عرض کی: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کچھ اور بھی مانگتے ہو؟ میں نے عرض کی: یہی کافی ہے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ذات کے بارے میں' بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرنا''۔

565 - وَعَنْ اَبِيْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِعَمَل أستقيم عَلَيْهِ وأعمله قَالَ عَلَيْك بِالسُّجُود فَاِنَّك لَا تسْجد لله سَجْدَة اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط عَنْك بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصرا

وَلَفظِه قَالَ قَالَ لی نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا فَاطِمَة اِن أردْت اَن تلقانِيْ فَأَكْثر السُّجُود

❀❀ حضرت ابوفاطمہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے'

Marfat.com

جس پر میں استقامت اختیار کروں اور اسے سرانجام دوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے' کیونکہ جب بھی تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور اس کی وجہ سے تمہارے گناہ کو مٹا دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام احمد نے یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''اے ابو فاطمہ! اگر تم مجھ سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہو' تو تم بکثرت سجدے کرو''۔

566 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَة يكون العَبْد عَلَيْهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من اَن يرَاهُ سَاجِدا يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ عُثْمَان . قَالَ الْحَافِظ عُثْمَان هٰذَا هُوَ ابْن الْقَاسِم ذكره ابْن حبَان فِي الثِّقَات

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کی کوئی بھی حالت' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی' کہ اللہ تعالیٰ بندے کو سجدے کے عالم میں دیکھے کہ اس نے اپنا چہرہ مٹی میں رکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: عثمان نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عثمان نامی یہ راوی عثمان بن قاسم ہے' جس کا ذکر ابن حبان نے کتاب الثقات میں کیا ہے۔

567 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة خير مَوْضُوع فَمَنْ اسْتَطَاعَ اَن يستكثر فليستكثر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز بہترین چیز ہے' جو شخص اسے زیادہ ادا کر سکتا ہو' وہ اسے زیادہ ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

569 - وَعَنْ مطرف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قعدت اِلَى نفر من قُرَيْش فجَاءَ رَجُلٌ فَجعل يُصَلِّي وَيرْفَع وَيسْجد وَلَا يقْعد فَقُلْتُ وَاللّٰه مَا أرى هٰذَا يدْرِي ينْصَرف على شفع اَوْ على وتر فَقَالُوْا اَلا تقوم اِلَيْهِ فَتَقُوْلُ لَهٗ قَالَ فَقُمْت فَقُلْتُ لَهٗ يَا عبد اللّٰه اَرَاكَ تَدْرِي تَنْصَرِف على شفع اَوْ على وتر قَالَ وَلَكِن اللّٰه يدْرِي وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سجد لله سَجْدَة كتب اللّٰه لَهٗ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهٗ بهَا دَرَجَة فَقُلْتُ من اَنْت فَقَالَ اَبُوْ ذَر فَرَجَعت اِلَى اَصْحَابِي فَقُلْتُ جزاكم اللّٰه من جلساء شرا اَمرْتُمُونِي اَن أُعَلِّمَ رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَفِي رِوَايَةٍ: فرأيته يُطِيل القيام وَيكثر الرُّكُوع وَالسُّجُود فَذكرت ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا آلوت اَن أحسن اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ركع رَكْعَة اَوْ سجد سَجْدَة رفع اللّٰه لَهٗ بهَا دَرَجَة

Marfat.com

وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ وَهُوَ بِمَجْمُوع طرقه حسن اَوُ صَحِيْح . مَا آلوت اَی قصرت

❀❀ مطرف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک صاحب تشریف لائے' اور نماز ادا کرنے لگے' وہ اٹھتے تھے' اور سجدے میں جاتے تھے' قعدہ نہیں کرتے تھے' میں نے کہا: اللہ کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پتہ نہیں چل رہا کہ یہ صاحب جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے یا طاق رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' تو ان لوگوں نے کہا: تم اٹھ کر ان کے پاس چلے جاؤ! وہ تمہیں بتادیں گے' مطرف کہتے ہیں: میں اٹھا' میں نے ان سے کہا: اے اللہ کے بندے! میں آپ کو دیکھ رہا ہوں' یہ پتہ نہیں چل رہا کہ آپ جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' یا طاق رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' تو انہوں نے جواب دیا: لیکن اللہ تعالیٰ' تو یہ بات جانتا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے''۔

مطرف بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ابوذر (مطرف کہتے ہیں:) میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو جزائے خیر دے! تم لوگوں نے مجھے کہا تھا' تو مجھے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے بارے میں پتہ چل گیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے انہیں دیکھا کہ وہ طویل قیام کر رہے تھے' بکثرت رکوع اور سجود کر رہے تھے' میں نے اس بات کا تذکرہ ان کے سامنے کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اچھی طرح سے نماز ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک مرتبہ رکوع کرتا ہے' یا ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اُس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے اس کی مانند نقل کی ہے' اور یہ روایت مجموعی طور پر' اپنے تمام طرق کے حوالے سے حسن یا صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''ما آلوت'' سے مراد' میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

570 - وَعَنْ يُوسُف بن عبد الله بن سَلام قَالَ أتيت اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فِيْ مَرضه الَّذِيْ قبض فِيهِ فَقَالَ يَا ابْن أخي مَا علمت اِلَى هٰذِهِ الْبَلدة اَوْ مَا جَاءَ بك قَالَ قُلْتُ لا اِلَّا صلَة مَا كَانَ بَيْنك وَبَيْن وَالِدى عبد الله بن سَلام فَقَالَ بئس سَاعَة الْكَذِب هٰذِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَاحسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن فِيهِنَّ الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ يسْتَغْفر اللّٰه غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ یوسف بن عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران' ان کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوا' جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم اس شہر میں کیا کرنے آئے ہو؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم یہاں کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: میں صرف اس تعلق کی وجہ سے یہاں آیا ہوں' جو آپ کے' اور میرے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا' تو انہوں نے فرمایا: جھوٹ بولنے کے لئے' یہ وقت بہت برا ہے (یعنی ایک ایسا وقت جب میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں اس وقت جھوٹ بولنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت' یا چار رکعت ادا کرے (یہاں پر شک سہل نامی راوی کو ہے) اور وہ ان رکعات میں رکوع اور خشوع اچھی طرح سے ادا کرے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

571 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ فَأحْسن وضوء ه ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يسهو فِيهِمَا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَفِي رِوَايَةٍ عِنْده: مَا من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلي رَكْعَتَيْنِ يقبل بِقَلْبِه وبوجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر دو رکعت ادا کرے' جن میں وہ غفلت کا شکار نہ ہو' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی بندہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور دو رکعت ادا کرے' جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ' دونوں کے ساتھ متوجہ ہو' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

572 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدام اَنْفُسنَا نتناوب الرِّعَايَة رِعَايَة ابلنا فَكَانَت عَلَيَّ رِعَايَة الْإِبِل فروحتها بالْعَشي فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب النَّاس فَسَمعته يَوْمًا يَقُوْلُ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فيركع رَكْعَتَيْنِ يقبل عَلَيْهِمَا بِقَلْبِه وَوَجهه فَقَدْ أوجب فَقُلْتُ بخ بخ مَا اَجود هَذِه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَهُوَ بعض حَدِيْث وَرَوَاهُ الْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ: مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِي صلَاته فيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفتَل وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْث وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد . أوجب اى اَتَى بِمَا يُوجب لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے' تو اپنے سارے کام

Marfat.com

خود ہی کیا کرتے تھے' باری' باری اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے' ایک مرتبہ اونٹوں کی دیکھ بھال میرے ذمہ تھی' میں شام کے وقت انہیں لے کر جا رہا تھا' اس وقت نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے' جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ (دونوں) کے ساتھ مکمل طور پر متوجہ ہو' تو وہ واجب کر لیتا ہے''۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: بہت خوب' بہت خوب' یہ کتنی اچھی بات ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور اس میں اس حدیث کا کچھ حصہ ہے' یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو وہ اس طرح ہوتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''.....الحدیث۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اوجب'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے ایسا کام کیا ہے' جو اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔

573 - وَعَنْ عَاصِم بن سُفْيَان الثَّقَفِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم غزوا غَزْوَة السَّلَاسِل ففاتهم الْغَزْو فرابطوا ثُمَّ رجعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَة وَعِنْده اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعقبَة بن عَامر فَقَالَ عَاصِم يَا اَبَا اَيُّوْبَ فاتنا الْغَزْو الْعَام وَقد أخبرنَا انه من صلى فِي الْمَسَاجِد الْاَرْبَعَة غفر لَهُ ذَنبه فَقَالَ يَا بن أخي اَلا أدلك على أيسر من ذٰلِكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأَ كَمَا اَمر وَصلى كَمَا اَمر غفر لَهُ مَا قدم من عمل كَذٰلِكَ يَا عقبَة قَالَ نعم ـ رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَتقدم فِي الْوضُوء حَدِيْثِ عَمْرو بن عبسة وَفِيْ آخِره: فَاِن هُوَ قَامَ فَحَمدَ اللّٰه وَاَثْنى عَلَيْهِ ومجده بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهل وَفرغ قلبه للّٰه تَعَالٰى اِلَّا انْصَرف من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثِ عُثْمَان وَفِيْه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا من امرىء مُسْلِم تحضره صَلَاة مَكْتُوْبَة فَيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها اِلَّا كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب مَا لم يُؤْت كَبِيْرَة وَكَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم اَيْضًا حَدِيْثِ عبادَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خمس صلوَات افترضهن اللّٰه من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وَأتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغفر لَهُ ـ وَيَاْتِيْ فِي الْبَاب بعده حَدِيْثِ أنس اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

Marfat.com

❀❀ عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: وہ (اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ) غزوہ سلاسل میں شرکت کے لئے گئے' تو اس میں شامل نہ ہو سکے' تو وہ وہاں پہرے داری کرتے رہے' پھر وہ واپس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے' اس وقت ان کے پاس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' عاصم بن سفیان نے کہا: اے حضرت ابوایوب! اس سال ہم میں جنگ میں حصہ نہیں لے سکے ہیں' اور ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے: جو شخص چار مساجد میں نماز ادا کرتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تمہاری رہنمائی اس سے زیادہ آسان کام کی طرف نہ کروں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس طرح وضو کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' اور اس طرح نماز ادا کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس سے پہلے اس نے جتنے بھی عمل کیے ہوں گے' اُن کی مغفرت ہو جائے گی''۔

(پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:) اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' یہ اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر اگر وہ کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' اس کی ثناء بیان کرے' اس کی بزرگی کا تذکرہ کرے' جس کا وہ اہل ہے' اور اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو چکا ہوتا ہے' جس طرح اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے پہلے کے باب میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' اور وہ اچھی طرح سے وضو کرے' اچھی طرح سے خشوع کے ساتھ' رکوع کر کے نماز ادا کرے' تو یہ چیز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ اس نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' اور یہ فضیلت ہمیشہ کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے بھی پہلے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کے لئے اچھی طرح وضو کرے' اور اچھی طرح ان کے مخصوص اوقات میں انہیں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''۔

اس کے بعد والے باب میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

Marfat.com

15 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة فِيْ اَوَّل وَقتهَا

باب: نماز کواس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے کی ترغیب

574 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الْعَمَل اَحَبَّ اِلَى اللّٰه تَعَالٰى قَالَ الصَّلَاة على وَقتهَا قلت ثُمَّ اى قَالَ بر الْوَالِدين قلت ثُمَّ اى قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ حَدثنِيْ بِهن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ استزدته لزادني

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا' میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک' میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ باتیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائیں تھیں' اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوال کرتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزید جواب ارشاد فرماتے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

575 - وَرُوِيَ عَن رجل من بني عبد الْقَيْس يُقَال لَهُ عِيَاض انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَيْكُم بِذكر ربكُمْ وصلوا صَلَاتكُمْ فِيْ اَوَّل وقتكم فَاِن اللّٰه يُضَاعف لكم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ بنوعبدالقیس سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حضرت عیاض رضی اللہ عنہ ہے' ان سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم پر یہ لازم ہے کہ تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو' اور تم نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

576 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَقْت الْاَوَّل من الصَّلَاة رضْوَان اللّٰه وَالْاٰخر عَفْو اللّٰه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کا ابتدائی وقت' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے' اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کا درگزر ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

حدیث576: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی الوقت الأول من الفضل' حدیث: 162' سنن الدارقطنی - كتاب الصلاة' باب النهی عن الصلاة بعد صلاة الفجر وبعد صلاة العصر - حدیث: 845' السنن الكبرٰی للبیهقی - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب الترغیب فی التعجیل بالصلوات فی أوائل الأوقات' حدیث: 1897

Marfat.com

577 - وروی الدارقطنی ایضًا من حدیث ابراھیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورۃ عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اول الوقت رضوان اللہ' ووسط الوقت رحمۃ اللہ' واخر الوقت عفو اللہ".

امام دارقطنی نے ابراہیم بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے والد اور دادا (حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(نماز کا) ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے اُس کا درمیانی وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کا درگزر ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

578 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل اَوَّلِ الْوَقْت علی آخرہ کفضل الاٰخِرَۃِ علی الدُّنْیَا رَوَاہُ اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِی مُسْنَد الفردوس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(نماز کے) ابتدائی وقت کو اس کے آخری وقت پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو آخرت کو دنیا پر حاصل ہے"۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے۔

579 - وَعَن رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ای الْعَمَل افضل قَالَ شُعْبَۃ قَالَ أفضل الْعَمَل الصَّلَاۃ لوَقْتھَا وبر الْوَالِدین وَالْجھَاد رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیح

ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ یہاں شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا' والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا' اور جہاد کرنا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

580 - وَعَن أم فَرْوَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَکَانَت مِمَّن بَایع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَت سُئِلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ای الْاَعْمَال افضل قَالَ الصَّلَاۃ لأوّل وَقتھَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ لَا یرْوی اِلَّا من حَدِیْث عبد اللّٰہ بن عمر الْعمرِی وَلَیْسَ بِالْقَوِیّ عِنْد اَھْلِ الْحَدِیْث واضطربوا فِی ھٰذَا الحَدِیْث

قَالَ الْحَافِظ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبد اللّٰہ ھٰذَا صَدُوق حسن الحَدِیْث فِیْہِ لین قَالَ اَحْمد صَالح الحَدِیْث لَا بَاس بِہٖ وَقَالَ ابْن معِین یکْتب حَدِیْثہ وَقَالَ ابْن عدی صَدُوق لَا بَاس بِہٖ وَضَعفہ اَبُوْ حَاتِم وَابْن الْمَدِیْنِیّ وَأم فَرْوَۃ ھٰذِہٖ ھِیَ اُخْت اَبِیْ بکر الصّدیق لِاَبِیْہِ وَمَنْ قَالَ فِیْھَا أم فَرْوَۃ الْاَنْصَارِیَّۃ فَقَدْ وھم

Marfat.com

❀❀ سیدہ اُمِ فروہ ﷵ' جنہیں نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن عمر عمری کے حوالے سے منقول ہے' اور یہ شخص محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے' راویوں نے اس حدیث میں اضطراب کا اظہار کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عبداللہ نامی یہ راوی صدوق ہے' اور حسن الحدیث ہے' تاہم اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابوحاتم اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

سیّدہ اُمِ فروہ ﷵ' حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی' والد کی طرف سے شریک بہن ہیں' جن لوگوں نے اس خاتون کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ اُمِ فروہ انصاریہ ہیں' انہیں وہم ہوا ہے۔

581 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أشهد اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ خمس صلوَات افترضهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من أحسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وَأتم رُكوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ لَهُ على اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه . رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت ﷺ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کے لئے اچھی طرح وضو کرے' اور انہیں اپنے مخصوص وقت میں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا' اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی عہد نہیں ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کردے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

582 - وَرُوِيَ عَن كَعْب بن عُجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ سَبْعَة نفر اَرْبَعَة من موالينا وَثَلَاثَة من عربنا مسندى ظُهُورنَا اِلَى مَسْجده فَقَالَ مَا أجلسكم قُلْنَا جلسنا نَنْتَظِر الصَّلَاة قَالَ فأرم قَلِيلا ثُمَّ أقبل علينا فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُم قُلْنَا لَا قَالَ فَاِن ربكُم يَقُوْلُ من صلى الصَّلَاة لوَقتهَا وحافظ عَلَيْهَا وَلَمْ يضيعها اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلهُ عَلَيّ عهد اَن أدخلهُ الْجنَّة وَمَنْ لم يصلها لوَقتهَا وَلَمْ يحافظ عَلَيْهَا وضيعها اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلَا عهد لَهُ عَلَيّ اِن شِئْت عَذبته وَاِن شِئْت غفرت لَهُ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالأوسط وَأحمد بِنَحْوِهِ أرم هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَتَشْدِيد الْمِيم اَي سكت

Marfat.com

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت سات افراد تھے جن میں سے چار کا تعلق موالی سے تھا' اور تین کا تعلق عربوں سے تھا' ہم نے اپنی پشت مسجد کی دیوار سے لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: جو شخص نماز کو اس کے وقت میں ادا کرے' اور نماز کی حفاظت کرے' اسے اس کے حق کو کمتر سمجھتے ہوئے ضائع نہ کرے' تو اس شخص کے لئے میرے ذمہ یہ عہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں' اور جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا نہ کرے' اور اس کی حفاظت نہ کرے' اور اس کے حق کو کم سمجھتے ہوئے نماز کو ضائع کرے' تو اس شخص کے لئے میرے ذمہ کوئی عہد نہیں ہے' اگر میں چاہوں گا' تو اسے عذاب دوں گا' اور اگر چاہوں گا' تو اس کی مغفرت کر دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام احمد نے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

لفظ ''ارم'' میں 'ر' پر زبر ہے' اور 'م' پر شد ہے' اس سے مراد خاموش ہونا ہے۔

583 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على اَصْحَابه يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَهَا ثَلاثًا قَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلالِيْ لَا يُصَليهَا اَحَد لوَقْتِهَا اِلَّا أدخلته الْجَنَّةَ وَمَنْ صلاهَا بِغَيْر وَقتهَا اِن شِئْت رَحمته وَاِن شِئْت عَذبته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اپنے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دریافت کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پروردگار فرماتا ہے:

''مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' ان نمازوں کو ان کے مخصوص وقت میں جو بھی شخص ادا کرے گا' میں اسے جنت میں داخل کروں گا' اور جو شخص ان کو ان کے وقت کے علاوہ میں ادا کرے گا' تو اگر میں چاہوں گا' تو اس پر رحم کروں گا' اور اگر چاہوں گا' تو اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

584 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصَّلَوَات لوَقْتهَا وأسبغ لَهَا وضوء هَا وَأتم لَهَا قِيَامهَا وخشوعها وركوعها وسجودها خرجت وَهِي بَيْضَاء مسفرة تَقول حفظك اللّٰه كَمَا حفظتني وَمَنْ صلاهَا لغير وَقتهَا وَلَمْ يسبغ لَهَا وضوء هَا وَلَمْ يتم لَهَا خشوعها وَلَا ركوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِي سَوْدَاء مظْلمَة تَقول ضيعك اللّٰه كَمَا ضيعتني حَتّٰى اِذا كَانَت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه لفت كَمَا يلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه

Marfat.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَتقدم فِي بَاب الصَّلَوَات الْخمس حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نمازیں' ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرے' نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرے' ان کے قیام' خشوع' رکوع اور سجود کو مکمل کرے' تو وہ نماز یوں نکلتی ہے کہ وہ روشن اور چمک دار ہوتی ہے' اور یہ کہہ رہی ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی اسی طرح حفاظت کرے' جس طرح تم نے میری حفاظت کی تھی' اور جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت کے علاوہ ادا کرتا ہے' اس کے لئے اچھی طرح وضو نہیں کرتا ہے' اس کے خشوع' رکوع' سجود کو مکمل نہیں کرتا ہے' تو جب وہ نماز نکلتی ہے' وہ سیاہ اور تاریک ہوتی ہے' اور یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اسی طرح ضائع کرے' جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے' یہاں تک کہ جب وہ ایک مخصوص مقام تک پہنچتی ہے' جو اللہ کو منظور ہوتا ہے' تو اسے یوں لپیٹ دیا جاتا ہے' جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے' پھر اس نماز کو' اس شخص کے منہ پر مار دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس سے پہلے پانچ نمازوں سے متعلق' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْجَمَاعَة

وَمَا جَاءَ فِيمَن خرج يُرِيد الْجَمَاعَة فَوجدَ النَّاس قد صلوا

باب: باجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کے ارادے سے نکلتا ہے' اور لوگوں کو پاتا ہے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

585 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِيْ جمَاعَة تضعف على صلَاته فِيْ بَيته وَفِيْ سوقه خمْسا وَعشْرين ضعفا وَذٰلِكَ انه اِذا تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى الْمَسْجد لَا يُخرجهُ اِلَّا الصَّلَاة لم يخط خطْوَة اِلَّا رفعت لَهُ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَاِذا صلى لم تزل الْمَلَائِكَة تصلي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَا لم يحدث اَللّٰهُمَّ صل عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارحمه وَلَا يزَال فِيْ صَلَاة مَا انتظر الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے اپنے گھر میں' یا بازار میں (تنہا) نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے' اس کی صورت یوں ہے' جب وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد کے لئے نکلے' اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہو' تو وہ جو بھی قدم رکھتا ہے' اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیا جاتا ہے' پھر جب وہ

Marfat.com

نماز ادا کر لیتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے' جب تک وہ حادث نہیں ہوتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ! تو اس پر رحم کر! (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے' مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

586 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الْجَمَاعَة أفضل من صَلَاة الْفَذ بِسبع وَعِشْرِيْنَ دَرَجَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

587 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من سره اَن يلقى اللّٰه غَدا مُسْلِما فليحافظ على هَؤُلَاءِ الصَّلَوَات حَيْثُ يُنَادى بِهن فَإِن اللّٰه تَعَالٰى شرع لنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سنَن الْهدى وإنهن من سنَن الْهدى وَلَوْ انكُمْ صليتم فِيْ بُيُوتكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا المتخلف فِيْ بَيته لتركتم سنة نَبِيكُمْ وَلَوْ تركتُمْ سنة نَبِيكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا من رجل يتَطَهَّر فيحسن الطُّهُور ثُمَّ يعمد اِلٰى مَسْجِد مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِد اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها حَسَنَة وَيَرْفَعهُ بهَا دَرَجَة ويحط عَنهُ بهَا سَيِّئَة وَلَقَد رَايْتنَا وَمَا يتَخَلَّف عَنْهَا اِلَّا مُنَافِق مَعْلُوم النِّفَاق وَلَقَد كَانَ الرجل يُؤْتى بِهِ يهادى بَيْنَ الرجلَيْن حَتّٰى يُقَام فِي الصَّف

وَفِي رِوَايَةٍ: لقد رَايْتنَا وَمَا يتَخَلَّف عَن الصَّلَاة اِلَّا مُنَافِق قد علم نفَاقه اَوْ مَرِيض اِن كَانَ الرجل ليمشي بَيْن رجلَيْنِ حَتّٰى يَاتِي الصَّلَاة وَقَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمنَا سنَن الْهدى وَاِن من سنَن الْهدى الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الَّذِيْ يُؤذن فِيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

قَوْله يهادى بَيْنَ الرجلَيْن يَعْنِيْ يرفد من جَانِبه وَيُؤْخَذ بعضده يمشي بِهِ اِلَى الْمَسْجِد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کل جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو مسلمان ہونے کے عالم میں حاضر ہو' اسے ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے' جب ان کے لئے اذان دی جاتی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت والی سنتیں مقرر کی ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت والی سنتوں میں شامل ہیں' اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے' جس طرح پیچھے رہنے والے لوگ اپنے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے' اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے' جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ کسی مسجد کی طرف جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے رکھنے والے ہر قدم کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ ختم

Marfat.com

کردیتا ہے ہمیں اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ باجماعت نماز سے پیچھے صرف وہ شخص رہتا تھا جس کا منافق ہونا متعین ہو اور بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا تھا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ (ہم لوگ یہ سمجھتے تھے) نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا' جو منافق ہو' اور جس کا منافق ہونا پتہ ہو' یا بیمار پیچھے رہتا تھا' بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر نماز کے لئے لایا جاتا تھا''

اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت والی سنتوں کی تعلیم دی اور ہدایت والی سنتوں میں سے ایک مسجد میں نماز ادا کرنا ہے' وہ مسجد جس میں اذان دی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یھادی بین الرجلین'' اس سے مراد یہ ہے کہ اسے ایک طرف سے ایک شخص سہارا دیتا تھا اور اس کے بازوؤں کو پکڑ کر اسے چلاتے ہوئے مسجد میں لایا جاتا تھا۔

588 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة الرجل فِي الْجَمَاعَة على صَلَاته وَحده بضع وَعِشْرُوْنَ دَرَجَة . وَفِيْ رِوَايَةٍ: كلهَا مثل صَلَاته فِيْ بَيته

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهِ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ان میں سے ہر ایک گنا اُس کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی مانند ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے امام بزار نے امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

589 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى ليعجب من الصَّلَاة فِي الْجمع

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حديث 588: مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3458' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' ما جاء في فضل صلاة الجماعة على غيرها - حديث: 8259' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل صلاة الجماعة' حديث: 4612' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' فضل صلاة الجماعة - حديث: 1506' مسند الحارث - كتاب الصلاة' باب الصلاة في الجماعة - حديث: 154' البحر الزخار مسند البزار - عقبة بن وساج ، عن الأحوص ، عن عبد الله' حديث: 1811' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 4863' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند صهيب - صهيب بن النعمان' حديث: 7154

Marfat.com

''بے شک اللہ تعالیٰ باجماعت نماز کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسی طرح یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

590 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضوء ثُمَّ مَشى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَصلاهَا مَعَ الامَام غفر لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے چل کر جائے' اور اسے امام کے ہمراہ ادا کرے' تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

591 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي

وَفِيْ رِوَايَةٍ: رَأَيْت رَبِّي فِيْ أحسن صُوْرَة فَقَالَ لي يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رب وَسَعْديك قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلأ الْاَعْلٰى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْن كَتِفي حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْن ثديي اَوْ قَالَ فِيْ نحري فَعلمت مَا فِي السَّمٰوَات وَمَا فِي الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلأ الْاَعْلٰى قلت نعم فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات وإسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَاتَ بِخَير وَكَانَ من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه قَالَ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ وَسَعْديك فَقَالَ اِذا صليت قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنكرَات وَحب الْمَسَاكِين وَاِذَا أردْت بعبادك فتْنَة فاقبضني اِلَيْك غير مفتون قَالَ والدرجات إفشاء السَّلَام وإطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ الْمَلأ الْاَعْلٰى هم الْمَلَائِكَة المقربون والسبرات بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات' میرے پروردگار کی طرف سے (ایک فرشتہ) میرے پاس آیا' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں دیکھا' تو اس (پروردگار) نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے' اس نے دریافت کیا: تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا' تو پروردگار نے اپنا دست رحمت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے گلے میں محسوس کی' تو مجھے ان سب باتوں کا پتہ چل گیا' جو (کچھ بھی) آسمانوں میں ہے اور جو (کچھ بھی) زمین میں ہے (راوی کو شک ہے'

Marfat.com

شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مشرق میں ہے اور جو مغرب میں ہے' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ درجات' کفارات' باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانے' اور سردی کے عالم میں اچھی طرح وضو کرنے' اور نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں بحث کر رہے ہیں' جو شخص نمازوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے' اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' اس نے فرمایا: جب تم نماز ادا کر لو تو یہ دعا پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میں بھلائی کے کام کروں' اور برے کاموں کو ترک کر دوں اور مساکین کے ساتھ محبت رکھوں' اور جب تو اپنے بندوں کو آزمائش کا شکار کرنے کا ارادہ کرے' تو مجھے کسی آزمائش کا شکار کیے بغیر اپنی طرف اٹھالینا''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) درجات سے مراد' سلام پھیلانا' رات کو اس وقت نماز ادا کرنا' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ملاء اعلیٰ سے مراد مقرب فرشتے ہیں' 'سبراۃ' میں 'س' پر زبر ہے' اور 'ب' ساکن ہے' یہ 'سبرۃ' کی جمع ہے' جس سے مراد شدید سردی ہے۔

592 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم ھٰذَا المتخلف عَن الصَّلَاۃ فِی الْجَمَاعَۃ مَا لھٰذَا الْمَاشِیْ اِلَیْھَا لأتاھا وَلَوْ حبوا علی یَدَیْہِ وَرجلَیْہِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِہٖ فِیْ ترک الْجَمَاعَۃ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باجماعت نماز میں' شریک نہ ہونے والے لوگوں کو' اگر یہ پتہ چل جائے کہ اس کے لئے چل کر آنے والے لوگوں کو (کتنا اجر و ثواب) حاصل ہوتا ہے' تو وہ بھی باجماعت نماز میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ حدیث آگے' جماعت ترک کرنے سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

593 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صلی للہ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃ یدْرک التَّکْبِیْرَۃ الْاُوْلٰی کتب لَہٗ براء تان بَرَاءَ ۃ مِنَ النَّار وَبَرَاءَ ۃ من النِّفَاق

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ لَا أَعْلَمُ اَحَدًا رَفعہ اِلَّا مَا روی مُسْلِم بن قُتَیْبَۃ عَن طعمۃ بن عَمْرو

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَمُسْلِم وطعمۃ وَبَقِیَّۃ رُوَاتہ ثِقَات وَقد تکلمنا علی ھٰذَا الحَدِیْثِ فِیْ غیر ھٰذَا الْکتاب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جو شخص چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے باجماعت نماز ادا کرتا ہے' یوں کہ وہ پہلی تکبیر میں شریک ہوا ہو' تو اس کے لئے دوقسم کی برأت نوٹ کر لی جاتی ہے' جہنم سے برأت اور منافقت سے برأت''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف اس روایت میں نقل کیا گیا ہے' جو مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں: مسلم' طعمہ اور اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں' ہم نے کسی اور مقام پر اس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

594 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُوْلُ من صلى فِيْ مَسْجد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة لَا تفوته الرَّكْعَة الْاُوْلى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهُ بهَا عتقا مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ نَحْو حَدِيْثِ أنس يَعْنِيْ الْمُتَقَدّم وَلَمْ يذكر لَفظِهٖ وَقَالَ هٰذَا الحَدِيْثِ مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة الرَّاوِي عَنْ اَنَسٍ لم يدْرك أنسا وَذكره رزين الْعَبدَرِي فِيْ جَامعه وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کرے' یوں کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جہنم سے آزادی نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے' یعنی جو اس سے پہلے گزر گئی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے' ان کی مراد یہ ہے: عمارہ بن غزیہ نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' لیکن اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ روایت رزین عبدری نے اپنی جامع میں نقل کی ہے' تاہم میں نے اصول سے متعلق کتاب میں اس کو نہیں دیکھا' جنہیں عبدری نے جمع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

595 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَأحْسن وضوءه ثُمَّ رَاح فَوجدَ النَّاس قد صلوا أعطَاهُ اللّٰه مثل أجر من صلاهَا وحضرها لَا ينقص ذٰلِكَ من أجُورهم شَيْئًا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَتقدم فِيْ بَاب الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد حَدِيْثِ سعيد بن الْمسيب عَنْ رجل من الْاَنْصَار قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذكر الحَدِيْثِ وَفِيْهِ: فَإِن اَتَى الْمَسْجد فصلى فِيْ جمَاعَة غفر لَهُ فَإِن اَتَى الْمَسْجد وَقد صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَإِن اَتَى الْمَسْجد وَقد صلوا فَأتمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر وہ جائے' اور لوگوں کو پائے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اس کو اس شخص کی مانند اجر دے دیتا ہے' جس نے وہ نماز لوگوں کے ساتھ ادا کی ہو اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اس سے پہلے مساجد کی طرف چل کر جانے کے متعلق باب میں سعید بن مسیّب کے حوالے سے ایک انصاری کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' وہ انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر وہ مسجد میں آئے اور باجماعت نماز ادا کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور اگر وہ مسجد میں آئے اور اس وقت لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں' اور کچھ نماز باقی ہو' تو جتنی نماز اسے جماعت کے ساتھ ملے' اتنی وہ ادا کر لے' اور جو باقی ہو' اسے بعد میں مکمل کر لے' تو بھی اسی طرح اجر وثواب حاصل ہوتا ہے' اور اگر وہ مسجد میں آئے' اور لوگ اس وقت نماز ادا کر چکے ہوں' تو وہ مکمل نماز ادا کرے' تو بھی اسے یہی اجر وثواب حاصل ہوگا''۔

17 - التَّرْغِيْب فِيْ كَثْرَةِ الْجَمَاعَة

باب: جماعت (میں' نمازیوں) کی کثرت سے متعلق ترغیبی روایات

596 - عَنْ اَبِیّ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبح فَقَالَ أشاهد فلَان قَالُوْا لَاقَالَ أشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ إِن هَاتين الصَّلَاتَيْنِ أثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُونَ مَا فِيْهِمَا لأتيتموها وَلَوْ حبوا على الركب وَإِن الصَّفّ الْأَوَّل على مثل صف الْمَلَائِكَة وَلَوْ علمْتُمْ مَا فضيلته لابتدرتموه وَإِن صَلَاة الرجل مَعَ الرجل أزكى من صَلَاته وَحده وَصَلَاته مَعَ الرجلَيْنِ أزكى من صَلَاته مَعَ الرجل وكل مَا كثر فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقد جزم يحيى بن معِيْن والذهلي بِصِحَّة هٰذَا الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' پھر دریافت کیا: فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں' منافقین کے لئے سب سے زیادہ گراں ہوتی ہیں' اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ ان دونوں میں شریک ہونے کا کتنا اجر وثواب ہے' تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہو' خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے' اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے' اگر تمہیں پتہ چل جائے کی اس کی فضیلت کیا ہے' تو تم اس کی طرف جلدی کرو' آدمی کا ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور آدمی کا' دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' تو (باجماعت نماز میں لوگوں کی) تعداد جتنی زیادہ ہوگی' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

Marfat.com

اتنی ہی زیادہ پسندیدہ ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' یحیٰ بن معین اور زہری نے اس حدیث کے مستند ہونے کے بارے میں یقین کا اظہار کیا ہے۔

597 - وَعَنْ قباث بن اَشيَم اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجلَيْن يؤم اَحدهمَا صَاحبه أزكى عِنْد الله من صَلَاة اَرْبَعَة تترى وَصَلَاة اَرْبَعَة أزكى عِنْد الله من صَلَاة ثَمَانِيَة تترى وَصَلَاة ثَمَانِيَة يؤمهم أحدهم أزكى عِنْد الله من صَلَاة مائَة تترى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

حضرت قباث ابن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمیوں کا یوں نماز ادا کرنا' کہ ان میں سے ایک دوسرے کی امامت کررہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کے الگ الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور چار آدمیوں کا (باجماعت) نماز ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک آٹھ آدمیوں کے الگ الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور آٹھ آدمیوں کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کررہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک سو لوگوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

18 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة فِي الفلاة

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقد ذهب بعض الْعلمَاء اِلَى تفضيلها على الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة

باب: ویرانے میں نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

حافظ کہتے ہیں: بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے

598 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة تعدل خمْسا وَعِشْرِيْنَ صَلَاة فَإِذا صلاهَا فِيْ فلاة فَاَتمَّ ركوعها وسجودها بلغت خمسين صَلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ قَالَ عبد الْوَاحِد بن زِيَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْث صَلَاة الرجل فِي الفلاة تضَاعف على صلَاته فِي الْجَمَاعَة رَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظِهِ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَصدر الحَدِيْث عِنْد الْبُخَارِيّ وَغَيره وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاة الرجل فِيْ جمَاعَة تزيد على صلَاته وَحده بِخمْس وَعِشْرِيْنَ دَرَجَة فَإِن صلاهَا بِاَرْض قي فَاَتمَّ ركوعها وسجودها تكْتب صلَاته بِخَمْسِيْنَ دَرَجَة ۔ القي بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيْد الْيَاء هُوَ الفلاة كَمَا هُوَ مُفَسّر فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باجماعت نماز ادا کرنا' پچیس نمازوں کے برابر ہے' جب کوئی شخص بیابان میں نماز ادا کرتے ہوئے رکوع اور سجود مکمل

Marfat.com

کرے (تو اس کا اجر وثواب) پچاس نمازوں تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے سے دُگنا (اجر وثواب) رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجہ فضیلت رکھتا ہے' اور اگر کوئی شخص بیابان جگہ پر نماز ادا کرے' اور اس کے رکوع اور سجود مکمل کرے' تو اس کی نماز پچاس گنا نوٹ کی جاتی ہے''۔

روایت کا لفظ ''الفی'' 'ق' پر' زبر' ہے' اور 'ی' پر 'شد' ہے' اس سے مراد بیابان ہے' جیسا کہ امام ابوداؤد کی روایت میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

599 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من بقعة يذكر اللّٰه عَلَيْهَا بِصَلَاة اَوْ بِذكر اِلَّا استشرفت بِذٰلِكَ اِلٰى مُنْتَهَاهَا اِلٰى سبع اَرضين وفخرت على مَا حولهَا من الْبِقَاع وَمَا من عبد يَقُوْمُ بفلاة من الْاَرْض يُرِيد الصَّلَاة اِلَّا تزخرفت لَهُ الْاَرْض . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین کے جس بھی حصے پر نماز' یا ذکر کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' تو وہ حصہ سات زمینوں تک' اپنی آخری حد پر نمایاں ہو جاتا ہے' اور اپنے آس پاس کے دیگر حصوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اور جب بھی کوئی بندہ کسی بیابان جگہ پر کھڑا ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ نماز ادا کرتا ہے' تو وہ جگہ اس کے لئے آراستہ ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

600 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ الرجل بِاَرْض قي فحانت الصَّلَاة فَلْيَتَوَضَّأ فَاِن لم يجد مَاء فليتيمم فَاِن اَقَامَ صلى مَعَه ملكاه وَاِن أذن وَأقَام صلى خَلفه من جنود اللّٰه مَا لَا يرى طرفاه . رَوَاهُ عبد الرازق عَنِ ابْنِ التَّيمِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَان النَّهْدِیّ عَن سلمَان وَتقدم حَدِيْثُ عقبَة بن عَامر عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يعجب رَبك من راعی غنم فِیْ رَاس شظية يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلی فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة خَاف منی قد غفرت لعبدی وأدخلته الْجنَّة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَتقدم فِی الْاَذَان

حديث600: مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الرجل يصلي بإقامة وحده - حديث: 1887' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' أبو عثمان النهدي - سليمان التيمي' حديث: 5994' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب فخر الأرض بعضها على بعض' حديث: 342' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب سنة الأذان والإقامة للمكتوبة في حالتي الانفراد والجماعة' حديث: 1763

Marfat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بیابان جگہ پر موجود ہو اور نماز کا وقت ہو جائے' تو اسے وضو کرنا چاہیے اور اگر پانی دستیاب نہیں ہوتا' تو تیمم کرنا چاہیے اگر وہ اقامت کہتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر وہ اذان دیتا ہے' اور اقامت کہتا ہے' تو اس کے پیچھے اللہ کے اتنے لشکر نماز ادا کرتے ہیں کہ ان کے دونوں کناروں کو دیکھا نہیں جا سکتا''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے ابن تیمی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ابوعثمان نہدی کے حوالے سے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوتا ہے' اور نماز کے لئے اذان دے کر پھر نماز ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو' جس نے اذان بھی دی ہے' اور نماز بھی قائم کی ہے' یہ میرا خوف رکھتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے' اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے اذان سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْعشَاء وَالصُّبْح خَاصَّة فِيْ جمَاعَة و الترهيب من التَّأَخُّر عَنهُمَا

باب: بطور خاص عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اور انہیں باجماعت ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

601 - عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة فَكَأَنَّمَا قَامَ نصف اللَّيْل وَمَنْ صلى الصُّبْح فِيْ جمَاعَة فَكَأَنَّمَا صلى اللَّيْل كُله

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظِهِ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام نصف لَيْلَة وَمَنْ صلى الْعشَاء وَالْفجْر فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام لَيْلَة

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُد وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح قَالَ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بَاب فضل صَلَاة الْعشَاء وَالْفجْر فِيْ جمَاعَة وَبَيَان اَن صَلَاة الْفجْر فِي الْجَمَاعَة أفضل من صَلَاة الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة وَاَن فَضلهَا فِي الْجَمَاعَة ضعفا فضل الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة

ثُمَّ ذكره بِنَحْوِ لفظ مُسْلِم وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ يدافع مَا ذهب اِلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا نصف رات نوافل پڑھتا رہتا ہے' اور جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے وہ گویا پوری رات نوافل پڑھتا رہا''۔

یہ روایت امام مالک اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا

Marfat.com

ہے: اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا نصف رات نوافل پڑھتا رہتا ہے' اور جو شخص عشاء اور فجر (دونوں نمازیں) باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا ساری رات نوافل ادا کرتا رہا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابوداؤد کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں یہ تحریر کیا ہے: ''باب عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا' عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور فجر کی نماز کو باجماعت ادا کرنا' عشاء کو باجماعت ادا کرنے سے کئی گنا فضیلت رکھتا ہے''

پھر انہوں نے امام مسلم کی روایت کے الفاظ کی مانند روایت نقل کی ہے' لیکن امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کے جو الفاظ نقل کیے ہیں: وہ ان کے اس مؤقف کی تردید کرتے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

602 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أثقل صَلَاة على الْـمُنَافِقِين صَلَاة الْعشَاء وَصَلَاة الْفجْر وَلَوْ يعلمُونَ مَا فِيهِمَا لأتوهما وَلَوْ حبوا وَلَقَد هَمَمْت اَن آمُر بِالصَّلَاةِ فتقام ثُمَّ آمُر رجلا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ انْطلق معي بِرِجَال مَعَهم حزم من حطب اِلٰى قوم لَا يشْهدُونَ الصَّلَاة فَأحرق عَلَيْهِمْ بُيُوتهم بالنَّار ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری نمازیں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں' اگر انہیں پتہ چل جائے کہ ان دونوں کا کتنا اجر و ثواب ہے' تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے' میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں نماز کے بارے میں حکم دوں' اسے قائم کیا جائے اور پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں' وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور اپنے ساتھ کچھ لوگ لے کر جاؤں' جن کے ساتھ لکڑیوں کے گھٹے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جاؤں' جو نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں' اور ان لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

603 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِـمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسا فِیْ بعض الصَّلَوَات فَقَالَ لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالِف اِلٰى رجال يتخلفون عَنْهَا فآمر بهم فيحرقوا عَلَيْهِمْ بحزم الْحَطب بُيُوتهم وَلَوْ علم أحدهم اَنه يجد عظما سمينا لشهدها يَعْنِیْ صَلَاة الْعشَاء وَفِیْ بعض رِوَايَات الاِمَام اَحْمد لهٰذَا الحَدِيْثِ لَوْلَا مَا فِی الْبيُوت من النِّسَاء والذرية اَقمت صَلَاة الْعشَاء وَأمرت فتياني يحرقون مَا فِی الْبيُوت بالنَّار

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں کچھ لوگوں کو غیر موجود پایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر ان لوگوں کی طرف چلا جاؤں

Marfat.com

جواس نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور پھر میں ان کے بارے میں حکم دوں' تو لکڑیوں کے گٹھوں کے ذریعے ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادی جائے' اگران میں سے کسی کو اگر یہ پتہ ہو کہ اسے ایک پر گوشت ہڈی ملے گی' تو وہ اس نماز میں ضرور شریک ہوگا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی عشاء کی نماز میں شریک ہوگا''۔ امام احمد نے جو روایت نقل کی ہے اس میں ایک جگہ پر یہ الفاظ ہیں:

''اگر گھروں میں موجود خواتین اور بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز پڑھا کر کچھ نوجوانوں کو حکم دیتا کہ وہ ان گھروں کو آگ لگادیں'' (یعنی ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں)

604 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذا فَقَدنَا الرجل فِي الْفجْر وَالْعشَاء أسأنا بِهِ الظَّن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں: جب ہم کسی شخص کو فجر اور عشاء کی نماز میں غیر موجود پاتے تھے' تو اس کے بارے میں برا گمان کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

605 - وَعَنْ رجل من النخع قَالَ سَمِعت اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْن حَضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُمْ حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَـاَنَّك تَرَاهُ فَاِن لم تكن تَرَاهُ فَاِنَّهُ يراك واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاِيَّاك ودعوة الْمَظْلُوم فَاِنَّهَا تستجاب وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يشْهد الصَّلَاتَيْنِ الْعشَاء وَالصُّبْح وَلَوْ حبوا فَلْيَفْعَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وسمى الرجل الْمُبْهم جَابِرا وَلَا يحضرني حَاله

❀❀ نخع قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء ﷜ کو سنا' جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' تم اپنا شمار مرحومین میں کرو' اور مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرو' کیونکہ وہ مستجاب ہوتی ہے' اور تم میں سے جو شخص دو نمازوں یعنی عشاء اور فجر (باجماعت) میں شریک ہوسکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہیے' خواہ اسے گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اس روایت کے آغاز میں مذکور مبہم شخص کا نام جابر ذکر کیا گیا ہے' لیکن اس کی حالت کیا ہے اس بارے مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

605/1 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْعشَاء فِي جمَاعَة فَقَدْ اَخذ بحظه من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابوامامہ ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ شب قدر میں سے اپنا حصہ حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

606 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُولُ من صلى فِيْ مَسْجد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تفوته الرَّكْعَة الاُوْلى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهُ بهَا عتقا مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ عَن عمر وَاَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ وَلَمْ يذكر لَفْظِهِ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة وَهُوَ الْمَازِنِي الْمدنِيّ لم يدْرك أنسا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس راتوں تک باجماعت نمازیوں ادا کرے' کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت بھی (جماعت کے ساتھ) فوت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا نام آگ سے آزاد لوگوں میں نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسماعیل کے حوالے سے' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث مرسل ہے' عمارہ بن غزیہ (یعنی جن کا اسم منسوب) مازنی' مدنی ہے' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

607 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجد فصلى رَكْعَتَيْنِ قبل الْفجر ثُمَّ جلس حَتّٰى يُصَلِّي الْفجر كتبت صَلَاته يَوْمَئِذٍ فِيْ صَلَاة الْاَبْرَار وَكتب فِيْ وَفد الرَّحْمٰن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن الْقَاسِم اَبِيْ عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرنے بعد مسجد میں آئے اور فجر کی پہلی دو رکعت (سنتیں) ادا کرے' پھر وہ بیٹھ جائے' پھر فجر کی نماز ادا کرے' تو اس کی اس دن کی وہ نماز' نیک لوگوں کی نماز میں نوٹ کی جاتی ہے' اور اس کا شمار پروردگار کے مہمانوں میں کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

608 - وَعَنْ اَبِيْ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْح فَقَالَ أشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ أشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اِن هَاتين الصَّلَاتَيْنِ أثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لأتيتموهما وَلَوْ حبوا على الركب الحَدِيْثٍ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَتقدم بِتَمَامِهِ فِيْ كَثْرَة الْجَمَاعَة

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھا لینے کے بعد دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں' منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری ہیں' اگر تم لوگوں کو یہ بات پتہ چل

Marfat.com

جائے کہ ان دونوں میں کتنا ثواب ہے' تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہو' خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ روایت اس سے پہلے' جماعت کی کثرت سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

609 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى الصُّبح فِيْ جمَاعَة فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه تَعَالٰى . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرلے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

610 - وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَاد فِيْهِ فَلَا تخفروا اللّٰه فِيْ عَهده فَمَنْ قَتله طلبه اللّٰه حَتّٰى يكبه فِي النَّار على وَجهه . رَوَاهُ مُسْلِم من حَدِيْثِ جُنْدُب وَتقدم فِي الصَّلَوَات الْخمس يُقَال أخفرت الرجل بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة إِذا نقضت عَهده

❀❀ یہی روایت انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کی خلاف ورزی نہ کرو' جو شخص اس (نمازی) کو قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا یہاں تک کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے پانچ نمازوں سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''اخفرت الرجل'' یعنی اس میں 'خ' ہے' یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب عہد کو توڑ دیا جائے۔

611 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غَدا إِلَى صَلَاة الصُّبْح غَدا براية الْإِيمَان وَمَنْ غَدا إِلَى السُّوق غَدا براية الشَّيْطَان . رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص (صبح کے وقت) صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے جاتا ہے' وہ ایمان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے' اور جو شخص (صبح کے وقت) بازار کی طرف جاتا ہے' وہ شیطان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

612 - وَرُوِيَ عَن ميثم رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلغنِي اَن الْملك يَغْدُو برايته مَعَ اَوَّل من يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِد فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتّٰى يرجع فَيدْخل بهَا منزله وَإِن الشَّيْطَان يَغْدُو برايته إِلَى السُّوق مَعَ اَوَّل من يَغْدُو فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتّٰى يرجع فيدخلها منزله

Marfat.com

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ عَاصِم وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ معرفة الصَّحَابَة وَغَيْرِهَا

❀❀ حضرت میثم رضی اللہ عنہ' جو ایک صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے:

''فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر صبح کے وقت اس شخص کے ساتھ جاتا ہے' جو صبح کے وقت سب سے پہلے مسجد کی طرف جاتا ہے' اور وہ فرشتہ مسلسل اس شخص کے ساتھ رہتا ہے' جب تک وہ بندہ واپس نہیں آتا' پھر وہ اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے' اور شیطان اپنا جھنڈا ساتھ لے کر صبح کے وقت بازار کی طرف جاتا ہے' اس شخص کے ساتھ' جو صبح سب سے پہلے بازار جاتا ہے' اور مسلسل اس شخص کے ساتھ رہتا ہے' جب تک وہ شخص واپس نہیں آ جاتا' پھر شیطان اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے

یہ روایت ابو عاصم نے نقل کی ہے اسے ابونعیم نے ''معرفۃ الصحابہ'' میں نقل کیا ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

613 - وَعَنْ اَبِيْ بكر بن سُلَيْمَان بن اَبِيْ حثمَة اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدَ سُلَيْمَان بن اَبِيْ حثْمَة فِيْ صَلَاة الصُّبْح وَاَن عمر غَدا اِلَى السُّوق ومسكن سُلَيْمَان بَيْن الْمَسْجِد والسوق فَمر على الشِّفَاء أم سُلَيْمَان فَقَالَ لَهَا لم أر سُلَيْمَان فِي الصُّبْح فَقَالَت لَهُ اِنَّهُ بَات يُصَلِّي فغلبته عَيناهُ قَالَ عمر لَهُ لَان أشهد صَلَاة الصُّبْح فِيْ جمَاعَة اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن أقوم لَيْلَة . رَوَاهُ مَالك

❀❀ سلیمان بن ابوحثمہ کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوحثمہ کو صبح کی نماز (باجماعت میں) غیر موجود پایا' بعد میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے' تو سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر سلیمان کی والدہ ''شفاء'' کے پاس سے ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شفاء سے دریافت کیا' سلیمان آج صبح کی نماز میں نظر نہیں آیا' تو اس خاتون نے بتایا کہ وہ ساری رات نوافل پڑھتا رہا تھا' اس لئے صبح کے وقت اس کی آنکھ لگ گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صبح کی نماز باجماعت میں شریک ہوؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں رات بھر نفل پڑھتا رہوں''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

614 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِيْ ظلمَة اللَّيْل اِلَى الْمَسَاجِد لَقِي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِنور يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه نَحْوه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مساجد کی طرف جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے ساتھ حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

615 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر

Marfat.com

الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَتَقَدَّمَ مَعَ غَيْرِهِ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکی میں چل کر مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور (نصیب ہونے) کی خوشخبری دے دو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس سے پہلے یہ روایت دیگر روایات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

20 - التَّرْهِيب من ترك حُضُور الْجَمَاعَة لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر با جماعت نماز میں شریک نہ ہونے کے متعلق ترہیبی روایات

616 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَلَمْ يمنعهُ من اتِّبَاعه عذر قَالُوْا وَمَا الْعذر قَالَ خوف أَوْ مرض لم تقبل مِنْهُ الصَّلَاة الَّتِي صلى

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَابْنُ مَاجَة بنحوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان سنے' تو کوئی عذر اس کے لئے اس اذان کی پیروی میں رکاوٹ نہ بنے لوگوں نے عرض کی: عذر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوف یا بیماری' اس شخص نے (اپنے گھر میں) جو نماز ادا کی ہوگی' وہ قبول نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس کو اس کی مانند نقل کیا ہے۔

617 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سمع النداء فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ إِلَّا من عذر . رَوَاهُ الْقَاسِم بن أصبغ فِي كِتَابه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے' تو اس کی نماز نہیں ہوتی' البتہ اگر کوئی عذر ہو تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت قاسم بن اصبغ نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

618 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من ثَلَاثَة فِي قَرْيَة وَلَا بَدو لَا تُقَام فيهم الصَّلَاة إِلَّا قد استحوذ عَلَيْهِم الشَّيْطَان فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَة فَإِنَّمَا يَأْكُل الذِّئْب من الْغنم القاصية . رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَزَاد

Marfat.com

رزين فِيْ جَامعه وَان ذِئب الْإِنْسَان الشَّيْطَان إِذا خلا بِهِ أكله وَتقدم حَدِيْثٍ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْه وَلَوْ انكُمْ صليتم فِيْ بُيُوتكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا المتخلف فِيْ بَيته لتركتم سنة نَبِيكُمْ وَلَوْ تركْتُمْ سنة نَبِيكُمْ لَضَلَلْتُمُ الحَدِيْثِ رَوَاهُ مُسْلِم وَابُوْ دَاوُد وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کسی بستی یا علاقے میں تین افراد رہتے ہوں اور اس جگہ پر نماز قائم نہ ہو تو شیطان ان لوگوں پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے' تو تم پر جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ بھیڑیا الگ ہونے والی بکری کو کھا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' رزین نے اپنی جامع میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''آدمی کے لئے' شیطان' بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے' جب آدمی تنہا ہو' تو شیطان اُسے کھا لیتا ہے''۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو' جس طرح جماعت میں شریک نہ ہونے والا شخص اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

619 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد وَلَوْ تركْتُمْ سنة نَبِيكُمْ لكفرْتُمْ ۔ وَتقدم حَدِيْثِ اَبِي اُمَامَةَ فِي الْمَعْنى مَرْفُوْعا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کرو گے' تو تم کفر کے مرتکب ہو گے''۔

اسی مفہوم سے متعلق حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے' جو مرفوع روایت کے طور پر نقل ہوئی ہے۔

620 - وَعَنْ معَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْجفَاء كل الْجفَاء وَالْكفْر والنفاق من سمع مُنَادِي اللّٰه يُنَادي اِلَى الصَّلَاة فَلَا يجيبه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ زبان بن فائد

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری کی پوری جفاء' کفر اور نفاق یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتے ہوئے سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے زبان بن فائد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

Marfat.com

621 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلطبراني قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسب الْمُؤمِن من الشَّقَاء والخيبة اَن يسمع الْمُؤَذِّن يثوب بِالصَّلاةِ فَلا يجيبه ۔ التثويب هَاهُنَا اسم لاِقَامَة الصَّلاة

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کی بدنصیبی اور رسوائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مؤذن کو نماز کے لئے اقامت کہتے ہوئے سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)''۔

یہاں لفظ تثویب سے مراد نماز کے لئے اقامت کہنا ہے۔

622 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد هَمَمْت اَن آمُر فتيتي فيجمعوا لي حزما من حطب ثُمَّ آتِيَ قوما يصلونَ فِي بُيُوتهم لَيست بهم عِلّة فأحرقها عَلَيْهِم فَقِيلَ ليزِيد هُوَ ابْن الْاَصَم الْجُمُعَة عَنى اَوْ غَيرهَا قَالَ صمت أذناي إِن لم أكن سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يأثره عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر جُمُعَة وَلَا غَيرهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِي مُخْتَصرا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو ہدایت کروں وہ میرے لئے لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہیں اور انہیں کوئی علت لاحق نہیں ہوتی ہے اور پھر انہیں آگ لگادوں''۔

یزید بن اصم سے دریافت کیا گیا کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کی نماز مراد لی تھی یا کوئی اور نماز مراد لی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: میرے دونوں کان بہرے ہوجائیں اگر میں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے نہ سنا ہو لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس میں نہ تو جمعہ کا ذکر کیا تھا اور نہ ہی جمعہ کے علاوہ کسی اور نماز کا ذکر کیا تھا۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

623 - وَعَنْ عَمْرو بن أم مَكْتُوم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنا ضَرِير شاسع الدَّار ولي قَائِد لَا يلايمني فَهَلْ تَجِد لي رخصَة اَن اُصَلِّي فِي بَيْتِي قَالَ أتسمع النداء قَالَ نعم قَالَ مَا أجد لَك رخصَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم

حضرت عمرو بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نابینا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے اور کبھی مجھے ساتھ لانے والا بھی دستیاب نہیں ہوتا تو کیا آپ میرے لئے کوئی رخصت پاتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔

624 - وَفِي رِوَايَةٍ لاحمد عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتى الْمَسْجِد فَرَاَى فِي الْقَوْم

Marfat.com

رقة فَقَالَ اِنِّي لأهم اَن أجعَل للنَّاس اِمَامًا ثُمَّ أخرج فَلَا أقدر على اِنسَان يتخلّف عَن الصَّلَاة فِي بَيته اِلَّا أحرقته عَلَيْهِ فَقَالَ ابْن أم مَكْتُوم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن بيني وَبَيْنَ الْمَسْجِد نخلا وشجرا وَلَا أقدر على قَائِد كل سَاعَة أيسعني اَن اُصَلِّي فِي بَيْتِي قَالَ اَتسمع الْاِقَامَة قَالَ نعم قَالَ فائتها . وَاِسْنَاد هٰذِه جيد

قَوْلِه: شاسع الدَّار هُوَ بالشين الْمُعْجَمَة اَولا وَالسِّين وَالْعين الْمُهْمَلَتَيْنِ بعد الْاَلف اَي بعيد الدَّار وَلَا يلايمني اَي لَا يوافقني وَفِي نسخ اَبِي دَاوُد لَا يلاومني بِالْوَاو وَلَيْسَ بصواب قَالَه الْخطابِيّ وَغَيْرِه

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ بن الْمُنْذر روينَا عَن غير وَاحِد من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنهم قَالُوْا من سمع النداء ثُمَّ لم يجب من غير عذر فَلَا صَلَاة لَهُ مِنْهُم ابْن مَسْعُوْد وَاَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ وَقد رُوِيَ ذٰلِكَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يرى اَن حُضُور الْجَمَاعَات فرض عَطَاءٍ وَأحمد بن حَنْبَل وَاَبُوْ ثَوْر وَقَالَ الشَّافِعِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا أرخص لمن قدر على صَلَاة الْجَمَاعَة فِي ترك اِتيانها اِلَّا من عذر انْتهى . وَقَالَ الْخطابِيّ بعد ذكر حَدِيْث ابْن أم مَكْتُوم وَفِي هٰذَا دَلِيل على اَن حُضُور الْجَمَاعَة وَاجِب وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ ندبا لَكَانَ اَوْلى من يَسعهُ التَّخَلُّف عَنْهَا اَهْلِ الضَّرُوْرَة والضعف وَمَنْ كَانَ فِي مثل حَال ابْن أم مَكْتُوم وَكَانَ عَطَاءِ بن اَبِي رَبَاح يَقُوْلُ لَيْسَ لاَحَد من خلق اللّٰه فِي الْحَضَر وبالقرية رخصَة اِذا سمع النداء فِي اَن يدع الصَّلَاة . وَقَالَ الْاَوْزَاعِي لَا طَاعَة للوالد فِي ترك الْجُمُعَة وَالْجَمَاعَات انْتهى

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جوان سے (یعنی حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے) منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے لوگوں کی تعداد کم ملاحظہ فرمائی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو لوگوں کے لئے امام مقرر کروں اور پھر نکل کر جاؤں اور جس بھی انسان پر قابو پاؤں جو باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوا اور اپنے گھر میں تھا تو اسے آگ لگا دوں' حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اور مسجد کے درمیان کھجوروں کے درخت ہیں' دوسرے درخت ہیں' بعض اوقات کوئی ساتھ لانے والا نہیں ملتا' تو کیا میرے لیے کوئی گنجائش ہے؟ کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اقامت کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس میں شریک ہو'۔ اس روایت کی سند عمدہ ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''شاسع الدار'' اس میں پہلے 'ش' ہے اور اس کے بعد 'س' ہے' اور پھر 'ع' ہے' اس سے مراد گھر کا دور ہونا ہے' لفظ ''لا یلایمنی''، یعنی کبھی ایسا نہیں ہوتا اور ابوداؤد کے بعض نسخوں میں ''لاومنی''، یعنی 'و' کے ساتھ ہے' اور یہ درست نہیں ہے' یہ بات علامہ خطابی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: ہم نے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: جو شخص اذان سنے اور کسی عذر کے بغیر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو اس شخص کی نماز نہیں ہوتی ہے ان حضرات میں حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے' جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ باجماعت نماز میں شریک ہونا فرض

Marfat.com

ہے ان میں عطاء ابن ابی رباح' امام احمد بن حنبل' فقیہہ ابوثور شامل ہیں' امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہو' میں اس کو جماعت میں شریک نہ ہونے کے رخصت نہیں دوں گا' البتہ اگر کوئی عذر ہو' تو حکم مختلف ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

علامہ خطابی نے حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ذکر کرنے کے بعد یہ بات تحریر کی ہے: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جماعت میں شریک ہونا واجب ہے' اگر یہ مستحب ہوتا تو پھر زیادہ موزوں یہ تھا کہ جو لوگ مجبور ہیں اور کمزور ہیں' ان کے لئے جماعت ترک کرنے کی گنجائش ہوتی' یا وہ شخص جس کی حالت' حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ کی مانند ہوتی' عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے لئے بھی (یعنی کسی مرد کے لئے) حضر کے عالم میں اور بستی میں رہتے ہوئے (یعنی وہ نہ تو مسافر ہو اور نہ ہی کسی ویرانے میں موجود ہو) یہ رخصت نہیں ہے کہ جب وہ اذان سنے' تو نماز (باجماعت) کو ترک کرے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: جمعہ اور باجماعت نماز ترک کرنے میں' والدین کی اطاعت نہیں کی جائے گی' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

625 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل أعمى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لی قَائِد يقودنی اِلَی الْمَسْجِد فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يرخص لَهٗ يُصَلِّی فِیْ بَيته فرخص لَهٗ فَلَمَّا ولی دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تسمع النداء بِالصَّلَاةِ قَالَ نعم قَالَ فأجب

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جو مجھے ساتھ لے کر مسجد تک آسکے' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درخواست کی کہ آپ اسے یہ اجازت دیں کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرلے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی' جب وہ واپس مڑگیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور اس سے دریافت کیا: تم نماز کے لئے اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہو)۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حدیث 625: صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب یجب إتیان المسجد علی من سمع النداء - حدیث: 1079 مستخرج أبی عوانۃ - مبتدأ أبواب مواقیت الصلاۃ' ابتداء أبواب الصلوات وما فیہا - بیان إیجاب إتیان الجماعۃ والفریضۃ إذا نودی بہا بسکینۃ ووقار وحظر' حدیث: 985 المستدرك علی الصحیحین للحاکم - ومن کتاب الإمامۃ' أما حدیث عبد الرحمن بن مہدی - حدیث: 850 سنن أبی داود - کتاب الصلاۃ' باب فی التشدید فی ترك الجماعۃ - حدیث: 470 سنن ابن ماجہ - کتاب المساجد والجماعات' باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعۃ - حدیث: 790 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاۃ' باب من سمع النداء - حدیث: 1845 السنن الکبری للنسائی - ذکر الإمامۃ' المحافظۃ علی الصلوات الخمس حیث ینادی بہن - حدیث: 907 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنیین' حدیث عتبان بن مالك - حدیث: 16184 مسند عبد بن حمید - ابن أم مکتوم' حدیث: 496 معجم الصحابۃ لابن قانع - عمرو بن أم مکتوم وہو عمرو بن قیس بن زائدۃ بن' حدیث: 1094

Marfat.com

626 - وَعَنْ اَبِیْ الشَّعْثَاء الْمحَاربی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كُنَّا قعُوْدا فِی الْمَسْجد فَأذن الْمُؤَذّن فَقَامَ رجل من الْمَسْجد یمشی فَأتبعهُ اَبُوْ هُرَیْرَة بَصَره حَتّٰی خرج من الْمَسْجد فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة أما هٰذَا فَقَدْ عصى اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرہٖ وَتقدم

❀❀ ابوشعثاء محاربی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے مؤذن نے اذان دی تو مسجد میں سے ایک شخص اٹھ کر باہر جانے لگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ شخص مسجد سے باہر نکل گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

627 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أقبل ابْن أم مَكْتُوم وَهُوَ أعمى وَهُوَ الَّذِیْ أنزل فِیْهِ (عبس وَتَوَلّٰى اَن جَاءَهُ الْاَعْمٰى) عبس وَكَانَ رجلا من قُرَیْش اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ وَاُمی اَنا كَمَا ترانی قد دبرت سنی ورق عظمی وَذهب بَصرِی ولی قَائِد لَا یلایمنی قیاده اِیَّایَ فَهَلْ تَجد لی رخصَة اُصَلِّی فِیْ بَیْتِی الصَّلَوَات فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تسمع الْمُؤَذّن فِی الْبَیْت الَّذِیْ اَنْت فِیْهِ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أجد لَك رخصَة وَلَوْ یعلم هٰذَا الْمتخلف عَن الصَّلَاة فِی الْجَمَاعَة مَا لهٰذَا الْمَاشِی اِلَیْهَا لأتاها وَلَوْ حبوا على یَدَیْهِ وَرجلَیْهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد الالهانی عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ آئے وہ نابینا تھے یہ وہ صاحب ہیں جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''اس نے ماتھے پر بل ڈال دیے اور منہ پھیر لیا جب اس کے پاس نابینا شخص آیا''

حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش سے تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جیسا کہ آپ مجھے ملاحظہ فرما رہے ہیں میری عمر زیادہ ہوگئی ہے ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں بینائی رخصت ہو چکی ہے بعض اوقات مجھے ساتھ لے کر چلنے والا دستیاب نہیں ہوتا تو کیا آپ میرے لئے یہ رخصت پاتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں نمازیں ادا کرلیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم گھر میں مؤذن کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا ہوں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے شخص کو اگر اس کے اجروثواب کا پتہ چل جائے کہ اس کے لئے چل کر جانے والے کو کتنا اجروثواب ملتا ہے تو وہ اس میں ضرور شریک ہو خواہ اسے پاؤں اور ہاتھوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں علی بن یزید الہانی اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

628 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى ابْن ام مَكْتُوم النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن منزلی شاسع وَاَنا مكفوف الْبَصَر وَاَنا اسمع الْاَذَان قَالَ فَاِن سَمِعت الْاَذَان فاجب وَلَوْ حبوا اَوْ زحفا

Marfat.com

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَمْ يقل اَوْ زحفا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا گھر دور ہے اور میری بینائی رخصت ہو چکی ہے لیکن میں اذان کی آواز سن لیتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اذان کی آواز سنتے ہو تو تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہو) خواہ تمہیں گھسٹ کر یا سرین کے بل چل کر آنا پڑے۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں ''یا سرین کے بل''۔

629 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة فَقَالَ هٰذَا فِي النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے اور رات کے وقت نوافل پڑھتا ہے لیکن باجماعت نماز میں یا جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

630 - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من سمع حَيّ على الْفَلاح فَلَمْ يجب فَقَدْ ترك سنة مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہی یہ بات بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص حی علی الفلاح سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

631 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لينتهين رجال عَن ترك الْجَمَاعَة اَوْ لَاحرقن بُيُوتهم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة الزبرقان بن عَمْرو الضمرِي عَن اُسَامَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یا تو لوگ باجماعت نماز ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زبرقان بن عمرو ضمری کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم زبرقان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا ہے۔

632 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَارغًا صَحِيحا فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ

Marfat.com

رَوَاہُ الْحَاکِم من رِوَایَۃِ اَبِیْ بکر بن عَیَّاش عَنْ اَبِیْ حُصَیْن عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد
قَالَ الْحَافِظ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الصَّحِیْح وَقفه

ابن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان کی آواز سنے اور وہ فارغ ہو اور تندرست ہو اور پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابوبکر بن عیاش کی ابوحصین کے حوالے سے ابن بریدہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

21 - التَّرْغِیْب فِیْ صَلَاۃ النَّافِلَۃ فِی الْبُیُوت

باب: نوافل گھر میں ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

633 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجعلوا من صَلَاتکُمْ فِیْ بُیُوتکُمْ وَلَا تتخذوھا قبورا . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی نمازوں میں کچھ حصہ اپنے گھروں کے لئے رکھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

634 - وَعَنْ جَابر ھُوَ ابْن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اذا قضی اَحَدُکُمْ الصَّلَاۃ فِیْ مَسْجده فليجعل لبيته نَصِيبا من صَلَاته فَاِن اللّٰہ جَاعل فِیْ بَیته من صَلَاته خیرا
رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرہ وَرَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحه من حَدِیْثِ اَبِیْ سعید

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں اپنی (فرض) نماز مکمل کر لے' تو اسے اپنی (نفل) نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھنا چاہیے کیونکہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

635 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْبَیْت الَّذِیْ یذکر اللّٰہ فِیْہِ وَالْبَیْت الَّذِیْ لَا یذکر اللّٰہ فِیْہِ مثل الْحَیّ وَالْمَیِّت . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا' ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا أفضل الصَّلاة فِيْ بَيْتِيْ اَوْ الصَّلاة فِي الْمَسْجد قَالَ اَلا ترى اِلٰى بَيْتِيْ مَا أقربه من الْمَسْجِد فَلَان اُصَلِّي فِيْ بَيْتِيْ اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن اُصَلِّي فِي الْمَسْجد اِلَّا اَن تكون صَلَاة مَكْتُوْبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کونسی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے میرا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا' یا مسجد میں نماز ادا کرنا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے میرا گھر دیکھا ہے' وہ مسجد کے کتنا قریب ہے' لیکن اس کے باوجود میں گھر میں (نفل) نماز ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں (نفل) نماز ادا کروں' البتہ فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

637 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج نفر من اَهْلِ الْعرَاق اِلٰى عمر فَلَمَّا قدمُوا عَلَيْهِ سَاَلُوْهُ عَنْ صَلَاة الرجل فِيْ بَيته فَقَالَ عمر سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أما صَلَاة الرجل فِيْ بَيته فنور فنوروا بُيُوتكُمْ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ ان کے پاس پہنچے' تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آدمی کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک آدمی کے اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنے کا تعلق ہے' تو یہ ایک نور ہے' تو تم اپنے گھروں کو نورانی کرو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

638 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صلوا اَيهَا النَّاس فِيْ بُيُوتكُمْ فَاِن أفضل صَلَاة الْمَرْء فِيْ بَيته اِلَّا الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة .

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کرو! کیونکہ آدمی کی سب سے زیادہ فضیلت والی (نفل) نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے' البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

Marfat.com

639 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ رَفعه قَالَ فضل صَلَاة الرجل فِيْ بَيته على صَلَاته حَيْثُ يرَاهُ النَّاس كفضل الْفَرِيضَة على التَّطَوُّع

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ ایک صحابی بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

''آدمی کا اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا اس کے (نفل) نماز کو اس جگہ پر ادا کرنے' جہاں لوگ اسے دیکھ رہے ہوں' سے اتنی فضیلت رکھتا ہے' جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو عمدہ ہوگی۔

640 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا بُيُوتكُمْ بِبَعْض صَلَاتكُمْ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی (نفل) نمازوں میں سے بعض کے ذریعے اپنے گھروں کی عزت افزائی کرو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

22 - التَّرْغِيب فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

باب: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

641 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاة مَا دَامَت الصَّلَاة تحبسه لَا يمنعهُ اَن يَنْقَلِب اِلٰى اَهله اِلَّا الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ أَثْنَاء حَدِيْثٍ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اس وقت تک مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو' اور اس کے اپنے گھر واپس جانے میں صرف نماز رکاوٹ ہو''۔

یہ روایت امام بخاری نے ایک حدیث کے دوران نقل کی ہے اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

642 - وللبخاري اِن اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاة مَا دَامَت الصَّلَاة تحبسه وَالْمَلَائِكَة تَقول اللَّهُمَّ اغْفِر لَهُ اللَّهُمَّ ارحمه مَا لم يقم من مُصَلَّاهُ اَوْ يحدث

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو اور اس دوران فرشتے یہ کہتے ہیں اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی جائے نماز سے اٹھ نہیں جاتا' یا اسے حدث لاحق نہ

Marfat.com

ہو جاتا"۔

643 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد قَالَ لَا یَزَالُ العَبْدُ فِیْ صَلَاۃ مَا کَانَ فِیْ مُصَلَّاہُ یَنْتَظِر الصَّلَاۃ وَالْمَلَائِکَة تَقول اَللّٰھُمَّ اغْفِر لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارحمه حَتّٰی یَنْصَرِف اَوْ یحدث قیل وَمَا یحدث قَالَ یفسو اَوْ یضرط

وَرَوَاہُ مَالك مَوْقُوْفًا عَنْ نعیم بن عبد اللّٰہ المجمر اَنه سمع اَبَا هُرَیْرَة یَقُوْلُ: اِذا صلی اَحَدُکُمْ ثُمَّ جلس فِیْ مُصَلَّاہُ لم تزل الْمَلَائِکَة تصلی عَلَیْهِ اَللّٰھُمَّ اغْفِر لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارحمه فَاِن قَامَ من مُصَلَّاہُ فَجَلَسَ فِی الْمَسْجِد یَنْتَظِر الصَّلَاۃ لم یزل فِیْ صَلَاۃ حَتّٰی یُصَلِّی

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدمی مسلسل نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے اور نماز کا انتظار کررہا ہوتا ہے فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ نہیں جاتا' یا اسے حدث لاحق نہیں ہو جاتا" (شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا گیا: حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کی ہوا خارج نہیں ہوتی' آواز کے ساتھ یا آواز کے بغیر"۔

یہ روایت امام مالک نے موقوف روایت کے طور پر نعیم بن عبد اللہ مجمر سے نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر لے اور پھر اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں (وہ کہتے ہیں:) اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے' تو اے اللہ! تو اس پر رحم کر! اگر وہ شخص اپنی جائے نماز سے اٹھ جائے اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتا"۔

644 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أخر لَیْلَة صَلَاۃ الْعشَاء اِلٰی شطر اللَّیْل ثُمَّ اَقبل بِوَجْهِهٖ بَعْدَمَا صلی فَقَالَ صلی النَّاس ورقدوا وَلَمْ تزالوا فِیْ صَلَاۃ مُنْذُ انتظرتموها

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف رات تک مؤخر کردیا پھر آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگوں نے نماز پڑھ بھی لی اور وہ سو بھی گئے لیکن تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کررہے تھے مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوئے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

645 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن هٰذِهِ الْاٰیَة (تَتَجَافٰی جنوبهم عَنِ الْمَضَاجِع) السجدۃ نزلت فِیْ انْتِظَار الصَّلَاۃ الَّتِیْ تدعی الْعَتَمَة ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت: "ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں" یہ آیت اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس کو "عتمہ" (یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

646 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صلينا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمغرب فَرجع من رَجَعَ وعقب من عقب فجَاء رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرعا قد حفزه النَّفس قد حسر عَنْ رُكْبَتَيْهِ قَالَ اَبْشِرُوْا هٰذَا ربكُمْ قد فتح بَابا من اَبْوَاب السَّمَاء يباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ قد قضوا فَرِيضَة وهم ينتظرُوْنَ اُخْرَى . رَوَاهُ ابْن مَاجه عَنْ اَبِيْ اَيُّوْب عَنْهُ وَرُوَاته ثِقَات وَاَبُوْ اَيُّوْب هُوَ المراغي الْعَتكِي ثِقَة مَا أرَاهُ سمع عبد اللّٰه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حفزه النَّفس هُوَ بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْفَاء وبعدهما زَاي اَي سَاقه وتعبه من شدَّة سَعْيه

وحسر هُوَ بِفَتْح الْحَاء وَالسِّين الْمُهْملَتَيْنِ اَي كشف عَنْ رُكْبَتَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کر لی پھر جس نے واپس جانا تھا وہ واپس چلا گیا اور جس نے ٹھہرنا تھا وہ ٹھہرا رہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس پھولا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنوں سے اپنا کپڑا اٹھایا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو! تمہارے پروردگار نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرما رہا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جنہوں نے ایک فرض ادا کر دیا ہے اور اب یہ دوسرے کے منتظر ہیں"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوایوب نامی راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں ابوایوب نامی راوی کا اسم منسوب "مراغی عتکی" ہے اور یہ ثقہ ہے تاہم اس کے بارے میں میری یہ رائے نہیں ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہوگا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ "حفزہ النفس" اس میں 'ح' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ف' ہے اور ان کے بعد 'ز' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ چلتے ہوئے آئے اور تیز چلنے کی وجہ سے آپ نے اپنے آپ کو تھکاوٹ کا شکار کیا۔

لفظ "حسر" 'ح' پر زبر ہے اور 'س' پر بھی زبر ہے اس سے مراد یہ ہے: گھٹنوں سے کپڑا اٹھانا۔

647 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَصَلَاة فِيْ اِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِيْ عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک نماز کے بعد دوسری نماز' یوں ادا کرنا کہ ان کے درمیان کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو یہ علیین میں نام نوٹ کیے جانے کا باعث ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ مکمل طور پر اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

649 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره وَاِعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ مسجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

650 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا جلس فِيْ مُصَلَّاهُ بعد الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة وصلاتهم عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ وَاِن جلس ينْتَظر الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ وصلاتهم عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه . رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْهِ عَطَاءِ بن السَّائِب

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' تو فرشتے اس کے لئے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی اس کے لئے دعا یہ ہوتی ہے: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے'' اگر آدمی بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں ان کی اس کے لئے دعا یہ ہوتی ہے: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' اے اللہ! تو اس پر رحم کر''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے۔

651 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ منتظر الصَّلَاة بعد الصَّلَاة كفارس اشْتَدَّ بِهِ فرسه فِيْ سَبِيْل اللّٰه على كشحه وَهُوَ فِي الرِّبَاط الْاَكْبَر

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاد اَحْمد صَالح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا شخص گھڑ سوار کی مانند ہے جو اپنے گھوڑے کو اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ گھڑ سوار بڑی پہرا داری کر رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام احمد کی سند صالح ہے۔

652 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّي فِيْ أحسن صُوْرَة فَقَالَ لي يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْك قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْن كَتِفي حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْن ثدي اَوْ قَالَ فِيْ نحرِي

حدیث 652: الجامع للترمذی' أبواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب: ومن سورۃ ص' حدیث: 3238' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 3377' مسند عبد بن حمید - مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ' حدیث: 683' مسند أبی یعلی الموصلی - أول مسند ابن عباس' حدیث: 2551

Marfat.com

فَعلمت مَا فِی السَّمٰوٰات وَمَا فِی الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ یَا مُحَمَّد اَتَدْرِی فِیمَ یَخْتَصِم الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قلت نَعَمْ فِی الدَّرَجَات وَالْکَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَی الْجَمَاعَات وإسباغ الْوضُوء فِی السبرات وانتظار الصَّلَاۃ بعد الصَّلَاۃ وَمَنْ حَافظ عَلَیْهِنَّ عَاشَ بِخَیر وَمَاتَ بِخَیر وَکَانَ من ذنُوبه کَیَوْم وَلدته أمه الْحَدِیْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَتقدم بِتَمَامِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا' یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' میرا پروردگار میرے پاس سب سے زیادہ خوبصورت شکل وصورت میں آیا اور اس نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے' پروردگار نے دریافت کیا: تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا' تو پروردگار نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی گردن میں محسوس کی' تو میں نے وہ چیزیں جان لیں' جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مشرق میں ہیں' اور مغرب میں ہیں' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جان گئے ہو؟ کہ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ درجات کے بارے میں' کفارات کے بارے میں' باجماعت نماز کے لئے پیدل چل کر جانے کے بارے میں' سردی کے عالم میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں (اور اس بارے میں) کہ جو شخص ان نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ہمراہ مرے گا اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں گا' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا (یعنی ملاء اعلیٰ ان سب چیزوں کے بارے میں) گفتگو کر رہے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

653 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلکم علی مَا یکفر اللّٰه بِهِ الْخَطَایَا وَیزِید بِهٖ فِی الْحَسَنَات قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إسباغ الْوضُوء اَوْ الطّهُور فِی المکاره وَکَثْرَة الخطا اِلَی الْمَسْجد وَالصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَا من اَحَد یخرج من بَیته متطهرا حَتّٰی یَاتِی الْمَسْجد فَیصَلی فِیْهِ مَعَ الْمُسْلِمین اَوْ مَعَ الإمَام ثُمَّ یَنْتَظر الصَّلَاة الَّتِیْ بعْدهَا اِلَّا قَالَت الْمَلَائِکَة اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه

الْحَدِیْثِ رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَاللَّفْظ لَهُ والدارمی فِیْ مُسْنده

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور جس کی وجہ سے

Marfat.com

نیکیوں میں اضافہ کردیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' اچھی طرح طہارت حاصل کرنا) زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا' ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا' جو بھی شخص وضو کرنے کے بعد اپنے گھر سے نکلے اور مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) امام کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے پھر اس کے بعد والی نماز کا انتظار کرنے لگے' تو فرشتے کہتے ہیں: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے' اے اللہ! تو اس پر رحم کر!''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام دارمی نے اسے اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

654 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ ثَلَاث كَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات وَثَلَاث منجيات وَثَلَاث مهلكات فَاما الْكَفَّارَات فإسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات وَأما الدَّرَجَات فإطعام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام وَأما المنجيات فالعدل فِي الْغَضَب وَالرِّضَا وَالْقَصْد فِي الْفقر والغنى وخشية اللّٰه فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة وَأما المهلكات فشح مُطَاع وَهوى مُتبع وَإِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَهُوَ مَرْوِيّ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَاَسَانِيده وَإِن كَانَ لَا يسلم شَيْءٌ مِنْهَا من مقَال فَهُوَ بمجموعها حسن إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى السبرات جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''تین چیزیں ہیں' جو کفارہ بنتی ہیں' تین چیزیں ہیں' جو درجات (میں اضافہ کا باعث بنتی ہے) تین چیزیں ہیں' جو نجات دلاتی ہیں اور تین چیزیں ہیں' جو ہلاکت کا شکار کروادیتی ہیں' جہاں تک کفارہ بننے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانا ہے' جہاں تک درجات میں (اضافہ کرنے کا باعث بننے والی چیزوں کا تعلق ہے) تو وہ کھانا کھلانا' سلام پھیلانا' اور رات کو' جب لوگ سور ہے ہوں' اس وقت نوافل ادا کرنا ہے' جہاں تک نجات دلوانے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ غصے اور رضامندی' ہر حال میں انصاف سے کام لینا' اور غربت اور خوشحالی ہر حالت میں میانہ روی اختیار کرنا اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر' اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنا ہے' جہاں تک ہلاک کروانے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ ایسی کنجوسی ہے جس کی اطاعت کی جائے' ایسی نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' اور اس کی تمام اسانید اگرچہ کلام سے خالی نہیں ہیں' لیکن مجموعی طور پر یہ ''حسن'' بنتی ہیں' اگر اللہ نے چاہا۔

(متن کے لفظ) ''السبرات'' لفظ' سبرۃ' کی جمع ہے' اور اس سے مراد شدید سردی ہے۔

Marfat.com

655 - وَعَنْ دَاوُد بن صَالح قَالَ قَالَ لي اَبُوْ سَلَمَة يَا ابْن أخي تَدْرِي فِيْ اَى شَيْءٍ نزلت (اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابطُوا) آل عمران قلت لَا قَالَ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يَقُوْلُ لم يكن فِيْ زَمَان النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْو يرابط فِيْهِ وَلٰكِن انْتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ داؤد بن صالح بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی تھی؟

''تم صبر سے کام لو' ثابت قدم رکھو اور پہرہ داری کرو''۔

میں نے کہا: جی نہیں! تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں' تو کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی جس میں پہرہ داری کی ضرورت ہوتی' اس سے مراد ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

656 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج من بَيته حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِه أطول مِنْهُ اِلَّا انه قَالَ والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد . قَوْلِهِ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت اَى أجره كَاَجر الْمُصَلِّي قَائِما مَا دَامَ قَاعِدا ينْتَظر الصَّلَاة لِاَن الْمُرَاد بِالْقُنُوتِ هُنَا الْقيام فِي الصَّلَاة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز (کے انتظار) میں بیٹھنے والا شخص (نماز میں) کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہے' اور اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے' جس وقت وہ اپنے گھر سے نکلا تھا' اس وقت سے لے کر' اس وقت تک جب تک وہ گھر واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اسے امام احمد اور دیگر حضرات نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نماز کی رعایت کرتے ہوئے بیٹھنے والا شخص' کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہے''۔

یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر' مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''نماز پر بیٹھنے والا شخص کھڑے شخص کی مانند ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ نماز کے لئے بیٹھنے والا شخص' اس نمازی کی مانند ہے جو کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے جب تک وہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو کیونکہ یہاں قنوت سے مراد نماز کی حالت میں کھڑے ہونا ہے۔

657 - وَعَنْ امْرَاَة من المبايعات رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا قَالَت جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَصْحَابه من بني سَلمَة فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَاما فَاَكل ثُمَّ قربنا اِلَيْهِ وضُوءاً فَتَوَضَّاَ ثُمَّ أقبل على اَصْحَابه فَقَالَ اَلا

Marfat.com

أخبركُمْ بمكفرات الْخطَايَا قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجد وانتظار الصَّلاة بعد الصَّلاة . رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه رجل لم يسم وَبَقِيَّة اِسْنَاده مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک خاتون بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ کے ساتھ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے' ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ کھانا پیش کیا' آپ ﷺ نے اسے کھالیا' پھر ہم نے آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی پیش کیا' تو آپ ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے بتاؤں؟ جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' اس کی سند کے باقی تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

23 - التَّرْغِيْب فِي الْمُحَافظَة على الصُّبْح وَالْعصر

باب: صبح اور عصر کی نماز کی حفاظت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

658 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى البردين دخل الْجنَّة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم البردان هما الصُّبْح وَالْعصر

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد صبح اور عصر کی نمازیں ہیں۔

659 - وَعَنْ اَبِيْ زهيرة عمَارَة بن رويبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ لن يلج النَّار اَحَد صلى قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا يَعْنِيْ الْفجر وَالْعصر . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوزہیرہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی (فجر کی نماز) اور اس کے غروب ہونے سے پہلے والی (عصر کی) نماز ادا کرتا ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد فجر اور عصر کی نمازیں تھیں۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

660 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْجَعِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من

Marfat.com

صلى الصُّبح فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه وحسابه على الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا الْهَيْثَم بن يمَان وَتكلم فِيْهِ فللحديث شَوَاهِد . اَبُوْ مَالك هُوَ سعد بن طَارق

❀❀ ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کر لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ہیثم بن یمان نامی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے لیکن اس حدیث کے دیگر شواہد موجود ہیں۔

ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق ہے۔

661 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبح فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه فَلَا يطلبنكم اللّٰه من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه على وَجهه فِيْ نَار جَهَنَّم . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کر لے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب نہ لے کیونکہ جس شخص سے وہ اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب لے گا اور پھر اس شخص کی گرفت کرے گا تو اس شخص کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم کی آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

662 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْغَدَاة فأصيبت ذمَّته فَقَدْ استبيح حمى اللّٰه وأخفرت ذمَّته وَاَنا طَالب بِذِمَّتِهِ . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور پھر اس (کو ملنے والی) پناہ کو نقصان پہنچایا جائے تو گویا اللہ تعالیٰ کی حفاظتی چیز کو مباح قرار دیا گیا اور اس کی (دی ہوئی) پناہ کی خلاف ورزی کی گئی (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) میں اس کی پناہ کا حساب لوں گا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

663 - وَعَنْ اَبِيْ بصرة الْغِفَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْر بالمخمص وَقَالَ اِن هٰذِهِ الصَّلَاة عرضت على من كَانَ قبلكُمْ فضيعوها وَمَنْ حَافظ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أجره مرَّتَيْنِ الحَدِيْث . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ . المخمص بِضَم الْمِيم وَفتح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْمِيم جَمِيعًا وَقِيلَ بِفَتْح الْمِيم وَسُكُون الْخَاء وَكسر الْمِيم بعدهَا وَفِيْ آخِره صَاد مُهْملَة اسْم طَرِيْق

❀❀ حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز تم سے پہلے والے لوگوں کے سامنے پیش کی گئی تو ان لوگوں نے اسے ضائع کر دیا جو شخص اس

Marfat.com

نماز کو با قاعدگی سے ادا کرے گا اس کو اس کا اجر دُگنا ملے گا'' ..... الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''مخمص'' میں 'م' پر 'پیش' ہے اور 'خ' پر 'زبر' ہے اس کے بعد 'م' ہے ایک قول کے مطابق 'م' پر بھی 'زبر' ہے اور ایک قول کے مطابق 'م' ساکن ہے اور ایک قول کے مطابق 'خ' ساکن ہے اور 'م' پر 'زیر' ہے اس کے آخر میں 'ص' ہے یہ ایک راستے کا نام ہے۔

664 - وَعَنْ اَبِی بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبح فِیْ جمَاعَة فَهُوَ فِیْ ذمَّة اللّٰه فَمَنْ اَخْفَر ذمَّة اللّٰه كَبه اللّٰه فِی النَّار لوجهه

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَرجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کر لے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور ان کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

665 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِیْ ذمَّة اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلَا تخفروا اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِیْ ذمَّته فَاِنَّهٗ من اَخْفَر ذمَّته طلبه اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَتّٰى يكبه على وَجهه . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط بِنَحْوِهٖ

وَفِیْ اَوَّل قصَّة: وَهُوَ اَن الْحجَّاج امر سَالم بن عبد اللّٰه بقتل رجل فَقَالَ لَهُ سَالم أصليت الصُّبْح فَقَالَ الرجل نعم فَقَالَ لَهُ انْطَلِقْ فَقَالَ لَهُ الْحجَّاج مَا مَنعك من قَتله فَقَالَ سَالم حَدثنِیْ اَبِیْ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الصُّبْح كَانَ فِیْ جوَار اللّٰه يَوْمه فَكرِهْت اَن أقتل رجلا أجاره اللّٰه فَقَالَ الْحجَّاج لِابْنِ عُمَرَ اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْن عمر نعم

قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْاَوَّلٰى ابْن لَهِيعَة وَفِی الثَّانِيَة يحيى بن عبد الحميد الْحمانِی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے' وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے' تو تم لوگ اللہ کی پناہ کی خلاف ورزی نہ کرو' کیونکہ جو شخص اللہ کی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا' یہاں تک کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے (جہنم میں) ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

اس واقعہ کے آغاز میں یہ مذکور ہے: حجاج بن یوسف نے سالم بن عبداللہ کو حکم دیا کہ ایک شخص کو قتل کر دیں' تو سالم نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے صبح کی نماز ادا کی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو سالم نے اس سے کہا: تم چلے جاؤ! حجاج نے

Marfat.com

سالم سے دریافت کیا: آپ نے اسے کیوں قتل نہیں کیا؟ تو سالم نے جواب دیا: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرلے' وہ اس دن کے لئے اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے''۔

تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ایک ایسے شخص کو قتل کروں' جسے اللہ تعالیٰ نے پناہ دی ہوئی ہو' بعد میں حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

حافظ کہتے ہیں: پہلے والی روایت کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے' اور دوسری روایت سند کی میں یحیٰ بن عبدالحمید حمانی نامی راوی ہے۔

666 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِیْ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسألهم رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بهم كَيْفَ تركْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه فِیْ اِحْدَى رواياته قَالَ: تَجْتَمِع مَلَائِكَة اللَّيْل وملائكة النَّهَار فِیْ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الْعَصْر فيجتمعون فِیْ صَلَاة الْفجْر فتصعد مَلَائِكَة اللَّيْل وَتثبت مَلَائِكَة النَّهَار ويجتمعون فِیْ صَلَاة الْعَصْر فتصعد مَلَائِكَة النَّهَار وتبيت مَلَائِكَة اللَّيْل فيسألهم رَبُّهُمْ كَيْفَ تركْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ أتيناهم وهم يصلونَ وتركناهم وهم يصلونَ فَاغْفِر لَهُمْ يَوْم الدّين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے پاس آتے ہیں' وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں' جنہوں نے تمہارے درمیان رات بسر کی ہوتی ہے' تو ان کا پروردگار ان سے سوال کرتا ہے' حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے ان کو چھوڑا تھا' تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی مختصر روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' جب وہ فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' تو رات والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے نیچے ٹھہر جاتے ہیں پھر وہ عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر دن والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات والے فرشتے رات گزارنے کے لئے نیچے رہ جاتے ہیں (جو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا تو وہ عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم نے انہیں چھوڑا تو اس وقت بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے' اس لیے تو قیامت کے دن ان بندوں کی مغفرت کر دینا''۔

Marfat.com

24 - التَّرْغِيْب فِيْ جُلُوس الْمَرْءِ فِيْ مُصَلَّاهُ بعد صَلَاة الصُّبح وَصَلَاة الْعَصر

باب: آدمی کے صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی نماز جگہ پر بیٹھے رہنے سے متعلق ترغیبی روایات

667 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبح فِي جماعَة ثُمَّ قعد يذكر الله حتى تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ كَانَت لَهُ كَاَجر حجَّة وَعمرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّة تَامَّة تَامَّة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر وہ دو رکعت ادا کرے تو اس شخص کو حج اور عمرہ کرنے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''مکمل مکمل مکمل''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

668 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن أقعد اُصَلِّي مَعَ قوم يذكرُوْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى من صَلَاة الْغَدَاة حَتّٰى تطلع الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيّ من اَن أعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِيل وَلَاَن أقعد مَعَ قوم يذكرُوْنَ اللّٰهِ من صَلَاة الْعَصْر اِلٰى اَن تغرب الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيّ من اَن أعتق اَرْبَعَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى . قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ اَحَبَّ اِلَيّ من اَن أعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِيل دِيَة كل وَاحِد مِنْهُم اثْنَا عشر ألفا . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا بالشطر الْاَوَّل اِلَّا انه قَالَ اَحَبَّ اِلَيّ مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں جو صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج نکلنے تک ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں اور میں عصر کی نماز سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں چار افراد کو آزاد کروں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے دونوں مقامات پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں'' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی دیت (یعنی قیمت) بارہ ہزار ہو''۔

امام ابن ابودنیا نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

669 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قعد فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِف مِنْ صَلَاة الصُّبْح حَتّٰى يسبح رَكْعَتَي الضُّحَى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خيرا غفر لَهُ خطاياه وَاِن

Marfat.com

كَانَت اَكثر من زبد الْبَحر ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى وَاَظنهُ قَالَ من صلى صَلَاة الْفجْر ثُمَّ قعد يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس وَجَبت لَهُ الْجنَّة ۔ قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الثَّلَاثَة من طَرِيق زبان بن فائد عَن سهل وَقد حسنت وصححها بَعضهم

❀❀ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعت ادا کر لے وہ اس دوران صرف بھلائی کی بات کرے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے خواہ وہ سمند کی جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے میرا خیال ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: ان تینوں محدثین نے یہ روایت زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اس روایت کو بعض حضرات نے حسن قرار دیا ہے اور بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔

670 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من صلى الْفجْر ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَربع رَكْعَات لم تمس جلده النَّار وَأخذ الْحسن بجلده فمده ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہو جائے تو پھر وہ دو رکعت ادا کرے یا چار رکعت ادا کرے تو اس کی جلد کو آگ نہیں چھوئے گی''۔

اس روایت کے راوی حسن بصری نے اپنی جلد کو پکڑ کر اسے کھینچ کر یہ الفاظ نقل کیے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

671 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن أقعد أذكر اللّٰه تَعَالٰى وأكبره وأحمده وأسبحه وأهلله حَتّٰى تطلع الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيّ من اَن أعتق رقبتين من ولد اِسْمَاعِيل وَمَنْ بعد الْعَصْر حَتّٰى تغرب الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيّ من اَن أعتق اَربع رقبات من ولد اِسْمَاعِيل ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں (فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد) بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں اس کی کبریائی بیان کرتا رہوں اس کی حمد کرتا رہوں سبحان اللہ پڑھتا رہوں لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہوں جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو غلام آزاد کروں اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک یہ کرتا رہوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

672 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى صَلَاة الْغَدَاة فِيْ جمَاعَة ثُمَّ جلس يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ انْقَلب بِاَجر حجَّة وَعمرَة

Marfat.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده جيد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرے اور پھر بیٹھ کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے' پھر اٹھ کر دو رکعت ادا کرے' تو وہ حج اور عمرے کے (اجر و ثواب کے) ہمراہ واپس جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے۔

673 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْفجر لم يقم من مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلاة وَقَالَ من صلى الصُّبْح ثُمَّ جلس فِيْ مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلاة كَانَ بِمَنْزِلَة عُمْرَة وَحجَّة مُتَقَبّلَتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الْفضل بن الْمُوفق فَفِيْهِ كَلام

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چاشت کی' یا اشراق کی) نماز ادا نہیں کر لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد' اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' یہاں تک کہ (اشراق یا چاشت کی) نماز ادا کرنے کے بعد اٹھے' تو یہ مقبول حج اور عمرہ کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف فضل بن موفق نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

674 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غابر اَن اُمَامَةَ وَعتبَة بن عبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى صَلَاة الصُّبْح فِيْ جمَاعَة ثُمَّ ثَبت حَتّٰى يسبح لله سبْحَة الضُّحَى كَانَ لَهُ كَاَجر حَاج ومعتمر تَاما لَهُ حجه وعمرته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَبَعض رُوَاته مُخْتَلف فِيْهِ وَلِلْحَدِيْثِ شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ عبداللہ بن غابر بیان کرتے ہیں حضرت امامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد' اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چاشت کی نماز ادا کرے' تو اس شخص کو حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے شخص کا سا اجر ملتا ہے' جس نے اپنے حج اور عمرے کو مکمل ادا کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے بعض راویوں کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' لیکن اس حدیث کے شواہد بہت سے ہیں۔

675 - وَرُوِيَ عَنْ عَمْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعت أم الْمُؤْمِنِيْنَ تَعْنِيْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقول سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْفجر اَوْ قَالَ الْغَدَاة فَقعدَ فِيْ مَقْعده فَلَمْ يلغ بِشَيْءٍ من اَمر الدُّنْيَا وَيذكر اللّٰه حَتّٰى يُصَلِّي الضُّحَى اَربع رَكْعَات خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه لَا ذَنْب لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ

Marfat.com

❀❀ سیّدہ عمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُم المومنین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ان کی مراد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص فجر کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے' اور اس دوران دنیا سے متعلق کوئی لغو حرکت نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ چاشت کی نماز کی چار رکعت ادا کرلے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

676 - وَرُوِىَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث بعثا قبل نجد فغنموا غَنَائِم كَثِيْرَة وأسرعوا الرّجْعَة فَقَالَ رجل منا لم يخرج مَا رَاَينَا بعثا اَسْرع رَجْعَة وَلَا أفضل غنيمَة من هٰذَا الْبَعْث فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ادلكم على قوم أفضل غنيمَة وأسرع رَجْعَة قوم شهدُوا صَلَاة الصُّبْح ثُمَّ جلسُوا يذكرُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى طلعت الشَّمْس اُولٰئِكَ اَسْرع رَجْعَة وَأفضل غنيمَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ فِى الدَّعْوَات من جَامعه وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِى هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَذكر الْبَزَّار فِيْهِ اَن الْقَائِل مَا رَاَينَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ وَقَالَ فِىْ آخِره فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بكر اَلا ادلك على مَا هُوَ اَسْرع إِيابا وَأفضل مغنما من صلى الْغَدَاة فِىْ جمَاعَة ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی' ان لوگوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا اور وہ لوگ جلدی بھی واپس آ گئے' تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ گئی ہو اور جسے اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری رہنمائی ان لوگوں کی طرف نہ کروں جنہیں ان سے زیادہ غنیمت حاصل ہوتی ہے' اور وہ زیادہ جلدی فارغ ہو جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اس وقت تک' جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا ہے' تو یہ لوگ واپس بھی زیادہ جلدی آ جاتے ہیں اور انہیں غنیمت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' دعوات سے متعلق باب میں نقل کی ہے' یہ روایت امام بزار نے' امام ابویعلیٰ نے امام ابن حبان نے' اپنی صحیح میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر' اس کی مانند نقل کی ہے۔

امام بزار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم میں سے ایک شخص نے کہا: یہاں ''ایک شخص'' سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' امام بزار نے اپنی روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا میں تمہاری رہنمائی اس شخص کی طرف نہ کروں؟ جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ جاتا ہے' اور اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل کرتا ہے' جو شخص صبح کی نماز با جماعت ادا کرے' پھر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے''۔

677 - وَعَنْ جَابر بن سَمُرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا صلى الْفجر تربع

Marfat.com

فِیْ مَجْلِسه حَتّٰی تطلع الشَّمْس حسنا ۔ رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُو دَاوٗد وَالتِرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَلَفظِهٖ كَانَ اِذا صلى الصُّبح جلس يذكر الله حَتّٰی تطلع الشَّمْس

وَابن خُزَيمَة فِیْ صَحِيحه وَلَفظِهٖ قَالَ عَن سماك انه سَاَلَ جَابر بن سَمُرَة كَيفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يصنع اِذا صلى الصُّبح قَالَ كَانَ يقْعد فِیْ مُصَلَّاهُ اِذا صلى الصُّبح حَتّٰی تطلع الشَّمْس

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ پر چارزانوں بیٹھے رہتے تھے"

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو سورج نکلنے تک' بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سماک بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد' سورج کے نکلنے تک اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے''۔

التَّرْغِيْب فِیْ أذكار يَقُوْلهَا بعد الصُّبح وَالْعصر وَالْمغْرب

باب: فجر' عصر اور مغرب کی نماز کے بعد' مخصوص اذکار پڑھنے کے متعلق ترغیبی روایات

678 - عَنْ اَبِی ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ فِیْ دبر صَلَاة الْفجْر وَهُوَ ثَان رجلَيهِ قبل اَن يتَكَلَّم لا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَ يَوْمه ذٰلِكَ كُله فِیْ حرز من كل مَكْرُوه وحرس من الشَّيْطَان وَلَمْ يَنْبغ لذنب اَن يُدْرِكهُ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ تَعَالٰی

رَوَاهُ التِرمِذِیّ وَاللَّفظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيح وَالنَّسَائِیّ وَزَاد فِيهِ بِيَدِهِ الْخَير وَزَاد فِيهِ اَيضًا وَكَانَ لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عتق رَقَبَة مُؤْمِنَة ۔ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ اَيضًا من حَدِيْثٍ معَاذ وَزَاد فِيهِ من قالهن

حدیث 677: صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل الجلوس فی مصلاه بعد الصبح - حدیث: 1110 سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب فی الرجل یجلس متربعا - حدیث: 4231 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' فصل فی القنوت - ذکر ما یستحب للمرء إذا صلى الغداة أن یترقب طلوع الشمس' حدیث: 2053 السنن للنسائی - کتاب السهو' باب قعود الإمام فی مصلاه بعد التسلیم - حدیث: 1345 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاة' باب الرجل یصلی الصبح ثم یقعد فی مجلسه - حدیث: 1955 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' من کان إذا صلى جلس فی مصلاه - حدیث: 7653 السنن الکبرٰی للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاة' قعود الإمام فی مصلاه بعد السلام - حدیث: 1257 مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصریین' حدیث جابر بن سمرة السوائی - حدیث: 20358 مسند ابن الجعد - زهیر عن سماك بن حرب' حدیث: 2232

Marfat.com

حِيْن ينصَرف من صَلاة الْعَصر أعطى مثل ذٰلِكَ فِيْ ليلته

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے بعد' اپنے پاؤں موڑ کر کسی سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد' اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص دس مرتبہ اسے پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیاں عطا کرے گا اور اس کے دس گناہ معاف کر دے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا اور وہ اس پورے دن میں ہر ناپسندیدہ چیز کے حوالے سے پناہ میں رہے گا اور شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور کوئی بھی گناہ اس دن میں اس تک نہیں پہنچ پائے گا' البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے: انہوں نے دعا میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے''

انہوں نے اس میں یہ الفاظ بھی زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا' تو ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اس کو ایک مومن کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد' ان کلمات کو پڑھے گا' اسے اس سے اگلی رات میں اتنا اجر و ثواب نصیب ہوگا''۔

679 - وَعَنِ الْحَارِث بن مُسْلِم التَّمِيمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صليت الصُّبْح فَقل قبل اَن تَتَكَلَّم اللَّهُمَّ أجرني مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَإنَّك اِن مت من يَوْمك كتب اللّٰه لَك جوارا مِنَ النَّار وَإذَا صليت الْمغرب فَقل قبل اَن تَتَكَلَّم اللَّهُمَّ أجرني مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَإنَّك اِن مت من ليلتك كتب اللّٰه لَك جوارا مِنَ النَّار . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفظه وَاَبُوْ دَاوُد عَن الْحَارِث بن مُسْلِم عَنْ اَبِيْهِ مُسْلِم بن الْحَارِث . قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ الصَّوَاب لِاَن الْحَارِث بن مُسْلِم تَابِعِيّ قَالَه اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ حَاتِم الرَّازِيّ

❀❀ حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم صبح کی نماز ادا کرلو' تو کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھنا''۔

اگر تم اس دن میں مر گئے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے نجات نوٹ کرلے گا' اور اگر تم مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھ لو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھنا''

Marfat.com

تو اگر تم اس رات میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے محفوظ رہنا نوٹ کرلے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے حارث بن مسلم کے حوالے سے ان کے والد مسلم بن حارث سے نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: درست یہی ہے کیونکہ حارث بن مسلم نامی راوی تابعی ہیں' یہ بات امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رازی نے بیان کی ہے۔

680 - وَعَنْ عمَارَة بن شبيب السبائى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰـه اِلَّا الـلّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَىْءٍ قدير عشر مَرَّات على اِثْر الْمغرب بعث اللّٰه لَهُ مسلحة يَحْفَظُونَهُ من الشَّيْطَان حَتّٰى يصبح وَكتب اللّٰه لَهُ بهَا عشر حَسَنَات مُوجبَات ومحا عَنهُ عشر سيئات موبقات وَكَانَت لَهُ بِعدْل عشر رقبات مؤمنات

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثٍ لَيْث بن سعد وَلَا نَعْرِف لعمارة سَمَاعا من النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شیء پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے' جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور ایسا صبح تک ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی دس نیکیاں نوٹ کرتا ہے (جو جنت کو) واجب کرتی ہیں' اور اس کے ایسے دس گناہ ختم کردیتا ہے' جو ہلاکت کو لازم کرتے ہیں اور یہ کلمات اس کے لئے دس مومنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے صرف لیث بن سعد سے منقول حدیث کے طور پر جانتے ہیں اور ہمارے علم کے مطابق عمارہ نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کیا ہے۔

681 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَىْءٍ قديرعشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ بِهن عشر حَسَنَات ومحا بِهن عشر سيئات وَرفع لَهُ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهُ عدل عتاقة اَربع رِقَاب وَكن لَهُ حرسا حَتّٰى يُمْسِى وَمَنْ قالهن اِذا صلى الْمغرب دبر صَلَاته فَمثل ذٰلِكَ حَتّٰى يصبح

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَهٰذَا لَفظه وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ: وَكن لَهُ عدل عشر رِقَاب

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات دس مرتبہ پڑھ لے: ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی

Marfat.com

شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شیء پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو ان کلمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں نوٹ کرلے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ کلمات اس کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوں گے' اور یہ شام ہونے تک اس کے لئے حفاظت کا باعث ہوں گے' جو شخص مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو (اس کو بھی) یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کی نقل کردہ ہیں' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے''۔

682 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الْغَدَاة لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات أعطي بِهن سبعا كتب اللّٰه لَهُ بِهن عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ بِهن عشر سيئات وَرفع لَهُ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهُ عدل عشر نسمات وَكن لَهُ حفظا من الشَّيْطَان وحرزا من الْمَكْرُوه وَلم يلْحقهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم ذَنب اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ وَمَنْ قالهن حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الْمغرب أعطي مثل ذٰلِكَ ليلته . رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهُ الْعدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْعدْل بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّيْء من جنسه وبالفتح مَا عادله من غير جنسه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شیء پر قدرت رکھتا ہے''

تو ان کلمات کی وجہ سے' اسے سات چیزیں نصیب ہوں گی' اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوں گے' یہ اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ شمار ہوں گے اور ناپسندیدہ چیزوں سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گے اور اس دن میں اس کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا' صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کا معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے گا' اسے اس رات میں اس کی مانند اجر و ثواب نصیب ہوگا''۔

یہ روایت ابن ابو دنیا نے' اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''عدل'' میں 'ع' پر زیر بھی ہے' اور زبر بھی ہے' اس سے مراد مثل ہے' بعض نے یہ کہا ہے: جب ''عدل'' میں 'ع' پر زیر پڑھیں گے' تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی مانند ہو اور جب اس 'ع' پر زبر پڑھیں گے'

Marfat.com

تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی' جو اس کے برابر ہو' لیکن اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو۔

683 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر صَلَاۃ الْغَدَاۃ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہٗ لَہُ الْملك وَله الْحَمد یحیی وَیُمِیت بِیَدِہِ الْخَیْر وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر مِائَۃ مرّۃ قبل اَن یثنی رجلَیْہِ کَانَ یَوْمَئِذٍ من أفضل اَھْلِ الْاَرْض عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد علی مَا قَالَ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّرَوَاہُ فِیْہِ وَفِی الْکَبِیْر اَیْضًا من حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَفْظِہٖ من قَالَ بعد صَلَاۃ الصُّبْح وَھُوَ ثَان رجلَیْہِ قبل اَن یتکلّم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہٗ لَہُ الْملك وَله الْحَمد یحیی وَیُمِیت بِیَدِہِ الْخَیْر وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر عشر مرَّات کتب اللّٰہ لَہٗ بِکُل مرّۃ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سیئات وَرفع لَہٗ عشر دَرَجَات وَکن لَہٗ فِیْ یَوْمه ذٰلِكَ حرْزا من کل مَکْرُوہ وحرسا من الشَّیْطَان الرَّجِیم وَکَانَ لَہٗ بِکُل مرّۃ عتق رَقَبَۃ من ولد اِسْمَاعِیل ثمن کل رَقَبَۃ اثْنَا عشر ألفا وَلَمْ یلْحقہُ یَوْمَئِذٍ ذَنب اِلَّا الشّرك بِاللّٰہِ وَمَنْ قَالَ ذٰلِكَ بعد صَلَاۃ الْمغرب کَانَ لَہٗ مثل ذٰلِك

❀❀ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(جو شخص ان کلمات کو صبح کی نماز کے بعد) ٹانگ موڑنے سے پہلے' ایک سو مرتبہ پڑھ لے گا' تو یہ اس دن اہل زمین کا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے ان کلمات کو اتنی ہی مرتبہ' یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایک حدیث نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد' پنی ٹانگیں موڑنے اور کسی سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اسے دس نیکیاں دے گا' اس کی دس برائیاں مٹا دے گا' اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ کلمات اس دن کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی اور مردود شیطان سے حفاظت کا باعث بنیں گے اور ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا' جس میں سے ہر ایک غلام کی قیمت بارہ ہزار ہو' اور اس دن میں کوئی گناہ اس بندے کو لاحق نہیں ہوگا' البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

Marfat.com

کرنے کا معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد اس کو پڑھے گا' اس کو بھی اس کی مانند اجر وثواب نصیب ہوگا۔

684 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ قبل اَن ينصَرف ويثنی رجلَيْهِ من صَلَاة الْمغرب وَالصُّبْح لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيی وَيُمِيت وَهُوَ علی كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَت لَهُ حرْزا من كل مَكْرُوه وحرزا من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَلَمْ يحل للذنب اَن يُدْرِكهُ اِلَّا الشّرك وَكَانَ من أفضل النَّاس عملا اِلَّا رجلا يفضله يَقُوْلُ أفضل مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح غير شهر بن حَوْشَب وَعبد الرَّحْمٰن بن غنم مُخْتَلف فِيْ صحبته وَقد رُوِیَ هٰذَا الحَدِيْثِ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مغرب اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد' اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اور ٹانگ موڑے بغیر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ' اس کے لیے' ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا باعث بنیں گے اور مردود شیطان سے حفاظت کا باعث بنیں گے اور کسی گناہ کے لئے یہ حلال نہیں ہوگا کہ اس شخص تک پہنچے' البتہ شرک کا حکم مختلف ہے' اور وہ (شخص) عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا شخص ہوگا' البتہ اس فرد کا معاملہ مختلف ہوگا' جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو' وہ اس پر فضیلت رکھے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف شہر بن حوشب اور عبدالرحمٰن بن غنم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' یہ حدیث صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

685 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ بعد صَلَاةُ الْفجْر ثَلَاث مَرَّات وَبعد الْعَصْر ثَلَاث مَرَّات أَسْتَغْفر اللّٰه الَّذِیْ لَا اِلَه اِلَّا هُوَ الْحَیّ القيوم وَاَتُوْب اِلَيْهِ كفرت عَنهُ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ ابْن السّنی فِيْ كِتَابه . قَالَ الْحَافِظ وَأما مَا يَقُوْله دبر الصَّلَوَات اِذا أصبح وَاِذَا اَمسَی فَلِكُلٍّ مِنْهُمَا بَاب يَاتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی وَتقدم فِیْ بَاب الرحلة فِیْ طلب الْعلم حَدِيْثِ قبيصَة وَفِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا قبيصَة اِذا صليت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم وَبِحَمْدِهٖ تعافی من الْعَمی والجذام والفلج . رَوَاهُ اَحْمد

Marfat.com

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:
''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' وہ زندہ ہے' اور بذات خود قائم ہے (اور ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے) اور میں اس کی بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''
تو اس شخص کے گناہ ختم ہو جائیں گے' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔
یہ روایت ابن سنی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔
حافظ کہتے ہیں: جہاں تک اس کے ان کلمات کا تعلق ہے کہ جب صبح ہو' تو نماز کے بعد اور جب شام ہو' تو ان دونوں موضوعات سے متعلق ''باب'' آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا' اس سے پہلے' علم کے حصول کے لئے سفر کرنے سے متعلق باب میں' حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کرلو' تو تین مرتبہ ''سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'' پڑھو' تو تم نابینا پن' جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے''
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

26 - التَّرْهِيب من فَوَات الْعَصْر بِغَيْر عذر

باب: کسی عذر کے بغیر عصر کی نماز قضاء کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات

686 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر فَقَدْ حبط عمله . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهِ قَالَ بَكرُوْا بِالصَّلَاةِ فِيْ يَوْم الْغَيْم فَإِنَّهُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر حَبط عمله

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص عصر کی نماز ترک کر دے' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔
یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''ابر آلود دن میں' نماز جلدی ادا کرو' کیونکہ جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔

687 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر مُتَعَمدا فَقَدْ حَبط عمله . رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز ترک کر دے' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔
یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

Marfat.com

688 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِىْ تفوته صَلَاة الْعَصْر فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله ـ رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِه وَزَاد فِىْ آخِره قَالَ مَالك تَفْسِيره ذهَاب الْوَقْت

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے' گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' ابوداؤد' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: امام مالک فرماتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ اُس کا وقت رخصت ہو جائے (اور آدمی نے وہ نماز ادا نہ کی ہو)۔

689 - وَعَنْ نَوْفَل بن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله ـ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ نَوْفَل: صَلَاة من فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله--قَالَ ابْن عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِىَ الْعَصْر

رَوَاهُ النَّسَائِىّ

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی' تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جس شخص کی نماز رہ گئی' گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: وہ عصر کی نماز ہے۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِى الْاِمَامَة مَعَ الْاِتْمَام وَالْاِحْسَان والترهيب مِنْهَا عِنْد عدمهما

باب: امامت کرتے ہوئے مکمل نماز ادا کرنے اور اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور ان دونوں چیزوں کی عدم موجودگی سے متعلق ترہیبی روایات

690 - عَنْ اَبِىْ عَلِىّ الْمصْرِىّ قَالَ سافرنا مَعَ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحضرتنا الصَّلَاة فاردنا اَن يتقدمنا فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَم قوما فَاِن اَتم فَلَهُ التَّمام وَلَهُم التَّمام وَاِن لم يتم فَلهم التَّمام وَعَلَيْهِ الْاِثْم ـ رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفْظهمَا من اَم النَّاس فَاَصَاب الْوَقْت وَاَتم الصَّلَاة فَلهُ وَلَهُم وَمن انْتقصَ من ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِم ـ قَالَ الْحَافِظ هُوَ عِنْدهم من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن حَرْمَلَة عَنْ اَبِى

Marfat.com

عَلیّ الْمصْرِیّ وَعبد الرَّحْمٰن یَاْتِی الْکَلَام عَلَیْہِ

❀❀ ابوعلی مصری بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا' نماز کا وقت ہوگیا' تو ہم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ہمارے آگے ہوکر (ہمیں نماز پڑھائیں) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتے ہوئے مکمل نماز پڑھائے گا اسے بھی مکمل اجر ملے گا اور لوگوں کو بھی مکمل اجر ملے گا اور اگر وہ مکمل نماز نہیں پڑھائے گا' تو لوگوں کو مکمل اجر نصیب ہوگا اور اس شخص کو گناہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام حاکم نے نقل کیا ہے: انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے' وقت کا خیال رکھے اور مکمل نماز پڑھائے' تو اسے بھی اجر ملے گا اور لوگوں کو بھی اجر ملے گا اور نماز میں جو کمی ہوگی' اس کا وبال امام پر ہوگا' لوگوں پر نہیں ہوگا''۔

حافظ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ روایت عبدالرحمٰن بن حرملہ کے حوالے سے ابوعلی مصری سے منقول ہے' اور عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

691 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من أم قوما فلیتق اللّٰہ ولیعلم اَنہ ضَامِن مسؤول لما ضمن وَإِن أحسن كَانَ لَہُ من الْاَجر مثل أجر من صلی خَلفہ من غیر اَن ینقص من اُجُورھم شَیْئًا وَمَا کَانَ من نقص فَھُوَ عَلَیْہِ .

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَۃِ معارك بن عباد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہو' اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور یہ بات جان لینی چاہیے کہ وہ ضامن ہے' اور اس سے حساب لیا جائے گا' اس چیز کے بارے میں' جس کا اسے ضامن بنایا گیا ہے' اگر وہ اچھائی کرے گا' تو اسے اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر نصیب ہوگا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی' لیکن اگر اس نے کوئی کوتاہی کی' تو اس کا وبال اس کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں معارک بن عباد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

692 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یصلونَ لکم فَإِن اَصَابُوا فلکم وَإِن أخطؤوا فلکم وَعَلَیْھِم . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِہٖ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفظہ: سَیَاْتِیْ اَوْ سَیکون اَقوام یصلونَ الصَّلَاۃ فَإِن اَتموا فلکم وَإِن انتقصوا فَعَلَیْھِمْ وَلکم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جو (امام) تمہیں نماز پڑھائیں گے' اگر وہ درست کریں گے' تو تمہیں بھی اجر و ثواب ملے گا اور اگر وہ غلطی کریں گے' تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور گناہ اُن پر ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' آگے چل کر یہ روایت آئے گی:

''عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو نماز ادا کریں گے' اگر وہ مکمل نماز ادا کریں گے' تو تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ کوئی کمی کریں گے' تو اس کا وبال اُن پر ہوگا اور تمہیں اجر مل جائے گا''۔

693 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك أرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة عبد أدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِهِ راضون وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب وهم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون الحَدِيْثِ وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث الإِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن وَغَيرِهَا وَتقدم فِي الْاَذَان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے' راوی کہتے ہیں: روایت میں یہ الفاظ ہیں: قیامت کے دن (مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے) ایک وہ غلام' جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرتا ہو' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور لوگ اس سے راضی ہوں' اور ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کو بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کی ہولناکی متاثر نہیں کرے گی' انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا ہوگا' جب تک مخلوق کے درمیان حساب مکمل نہیں ہو جاتا' وہ لوگ مشک کے ٹیلوں پر رہیں گے' ایک وہ شخص جو اللہ کی رضا کی حصول کے لئے قرآن پڑھتا ہے' اور اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور وہ لوگ اس سے راضی ہوتے ہیں''......الحدیث۔

اس موضوع کے ساتھ' وہ روایات بھی مناسبت رکھتی ہیں' جو امام کے ضامن اور مؤذن کے امین ہونے کے بارے میں ہیں اور اس کے علاوہ دیگر روایات ہیں' جو اس سے پہلے اذان سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

Marfat.com

1 - التَّرْهِيب من اِمَامَة الرجل الْقَوْم وهم لَهٗ كَارِهُون

باب: ایسی آدمی کی امامت سے متعلق ترہیبی روایات جولوگوں کی امامت کرتا ہواور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں

694 - عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة لَا يقبل الله مِنهُم صَلَاة من تقدم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون وَرجل يَاْتِي الصَّلَاة دبارا والدبار اَن يَاْتِيهَا بعد اَن تفوته وَرجل اعتبد محررا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد الافْرِيْقِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''تین قسم کے لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' ایک وہ شخص جولوگوں کے آگے ہو (یعنی ان کی امامت کرے) اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' ایک وہ شخص جونماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز ادا کرے' (راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ ''دبار'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس کا وقت گزر جانے کے بعد اسے ادا کرے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اور ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو زبردستی غلام بنالیا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

695 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنه صلى بِقوم فَلَمَّا انصرف قَالَ اِنِّيْ نسيت اَن أستامركم قبل اَن أتقدم أرضيتم بصلاتي قَالُوْا نَعَمْ وَمَنْ يكره ذٰلِكَ يَا حوارِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل أم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون لم تجَاوز صَلَاته اُذُنَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَةِ سُلَيْمَان بن اَيُّوْبَ وَهُوَ الطلحي الْكُوفِيُ قِيْلَ فِيْهِ لَهٗ مَنَاكِير

❀❀ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: میں بھول گیا تھا' مجھے آگے بڑھنے سے پہلے' تم لوگوں سے اجازت لینی چاہیے تھی کہ کیا تم لوگ میری نماز (یعنی امامت) سے راضی ہو؟ ان لوگوں نے کہا: جی ہاں! (ہم اس سے راضی ہیں) اے رسول اللہ کے حواری! کون اس بات کو ناپسند کرے گا (کہ آپ اس کی امامت کریں؟) تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں' تو اس شخص کی نماز اس کے کانوں سے آگے (یعنی اوپر) نہیں جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں سلیمان بن ایوب طلحی کوفی کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے

Marfat.com

بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

696 - وَعَنْ عَطَاءِ بن دِينَار الْهُذَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يقبل اللّٰه مِنْهُم صَلَاة وَلَا تصعد اِلَى السَّمَاء وَلَا تجَاوز رؤوسهم رجل أم قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَرجل صلى على جَنَازَة وَلَمْ يُؤمر وَامْرَاَة دَعَاهَا زَوجهَا من اللَّيْل فَابت عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه هٰكَذَا مُرسلا وَرُوِيَ لَهُ سَنَد آخر اِلَى أنس يرفعهُ

❀❀ حضرت عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور وہ نماز آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی اور ان لوگوں کے سر سے اوپر نہیں جائے گی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' اور ایک وہ شخص جو نماز جنازہ پڑھائے حالانکہ اسے اس کی ہدایت نہ کی گئی ہو' اور ایک وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کے وقت اپنے پاس بلائے' تو وہ انکار کردے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

697 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ترْتَفع صَلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل أم قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاَخَوَانِ متصارمان . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل اللّٰه مِنْهُم صَلَاة اِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا غَضْبَان وَاَخَوَانِ متصارمان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی نمازیں اُن کے سر سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جائیں گی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' اور ایک وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو' اور دو ایسے بھائی' جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' وہ امام جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ عورت' جس کا شوہر اس پر غضبناک ہو اور وہ دو بھائی جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں (یا جھگڑا کیے ہوئے ہوں)''۔

698 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تجَاوز صَلَاتهم آذانهم العَبْد الْآبِق حَتّٰى يرجع وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے (یعنی اوپر) نہیں جاتی' مفرور غلام' جب تک واپس نہیں آجاتا' وہ عورت جو ایسی

Marfat.com

حالت میں رات بسر کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو' اور لوگوں کا وہ امام' جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2 - اَلتَّرْغِيْب فِي الصَّفِّ الْاَوَّل

وَمَا جَاءَ فِيْ تَسْوِيَةِ الصُّفُوف والتراص فِيْهَا وَفضل ميامنها وَمَنْ صلى فِي الصَّفِّ الْمُؤخر مَخَافَةَ اِيذَاء غَيْرِه لَو تقدم

باب: پہلی صف سے متعلق ترغیبی روایات

صفوں کو درست کرنے' اُن کو سیدھا رکھنے' اُن کے دائیں طرف کے حصے کی فضیلت' اور جو شخص سب سے پیچھے ہٹ کے نماز ادا کرے' جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ آگے ہوا' تو کسی دوسرے کو ایذاء پہنچائے گا' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

699 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم النَّاس مَا فِي النداء والصف الْاَوَّل ثُمَّ لم يَجدوا اِلَّا اَن يستهموا عَلَيْهِ لاستهموا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: لَو تعلمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقدم لكَانَتْ قرعَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے' کہ اذان اور پہلی صف میں (کتنا اجر و ثواب) ہے' اور پھر انہیں اس کا موقع' صرف قرعہ اندازی کے ذریعے مل سکتا ہو' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ آگے والی صف میں (کتنا اجر و ثواب) ہے' تو اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کی جائے''۔

700 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير صُفُوف

حديث700: صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسوية الصفوف - حديث:693 صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب ذكر خير صفوف الرجال' حديث:1469 مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' الترغيب في الصف الأول للرجال - حديث:1073 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب أي صفوف النساء أفضل - حديث:1296 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع أبواب الصفوف - باب صف النساء وكراهية التأخر عن الصف الأول' حديث:586 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب صفوف النساء - حديث:997 السنن للنسائي - كتاب الإمامة' ذكر خير صفوف النساء وشر صفوف الرجال - حديث:815 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصلاة' في فضل الصف المقدم - حديث:3767 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب اختلاف نية الإمام والمأموم وغير ذلك - باب: لا يأتم رجل بامرأة' حديث:4765 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7201 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح' حديث:2519 مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه' حديث:967 مسند الحارث - كتاب الصلاة' باب ما جاء في الصفوف - حديث:146 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1064 معجم ابن الأعرابي - باب الجيم' حديث:1476 مسند الشهاب القضاعي - خير صفوف الرجال أولها' حديث:1159

Marfat.com

الرِّجَال اَولهَا وشرها آخرهَا وَخير صُفُوف النِّسَاء آخرهَا وشرها اَولهَا

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاؤد وَالتِّرمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجه

وَرُوِىَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مِنهُم ابْن عَبَّاس وَعمر بن الْخطاب وَأنس بن مَالك وَاَبُوْ سعيد وَاَبُوْ اُمَامَةَ وَجَابر بن عبد الله وَغَيرِهم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کی صفوں میں بہترین صف ان کی پہلی صف ہے اوران کی سب سے کم بہتر صف ان کی آخری صف ہے اور خواتین کی سب سے بہتر صف ان کی آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر ان کی پہلی صف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

701 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يسْتَغْفر للصف الْمُقدم ثَلَاثًا وَللثَّانِى مرّة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالنَّسَائِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَم يخرجَا للعرباض وَابْن حبَان فِىْ صَحِيحِه وَلَفظِه: كَانَ يُصَلِّى على الصَّفّ الْمُقدم ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِىْ وَاحِدَة

وَلَفظ النَّسَائِىّ كَابْن حبَان اِلَّا اَنه قَالَ: كَانَ يُصَلِّى على الصَّفّ الْاَوَّل مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کی تھی۔

یہ روایت امام مالک' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' لیکن ان دونوں حضرات نے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل نہیں کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے''۔

امام نسائی کی روایت کے الفاظ' ابن حبان کی روایت کی مانند ہیں' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے دو مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے''۔

702 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلَى الثَّانِى قَالَ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلَى الثَّانِىْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِى وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم وحاذوا بَيْن مناكبكم ولينوا فِىْ اَيدى اِخْوَانكُم وسدوا الْخلَل فَاِن الشَّيْطَان يدْخل فِيمَا بَيْنكُم بِمَنْزِلَة

Marfat.com

الْحذف يَعْنِیْ اَوْلَاد الضَّأن الصغار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأس بِه وَالطَّبَرَانِیّ وَغَيْره
الْحَذف بِالْحَاء الْمُهْملَة والذال الْمُعْجَمَة مفتوحتين وبعدهما فَاء

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسری صف (کا کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسری صف پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسری صف پر بھی (رحمت نازل کرتے ہیں)۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ اپنی صفیں درست کرو! اپنے کندھے برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ' خالی جگہ کو پُر کرو' کیونکہ شیطان تمہارے درمیان یوں داخل ہوتا ہے' جیسے وہ بھیڑ کا بچہ ہو''۔
یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کو امام طبرانی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''حذف'' میں 'ح' ہے' اور اس کے بعد 'ذ' ہے' ان دونوں پر 'زبر' ہے' اور ان کے بعد 'ف' ہے' اس سے مراد بکری کا بچہ ہے۔

703 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الْاَوَّل اَوْ الصُّفُوف الْاَوَّل . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

704 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ نَاحِيَة الصَّف وَيُسَوِّی بَيْن صُدُور الْقَوْم ومناكبهم وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الْاَوَّل . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف کے کنارے سے تشریف لاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سینے اور کندھے برابر کرواتے تھے اور فرماتے تھے: اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔
یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

705 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم فَاِن تَسْوِيَة

Marfat.com

الصَّفّ من تمام الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه وَغَيرهم وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ: فَإِن تَسْوِيَة الصُّفُوف من إِقَامَة الصَّلَاة

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفظِهٖ: اَنّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رصوا صفوفكم وقاربوا بَيْنهَا وحاذوا بالأعناق فو الذى نَفسِى بِيَدِهٖ اِنّىْ لأرى الشَّيْطَان يدْخل من خلل الصَّفّ كَاَنَّهَا الْحَذف

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا نَحْو رِوَايَةِ اَبِىْ دَاوُد

الْخلَل بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاللَّام اَيْضًا هُوَ مَا يكون بَيْنَ الِاثْنَيْنِ من الاتساع عِنْد عدم التراص

❀❀ حضرت انس ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو! کیونکہ صف کا درست رکھنا' نماز کی تکمیل کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''صفوں کا درست رکھنا' نماز قائم کرنے کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست رکھو اوران کو ٹھیک رکھو' گردنیں برابر رکھو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ خالی صف کے درمیان یوں داخل ہو جاتا ہے' جیسے وہ بکری کا بچہ ہو''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں اور امام داؤد کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

لفظ ''خلل'' میں 'خ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ل' ہے' اس سے مراد دو آدمیوں کے درمیان موجود خالی جگہ ہے' جو لوگوں کے ساتھ نہ ملنے کی وجہ سے ہو۔

706 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ بن اَبِىْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوُوا تستوِ قُلُوْبكُمْ وتماسوا تزاحموا . قَالَ شُرَيْح تماسوا يَعْنِىْ تزاحموا اَوْفى الصَّلَاة' وَقَالَ غَيره تماسوا تواصلوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حديث705: صحيح البخاري - كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة - باب : إقامة الصف من تمام الصلاة' حديث: 702 صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسوية الصفوف - حديث: 685 مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إيجاب قيامة الصفوف وأن تسوية الصف من تمام الصلاة - حديث: 1078 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر الأمر بتسوية الصفوف للمأمومين إذ استعماله من تمام الصلاة' حديث: 2198 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في إقامة الصفوف - حديث: 1290 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع أبواب الصفوف - باب تسوية الصفوف' حديث: 577 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب إقامة الصفوف - حديث: 989 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب موقف الإمام والمأموم - باب إقامة الصفوف' وتسويتها' حديث: 4807 مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 12588 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث: 2080 مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة' حديث: 2919

Marfat.com

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"تم لوگ ٹھیک رہو! تمہارے دل ٹھیک رہیں گے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کے رہو۔
شرح کہتے ہیں: لفظ "تماسو" کا مطلب یہ ہے پوری نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کے رہو دیگر حضرات یہ کہتے ہیں:
"تماسو" کا مطلب یہ ہے ایک دوسرے سے مل کے رہو۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

707 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيمُوا الصُّفُوف وحاذوا بَيْنَ المناكب وسدوا الْخلَل ولينوا بايدى اِخْوَانكُمْ وَلَا تذروا فرجات الشَّيْطَان وَمَنْ وصل صفا وَصله اللّٰه وَمَنْ قطع صفا قطعه اللّٰه . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَعند النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة آخِره الفرجات جمع فُرْجَة وَهِي الْمَكَان الْخَالِي بَيْنَ الِاثْنَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"صفیں قائم رکھو کندھے برابر رکھو خالی جگہ کو پر کرو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے کشادگی نہ چھوڑو جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے"۔
یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔
لفظ "الفرجات" لفظ "فرجۃ" کی جمع ہے اور اس سے مراد دو آدمیوں کے درمیان موجود خالی جگہ ہے۔

708 - وَعَنْ جَابر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الا تصفون كَمَا تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا قَالَ يتمون الصُّفُوف الْاُوَّل ويتراصون فِي الصَّف . رَوَاهُ اَبُوْ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح صف قائم نہیں کرتے ہو؟ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (پہلے) پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔
یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

709 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خياركم ألينكم مناكب فِي الصَّلَاة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"تم میں زیادہ بہتر لوگ وہ ہیں جن کے کندھے نماز میں زیادہ نرم ہوں"۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

Marfat.com

710 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِیمَت الصَّلَاة فَاقبل علینا رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اَقِیْمُوا صفوفكم وتراصوا فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ من وَرَاء ظَهْری . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ بِنَحْوِهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ: فَكَانَ اَحدنَا یلزق مَنْكِبه بمنكب صَاحبه وَقدمه بقدمه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کھڑی ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: صفیں درست رکھو! ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہو' کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم میں سے کوئی ایک' اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے پاؤں کو اپنے ساتھی کے پاؤں کے ساتھ ملا کر رکھتا تھا''۔

711 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِنُوْا اِقَامَة الصُّفُوف فِی الصَّلَاة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران صفیں اچھے طریقے سے قائم کرو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

712 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته یصلونَ علی میامن الصُّفُوف . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' صف میں دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

713 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذا صلینَا خلف رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحببنا اَن نَكُون عَن یَمِینه یقبل علینا بِوَجْهِهِ فَسَمِعته یَقُوْلُ رب قنی عَذَابَكَ یَوْم تبْعَث عِبَادك . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے' تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہوں' تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ پہلے ہماری طرف ہو' ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''اے پروردگار! تو اُس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا' جس دن' تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

714 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّف الْاَوَّل مَخَافَة اَن یُؤْذِیْ اَحَدًا اَضْعَف اللّٰه لَهُ اَجر الصَّف الْاَوَّل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص اس خوف سے پہلی صف کو ترک کردے کہ کہیں وہ کسی کو اذیت نہ پہنچائے' تو اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف (میں شریک ہونے) سے دگنا اجر عطا کرے گا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ وصل الصُّفُوف وسد الْفرج

باب: صف ملانے اور خالی جگہ پُر کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

715 - عَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف . رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ زَاد ابْن مَاجه وَمَنْ سد فُرْجَة رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جوشخص خالی جگہ کو پُر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا''۔

716 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الصَّفّ من نَاحيَة اِلٰى نَاحيَة فيمسح مناكبنا اَوْ صدورنا وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ . قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک طرف سے دوسری طرف تک پوری صف میں تشریف لاتے تھے آپ ﷺ ہمارے سینوں یا کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: ''اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا''۔

راوی یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے تھے: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

717 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وصل صفا وَصله اللّٰه وَمَنْ قطع صفا قطعه اللّٰه . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد فِيْ آخر حَدِيْث تقدم قَرِيبا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جو شخص صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' انہوں نے اس حدیث کا آخری حصہ نقل کیا ہے' جو پہلے گزر چکا ہے۔

718 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خياركم ألينكم مناكب فِي الصَّلَاة وَمَا من خطْوَة أعظم أجرا من خطْوَة مشاها رجل اِلٰى فُرْجَة فِي الصَّف فسدها .

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا بالشطر الْاَوّل وَرَوَاهُ بِتَمَامِهِ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے کندھے نماز میں زیادہ نرم ہوں' اور کوئی بھی قدم اس سے زیادہ اجر والا نہیں ہوتا' جس قدم کے ذریعے آدمی صف میں موجود خالی جگہ کو پر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے یہ روایت مکمل طور پر امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

719 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سد فُرْجَة رَفعه الله بهَا دَرَجَة وَبنى لَهٗ بَيْتا فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ مُسلم بن خَالِد الزنْجِي وَتقدم عِنْد ابْن مَاجه فِيْ اَوّل الْبَاب دون قَوْله وَبنى لَهٗ بَيْتا فِي الْجنَّة وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِالزِّيَادَةِ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ اِسْنَاده عصمَة بن مُحَمَّدقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بِقَوي وَقَالَ غَيره مَتْرُوك

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص خالی جگہ کو پر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مسلم بن خالد زنگی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے ابن ماجہ کے حوالے سے منقول روایت اس باب کے آغاز میں گزر چکی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

اصبہانی نے یہ روایت اس اضافے کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس روایت کی سند میں عصمہ بن محمد نامی راوی ہے' جس کے بارے میں امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

720 - وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سد فُرْجَة فِي الصَّفّ غفر لَهٗ . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاسم اَبِيْ جُحَيْفَة وهب بن عبد الله السوائِي

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صف میں خالی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

721 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكته يصلون على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف وَلَا يصل عبد صفا اِلَّا رَفعه اللّٰه بِهِ دَرَجَة و ذرت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة من الْبر رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں جو بھی بندہ صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور فرشتے اس پر نیکی بکھیر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

722 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلون على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل وَمَا من خطْوَة اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من خطْوَة يمشيها العَبْد يصل بهَا صفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ حَدِيْثٍ وَابْن خُزَيْمَة بِدُوْنِ ذكر الخطوة وَتقدم

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں اور کوئی بھی اٹھایا ہوا قدم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس قدم سے زیادہ محبوب نہیں ہے جسے بندہ اس لئے اٹھاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے صف کو پورا کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن خزیمہ نے اُس کو ذکر کیا ہے لیکن اس میں قدم اٹھانے کا ذکر نہیں ہے اور یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

723 - وَعَنْ معَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خطوتان اِحْدَاهمَا اَحَبُّ الخطا اِلَى اللّٰه وَالْاُخْرَى اَبْغض الخطا اِلَى اللّٰه فَاَما الَّتِیْ يُحِبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَرجل نظر اِلَى خلل فِی الصَّف فسده وَأما الَّتِیْ يبغضها اللّٰه فَاِذَا اَرَادَ الرجل اَن يَقُوْمُ مد رجله الْيُمْنَى وَوضع يَده عَلَيْهَا وَأثبت الْيُسْرَى ثُمَّ قَامَ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قدم ایسے ہیں جن میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب قدموں سے زیادہ ناپسندیدہ ہے جہاں تک اس قدم کا تعلق ہے جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو وہ ایسے شخص کا قدم ہے جو کسی صف میں خالی جگہ کو دیکھتا ہے تو اسے پر کرنے کے لئے (وہ قدم اٹھاتا ہے) جہاں تک اس قدم کا تعلق ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تو اس کی

Marfat.com

صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اٹھنے لگے تو وہ دائیں ٹانگ کو لمبا کر کے اس پر ہاتھ رکھے اور بائیں پاؤں کو زمین کے ساتھ لگا کے رکھے اور پھر اٹھے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

724 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ميسرَة الْمَسْجِد قد تعطلت فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عمر ميسرَة الْمَسْجِد كتب لَهُ كفلان من الْاَجر

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: مسجد کا بایاں حصہ معطل ہو گیا ہے (یعنی وہاں کوئی نہیں ہوتا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد کے بائیں حصے کو آباد کرے گا اس کو دگنا اجر نصیب ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

725 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عمر جَانب الْمَسْجِد الْاَيْسَر لقلَّة اَهله فَلهُ اَجْرَانِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير من رِوَايَةِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد کے بائیں حصے کو آباد کرے گا'' کیونکہ اس طرف کے لوگ کم ہیں تو اسے دگنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بقیہ بن ولید کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من تَاَخّر الرِّجَال اِلٰى اَوَاخِر صفوفهم وَتقدم النِّسَاء اِلٰى اَوَائِل صفوفهن وَمَنْ اعوجاج الصُّفُوف

مردوں کے آخری صف میں کھڑے ہونے سے متعلق ترہیبی روایات اور خواتین کے پہلی صف میں کھڑے ہونے نیز جو شخص صف کو ٹیڑھا کرتا ہے (اس سے متعلق ترہیبی روایات)

726 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير صُفُوف الرِّجَال اَولهَا وشرها آخرهَا وَخير صُفُوف النِّسَاء آخرهَا وشرها اَولهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتقدم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر اُن کی آخری صف ہے اور خواتین کی صفوں میں سب سے بہتر صف اُن کی آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر اُن کی پہلی صف ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

727 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راى فِيْ اَصْحَابه تأخرا فَقَالَ لَهُمْ تقدمُوا فائتموا بِي وليأتم بكم من بعدكم لا يزال قوم يتأخرُوْنَ حَتّٰى يؤخرهم الله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے ہو کر کھڑے ہو رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے آ جاؤ اور میری پیروی کرو تمہاری بعد والے لوگ تمہاری پیروی کریں گے لوگ مسلسل پیچھے ہونے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

728 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يزال قوم يتأخرُوْنَ عَن الصَّفّ الْاَوَّل حَتّٰى يؤخرهم الله فِي النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه وَابْن حبَان اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا حَتّٰى يخلفهم الله فِي النَّار

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کچھ لوگ پہلی صف سے پیچھے ہونے کی کوشش کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آگ میں انہیں پیچھے کر دے گا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام ابن حبان نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں آگ میں پیچھے کر دے گا"۔

729 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمسح مناكبنا فِي الصَّلَاة وَيَقُوْلُ اسْتَووا وَلَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ ليلني مِنْكُمْ اُولُو الأحلام والنهى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: سیدھے رہو اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں اس کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں جو ان کے قریب کے درجہ کے ہوں اس کے بعد وہ لوگ ہوں جو ان کے بعد کے درجہ کے ہوں"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

730 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لتسون صفوفكم اَوْ ليخالفن الله بَيْن وُجُوْهكُمْ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

وَفِيْ رِوَايَة لَهُمْ خلا الْبُخَارِيّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّي صُفُوفنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا

Marfat.com

يُسَوِّى بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَآنَا أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ وَابْنِ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ: أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ قَالَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ الْقِدَاحُ بِكَسْرِ الْقَافِ جَمْعُ قِدْحٍ وَهُوَ خَشَبُ السَّهْمِ إِذَا بُرِيَ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ فِيْهِ النَّصْلُ وَالرِّيْشُ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے' یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کردے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام بخاری کے علاوہ' دیگر حضرات کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں یوں درست کرواتے تھے' جس طرح تیر کو سیدھا کروایا جاتا ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ملاحظہ فرمالیا کہ ہمیں یہ سمجھ آگئی ہے (کہ صف کیسی سیدھی کرنی ہے؟) تو ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ ایک شخص کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کردے گا''۔

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ مذکور ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: تم صفیں درست رکھو! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان اختلافات پیدا کردے گا' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کے بعد دیکھا کہ ہر شخص اپنا کندھا' اپنے ساتھی کے کندھے سے ملاتا تھا' اور اپنا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے سے ملاتا تھا اور اپنا ٹخنہ' اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملاتا تھا''۔

''قداح'' میں 'ق' پر 'زیر' ہے' یہ لفظ 'قدح' کی جمع ہے' اس سے مراد تیر کی لکڑی ہے' جب اس میں پھل اور پر نہ لگایا گیا ہو۔

731 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأَوَّلِ

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظُهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَصُدُوْرَنَا وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفْ صُفُوْفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ: لَا تَخْتَلِفْ صُدُوْرُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان ایک کونے سے دوسرے کونے کی

Marfat.com

طرف گزرتے تھے آپ ﷺ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گزرتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: تم لوگ (صف سیدھی کرنے کے حوالے سے) اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا نبی اکرم ﷺ یہ بھی ارشاد فرماتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر (یا پہلی صفوں پر) رحمت نازل کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب ہمارے پاس تشریف لاتے تھے تو ہماری گردنیں اور ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے تم اپنی صف میں اختلاف پیدا نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم اپنے سینوں میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا''۔

732 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتسون الصُّفُوف اَوْ لتطمسن الْوُجُوْه اَوْ لتغمضن أبصاركم اَوْ لتخطفن أبصاركم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلیّ بن زيد وَقد مَشاهُ بعضهم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو تم صفیں درست رکھو گے' یا تمہارے چہرے بجھ جائیں گے' یا تو تم نگاہیں جھکا کر رکھو گے' یا تمہاری بینائی کو اُچک لیا جائے گا''۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کی ہے' بعض حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے۔

5 - التَّرْغِیْب فِی التَّاْمِین خلف الاِمَام وَفِی الدُّعَاء وَمَا یَقُوْله فِی الاِعْتِدَال و الاستفتاح

باب: امام کے پیچھے آمین کہنے اور دعا کے بارے میں ترغیبی روایات نیز آدمی رکوع سے اٹھنے کے بعد اور نماز کے آغاز میں کیا پڑھے گا؟

733 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَالَ الاِمَام (غير المغضوب عَلَيْهِم وَلَا الضَّالّين) الفاتحۃ 7 فَقولُوا آمين فَاِنَّهٗ من وَافق قَوْله قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه ۔ رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَة

وَفِیْ رِوَايَةِ الْبُخَارِیّ :اِذا قَالَ اَحَدُكُمْ آمين وَقَالَت الْمَلَائِكَة فِی السَّمَاء آمين فَوَافَقت اِحْدَاهمَا

Marfat.com

الْاُخرٰى غفر لَهُ مَا تقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجه وَالنَّسَائِيّ: إذا امن القارىء فأمنوا...... الحَدِيْث

وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي: وَإذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين) فَقولُوا آمين فَإنَّهُ من وَافق كَلَامَهُ كَلام الْمَلَائِكَة غُفِرَ لِمَنْ فِي الْمَسْجِدِ

آمين تمد وتقصر وَتَشْدِيد الْمَمْدُوْد لغية وَقِيْلَ هُوَ اسم من اَسماء الله تَعَالٰى وَقِيْلَ مَعْنَاهَا اللّٰهُمَّ استجب اَوْ كَذٰلِكَ فافعل اَوْ كَذٰلِكَ فَلْيَكُن

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام غیر المغضوب علیهم و لا الضالین پڑھ لے' تو تم لوگ آمین کہو' کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا' فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' اس کے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تم میں سے کوئی ایک آمین کہتا ہے' تو آسمان میں فرشتے بھی آمین کہتے ہیں' جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ابن ماجہ اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تلاوت کرنے والا آمین کہے' تو تم بھی آمین کہو''......الحدیث۔

نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب وہ (یعنی امام) غیر المغضوب علیهم و لا الضالین پڑھ لے' تو تم (آمین کہو)۔ کیونکہ جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا تو مسجد میں موجود ہر شخص کی مغفرت ہو جائے گی''۔

آمین 'مد' کے ساتھ اور 'کسر' کے ساتھ ہے' اور ممدود 'شد' پڑھی جائے گی اور ایک قول یہ ہے: یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' اور ایک قول یہ ہے: اس کا معنیٰ ہے: اے اللہ! تو اس دعا کو قبول کر لے' یا تو ایسا کر لے' یا اس طرح ہونا چاہیے۔

734 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حسدتكم الْيَهُود على شَيْءٍ مَا حسدتكم على السَّلام و التأمين

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَأحمد وَلَفْظِهِ: إن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكرت عِنْده الْيَهُود فَقَالَ اِنَّهُم لم يحسدونا على شَيْءٍ كَمَا حسدونا على الْجُمُعَة الَّتِيْ هدَانَا اللّٰه لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى الْقبْلَة الَّتِيْ هدَانَا اللّٰه لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلٰى قَوْلنَا خلف الإمَام آمين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفْظِهِ قَالَ: إن الْيَهُود قد سئموا دينهم وهم قوم حسد وَلَمْ يحسدوا الْمُسْلِمين على أفضل من ثَلَاث رد السَّلَام وَإقَامَة الصُّفُوف وَقَوْلهمْ خلف إمَامهمْ فِي الْمَكْتُوْبَة آمين

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''یہود تمہارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے' جتنا وہ آمین کہنے اور سلام کہنے پر تم سے حسد کرتے ہیں''

Marfat.com

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اس کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہودیوں کا ذکر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہمارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ لوگ جمعہ کے حوالے سے ہم سے حسد کرتے ہیں' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی اور وہ لوگ اس کے حوالے سے گمراہ رہے' اور قبلہ کے حوالے سے حسد کرتے ہیں' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی اور وہ لوگ اس سے گمراہ رہے' ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر' (وہ ہم سے حسد کرتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں نے اپنے دین کو بوجھ بنالیا ہے' یہ حسد کرنے والے لوگ ہیں' یہ مسلمانوں سے' تین چیزوں سے زیادہ کسی چیز پر حسد نہیں کرتے' سلام کا جواب دینا' صف قائم کرنا' اور ان کا فرض نماز میں' اپنے امام کے پیچھے آمین کہنا''۔

735 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ اِن اللہ قد اَعْطَانِیْ خِصَالًا ثَلَاثَۃً اَعْطَانِیْ صَلَاۃً فِی الصُّفُوفِ وَاَعْطَانِیْ التَّحِیَّۃَ اِنَّھَا لتحیۃ اَھْلِ الْجنَّۃ وَاَعْطَانِیْ التَّامِین وَلَمْ یُعْطہ اَحَدًا من النَّبِیین قبلی اِلَّا اَن یکون اللہ قد أعطاہُ ھَارُوْن یَدْعُو مُوسَی ویؤمن ھَارُوْن

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہ مِنْ رِوَایَۃِ زَرْبِی مولی آل الْمُھلب وَتردد فِیْ ثُبُوتہ .

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصیات عطا کی ہیں' اس نے صفوں میں نماز عطا کی ہے' اور تحیت عطا کی ہے' جو اہل جنت کا سلام کرنے کا طریقہ ہے' اور اس نے مجھے آمین کہنا عطا کیا ہے' جو مجھ سے پہلے کے انبیاء میں سے' کسی کو نہیں دیا گیا' البتہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو یہ چیز عطا کی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام اس پر آمین کہتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اپنی صحیح میں آل مہلب کے غلام' زربی' کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کے ثبوت کے بارے میں تردد کیا اظہار کیا ہے۔

736 - وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اذا قال الامام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قال الذین خَلْفَہٗ آمین اِلْتقت من اَھْلِ السَّمَاء وَاَھْلِ الْاَرْض آمین غفر اللہ لِلْعَبد مَا تقدم من ذَنبہ قَالَ وَمثل الَّذِیْ لَا یَقُوْلُ آمین کَمثل رجل غزا مَعَ قوم فاقترعوا فَخرج سِھَامھم وَلَمْ یخرج سَھمہ فَقَالَ مَا لسھمی لم یخرج قَالَ اِنَّك لم تقل آمین . رَوَاہُ اَبُوْ یعلی من رِوَایَۃِ لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم و لا الضالین پڑھتا ہے' اور اس کے پیچھے والے لوگ آمین کہتے ہیں تو آسمان والوں اور زمین والوں کی آمین مل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص

Marfat.com

آمین نہیں کہتا' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتا ہے' وہ لوگ قرعہ اندازی کرتے ہیں' تو سب لوگوں کا حصہ نکل آتا ہے اس کا حصہ نہیں نکلتا' تو وہ کہتا ہے: کیا وجہ ہے میرا حصہ کیوں نہیں نکلا؟ تو دوسرا شخص کہتا ہے: تم نے آمین نہیں کہا تھا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

737 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَالَ الامَام (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالّين) فَقولُوْا آمين يجبكم الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشعَرِيّ قَالَ فِيْهِ :إِذا صليتم فاقيموا صفوفكم وليؤمكم اَحَدُكُمْ فَإِذَا كبر فكبروا وَإِذَا قَالَ (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالّين) فَقولُوْا آمين يجبكم

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھ لے' تو تم لوگ آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کو امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے' جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں:

''جب تم نماز ادا کرو' تو اپنی صفیں درست رکھو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم تکبیر کہو' جب وہ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھے' تو تم آمین کہو' تو تمہاری دعا قبول ہوگی''۔

738 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حسدتكم الْيَهُود على شَيْءٍ مَا حسدتكم على آمين فَاَكْثرُوْا من قَول آمين . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودی کسی چیز پر تم سے اُتنا حسد نہیں کرتے' جتنا حسد وہ تمہارے آمین کہنے پر کرتے ہیں' تو تم لوگ بکثرت آمین کہا کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

739 - وَعَنْ اَبِيْ مصبح الْمقرائي قَالَ كُنَّا نجلس إِلَى اَبِيْ زُهَيْر النميري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من الصَّحَابَة يحدث أحسن الحَدِيْثِ فَإِذَا دَعَا الرجل منا بِدُعَاء قَالَ اختمه بآمين فَإِن آمين مثل الطابع على الصَّحِيفَة . قَالَ اَبُوْ زُهَيْر النميري أخبركُمْ عَن ذَلِك خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات لَيْلَة نمشي فأتينا على رجل قد ألح فِي الْمَسْأَلَة فَوقف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستمع مِنْهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أوجب إِن ختم فَقَالَ رجل من الْقَوْم بِاَيّ شَيْءٍ يختم فَقَالَ بآمين فَإِنَّهُ إِن ختم بآمين فَقَد أوجب فَانْصَرف الرجل الَّذِيْ سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأتى الرجل فَقَالَ اختم يَا فلَان بآمين وَأبْشر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

مصبح بِضَم الْمِيم وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا حاء مُهْملَة والمقرائي بِضَم الْمِيم وَقِيْل بِفَتْحِهَا وَالضَّم

Marfat.com

أشهر وبسكون الْقَاف وَبعدهَا رَاء ممدودة نِسبَةً اِلٰى قَرْيَة بِدَمَشْق

❀❀ ابو مصبح مقرائی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابوز ہیر نمیری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے' جو صحابی رسول تھے' وہ بہت عمدہ گفتگو کرتے تھے' جب ہم میں سے کوئی شخص دعا کرتا تھا' تو وہ فرماتے تھے: تم آمین کے ذریعے اسے ختم کرو' کیونکہ آمین کی مثال یوں ہے' جیسے کسی صحیفے پر مہر لگادی جائے' حضرت ابوز ہیر نمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم پیدل چلتے ہوئے جا رہے تھے' ہم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو گڑ گڑا کر دعا مانگ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور اس کی بات سننے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے مہر لگادی' تو یہ قبولیت واجب ہو جائے گی' حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: مہر کس چیز کے ساتھ لگائی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آمین کے ذریعے' اگر آمین کے ذریعے مہر لگائی جائے گی' تو (دعا کی قبولیت) واجب ہو جائے گی' وہ شخص جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا: وہ گیا اور جا کر اُس نے اس شخص کو بتایا کہ اے فلاں! تم آمین کے ذریعے مہر لگاؤ اور (دعا کی قبولیت) کی خوشخبری حاصل کرو''۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

''مصبح'' میں 'م' پر 'پیش' ہے' 'ب' پر 'زیر' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اور ''مقرائی'' میں 'م' پر 'پیش' ہے' ایک قول کے مطابق اس پر 'زبر' ہے' تاہم 'پیش' ہونا زیادہ مشہور ہے' اور 'ق' ساکن ہے اس کے بعد 'ر' ہے' یہ دمشق کی ایک بستی کی طرف منسوب (ایک اسم منسوب) ہے۔

740 - وَعَنْ حبيب بن سَلمَة الفِهرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مجاب الدعْوَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يجْتَمع مَلأ فيدعو بَعْضُهُمْ ويؤمن بَعْضُهُمْ اِلَّا أجابهم الله . رَوَاهُ الْحَاكِم

❀❀ حضرت حبیب بن سلمہ فہری رضی اللہ عنہ جو مستجاب الدعوات تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک دعا کرے اور دوسرا آمین کہے' تو اللہ تعالیٰ اُن کی دعا کو قبول کرتا ہے''۔ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

741 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نصلي مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رجل من الْقَوْم اللّٰه أكبر كَبِيرًا وَالْحَمْد لله كثيرا وَسُبْحَان اللّٰه بكرَة وَاَصِيلا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْقَائِل كلمة كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رجل من الْقَوْم انا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عجبت لَهَا فتحت لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء . قَالَ ابْن عمر فَمَا تركتهن مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' بڑائی والا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو اور (میں) صبح

Marfat.com

وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی (بیان کرتا ہوں)''

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ان پر حیرانگی ہوئی کہ اِن کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے' نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس کے بعد میں نے یہ پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

742 - وَعَنْ رفاعة بن رَافع الزرقي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نصلي وَرَاء النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رفع رَأسه من الرَّكْعَة قَالَ سمع الله لمن حَمده قَالَ رجل من وَرَائه رَبنَا وَلَك الْحَمد حمدا كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرف قَالَ من الْمُتَكَلّم قَالَ انا قَالَ رَأَيْت بضعَة وَثَلَاثِينَ ملكا يبتدرونها أَيهمْ يَكْتُبهَا أول

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کررہے تھے' جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع الله لمن حمده کہا' تو آپ ﷺ کے پیچھے افراد میں سے ایک صاحب نے یہ کلمات کہے:

''اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے ہی مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو''

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام کرنے والا شخص کون ہے؟ تو اُن صاحب نے عرض کی: میں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف لپکے کہ پہلے اِن کلمات کو کون نوٹ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

743 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قَالَ الإِمَام سمع الله لمن حَمده فَقولُوا اللَّهُمَّ رَبنَا لَك الْحَمد فَإِنَّهُ من وَافق قَوْله قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

حدیث 743: صحیح البخاری - کتاب الأذان' أبواب صفة الصلاة - باب فضل اللهم ربنا لك الحمد' حدیث: 775 صحیح البخاری - کتاب بدء الخلق' باب إذا قال أحدكم : آمين والملائكة في السماء - حدیث: 3072 صحیح مسلم - کتاب الصلاة باب التسمیع - حدیث: 646 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة - ذكر ما يقول المرء عند رفعه رأسه من الركوع' حدیث: 1931 موطأ مالك - کتاب الصلاة' باب ما جاء بالتأمين خلف الإمام - حدیث: 196 سنن أبي داود - کتاب الصلاة' أبواب تفريع استفتاح الصلاة - باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع' حدیث: 729 سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع - حدیث: 872 السنن للنسائي - کتاب التطبيق' باب قوله ربنا ولك الحمد - حدیث: 1058 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - کتاب الصلاة' باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع - حدیث: 2817 السنن الكبرى للنسائي - التطبيق' ثواب قوله ربنا ولك الحمد - حدیث: 641 السنن الكبرى للبيهقي - کتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة - باب ما استدل به من قال باقتصار المأموم على الحمد دون' حدیث: 2433 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حدیث: 9731

Marfat.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ فَقولُوْا رَبنَا وَلَك الحَمد بِالْوَاو

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات سن لی' جس نے اس کی حمد بیان کی) کہے' تو تم یوں کہو اللّٰھم ربنا لك الحمد (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے) جس شخص کا یہ کہنا' فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو تم لوگ یہ کہو: اے ہمارے پروردگار! اور حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے'' (راوی کہتے ہیں:) یعنی ''و'' کے ساتھ پڑھو۔

التَّرْهِيب من رفع الْمَأْمُوم رَأسه قبل الإِمَام فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود

باب: مقتدی کے رکوع اور سجدے کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھانے سے متعلق ترہیبی روایات

744 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اما يخشى اَحَدُكُم إِذا رفع رَأسه من رُكُوع اَوْ سُجُود قبل الإِمَام اَن يَجْعَل اللّٰه رَأسه رَأس حمَار اَوْ يَجْعَل اللّٰه صورته صُوْرَة حمَار رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤمن اَحَدُكُم إِذا رفع رَأسه قبل الإِمَام اَن يحول اللّٰه رَأسه رَأس كلب . وَرَوَاهُ فِی الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا على عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد بأسانيد اَحدهَا جيد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَفْظه: أما يخْشَى الَّذِیْ يرفع رَأسه قبل الإِمَام اَن يحول اللّٰه رَأسه رَأس كلب . قَالَ الْخطابِیّ اخْتلف النَّاس فِيْمَن فعل ذٰلِكَ فَروِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنه قَالَ لَا صَلَاة لمن فعل ذٰلِكَ وَأما عَامَّة اَهْلِ الْعلم فَاِنَّهُم قَالُوْا قد اَسَاءَ وَصلَاته تُجزئه غير اَن اَكْثَرهم يَأْمُرُوْنَ بِاَن يعود اِلَى السُّجُود وَيمْكث فِیْ سُجُوده بعد اَن يرفع الإِمَام رَأسه بِقدر مَا كَانَ ترك انْتهى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا کوئی شخص اس بات ڈرتا نہیں ہے کہ وہ رکوع یا سجدہ کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ اس کی شکل کو گدھے کی شکل میں تبدیل کر دے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کیا کوئی شخص اس بات سے خود کو محفوظ سمجھتا ہے؟ کہ اگر وہ امام سے پہلے اپنے

Marfat.com

سر کو اٹھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں تبدیل کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جو مختلف سندوں کے ساتھ منقول ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے ڈرتا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر سے تبدیل کر دے''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جو شخص ایسا کرتا ہے اس کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسا کرتا ہے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی تاہم عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ شخص برا کرتا ہے تاہم اس کی نماز ہو جائے گی البتہ ان میں سے اکثر حضرات نے اس شخص کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ دوبارہ سجدے کی طرف جائے اور سجدے میں اتنی دیر ٹھہرا رہے یہ امام کے سر اٹھانے کے بعد ہوگا اور اتنی دیر کے لئے ہوگا جتنی دیر اس نے پہلے ترک کی تھی''...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

745 - وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يخفض ويرفع قبل الامام انما ناصيته بيد شيطان . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ مَالك فِي الْمُوَطَّا فَوَقفهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يرفعهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص امام سے پہلے جھکتا ہے یا اُٹھتا ہے اُس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام مالک نے ''الموطا'' میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

التَّرْهِيب من عدم اِتْمَام الرُّكُوع وَالسُّجُود وَاِقَامَة الصلب بَيْنَهُمَا وَمَا جَاءَ فِي الْخُشُوع

رکوع یا سجود مکمل نہ کرنے اور اُن کے درمیان پشت کو سیدھا نہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات نیز خشوع کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

746 - عَنْ اَبِي مَسْعُود البدرى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تجزىء صَلَاة الرجل حَتّٰى يُقيم ظَهره فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَا اِسْنَاده صَحِيح ثَابت وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

Marfat.com

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آدمی کی نماز اس وقت تک درست نہیں ہوتی' جب تک وہ رکوع اور سجود میں پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح اور ثابت شدہ ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

747 - وَعَنْ عبد الرَّحْمَن بن شبْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن نقرة الْغُرَاب وافتراش السَّبع وَاَن يوطن الرجل الْمَكَان فِي الْمَسْجد كَمَا يوطن الْبَعِير
رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگا مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے' اور اس بات سے بھی (منع کیا ہے) کہ آدمی مسجد میں اپنے بیٹھنے کی جگہ مخصوص کرلے' جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ مخصوص کرلیتا ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور (ان کے علاوہ)' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

748 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسوَأ النَّاس سَرقَة الَّذِيْ يسرق من صلَاته قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يسرق من الصَّلَاة قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها اَوْ قَالَ لَا يُقيم صلبه فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''چوری کرنے میں سب سے برا شخص وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے''۔
یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

749 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أسرق النَّاس الَّذِيْ يسرق صلَاته قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يسرق صلَاته قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها وأبخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے بڑا چوروہ ہے' جواپنی نماز میں چوری کرتا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز کو کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادانہیں کرتا ہے' اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے' جوسلام کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

750 - وَعَنْ عَلیّ بن شَیبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا حَتّٰی قدمنَا علی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاہُ وصلینا خَلفه فلمح بمؤخر عینه رجلا لَا یُقیم صَلَاته یَعْنِیْ صلبه فِی الرُّکُوع فَلَمَّا قضی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاته قَالَ یَا معشر الْمُسلِمین لَا صَلَاة لمن لَا یُقیم صلبه فِی الرُّکُوع وَالسُّجُود

رَوَاہُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

❀❀ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نکلے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں ادا کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گوشہ چشم کے ذریعے ایک شخص کو دیکھا' جواپنی نماز کو درست ادانہیں کررہا تھا' یعنی رکوع میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھ رہا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جورکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

751 - وَعَنْ طلق بن عَلیّ الْحَنفِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا ینظر اللّٰہ اِلٰی صَلَاة عبد لَا یُقیم فِیْهَا صلبه بَیْن رکوعها وسجودها

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز کی طرف نظر نہیں کرتا' جونماز میں رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

752 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰہ الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رأی رجلا لَا یتم رُکُوعه وینقر فِیْ سُجُوده وَهُوَ یُصَلِّی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو مَاتَ هٰذَا علی حَاله هٰذِهٖ مَاتَ علی غیر مِلَّة مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسلم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِیْ لَا یتم رُکُوعه وینقر فِیْ سُجُوده مثل الجائع یَأْکُل التمرة والتمرتین لَا تغنیَان عَنهُ شَیْئًا

قَالَ اَبُوْ صَالح قلت لابی عبد اللّٰہ من حدث بِهٰذَا عَن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَرَاء الأجناد عَمْرو بن الْعَاصِ وخَالِدِ بْن الْوَلِید وشرحبیل بن حَسَنَة سَمِعُوْهُ من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسلم

Marfat.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَاَبُو یعلی بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا' وہ شخص نماز میں رکوع مکمل نہیں کر رہا تھا اور سجدے میں ٹھونگے مار رہا تھا' وہ نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اس حالت میں مرا' تو یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے علاوہ مرے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رکوع کو مکمل نہیں کرتا اور سجدے میں ٹھونگے مارتا ہے اس شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جیسے کوئی بھوکا ایک یا دو کھجوریں کھالے' تو یہ اس کے کسی کام نہیں آتی ہیں۔

ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے دریافت کیا: یہ حدیث کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: لشکروں کے امراء' یعنی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ ابویعلیٰ نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

753 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لیُصَلِّی سِتِّینَ سنة وَمَا تقبل لَهُ صَلَاة لَعَلَّه یتم الرُّکُوع وَلَا یتم السُّجُود وَیتم السُّجُود وَلَا یتم الرُّکُوع

رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِیّ وَینظر سَنَده

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ساٹھ سال تک نماز ادا کرتا رہتا ہے' لیکن اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے' اگر وہ رکوع مکمل ادا کرتا ہے' تو سجدہ مکمل ادا نہیں کرتا' اگر وہ سجدہ مکمل ادا کرتا ہے' تو رکوع مکمل ادا نہیں کرتا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

754 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لاصحابه وَاَنا حَاضر لَو کَانَ لاحدکم هٰذِهِ السارية لكره اَن تجدع کَیفَ یعمد اَحَدُکُمْ فیجدع صَلَاته الَّتِیْ هِیَ لله فَاَتِمُّوا صَلَاتکُم فَاِن اللّٰه لَا یقبل اِلَّا تَاما . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

الجدع قطع بعض الشَّیْء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: میں اس وقت وہاں موجود تھا' اگر کسی شخص کا ایک ستون ہو' تو وہ اس بات کو ناپسند کرے گا کہ اس کو اکھاڑ لیا جائے' تو کوئی شخص یہ کیوں کرتا ہے کہ وہ اپنی نماز کو اکھاڑ لیتا ہے؟ وہ نماز جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے' تم لوگ اپنی نماز کو مکمل ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف مکمل چیز کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

''الجدع'' کا مطلب کسی چیز کے کچھ حصے کو کاٹ دینا ہے۔

Marfat.com

755 - وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه ابْصر رجلا لَا يتم الرُّكُوع وَلَا السُّجُود فَقَالَ لَو مَاتَ هٰذَا لمات على غير مِلَّة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کر رہا تھا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اسی حالت میں مر گیا' تو یہ شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے علاوہ پر مرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

756 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للصَّلَاة الْمَكْتُوبَة عِنْد اللّٰه وزنا من انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا حُوسِبَ بِهٖ فِيْهَا على مَا انْتَقَصَ ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرض نماز کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک (مخصوص) وزن ہوتا ہے' جو شخص اس میں کمی کرے گا اس نے جو کمی کی ہوگی' اُس حساب سے' اُس نماز کے بارے میں' اس شخص سے حساب لیا جائے گا''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

757 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر اللّٰه اِلٰى عبد لَا يُقيم صلبه بَيْن رُكُوعه وَسُجُوده ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' جو رکوع و سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

758 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهاني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن اَقرَاَ وَاَنا رَاكِع وَقَالَ يَا عَلِيّ مثل الَّذِيْ لَا يُقيم صلبه فِيْ صَلَاته كَمثل حُبْلٰى حملت فَلَمَّا دنا نفَاسهَا أسقطت فَلَا هِيَ ذَات حمل وَلَا هِيَ ذَات ولد ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى والأصبهاني وَزَاد مثل الْمُصَلِّي كَمثل التَّاجِر لَا يخلص لَهُ ربحه حَتّٰى يخلص لَهُ رَاس مَاله كَذٰلِكَ الْمُصَلِّي لَا تقبل نافلته حَتّٰى يُؤَدِّي الْفَرِيضَة

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں رکوع کے دوران قرأت کروں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! جو شخص اپنی نماز میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا' اس کی مثال حاملہ عورت کی مانند ہے جو حاملہ ہو جاتی ہے' اور جب بچے کی پیدائش کا وقت قریب آتا ہے' تو حمل ضائع ہو جاتا ہے' تو اب وہ نہ حاملہ رہتی ہے' اور نہ بچے والی''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نماز کی مثال تاجر کی مانند ہے' اس کا منافع اس وقت تک خالص نہیں ہوگا' جب تک اس کا اصل سودا خالص نہیں ہوگا' نمازی کی مثال بھی اسی طرح ہے' اس کی نفل نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوگی' جب تک وہ فرض ادا نہیں کرتا''۔

Marfat.com

759 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَأ النَّاس سَرقَة الَّذِیْ يسرق صَلَاته قَالَ وَكَيف يسرق صَلَاته قَالَ لَا يتم ركوعها وَلَا سجودها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِی صَحِيحِهٖ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' راوی نے دریافت کیا: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

760 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مصل اِلَّا وَملك عَن يَمِينه وَملك عَن يسَاره فَإِن أتمهَا عرجا بهَا وَإِن لم يُتمهَا ضربا بهَا على وَجهه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' اور ایک فرشتہ اس کے بائیں طرف ہوتا ہے اگر وہ نماز کو مکمل ادا کرتا ہے' تو وہ فرشتے اس نماز کو لے کر اوپر جاتے ہیں اور اگر وہ اس کو مکمل ادا نہیں کرتا' تو وہ فرشتے اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیتے ہیں''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

761 - وَعَنْ النُّعْمَان بن مرّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تروْنَ فِی الشَّارِب وَالزَّانِی وَالسَّارِق وَذٰلِكَ قبل اَن تنزل فيهم الْحُدُوْد قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هن فواحش وفيهن عُقُوبَة وأسوأ السّرقَة الَّذِیْ يسرق صَلَاته قَالُوْا وَكَيف يسرق صَلَاته قَالَ لَا يتم ركوعها وَلَا سجودها

رَوَاهُ مَالك وَتقدم فِیْ بَاب الصَّلَاة على وَقتهَا حَدِيْثٍ أنس عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه وَمَنْ صلاهَا لغير وَقتهَا وَلَم يسبغ لَهَا وضوءها وَلَمْ يتم لَهَا خشوعها وَلَا ركوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِی سَوْدَاءِ مظْلمَة تَقول ضيعك اللّٰه كَمَا ضيعتني حَتّٰى اِذا كَانَت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه لفت كَمَا يلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شراب پینے والے' زنا کرنے والے اور چور کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں کے بارے میں حدود نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برے کام ہیں اور ان میں سزا دی جائے گی' لیکن سب سے برا چور وہ ہے' جو نماز میں چوری کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے اس سے پہلے نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنے سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت کے علاوہ (قضاء کر کے) ادا کرتا ہے اور نماز کے لئے اچھی طرح وضو بھی نہیں کرتا اور نماز کے خشوع کو اور رکوع و سجود کو مکمل نہیں کرتا' تو جب وہ نماز نکلتی ہے' تو وہ سیاہ اور تاریک ہوتی ہے اور یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ بھی تمہیں اُسی طرح ضائع کرے' جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے' یہاں تک کہ جس مقام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے' جب وہ وہاں تک جاتی ہے' تو اسے یوں لپیٹ دیا جاتا ہے' جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے' اور پھر اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

762 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رجلا دخل الْمَسْجِد وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِیْ نَاحیَة الْمَسْجد فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فَقَالَ فِی الثَّانِیَة اَوْ فِی الَّتِیْ تَلِیهَا علمنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذا قُمْت اِلَی الصَّلَاة فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ اسْتقْبل الْقبْلَة فكبر ثُمَّ اقْرَأ مَا تیَسّر مَعَك من الْقُرْآن ثُمَّ ارْكع حَتّٰی تطمئِن رَاكِعا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تستوی قَائِما ثُمَّ اسجد حَتّٰی تطمئِن سَاجِدا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تطمئِن جَالِسا ثُمَّ افْعَل ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتك كلهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ: ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تستوی قَائِما یَعْنِیْ من السَّجْدَة الثَّانِیَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسلِم وَقَالَ فِیْ حَدِیْثه: فَقَالَ الرجل وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا أحسن غیر هٰذَا فعلمنی وَلَم یذكر غیر سَجْدَة وَاحِدَة ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی دَاوُد: فَاِذا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت من هٰذَا فَاِنَّمَا انتقصته من صَلَاتك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے' اس شخص نے نماز ادا کی' پھر وہ شخص آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی ہے' اس شخص نے پھر نماز ادا کی' پھر وہ شخص آیا اور اس نے آ کر سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے' اس شخص نے پھر نماز ادا کی' پھر وہ آیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے' تو اس شخص نے' دوسری یا شاید تیسری مرتبہ میں' عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے تعلیم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو' تو پہلے اچھی طرح وضو کرو' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر کہو' پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں آتا ہو' اس کی تلاوت کرو' پھر رکوع کرو' یہاں تک کہ اطمینان کی حالت میں رکوع میں

Marfat.com

رہو پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ' یہاں تک کہ اطمینان کی حالت میں رہو پھر اُٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر اپنی پوری نماز میں ایسا ہی کرو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پھر تم اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ'' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ دوسرے سجدے کے بعد اُٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کرسکتا' تو آپ مجھے تعلیم دیں!''۔

انہوں نے اس روایت میں صرف ایک سجدے کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب تم ایسا کرلو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اُس حساب سے تمہاری نماز میں کمی (شمار) ہوگی''۔

763 - وَعَنْ رِفَاعَة بن رَافع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت جَالسا عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رجل فَدخل الْمَسْجد فصلى فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فِيْهِ فَقَالَ الرجل لَا اَدْرِى مَا عبت عَلَيّ فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَا تتمّ صَلَاة اَحَدُكُم حَتّٰى يسبغ الْوضُوء كَمَا أمره اللّٰه وَيغسل وَجهه وَيَدَيْهِ اِلَى الْمرفقين وَيمْسَح رَأسه وَرجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يكبر اللّٰه وَيَحْمَدهُ ويمجده وَيقْرَأ من الْقُرْآن مَا أذن اللّٰه لَهُ فِيْهِ وتيسر ثُمَّ يكبر ويركع فَيَضَع كفيه على رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِي ثُمَّ يَقُوْلُ سمع اللّٰه لمن حَمده وَيَسْتَوِى قَائِما حَتّٰى يَأْخذ كل عظم مأخذه وَيُقِيم صلبه ثُمَّ يكبر فَيسْجد وَيُمكن جَبهته من الْاَرْض حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِي ثُمَّ يكبر فيرفع رَأسه وَيَسْتَوِى قَاعِدا على مقعدته وَيُقِيم صلبه فوصف الصَّلَاة هٰكَذَا حَتّٰى فرغ ثُمَّ قَالَ لَا تتمّ صَلَاة اَحَدُكُم حَتّٰى يفعل ذٰلِك

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ فِيْ آخِره فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت مِنْهُ شَيْئًا انتقصت من صَلَاتك

قَالَ اَبُوْ عمر بن عبد الْبر النمرى هٰذَا حَدِيْثٍ ثَابت

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا' اس نے نماز ادا کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر وہ بیان کرتے ہیں:) اس شخص نے عرض کی: مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو میری کونسی چیز درست نہیں لگی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص نماز اس وقت تک نماز مکمل نہیں کرتا' جب تک وہ پہلے اچھی طرح وضو نہیں کرتا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک نہیں دھوتا' اپنے سر پر مسح نہیں کرتا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک نہیں دھوتا' اس

Marfat.com

کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے گا' اس کی حمد اور بزرگی کا اعتراف کرے گا' قرآن' جو اللہ نے اس کو نصیب کیا ہوگا' اس کی تلاوت کرے گا اور جو اُسے آتا ہوگا (اس کی تلاوت کرے گا) پھر وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے گا اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے گا' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے گا' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے اور اس کی پشت سیدھی ہو جائے' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے گا اور اپنی پیشانی زمین پر جما کر رکھے گا' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائے گا اور اپنی سرین کے بل سیدھا بیٹھ جائے گا اور اپنی پشت کو سیدھا کر لے گا' انہوں (یعنی راوی) نے نماز کا یہی وصف (یعنی طریقہ) بیان کیا' (اس کے بعد روایت کے الفاظ یہ ہیں:) یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے' پھر یہ فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز' اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ ایسا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم ایسا کر لو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی (شمار) کی جائے گی''۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر نمری فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت شدہ ہے۔

764 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرجل لينصرف وَمَا كتب لَهُ اِلَّا عشر صَلَاته تسعها ثمنهَا سبعها سدسها خمسها ربعهَا ثلثهَا نصفهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه بنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بعض اوقات کوئی شخص نماز ختم کرتا ہے' حالانکہ اس کے نامۂ اعمال میں' اُس کی نماز کا صرف دسواں' یا نواں' یا آٹھواں' یا ساتواں' یا چھٹا' یا پانچواں' یا چوتھا' یا تیسرا' یا نصف حصہ نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں' اس کی مانند نقل کی ہے۔

765 - وَعَنْ اَبِي الْيُسْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْكُمْ من يُصَلِّي الصَّلَاة كَامِلَة ومنكم من يُصَلِّي النّصْف وَالثلث وَالرّبع وَالْخمس حَتّٰى بلغ الْعشْر . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاسم اَبِي الْيُسْر بالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَالسِّين الْمُهْملَة مفتوحتين كَعْب بن عمر السّلمِيّ شهد بَدْرًا

❀❀ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں' جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں اور تم میں سے کچھ ایسے ہیں' جو نصف' یا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی یا پانچواں حصہ' نماز ادا کرتے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں حصے تک کا ذکر کیا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ (کے نام) میں 'ی' ہے اور 'س' ہے ان دونوں پر 'زبر' ہے' ان کا نام حضرت کعب بن عمر سلمی رضی اللہ عنہ ہے' انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

766 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة ثَلَاثَة اَثلاث الطّهُور ثلث وَالرُّكُوع ثلث وَالسُّجُود ثلث فَمَنْ اَدَّاهَا بِحَقِّهَا قبلت مِنْهُ وَقبل مِنْهُ سَائِر عمله وَمَنْ ردّت عَلَیْهِ صلَاته رد عَلَیْهِ سَائِر عمله . رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ لَا نعلمهُ مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِیْثِ الْمُغِیرَة بن مُسْلِم قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے تین حصے ہوتے ہیں' ایک حصہ طہارت ہے' ایک حصہ رکوع ہے' اور ایک حصہ سجدہ ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے ادا کرتا ہے' اس کی طرف سے یہ قبول ہو جاتی ہے' اور اس کی طرف سے' اس کے دیگر تمام اعمال بھی قبول ہوتے ہیں' جس شخص کی نماز مسترد ہو جائے' اُس کے باقی اعمال بھی مسترد ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کے مرفوع ہونے کے بارے میں' ہمیں صرف مغیرہ بن مسلم سے منقول روایت کے حوالے سے ہی علم ہے۔ حافظ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

767 - وَعَنْ حُرَیْث بن قبیصَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدمت الْمَدِیْنَة وَقلت اللّٰهُمَّ ارزقنی جَلِیسا صَالحا قَالَ فَجَلَست اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَة فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلت اللّٰه اَن یَرْزُقنِیْ جَلِیسا صَالحا فَحَدثنی بِحَدِیْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰه اَن یَنْفَعنِیْ بِه فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَوَّل مَا یُحَاسب بِهِ الْعَبْد یَوْم الْقِیَامَة من عمله صَلَاته فَاِن صلحت فَقَدْ اَفْلح وأنجح وَاِن فَسدتْ فَقَدْ خَابَ وخسر وَاِن انْتقصَ من فَرِیضته قَالَ اللّٰه تَعَالٰی انْظُرُوْا هَلْ لعبدی من تطوع یکمل بِهِ مَا انْتقصَ من الْفَرِیضَة ثُمَّ یکون سَائِر عمله علی ذٰلِك . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِه وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حریث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ساتھی نصیب فرمانا! راوی کہتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا' میں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ساتھی عطا کرے' تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے! جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو' تاکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے' اُس کے اعمال میں سے' سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' وہ اس کی نماز ہے' اگر وہ درست ہوگی' تو وہ بندہ کامیاب و کامران ہوگا اور اگر وہ خراب ہوگی' تو وہ بندہ رسوا اور خسارے کا شکار ہوگا' اور اگر اس کی فرض نمازوں میں کوئی کمی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو! اور اس کے ذریعے اس چیز کو مکمل کردو' جو اس کے فرائض میں کمی ہے' پھر دیگر تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

Marfat.com

768 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا ثُمَّ انصرف فَقَالَ یَا فلان اَلا تحسن صَلَاتك اَلا ینظر الْمُصَلِّی اِذا صلی کَیْفَ یُصَلِّی فَاِنَّمَا یُصَلِّی لنفسِهِ اِنِّیْ لَاُبصر من ورائی کَمَا أبْصر من بَیْن یَدی . رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَلَفْظِه قَالَ صلی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظّهر فَلَمَّا سلم نَادَی رجلا کَانَ فِیْ آخر الصُّفُوف فَقَالَ یَا فلان اَلا تتقی اللّٰه اَلا تنظر کَیْفَ تصلی اِن اَحَدُکُمْ اِذا قَامَ یُصَلِّی اِنَّمَا یَقُوْمُ یُنَاجِی ربه فَلْیَنْظر کَیْفَ یناجیه اِنَّکُمْ تروْنَ اَنِّیْ لَا اَرَاکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰه لأری من خلف ظَهْری کَمَا أری من بَیْن یَدی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا تم اپنی نماز اچھے طریقے سے ادا نہیں کر سکتے ہو؟ کیا نمازی اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہے' تو کیسے ادا کر رہا ہے؟ کیونکہ وہ اپنی ذات کے لئے نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' میں اپنے پیچھے بھی اُسی طرح دیکھ لیتا ہوں' جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بلند آواز میں پکارا' جو آخری صف میں موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اس بات کا جائزہ نہیں لیتے؟ کہ تم کیسے نماز ادا کر رہے ہو؟ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ کھڑا ہو کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے' تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کیسے مناجات کر رہا ہے؟ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا نہیں ہوں' اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں''۔

769 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِی دهرش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یقبل اللّٰه من عبد عملا حَتّٰی یشْهد قلبه مَعَ بدنه . رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی فِیْ کتاب الصَّلَاة هٰکَذَا مُرْسلا وَوَصله اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِیْ مُسْند الفردوس بِاَبِیّ بن کَعْب والمرسل أصح

❀❀ حضرت عثمان بن ابودہرش رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی بندے کا کوئی عمل اُس وقت تک قبول نہیں کرتا' جب تک اس کے جسم کے ساتھ' اُس کا دل بھی گواہی نہ دیتا ہو''۔

یہ روایت شیخ محمد بن نصر مروزی نے کتاب ''الصلوٰۃ'' میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ ابومنصور دیلمی نے ''مسند فردوس'' میں اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

770 - وَعَنِ الْفضل بن الْعَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنی

Marfat.com

مثنى تشهد فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ وتخشع وتضرع وتمسكن وتقنع يَديك تقول ترفعهما اِلٰى رَبك مُسْتَقْبلا بطونهما وَجهك وَتقول يَا رب يَا رب من لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَتردد فِيْ ثُبُوته رووه كلهم عَن لَيْث بن سعد حَدثنَا عبد ربه بن سعيد عَن عمرَان بن اَبِيْ أنس عَن عبد الله بن نَافِع ابْن العمياء عَن ربيعَة بن الْحَارِث عَن الْفضل وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ غير ابْن الْمُبَارك فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ من لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ خداج وَقَالَ سَمِعت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ البُخَارِيّ يَقُوْلُ روى شُعْبَة هٰذَا الحَدِيْثِ عَن عبد ربه فَاَخطَاَ فِيْ مَوَاضِع قَالَ وَحَدِيْثِ لَيْث بن سعد أصح من حَدِيْثِ شُعْبَة

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الله بن نَافِع ابْن العمياء لم يرو عَنهُ غير عمرَان بن اَبِيْ أنس وَعمرَان ثِقَة وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة من طَرِيْق شُعْبَة عَن عبد ربه عَنِ ابْنِ اَبِيْ أنس عَن عبد الله بن نَافِع ابْن العمياء عَن عبد الله بن الْحَارِث عَن الْمطلب بن اَبِيْ وداعَة

وَلَفظ ابْن مَاجَه: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنى مثنى وَتشهد فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ وتبأس وتمسكن وتقنع وَتقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لي فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ خداج

قَالَ الْخطابِيّ اَصْحَاب الحَدِيْثِ يغلطون شُعْبَة فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ ثُمَّ حكى قَول البُخَارِيّ الْمُتَقَدّم وَقَالَ قَالَ يَعْقُوب بن سُفْيَان فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ مثل قَول البُخَارِيّ وَخطأ شُعْبَة وَصوب لَيْث بن سعد وَكَذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْحَاق بن خُزَيْمَة قَالَ وَقَوله تبأس مَعْنَاهُ اِظْهَار الْبُؤْس والفاقة وتمسكن من المسكنة وَقيل مَعْنَاهُ السّكُون وَالْوَقار وَالْمِيم مزيدة فِيهَا واقناع الْيَدَيْنِ رفعهما فِي الدُّعَاء وَالْمَسْاَلَة والخداج مَعْنَاهُ هَاهُنَا النَّاقِص فِيْ الْأجر والفضيلة ......انْتهى

❀❀ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز دو‘دو کر کے ادا کی جائے گی‘ تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے‘ خشوع وخضوع کرو گے‘ گریہ وزاری کرو گے‘ مسکینی کا اظہار کرو گے‘ اپنے دونوں ہاتھ ملا کر انہیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اٹھاؤ گے‘ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہروں کی طرف ہوں گی اور تم یہ کہو گے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! جو شخص ایسا نہیں کرے گا‘ تو وہ ایسا اور ویسا ہو گا''۔

یہ روایت امام ترمذی‘ امام نسائی‘ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے‘ انہوں نے اس کے ثبوت کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے‘ ان تمام حضرات نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے‘ امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک کے علاوہ‘ دیگر راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو یہ نامکمل ہو گی''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے یہ حدیث عبدربہ کے حوالے سے نقل کی ہے‘ اور اس میں کئی مقام پر غلطی کی ہے‘ وہ کہتے ہیں: لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت‘ شعبہ کی نقل کردہ روایت

Marfat.com

سے زیادہ درست ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عبداللہ بن نافع نامی راوی سے عبداللہ بن ابوانس کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں اور عمران نامی راوی ثقہ ہے' یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے شعبہ کے حوالے سے عبدرب کے حوالے سے' ابن ابوانس کے حوالے سے عبداللہ بن نافع کے حوالے سے' عبداللہ بن حارث کے حوالے سے' مطلب بن ابووداعہ سے نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی' تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے اور عاجزی اور مسکینی کا اظہار کرتے ہوئے سر جھکا کر یہ کہو گے: اے اللہ! میری مغفرت کر دے' جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو وہ نماز نامکمل ہو گی''۔

خطابی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس حدیث میں شعبہ کو غلطی کرنے والا قرار دیا ہے' پھر انہوں نے امام بخاری کا قول نقل کیا ہے' جو پہلے گزر چکا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یعقوب بن سفیان نے اس حدیث کے بارے میں امام بخاری کے قول کی مانند نقل کیا ہے' شعبہ نے اس روایت کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے' جبکہ لیث بن سعد نے اسے درست بیان کیا ہے' محمد بن اسحاق بن خزیمہ (یعنی امام ابن خزیمہ) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

(علامہ خطابی بیان کرتے ہیں:) روایت کا یہ لفظ ''تباءس'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی پریشانی' فقر و فاقہ کا اظہار کرنا' اور لفظ ''تمسکن'' کا مطلب مسکینی کا اظہار کرنا ہے' ایک قول یہ ہے کہ اس کا مطلب سکون اور وقار کا اظہار کرنا ہے' اور اس میں 'م' زائد ہے' ''اقناع الیدین'' کا مطلب دونوں ہاتھ دعا میں بلند کرنا ہے' یہاں ''الخداج'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اجر اور فضیلت کے اعتبار سے ناقص ہو...... اُن (یعنی علامہ خطابی) کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

771 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا أتقبل الصَّلَاة مِمَّن تواضع بهَا لعظمتي وَلَمْ يستطل على خلقي وَلَمْ يبت مصرا على معصيتي وَقطع النَّهَار فِيْ ذكري ورحم الْمِسْكِين وَابْن السَّبِيْل والأرملة ورحم الْمُصَاب ذٰلِكَ نوره كنور الشَّمْس أكلؤه بعزتي وأستحفظه ملائكتي أجعَل لَهُ فِي الظلمَة نورا وَفِي الْجَهَالَة حلما وَمثله فِيْ خلقي كَمثل الفردوس فِي الْجنَّة

• **رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عبد الله بن وَاقد الْحَرَّانِي وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات**

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں' جو نماز میں میری عظمت کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے' اور میری مخلوق کے سامنے خود کو نمایاں نہیں کرتا اور میری نافرمانی پر مصر نہیں رہتا اور دن کے وقت میرا ذکر کرتا ہے' مسکین' مسافر' بیوہ پر رحم کرتا ہے' مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے' اس نماز کا ثواب سورج کی روشنی کی مانند ہو گا' میں اپنی عزت کے ساتھ اس نماز کی حفاظت کروں گا اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کریں گے' میں اس کے لیے تاریکی میں نور بنا دوں گا' جہالت میں بردبار بنا دوں گا اور اس کی مثال میری مخلوق میں یوں ہو گی' جیسے جنت میں فردوس کی مثال ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عبداللہ بن واقد حرانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ

Marfat.com

ہیں۔

772 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إن العَبْد إذا صلى فَلَمْ يتم صلاته خشوعها وَلا ركوعها وَأكثر الِالْتِفَات لم تقبل مِنْهُ وَمَنْ جر ثوبه خُيَلاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ وَإن كَانَ على اللّٰه كَرِيمًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرتا ہے' اور اس میں خشوع اور رکوع کو مکمل نہیں کرتا' اور اکثر اِدھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے' تو اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا لٹکا کر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (عبادت اور ریاضت کے حوالے سے) معزز ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

773 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل شَیْءٍ يرفع مِنْ هٰذِهِ الْأمة الْخُشُوع حَتّٰى لَا ترى فِيهَا خَاشِعًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ فِیْ آخر حَدِيْثٍ مَوْقُوْفًا على شَدَّاد بن اَوْس وَرَفعه الطَّبَرَانِیّ اَیْضًا وَالْمَوْقُوْف أشبه

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت سے سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا' یہاں تک کہ تم کوئی شخص ایسا نہیں دیکھو گے جس میں خشوع موجود ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث کے آخر میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مناسب ہے۔

774 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعا قَالَ مثل الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة كَمثل الْمِيْزَان من اَوْفٰى استوفى . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ هٰكَذَا وَرَوَاهُ غَيْره عَن الْحسن مُرْسلا وَهُوَ الصَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''فرض نماز کی مثال' ترازو کی طرح ہے' جو شخص پورا ڈالتا ہے' وہ پورا حاصل کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح نقل کی ہے' دیگر حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے' اس کو 'مرسل' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

775 - وَعَنْ مطرف عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی وَفِیْ صَدره أزيز كأزيز الرَّحَى من الْبكاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَلَفظه: رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی ولجوفه أزيز كأزيز الْمرجل يَعْنِیْ يبكی . وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا نَحْو رِوَايَةِ النَّسَائِیّ إِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة

Marfat.com

قَالَ ولصدره أزيز كأزيز الرَّحَى بزايين هُوَ صَوْتهَا والمرجل بِكَسْر الْمِيم وَفتح الْجِيم هُوَ الْقدر يَعْنِيْ أَن لجوفه حنينا كصوت غليان الْقدر

❀❀ مطرف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی' جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی' جس طرح ہنڈیا اُبلنے کی آواز ہوتی ہے''۔

راوی کہتے ہیں: یعنی رونے کی وجہ سے ایسا ہو رہا تھا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں' امام نسائی کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی' جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے''۔

لفظ ''ازیز'' میں دومرتبہ 'ز' ہے' اس سے مراد ہنڈیا کی آواز ہے' لفظ ''مرجل'' میں 'م' پر 'زیر' ہے' اور 'ج' پر 'زبر' ہے' اس سے مراد ہنڈیا ہے' یعنی آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آتی' جس طرح ہنڈیا میں سے اُبلنے کی آواز آتی ہے۔

776 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ فِينَا فَارس يَوْم بدر غير الْمِقْدَاد وَلَقَد رَأَيْتنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِم إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَة يُصَلِّي ويبكي حَتّٰى أصبح . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر' حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی گھڑ سوار نہیں تھا اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم میں سے ہر ایک فرد سو گیا تھا' صرف نبی اکرم ﷺ نہیں سوئے تھے' آپ ﷺ درخت کے نیچے موجود رہ کر صبح تک نماز ادا کرتے رہے' اور روتے رہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

777 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بكر أَن أَبَا طَلْحَة الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي فِيْ حَائِط لَهُ فطار

حديث775: السنن للنسائي - كتاب السهو' باب البكاء في الصلاة - حديث:1204 السنن الكبرى للنسائي - كتاب السهو البكاء في الصلاة - حديث:540 صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' جماع أبواب الأفعال المباحة في الصلاة - باب الدليل على أن البكاء في الصلاة لا يقطع الصلاة مع' حديث: 859 صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الخوف والتقوى - ذكر البيان بأن المرء إذا تهجد بالليل وخلا بالطاعات يجب أن' حديث: 666 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' أما حديث عبد الرحمن بن مهدي - حديث: 912 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الركوع والسجود - باب البكاء في الصلاة' حديث: 782 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين حديث مطرف بن عبد الله عن أبيه - حديث:16019 مسند عبد بن حميد - عبد الله بن الشخير' حديث:515 مسند أبي يعلى الموصلي - عبد الله بن الشخير' حديث:1562 معجم الصحابة لابن قانع - عبد الله بن الشخير بن عوف بن كعب بن وقدان بن' حديث:774 شعب الإيمان للبيهقي - الحادي عشر من شعب الإيمان وهو باب في الخوف من الله' حديث:788

Marfat.com

دبسی فَطَفِقَ يتردّد يلتمس مخرجا فَلَا يجد فأعجبه ذٰلِكَ فجعل يتبعهٗ بَصَره سَاعَة ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صلَاته فَإِذَا هُوَ لَا يدْرِى كم صلى فَقَالَ لقد أصابنى فِىْ مَالِىْ هٰذَا فتْنَة فجاء اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر لَهُ الَّذِىْ اَصَابَهٗ فِىْ صلَاته وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَة فضعه حَيْثُ شِئْت

رَوَاهُ مَالك وَعبد اللّٰه بن اَبِىْ بكر لم يدْرك الْقِصَّة وَرَوَاهُ من طَرِيْق آخر فَلَمْ يذكر فِيْهِ اَبَا طَلْحَة وَلَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَفظِهٖ اَن رجلا من الْاَنْصَار كَانَ يُصَلِّى فِىْ حَائِط لَهٗ بالقف وَاد من اَودِيَة الْمَدِيْنَة فِىْ زمَان الثَّمر وَالنَّخل قد ذللت وَهِى مطوقة بثمرها فَنظر اِلَيْهَا فَاَعْجَبتهُ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صلَاته فَإِذَا هُوَ لَا يدْرِى كم صلى فَقَالَ لقد أصابنى فِىْ مَالِىْ هٰذَا فتْنَة فجاء عُثْمَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَة فَذكر ذٰلِكَ لَهٗ وَقَالَ هُوَ صَدَقَة فاجعله فِىْ سَبِيْل الْخَيْر فَبَاعَهُ بِخَمْسِيْنَ ألفا فَسمى ذٰلِكَ الْمَال الْخمسين

الْحَائِط هُوَ الْبُسْتَان والدبسى بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَكسر السِّين الْمُهْملَة بعْدهَا يَاء مُشَدّدَة هُوَ طَائِر صَغِير قِيْلَ هُوَ ذكر اليمام

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک پرندہ اُڑتا ہوا آیا' اور اِدھر اُدھر آنے جانے لگا' وہ نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا تھا' لیکن اسے وہ نہیں مل رہا تھا' حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ منظر اچھا لگا' وہ کچھ دیر اس کی طرف دیکھتے رہے' جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے' تو وہ بھول چکے تھے کہ انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ پھر وہ بولے: مجھے اپنے اس مال (یعنی باغ) کی وجہ سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ انہیں اپنی نماز کے حوالے سے کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ باغ صدقہ ہے' آپ اسے جہاں چاہیں استعمال کریں۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی اس واقعہ کے وقت موجود نہیں تھے' امام مالک نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس میں نہ' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے' اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے' وہ (باغ) ''قف'' نامی جگہ پر موجود تھا' جو مدینہ کا ایک نشیبی علاقہ ہے' یہ پھلوں اور کھجوروں کی پیداوار کے زمانے کی بات ہے' جب انہوں نے دیکھا کہ اتنا پھل لگا ہوا ہے' تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگے انہیں یہ چیز اچھی لگی' جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے' تو وہ یہ بھول چکے تھے انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے کہا: مجھے اس مال کی وجہ سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان دنوں خلیفہ وقت تھے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ کہا: یہ باغ صدقہ ہے' اور آپ اسے بھلائی کے کاموں میں استعمال کریں'

حدیث 777: موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب النظر فى الصلاة إلى ما يشغلك عنها - حديث:219' السنن الكبرى للبيهقى - كتاب الصلاة' جماع أبواب سجود السهو وسجود الشكر - باب من نظر فى صلاته إلى ما يلهيه لم يسجد سجدتى' حديث:3612' معرفة السنن والآثار للبيهقى - كتاب الصلاة' من التفت فى صلاته - حديث:1243' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب هوان الدنيا على الله عز وجل' حديث:515

Marfat.com

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ باغ بچاس ہزار کے عوض میں فروخت کروایا تھا اور اس جگہ کا نام خمسین (یعنی پچاس ہزار والی جگہ) رکھا تھا۔

لفظ ''الحائط'' کا مطلب باغ ہے لفظ ''دبسی'' میں 'د' پر پیش ہے اور 'ب' ساکن ہے 'س' پر زیر ہے اس کے بعد 'ی' مشدد ہے یہ ایک چھوٹا سا پرندہ ہے ایک روایت کے مطابق یہ جنگلی کبوتر ہے۔

778 - وَعَنِ الْاَعْمَش قَالَ كَانَ عبد الله يَعْنِي ابْن مَسْعُوْد اِذا صلى كَاَنَّهٗ ثوب ملقى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی کپڑے کو ڈال دیا گیا ہے (یعنی وہ حرکت نہیں کرتے تھے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے ویسے امام اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

779 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَهُوَ فِيْ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ بِنَحْوِهٖ وَتقدم

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور وہ یہ جان رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو یوں ہوتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت مسلم اور دیگر کتابوں میں بھی اس کی مانند منقول ہے' یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

8 - التَّرْهِيب من رفع الْبَصَر اِلَى السَّمَاء فِي الصَّلَاة

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

780 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِيْ صلَاتهم فَاشْتَدَّ قَوْله فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لينتهن عَن ذٰلِكَ اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھا لیتے ہیں' (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت لفظ استعمال کیے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ اس سے باز آجائیں گے' ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی''۔

Marfat.com

یہ روایت امام بخاری، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

781 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرفعُوْا أبصاركم اِلَى السَّمَاء فتلتمع يَعْنِيْ فِي الصَّلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنی نگاہیں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ' ورنہ وہ (بینائی) رخصت نہ ہو جائے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے، امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

782 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام عَن رفعهم اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء عِنْد الدُّعَاء فِي الصَّلَاة اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ نماز میں' دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانے سے باز آجائیں گے' ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

783 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فَلَا يرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء لَا يلتمع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عتبَة اَن رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهُ وَلَمْ يسمعهُ

يلتمع بَصَره بِضَم الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت اَي يذهب بِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے کہیں وہ (بینائی) نہ ہو جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہی روایت امام نسائی نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ایک صحابی رسول نے انہیں یہ بات بتائی' حالانکہ عبیداللہ نے اُن سے سماع نہیں کیا ہے۔

''یلتمع بصرہ'' میں ی پر پیش ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ رخصت ہو جائے گی۔

784 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِي الصَّلَاة اَوْ لَا ترجع اِلَيْهِم . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَلِاَبِيْ دَاوُد: دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد فَرَاَى فِيْهِ نَاسا يصلونَ رافعي اَيْدِيهم اِلَى السَّمَاء فَقَالَ لينتهين

Marfat.com

رجال یشخصون اَبۡصَارھم فِی الصَّلَاۃ اَوۡ لَا ترجع اِلَیۡھِمۡ اَبۡصَارھم

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اُٹھانے سے باز آجائیں گے' ورنہ ان کی بینائی واپس نہیں آئے گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا' جو نماز ادا کرتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ نماز کے دوران اوپر کی طرف نگاہ اُٹھانے سے باز آجائیں گے' یا ان کی بصارت ان کی طرف واپس نہیں آئے گی''۔

9 - التَّرۡھِیب من الِالۡتِفَات فِی الصَّلَاۃ وَغَیۡرِہٖ مِمَّا یذکر

باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور دیگر چیزیں' جن کا ذکر ہوا ہے

785 - عَن الۡحَارِث الۡاَشۡعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ اَمر یحیی بن زَکَرِیَّا بِخمۡس کَلِمَات اَن یعۡمل بھَا وَیَاۡمُر بنی اِسۡرَائِیل اَن یعملوا بھَا وَاِنَّہٗ کَاد اَن یبطیء بھَا قَالَ عِیسَی اِن اللّٰـہ اَمر کَ بِخمۡس کَلِمَات لتعمل بھَا وتأمر بنی اِسۡرَائِیل اَن یعملوا بھَا فَاِمَّا اَن تَاۡمُرھُمۡ وَاِمَّا اَن آمرھُم فَقَالَ یحیی أخۡشَی اِن سبقتنی بھَا اَن یخسف بی اَوۡ أعذب فَجمع النَّاس فِیۡ بَیت الۡمُقَدّس فَامۡتَلَأ وقعدوا علی الشّرف فَقَالَ اِن اللّٰہ اَمرنِیۡ بِخمۡس کَلِمَات اَن أعمل بِھن و آمرکم اَن تعملوا بِھن اَوَّلَاھُنَّ اَن تعبدوا اللّٰہ وَلَا تُشۡرِکُوا بِہٖ شَیۡئًا وَاِن مثل من أشرك بِاللّٰہِ کَمثل رجل اشۡتَری عبدا من خَالص مَالہ بِذَھَب اَوۡ ورق فَقَالَ ھٰذِہٖ دَارِی وَھٰذَا عَمَلِی فاعمل وأد اِلَیَّ فَکَانَ یعۡمل وَیُؤَدِّی اِلٰی غیر سَیّدہ فَاَیُّکُمۡ یرضی اَن یکون عَبدہ کَذٰلِکَ وَاِن اللّٰـہ اَمرکُمۡ بِالصَّلَاۃِ فَاِذَا صلیتم فَلَا تلتفتوا فَاِن اللّٰہ ینصب وَجھہ لوجہ عَبدہ فِیۡ صلَاتہ مَا لم یلۡتَفت وأمرکم بالصیام فَاِن مثل ذٰلِکَ کَمثل رجل فِیۡ عِصَابَۃ مَعَہ صرۃ فِیۡھَا مسك فکلھم یعجب اَوۡ یُعجبُہٗ رِیۡحھَا وَاِن ریح الصَّائِم أطیب عِنۡد اللّٰہ من ریح الۡمسک وأمرکم بِالصَّدَقَۃِ فَاِن مثل ذٰلِکَ کَمثل رجل أسرہ الۡعَدو فَاوثقُوۡا یَدہ اِلٰی عُنُقہ وقدموہ لیضربوا عُنُقہ فَقَالَ اَنا أفدی نَفۡسِی مِنۡکُمۡ بِالۡقَلِیۡلِ وَالۡکثیر ففدی نَفسہ مِنۡھُم وأمرکم اَن تَذکرُوۡا اللّٰہ فَاِن مثل ذٰلِکَ کَمثل رجل خرج الۡعَدو فِیۡ اِثرہ سرَاعًا حَتّٰی اِذا اَتَی علی حصن حُصَیۡن فأحرز نَفسہ مِنۡھُم کَذٰلِکَ لعبد لَا یحرز نَفسہ من الشَّیۡطَان اِلَّا بذکر اللّٰہ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَاَنا آمرکُمۡ بِخمۡس اللّٰہ اَمرنِیۡ بِھن السّمع وَالطَّاعَۃ وَالۡجِھَاد وَالۡھِجۡرَۃ وَالۡجَمَاعَۃ فَاِنَّہٗ من فَارق الۡجَمَاعَۃ قید شبر فَقَدۡ خلع ربقۃ الۡاِسۡلَام من عُنُقہ اِلَّا اَن یُرَاجع وَمَنۡ ادّعی دَعۡوَی الۡجَاھِلِیَّۃ فَاِنَّہٗ من جثاء جَھَنَّم فَقَالَ رجل یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ وَاِن صلی وَصَامَ فَقَالَ وَاِن صلی وَصَامَ فَادعوا اللّٰہ الَّذِیۡ سَمَّاکُمۡ الۡمُسۡلِمین الۡمُؤۡمِنِینَ عباد اللّٰہ

Marfat.com

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَهٰذَا لَفظِهِ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَالنَّسَائِيّ بِبَعْضِه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

قَالَ الْحَافِظ وَلَيْسَ لِلْحَارِث فِي الْكتب السِّتَّة سوى هٰذَا

والربقة بِكَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَاحِدَة الربق وَهِي عرى فِي حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغيره وَقَوله من جثاء جَهَنَّم بِضَم الْجِيم بعْدهَا ثاء مُثَلّثَة اَى من جماعات جَهَنَّم

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ کلمات کا حکم دیا تھا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں' حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس حوالے سے تاخیر کی' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور بولے:) اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ آپ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس کا حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں' یا تو آپ ان کو حکم دیں' ورنہ میں انہیں کہہ دیتا ہوں' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر آپ نے اس حوالے سے مجھ سے سبقت کر لی' تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا' یا مجھے عذاب دیا جائے گا' پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا' وہ بھر گیا' اور لوگ اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ میں اُن پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی یہ ہدایت کروں کہ تم بھی ان پر عمل کرو' ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو صرف اپنے مال میں سے کوئی غلام خریدتا ہے' جو سونے یا چاندی کے عوض میں (خریدا گیا) ہوتا ہے' اور پھر وہ شخص اس غلام سے کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے' اور یہ میرا کام ہے' تو تم کام کر کے میرے سپرد کرنا' لیکن وہ غلام کام کر کے' اپنے آقا کی بجائے' کسی اور کے سپرد کر دیتا ہے' تو تم میں سے کون اس بات سے راضی ہوگا؟ کہ اُس کا غلام اس طرح کا ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو نماز کا حکم دیا ہے' جب تم نماز ادا کرو' تو اِدھر اُدھر نہ دیکھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ آدمی کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے' جب آدمی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' بشرطیکہ آدمی اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور اس نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو اور اس شخص کے پاس ایک تھیلی ہو' جس میں مشک موجود ہو اور ان سب کو اس مشک کی خوشبو اچھی لگتی ہو' تو روزے دار شخص کی بُو' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' اور اُس نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن قید کر لیتا ہے' اور اس کے ہاتھوں کو گردن پر باندھ دیتا ہے' پھر وہ اس کی گردن اڑانے کی تیاری کرتا ہے' تو وہ شخص یہ کہتا ہے: میں تھوڑے' یا زیادہ مال کے عوض میں' اپنی جان کا فدیہ تمہیں دے دیتا ہوں' تو وہ اپنی ذات کا فدیہ اُن لوگوں کو دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اللہ کا ذکر کرو! کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جس کے پیچھے دشمن تیزی سے آ رہا ہوتا ہے' یہاں تک وہ شخص ایک محفوظ قلعے میں آ کر' اس میں داخل ہو کر' خود کو اُن سے بچا لیتا ہے' اسی طرح بندہ شیطان سے' صرف اللہ کے ذکر کی مدد سے ہی بچ سکتا ہے۔

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی تم لوگوں کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے وہ اطاعت وفرمانبرداری جہاد ہجرت اور جماعت ہیں کیونکہ جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے بالشت بھر الگ ہوتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دیتا ہے البتہ اگر وہ واپس آ جائے تو معاملہ مختلف ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کا سا دعویٰ کرتا ہے تو یہ جہنم کا مستحق ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو تم وہی دعویٰ کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام رکھا ہے یعنی مسلمان اور مومن اے اللہ کے بندو!''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام نسائی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حارث نامی راوی سے صحاح ستہ میں اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

''ربقہ'' میں 'ر' پر زیر بھی ہے اور زبر بھی ہے اور 'ب' ساکن ہے 'ربق' سے مراد وہ رسی ہے جس کے ذریعے جانوروں کو باندھا جاتا ہے اور یہ عاریت کے طور پر دیگر معانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے روایت کے الفاظ ''جثاء جہنم'' میں 'ج' پر پیش ہے جس کے بعد 'ث' ہے اس سے مراد جہنم کی جماعتیں ہیں۔

786 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَالت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن التلفت فِي الصَّلَاة فَقَالَ اختلاس يختلسه الشَّيْطَان من صَلَاة العَبْد . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُو دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک اچکنا ہے جس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اچک لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام نسائی امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

787 - وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنْ اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على الْعَبْد فِيْ صَلَاته مَا لم يلْتَفت فَإِذَا صرف وَجهه انْصَرف عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَصَححهُ

قَالَ الْمملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَاَبُو الْاَحْوَص هٰذَا لَا يعرف اسْمه لم يرو عَنهُ غير الزُّهْرِيّ وَقد صحح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان وَغَيرهمَا

❀❀ ابواحوص نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بندے کی نماز کے دوران اللہ تعالیٰ بندے کی مسلسل طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا جب بندہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی

Marfat.com

نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

املاء کروانے والے حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: ابواحوص نامی اس راوی کا نام پتہ نہیں ہے اور زہری کے علاوہ کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں' امام ترمذی نے اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی (اس سے منقول روایات کو صحیح قرار دیا ہے)۔

788 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثلاث ونهانی عَن ثَلاث نهانی عَن نقرة کنقرة الدیك واِقعاء کَاِقعاء الْکَلْب والتفات کالتفات الثَّعْلَب

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَاِسْنَاد اَحْمد حسن وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ شیبَة وَقَالَ کَاِقعاء القرد مَکَان الْکَلْب الاِقعاء بِکَسْر الْهمزَة . قَالَ اَبُوْ عبید هُوَ اَن یلزق الرجل ألیتیه بِالْاَرْضِ وَینصب سَاقیه وَیَضع یَدَیْهِ بِالْاَرْضِ کَمَا یقعی الْکَلْب قَالَ وَفسرهُ الْفُقَهَاء بِاَن یضع ألیتیه علی عَقِبَیْهِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَالَ وَالْقَوْل هُوَ الْاَوَّل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی اور تین باتوں سے مجھے منع کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرغ کے ٹھونگے مارنے کی طرح' ٹھونگا مارنے سے منع کیا تھا اور کتے کے پاؤں بچھا کر بیٹھنے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا تھا اور لومڑی کے اِدھر اُدھر دیکھنے کی طرح' دیکھنے سے منع کیا تھا۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے' امام ابن ابوشیبہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے کتے کی بجائے لومڑی کے اقعاء کے طور پر بیٹھنے کا ذکر کیا ہے۔

''اقعاء'' میں 'ا' پر زیر پڑھی جائے گی' ابوعبید کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنی سرین کو زمین کے ساتھ ملالے اور ایڑیاں کھڑی کر لے اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لے' جس طرح کتا بیٹھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: فقہاء نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: آدمی دو سجدوں کے درمیان اپنی سرین کو اپنی ایڑیوں پر رکھ لے' وہ کہتے ہیں: پہلا قول ہی درست ہے۔

789 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَامَ الرجل فِی الصَّلَاة أقبل اللّٰه عَلَیْهِ بِوَجْهِهِ فَاِذَا الْتفت قَالَ یَا ابْن آدم اِلٰی من تلْتَفت اِلٰی من هُوَ خیر لَك منی أقبل اِلَیّ فَاِذَا الْتفت الثَّانِیَة قَالَ مثل ذٰلِكَ فَاِذَا الْتفت الثَّالِثَة صرف اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰی وَجهه عَنهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب آدمی نماز کے ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے' جب بندہ ادھر ادھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ کیا تم اس کو دیکھ رہے ہو؟ جو مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ تم میری طرف متوجہ ہو' جب بندہ دوسری مرتبہ ادھر ادھر دیکھتا ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا ہے' جب بندہ تیسری مرتبہ ادھر ادھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

790 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا قَامَ اِلَی الصَّلَاة اَحْسبهُ قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ بَیْنَ یَدی الرَّحْمٰن تبَارَك وَتَعَالٰی فَاِذَا التفت یَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰی اِلٰی من تلْتَفت اِلٰی خیر منی أقبل یَا ابْن آدم اِلَیّ فَاَنَا خیر مِمَّن تلْتَفت اِلَیْهِ . رَوَاهُ الْبَزَّار اَیْضا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تو وہ رحمٰن کے سامنے ہوتا ہے' جب وہ ادھر ادھر توجہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ کیا وہ مجھ سے بہتر ہے؟ اے ابن آدم! تم میری طرف متوجہ رہو! کیونکہ میں اس سے زیادہ بہتر ہوں جس کی طرف تم' توجہ کرر ہے ہو''۔

یہ روایت بھی امام بزار نے نقل کی ہے۔

791 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بنی اِیاك والالتفات فِی الصَّلَاة فَاِن الِالْتِفَات فِی الصَّلَاة هلكة الحَدِیْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ عَلیّ بن زید عَنْ سَعِیْد بن الْمسیب عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِیْ بعض النّسخ صَحِیْح .

قَالَ المملی وَعلی بن زید بن جدعَان یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْهِ وَرِوَایَةِ سعید عَنْ اَنَسٍ غیر مَشْهُوْرَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بیٹے نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو! کیونکہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے' علی زید کی' سعید بن مسیب' کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' بعض نسخوں میں یہ الفاظ منقول ہیں: یہ صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: علی بن زید بن جدعان کے بارے میں کلام آگے آئے گا' سعید بن میّب کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا' غیر مشہور ہے۔

792 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ صلی رَكْعَتَیْنِ فَدَعَا ربه اِلَّا كَانَت دَعوته مستجابة مُعجلَة اَوْ مؤخرة اِیَّاكُمْ والالتفات فِی الصَّلَاة فَاِنَّهٗ لَا صَلَاة لملتفت فَاِن غلبتم فِی التَّطَوُّع فَلَا تغلبوا فِی الْفَرِیْضَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر . وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ اَیْضًا: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَامَ فِی الصَّلَاة فَالْتفت رد اللّٰه عَلَیْهِ صلَاته

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر دو رکعت نماز ادا کرے' پھر اپنے پروردگار سے دعا کرے' تو اس کی

Marfat.com

دعا مستجاب ہوتی ہے' خواہ جلدی ہو یا تاخیر سے ہو اور تم نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو! کیونکہ جو شخص ادھر ادھر دیکھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی اور اگر تم نفل نماز میں مغلوب ہو بھی جاتے ہو (یعنی ایسا کر بھی لیتے ہو) تو فرض نماز میں مغلوب نہ ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' اور ادھر ادھر توجہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو مسترد کر دیتا ہے۔

793 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على العَبْد بِوَجْهِهِ مَا لم يلْتَفت اَوْ يحدث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا عَنْ اَبِيْ قِلَابَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے' جب تک بندہ (نماز کے دوران) ادھر ادھر نہیں دیکھتا' یا اُسے حدث لاحق نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو ابوقلابہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

794 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاة فليقبل عَلَيْهَا حَتّٰى يفرغ مِنْهَا وَاِيَّاكُمْ والالتفات فِي الصَّلَاة فَاِن اَحَدُكُمْ يُنَاجِي ربه مَا دَامَ فِي الصَّلَاة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اسے نماز مکمل کرنے تک نماز کی طرف ہی متوجہ کرنا چاہیے اور نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے بچو! کیونکہ بندہ جب نماز ادا کرتا ہے' اس وقت وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

795 - وَعَن أم سَلمَة بنت اَبِيْ اُمَيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَت كَانَ النَّاس فِي عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَامَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع قَدَمَيْهِ فَتوفي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاس اِذا قَامَ أحدهم يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع جَبينه فَتوفي اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ النَّاس اِذا قَامَ أحدهم يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع الْقبْلَة ثُمَّ توفّي عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَت الْفِتْنَة فتلفت النَّاس يَمِينا وَشمَالا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اِلَّا اَن مُوسَى بن عبد اللّٰه بن اَبِيْ اُمَيَّة الْمَخْزُوْمِي لم يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة غير ابْن مَاجَه وَلَا يحضرني فِيْهِ جرح وَلَا تَعْدِيل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ام المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' جب کوئی نمازی' نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ اس کے پاؤں کے مقام سے آگے نہیں جاتی تھی' جب نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا' تو لوگوں کا یہ عالم ہوا' کہ جب کوئی

Marfat.com

شخص نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ اس کی پیشانی سے آگے نہیں جاتی تھی' پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو لوگوں کا یہ عالم ہو گیا کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ قبلہ کی جگہ سے آگے نہیں جاتی ہے' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو فتنہ پیدا ہو گیا اور پھر لوگ دائیں بائیں دیکھنے لگے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ اس میں موسیٰ بن عبداللہ مخزومی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ امام ابن ماجہ کے علاوہ' صحاح ستہ کے مصنفین میں سے کسی نے بھی' اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں اور اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کے بارے میں' مجھے اس وقت یاد نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْهِيب من مسح الْحَصَى وَغَيْرِهِ فِيْ مَوْضِعِ السُّجُود والنفخ فِيْهِ لغير ضَرُوْرَة

باب: (نماز کے دوران) کسی ضرورت کے بغیر سجدے کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانا یا اُن پر پھونک مارنا

796 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاة فلَا يمسح الْحَصَى فَاِن الرَّحْمَة تواجهه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاة فَاِن الرَّحْمَة تواجهه فَلَا تحركوا الْحَصَى . رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَةِ اَبِی الْاَحْوَص عَنهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' اس کو امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان' امام ابن خزیمہ' ان دونوں حضرات نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو رحمت کے اس مدمقابل ہوتی ہے' تو تم لوگ (نماز کے دوران) کنکریوں کو حرکت نہ دو''۔

ان تمام لوگوں نے یہ روایت ابواحوص کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

797 - وَعَنْ معيقيب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تمسح الْحَصَى وَاَنت تصلی فَاِن كنت لَا بُد فَاعِلا فَوَاحِدَةٍ تَسْوِيَة الْحَصَى . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرو' اگر ایسا ضرور ہی کرنا ہو' تو ایک مرتبہ ایسا کر لو' کنکریاں برابر کر دو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

798 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن مسح الْحَصَى فِی الصَّلَاة

Marfat.com

فَقَالَ وَاحِدَةٍ وَّلَاَن تمسك عَنهَا خير لَك من مائَة نَاقَة كلهَا سود الحدق

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایسا کرلو! اگر اس سے بچ جاؤ' تو یہ تمہارے لئے ایک سو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' جو سب سیاہ آنکھوں والی ہوں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

799 - وَعَنْ اَبِىْ صَالح مولى طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت عِنْد أم سَلمَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتى ذُوْ قرابتها شَاب ذُوْ جمة فَقَامَ يُصَلِّي فَلَمَّا اَرَادَ اَن يسْجد نفخ فَقَالَت لَا تفعل فَإِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لغلام لنا أسود يَا رَبَاح ترب وَجهك . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مَيْمُون اَبِىْ حَمْزَة عَنْ اَبِىْ صَالح عَن أم سَلمَة قَالَت رأى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَاما لنا يُقَال لَهُ اَفْلح إِذا سجد نفخ فَقَالَ يَا اَفْلح ترب وَجهك

وَتقدم فِي التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة حَدِيْثِ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَا من حَالَة يكون العَبْد فِيْهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من اَن يرَاهُ سَاجِدا يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ان کا ایک رشتہ دار' ایک نوجوان آیا' جس کے بال لمبے تھے' وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب اس نے سجدے میں جانے کا ارادہ کیا' تو (سجدے کی جگہ کو صاف کرنے کے لئے) پھونک ماری' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک سیاہ فام غلام سے فرمایا تھا: اے رباح! تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

یہی روایت امام ترمذی نے میمون ابوحمزہ کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام افلح کو دیکھا کہ جب وہ سجدے میں گیا' تو اس نے پہلے پھونک ماری' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرو (یعنی اپنے چہرے پر مٹی لگنے دو)۔

اس سے پہلے نماز سے متعلق ترغیبی روایات کے باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کی کوئی بھی حالت' اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سجدے کی حالت میں دیکھے کہ اس نے اپنے چہرے کو مٹی میں رکھا ہوا ہو''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

Marfat.com

11 - التَّرْهِيب من وَضع الْيَد على الخاصرة فِي الصَّلَاة

باب: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات

800 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى عَن الخصر فِي الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَلَفظهمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يُصَلِّي الرجل مُخْتَصرا . وَالنَّسَائِيّ نَحْوه وَاَبُو دَاوُد وَقَامَ يَعْنِي يضع يَده على خاصرته

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے''۔

امام نسائی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے بھی اس کو نقل کیا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آدمی جب کھڑا ہوا ہو' تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھا ہوا ہو۔

801 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الِاخْتِصَار فِي الصَّلَاة رَاحَة اَهْلِ النَّار . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا' اہل جہنم کا آرام حاصل کرنے کا طریقہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

12 - التَّرْهِيب من الْمُرُوْر بَيْن يَدي الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے سے متعلق ترہیبی روایات

802 - عَنْ اَبِيْ الجهم عبد اللّٰه بن الْحَارِث بن الصمَّة الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حديث800: صحيح البخاري - كتاب الجمعة' أبواب العمل في الصلاة - باب الخصر في الصلاة' حديث:1176صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب كراهة الاختصار في الصلاة - حديث:880صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' جماع أبواب الأفعال المكروهة في الصلاة التي قد نهي عنها المصلي - باب النهي عن الاختصار في الصلاة' حديث: 864. مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان النهي عن الاختصار في الصلاة - حديث:1227صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الزجر عن اختصار المرء في صلاته' حديث:2316المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' أما حديث عبد الرحمن بن مهدي - حديث:915سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب : النهي عن الاختصار في الصلاة - حديث:1448السنن للنسائي - كتاب الافتتاح' باب النهي عن التخصر في الصلاة - حديث:884السنن الكبرى للنسائي - العمل في افتتاح الصلاة' النهي عن التخصر في الصلاة - حديث:947السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب ما يجوز من العمل في الصلاة - باب كراهية التخصر في الصلاة' حديث: 3320مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8996مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث:5906

Marfat.com

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لو یعلم الْمَار بَیْن یَدی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَن یقف اَرْبَعِیْنَ خیر لَهٗ من اَن یمر بَیْن یَدَیْهِ . قَالَ اَبُو النَّضر لَا اَدْرِی قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شهرا اَوْ سنة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِهٖ:

سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَو یعلم الْمَار بَیْن یَدی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ لَاَن یَقُوْمُ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا خیر لَهٗ من اَن یمر بَیْن یَدَیْهِ وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِیْح . قَالَ التِّرْمِذِیّ وَقد رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ اَنه قَالَ: لَاَن یقف اَحَدُکُمْ مائة عَام خیر لَهٗ من اَن یمر بَیْن یَدی اَخِیْه وَهُوَ یُصَلِّی

❀❀ حضرت ابوجہم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو اس کا چالیس تک 'رُکے رہنا' اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے''۔

ابونضر نامی راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ روایت میں ''چالیس دن کے الفاظ ہیں' یا مہینے کے ہیں' یا سال کے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا' تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے' یہ اس کے لئے' اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے''۔

اس کی سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی ایک شخص کا' ایک سو سال تک کھڑے رہنا' اس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے آگے سے اس وقت گزرے' جب وہ نماز ادا کر رہا ہو''۔

804 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صلی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یستره مِنَ النَّاس فَاَرَادَ اَحَد اَن یجتاز بَیْن یَدَیْهِ فلیدفع فِیْ نَحره فَاِن اَبی فلیقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَان . وَفِیْ لَفظ آخر: اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّی فَلَا یدع اَحَدًا یمر بَیْن یَدَیْهِ ولیدراٴه مَا اسْتَطَاعَ فَاِن اَبی فلیقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَان . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد نَحْوِه

قَوْلِه ولیدراٴه بدال مُهْملَة اَی فلیدفعه بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو جو' لوگوں سے ستر د بن سکتی ہو' پھر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے' تو آدمی کو اسے روکنا چاہیے اگر وہ نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرنا چاہیے' کیونکہ وہ

Marfat.com

شیطان ہوگا''۔

ایک اورروایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کررہا ہو تو وہ کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دے اور جہاں تک ہو سکے اُسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرے' کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلمؒ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے ہیں' امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ: ''ولیدرأہ'' اس میں 'ذ' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس پرے کرے' یہ وزن اور مفہوم کے اعتبار سے ''یدفع'' (وہ پرے کرتا ہے) کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے''۔

805 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يدع اَحَدًا يمر بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبى فليقاتله فَاِنْ مَعَه القرين

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کررہا ہو' تو وہ کسی کو آگے سے گزرنے نہ دے' اور اگر وہ شخص نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرے' کیونکہ اس (گزرنے والے شخص) کے ساتھ قرین (یعنی شیطان) ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

806 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَاَن يكون الرجل رَمَادا يذرى بِه خير لَهُ من اَن يمر بَيْن يَدى رجل مُتَعَمدا وَهُوَ يُصَلِّي . رَوَاهُ ابْن عبد الْبر فِي التَّمْهِيد مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی ایسی راکھ بن جائے' جسے بکھیر دیا جائے' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ جان بوجھ کر کسی ایسے شخص کے آگے سے گزرے' جو نماز ادا کررہا ہو۔

یہ روایت امام ابن عبدالبر نے کتاب ''التمہید'' میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من ترك الصَّلَاة تعمدا وإخراجها عَن وَقتهَا تهاونا

باب: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کردیتا ہے' یا نماز کو ہلکا سمجھتے ہوئے اس کے مخصوص وقت میں' اس کو ادا نہیں کرتا' اس سے متعلق ترہیبی روایات

807 - عَن جَابِر بن عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الْكفْر ترك الصَّلَاة

Marfat.com

رَوَاهُ اَحْمد وَمُسْلِمٍ وَّقَالَ: بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الشّرك وَالْكفر ترك الصَّلَاة
وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظِهٖ: لَيْسَ بَيْنَ العَبْد وَبَيْنَ الْكفر اِلَّا ترك الصَّلَاة
وَالتِّرمِذِيّ وَلَفظِهٖ قَالَ: بَيْنَ الْكفر وَالْإِيمَان ترك الصَّلَاة
وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفظِهٖ قَالَ: بَيْنَ العَبْد وَبَيْنَ الْكفر ترك الصَّلَاة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
آدمی اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے''۔
یہ روایت امام احمد اور امام مسلم نے نقل کی ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:
''آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے''۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز ترک کرنا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:
''کفر اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے''۔

808 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَهْد الَّذِيْ بَيْننَا وَبينهم الصَّلَاة فَمَنْ تركهَا فَقَدْ كفر . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح وَلَا نَعرِف لَهٗ عِلّة

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''وہ بنیادی فرق جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے وہ نماز ہے جو شخص اس کو ترک کردے گا' وہ کفر کا مرتکب ہوگا''۔
یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے ہمیں اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

809 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسبع خِصَال فَقَالَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِن قطعْتُمْ اَوْ حرقتم اَوْ صلبتم وَلَا تتركوا الصَّلَاة متعمدين فَمَنْ تركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ خرج من الْملَّة وَلَا تركبوا الْمعْصِيَة فَاِنَّهَا سخط اللّٰه وَلَا تشربُوا الْخمر فَاِنَّهَا رَاس الْخَطَايَا كلهَا الحَدِيْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَمُحَمّد بن نصر فِيْ كتاب الصَّلَاة بِاِسْنَادَيْنِ لَا بَاس بهما

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات چیزوں کی ہدایت کی

Marfat.com

تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے' خواہ تمہیں مصلوب کر دیا جائے' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' جو شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے گا' وہ دین سے خارج ہو جائے گا' اور تم معصیت کا ارتکاب نہ کرنا' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باعث بنتا ہے' اور تم شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی بنیاد ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں' یہ روایت دو اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے' اور ان دونوں اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

810 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقِ الْعقيلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَاب مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يرَوْنَ شَيْئًا من الْاَعْمَال تَركه كفر غير الصَّلَاة . رَوَاهُ التِّرمِذِيّ

❀❀ عبد اللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی بھی عمل کو ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے' صرف نماز کا معاملہ مختلف ہے (یعنی وہ اس کے ترک کو کفر سمجھتے تھے)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

811 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ العَبْد وَبَيْنَ الْكفْر وَالْإِيمَانِ الصَّلَاة فَإِذَا تَركهَا فَقَدْ أشرك . رَوَاهُ هبة اللّٰه الطَّبَرِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندے اور کفر اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ہے' جب آدمی اسے ترک کر دے' تو وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت ہبۃ اللہ طبری نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

812 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سهم فِي الْإِسْلَام لمن لَا صَلَاة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' جس شخص کی نماز نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

813 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ اِنَّمَا مَوْضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّأْس من الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الْحبرِي

❀❀ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کی طہارت نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں ہے جس کی نماز نہ ہو' نماز کو دین میں وہی حیثیت حاصل ہے' جو جسم میں سر کو حاصل ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حسین بن حکم حبری نامی راوی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

814 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا تشرك باللّٰهِ شَیْئًا وَاِن قطعت وَاِن حرقت وَلَا تترك صَلَاة مَكْتُوْبَة مُتعمدا فَمَنْ تركهَا مُتعمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَلَا تشرب الْخمر فَاِنَّهٗ مِفْتَاح كل شَرّ . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِیّ عَن شهر عَن أم الدَّرْدَاءِ عَنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا' جو شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے گا' اس سے ذمہ لاتعلق ہو جائے گا اور تم شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے شہر بن حوشب' سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

815 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما قَامَ بَصرِی قِیلَ نداویك وَتَدع الصَّلَاة اَیَّامًا قَالَ لَا اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الصَّلَاة لَقِی اللّٰه وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر وَاِسْنَاده حسن . قَامَت الْعین اِذا ذهب بصرها والحدقة صَحِیْحَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جب میری بینائی رخصت ہوگئی' تو یہ بات کہی گئی: ہم آپ کا علاج کریں گے لیکن آپ کو کچھ دن کے لئے نماز چھوڑنی ہوگی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

''قامت العین'' سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی کی بینائی رخصت ہو جائے اور آنکھ کا ڈھیلا اپنی جگہ پر سلامت ہو۔

816 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتعمدا فَقَدْ كفر جهارا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِه وَرَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر فِی كتاب الصَّلَاة وَلَفظه: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: بَیْنَ العَبْد وَالْكفر اَوْ الشّرك ترك الصَّلَاة فَاِذَا ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر . وَرَوَاهُ ابْن مَاجه عَن یزِید الرقاشِی عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ بَیْنَ العَبْد والشرك اِلَّا ترك الصَّلَاة فَاِذَا تركهَا فَقَدْ اشرك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے' وہ اعلانیہ طور پر کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ یہ روایت محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بندے اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) نماز کو ترک کرنا ہے' جب آدمی نماز ترک کر دیتا ہے' تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

امام ابن ماجہ نے یہ روایت یزید رقاشی کے حوالے سے' حضرت انس ؓ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بندے اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز کو ترک کرنا ہے' جب آدمی اسے ترک دیتا ہے' تو وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

817 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زيد وَلَا أعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْإِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ أسس الْإِسْلَام من ترك وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلَه اِلَّا الله وَالصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاهُ اَبُو يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ سعيد بن زيد اَخُو حَمَّاد بن زيد عَن عَمْرو بن مَالك النكرِي عَنْ اَبِي الجوزاء عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَرْفُوعا وَقَالَ فِيهِ من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَةٍ فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (حماد نامی راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے یہ روایت مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے)

''اسلام کی بنیاد اور دین کی بنیاد تین چیزوں پر ہے' اُنہی پر دین کی بنیاد قائم کی گئی ہے' جو شخص ان میں سے کسی کو ایک ترک کرے گا' تو وہ اس وجہ سے کافر ہو جائے گا' کسی ایسے (شخص کے) خون کو حلال قرار دینا' جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' فرض نماز اور رمضان کے روزے (یعنی جو ان میں سے کسی ایک کو ترک کرے گا' وہ کافر ہو جائے گا)''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہی روایت سعید بن زید نے نقل کی ہے' جو حماد بن زید کے بھائی ہیں انہوں نے عمرو بن مالک کے حوالے سے' ابوجوزاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو ترک کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے والا شمار ہوگا اور اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گا' اُس کا خون اور مال حلال ہو جائیں گے''۔

818 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِي عملا اِذا اَنا عملته دخلت الْجنَّة قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِن عذبت وَحرقت أطع والديك وَاِن أخرجاك من مَالك وَمَنْ كل شَيْءٍ هُوَ لَكَ لَا تتْرك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَاِن من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ

Marfat.com

ذِمَّةَ اللّٰه الحَدِيثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَا بَاس بِإِسْنَادِهِ فِي المتابعات

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے کہ جب میں وہ عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں عذاب دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے' تم اپنے والدین کی اطاعت کرنا' اگرچہ وہ تمہیں اپنے مال میں سے نکال دیں اور ہر اس چیز سے الگ کر دیں' جو تمہارا حصہ بنتی ہو' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''……الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور متابعات کے بارے میں' اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

819 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اَوصَانِي رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِعشر كَلِمَات قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيئًا وَإِن قتلت وَحرقت وَلَا تعص والديك وَإِن أمراك اَن تخرج من اَهلك وَمَالك وَلَا تتركن صَلَاة مَكتُوبَة مُتَعَمدا فَإِن من ترك صَلَاة مَكتُوبَة مُتَعَمدا فَقَد بَرِئت مِنهُ ذِمَّة اللّٰه وَلَا تشربن خمرًا فَإِنَّهُ رَأس كل فَاحِشَة وَإِيَّاك وَالمَعصِيَة فَإِن بالمعصية حل سخط اللّٰه وَإِيَّاك والفرار من الزَّحف وَإِن هلك النَّاس وَإِن أَصَاب النَّاس موت فَاثبت وَأنفق على أهلك من طولك وَلَا ترفع عَنهُم عصاك أدبا وأخفهم فِي اللّٰه

رَوَاهُ اَحمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الكَبِير وَإِسنَاد اَحمد صَحِيح لَو سلم من الِانقِطَاع فَإِن عبد الرَّحمٰن بن جُبير بن نفير لم يسمع من مُعَاذ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس کلمات کی تعلیم دی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دینا' خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' اگرچہ وہ دونوں تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے اہل خانہ اور مال سے لاتعلق ہو جاؤ اور تم فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا کیونکہ جو شخص فرض نماز' جان بوجھ کر ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے' اور تم شراب ہرگز نہ پینا' کیونکہ یہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے' اور تم معصیت کے ارتکاب سے بچنا' کیونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو حلال کر دیتی ہے' اور تم میدان جنگ سے فرار اختیار کرنے سے بچنا' خواہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو رہے ہوں' خواہ لوگوں کی موت واقع ہو چکی ہو' تم ثابت قدم رہنا اور تم اپنی استطاعت کے مطابق' اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنا اور ان سے اپنے عصا کو نہ اُٹھانا' جو ان کی تربیت کے لئے ہو' اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں خوف دلاتے رہنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ روایت صحیح ہے' اگر یہ انقطاع سے خالی ہو' کیونکہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

820 - وَعَن بُرَيدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ فِي يَوم الغَيم فَإِنَّهُ من ترك الصَّلَاة فَقَد كفر - رَوَاهُ ابن حبَان فِي صَحِيحه

Marfat.com

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ابر آلود دن میں' نماز جلدی ادا کرلو! کیونکہ جو شخص نماز ترک کردے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

821 - وَعَنْ أُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مولاة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت كنت أصب على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وضوء ه فدخل رجل فَقَالَ أوصنى فَقَالَ لا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَان قطعت وَحرقت بالنَّار وَلَا تعص والديك وَإِن أمراك اَن تتخلى من اَهلك ودنياك فتخله وَلَا تشربن خمرًا فَإِنَّهَا مِفْتَاح كل شَرّ وَلَا تتركن صَلَاة مُتعمدا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده يزِيْد بن سِنَان الرهاوى

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز سیّدہ امیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی انڈیل رہی تھی' ایک شخص اندر آیا' اس نے عرض کی: مجھے کوئی ہدایت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' یا آگ میں جلا دیا جائے اور تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' خواہ وہ تمہیں یہ ہدایت کریں کہ تم اپنی بیوی یا اپنی دنیا کو چھوڑ دو' تم اسے چھوڑ دینا اور تم شراب کبھی نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص ایسا کرتا ہے اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''......الحدیث۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن سنان رہاوی ہے۔

822 - وَعَنْ زِيَاد بن نعيم الْحَضْرَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اربع فرضهن اللّٰه فِي الْإِسْلَام فَمَنْ اَتَى بِثَلَاث لم يغنين عَنهُ شَيْئًا حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِن جَمِيْعًا الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَصِيَام رَمَضَان وَحج الْبَيْت . رَوَاهُ اَحْمد وَهُوَ مُرْسل

❀❀ حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''چار چیزیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قرار دیا ہے' اگر کوئی شخص (ان میں سے) تین کام کرلے تو یہ اس کسی کام نہیں آسکے گا' جب تک وہ ان سب کو نہیں کرتا' نماز' زکوٰۃ' رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت مرسل ہے۔

823 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنقضن عرى الْإِسْلَام عُرْوَة عُرْوَة فَكلما انتقضت عُرْوَة تشبث النَّاس بِالَّتِيْ تَلِيهَا فاوّلهن نقضا الحكم و آخرهن الصَّلَاة رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اسلام کی رسی' ایک' ایک کر کے ٹوٹتی چلی جائے گی' جب بھی ایک ٹوٹے گی' تو لوگ اس کے بعد والی کو مضبوطی سے تھام لیں گے' ان میں سے جو سب سے پہلے ٹوٹے گی' وہ حکم (یعنی شرعی احکام کے مطابق فیصلہ) دینا ہے' اور سب سے آخری (رر)

Marfat.com

نماز ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

824 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا أحبط اللّٰه عمله وبرئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه حَتّٰى يُرَاجع لله عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَة . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دے گا' اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے لاتعلق ہو جائے گا' جب تک وہ' توبہ کر کے' اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

825 - وَعَنْ أم اَيمن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تتْرك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَإِنَّهٗ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِيْح اِلَّا اَن مَكْحُوْلًا لم يسمع من أم اَيمن

❀❀ سیدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرو! کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ مکحول نے سیدہ اُمِّ یمن رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے۔

826 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من لم يصل فَهُوَ كَافِر . رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِیْ شيبَة فِیْ كتاب الْاِيمَان وَالْبُخَارِیّ فِیْ تَارِيخه مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' وہ کافر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے کتاب الایمان میں نقل کی ہے' امام بخاری نے اسے اپنی ''تاریخ'' میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

827 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر

رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِي وَابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت محمد بن نصر مروزی اور ابن عبدالبر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

Marfat.com

828 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من ترك الصَّلَاة فَلَا دين لَهُ
رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر اَيْضًا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' اس کا دین نہیں ہے''۔
یہ روایت بھی محمد بن نصر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

829 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من لم يصل فَهُوَ كَافِر
رَوَاهُ ابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
''جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' وہ کافر ہوتا ہے''۔
یہ روایت ابن عبدالبر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

830 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اِيمَان لمن لَا صَلَاة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ
رَوَاهُ ابْن عبد الْبر وَغَيْرِهِ مَوْقُوْفًا
وَقَالَ ابْن اَبِي شيبَة قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ
وَقَالَ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِي سَمِعت اِسْحَاق يَقُوْلُ صَحَّ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة كَافِر وَكَذٰلِكَ كَانَ رَاْى اَهْلِ الْعلم من لدن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة عمدا من غير عذر حَتّٰى يذهب وَقتهَا كَافِر

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی نماز نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو''۔
یہ روایت ابن عبدالبر اور دیگر حضرات نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔
امام ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص نماز ترک کر دے' وہ کافر ہوتا ہے''
امام محمد بن نصر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے اسحاق کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ نماز کو ترک کرنے والا شخص کافر ہوتا ہے' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے لے کر' (آج کے زمانے تک) ہر زمانے کے اہل علم کی یہی رائے ہے کہ نماز کو جان بوجھ ترک کرنے والا شخص' جو (ترک کرنا) کسی عذر کے بغیر ہو' یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے' وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔

831 - وَرُوِيَ عَن حَمَّاد بن زيد عَن اَيُّوْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ترك الصَّلَاة كفر لَا يخْتَلف فِيهِ

Marfat.com

❀❀ حماد بن زید نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے:
''نماز کو ترک کرنا کفر ہے' اس کے بارے میں اختلاف نہیں پایا جاتا''۔

832 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه ذکر الصَّلاۃ یَوْمًا فَقَالَ من حَافظ عَلَیْهَا کَانَت لَهُ نورا وبرهانا وَنَجَاة یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ لم یحافظ عَلَیْهَا لم یکن لَهُ نور وَلَا برهَان وَلَا نجاة وَکَانَ یَوْم الْقِیَامَة مَعَ قَارُوْنَ وَفرْعَوْن وهامان وَاُبَیِّ بن خلف

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کی حفاظت کرے گا' یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور' برہان اور نجات کا باعث ہوگی' اور جو شخص اس کی حفاظت نہیں کرے گا' یہ اس کے لئے نور نہیں ہوگی' برہان نہیں ہوگی' نجات کا باعث نہیں ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

833 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن قَول اللّٰه عَزَّوَجَلَّ (الَّذِیْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون) الماعون قَالَ هم الَّذِیْنَ یؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن وَقتهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَةِ عِکْرِمَة بن اِبْرَاهِیْم وَقَالَ رَوَاهُ الْحفاظ مَوْقُوْفًا وَلَمْ یرفعهُ غَیْره

قَالَ الْحَافِظِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِکْرِمَة هٰذَا هُوَ الْاَزْدِیّ مجمع علی ضعفه وَالصَّوَاب وَقفه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے۔ غافل ہوتے ہیں''۔ (یعنی اس سے مراد کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں: جو نمازوں کو ان کے اوقات سے' تاخیر سے ادا کرتے ہیں۔

یہ روایت امام بزار نے' عکرمہ بن ابراہیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حافظان حدیث نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس راوی کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عکرمہ نامی راوی 'ازدی' ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' اور درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

834 - وَعَنْ مُصعب بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لابی یَا أبتاه اَرَاَیْت قَوْلِه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی (الَّذِیْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون)

اَیّنَا لَا یسهو اَیّنَا لَا یحدث نَفسه قَالَ لَیْسَ ذَاكَ اِنَّمَا هُوَ اِضَاعَة الْوَقْت یلهو حَتّٰی یضیع الْوَقْت

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: اے اباجان! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں''

ہم میں سے کون ہے؟ جو غفلت کا شکار نہیں ہوتا اور کون ہے؟ جو (نماز کے دوران) اپنے خیال میں گم نہیں ہو جاتا؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے' بلکہ اس سے مراد وقت کو ضائع کر دینا ہے کہ آدمی مشغول رہے' (یعنی نماز ادا نہ کرے) یہاں تک کہ وہ نماز کے وقت کو ضائع کر دے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

835 - وَعَنْ نَوْفَل بن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فَاتَتْهُ صَلَاة فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی نماز قضاء ہو جائے' گویا اس کے اہل خانہ اور مال ضائع ہو گئے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

836 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع بَيْن صَلَاتَيْنِ من غير عذر فَقَدْ اَتَى بَابا من اَبْوَاب الْكَبَائِر . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ حَنش هُوَ ابْن قيس ثِقَة . قَالَ الْحَافِظِ بل واه بِمرَّة لَا نعلم اَحَدًا وَثَقَهُ غير حُصَيْن بن نمير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے (یعنی ایک نماز کو اس کے وقت سے تاخیر سے ادا کرے) تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: (اس روایت کا ایک راوی) حنش' یہ حنش بن قیس ہے' اور ثقہ ہے۔ حافظ کہتے ہیں: جی نہیں! بلکہ یہ' واہی' ہے' اور ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو' صرف حصین بن نمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

837 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يكثر اَن يَقُوْلُ لاصحابه هَلْ رأى اَحَد مِنْكُمْ من رُؤْيا فيقص عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يقص وَاِنَّهُ قَالَ لنا ذَات غَدَاة اِنَّهُ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتيان وانهما ابتعثاني وانهما قَالَا لي انْطَلِقْ وَاِنِّيْ انْطَلَقت مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا على رجل مُضْطَجع

Marfat.com

وَإِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بصخرة وَإِذَا هُوَ يهوى بالصخرة لرأسه فيثلغ رَأسه فيتدهده الْحجر فَيَأْخذهُ فَلَا يرجع إِلَيْهِ حَتَّى يَصح رَأسه كَمَا كَانَ ثُمَّ يعود عَلَيْهِ فيفعل بِهِ مثل مَا فعل الْمرة الأولى قَالَ قُلْتُ لَهما سُبْحَانَ اللّهِ مَا هَذَا قَالَا لي انْطَلق انْطَلق فأتينا على رجل مستلق على قَفاهُ وَإِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بكلوب من حَدِيد وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أحد شقي وَجهه فيشرشر شدقه إِلَى قَفاهُ ومنخره إِلَى قَفاهُ وعينه إِلَى قَفاهُ

قَالَ وَرُبمَا قَالَ أَبُو رَجَاء فيشق قَالَ ثُمَّ يتَحَوَّل إِلَى الْجَانِب الآخر فيفعل بِهِ مثل مَا فعل بالجانب الأول قَالَ فَمَا يفرغ من ذَلِكَ الْجَانِب حَتَّى يَصح ذَلِكَ الْجَانِب كَمَا كَانَ ثُمَّ يعود عَلَيْهِ فيفعل مثل مَا فعل فِي الْمرة الأولى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّهِ مَا هَذَا قَالَا لي انْطَلق فَانْطَلَقْنَا فأتينا على مثل التَّنور قَالَ فأحسب أنه كَانَ يَقُول فَإِذَا فِيهِ لغط وأصوات قَالَ فاطلعنا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رجال وَنسَاء عُرَاة وَإِذَا هم يَأْتِيهم لَهب من أَسْفَل مِنْهُم فَإِذَا أَتَاهُم ذَلِكَ اللهب ضوضوا قَالَ قُلْتُ مَا هَؤُلَاءِ قَالَا لي انْطَلق انْطَلق قَالَ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على نهر حسبت أنه كَانَ يَقُول أَحْمَر مثل الدَّم وَإِذَا فِي النَّهر رجل سابح يسبح وَإِذَا على شط النَّهر رجل عِنْده قد جمع حِجَارَة كَثِيرَة وَإِذَا ذَلِكَ السابح يسبح مَا سبح ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قد جمع عِنْده الْحِجَارَة فيفغر فَاه فيلقمه حجرا فَينْطَلق فيسبح ثُمَّ يرجع إِلَيْهِ كلما رَجَعَ إِلَيْهِ فغر فَاه فألقمه حجرا قلت لَهما مَا هَذَانِ قَالَا لي انْطَلق انْطَلق فَانْطَلَقْنَا فأتينا على رجل كريه الْمرْآة كأكره مَا أَنْت رَاء رجلا مرْآة وَإِذَا عِنْده نَار يحشها وَيسْعَى حولهَا قَالَ قُلْتُ لَهما مَا هَذَا قَالَ قَالَا لي انْطَلق انْطَلق فَانْطَلَقْنَا فأتينا على رَوْضَة معتمة فِيهَا من كل نور الرّبيع وَإِذَا بَين ظَهْري الرَّوْضَة رجل طَوِيل لَا أكاد أرى رَأسه طولا فِي السَّمَاء وَإِذَا حول الرجل من أَكثر ولدان رَأَيْتهمْ قَالَ قُلْتُ مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَا لي انْطَلق انْطَلق فَانْطَلَقْنَا فأتينا على دوحة عَظِيمَة لم أر دوحة قطّ أعظم وَلَا أحسن مِنْهَا قَالَ قَالَا لي ارق فِيهَا فارتقينا فِيهَا إِلَى مَدِينَة مَبْنِيَّة بلبن ذهب وَلبن فضَّة فأتينا بَاب الْمَدِينَة فاستفتحنا فَفتح لنا فدخلناها فتلقانا رجال شطر من خلقهمْ كَأحْسَن مَا أَنْت رَاء وَشطر مِنْهُم كأقبح مَا أَنْت رَاء قَالَ قَالَا لي اذْهَبُوا فقعوا فِي ذَلِكَ النَّهر قَالَ وَإِذَا نهر معترض يجْرِي كَأَن مَاءَهُ الْمَحْض فِي الْبيَاض فَذَهَبُوا فوقعوا فِيهِ ثُمَّ رجعُوا إِلَيْنَا قد ذهب ذَلِكَ السوء عَنْهُم فصاروا فِي أحسن صُورَة قَالَ قَالَا لي هَذِه جنَّة عدن وَهَذَا مَنْزِلك قَالَ فسما بَصرِي صعدا فَإِذَا قصر مثل الربابة الْبَيْضَاء قَالَ قَالَا لي هَذَا مَنْزِلك قَالَ قُلْتُ لَهما بَارك اللّه فيكما فذراني فَأدْخلهُ قَالَا أما الْآن فَلَا وَأَنت دَاخله قَالَ قُلْتُ لَهما فَإِنِّي رَأَيْت مُنْذُ اللَّيْلَة عجبا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْت قَالَ قَالَا لي إِنَّا سنخبرك أما الرجل الأول الَّذِي أتيت عَلَيْهِ يثلغ رَأسه بِالْحجرِ فَإِنَّهُ الرجل يَأْخُذ الْقُرْآن فيرفضه وينام عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وَأما الرجل الَّذِي أتيت عَلَيْهِ يشرشر شدقه إِلَى قَفاهُ ومنخره إِلَى قَفاهُ وعينه إِلَى قَفاهُ فَإِنَّهُ الرجل يَغْدُو من بَيته فيكذب الكذبة تبلغ الْآفَاق وَأما الرِّجَال وَالنِّسَاء

Marfat.com

العراة الَّذِيْنَ هم فِيْ مثل بِنَاء التَّنور فَإِنَّهُم الزناة والزواني وَأما الرجل الَّذِيْ أتيت عَلَيْهِ يسبح فِي النَّهر ويلقم الْحجر فَإِنَّهُ آكل الرِّبَا وَأما الرجل الكريه الْمرْآة الَّذِيْ عِنْد النَّار يحشها وَيسْعَى حولهَا فَإِنَّهُ مَالك خَازِن جَهَنَّم وَأما الرجل الطَّوِيل الَّذِيْ فِي الرَّوْضَة فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيم وَأما الْولدَان الَّذِيْن حوله فَكل مَوْلُود مَاتَ على الْفطْرَة قَالَ فَقَالَ بعض الْمُسلمين يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَوْلَاد الْمُشْركين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَاد الْمُشْركين وَأما الْقَوْم الَّذِيْنَ كَانُوْا شطر مِنْهُم حسن وَشطر مِنْهُم قَبِيح فَإِنَّهُم قوم خلطوا عملا صَالحا وَآخر سَيِّئًا تجَاوز اللّٰه عَنْهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وذكرته بِتَمَامِهِ لأحيل عَلَيْهِ فِيْمَا يَأْتِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے یہ دریافت کیا کرتے تھے' کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر لوگ' جو اللہ کو منظور ہوتا تھا' وہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کردیتے تھے' ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ بیان کیا:

''گزشتہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے' انہوں نے مجھے اٹھایا اور انہوں نے مجھ سے کہا: آپ چلئے' تو میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا' یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے' جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہوا تھا جس کے پاس ایک پتھر تھا وہ اس پتھر کو اٹھا کر اس کے سر پر مار کر اس کا سر کچل دیتا تھا اور پتھر لڑھک کر کچھ آگے چلا جاتا تھا' تو کھڑا ہوا شخص اسے پکڑتا تھا اور اس کے واپس آنے تک' لیٹے ہوئے شخص کا سر درست ہو جاتا تھا' جیسے پہلے تھا' پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ یہی عمل کرتا' جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا: سبحان اللہ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیے! آپ چلتے رہیے! پھر ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو گدی کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص لوہے کا آنکڑا لے کر اس کے سرہانے کھڑا ہوا تھا وہ آنکڑے والا شخص لیٹے ہوئے شخص کے' چہرے کے ایک طرف آتا تھا اور پھر اس کے جبڑے کو' ناک کو' آنکھ کو' گردن تک چیر دیتا تھا' یہاں ابورجاء نامی راوی نے بعض اوقات لفظ ''پھاڑ دیتا تھا'' نقل کیا ہے' پھر وہ دوسری طرف آتا ہے' اس طرف وہی عمل کرتا جو پہلی طرف کیا تھا' جب وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تھا تو اس دوران پہلی والی طرف پہلے کی طرح ٹھیک ہو چکی ہوتی تھی' وہ پھر اس کے ساتھ وہی عمل کرتا تھا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا' میں نے کہا: سبحان اللہ ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہیں! یہاں تک کہ ہم ایک تنور جیسی جگہ کے پاس آئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں' ہم نے اس میں جھانک کے دیکھا' تو اس میں کچھ مرد اور کچھ خواتین تھے' جو برہنہ تھے' ان کے نیچے کی طرف سے آگ کا گولہ آتا تھا اور جب وہ ان کے پاس آتا تھا' تو وہ چیخ و پکار شروع کردیتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیں! آپ چلتے رہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک نہر کے

Marfat.com

پاس آئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں :وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی' اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور اس نہر کے کنارے ایک شخص موجود تھا' جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے' وہ تیرنے والا شخص تیرتا ہوا اس شخص کے پاس آتا تھا' جس نے اپنے پاس پتھر جمع کیے ہوئے تھے' تو وہ شخص تیرنے والے کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا اور وہ واپس جا کر پھر تیرنا شروع کر دیتا تھا' پھر وہ واپس اس کے پاس آتا تھا' جب بھی وہ کنارے والے شخص کے پاس آتا' وہ اس کے منہ میں پتھر بھر دیتا تھا' میں نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے' جو انتہائی بدصورت ترین تھا' جو کسی بھی دیکھنے والے نے سب سے بدصورت دیکھا ہو اس کے پاس آگ تھی' وہ اس آگ کو بھڑکاتا تھا اور اس کے اردگرد چکر لگانا شروع کر دیتا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: آپ چلتے رہیں' آپ چلتے رہیں!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم چلتے ہوئے ایک باغ تک آ گئے' جس میں بہار پورے جوبن پر تھی اور اس باغ کے درمیان میں ایک طویل القامت شخص موجود تھا' یوں لگتا تھا' جیسے اس کی طوالت آسمان جتنی ہے' اور اس شخص کے اردگرد ڈھیر سارے بچے تھے' جتنے بھی بچے تم نے ایک جگہ دیکھے ہوں' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک اور عظیم باغ تک آ گئے' میں نے اس سے زیادہ بڑا' اور اُس سے زیادہ خوبصورت کوئی باغ نہیں دیکھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چڑھ کر اوپر جائیں' ہم چڑھ کر اس میں آئے' تو وہاں ایک شہر تھا' جس کی عمارتیں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں' ہم اس شہر کے دروازے پر آئے' ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا: تو دروازہ کھول دیا گیا' ہم اس کے اندر داخل ہوئے' تو ہمارے سامنے کچھ ایسے افراد آئے' جن کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت ترین تھا' اور نصف حصہ انتہائی بدصورت ترین تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا: تم لوگ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی' جس کا پانی انتہائی سفید تھا' وہ لوگ گئے اور اس نہر میں داخل ہو گئے' جب وہ ہماری طرف واپس آئے' تو ان سے ان کی خرابی ختم ہو چکی تھی اور ان کی شکل وصورت سب سے زیادہ خوبصورت ہو چکی تھی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُن دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے' جو آپ کا ٹھکانہ ہوگی' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میری نگاہ اوپر اٹھی' وہاں سفید بادل کی مانند ایک محل تھا' ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ آپ کا ٹھکانہ ہوگا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت نصیب کرے' تم دونوں مجھے موقع دو کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں' تو ان دونوں نے عرض کی: ابھی آپ نہیں جائیں گے' لیکن آپ یہیں تشریف لائیں گے' میں نے ان دونوں سے کہا: آج رات میں نے بڑی حیران کن چیزیں دیکھی ہیں' جو کچھ میں نے دیکھا ہے' اس کا معاملہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: ہم آپ

Marfat.com

کو اس بارے میں بتاتے ہیں' جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے' جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا' تو وہ ایک ایسا شخص تھا' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا' وہ فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور اس کی باچھوں کو' نتھنوں اور آنکھوں کو گردن تک چیرا جا رہا تھا' تو وہ ایک ایسا شخص تھا' جو اپنے گھر سے نکلتا تھا اور ایک جھوٹ بولتا تھا' جو دور دور تک پھیل جاتا تھا' جہاں تک ان مردوں اور خواتین کا تعلق ہے' جو برہنہ تھے اور تنور کی مانند ایک جگہ پر موجود تھے' تو یہ زنا کرنے والی عورتیں اور زنا کرنے والے مرد تھے' جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے' تو وہ سود کھانے والا شخص تھا' جہاں تک اس بدصورت ترین شخص کا تعلق ہے' جو آگ کے پاس موجود تھا' جو آگ بھڑکاتا تھا اور پھر اس کے اردگرد دوڑنے لگتا تھا تو وہ ''مالک'' تھا' جو جہنم کا نگران ہے' جہاں تک اس طویل شخص کا تعلق ہے' جو باغ میں نظر آیا تھا' تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے' جہاں تک اُن کے اردگرد موجود بچوں کا تعلق ہے' تو یہ وہ تمام بچے تھے' جو فطرت پر مر گئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مشرکین کے بچوں کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (اُن کے ساتھ ہوں گے)۔

(فرشتوں نے بتایا:) جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جن کا نصف حصہ خوبصورت اور نصف حصہ بدصورت تھا' تو یہ وہ لوگ تھے' جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ' برائیاں بھی کی ہوئی تھیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' میں نے یہ روایت مکمل طور پر اس لئے ذکر کر دی ہے' تا کہ آگے چل کر اس کی طرف رجوع کرنے کا کہا جا سکے' اگر اللہ نے چاہا۔

838 - وَقد روى الْبَزَّار من حَدِيْثِ الرّبيع بن أنس عَنْ اَبِى الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِه عَنْ اَبِى هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ اَتَى يَعْنِىْ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخرة كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَىْءٍ قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة . فذكر الحَدِيْثِ فِىْ قصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة

قَوْلِه يثلغ رَأسه اَى يشدخ قَوْلِه فيتدهده اَى فيتدحرج والكلوب بِفَتْح الْكَاف وَضمّهَا وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ حَدِيْدَة معوجة الرَّأْس وَقَوله يشرشر شدقه هُوَ بشينين معجمتين الْاَوّلى مِنْهُمَا مَفْتُوحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وراء بين الْاَوّلى مِنْهُمَا سَاكِنة وَمَعْنَاهُ يقطعهُ ويشقه وَاللَّفْظ محركا هُوَ الصخب والجلبة والصياح وَقَوله ضوضوا بِفَتْح الضاضين المعجمتين وَسُكُون الواوين وَهُوَ الصياح مَعَ الانضمام والفزع وَقَوله فغر فَاه بِفَتْح الْفَاء والغين الْمُعْجَمَة مَعًا بعدهمَا رَاء اَى فَتحه وَقَوله يحشها هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة المضمومة والشين الْمُعْجَمَة اَى يوقدها وَقَوله معتمة اَى طَوِيلَة النَّبَات يُقَال أعتم النبت إِذا طَال والنور بِفَتْح النُّوْن هُوَ الزهر

Marfat.com

والمحض بِفَتْحِ الْمِيمِ وَسُكُون الْحَاء الْمُهْمَلَة هُوَ الْخَالِص من كل شَيْءٍ وَقَوله فسما بَصرِي صعدا بِضَم الصَّاد وَالْعين الْمُهْمَلَتَيْنِ اَي ارْتَفع بَصرِي اِلٰى فَوق والربابة هُنَا هِيَ السحابة الْبَيْضَاء

قَالَ اَبُو مُحَمَّد بن حزم وَقد جَاءَ عَن عمر وَعبد الرَّحْمٰن بن عَوْف ومعاذ بن جبل وَاَبِي هُرَيْرَة وَغَيرِهِمْ من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَن من ترك صَلَاة فرض وَاحِدَةٍ مُتَعَمدا حَتّٰى يخرج وَقتهَا فَهُوَ كَافِر مُرْتَد وَلَا نعلم لهَؤُلَاء من الصَّحَابَة مُخَالفا

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم قد ذهب جمَاعَة من الصَّحَابَة وَمَنْ بعدهمْ اِلٰى تَكْفِير من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا لتركها حَتّٰى يخرج جَمِيع وَقتهَا مِنْهُم عمر بن الْخطاب وَعبد الله بن مَسْعُود وَعبد الله بن عَبَّاس ومعاذ بن جبل وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَاَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم وَمَنْ غير الصَّحَابَة اَحْمد بن حَنْبَل وَاِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَعبد الله بن الْمُبَارك وَالنَّخعِيّ وَالْحكم بن عتيبة وَاَيُّوب السّخْتِيَانِيّ وَاَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَاَبُو بكرِ بن اَبِي شيبَة وَزُهَيْر بن حَرْب وَغَيرِهِمْ رَحِمهم الله تَعَالٰى

❀❀ امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے ابوالعالیہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھر کے ذریعے کچلے جا رہے تھے جب بھی ان کا سر کچلا جاتا تھا تو پھر دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتا تھا اور یہ چیز مسلسل ان کے ساتھ ہو رہی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر فرض نماز کے حوالے سے بھاری ہوتے تھے (یعنی جو فرض نماز کو بوجھ سمجھتے تھے)۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو واقعہ معراج اور نماز کی فرضیت کے بارے میں ہے۔

روایت کے الفاظ یثلغ رأسه کا مطلب اسے کچلا جا رہا تھا۔

روایت کے الفاظ فیتدھدہ کا مطلب کچل دینا۔

لفظ ''کلوب'' میں 'ک' پر 'زبر' ہے اور اس پر 'پیش' بھی ہو سکتی ہے 'ل' پر 'شد' ہے اس سے مراد مڑے ہوئے سرے والا لوہا ہے۔

لفظ یشرشر دو 'شینیں' ہیں جن میں سے پہلی پر 'زبر' ہے اور دوسری پر 'زیر' ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کاٹا جاتا ہے اور اس کو چیرا جاتا ہے اور لفظ 'محرک' سے مراد چیخ و پکار کرنا ہے لفظ ''ضوضو'' میں دونوں 'ض' پر 'زبر' ہے اور دونوں 'و' ساکن ہیں اس سے مراد چیخ و پکار کرنا ہے اور گریہ وزاری کرنا ہے لفظ فغر فاہ 'ف' پر اور 'غ' پر 'زبر' ہے اس کے بعد 'ر' ہے اس سے مراد اس کو کھولنا ہے لفظ یحتشھا میں 'ح' ہے جس پر 'پیش' ہے اس کے بعد 'ش' ہے اس سے مراد آگ کو جلانا ہے۔ لفظ معتمة سے مراد نباتات کا لمبا ہونا ہے یہ بات کہی جاتی ہے: عتما النبت یعنی جب وہ لمبا ہو جائے۔

لفظ والنور اس میں 'ن' پر 'زبر' ہے اس سے مراد سرسبز و شاداب ہونا ہے

Marfat.com

لفظ المحض میں 'م' پر 'ز بر' ہے اور 'ح' ساکن ہے اس سے مراد کسی بھی چیز کا خالص ہونا ہے

لفظ فسما بصری صعدا میں 'ص' پر 'پیش' ہے اور 'ع' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی۔

لفظ ''ربابہ'' میں یہاں مراد سفید بادل ہے

امام ابومحمد بن حزم فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے یہ بات منقول ہے: جو ایک فرض نماز جان بوجھ کر ترک کرتا ہے یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ شخص کافر اور مرتد ہو جاتا ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی ان صحابہ کرام کے برخلاف رائے نہیں دی ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: صحابہ کرام اور ان کے بعد کے اہل علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے: جو شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک دیتا ہے تو اس کے نماز کو ترک کرنے کی وجہ سے اسے کافر قرار دیا جائے گا جبکہ اس نے نماز یوں ترک کی ہو کہ اس کا پورا وقت رخصت ہو چکا ہو ان حضرات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں اور صحابہ کرام کے علاوہ حضرات میں امام احمد بن حنبل اسحاق بن راہویہ عبداللہ بن مبارک' براہیم نخعی' حکم بن عتیبہ' ایوب سختیانی' امام ابوداؤد طیالسی' امام ابوبکر بن ابوشیبہ' زہیر بن حرب اور دیگر حضرات شامل ہیں اللہ تعالیٰ ان سب حضرات پر رحمت کرے۔

Marfat.com

كِتَابُ النَّوَافِلِ

کتاب: نوافل کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْبِ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلٰى ثِنْتَىْ عَشْرَة رَكْعَة مِنَ السُّنَّةِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

(روزانہ) دن اور رات میں بارہ رکعات سنتیں با قاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

839 - عَن أم حَبِيبَة رَملَة بنت أَبِىْ سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد مُسْلِم يُصَلِّي لله تَعَالٰى فِيْ كل يَوْم ثِنْتَىْ عشرَة رَكْعَة تَطَوّعا غير فَرِيضَة إِلَّا بنى الله تَعَالٰى لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة أَوْ إِلَّا بنى لَهُ بَيت فِي الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَدَاوُد أَربعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل صَلَاة الْغَدَاة

وَرَوَاهُ بِالزِّيَادَةِ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ إِلَّا

حديث839: صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن - حديث: 1233صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع أبواب صلاة التطوع قبل الصلوات المكتوبات وبعدهن - باب فضل التطوع قبل المكتوبات وبعدهن بلفظة مجملة غير مفسرة' حديث:1116صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر بناء الله جل وعلا بيتا في الجنة لمن صلى في' حديث:2484المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' أما حديث النعمان بن سالم - حديث: 1107سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في صلاة السنة - حديث: 1458سنن أبي داود -كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة' حديث:1072سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة - حديث:1137السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة سوى - حديث: 1784مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في ثواب من ثابر على اثنتي عشرة ركعة من التطوع - حديث:5890السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' ثواب من حافظ على ثنتي عشرة ركعة في كل يوم - حديث: 483السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من قال : هي ثنتا عشرة ركعة' حديث: 4161مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنها' حديث:26208مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما روت أم حبيبة بنت أبي سفيان عن النبي صلى الله - حديث:1683مسند عبد بن حميد - من مسند أم حبيبة رضي الله عنها' حديث:1556مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان أم المؤمنين' حديث:6964المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:11المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ما أسندت أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم - عنبسة بن أبي سفيان' حديث:19331

Marfat.com

اَنهم زادوا وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْعَصْر وَلَمْ يذكرُوْا رَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء

وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْدَ النَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَةٍ وَّرَوَاهُ ابْن مَاجه فَقَالَ وَرَكْعَتَيْنِ قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ اَظُنهُ قبل الْعَصْر وَوَافَقَ التِّرْمِذِيّ على الْبَاقِي

❀❀ سیّدہ اُمّ حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' روزانہ فرض نماز کے علاوہ' بارہ رکعات نفل (یعنی سنتیں) ادا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''چار رکعت ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت اس کے بعد ہیں' دو رکعت مغرب کے بعد ہیں' دو رکعت عشاء کے بعد ہیں' اور دو رکعت صبح کی نماز پہلے ہیں''۔

اس اضافے کے ساتھ' اس روایت کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کی مطابق صحیح ہے' تاہم ان حضرات نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''دو رکعت عصر سے پہلے ہیں'' ان حضرات نے عشاء کے بعد کی دو رکعت کا ذکر نہیں کیا۔

یہ روایت اسی طرح امام نسائی سے بھی' ایک روایت میں منقول ہے' جسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے' عصر سے پہلے ہیں''۔

باقی روایت میں' امام ترمذی نے ان کی موافقت کی ہے۔

840 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثابر عَن ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة دخل الْجَنَّة اَرْبعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجه كلهم من رِوَايَة الْمُغيرَة بن زِيَاد عَن عَطَاءٍ عَن عَائِشَة وَقَالَ النَّسَائِيّ هٰذَا خطأ وَلَعَلَّه اَرَادَ عَنْبَسَة بن اَبِي سُفْيَان فصحف ثُمَّ رَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنِ ابْنِ جريج عَن عَطَاءٍ عَن عَنْبَسَة بن اَبِي سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ عَطَاءُ بن اَبِي رَبَاح لم يسمعهُ من عَنْبَسَة انْتهى

ثابر بالثاء الْمُثَلَّثَة وَبعد الْاَلف بَاء مُوَحدَة ثُمَّ رَاء اَى لَازم وواظب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' چار رکعت ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت اس کے بعد ہیں' دو رکعت مغرب کے بعد ہیں' دو رکعت عشاء کے بعد ہیں اور دو رکعت فجر سے پہلے ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہی روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے

Marfat.com

ان سب حضرات نے یہ روایت مغیرہ بن زیاد کے حوالے سے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ غلطی ہے شاید ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت عنبسہ بن ابوسفیان سے منقول ہے اور تصحیف ہوگئی پھر امام نسائی نے یہ روایت امام ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے یہ روایت عنبسہ نہیں سنی ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

لفظ "ثابرہ" میں 'ث' ہے 'ا' کے بعد 'ب' ہے اس کے بعد 'ر' ہے اس سے مراد لازم کرنا اور باقاعدگی سے کرنا ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِي الْمُحَافظَة على رَكْعَتَيْنِ قبل الصُّبْح

باب: صبح سے پہلے کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

841 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكعَتَا الْفجر خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِرْمِذِيّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: لَهما اَحَبَّ اِلَيّ من الدُّنْيَا جَمِيْعًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"فجر کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہیں"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"یہ دونوں میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پسندیدہ ہیں"۔

842 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على شَيْءٍ من النَّوَافِل اَشد تعاهدا مِنْهُ على رَكْعَتي الْفجر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة: قَالَت مَا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى شَيْءٍ من الْخَيْر أَسْرع مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قبل الْفجر وَلَا اِلى غنيمَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں کوئی بھی نماز اتنی زیادہ باقاعدگی سے ادا نہیں

حدیث 841: صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب استحباب ركعتي سنة الفجر - حديث: 1228 صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن جماع أبواب الركعتين قبل الفجر وما فيها من السنن - باب فضل ركعتي الفجر إذ هما خير من الدنيا جميعا حديث: 1036 مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره بيان فضل الركعتين قبل صلاة الفجر - حديث: 1707 المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع حديث: 1086 السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار المحافظة على الركعتين قبل الفجر - حديث: 1747 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة في ركعتي الفجر - حديث: 6244 السنن الكبرى للنسائي - الأمر بالوتر فضل ركعتي الفجر - حديث: 1428 شرح معاني الآثار للطحاوي - باب القراءة في ركعتي الفجر حديث: 1129 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة جماع أبواب صلاة التطوع - باب تأكيد ركعتي الفجر حديث: 4152 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها حديث: 25742 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة حديث: 4641

Marfat.com

کرتے تھے جتنی باقاعدگی کے ساتھ آپ ﷺ فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا کرتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھلائی کے کسی بھی کام کی طرف اس سے زیادہ تیزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا' جتنی تیزی سے' آپ ﷺ فجر سے پہلے کی دو رکعت ادا کرتے تھے اور نہ ہی کسی غنیمت کی طرف (اتنی تیزی کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

843 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلّنِیْ علی عمل یَنْفَعنِیْ اللّٰه بِهٖ قَالَ عَلَیْكَ بر کعتی الْفَجْر فَاِن فِیْهَا فَضِیلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا تدعوا الرَّكْعَتَیْنِ قبل صَلَاة الْفَجْر فَاِن فِیْهِمَا الرغائب

وروی اَحْمد مِنْهُ: ور کعتی الْفَجْر حَافظُوا عَلَیْهِمَا فَاِن فِیْهِمَا الرغائب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے! جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر فجر کی دو رکعت ادا کرنا لازم ہے کیونکہ ان میں فضیلت پائی جاتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (سنتوں) کو ترک نہ کرنا' کیونکہ ان دونوں میں رغبت پائی جاتی ہے"۔

امام احمد نے بھی یہ روایت ان سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

"اور فجر کی دو رکعت کو باقاعدگی سے ادا کرنا' کیونکہ ان دونوں میں رغبتیں پائی جاتی ہیں"۔

844 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث بِصَوْم ثَلَاثَة اَیَّام من كل شهر وَالْوتر قبل النّوم ور کعتی الْفَجْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوُد وَغَیْرِهٖ خلا قَوْله ور کعتی الْفَجْر وَذكر مكانهما رَكْعَتی الضُّحٰی وَیَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی تھی' ہر مہینے میں' تین روزے رکھنا' سونے سے پہلے وتر ادا کرنا' اور فجر کی دو رکعت (سنتیں ادا کرنا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہی روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے

Marfat.com

تاہم اس میں ''فجر کی دو رکعت'' کا ذکر نہیں ہے' بلکہ ان کی جگہ چاشت کی دو رکعت کا ذکر ہے' یہ روایت ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

845 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قل هُوَ اللّٰه أحد) الإخلاص تعدل ثلث الْقُرآن و (قل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ) الکافرون تعدل ربع الْقُرآن وَكَانَ يقرؤهما فِيْ رَكْعَتي الْفجر وَقَالَ هَاتَانِ الركعتان فِيهِمَا رغب الدّهر

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل ہو اللہ احد (یعنی سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' قل یا ایھا الکافرون (یعنی سورۂ کافرون) ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو فجر کی دو رکعت (سنتوں) میں پڑھتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: یہ دو رکعات وہ ہیں کہ جن میں انتہائی رغبت پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے یہ معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

846 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تدعوا رَكْعَتي الْفجر وَلَوْ طردتكم الْخَيل . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعت ترک نہ کرنا' خواہ گھوڑے تمہیں روند رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة قبل الظّهْر وَبعدهَا

باب: ظہر سے پہلے اور بعد کی (سنت) نماز کے بارے میں ترغیبی روایات

847 - عَن أم حَبِيبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من يحافظ على اَربع رَكْعَات قبل الظّهْر وَاَربع بعْدهَا حرمه الله على النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ الْقَاسِم اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن صَاحب اَبِیْ اُمَامَةَ عَن عَنْبَسَة بن اَبِیْ سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح غَرِيْبٌ وَالقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن شَامي ثِقَة...... انْتهى . وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي: فتمس وَجهه النَّار اَبَدًا

وَرَوَاهُ ابن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن مُحَمَّد بن اَبِیْ سُفْيَان عَن اُخْته أم حَبِيبَة

قَالَ الْحَافِظ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه اَيْضًا وَغَيرهم من رِوَايَةِ مَكْحُوْل عَن عَنْبَسَة وَمَكْحُوْل لم يسمع من عَنْبَسَة

قَالَ اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ مسْهر وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهم وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وحسنه وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من

Marfat.com

رِوَايَةِ مُحَمَّد بن عبد الله الشعيثي عَنْ اَبِيهِ عَن عَنبَسَة وَيَاتِي الْكَلَام على مُحَمَّد

❀❀ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت (سنتیں) اور اس کے بعد چار رکعت (سنتیں) باقاعدگی سے ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے لئے حرام قرار دیدے گا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے' قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے' عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی شامی ہیں اور ثقہ ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے چہرے کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' محمد بن ابوسفیان کے حوالے سے' ان کی بہن سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے اسے مکحول کے حوالے سے عنبسہ سے نقل کیا ہے' جبکہ مکحول نے عنبسہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

امام ابوزرعہ' امام ابومسہر' امام نسائی اور دیگر حضرات نے بھی یہ بیان کی ہے: یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ نے بھی یہ نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے محمد بن عبداللہ شعیثی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' عنبسہ سے نقل کیا ہے' محمد بن عبداللہ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

848 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِى اَيُّوبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع قبل الظّهر لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيم تفتح لَهُنَّ اَبْوَاب السَّمَاء . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِىْ اِسناده‍ما احْتِمَال لـلتحسين وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير والأوسط وَلَفظه: قَالَ.لما نزل رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على رَايَتـه يديم اَربعا قبل الظّهر وَقَالَ اِنَّهُ اِذا زَالَت الشَّمْس فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا يغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰى تصلى الظّهر فَاَنا اَحبَّ اَن يرفع لى فِىْ تِلْكَ السَّاعَة خير

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظہر سے پہلی کی چار رکعت کے درمیان سلام نہیں پھیرا جائے گا' ان رکعت کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' اور ان دونوں کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

''جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کے بعد) میرے ہاں آکر ٹھہرے' تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے' آپ ارشاد فرماتے تھے: جب سورج ڈھل جاتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوتا' جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی' تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میری طرف سے بھلائی اوپر جائے''۔

849 - وَعَنْ قَابُوس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ أرسل اَبِيْ اِلٰى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَى صَلَاة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ اَن يواظب عَلَيْهَا قَالَت كَانَ يُصَلِّي اَربعا قبل الظّهر يُطِيل فِيهِنَّ الْقيام وَيحسن فِيهِنَّ الرُّكُوع وَالسُّجُود . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

وقابوس هُوَ ابْن اَبِيْ ظَبْيَان وثق وَصحح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَغَيرهم لٰكِن الْمُرسل اِلٰى عَائِشَة مُبْهم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ قابوس نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کونسی نماز' باقاعدگی سے ادا کرنا زیادہ محبوب تھا؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' جن میں آپ ﷺ طویل قیام کرتے تھے اور عمدہ رکوع و سجود کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' قابوس نامی راوی' قابوس بن ابوظبیان ہیں' جنہیں ثقہ قرار دیا گیا ہے' ان سے منقول روایت کو امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دیگر حضرات نے صحیح قرار دیا ہے' تاہم یہ درست یہ ہے کہ اس روایت کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک ''مرسل'' ہونا' مبہم ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

850 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اَربعا بعد اَن تَزُول الشَّمْس قبل الظّهر وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَة تفتح فِيهَا اَبْوَاب السَّمَاء فَاَحَبَّ اَن يصعد لي فِيهَا عمل صَالح . رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورج ڈھل جانے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: یہ ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس گھڑی میں میری طرف سے نیک عمل اوپر جائے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

851 - وَرُوِيَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحبّ اَن يُصَلِّي بعد نصف النَّهَار فَقَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَرَاك تستحب الصَّلَاة هٰذِهِ السَّاعَة قَالَ تفتح فِيهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَينظر اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى بِالرَّحْمَةِ اِلٰى خلقه وَهِي صَلَاة كَانَ يحافظ عَلَيْهَا آدم ونوح وَاِبْرَاهِيم ومُوسٰى وَعِيسٰى صلوَات اللّٰه عَلَيْهِم . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ نصف النہار کے بعد نماز ادا کریں'

Marfat.com

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اس گھڑی میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے یہ ایک ایسی نماز ہے جو حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے باقاعدگی سے ادا کی ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

852 - وَرُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلی قبل الظّهر اَربع رَكْعَات كَاَنَّمَا تهجد بِهن من لیلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء كمثلهن من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعت ادا کرلے تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی چار رکعت ادا کیں اور جو شخص عشاء کے بعد انہیں ادا کرے گا تو اس کی مثال شب قدر میں (انہیں ادا کرنے) کی مانند ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

853 - وَعَنْ بشیر بن سلمَان عَن عَمْرو بن الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلی قبل الظّهْر اَربعا كَانَ كعدل رَقَبَة من بنی اِسْمَاعِیل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر وَرُوَاته اِلَی بشیر ثِقَات

❀❀ بشیر بن سلمان نے عمرو بن انصاری کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرلے تو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور بشیر تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

854 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حمید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الهجیر مثل صَلَاة اللَّیْل

قَالَ الرَّاوِی فَسَاَلت عبد الرَّحْمٰن بن حمید عَن الهجیر فَقَالَ اِذا زَالَت الشَّمْس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر وَفِی سَنَده لین وجد عبد الرَّحْمٰن هٰذَا هُوَ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن حمید نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"دوپہر کی نماز رات کی نماز کی مانند ہے"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے لفظ "ہجیر" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یعنی جب سورج ڈھل جائے۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں کمزوری پائی جاتی ہے عبدالرحمٰن بن حمید کے دادا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں۔

855 - وَعَنِ الْاَسود وَمرّة ومسروق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوْا قَالَ عبد الله لَيْسَ شَىْءٍ يعدل صَلَاة اللَّيْل من صَلَاة النَّهَار اِلَّا اَرْبعا قبل الظّهْر وَفضلهنّ على صَلَاة النَّهَار كفضل صَلَاة الْجَمَاعَة على صَلَاة الْوحدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير وَهُوَ مَوْقُوْف لَا بَاْس بِه

❀❀ اسود مرہ اور مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دن کی نمازوں میں کوئی بھی نماز رات کی نماز کے برابر نہیں ہو سکتی البتہ ظہر سے پہلی کی چار رکعت کا معاملہ مختلف ہے ان رکعات کو دن کی نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فضیلت باجماعت نماز کو اکیلے نماز ادا کرنے پر حاصل ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے یہ روایت موقوف ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

856 - وَرُوِىَ عَن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَربع قبل الظّهْر وَبعد الزَّوَال تحسب بمثلهن فِى السحر وَمَا من شَىْءٍ اِلَّا وَهُوَ يسبح الله فِىْ تِلْكَ السَّاعَة

ثُمَّ قَرَاَ يتفيؤ ا ظلاله عَن الْيَمين وَالشَّمَائِل سجدا لله وهم داخرُوْنَ النّحل

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ فِى التَّفْسِير من جامعه وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عَلىّ بن عَاصِم

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ظہر سے پہلے اور زوال کے بعد کی چار رکعت سحری کے وقت چار رکعت ادا کرنے کی مانند شمار ہوتی ہیں اور اس گھڑی میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان کے سائے دائیں طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور وہ عاجزی کا اظہار کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب ''جامع الترمذی'' کے کتاب التفسیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس روایت سے صرف عاصم سے منقول روایت کے طور پر واقف ہیں۔

4 - التَّرْغِيب فِى الصَّلَاة قبل الْعَصْر

باب: عصر سے پہلے کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات

857 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رحم الله امْرأ صلى قبل الْعَصْر اَرْبعا . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

858 - وَعَنْ أم حَبِيبَة بنت اَبِىْ سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر بنى الله لَهُ بَيْتا فِى الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَفِىْ اِسْنَادِه مُحَمَّد بن سعد الْمُؤَذّن لَا يدرى من هُوَ

❀❀ سیدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عصر سے پہلے کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن سعد مؤذن ہے' جس کے بارے میں پتہ نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟

859 - وَرُوِىَ عَن أم سَلمَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر حرم الله بدنه على النَّار . الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام قرار دیدے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

860 - وَرُوِىَ عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْت وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعد فِىْ أنَاس من اَصْحَابه فيهم عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فأدركت من آخر الحَدِيْثِ وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر لم تمسه النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے' جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے' تو میں نے حدیث کا آخری حصہ سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا' اس کو آگ نہیں چھوئے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

861 - وَرُوِىَ عَن عَلِىّ بن اَبِىْ طَالب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزَال أمتِىْ يصلونَ هٰذِهِ الْاَرْبَع رَكْعَات قبل الْعَصْر حَتّٰى تمشى على الْاَرْض مغفورا لَهَا مغْفرَة حَقًّا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت مسلسل' عصر سے پہلے' یہ چار رکعات ادا کرتی رہے گی' یہاں تک کہ وہ زمین پر یوں چلیں گے کہ اُن کی

Marfat.com

پوری طرح سے مغفرت ہو چکی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

862 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات لم يتَكَلَّم فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسوء عدلن بِعبَادَة ثِنْتَيْ عشرَة سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالتِّرْمِذِيّ كلهم من حَدِيْث عمر بن خثعم عَن يحيى بن اَبِیْ كثير عَنْ اَبِیْ سَلمَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی برا کلام نہ کرے تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام بن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اس کو عمر بن خثعم کی یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

863 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى بعد الْمغرب عشْرين رَكْعَة بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة انْتهى . وَهٰذَا الحَدِيْثِ الَّذِي اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ يَعْقُوب بن الْوَلِيد الْمَدَائِنِي عَنْ هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَن عَائِشَة وَيَعْقُوب كذبه اَحْمد وَغَيْره

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا''۔

وہ حدیث' جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے' اس کو امام ابن ماجہ نے یعقوب بن ولید مدائنی کی' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یعقوب نامی راوی کو امام احمد اور دیگر حضرات نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

864 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عمار بن يَاسر يُصَلِّي بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ رَاَيْت حَبِيبِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات غفرت لَهُ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَقَالَ تفرد بِهِ صَالح بن قطن الْبُخَارِيّ

Marfat.com

قَالَ الْحَافِظِ وَصَالح هٰذَا لا يحضرني الْاٰن فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا (تو اُن سے اِس بارے میں دریافت کیا) انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے محبوب' اللہ کے رسول کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نفل) ادا کرے گا' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: صالح بن قطن بخاری اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: صالح نامی راوی کے بارے میں اس وقت مجھے یاد نہیں ہے کہ اس بارے میں کوئی جرح ہے' یا تعدیل ہے۔

865 - وَعَنِ الْاَسْوَد بن يَزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعَم سَاعَة الْغَفْلَة يَعْنِيْ الصَّلَاة فِيمَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ وَلَمْ يرفعهُ

❀❀ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جی ہاں! غفلت کی گھڑی' اُن کی مراد یہ تھی کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنی چاہیے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت ے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

866 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى بعد الْمغرب قبل اَن يتكَلَّم رَكْعَتَيْنِ-وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَربع رَكْعَات رفعت صَلَاته فِيْ عليين . ذكره رزين وَلَمْ أره فِي الْاُصُوْل

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد' کوئی کلام کرنے سے پہلے' دو رکعت ادا کر لے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) چار رکعت ادا کر لے' تو اس کی نماز بلند ہو کر ''علیین'' میں چلی جاتی ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' اور میں نے اصول (یعنی حدیث کی بنیادی ماخذ کتابوں میں) یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

867 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى (تَتَجَافٰى جنُوبهم عَنِ الْمَضَاجِع) السجدة نزلت فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة الَّتِيْ تدعى الْعَتَمَة . رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ كَانُوْا يتنفلون مَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء يصلونَ وَكَانَ الْحسن يَقُوْلُ قيام اللَّيْل

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت' اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جس کو عتمہ (یعنی شام کی

Marfat.com

نماز یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل ادا کیا کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہ رات کا قیام ہے۔

868 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصليت مَعَه الْمغرب فصلى اِلَى الْعشَاء . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تک (نفل) نماز ادا کرتے رہے۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة بعد الْعشَاء

باب: عشاء کے بعد (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

869 - رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَربع قبل الظّهْر كأربع بعد الْعشَاء وَأَرْبع بعد الْعشَاء كعدلهن من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَتقدم حَدِيْثِ الْبَراء :من صلى قبل الظّهْر أَربع رَكْعَات كَأَنَّمَا تهجد من ليلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء كمثلهن من لَيْلَة الْقدر

وَفِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:من صلى الْعشَاء الْآخِرَةِ فِيْ جمَاعَة وَصلى أَربع رَكْعَات قبل أَن يخرج من الْمَسْجِد كَانَ كعدل لَيْلَة الْقدر

وَفِي الْبَاب أَحَادِيْث أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذا صلى الْعشَاء وَرجع إِلَى بَيته صلى أَربع رَكْعَات أضربت عَن ذكرهَا لِأَنَّهَا لَيست من شَرط كتابنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظہر سے پہلے کی چار رکعت عشاء کے بعد کی چار رکعت کی مانند ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعات شب قدر میں چار رکعت ادا کرنے کی مانند ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرلے تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی نماز ادا کی اور جو شخص عشاء کے بعد چار رکعت ادا کرے تو گویا اس نے شب قدر میں انہیں ادا کیا''۔

Marfat.com

معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے اور مسجد سے باہر جانے سے پہلے چار رکعت ادا کرلے تو یہ اس کے لئے شب قدر میں (چار رکعت ادا کرنے) کی مانند ہوگا''۔

اس بارے میں اور بھی احادیث منقول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا کرلیتے تھے' تو اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے اور چار رکعت ادا کرتے تھے' لیکن ہم نے ان روایات کو ذکر کرنے سے اس لئے اجتناب کیا ہے' کیونکہ وہ ہماری کتاب کے شرط کے مطابق نہیں ہے (یعنی ان میں کسی ترغیب' یا ترہیب کا ذکر نہیں ہے)۔

التَّرْغِيب فِيْ صَلَاة الْوتر وَمَا جَاءَ فِيمَن لم يُوتر

وتر کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

870 - عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوتر لَيْسَ بحتم كَصَلَاة الْمَكْتُوبَة وَلٰكِن سنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه وتر يحب الْوتر فأوتروا يَا أَهْلِ الْقُرْآن . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر لازمی نہیں ہیں' جس طرح فرض نماز ہوتی ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسنون قرار دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے' تو اے اہل قرآن! تم بھی وتر ادا کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

871 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خَافَ أَن لَا يَقُوْمُ من آخر اللَّيْل فليوتر أَوله وَمَنْ طمع أَن يَقُوْمُ آخِره فليوتر آخر اللَّيْل فَإِن صَلَاة آخر اللَّيْل مَشْهُوْدَة محضورة وَذٰلِكَ أفضل . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيرهم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' تو اسے رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرلینے چاہیں اور جس شخص کو یہ توقع ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہوگا' تو اسے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے چاہییں کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتوں کی حاضری اور موجودگی ہوتی ہے' اور یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نماز ہے''۔

حديث870: صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' باب الترغيب في الوتر واستحبابه إذ الله يحبه - حديث:999سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الحث على الوتر - حديث:1594سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الوتر - حديث:1166مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' من قال : الوتر على أهل القرآن - حديث:6771السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب الصلاة' الأمر بالوتر - حديث:434

Marfat.com

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

872 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرآن أوتروا فَإِن اللّٰه وتر يحب الْوتر . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ إن اللّٰه وتر يحب الْوتر

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہل قرآن! تم وتر ادا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں مختصر روایت کے طور پر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

873 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الضُّحى وَصَامَ ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهْر وَلَمْ يتْرك الْوتر فِي سفر وَلَا حضر كتب لَهُ أجر شَهِيد رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه نَكَارَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاشت کی نماز ادا کرے اور ہر مہینے کے تین روزے رکھے اور سفر یا حضر کے دوران کبھی بھی وتر ترک نہ کرے' تو اس کے لئے شہید کا سا اجر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

874 - وَعَنْ خَارِجَة بن حذافة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرج علينا يَوْمًا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد أمدكم اللّٰه بِصَلَاة هِيَ خير لكم من حمر النعم وَهِي الْوتر فَجَعلهَا لكم فِيمَا بَيْنَ الْعشَاء الْاخِرَة اِلٰى طُلُوْع الْفجْر . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ يزِيْد بن اَبِي حبيب انْتهى . وَقَالَ الْبُخَارِيّ لَا يعرف لاسناده يَعْنِي لاسناد هٰذَا الحَدِيْثِ سَماع بَعْضُهُمْ من بعض

❀❀ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' اور وہ وتر کی نماز ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں مقرر کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اور ہم اس حدیث سے صرف یزید بن ابوحبیب سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی سند کی شناخت نہیں ہو سکی' یعنی اس روایت کی سند کی' اس حوالے سے شناخت نہیں ہو سکی کہ اس کے راویوں نے ایک دوسرے سے سماع کیا ہے۔

Marfat.com

875 - وَعَنْ اَبِیْ تَمِیم الجیشانی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عَمرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَخبرنی رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ زادکم صَلَاة فصلوها فِیْمَا بَیْنَ الْعشاء اِلَی الصُّبْح الْوتر الْوتر - اَلا وَاِنَّهُ اَبُوْ بصرة الْغِفَارِیّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاَحَد اِسنادی اَحْمد رُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَهٰذَا الحَدِیْثِ قد رُوِیَ من حَدِیْثِ معَاذ بن جبل وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَابْن عَبَّاس وَعقبَة بن عَامر الْجُهَنِیّ وَعَمْرو بن الْعَاصِ وَغَیْرِهم

❀❀ ابوتمیم جیشانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' تو تم اسے عشاء سے لے کر' صبح صادق کے درمیانی وقت میں ادا کرو! وہ وتر کی نماز ہے' وہ وتر کی نماز ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ہیں (جنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کی تھی)۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی دو اسناد میں سے' ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہے' اور یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

876 - وَعَنْ بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوتر حق فَمَنْ لم یُوتر فَلَیْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم یُوتر فَلَیْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم یُوتر فَلَیْسَ منا ثَلَاثًا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَفِیْ اِسْنَاده عبید اللّٰه بن عبد اللّٰه اَبُو الْمُنِیب الْعَتکِی وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وتر حق ہیں' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' وتر حق ہیں' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' وتر حق ہیں جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے'' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

8 - التَّرْغِیْب فِیْ اَن ینَام الْاِنْسَان طَاهِرا نَاوِیا لِلْقِیَام

باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی سوتے ہوئے باوضو ہو اور اس کی نیت یہ ہو کہ (رات کو کسی وقت) بیدار ہو کر نوافل ادا کرے گا

877 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَات طَاهِرا بَات فِیْ

Marfat.com

شعاره ملك فَلَا يَسْتَيقِظ اِلَّا قَالَ الْملك اَللّٰهُمَّ اغْفِر لعبدك فلَان فَاِنَّهُ بَات طَاهِرا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه الشعار بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ مَا يَلِيْ بدن الْاِنْسَان من ثوب وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اس کے لحاف میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب اس شخص کی آنکھ کھلتی ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے فلاں بندے کی مغفرت کر دے کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری تھی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

لفظ الشعار میں 'ش' پر زیر ہے اس سے مراد وہ لباس ہے جو آدمی اپنے جسم پر اوڑھتا ہے۔

878 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يبيت طَاهِرا فيتعار من اللَّيْل فَيسْأَل اللّٰه خيرا من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا أعطاهُ اللّٰه اِيَّاه رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

مِن رِوَايَةِ عَاصِم بن بَهْدَلَة عَن شهر عَنْ اَبِيْ ظَبْيَة عَن معَاذ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجه وَذكر اَن ثَابتا الْبنَانِي رَوَاهُ اَيْضًا عَن شهر عَنْ اَبِيْ ظَبْيَة

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ ظَبْيَة بِفَتْح الظَّاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة شَامي ثِقَة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اور رات کو بیدار ہو کر دنیا یا آخرت کے کسی بھی معاملے سے متعلق جس بھی بھلائی کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے عاصم بن بہدلہ کے حوالے سے شہر کے حوالے سے ابوظبیہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

یہی روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ثابت بنانی نے اس کو شہر کے حوالے سے ابوظبیہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابوظبیہ نامی راوی کے نام میں 'ظ' پر زبر ہے اور 'ب' ساکن ہے یہ شام کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

879 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طهروا هٰذِهِ الأجساد طهركم اللّٰه فَاِنَّهُ لَيْسَ من عبد يبيت طَاهِرا اِلَّا بَات مَعَه فِيْ شعاره ملك لَا يَنْقَلِب سَاعَة من اللَّيْل اِلَّا قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِر لعبدك فَاِنَّهُ بَات طَاهِرا ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان جسموں کو پاک رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کر دے گا جو بھی بندہ باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اس کے لحاف میں ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات گزارتا ہے رات کی جو بھی گھڑی جو تبدیل ہوتی ہے تو وہ فرشتہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے بندے کی مغفرت کر دے کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

880 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَوَى اِلٰى فِرَاشه طَاهِرا يذكر اللّٰه حَتّٰى يُدْرِكهُ النعاس لم يَنْقَلِب سَاعَة من ليل يسْاَل اللّٰه خيرا من خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة اِلَّا أعطَاهُ اللّٰه اِيَّاه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن شهر بن حَوْشَب عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر پر لیٹتا ہے' یہاں تک کہ اسے اونگھ آجاتی ہے' تو رات کی جو بھی گھڑی تبدیل ہوتی ہے' اس میں وہ اللہ تعالیٰ سے' دنیا یا آخرت کی بھلائی سے متعلق' جو بھی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اُسے عطا کردیتا ہے''۔

امام ترمذی نے یہ' شہر بن حوشب کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

881 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من امرىء تكون لَهُ صَلَاة بلَيْل فيغلبه عَلَيْهَا نوم اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ أجر صَلَاته وَكَانَ نَومه عَلَيْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَسَماهُ النَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ الْاَسود بن يزِيْد وَهُوَ ثِقَة ثَبت وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب التَّهَجُّد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو بھی شخص رات کو نوافل ادا کرتا ہو' اور پھر کسی رات اس کی آنکھ لگ جائے (اور وہ ان نوافل کو ادا نہ کرسکے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس مخصوص عمل کا ثواب نوٹ کرتا ہے' اور اس کی نیند اس شخص کے لئے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) صدقہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا' لیکن ایک روایت میں امام نسائی نے اس کا نام ذکر کیا ہے' کہ اس کا نام اسود بن یزید ہے' یہ راوی ثقہ اور ثبت ہے' اور اس کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں' یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب التہجد میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

882 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَى فِرَاشه وَهُوَ يَنْوِي اَن يَقُوْمُ يُصَلِّي من اللَّيْل فغلبته عينه حَتّٰى أصبح كتب لَهُ مَا نوى وَكَانَ نَومه صَدَقَة عَلَيْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا وَابْن خُزَيْمَة عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَر مَوْقُوْفًا قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ وَهُوَ الْمَحْفُوْظ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة هٰذَا خبر لَا أَعْلَمُ اَحَدًا أَسْندهُ غير حُسَيْن بن عَلِيّ عَن زَائِدَة وَقد اخْتلف الرُّوَاة فِيْ اِسْنَاد هٰذَا الْخَبَر

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

Marfat.com

''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ رات میں کسی وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر اس کی آنکھ لگی رہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے' تو اس نے جو نیت کی تھی' اس کا ثواب اسے مل جائے گا اور اس کی نیند اس کے پروردگار کی طرف سے اس کے لئے صدقہ ہو گی''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے' اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: محفوظ بھی یہی ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق حسین بن علی نامی راوی نے' زائدہ کے حوالے سے' اس کی سند نقل کی ہے' اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی اور اس روایت کی سند میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

883 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ اَوْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ شكّ شُعْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يحدث نفسه بِقِيَام سَاعَة من اللَّيْل فينام عَنْهَا اِلَّا كَانَ نَومه صَدَقَة تصدق اللّٰه بهَا عَلَيْهِ وَكتب لَهُ أجر مَا نوى . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ مَوْقُوْفًا لم يرفعهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ - یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے - وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص یہ ارادہ کر لے کہ وہ رات میں کسی وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر وہ ان کی ادائیگی کے وقت سویا رہ جائے' تو یہ نیند اس کے لئے صدقہ ہوتی ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر صدقہ کی ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق اجر نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں موقوف حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

9 - التَّرْغِیْب فِیْ كَلِمَات يقولهن حِیْن يأوى اِلٰى فرَاشه وَمَا جَاءَ فِیْمَن نَام وَلَمْ يذكر اللّٰه تَعَالٰى

باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں آدمی کو اس وقت پڑھنا چاہیے جب وہ اپنے بستر پر آتا ہے' اور جو شخص اللہ کا ذکر کئے بغیر سو جاتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

884 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا أتيت مضجعك فَتَوَضَّأ وضوء ك للصَّلَاة ثُمَّ اضْطَجع على شقك الْاَيْمن ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّیْ أسلمت نَفسِی اِلَيْك وَوجهت وَجْهِی اِلَيْك وفوضت اَمرِی اِلَيْك وألجات ظَهْرِی اِلَيْك رَغْبَة وَرَهْبَة اِلَيْك لَا منجا وَلَا ملْجأ مِنْك اِلَّا اِلَيْك

Marfat.com

آمنت بكتابك الَّذِىْ انزلت وَنَبِيك الَّذِىْ اَرْسلت فَاِن مت من ليلتك فَاَنت على الْفِطْرَة واجعلهن آخر مَا تتكلم بِهٖ قَالَ فرددتها على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بلغت آمنت بكتابك الَّذِىْ انزلت قلت وَرَسُولك قَالَ لَا وَنَبِيك الَّذِىْ اَرْسلت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ: فَاِنَّك اِن مت من ليلتك مت على الْفِطْرَة وَاِن اَصبحت اَصبت خيرا اَوَى غير مَمْدُوْد

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اپنے بستر آؤ! تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ اور پھر یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں نے اپنی ذات تیرے سپرد کردی' میں نے تیری طرف رخ کرلیا' میں نے اپنا معاملہ تجھے دے دیا' میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی' رغبت رکھتے ہوئے بھی' اور ڈرتے ہوئے بھی' تیرے مقابلے میں کوئی جائے نجات اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا' جسے تو نے نازل کیا ہے' میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا' جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر اس رات میں تمہارا انتقال ہوگیا' تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرو گے اور تم ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بنانا' جن کے ذریعے تم کلام کرتے ہو (یعنی سونے سے پہلے تمہارا آخری کلام یہ کلمات ہوں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کلمات کو دہرایا' جب میں ان الفاظ پر پہنچا'' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے' تو نے نازل کیا ہے'' اس کے بعد میں نے کہا'' اور تیرے رسول پر ایمان لایا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم یہ کہو:'' تیرے اُس نبی پر ایمان لایا' جسے تو مبعوث کیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' بخاری اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اس رات میں مر گئے' تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرو گے اور اگر تم صبح تک زندہ رہے' تو تم بھلائی تک پہنچ جاؤ گے''۔

(کتاب کے مرتب کہتے ہیں:) لفظ'' اوی'' ممدود نہیں ہے۔

885 - وَعَنْ رَافِع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اضْطجع اَحَدُكُم على جنبه الْاَيْمن ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسلمت نَفْسِي اِلَيْك ووجهت وَجْهِي اِلَيْك والجأت ظَهْرِي اِلَيْك وفوضت اَمْرِي اِلَيْك لَا منجا مِنْك وَلَا ملْجأ اِلَّا اِلَيْك اُؤْمِن بكتابك وبرسولك فَاِن مَاتَ من ليلته دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص لیٹتے ہوئے دائیں پہلو کے بل لیٹے اور پھر یہ پڑھے:

Marfat.com

''اے اللہ! میں نے' اپنے آپ کو' تیرے سامنے جھکا دیا' اپنا رُخ تیری طرف کر لیا' اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی' اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' تیرے مقابلے میں کوئی جائے نجات نہیں ہے' کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے رسول پر ایمان لایا''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر وہ شخص اسی رات میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

886 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لابْنِ أعبد الا أحدثك عني وَعَنْ فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بنت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَت من أحَبّ أهله اِلَيْهِ وَكَانَت عِنْدِي قلت بلى قَالَ اِنَّهَا جرت بالرحى حَتّٰى أثرت فِيْ يَدهَا واستقت بالقربة حَتّٰى أثرت فِيْ نحرها وكنست الْبَيْت حَتّٰى اغبرت ثِيَابهَا فَاتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدم فَقُلْتُ لَو أتيت أبَاك فَسَألته خَادِمًا فَاتَتْهُ فَوجدت عِنْده حداثاء فَرَجَعت فَاتَاهَا من الْغَد فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتك فَسكتتْ فَقُلْتُ انا أحدثك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جرت بالرحى حَتّٰى أثرت فِيْ يَدهَا وحملت بالقربة حَتّٰى أثرت فِيْ نحرها فَلَمَّا اَن جَاءَ الخدم اَمَرتهَا اَن تَأتيك فتستخدمك خَادِمًا يقيهَا حر مَا هِيَ فِيهِ قَالَ اتقِي اللّٰه يَا فَاطِمَة وَأدِّي فَرِيضَة رَبك واعملي عمل اَهْلك وَاِذَا أخذت مضجعك فسبحي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ واحمدي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وكبري أرْبعا وَثَلَاثِينَ فَتلك مائَة فَهُوَ خير لَك من خَادِم قَالَت رضيت عَن اللّٰه وَعَن رَسُوله . زَاد فِيْ رِوَايَةٍ وَلَم يخدمها رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصرا وَقَالَ وَفِي الحَدِيْثِ قصَّة وَلَم يذكرهَا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ابن اعبد سے یہ کہا: کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے بارے میں ایک بات نہ بتاؤں؟ جو نبی اکرم ﷺ کے نزدیک' اپنے اہل خانہ میں سب سے زیادہ محبوب تھیں' اور وہ میری اہلیہ تھیں (راوی ابن اعبد کہتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاطمہ چکی چلایا کرتی تھیں' جس کے اثرات ان کے ہاتھوں پر ظاہر ہونا شروع ہوئے اور وہ پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لایا کرتی تھیں' جس کے اثرات ان کی گردن پر آنے لگے' وہ گھر میں جھاڑو بھی دیتی تھیں' جس کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے تھے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ غلام آئے' تو میں نے کہا: اگر آج تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم مانگ لو! تو یہ مناسب ہوگا' فاطمہ' نبی اکرم ﷺ کے پاس گئیں' تو نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کو موجود پایا' وہ واپس آ گئیں' اگلے دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور دریافت کیا: تمہیں کیا کام تھا؟ تو وہ خاموش رہی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں' یہ چکی چلاتی ہے' جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ خراب ہو گئے ہیں' یہ مشکیزہ اٹھاتی ہے' جس کی وجہ سے اس کی گردن پر نشان بن گئے ہیں' جب کچھ خدمت گار آئے' تو میں نے اسے کہا: کہ یہ آپ کے پاس جائے اور آپ سے خدمت گار مانگ لے' تا کہ یہ ان پریشانیوں سے بچ جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا' اور اپنے پروردگار کے فریضہ کو ادا کرتی رہنا' اور اپنے گھر کے کام خود کرنا' اور جب تم اپنے بستر پر جاؤ' تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمد للہ' اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' یہ

Marfat.com

⑩⑩① ہوں گے اور یہ تمہارے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہیں' تو فاطمہ نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خادم نہیں دیا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

مصنف بیان کرتے ہیں: یہ ایک پورا واقعہ ہے' جسے انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

887 - وَعَنْ فَرْوَة بن نَوْفَل عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنوفل اقْرَأ (قل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ) الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ نم على خاتمتها فَإِنَّهَا بَرَاءَة من الشّرك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُتَّصِلا ومرسلا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ فروہ بن نوفل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سورہ کافرون کی تلاوت کرو اور یہ پوری پڑھ کر سو جاؤ! یہ شرک سے بری الذمہ ہونے کا اظہار ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام نسائی نے متصل اور مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

888 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خصلتان اَوْ خلتان لَا يحافظ عَلَيْهِمَا عبد مُسْلِم اِلَّا دخل الْجنَّة هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل يسبح فِيْ دبر كل صَلَاة عشرا ويحمد عشرا وَيكبر عشرا فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَة بِاللِّسَان وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان وَيكبر اَرْبعا وَثَلَاثِيْنَ إِذا اَخذ مضجعه ويحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ويسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَذٰلِكَ مائَة بِاللِّسَانِ وَألف فِي الْمِيْزَان فَلَقَد رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعقدها قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل قَالَ يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ يَعْنِيْ الشَّيْطَان فِيْ مَنَامه فينومه قبل اَن يَقُوْله ويأتيه فِيْ صَلَاته فيذكره حَاجَة قبل اَن يَقُوْلهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَزَاد بعد قَوْله وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيكُمْ يعْمل فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة اَلفيْنِ وَخَمْسمِائَة سَيِّئَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو عادتیں (یعنی عمل) ایسے ہیں (یہاں پر روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جو بھی مسلمان بندہ' ان کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' یہ دونوں بہت آسان ہیں' لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سبحان اللہ' 10 مرتبہ الحمدللہ' 10 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' تو یہ (روزانہ) زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو پچاس ہوں گے' اور نامہ اعمال میں پندرہ سو ہوں گے' اور اس وقت جب آدمی اپنے بستر پر جائے' چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا'

Marfat.com

33 مرتبہ الحمدللہ پڑھنا اور 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا' یہ زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سوہوں گے اور نامہ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے' راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلیوں پر شمار کر کے انہیں پڑھ رہے تھے (یا بیان کر رہے تھے) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ کہ یہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں؟ (یعنی اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس' وہ (یعنی شیطان) آتا ہے' اس وقت جب آدمی کو نیند آ رہی ہوتی ہے' اور یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی اسے سلا دیتا ہے' اسی طرح وہ نماز کے دوران اس کے پاس آتا ہے' اور اسے کوئی کام یاد کروا دیتا ہے' تو آدمی یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی (اُٹھ کر چلا جاتا ہے)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کلمات کے بعد ''میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے'' یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ایسا ہے؟ جو روزانہ دن اور رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہو''۔

889 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يقْرَأ المسبحات قبل اَن يرقد وَيَقُوْلُ اِن فِيهِنَّ آيَة خير من ألف آيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ قَالَ مُعَاوِيَة يَعْنِي ابْن صَالح اِن بعض اَهْلِ الْعلم كَانُوا يجْعَلُوْنَ المسبحات سِتا سُوْرَة الْحَدِيْد والحشر والحواريين وَسورَة الْجُمُعَة والتغابن وَسبح اسْم رَبك الْاَعْلَى

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے ''سبح'' سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اِن میں ایک آیت ایسی ہے' جو ایک ہزار آیتوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن صالح نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں ''مسبحات'' سے مراد چھ سورتیں ہیں' سورۂ حدید' سورۂ حشر' سورۂ حوارئین' سورۂ جمعہ' سورۂ تغابن اور سورۂ الاعلیٰ۔

890 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِين يأوي اِلَى فرَاشه لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلي الْعَظِيْم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر غفرت لَهُ ذنُوبه اَوْ خطاياه شكّ مسعر وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَعند النَّسَائِيّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ وَقَالَ فِي آخِره غفرت لَهُ ذنُوبه وَلَوْ كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جو شخص اپنے بستر آ کر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے' اس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے گناہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) خطاؤں کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اور ہر طرح کی حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے''۔

اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں''۔

891 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يَاْخُذ مضجعه فيقرأ سُوْرَة من كتاب اللّٰه اِلَّا وكل اللّٰه لَهُ بِهِ ملكا فَلَا يقربهُ شَيْءٌ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب من نَوْمه مَتى هَب . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ اَحْمد اِلَّا انه قَالَ: بعث اللّٰه لَهُ ملكا يحفظه من كل شَيْءٍ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب مَتى هَب . وروَاة اَحْمد رُوَاة الصَّحِيح هَب انتبه من نَوْمه

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص (رات کو سوتے وقت) جب اپنے بستر پر جائے' پھر اللہ کی کتاب کی کوئی سورت پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس پر مقرر کر دیتا ہے' جو کسی بھی اذیت دینے والی چیز کو اُس کے قریب نہیں آنے دیتا' جب تک وہ شخص اپنی نیند سے بیدار نہیں ہو جاتا' خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' جو اذیت دینے والی ہر چیز سے' اس وقت تک' اس کی حفاظت کرتا ہے' جب تک وہ بندہ بیدار نہیں ہو جاتا' خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو''۔

امام احمد کی روایت کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ ''ہب'' کا مطلب نیند سے بیدار ہونا ہے۔

892 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَوى الرجل اِلٰى فرَاشه ابتدره ملك وَشَيْطَان فَيَقُوْلُ الْملك اختم بِخَير وَيَقُوْلُ الشَّيْطَان اختم بشر فَاِن ذكر اللّٰه ثُمَّ نَام بَات الْملك

Marfat.com

يكلؤه وَإِذَا اسْتَيقظَ قَالَ الْملك افْتَحْ بِخير وَقَالَ الشَّيطَان افْتَحْ بشر فَإِن قَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِيْ رد عَلَيّ نَفسِي وَلَمْ يمتها فِيْ منامها الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِيْ يمسك السَّمٰوَات وَالْاَرْض اَن تَزُولَا فاطر اِلٰى آخر الْاٰيَة الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِيْ يمسك السَّمَاء اَن تقع على الْاَرْض اِلَّا بِاِذْنِهِ فَإِن وَقع عَن سَرِيْره فَمَاتَ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَزَاد فِيْ آخِره: الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِيْ يحيى الْمَوْتى وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير - وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ . يكلؤه اَى يَحْرُسهُ ويحفظه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آتا ہے' تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان لپک کر اُس کی طرف آتے ہیں' فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے ذریعے اختتام کرو! شیطان کہتا ہے: تم برائی کے ذریعے اختتام کرو! اگر آدمی اللہ کا ذکر کر کے سوئے' تو وہ فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے' پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے' تو فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے ذریعے آغاز کرو! شیطان کہتا ہے تم برائی کے ذریعے آغاز کرو! اگر اس وقت آدمی یہ کلمات پڑھ لے:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میری جان کو مجھے واپس کر دیا' اور اسے نیند کے دوران موت نہیں دی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے آسمان اور زمین کو زائل ہونے سے روک رکھا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے آسمان کو اس بات سے تھام رکھا ہے کہ وہ زمین پر گر جائے' البتہ اس کی اجازت کا معاملہ مختلف ہے"۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر وہ اپنی چارپائی سے نیچے گر کر مر جائے' تو بھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو مردوں کو زندہ کرے گا' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ "یکلؤہ" سے مراد اس کی حفاظت کرنا اور اس کا پہرہ دینا ہے۔

893 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا وضعت جَنْبك على الْفراش وقرأت فَاتِحَة الْكتاب وَقل هُوَ اللّٰه اَحد فَقَدْ أمنت من كل شَيْءٍ اِلَّا الْمَوْت

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح اِلَّا غَسَّان بن عبيد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم اپنا پہلو بستر پر رکھو اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ لو' تو تم موت کے علاوہ' ہر چیز سے محفوظ ہو جاؤ گے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' صرف غسان بن عبید کا معاملہ مختلف ہے۔

894 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَرَادَ اَن يَنَام علٰى فراشه فَنَام على يَمِينه ثُمَّ قَرَاَ (قل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) الاخلاص مائَة مرّة فَإِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ لَهُ الرب يَا

Marfat.com

عَبدِی ادخل علی یَمِینك الْجنَّة ۔ رَوَاهُ التِرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیثٌ غَرِیبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے' اور دائیں پہلو کے بل لیٹ کر' سورۂ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھے' تو قیامت کے دن اس کا پروردگار اُس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

895 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیدِ الْخُدرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِین یأوِی اِلَی فرَاشه أَسْتَغْفِر اللّٰه الَّذِیْ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الْحَیّ القیوم وَاَتُوب اِلَیهِ غفرت لَهٗ ذنُوبه وَاِن کَانَت مثل زبد الْبَحْر وَاِن کَانَت عدد ورق الشّجر وَاِن کَانَت عدد رمل عالج وَاِن کَانَت عدد اَیَّام الدُّنیَا

رَوَاهُ التِرمِذِیّ من طَرِیْق الْوَصَّافِیْ عَن عَطِیَّة عَنْ اَبِیْ سعید وَقَالَ حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجه من حَدِیثِ عبید اللّٰه بن الْوَلِید الْوَصَّافِی ۔ قَالَ المملی عبید اللّٰه هٰذَا واه لٰکِن تَابعه عَلَیهِ عِصَام بن قدامَة وَهُوَ ثِقَة خرجه الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه من طَرِیْقه بنَحوِهٖ وعطیة هٰذَا هُوَ الْعَوفِیّ یَاْتِی الْکَلَام عَلَیهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بستر پر آ کر یہ کلمات پڑھے: ''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ ''حی'' اور ''قیوم'' ہے' اور میں اس کی بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' خواہ درخت کے پتوں جتنے ہوں' خواہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں' خواہ وہ دنیا کے ایام کی تعداد جتنے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے وصافی کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اِسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو عبیداللہ بن ولید وصافی سے منقول ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: عبیداللہ نامی یہ راوی 'واہی' ہے' تاہم اس روایت میں عصام بن قدامہ نے اس کے متابعت کی ہے' اور وہ ایک ثقہ راوی ہے' یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کی ہے اور عطیہ نامی یہ راوی' عطیہ عوفی ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

896 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن الحبلی رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ أخرج اِلَینَا عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قرطاسا وَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یعلمنَا یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فاطر السَّمٰوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَیب وَالشَّهَادَة اَنْت رب کل شَیْءٍ وإله کل شَیْءٍ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت أعوذ بك من الشَّیطَان وشرکه وَاَعُوْذ بك اَن أقترف علی نَفسِی سوءا اَوْ أجره اِلَی مُسلِم

قَالَ اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یُعلمهُ عبد اللّٰه بن عَمْرو وَیَقُوْلُ ذٰلِكَ حِین یُرِید اَن ینَام ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

Marfat.com

❀❀ ابوعبدالرحمٰن حبلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ ہماری طرف بڑھایا اور بیان کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے (کہ یہ پڑھا جائے:)

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! تو ہر چیز کا پروردگار ہے' اور ہر چیز کا معبود ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں شیطان سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنی ذات کے ساتھ کوئی برائی کروں' یا کسی مسلمان کے ساتھ کوئی برائی کروں''۔

ابوعبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ان کلمات کی تعلیم دی تھی اور وہ یہ کلمات اس وقت پڑھا کرتے تھے' جب وہ سونے لگتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

897 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذَا اَوَی اِلٰی فراشه الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ علا فقهر وبطن فخبر وَملك فقدر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یحیی وَیُمِیت وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر خرج من ذنُوبه کَیَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاکِم وَمَنْ طَرِیْقه الْبَیْهَقِیّ فِی الشّعب وَغَیْرِه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آئے اور یہ کلمات پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد' اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے بلندی اختیار کی' اور غلبہ پایا اور وہ باطن ہے اور باخبر ہے' اور بادشاہی حاصل کی' تو غلبہ پالیا' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو زندگی دیتا ہے' اور موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے حوالے سے' امام بیہقی نے اسے ''شعب الایمان'' میں نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

898 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذَا اَوَی اِلٰی فراشه الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کفانی وآوانی وَالْحَمْد لله الَّذِیْ اَطْعمنِیْ وسقانی وَالْحَمْد لله الَّذِیْ من عَلیّ فافضل فقد حمد الله بِجَمِیْعِ محامد الْخلق کلهم . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَلَا یحضرنی اِسْنَاده الْاٰن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور یہ کلمات پڑھ لے:

Marfat.com

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے کفایت عطا کی اور مجھے پناہ دی' ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے کھلایا اور مجھے پلایا' ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھ پر احسان کیا اور بہترین احسان کیا''۔

تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کی' جو ساری مخلوق اس کی حمد بیان کرتی ہے (یعنی ساری مخلوق جن حوالوں سے اس کی حمد بیان کر سکتی ہے' اس نے ان کلمات کے ذریعے وہ ساری حمد بیان کر لی)''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' تاہم اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

899 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظ زَكَاة رَمَضَان فَاَتَانِیْ آتٍ فَجعل يحثو من الطَّعَام فَاَخذته فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاج وَعلى دين وعيال ولی حَاجَة شَدِيْدَة فخليت عَنهُ فَاَصْبَحت فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَة مَا فعل أسيرك البارحة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شكا حَاجَة شَدِيْدَة وعيالا فرحمته فخليت سَبيله قَالَ أما اِنَّهٗ قد كَذبك وَسَيَعُوْدُ فَعرفت انه سيعود لقَوْل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سيعود فرصدته فَجَاءَ يحثو الطَّعَام وَذكر الحَدِيْثِ اِلٰی اَن قَالَ فَاَخَذته يَعْنِیْ فِی الثَّالِثَة فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخر ثَلَاث مَرَّات تزْعم اَنَّك لَا تعود ثُمَّ تعود قَالَ دَعْنِیْ أعلمك كَلِمَات ينفعك اللّٰه بهَا قلت مَا هن قَالَ اِذا أويت اِلٰی فراشك فاقرأ آيَة الْكُرْسِیّ (اَللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیّ القيوم) البقرة حَتّٰى تختم الْاٰيَة فَاِنَّك لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح فخليت سَبيله فَاَصْبَحت فَقَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فعل أسيرك البارحة قلت قَالَ مَا هِیَ قلت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زعم انه يعلمنی كَلِمَات يَنْفَعنِیْ اللّٰه بهَا فخليت سَبيله قَال مَا هی قلت قَال لی اِذا أويت اِلٰی فراشك فاقرأ آيَة الْكُرْسِیّ من اَولهَا حَتّٰى تختم الْاٰيَة (اَللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ) وَقَالَ لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح وَكَانُوْا أحرص شَیْءٍ على الْخَيْر فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّهٗ قد صدقك وَهُوَ كذوب تعلم من تخاطب مُنْذُ ثَلَاث لَيَال يَا اَبَا هُرَيْرَة قَالَ لَا قَالَ ذَاك الشَّيْطَان

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَابْن خُزَيْمَة وَغَيرهمَا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَيره من حَدِيْثِ اَبِیْ اَيُّوْب بِنَحْوِهٖ وَفِی بعض طرقه عِنْده: قَالَ اَرْسِلنِیْ واعلمك آيَة من كتاب اللّٰه لَا تضعها على مَال وَلَا ولد فيقربك شَيْطَان اَبَدًا قلت وَمَا هِیَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْع اَن اتكَلّم بهَا آيَة الْكُرْسِیّ . قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِی الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة من فعل النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيست من شَرط كتَابنَا أضربنا عَن ذكرهَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (کی کھجوروں' یا اناج) کا محافظ مقرر کیا' ایک رات ایک شخص میرے پاس آیا اور وہ اناج حاصل کرنے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا' میں نے کہا: میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا' اس نے کہا: میں محتاج ہوں' میرے ذمہ قرض ہے' میرے بال بچے بھی ہیں' مجھے

Marfat.com

شدید حاجت ہے' تو میں نے اسے چھوڑ دیا' اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے شدید حاجت مند ہونے اور بال بچے دار ہونے کی شکایت کی' تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی تھی' وہ دوبارہ آئے گا' تو مجھے اندازہ ہوگیا کہ اب وہ دوبارہ آئے گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمادی تھی کہ وہ دوبارہ آئے گا' تو میں اس کی گھات میں رہا' ایک مرتبہ وہ دوبارہ آیا اور اناج اکٹھا کرنے لگا' (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) میں نے اسے پکڑ لیا' یعنی جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا' تو میں نے کہا: میں تمہیں ضرور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا' اور یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے' تم یہ کہتے ہو کہ تم دوبارہ نہیں کرو گے' اور پھر دوبارہ آجاتے ہو' تو اس نے کہا: تم مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے تمہیں نفع عطا کرے گا' میں نے دریافت کیا: وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ' تو آیت الکرسی پڑھ لو' اللہ لاالہ الاھو الحی القیوم یہ آیت پوری پڑھو' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا فرشتہ تم پر مقرر رہے گا' اور شیطان صبح تک تمہارے قریب نہیں آسکے گا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے پھر چھوڑ دیا' اگلے دن صبح مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: گزشتہ رات تیرے قیدی کا کیا معاملہ بنا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس نے کہا کہ وہ مجھے کچھ کلمات کی تعلیم دے گا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: اس نے مجھ سے کہا: جب تم بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی شروع سے لے کر آخر تک پوری پڑھ لو' اس کا کہنا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے ایک محافظ (فرشتہ) ہوگا اور شیطان صبح تک تمہارے پاس نہیں آسکے گا۔ (راوی کہتے ہیں: وہ لوگ یعنی صحابہ کرام) بھلائی کے بارے میں بہت حریص تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے یہ بات تمہیں سچ بیان کی ہے' ویسے وہ جھوٹا ہے' کیا تم جانتے ہو؟ کہ تین دن سے تم کسے مخاطب تھے؟ اے ابوہریرہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس کو امام ترمذی اور دیگر حضرات نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' ان کی نقل کردہ بعض روایات کے طرق میں یہ الفاظ ہیں:

''(اس شیطان نے کہا:) تم مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں اللہ کی کتاب کی' ایک آیت کی تعلیم دوں گا' تم جس بھی مال پر وہ پڑھ دو گے' یا جس بھی بچے پر وہ پڑھو گے' تو شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا' میں نے کہا: وہ کونسی (آیت) ہے؟ اس نے کہا: میں اس کو نہیں پڑھ سکتا' وہ آیت الکرسی ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں' اس لئے ہم نے ان کے ذکر سے اجتناب کیا ہے۔

900 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اضطجع مضجعا

Marfat.com

لم يذكر الله فِيهِ كَانَ عَلَيْهِ ترة يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ قعد مقعدا لم يذكر الله فِيهِ كَانَ عَلَيْهِ ترة يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وروى النَّسَائِيّ مِنْهُ ذكر الِاضْطِجَاع فَقَط الترة بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق مخففا هُوَ النَّقْص وَقِيلَ التبعة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (سونے کے لئے) لیٹ کر اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اور جو شخص کسی نشست یا محفل میں (میں بیٹھ کر) اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے' یعنی جس میں صرف لیٹنے کا ذکر ہے۔

لفظ ''الترة'' میں 'ت' پر زیر ہے' اس سے مراد کسی چیز کا کم ہونا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد پریشانی ہے۔

10 - التَّرْغِيب فِي كَلِمَات يقولهن إِذا اسْتَيْقَظَ من اللَّيْل

باب: جب آدمی رات کے وقت بیدار ہو' اُس وقت کچھ کلمات پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

901 - عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعار من اللَّيْل فَقَالَ لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَان الله وَلَا إِلَه إِلَّا الله وَالله أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِر لي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِن تَوَضَّأ ثُمَّ صلى قبلت صلَاته . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه تعار بتَشْدِيد الرَّاء أَي اسْتَيْقَظَ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

اس کے بعد وہ شخص یہ دعا کرے: ''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے'' یا جو بھی وہ دعا کرے گا' وہ دعا مستجاب ہوگی' اور اگر وہ وضو کر کے نماز ادا کرے گا' تو اس کی نماز قبول ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''تعار'' میں 'ر' پر 'شد' ہے' اس سے مراد بیدار ہونا ہے۔

حديث900: سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب ما يقال عند النوم' حديث: 4421 شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 567 السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' من أوى إلى فراشه فلم يذكر الله تعالى - حديث: 10247

Marfat.com

902 - وَرُوِیَ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ انه سمع رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اِن اللّٰه تَعَالٰی اِذا رد اِلَی العَبۡد الۡمُؤۡمِن نَفسه من اللَّیۡل فسبحه ومجده وَاسۡتَغۡفرهُ فَدَعَاهُ تقبل مِنۡهُ . رَوَاهُ ابۡن اَبِیۡ الدُّنۡیَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ رات کے وقت' بندہ مومن کی طرف اس کی جان کو لوٹاتا ہے (یعنی رات کو جب بندہ بیدار ہوتا ہے) اگر اس وقت وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے' اس کی بزرگی بیان کرے' اور اس سے مغفرت طلب کرے' اور اس سے دعا کرے' تو اس کی دعا قبول ہوگی''۔ یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

903 - وَرُوِیَ عَنۡ عبد اللّٰه بن عَمۡرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا عَنۡ رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیۡن یَتَحَرَّك من اللَّیۡل بِسم اللّٰه عشر مَرَّات وَسُبۡحَان اللّٰه عشرا آمَنت بِاللّٰهِ وكفرت بالطاغوت عشرا وقِی كل ذَنۡب یتخوفه وَلَمۡ یَنۡبغ لذنب اَن یُدۡرِكهُ اِلٰی مثلهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الۡاَوۡسَطِ وَفِی الۡبَاب اَحَادِیۡث كَثِیۡرَة من فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لَیۡست صَرِیۡحَة فِی التَّرۡغِیۡب لم أذكرها

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کو بیدار ہونے پر' دس مرتبہ بسم اللہ پڑھے' دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھے' دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' اور میں نے طاغوت کا انکار کیا''۔

تو وہ بندہ' ہر اس گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے' جس کا اسے خوف ہو' اور گناہ اس قابل ہی نہیں رہتا کہ اُس شخص تک پہنچ سکے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں' لیکن کیونکہ اُن میں کسی ترغیب کی صراحت نہیں ہے' اس لئے میں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

11 - التَّرۡغِیۡب فِیۡ قیام اللَّیۡل

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب

904 - عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ یعۡقد الشَّیۡطَان على قافیة رَاس اَحَدُكُمۡ اِذا هُوَ نَام ثَلَاث عقد یضۡرب على كل عقدَة عَلَیۡك لیل طَوِیل فارقد فَاِن اسۡتَیۡقَظَ فَذكر اللّٰه تَعَالٰی انۡحَلَّت عقدَة فَاِن تَوَضَّا انۡحَلَّت عقدَة فَاِن صلى انۡحَلَّت عقده كلهَا فَاَصۡبح نشیطا طیب النَّفس وَاِلَّا اصبح خَبِیۡث النَّفس كسلان . رَوَاهُ مَالك وَالۡبُخَارِیّ وَمُسۡلِم وَاَبُوۡ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابۡنُ مَاجَة وَقَالَ: فَیُصۡبِح نشیطا طیب النَّفس قد اَصَاب خیرا وَاِن لم یفعل اصبح كسلا خَبِیۡث النَّفس لم یصب خیرا

رَوَاهُ ابۡن خُزَیۡمَة فِیۡ صَحِیۡحِهٖ نَحۡوِهٖ وَزَاد فِیۡ آخِره: فحلوا عقد الشَّیۡطَان وَلَو بِرَكۡعَتَیۡن قافیة الرَّاس مؤخره وَمِنۡه سمی آخر بَیۡت الشّعۡر قافیة

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سوتا ہے' تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے' ہر مرتبہ گرہ لگاتے ہوئے' وہ یہ کہتا ہے: رات بہت لمبی ہے' تم آرام سے سوئے رہو' اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' اور اگر وہ وضو کرتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ نماز ادا کرے' تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے' ورنہ وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا مزاج خراب ہوتا ہے' اور وہ سست ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو آدمی ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے اسے بھلائی نصیب ہوتی ہے' اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو وہ کسل مندی کے عالم میں' مزاج کی خرابی کے ساتھ صبح کرتا ہے' اور اسے بھلائی بھی نصیب نہیں ہوتی''۔

امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو تم لوگ شیطان کی گرہیں کھول دو! خواہ دو رکعت کے ذریعے کھولو''۔

''قافیۃ الراس'' سے مراد سر کا پچھلا حصہ ہے' یہی وجہ ہے کہ شعر کے آخری حصے کو قافیہ کہا جاتا ہے۔

905 - وَعَنْ جابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذكر وَلَا أُنْثَى إِلَّا على رَأسه جرير مَعْقُود حِيْن يرقد بِاللَّيْلِ فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر الله انْحَلَّت عقدَة وَإِذا قَامَ تَوَضَّأ وَصلى انْحَلَّت العقد وَأصبح خَفِيفا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَقَالَ الْجَرِيْر الْحَبل رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَيَأْتِيْ لَفظه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مرد یا عورت' رات کے وقت سوتے ہیں' تو ان کے سر پر گرہ لگا دی جاتی ہے' اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے' تو وہ گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ اٹھ کر نماز ادا کرے' تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے' اور مزاج بہتر ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب ہوئی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے ''الجریر'' سے مراد ''رسی'' ہے' یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس کے الفاظ آگے آئیں گے۔

906 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر الله الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل

حديث906: سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب أي صلاة الليل أفضل ؟ - حديث:1496' السنن للنسائي - كتابه قيام الليل وتطوع النهار' فضل صلاة الليل - حديث:1603' السنن الكبرى للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' فضل صلاة الليل وذكر اختلاف شعبة وأبي عوانة على أبي بشر - حديث:1290' مسند أبي يعلى الموصلي - الأعرج' حديث:6259

Marfat.com

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے (روزے) ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے وقت ادا کی جانے والی (نفل) نماز ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

907 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّل مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ انجفل النَّاس اِلَیْهِ فَکنت فِیْمَن جاءَ هُ فَلَمَّا تَاَمَّلت وَجهه واستبنته عرفت اَن وَجهه لَیْسَ بِوَجْه کَذَّاب قَالَ فَکَانَ اَوَّل مَا سَمِعت من کَلَامه اَن قَالَ اَیهَا النَّاس أفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام وصلوا الْاَرْحَام وصلوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدخلُوا الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاکِم وَقَالا صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

انجفل النَّاس بِالْجِیم اَی اَسرعُوْا ومضوا کلهم استبنته اَی تحققته وتبینته

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی مرتبہ مدینہ منورہ (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو لوگ تیزی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہونے والے افراد میں سے ایک تھا جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا بغور جائزہ لیا تو یہ بات میرے سامنے واضح ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہے راوی کہتے ہیں: سب سے پہلی بات جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں سنی وہ یہ تھی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! سلام پھیلاؤ کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں نوافل ادا کرو اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کو امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ انجفل الناس اس میں 'ج' ہے اس سے مراد تیزی سے جانا ہے یعنی سب کے سب لوگ چلے گئے لفظ استبنته سے مراد ہے میں نے جب اس کی تحقیق کی اور اس کو واضح کیا۔

908 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّة غرفَة یرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِیّ لمن هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن أطاب الْکَلَام وَأطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نیام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے حضرت ابومالک اشعری

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس کو نصیب ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کلام کو پاکیزہ کرے، کھانا کھلائے، اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں، تو وہ کھڑا ہو کر نوافل ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں، حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے، اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

909 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَتقدم حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس فِیْ صَلَاة الْجَمَاعَة وَفِيْه: والدرجات اِفشاء السَّلام واطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام - رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَحسنه

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں، جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ اُس کے لئے تیار کئے ہیں، جو کھانا کھلاتا ہے، سلام پھیلاتا ہے، اور رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے، جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے، اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، باجماعت نماز سے متعلق باب میں، حدیث ذکر ہو چکی ہے، جس میں یہ مذکور ہے:

''درجات یہ ہیں کہ سلام پھیلایا جائے، کھانا کھلایا جائے، اور رات کے وقت نماز ادا کی جائے، جبکہ لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے، انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

910 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذا رَاَيْتُك طابت نَفسِی وقرت عَيْنی أنبئنی عَن كل شَیْءٍ قَالَ كل شَیْءٍ خلق من المَاء فَقُلْتُ اَخبرنِیْ بِشَیْءٍ اِذا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب التَّهَجُّد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب بھی میں آپ کی زیارت کرتا ہوں، میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے، میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے، میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتایئے کہ جس پر میں عمل کروں، تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ، تم سلام پھیلاؤ اور صلہ رحمی کرو، اور رات کے وقت نماز ادا کرو، جبکہ لوگ سو رہے ہوں، تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام احمد، امام ابن ابودنیا نے ''کتاب التہجد'' میں نقل کی ہے، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے، روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں، امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

911 - وَرُوِیَ عَن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِی الْجَنَّة

Marfat.com

لشَجَرَة يخرج من اَعْلاهَا حلل وَمَنْ اَسْفَلِهَا خيل من ذهب مسرجة ملجمة من در وَيَاقُوْت لَا تروث وَلَا تبول لَهَا اَجْنِحَة خطوها مد الْبَصَر فيركبهَا اَهْلِ الْجَنَّة فتطير بهم حَيْثُ شاؤوا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَل مِنْهُم دَرَجَة يَا رب بِمَا بلغ عِبَادك هٰذِهِ الْكَرَامَة كلهَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوْا يصلونَ بِاللَّيْلِ وكنتم تنامون وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وكنتم تَاْكُلُوْنَ وَكَانُوْا يُنفِقُوْنَ وكنتم تبخلون وَكَانُوْا يُقَاتلُوْن وكنتم تجبنون . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں ایک ایسا درخت ہے' جس کے اوپر والے حصے سے حلے نکلتے ہیں اور نیچے والے حصے میں' سونے سے بنے ہوئے گھوڑے ہیں' جن پر زین رکھی ہوئی ہے' اور موتیوں اور یاقوت سے سجی ہوئی لگامیں ہیں' وہ نہ لید کرتے ہیں' اور نہ پیشاب کرتے ہیں' اُن کے پَر ہیں' اور ان کا ایک قدم وہاں پڑتا ہے' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' اہل جنت ان پر سوار ہو کر' ان کے ذریعے' جہاں چاہیں گے' اُڑتے ہوئے چلے جائیں گے' تو ان سے نیچے والے درجے کے لوگ کہیں گے: اے پروردگار! تیرے ان بندوں کو یہ ساری نعمتیں کس وجہ سے نصیب ہوئی ہیں؟ تو اُن سے کہا جائے گا: یہ لوگ رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ سو رہے ہوتے تھے' یہ لوگ (نفلی) روزے رکھتے تھے' جب تم لوگ کھا پی رہے ہوتے تھے' یہ لوگ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے تھے' جبکہ تم کنجوسی کرتے تھے' یہ لوگ (جہاد میں) قتال کرتے تھے' جبکہ تم بزدلی کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

912 - وَرُوِيَ عَن اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يحْشر النَّاس فِيْ صَعِيد وَاحِد يَوْم الْقِيَامَة فينادى مُنَاد فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا تتَجَافٰى جنوبهم عَن الْمَضَاجِع فَيَقُوْمُوْنَ وهم قَلِيل فَيدْخلُوْنَ الْجَنَّة بِغَيْر حِسَاب ثُمَّ يُؤمر بِسَائِر النَّاس اِلَى الْحساب . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''قیامت کے دن' تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا' پھر ایک منادی اعلان کرتے ہوئے یہ کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جن کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ رہتے تھے اور وہ نوافل ادا کیا کرتے تھے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) وہ لوگ تعداد میں کم ہونگے' وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے' پھر باقی تمام لوگوں کو حساب دینے کا حکم ہوگا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

913 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تورمت قدماه فَقِيْل لَهٗ قد غفر اللّٰه لَكَ مَا تقدم من ذَنبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اكون عبدا شكُوْرًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهما وللترمذى قَالَ:اِن كَانَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ اَوْ لَيُصَلِّي حَتّٰى ترم قدماه اَوْ ساقاه فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفلا اكون عبدا شكُوْرًا

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے) اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ

Marfat.com

اورآئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے (تو آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟) آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیامیں شکرکرنے والابندہ نہ بنوں؟''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات اورامام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں راوی بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ اتنا (طویل) قیام کرتے تھے (راوی کوشک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اتنے (زیادہ) نوافل ادا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں (راوی کوشک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ کی پنڈلیاں متورم ہوجاتی تھیں' آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی' تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیامیں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟''۔

914 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ حَتّٰى ترم قدماه فَقِيْلَ لَهٗ اَى رَسُوْلُ اللّٰه اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقد جَاءَ ك من اللّٰه اَن قد غفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا أكون عبدا شكُوْرًا . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہوجاتے تھے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات آچکی ہے کہ اس نے آپ کے گزشتہ اورآئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: کیامیں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟''۔ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

915 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ من اللَّيْل حَتّٰى تتفطر قدماه فَقُلْتُ لَهٗ لم تَصْنَعُ هٰذَا وَقد غفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اَحَبَّ اَن أكون عبدا شكُوْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حديث913: صحيح البخاري - كتاب الجمعة' أبواب تقصير الصلاة - باب : قيام النبي صلى الله عليه وسلم الليل حتى ترم حديث: 1091صحيح مسلم - كتاب صفة القيامة والجنة والنار' باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة - حديث: 5151صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر ما يستحب للمرء أن يقوم في أداء الشكر لله جل' حديث: 312سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في طول القيام في الصلوات - حديث:1415السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' الاختلاف على عائشة في إحياء الليل - حديث:1633مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الصلاة من الليل - حديث: 4592مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' الركوع والسجود أفضل أم القيام - حديث: 8218السنن الكبرى للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل واختلاف ألفاظ - حديث: 1301السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب ما روي في عدد ركعات القيام في شهر رمضان حديث: 4293مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث المغيرة بن شعبة - حديث: 17871مسند الطيالسي - ما أسند عن المغيرة بن شعبة' حديث: 721مسند الحميدي - أحاديث المغيرة بن شعبة رضي الله عنه' حديث: 735مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة' حديث: 2830المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 2193المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد' حديث: 189المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه مغيرة - زياد بن علاقة ، عن المغيرة' حديث:17787

Marfat.com

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے گزشتہ و آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں شکرگزار بندہ بن جاؤں"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

916 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبَّ الصَّلَاة اِلَی اللّٰه صَلَاة دَاوُد وَاَحَبَّ الصّيام اِلَی اللّٰه صِيَام دَاوُد كَانَ ينَام نصف اللَّيْل وَيَقُوْمُ ثلثه وينام سدسه ويصوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَذكر التِّرْمِذِیّ مِنْهُ الصَّوْم فَقَط

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ (نفل) نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب زیادہ پسندیدہ (نفلی) روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں وہ نصف رات سوتے تھے پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے اور وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس میں سے صرف روزے کا ذکر کیا ہے۔

917 - وَعَنْ جابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِي اللَّيْل لساعة لَا يُوَافِقهَا رجل مُسْلِم يسْاَل اللّٰه خيرا من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه وَذٰلِكَ كل لَيْلَة ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے اگر اس گھڑی میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت سے متعلق کسی بھی بھلائی کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کر دے گا اور وہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

918 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَام اللَّيْل فَاِنَّهُ دأب الصَّالِحين قبلكُمْ وقربة اِلٰی ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْاِثْم ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ كتاب الدُّعَاء من جَامعه وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب التَّهَجُّد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے کے صالحین کا طریقہ ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں قربت کے حصول کا باعث ہے اور گناہوں کو ختم کرنے والی چیز ہے اور برائیوں سے روکنے والی چیز ہے"۔

Marfat.com

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' - کتاب الدعاء میں نقل کی ہے' اس کو ابن ابودنیا نے کتاب ''التہجد'' میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے یہ روایت لیث کے کاتب عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

919 - وَعَنْ سلمان الفارسي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَام اللَّيْل فَإِنَّهُ دأب الصَّالِحين قبلكُمْ ومقربة لكم إِلَى ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْإِثْم ومطردة للداء عَن الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان بن أبي الجون وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه من رِوَايَةِ بكر بن خُنَيْس عَن مُحَمَّد بن سعيد الشَّامي عَن ربيعَة بن يزِيد عَن أبي إِدْرِيس الْخَوْلَانِيّ وَعَن بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان أصلح حَالا من مُحَمَّد بن سعيد

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے' اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہارے مقرب ہونے کا باعث ہے' اور گناہوں کے کفارے کا باعث ہے' اور گناہوں سے روکنے والا ہے' اور جسم سے بیماری کو پرے کرنے والا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عبدالرحمٰن بن سلیمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے اپنی ''جامع'' میں' کتاب الدعوات میں' بکر بن خنیس کے حوالے سے' محمد بن سعید شامی کے حوالے سے' ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابوادریس خولانی کے حوالے سے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' عبدالرحمٰن بن سلیمان کی حالت' محمد بن سعید نامی راوی سے بہتر ہے۔

920 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحم اللّٰه رجلا قَامَ من اللَّيْل فصلى وَأَيْقَظَ امْرَأَته فَإِن أَبَت نضح فِي وَجههَا المَاء وَرحم اللّٰه امْرَأَة قَامَت من اللَّيْل فصلت وأيقظت زَوجهَا فَإِن أبى نضحت فِي وَجهه المَاء

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا لَفظه وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرط مُسلم وَعند بَعضهم رش ورشت بدل نضح ونضحت - وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اُس بندے پر رحم کرے' جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے' اگر وہ نہیں اُٹھتی' تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم کرے' جو رات کو اٹھ کر نماز ادا کرتی ہے' اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے' اور اگر وہ بیدار نہیں ہوتا' تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اس کو امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اس کو نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ امام مسلم کی

Marfat.com

شرط کے مطابق صحیح ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کے متن میں لفظ ''نضح'' اور ''نضحت'' کی جگہ لفظ ''رش'' اور لفظ ''رشت'' نقل کیا ہے اور اس کا معنیٰ بھی وہی ہے جو دوسرے لفظ کا ہے۔

921 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل يَسْتَيقظ من اللَّيْل فيوقظ امْرَاَته فَاِن غلبها النّوم نضح فِيْ وَجههَا المَاء فَيَقُوْمَان فِيْ بيتهما فيذكران اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سَاعَة من اللَّيْل اِلَّا غفر لَهما

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر' اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے' اور اگر اس عورت پر نیند کا غلبہ ہو' تو اس عورت کے چہرے پر پانی چھڑک دے' اور پھر وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر' رات کی ایک گھڑی تک' اللہ کا ذکر کریں' تو ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

922 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أيقظ الرجل اَهله من اللَّيْل فَصليَا اَوْ صلى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كتبا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَات

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ رَوَاهُ ابْن كثير مَوْقُوْفًا على اَبِيْ سعيد وَلَمْ يذكر اَبَا هُرَيْرَة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاَلْفَاظهمْ مُتَقَارِبَة: من اسْتَيقَظَ من اللَّيْل وَاَيقَظَ اَهله فَصليَا رَكْعَتَيْنِ

زَاد النَّسَائِيّ جَمِيْعًا: كتبا من الذَّاكِرِينَ اللّٰهِ كثيرا وَالذَّاكِرَات

قَالَ الْحَافِظ صَحِيْح على شَرط الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو رات کے وقت بیدار کرے' اور وہ دونوں نماز ادا کریں' اور وہ دونوں دو' دو رکعت ادا کریں' تو ان دونوں کا شمار ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی خواتین میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن ابوکثیر نے اِسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر' اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے' اور وہ دونوں دو رکعت ادا کریں''۔

امام نسائی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ان دونوں کا نام' اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کر لیا جاتا ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

Marfat.com

923 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة اللَّيْل على صَلَاة النَّهَار كفضل صَدَقَة السِّرّ على صَدَقَة الْعَلَانِيَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی (نفل) نماز کو دن کی (نفل) نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کو اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے پر فضیلت حاصل ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

924 - وَرُوِيَ عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نصلي من اللَّيْل مَا قل اَوْ كثر ونجعل آخر ذٰلِكَ وترا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم رات کے وقت نوافل ادا کریں' خواہ تھوڑے ہوں' یا زیادہ ہوں' اور اُن نوافل کا آخری حصہ وتر کو بنائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

925 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدي تعدل بِعشْرَة آلَاف صَلَاة وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام تعدل بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة بِاَرْض الرِّبَاط تعدل بألفي ألف صَلَاة وَأَكْثر من ذٰلِكَ كُله الركعتان يُصَلِّيهِمَا العَبْد فِيْ جَوف اللَّيْل لَا يُرِيد بهما اِلَّا مَا عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے' مرفوع حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''میری مسجد میں' ایک نماز ادا کرنا' دس ہزار نمازوں کے برابر ہے' اور مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور پہرا دیتے ہوئے' ایک نماز ادا کرنا' دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور ان سب سے زیادہ فضیلت' اس بات کی ہے کہ آدمی نصف رات کے وقت' دو رکعت ادا کرے' اور ان دونوں کے ذریعے' اس کا مقصد صرف' اللہ کی رضا کا حصول ہو''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

926 - وَعَنْ اِيَاس بن مُعَاوِيَة الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بُد من صَلَاة بلَيْل وَلَوْ حلب شَاة وَمَا كَانَ بعد صَلَاة الْعشَاء فَهُوَ من اللَّيْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن اِسْحَاق

❀❀ حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے وقت نوافل ادا کرنا ضروری ہے' خواہ اتنی دیر کے لئے ہو' جتنی دیر میں' بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' اور عشاء کی نماز کے بعد' جو بھی نوافل ادا کیے جائیں' وہ رات کے نوافل شمار ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف محمد بن اسحاق کا معاملہ مختلف ہے۔

Marfat.com

927 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ فَذكرت قيام اللَّيْل فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نصفه ثلثه ربعه فوَاق حلب نَاقَة فوَاق حلب شَاة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالِه مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَهُوَ بعض حَدِيْث

فوَاق النَّاقة بِضَم الْفَاء وَهُوَ هُنَا قدر مَا بَيْن رفع يَدَيك عَن الضَّرع وَقت الْحَلب وضمهما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا ذکر کیا' تو بعض حضرات نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواہ اس (رات) کا نصف حصہ' خواہ ایک تہائی' خواہ ایک چوتھائی حصہ (میں نوافل ادا کئے جائیں) خواہ اتنی دیر' جتنی دیر میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' یا جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اور یہ ایک حدیث کا کچھ حصہ ہے۔

فواق الناقة میں 'ف' پر 'پیش' ہے' اور یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ دودھ دوہ رہے ہوں' تو جتنی دیر میں دودھ دوہ کر فارغ ہو کر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

928 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاة اللَّيْل وَرغب فِيْهَا حَتّٰى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلَاة اللَّيْل وَلَوْ رَكْعَة-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا اور ہمیں اس کی ترغیب دی' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے' خواہ ایک ہی رکعت کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

929 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَاِنَّك ميت واعمل مَا شِئْت فَاِنَّك مَجزِى بِهِ وأحبب من شِئْت فَاِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن شرف الْمُؤمن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جتنا بھی عرصہ زندہ رہیں' اس کے باوجود (اصل حقیقت کے اعتبار سے) مردہ ہیں' آپ جو چاہیں عمل کریں' آپ کو اس کی جزا ملے گی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو چاہیں' محبوب رکھیں' لیکن آپ نے اس سے جدا ہونا ہے' اور آپ یہ بات جان لیں! کہ مومن کی عزت' رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں ہے' اور اس کا غلبہ' لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

930 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَاف أمتِىْ

Marfat.com

حَملَةَ الْقُرآن وَاَصْحَاب اللَّيْل ۔ رَوَاهُ ابن اَبِىَ الدُّنيَا وَالْبَيهَقِىّ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت کے معزز لوگ، قرآن کے عالم ہیں اور رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے لوگ ہیں"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

931 - وَرُوِىَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى مِنْكُمْ من اللَّيْل فليجهر بقرَاءَ ته فَإن الْمَلائِكَة تصلى بِصَلاتِهِ وتستمع لقرَاءَ ته وَإن مؤمنى الْجِنّ الَّذِيْنَ يكونُونَ فِى الْهَوَاء وجيرانه فِىْ مَسْكنه يصلونَ بِصَلاتِهِ ويستمعون قِرَاءَ ته وَإنَّهُ يطرد بقرَاءَ ته عَن دَاره وَعَنْ الدّور الَّتِىْ حوله فساق الْجِنّ ومردة الشَّيَاطِين وَإن الْبَيْت الَّذِىْ يقْرَأ فِيهِ الْقُرآن عَلَيْهِ خيمة من نور يَهْتَدِى بهَا اَهْلِ السَّمَاء كَمَا يهتدى بالكوكب الدُّرِّى فِىْ لجج الْبحار وَفِى الْاَرْض القفر فَإِذَا مَاتَ صَاحب الْقُرآن رفعت تِلْكَ الْخَيْمَة فتنظر الْمَلائِكَة من السَّمَاء فَلَا يرَوْنَ ذٰلِكَ النُّور فتلقاهُ الْمَلائِكَة من سَمَاء اِلٰى سَمَاء فَتُصَلِّى الْمَلائِكَة على روحه فِى الْاَرْوَاح ثُمَّ تسْتَقْبل الْمَلائِكَة الحافظين الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَه ثُمَّ تستغفر لَهُ الْمَلائِكَة اِلٰى يَوْم يبْعَث وَمَا من رجل تعلم كتاب اللّٰه ثُمَّ صلى سَاعَة من ليل اِلَّا أوصت بِه تِلْكَ اللَّيْلَة الْمَاضِيَة اللَّيْلَة المستأنفة اَن تنبهه لساعته وَاَن تكون عَلَيْهِ خَفِيفَة فَإِذَا مَاتَ وَكَانَ اَهله فِىْ جهازه جَاءَ الْقُرآن فِىْ صُورَة حَسَنَة جميلَة فَوقف عِنْد رَأسه حَتّٰى يدرج فِىْ اَكْفَانه فَيكون الْقُرآن على صَدره دون الْكَفَن فَإِذَا وضع فِىْ قَبره وسوى وتفرق عَنهُ اَصْحَابه اَتَاهُ مُنكر وَنَكِير عَلَيْهِمَا السَّلام فيجلسانه فِىْ قَبره فَيَجِىْء الْقُرآن حَتّٰى يكون بَيْنه وَبَيْنَهُمَا فَيَقُوْلَانِ لَهُ اِلَيْك حَتّٰى نَسْألهُ فَيَقُوْلُ لَا وَرب الْكَعْبَة اِنَّهُ لصاحبى وخليلى وَلست أخذله على حَال فَإِن كنتما أمرتما بِشَىْءٍ فامضيا لما أمرتما وَدَعَانِىْ مَكَانى فَإِنِّىْ لست أفارقه حَتّٰى أدخلهُ الْجَنَّة ثُمَّ ينظر الْقُرآن اِلٰى صَاحبه فَيَقُوْلُ اَنا الْقُرآن الَّذِىْ كنت تجْهر بِى وتخفينى وتحبنى فَاَنا حَبِيبك وَمَنْ أحببته أحبه اللّٰه لَيْسَ عَلَيْك بعد مَسْألَة مُنكر وَنَكِير هم وَلَا حزن فيسأله مُنكر وَنَكِير ويصعدان وَيبقى هُوَ وَالْقُرآن فَيَقُوْلُ لأفرشنك فراشا لينًا ولأدثرنك دثارا حسنا جميلا بِمَا اَسهرت ليلك وأنصبت نهارك قَالَ فيصعد الْقُرآن اِلَى السَّمَاء اَسْرع من الطّرف فَيسْأل اللّٰه ذٰلِكَ لَهُ فيعطيه ذٰلِكَ فَيَجِىْء الْقُرآن فينزل بِهِ ألف ألف ملك من مقربى السَّمَاء السَّادِسَة فَيَجِىْء الْقُرآن فيحييه فَيَقُوْلُ هَلْ استوحشت مَا زِدْت مُنْذُ فارقتك اَن كلمت اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى حَتّٰى أخذت لَك فراشا ودثارا ومصباحا وَقد جئْتُك بِه فَقُمْ حَتّٰى تفرشك الْمَلائِكَة عَلَيْهِمُ السَّلام قَالَ فتنهضه الْمَلائِكَة اِنهاضا لطيفا ثُمَّ يفسح لَهُ فِىْ قَبره مسيرَة اَرْبَعمِائَة عَام ثُمَّ يوضع لَهُ فرَاش بطانته من حَرِيْر اَخْضَر حشوه الْمسك الأذفر وَيُوضَع لَهُ مرافق عِنْد رجلَيْهِ وَرَأسه من السندس وَالإستبرق ويسرج لَهُ سراجان من نور الْجَنَّة عِنْد رَأسه وَرجلَيْهِ يزهران اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ تضجعه الْمَلائِكَة على شقه الْاَيْمن مُسْتَقْبل الْقبْلَة ثُمَّ يُؤْتِىْ بياسمين الْجَنَّة وتصعد عَنهُ وَيبقى هُوَ وَالْقُرآن

Marfat.com

فَیَاْخُذ الْقُرْآن الیاسمین فیضعه علی اَنفه غضا فیستنشقه حَتّٰی یُبْعَث وَیرجع الْقُرْآن اِلٰی اَهله فیخبرهم كل یَوْم وَلَیْلَة ویتعاهده كَمَا یتعَاهَد الْوَالِد الشفیق وَلَده بِالْخَیرِ فَاِن تعلم اَحَد من وَلَده الْقُرْآن بشره بِذٰلِكَ وَاِن كَانَ عقبه عقب سوء دَعَا لَهُمْ بالصلاح والاقبال...... اَوْ كَمَا ذكر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ خَالِد بْن معدان لم یسمع من معَاذ

وَمَعْنَاهُ انه یَجِیْء ثَوَاب الْقُرْآن كَمَا قَالَ اِن اللُّقْمَة تَجِیْء یَوْم الْقِیَامَة مثل اَحَد وَاِنَّمَا یَجِیْء ثَوَابهَا انْتهی

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده من لَا یعرف حَاله وَفِیْ مَتنه غرابة كَثِیْرَة بل نكَارَة ظَاهِرَة وَقد تكلم فِیْهِ الْعقیلِیّ وَغَیْرِه وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَغَیْرِه عَن عبَادَة بن الصَّامِت مَوْقُوفًا عَلَیْهِ وَلَعَلَّه أشبه

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے' جس شخص نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے ہوں' اسے بلند آواز میں تلاوت کرنی چاہیے' کیونکہ فرشتے اس کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں' اور اس کی قرأت کو غور سے سنتے ہیں' اور جنات سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان' جو ہوا میں رہتے ہیں' اور اس گھر میں اس کے ساتھ رہتے ہیں' وہ بھی اس کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے ہیں' اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں اور وہ شخص اپنی تلاوت کے ذریعے' اپنے گھر سے اور اپنے آس پاس کے گھروں سے' فاسق جنوں اور سرکش شیطانوں کو پرے کردیتا ہے' وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے' اس پرنور کا خیمہ لگا دیا جاتا ہے' جس کے ذریعے آسمان والے' یوں روشنی حاصل کرتے ہیں' جس طرح سمندر کی تاریکیوں میں' اور بیابان زمین پر' چمکتے ہوئے ستارے سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

جب قرآن کا عالم (یا قرآن کو پڑھنے والا) انتقال کر جاتا ہے' تو وہ خیمہ اٹھالیا جاتا ہے' فرشتے آسمان سے دیکھتے ہیں' انہیں وہ نور نظر نہیں آتا' پھر فرشتے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک' ایک دوسرے سے ملتے ہیں' اور فرشتے ارواح میں سے' صرف اس کی روح کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' پھر فرشتے ان لوگوں کا سامنا کرتے ہیں' جو لوگ ان کی حفاظت کے طور پر ہوتے تھے' پھر یہ تمام فرشتے اس دن تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں' جب اسے زندہ کیا جائے گا' جو بھی شخص اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرتا ہے' اور پھر رات کو گھڑی بھر کے لئے اسے نوافل میں ادا کرتا ہے' تو اس شخص کے بارے میں ہر گزرنے والی رات' آنے والی رات کو تلقین کرتی ہے کہ تم اس کی مخصوص گھڑی میں' اس کو بیدار کردینا' اور تم اس کے لئے ہلکی رہنا' جب وہ شخص انتقال کر جاتا ہے' تو اس کے گھر والے' اس کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہوتے ہیں' تو قرآن انتہائی خوبصورت شکل میں' اُس کے پاس آتا ہے' اور اس کے سرہانے آکر کھڑا ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کے کفن کے اندر شامل ہوتا ہے' تو کفن سے پہلے اس کے سینے کے ساتھ قرآن لگا ہوا ہوتا ہے' جب اس شخص کو قبر میں رکھا جاتا ہے' اور مٹی ڈال دی جاتی ہے' اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' تو منکر اور نکیر اس شخص کے پاس آتے ہیں' اور قبر میں اسے بٹھا دیتے ہیں' تو قرآن آتا ہے' اور اس شخص' اور منکر اور نکیر کے درمیان آجاتا ہے' وہ دونوں فرشتے قرآن سے کہتے ہیں: تم ایک طرف ہو جاؤ! تاکہ ہم اس سے حساب کتاب کریں' تو قرآن کہتا ہے: جی نہیں! رب کعبہ کی قسم! یہ میرا ساتھی اور میرا دوست تھا' میں کسی صورت میں اِسے رُسوا نہیں ہونے دوں گا' اگر تم دونوں کو کسی بات کا حکم دیا گیا ہے' تو تم وہ کام کرلو! جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے' لیکن مجھے اپنی جگہ پر رہنے دو! کیونکہ میں اِس سے اُس وقت تک الگ

Marfat.com

نہیں ہوؤں گا' جب تک اسے جنت میں داخل نہیں کروا دیتا' پھر قرآن اپنے ساتھی (یعنی اس میت) کی طرف دیکھے گا اور کہے گا: میں وہ قرآن ہوں' جسے تم بلند اور پست آواز میں پڑھتے تھے' میں تمہارا دوست ہوں' اور جس سے تم محبت کرتے ہو' اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے' منکر نکیر کے سوال کے بعد' تمہارے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی اور کوئی غم نہیں ہوگا' پھر منکر اور نکیر اس شخص سے سوال کرتے ہیں' پھر وہ دونوں اوپر چلے جاتے ہیں اور وہ شخص اور قرآن (قبر میں) باقی رہ جاتے ہیں' قرآن کہتا ہے: میں تمہارے لئے نرم بچھونا بچھاؤں گا' اور تمہارے اوڑھنے کے لئے عمدہ چادر دوں گا' یہ اس چیز کی وجہ سے ہے' جو تم رات کو جاگ کر میری تلاوت کرتے تھے اور دن میں بھی میرے ساتھ مصروف رہتے تھے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر قرآن آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے' اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ' جتنی دیر میں پلک جھپکی جاتی ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے لیے دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ چیزیں عطا کر دیتا ہے' پھر قرآن آتا ہے' تو اس کے ساتھ ایک' ایک ہزار (شاید دس لاکھ مراد ہے) فرشتے ہوتے ہیں' جو مقرب فرشتے ہوتے ہیں' جن کا تعلق چھٹے آسمان سے ہوتا ہے' پھر قرآن آ کر اس شخص کو سلام کرتا ہے' اور کہتا ہے: کیا تمہیں پریشانی' تو نہیں ہوئی' جب میں تم سے جدا ہو کر گیا تھا' اس کے بعد میں نے 'صرف اللہ تعالیٰ سے کلام کیا ہے' اور تمہارے بچھونا اور اوپر لینے کے لئے چادر اور چراغ لیا ہے' میں وہ لے کر تمہارے پاس آ گیا ہوں' اب تم اُٹھو! تاکہ فرشتے تمہارے لئے بچھونا بچھا دیں' راوی کہتے ہیں: تو فرشتے اسے نرمی سے اٹھاتے ہیں اور اس کے لئے اس کی قبر کو' اتنا کشادہ کر دیتے ہیں' جتنا چار سو سال کا فاصلہ ہوتا ہے' پھر اس کے لئے بچھونا بچھایا جاتا ہے' جو سبز رنگ کے ریشم کا ہوتا ہے' جس کے اندر مشک اذفر بھری ہوئی ہوتی ہے' اور اس کے لئے اس کے پاؤں کے پاس تکیہ رکھ دیا جاتا ہے' اس کے سرہانے سندس اور استبرق رکھ دیا جاتا ہے' اس کے لئے نور کے دو چراغ روشن کیے جاتے ہیں جو جنت کے نور کے ہوتے ہیں' ایک اس کے سرہانے کی طرف' اور ایک اس کے دونوں پاؤں کی طرف' وہ قیامت کے دن تک' اس شخص کے لئے روشنی کرتے ہیں' پھر فرشتے اس شخص کو دائیں پہلو کے بل لٹا دیتے ہیں کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا ہے' پھر جنت کی یاسمین لائی جاتی ہے' پھر فرشتے اسے چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں اور وہ شخص اور قرآن (قبر میں) باقی رہ جاتے ہیں' تو قرآن اس یاسمین کو لیتا ہے' اور اس شخص کی ناک پر رکھتا ہے' تو وہ شخص قیامت کے دن تک اسے سونگھتا رہے گا' پھر قرآن اس کے اہل خانہ کے پاس واپس جاتا ہے' اور روزانہ ان لوگوں کی خبریں دیتا ہے' قرآن اس شخص اتنا خیال رکھتا ہے' جس طرح کوئی مہربان باپ' اپنی اولاد کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھتا ہے' اگر اس میت کی اولاد میں سے کوئی قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے' تو قرآن اس میت کو خوشخبری سناتا ہے' اور اگر اس کے بعد' اس کے پسماندگان برے ہوں' تو پھر وہ اُن کے بہتری' اور نیکی کے لیے دعا کرتا ہے' (راوی کہتے ہیں:) یا جس طرح بھی انہوں نے ذکر کیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کا ثواب آتا ہے' جیسا کہ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: لقمہ' قیامت کے دن اُحد پہاڑ کی مانند ہو کر آئے گا' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا ثواب آئے گا...... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایسا راوی بھی ہے' جس کی حالت کا پتہ نہیں ہے' اور اس کے متن میں انتہائی غرابت پائی جاتی

Marfat.com

ہے' بلکہ اس کا منکر ہونا ظاہر ہے' عقیلی اور دیگر حضرات نے اس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے' ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے اسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اُن پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

932 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَاتَ لَیْلَة فِیْ خفَّة من الطَّعَام وَالشرَاب یُصَلِّی تراکضت حوله الْحور الْعین حَتّٰی یصبح . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھانے پینے کے حوالے سے ہلکا ہو کر رات بسر کرتا ہے' اور نماز ادا کرتا رہتا ہے' تو صبح ہونے تک حورعین اس کے گرد رہتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

933 - وَعَنْ عَمرو بن عَنْبَسَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ أقرب مَا یکون الرب من الْعَبْد فِیْ جوف اللَّیْل الْاٰخر فَاِن اسْتَطَعْت اَن تکون مِمَّن یذکر اللّٰه فِیْ تِلْكَ السَّاعَة فَکُن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب' اُس وقت ہوتا ہے' جب وہ نصف رات کے وقت (عبادت کرے) تو اگر تم سے ہو سکے' تو تم بھی ان لوگوں میں ہو جاؤ' جو اُس گھڑی میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

934 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خیب اللّٰه امْرأ قَامَ فِیْ جوف اللَّیْل فَافْتتحَ سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْ اِسْنَاده بَقِیَّة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو رسوائی کا شکار نہیں کرتا' جو نصف رات کے وقت کھڑا ہو کر' سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ''بقیہ'' ہے۔

935 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة یُحِبهُمْ اللّٰه ویضحك اِلَیْهِمْ ویستبشر بهم الَّذِیْ اِذا انکشفت فِئَة قَاتل وَرَاءَ هَا بِنَفسِهٖ لله عَزَّ وَجَلَّ فَاِمَّا اَن یقتل وَاِمَّا اَن ینصره اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ویکفیه فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عَبدِی هٰذَا کَیفَ صَبر لی بِنَفسِهٖ وَالَّذِیْ لَهٗ امْرَاَة حَسَنَة وفراش لین حسن فَیَقُوْمُ من اللَّیْل فَیَقُوْلُ یذر شَهْوَته ویذکرنی وَلَوْ شَاءَ رقد وَالَّذِیْ اِذا کَانَ فِیْ سفر وَکَانَ مَعَه رکب فسهروا ثُمَّ هجعوا فَقَامَ من السحر فِیْ ضراء وسراء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حسن

Marfat.com

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اوران کی طرف مسکراتا ہے' اورانہیں خوشخبری دیتا ہے' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے' جنگ کے موقع پر اپنی جان لڑائی کے لئے پیش کرتا ہے' تو یا تو شہید ہو جاتا ہے' یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے' اوراس کے لئے کفایت کر جاتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کو دیکھو! کہ کیسے اس نے میرے لئے اپنی ذات کے حوالے سے صبر کیا ہے؟ ایک وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہو اور نرم بچھونا ہو اور وہ رات کو اٹھ کر (نوافل ادا کرے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اپنی خواہش نفس کو چھوڑ دیا ہے' اور میرا ذکر کیا ہے' اگر یہ چاہتا تو یہ سویا رہتا' اورایک وہ شخص' جو سفر میں جا رہا ہو' اوراس کے ساتھ اورلوگ بھی ہوں اور وہ لوگ رات بھر سفر کرنے کے بعد سو جائیں اور یہ شخص تنگی اور پریشانی' ہر حال میں' اُٹھ کر نوافل ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

936 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عجب رَبنَا تَعَالٰى من رجلَيْنِ رجل ثار عَن وطائه ولحافه من بَيْن اَهله وحبه اِلٰى صَلَاته فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی ثار عَن فرَاشه ووطائه من بَيْن حبه وَاَهله اِلٰى صَلَاته رَغْبَة فِيمَا عِنْدِی وشفقة مِمَّا عِنْدِی وَرجل غزا فِي سَبِيل اللّٰه وَانْهزَمَ اَصْحَابه وَعلم مَا عَلَيْهِ فِي الانهزام وَمَا لَهٗ فِي الرُّجُوْع فَرجع حَتّٰى يهريق دَمه فَيَقُوْلُ اللّٰه انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی رَجَعَ رَجَاء فِيمَا عِنْدِی وشفقة مِمَّا عِنْدِی حَتّٰى يهريق دَمه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفظه:

اِن اللّٰه ليضحك اِلٰى رجلَيْنِ رجل قَامَ فِي لَيْلَة بَارِدَة من فرَاشه ولحافه ودثاره فَتَوَضَّأ ثُمَّ قَامَ اِلٰى الصَّلَاة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لمَلَائِكَته مَا حمل عَبدِی هٰذَا على مَا صنع فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا رَجَاء مَا عنْدك وشفقة مِمَّا عنْدك فَيَقُوْلُ فَاِنِّي قد اَعْطيته مَا رجا وآمنته مِمَّا يخَاف - وَذكر بَقِيَّته

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار' دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے' ایک وہ شخص' جو اپنے بستر' لحاف اوراہلیہ کو چھوڑ دیتا ہے' اوراُٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جس نے اپنے بستر اور بچھونے کو چھوڑ دیا ہے' اپنی بیوی سے الگ ہو کر نماز کی طرف آ گیا ہے' یہ اس چیز کی رغبت رکھتا ہے' جو میرے پاس ہے' اوراس چیز سے ڈرتا ہے' جو میرے پاس ہے' اورایک وہ شخص' جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں' وہ یہ جانتا ہے کہ پسپائی کی صورت میں' اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا' اوراسے (میدان جنگ کی طرف) واپس نہیں جانا چاہیے' لیکن وہ واپس جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو! کہ یہ (میدان جنگ کی طرف) اس لئے واپس آیا ہے' کیونکہ یہ اس چیز کی امید رکھتا ہے' جو میرے پاس ہے' اوراس چیز سے ڈرتا ہے' جو میرے پاس ہے' یہاں تک کہ اس کے خون کو بہا دیا گیا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے

Marfat.com

حسن سند کے ساتھ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے' ایک وہ شخص' جو سرد رات میں' اپنے بستر' لحاف اور اوڑھنے والی چیز کو چھوڑ کر اُٹھتا ہے' اور نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے جو یہ کام کیا ہے' اس نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! اس نے اس چیز کی امید رکھی ہے' جو تیرے پاس ہے' اور یہ اس چیز سے ڈرا ہے' جو تیری طرف سے آ سکتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے جس کی امید رکھی' میں اس کو وہ دیتا ہوں' اور جس چیز کا اسے خوف ہے' اس کے حوالے سے' میں اسے امن دیتا ہوں''۔

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے۔

937 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرجل من أمتِيْ يَقُوْمُ من اللَّيْل يعالج نَفسه اِلَى الطّهُور وَعَلَيهِ عقد فَاِذَا وضأ يَدَيْهِ انْحَلّت عقدَة وَاِذَا وضأ وَجهه انْحَلّت عقدَة وَاِذَا مسح رَأسه انْحَلّت عقدَة وَاِذَا وضأ رجلَيْهِ انْحَلّت عقدَة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للَّذِيْنَ وَرَاء الْحجاب انْظُرُوْا اِلَى عَبدِي هٰذَا يعالج نَفسه يسألني مَا سَألَني عَبدِي هٰذَا فَهُوَ لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک شخص رات کے وقت اُٹھ کر' طہارت کے حصول کے لئے جاتا ہے' حالانکہ اس پر گرہیں ہوتی ہیں' جب وہ وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ پاؤں دھوتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حجاب کے دوسری طرف موجود اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جو اپنے آپ کے ساتھ یہ کام کر رہا ہے' میرا یہ بندہ مجھ سے جو چیز بھی مانگے گا' وہ اس کو ملے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

938 - وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه اِنَّهُ مَكْتُوْب فِي التَّوْرَاة لقد أعد اللّٰه للَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوبهم عَن الْمضَاجِع مَا لم تَرَ عين وَلَمْ تسمع أذن وَلَمْ يخْطر على قلب بشر وَلَا يُعلمهُ ملك مقرب وَلَا نَبِي مُرْسل قَالَ وَنَحْنُ نقرؤها (فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُم من قُرَّة أعين) السَّجْدَة الْاٰيَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ . قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ عُبَيْدَة لم يسمع من عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَقِيْلَ سمع

❀❀ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تورات'' میں یہ تحریر ہے:

''وہ لوگ' جو اپنے پہلوؤں کو بستروں سے الگ رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں' کسی کان نے' ان کے بارے میں سنا نہیں ہے' کسی انسان کے دل میں' ان کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا' اور کسی مقرب فرشتے یا کسی مرسل نبی کو (اس کا علم نہیں ہے' یا اس نے اس کے بارے میں بتایا نہیں ہے)

Marfat.com

انہوں نے یہ بتایا: ہم یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے' کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے؟''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہوں نے سماع کیا ہے۔

939 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تدع قیام اللَّیْل فَاِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدعه وَکَانَ اِذا مرض اَوْ کسل صلی قَاعِدا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم رات کا قیام ترک نہ کرنا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے' یا تھکاوٹ کی وجہ سے (نوافل ادا نہیں کر سکتے تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (نفل) نماز ادا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

940 - وَعَنْ طَارِق بن شهَاب اَنه بَات عِنْد سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لینْظر مَا اجْتِهَاده قَالَ فَقَامَ یُصَلِّی من آخر اللَّیْل فَکَاَنَّهُ لم یر الَّذِیْ کَانَ یظنّ فَذکر ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا علی هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَاِنَّهُنَّ کَفَّارَات لهٰذِهِ الْجراحَات مَا لم تصب المقتلة فَاِذَا صلی النَّاس الْعشَاء صدرُوْا عَن ثَلَاث مَنَازِل مِنْهُم من عَلَیْهِ وَلَا لَهٗ وَمِنْهُم من لَهٗ وَلَا عَلَیْهِ وَمِنْهُم من لَا لَهٗ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل اغتنم ظلمَة اللَّیْل وغفلة النَّاس فَرکب فرسه فِی الْمعاصِی فَذٰلِكَ عَلَیْهِ وَلَا لَهٗ وَمن لَهٗ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل اغتنم ظلمَة اللَّیْل وغفلة النَّاس فَقَامَ یُصَلِّی فَذٰلِكَ لَهٗ وَلَا عَلَیْهِ وَمن لَا لَهٗ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل صلی ثُمَّ نَام فَلَا لَهٗ وَلَا عَلَیْهِ اِیاك والحقحقة وَعَلَیْكَ بِالْقَصْدِ وداومه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَفعه جمَاعَة

الْحَقْحَقَةُ بحاء ین مهملتین مفتوحتین وقافین الْاَوْلٰی سَاکِنة وَالثَّانِیَة مَفْتُوحَة هُوَ اَشد السّیر وَقِیْلَ هُوَ اَن یجْتَهد فِی السّیر ویلح فِیْهِ حَتّٰی تعطب رَاحِلَته اَوْ تقف وَقِیْلَ غیر ذٰلِكَ

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ رات کے وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرے' تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ رات کو کتنی عبادت کرتے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے' یوں لگا کہ جیسے انہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ طارق بن شہاب کیا سوچ رہے ہیں؟ بعد میں طارق نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان پانچ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرو' یہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جبکہ تم نے قتل کا جرم نہ کیا ہو' جب لوگ عشاء کی نماز ادا کر لیتے ہیں' تو ان کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں' کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے ذمہ گناہ ہوتا ہے' ان کے حق میں کوئی چیز نہیں ہوتی' کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے حق میں ہوتی ہے' اور ان کے خلاف نہیں

Marfat.com

ہوتی' اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے نہ حق میں کچھ ہوتا ہے' اور نہ ان کے خلاف کچھ ہوتا ہے۔

ایک شخص جورات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے' اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' اور وہ معاصی کے بارے میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاتا ہے' اس شخص کو گناہ ہوتا ہے' اس شخص کو کچھ ملے گا نہیں' ایک وہ شخص ہے' جسے کچھ ملے گا اور اسے گناہ نہیں ہوگا' یہ وہ شخص ہے' جورات کی تاریکیوں میں' لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' اور اس وقت نماز ادا کرتا ہے' تو اس شخص کو نیکی ملے گی اور اس کو کوئی گناہ نہیں ملے گا' اور ایک وہ شخص ہے' جسے نہ کوئی نیکی ملے گی' اور نہ کوئی گناہ ملے گا' یہ وہ شخص ہے' جو نماز ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے' تو اسے مزید کوئی ثواب بھی نہیں ملے گا اور اسے کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا' تو تم پر لازم ہے' کہ تم انتہاء پسندی سے بچو! اور میانہ روی اختیار کرو اور باقاعدگی سے ایسا کرو!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایک جماعت نے' اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

متن کے الفاظ ''الحقحقہ'' میں دو' دو مرتبہ 'ح' ہے' اور 'ق' ہے' اس سے مراد چلتے ہوئے تیزی سے چلنا ہے' اور ایک قول کے مطابق' اس سے مراد یہ ہے: آدمی چلتے ہوئے بھرپور کوشش کرے' یا سفر کرتے ہوئے اتنی تیزی دکھائے کہ اپنی سواری کو تھکا دے' یا اُسے ٹھہرنے پر مجبور کر دے' ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم کچھ اور ہے۔

941 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لنا لَيْسَ فِي الدُّنْيَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ الرجل يغبط الرجل اَن يُعْطِيهِ اللّٰه المَال الْكثير فينفق مِنْهُ فيكثر النَّفَقَة يَقُوْلُ الْاخر لَو كَانَ لِيْ مَال لأنفقت مثل مَا ينْفق هٰذَا وَأحسن فَهُوَ يحسده وَرجل يقْرَأ الْقُرْآن فَيقُوْمُ اللَّيْل وَعِنْده رجل اِلَى جنبه لَا يعلم الْقُرَان فَهُوَ يحسده على قِيَامه وَعلى مَا علمه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْقُرْآن فَيَقُوْلُ لَو عَلمنِيْ اللّٰه مثل هٰذَا لقمت مثل مَا يَقُوْمُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيْ سَنَده لين

الْحَسَد يُطلق وَيُرَاد بِهِ تمني زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام بِالِاتِّفَاقِ وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمني حَالَة كحالة المغبط من غير تمني زَوَالهَا عَنهُ وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ وَفِيْ نَظَائِره فَإِن كَانَت الْحَالة الَّتِيْ عَلَيْهَا المغبط محمودة فَهُوَ تمن مَحْمُود وَإِن كَانَت مذمومة فَهُوَ تمن مَذْمُوم يَأْثَم عَلَيْهِ المتمني

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ فرماتے تھے: دنیا میں' دو لوگوں پر رشک کیا جا سکتا ہے' آدمی کسی ایسے شخص پر رشک کر سکتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال دیا ہو' اور وہ اس میں سے خرچ کرتا ہو' اور بکثرت خرچ کرتا ہو' تو آدمی یہ سوچے کہ کاش میرے پاس بھی اتنا مال ہوتا' تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا' جس طرح یہ شخص خرچ کرتا ہے' تو اس طرح وہ آدمی اُس شخص پر رشک کر سکتا ہے' اور ایک وہ شخص' جو قرآن پڑھتا ہے' اور رات کو اس کی تلاوت کرتا ہے' اس کے پاس اس کے پہلو میں' ایک ایسا شخص موجود ہوتا ہے' جو قرآن کا علم نہیں رکھتا' تو وہ اس پر رشک کرتا ہے کہ یہ نوافل ادا کر رہا ہے' اور اس پر رشک کرتا ہے' کہ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہے' تو وہ یہ سوچتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی' اس طرح علم

Marfat.com

عطا کیا ہوتا' تو میں بھی اسی طرح نوافل ادا کرتا' جس طرح یہ شخص ادا کر رہا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند کمزور ہے۔

''حسد'' کا اطلاق اور مفہوم یہ ہے کہ جس سے حسد کیا جا رہا ہے' اس سے نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے' یہ چیز بالاتفاق حرام ہے' بعض اوقات اس لفظ کا اطلاق اور مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ''رشک'' کیا جائے' اس سے مراد یہ ہے کہ جس پر رشک کیا جا رہا ہے' اس کے جیسی حالت حاصل کرنے کی خواہش کی جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ یہ خوبی دوسرے شخص سے زائل ہو جائے' اس حدیث میں یہی (یعنی رشک) مراد ہے' اس کی مثالیں بہت سی ہیں' اگر وہ حالت' جس پر رشک کیا جا رہا ہے' وہ لائق تعریف ہو' تو یہ آرزو بھی لائق تعریف ہوگی' اور اگر وہ حالت قابل مذمت ہوگی' تو پھر یہ آرزو بھی' قابل مذمت ہوگی اور آرزو کرنے والے شخص کو اس کے حوالے سے گناہ ہوگا۔

942 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ الله مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے' ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو' اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ رات دن اس میں سے خرچ کرتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

943 - وَعَنْ يَزِيْد بن الْاَخْنَس وَكَانَت لَهٗ صُحْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تنافس اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل أعطَاهُ اللّٰه قُرْآنًا فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاء اللَّيْل وَالنَّهَار فَيَقُوْلُ رجل لَو اَن اللّٰه اَعْطَانِيْ مَا اُعْطى فلَانا فأقوم بِهٖ كَمَا يَقُوْمُ وَرجل أعطَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ ينْفق مِنْهُ وَيتَصَدَّق فَيَقُوْلُ رجل مثل ذٰلِك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد نَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم صرف دو آدمیوں پر رشک کرو! ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو' اور وہ رات دن' اُس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' تو آدمی یہ کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ چیز عطا کر دیتا' جو فلاں کو عطا کی ہے' تو میں بھی اس کے ساتھ' اُسی طرح مصروف رہتا' جس طرح وہ مصروف رہتا ہے' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ اس میں سے خرچ کرتا ہو اور صدقہ کرتا ہو' تو آدمی یہ کہے (اس کے بعد اُس کی مانند کلمات ہیں' یعنی اس پر رشک کا اظہار کرے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی مشہور اور ثقہ ہیں' اسے امام ابو یعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی مانند نقل کیا ہے' جو عمدہ سند کے ساتھ منقول ہے۔

Marfat.com

944 - وَعَنْ فضالة بن عبيد وَتَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَأَ عشر آيَات فِيْ لَيْلَة كتب لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ رَبك عَزَّ وَجَلَّ اقْرَأ وارق بِكُل آيَة دَرَجَة حَتّٰى يَنْتَهِي اِلٰى آخر آيَة مَعَه يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للعَبد اقبض فَيَقُوْلُ الْعَبْد بِيَدِهٖ يَا رب اَنْت أَعْلَمُ يَقُوْلُ بِهٰذِهِ الْخلد وبهذه النَّعِيْمِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَفِيْهِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الشاميين وَرِوَايَته عَنْهُم مَقْبُولَة عِند الْاَكْثَرين

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت' دس آیات کی تلاوت کرلے گا' تو اس کے لئے ایک ''قنطار'' کا ثواب نوٹ کیا جائے گا' اور ایک ''قنطار'' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جب قیامت کا دن ہوگا' تو تمہارا پروردگار فرمائے گا: تم تلاوت کرو! اور ہر ایک آیت کے عوض میں' ایک درجہ پر چڑھتے جاؤ' یہاں تک کہ آدمی کو جو آخری آیت آتی ہوگی' وہاں تک آدمی چلا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: قبضے (یعنی مٹھی) میں لو! تو بندہ اپنے ہاتھ کے ذریعے عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو زیادہ بہتر جانتا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ خلد ہے' اور یہ نعمتیں ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' جس نے اہل شام سے روایات نقل کی ہیں' اس کی اہل شام سے روایات' اکثر محدثین کے نزدیک مقبول ہیں۔

945 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن قَامَ بِعشر آيَات لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَامَ بِمِائَة آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَامَ بِأَلف آيَة كتب من المقنطرين

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اَبِيْ سَرِيَّة عَنْ اَبِيْ حجيرة عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِنِّيْ لَا أعرف اَبَا سَرِيَّة بعدالة وَلَا جرح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْق اَيْضًا اِلَّا انه قَالَ: وَمَنْ قَامَ بِمِائَتي آيَة كتب من المقنطرين

قَوْلِهٖ من المقنطرين اَی مِمَّن كتب لَهُ قِنْطَار من الْأجر

قَالَ الْحَافِظ من سُوْرَة تبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْملك اِلٰى آخر الْقُرْآن ألف آيَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نوافل میں' دس آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام غافل لوگوں میں نوٹ نہیں کیا جائے گا' جو ایک سو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام ''قانتین'' میں نوٹ کیا جائے گا اور جو ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے گا اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابوسریہ کی ابوحجیرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو' تو میں ابوسریہ

Marfat.com

کے بارے میں' کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسی حوالے سے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص نوافل میں دوسوآیات کی تلاوت کرے گا'اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کیا جائے گا''۔

متن کے الفاظ''مقنطرین'' سے مراد وہ شخص ہے' جس کے نامہ اعمال میں اجر کا ایک ''قنطار'' نوٹ کیا جائے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: سورۂ ملک سے' قرآن کے آخر تک' ایک ہزار آیات ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ القنطار اثنا عشر ألف أُوقِيَّة الْأُوقِيَّة خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک ''قنطار'' بارہ ہزار''اوقیہ'' کا ہوتا ہے' اور ایک ''اوقیہ'' اُن سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

947 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آيَات فِیْ لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ مائَة آيَة كتب لَهُ قنوت لَيْلَة وَمَنْ قَرَاَ مِائَتی آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَرَاَ اَرْبَعمِائَة آيَة كتب من العابدين وَمَنْ قَرَاَ خَمسمِائَة آيَة كتب من الحافظين وَمَنْ قَرَاَ سِتمِائَة آيَة كتب من الخاشعين وَمَنْ قَرَاَ ثَمَانمِائَة آيَة كتب من المخبتين وَمَنْ قَرَاَ ألف آيَة أصبح لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار ألف وَمِائَتَا أُوقِيَّة وَالْأُوقِية خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض اَوْ قَالَ خير مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس وَمَنْ قَرَاَ ألفی آيَة كَانَ من الموجبين -رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

الْمُوجب الَّذِیْ اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ الْجَنَّة وَيُطلق اَيْضًا على من اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ النَّار

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایک رات میں' دس آیات کی تلاوت کرتا ہے'اس کا نام غافل لوگوں میں نوٹ نہیں کیا جاتا' جو شخص ایک سوآیات کی تلاوت کرتا ہے'اس کا نام ایک رات کے قنوت (یعنی نوافل ادا کرنے والے شخص) کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' جو شخص دوسوآیات کی تلاوت کرتا ہے'اس کا شمار''قانتین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص چارسوآیات کی تلاوت کرتا ہے'اس کا شمار''عابدین'' میں کیا جاتا ہے جو شخص پانچ سوآیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار''حافظین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص چھ سوآیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار''خاشعین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص آٹھ سوآیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار''مخبتین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کے لئے ایک ''قنطار'' ہوتا ہے' اور ایک ''قنطار'' بارہ سو''اوقیہ'' کا ہوتا ہے' اور ایک ''اوقیہ'' اُن سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جن پر سورج طلوع ہوتا ہے' اور جو شخص دو ہزار آیات کی تلاوت کر لے' تو اس کا شمار''واجب کرنے والوں'' میں

Marfat.com

ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں:)''واجب کرنے والی چیز'' سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کرے' جو اس کے لئے جنت کو واجب کر دے' بعض اوقات اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر بھی ہوتا ہے' جو کوئی ایسا کام کرتا ہے' جو اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے۔

948 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حافظ على هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَات المكتوبات لم يكن من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَيْلَة مائَة آيَة لم يكْتب من الغافلين اَوْ كتب من القانتين . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَلَفْظِهٖ وَهُوَ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة اَيْضًا قَالَ: من صلى فِیْ لَيْلَة بِمِائَة آيَة لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ صلى فِیْ لَيْلَة بِمِائَتی آيَة كتب من القانتين المخلصين

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُّسْلِمٍ -وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ فِيْهَا عَلٰى شَرْطِ مُّسْلِمٍ اَيْضًا: من قَرَاَ عشر آيَات فِیْ لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص فرض نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ''غافلین'' میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات کی تلاوت کر لے گا' اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شمار قانتین میں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ اُنہی کے ہیں' امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ایک رات میں' ایک سو آیات کی تلاوت نماز میں کرے گا' اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا' اور جو شخص ایک رات میں' نماز میں' دو سو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا شمار''قانتین مخلصین'' میں ہوگا''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم کی ایک اور روایت' جس کے بارے میں' انہوں نے یہ کہا ہے: وہ بھی امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے (اُس روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

''جو شخص ایک رات میں' دس آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا''۔

12 - اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ صَلَاةِ الْاِنْسَانِ وَقِرَاءَتِهٖ حَالَ النُّعَاسِ

باب: اونگھ کے عالم میں' آدمی کے نماز ادا کرنے' یا تلاوت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

949 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیُّ وَلَفْظِهٖ: اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ

Marfat.com

يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ فَلَعَلَّهُ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے سو جانا چاہیے' جب تک اس کی نیند ختم نہیں ہو جاتی ' کیونکہ بعض اوقات' (یہ ممکن ہے) جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے اونگھ رہا ہو' تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے دعائے مغفرت کر رہا ہو' لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے' کیونکہ ہو سکتا ہے' وہ اپنے خلاف دعا کر رہا ہو' اور اُسے اِس بات کا پتہ بھی نہ ہو''۔

950 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا نعس اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فلينم حَتّٰى يعلم مَا يَقْرَؤُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ اِلَّا انه قَالَ اِذا نعس اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاته فلينصرف و ليرقد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگے' تو اسے سو جانا چاہیے' جب تک وہ (اتنے ہوش میں نہیں ہوتا) کہ اسے یہ پتہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر کے سو جانا چاہیے''۔

951 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ من اللَّيْل فاستعجم الْقُرْآن على لِسَانه فَلَمْ يدر مَا يَقُوْلُ فليضطجع

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰى

حدیث950: صحیح البخاری - کتاب الوضوء' باب الوضوء من النوم - حدیث:208صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب أمر من نعس فی صلاته - حدیث:1349مستخرج أبی عوانة - باب فی الصلاة بین الأذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیره' بیان إیجاب النوم والاضطجاع إذا نعس المصلی فی صلاته إذا استعجم - حدیث:1774موطأ مالك - کتاب صلاة اللیل' باب ما جاء فی صلاة اللیل - حدیث:259سنن أبی داود - کتاب الصلاة' أبواب قیام اللیل - باب النعاس فی الصلاة' حدیث:1128سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی المصلی إذا نعس - حدیث:1366السنن للنسائی - کتاب الغسل والتیمم' باب الأمر بالوضوء من النوم - حدیث: 441مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاة' باب الرجل یلتبس علیه القرآن فی الصلاة - حدیث:4083السنن الکبرٰی للنسائی - ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' النعاس - حدیث: 151السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من نعس فی صلاته فلیرقد حتی یذهب عنه النوم' حدیث:4389مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه - حدیث: 11762مسند الحمیدی - أحادیث عائشة أم المؤمنین رضی الله عنها عن رسول الله صلی' حدیث: 180مسند أبی یعلی الموصلی - أبو قلابة عبد الله بن زید الجرمی' حدیث:2734

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص رات کے وقت کھڑا ہوا اور قرآن پڑھتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑانے لگے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من نوم الْإِنْسَان إِلَى الصَّباح وَترك قيام شَيْءٍ من اللَّيْل

آدمی کے صبح تک سوئے رہنے اور رات کے وقت نوافل کو مطلق طور پر ترک کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات

952 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل نَام لَيْلَة حَتّٰى أصبح قَالَ ذَاك رجل بَال الشَّيْطَان فِيْ أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِيْ أُذُنه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ فِيْ أُذُنَيْهِ على التَّثْنِيَة من غير شكّ وَرَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ: فِيْ أُذُنه- على الْإِفْرَاد من غير شكّ وَزَاد فِيْ آخِره: قَالَ الْحسن إِن بَوْله وَاللّٰه ثقيل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا' جو صبح ہونے تک ساری رات سویا رہتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسا شخص ہے' جس کے کانوں میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے اس میں لفظ ''کانوں'' نقل کیا ہے' یعنی تثنیہ کا صیغہ نقل کیا ہے اور کسی شک کے بغیر کیا ہے' یہی روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے لفظ ''کان'' یعنی مفرد نقل کیا ہے اور یہ بھی کسی شک کے بغیر کیا ہے' اور انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: شیطان کا پیشاب' اللہ کی قسم! بوجھل ہوتا ہے۔

953 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط حَدِيْث ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا أَرَادَ الْعَبْد الصَّلَاة من اللَّيْل أَتَاهُ ملك فَقَالَ لَهُ قُم فَقَدْ أَصبحت فصل وَاذْكُر رَبك فيأتيه الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ عَلَيْك ليل طَوِيل وسوف تقوم فَإِن قَامَ فصلى أصبح نشيطا خَفِيف الْجِسْم قرير الْعين وَإِن هُوَ أطَاع الشَّيْطَان حَتّٰى أصبح بَال فِيْ أُذُنه

❀❀ امام طبرانی نے' معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ حدیث نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب بندہ رات کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے' اور اس سے کہتا ہے: اُٹھو! صبح ہونے والی ہے' تم نماز ادا کرو اور تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو! اور ایک شیطان اُس کے پاس آتا ہے' اور کہتا ہے: ابھی رات بہت لمبی

Marfat.com

ہے' تم تھوڑی دیر بعد اُٹھ جانا' اگر وہ شخص اٹھ کر نماز ادا کرلے' تو صبح کے وقت وہ تازہ دم اور ہلکا پھلکا ہوتا ہے' اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور اگر وہ شیطان کی پیروی کرے' تو وہ ایسے عالم میں صبح کرتا ہے کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہوتا ہے''۔

954 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد اللّٰه لَا تكن مثل فلَان كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْل فَترك قيام اللَّيْل

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَغَيرهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا: اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا' جو پہلے رات کو نوافل ادا کیا کرتا تھا' اور پھر اس نے رات کے نوافل ترک کر دیے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

955 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعْقد الشَّيْطَان على قَافِيَة رَأس اَحَدُكُمْ اِذا هُوَ نَام ثَلَاث عقد يضْرب على كل عقدَة عَلَيْك ليل طَوِيل فارقد فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر اللّٰه انْحَلَّت عقدَة فَإِن تَوَضَّأ انْحَلَّت عقدَة فَإِن صلى انْحَلَّت عقدَة فَأصْبح نشيطا طيب النَّفس وَإِلَّا أصبح خَبِيث النَّفس كسلان . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: فَيُصْبِح نشيطا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا وَإِن لم يفعل أصبح كسلان خَبِيث النَّفس لم يصب خيرا – وَتقدم فِي الْبَاب قبله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان کسی شخص کی گردن پر گرہ لگاتا ہے' جب آدمی سونے لگتا ہے' وہ تین گرہیں لگاتا ہے' اور ہر گرہ لگاتے ہوئے کہتا ہے: رات بڑی لمبی ہے' تم سوئے رہو! اگر آدمی بیدار ہو کر' اللہ کا ذکر کرے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' اگر آدمی وضو کرے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اور اگر نماز ادا کرے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اور آدمی صبح کے وقت تازہ دم' خوش مزاج ہوتا ہے' ورنہ آدمی کا مزاج بھی خراب ہوتا ہے' اور وہ سست ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اُن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی صبح کے وقت تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب ہوتی ہے' اور اگر اس نے ایسا نہ کیا ہو' تو صبح کے وقت وہ کاہل ہوتا ہے' اور اس کا مزاج خراب ہوتا ہے' اور اسے بھلائی حاصل نہیں ہوتی''۔

یہ روایت اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے۔

956 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت أم سُلَيْمَان بن دَاوُد لِسُلَيْمَان يَا بنی لَا تكْثر النّوم بِاللَّيْلِ فَإِن كَثْرَة النّوم بِاللَّيْلِ تتْرك الرجل فَقِيرا يَوْم الْقِيَامَة

Marfat.com

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا' کیونکہ رات کے وقت زیادہ سونا' آدمی کو قیامت کے دن فقیر بنا دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال ہے۔

957 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَيضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسلِم ذكر وَلَا اُنثى ينَام اِلَّا وَعَلَيهِ جرير مَعقُود فَاِن هُوَ تَوَضَّأَ وَقَامَ اِلَى الصَّلَاة أصبح نشيطا قد أصَاب خيرا وَقد انحلت عقده كلهَا وَاِن اسْتَيْقَظَ وَلَم يذكر اللّٰه أصبح وعقده عَلَيهِ وَأصبح ثقيلا كسلان وَلَم يصب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيهمَا وَاللَّفظ لِابنِ حبَان وَتقدم لفظ ابْن خُزَيمَة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان مرد یا عورت سو جائے' تو اس پر گرہ لگی ہوئی رسی لگا دی جاتی ہے' اگر وہ اُٹھ کر وضو کرے اور نماز کی طرف جائے' تو صبح کے وقت وہ تازہ دم ہوتا ہے' اُسے بھلائی نصیب ہوئی ہوتی ہے' اور اس کی تمام گرہیں کھل چکی ہوتی ہیں' اور اگر وہ بیدار ہونے کے بعد اللہ کا ذکر نہ کرے' تو صبح کے وقت اس پر گرہ موجود ہوتی ہے' اور وہ بوجھل اور سست ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ الفاظ' اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔

958 - وَعَن اَبِي هُرَيرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه يبغض كل جعظري جواظ صخاب فِي الاَسوَاق جيفة بِاللَّيلِ حمَار بِالنَّهَارِ عَالم بِاَمر الدُّنيَا جَاهِل بِاَمر الاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه والأصبهاني وَقَالَ اَهلِ اللُّغَة الجعظري الشَّدِيد الغليظ والجواظ الأكول والصخاب الصياح انْتهى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر سخت مزاج' زیادہ کھانے پینے والے' بازاروں میں چیخ' چیخ کر بولنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو رات کے وقت مردار کی طرح پڑے ہوتے ہیں' جو دن کے وقت گدھے کی طرح ہوتے ہیں' جو دنیا سے متعلق امور سے واقف ہوتے ہیں' اور آخرت سے متعلق امور سے ناواقف ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس کو اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

اہل لغت کہتے ہیں: ''جعظری'' سے مراد شدت پسند اور سخت مزاج ہے' لفظ ''جواظ'' سے مراد زیادہ کھانے پینے والا ہے' لفظ ''صخاب'' سے مراد چیخ' چیخ کر بولنے والا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

Marfat.com

التَّرْغِیْب فِیْ آیَات وأذکار یَقُوْلهَا اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَی

باب: چند آیات اوراذ کار سے متعلق ترغیبی روایات، جنہیں آدمی صبح اور شام کے وقت پڑھے گا

959 - عَن معَاذ بن عبد اللّٰه بن خبیب عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ خرجنَا فِیْ لَیْلَة مطر وظلمة شَدِیْدَة نطلب رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّی بنَا فادرکناه فَقَالَ قل فَلَمْ أقل شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قل فَلَمْ أقل شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قل قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَقُوْل قَالَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد والمعوذتین حِیْن تصبح وَحین تمسی ثَلَاث مَرَّات تکفیك من کل شَیْءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حسن صَحِیْح غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ مُسْنَدًا ومرسلا

❀❀ معاذ بن عبداللہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک رات جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی شدید تھی ہم نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں ہم آپ ﷺ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھو تم صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی انہیں تین مرتبہ پڑھو یہ ہر چیز کے حوالے سے تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے امام نسائی نے یہ روایت مسند اور مرسل دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

960 - وَعَنْ معقل بن یسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یصبح ثَلَاث مَرَّات أعوذ بِاللّٰهِ السَّمِیْع الْعَلِیم من الشَّیْطَان الرَّجِیم وَقَرَأ ثَلَاث آیَات من آخر سُوْرَة الْحَشْر وکل اللّٰه بِهٖ سَبْعِیْنَ ألف ملك یصلونَ عَلَیْهِ حَتّٰی یُمْسِی وَان مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْم مَاتَ شَهِیدا وَمَنْ قَالَهَا حِیْن یُمْسِی کَانَ بِتِلْكَ الْمنزلَة

- رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ خَالِدِ بْن طهْمَان وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ بعض النّسخ حسن غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں''

اس کے بعد آدمی سورۂ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو شہید ہونے کے طور پر مرے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا تو یہ اس کی مانند ہوگا (یعنی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

یہ روایت امام ترمذی نے خالد بن طہمان سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے بعض

Marfat.com

نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

961 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ حِيْن يصبح فسبحان اللّٰه حِيْن تمسون وَحين تُصبحُونَ وَله الْحَمد فِي السَّمَوَات وَالْاَرْض وعشيا وَحين تظْهرُوْنَ يخرج الْحَيّ من الْمَيِّت وَيخرج الْمَيِّت من الْحَيّ ويحيي الْاَرْض بعد مَوتهَا وَكَذٰلِكَ تخرجُونَ الروم أدْرك مَا فَاتَهُ فِي يَوْمه ذٰلِكَ وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِي أدْرك مَا فَاتَهُ فِيْ ليلته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَتكلم فِيْهِ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس وقت جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو' اور ہر طرح کی حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' آسمانوں میں اور زمین میں' رات کے وقت بھی' اور جب تم دوپہر کرتے ہو' اس وقت بھی' وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے' اور وہ مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے' اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد' وہ اسے زندگی دیتا ہے' اسی طرح تمہیں بھی نکالا جائے گا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کا' اُس دن' جو بھی نفلی عمل رہ گیا ہو' وہ آدمی اس تک پہنچ جاتا ہے' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' اس کا اس رات میں' جو بھی نفلی عمل رہ گیا ہو' وہ شخص اس کے اجر و ثواب تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

962 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سيد الاسْتِغْفَار اللّٰهُمَّ اَنْت رَبِّي لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت خلقتني وَاَنا عَبدك وَاَنا على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت أعوذ بك من شَرّ مَا صنعت اَبُوء لَك بنعمتك عَلَيّ وأبوء بذنبي فَاغْفِر لي اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت من قَالَهَا موقنا بهَا حِيْن يُمْسِي فَمَاتَ من ليلته دخل الْجَنَّة وَمَنْ قَالَهَا موقنا بهَا حَتّٰى يصبح فَمَاتَ من يَوْمه دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده: لَا يَقُوْلهَا اَحَد حِيْن يُمْسِي فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يصبح اِلَّا وَجبت لَهُ الْجَنَّة وَلَا يَقُوْلهَا حِيْن يصبح فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يُمْسِي اِلَّا وَجبت لَهُ الْجَنَّة

وَلَيْسَ لشداد فِي الْبُخَارِيّ غير هٰذَا الحَدِيْث وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان وَالْحَاكِم من حَدِيْث بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَبُوء بباء مُوَحدَة مَضْمُومَة وهمزة بعد الْوَاو ممدودا مَعْنَاهُ أقرّ وأعترف

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سید الاستغفار یہ کلمات ہیں: ''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق کاربند ہوں' میں نے جو کیا ہے' اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں'

Marfat.com

تو میرے گناہوں کی مغفرت کردے' کیونکہ گناہوں کی مغفرت' صرف تو ہی کرسکتا ہے"
جو شخص شام کے وقت' ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے' انہیں پڑھ لے گا' اگر وہ اس رات میں انتقال کرگیا' تو جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے' صبح کے وقت انہیں پڑھ لے گا' اگر وہ اس دن میں انتقال کرگیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اُن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے' تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور شام ہونے سے پہلے اسے موت آجائے' تو اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی"۔
صحیح بخاری میں' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اِس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے' یہ امام ابوداؤد' امام ابن حبان اور امام حاکم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔
لفظ "ابوء" میں 'ب' ہے' جس پر پیش' ہے اور 'و' کے بعد 'ء' ہے' اس کا مطلب ہے: میں اقرار کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔

963 - وَرُوِىَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ منا من حلف بالأمانة وَلَيْسَ منا من خَان امْرأ مُسلِما فِىْ اَهله وخادمه
وَمن قَالَ: حِيْن يُمْسِي وَحين يصبح اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ أشهدك بأنك اَنْتَ اللّٰه الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شريك لَكَ وَاَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُولك اَبُوء بنعمتك عَلَىّ وأبوء بذنبى فَاغْفِر لى اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوب غَيْرك فَاِن قَالَهَا من يَوْمه ذٰلِكَ حِيْن يصبح فَمَاتَ من يَوْمه ذٰلِكَ قبل اَن يُمْسِى مَاتَ شَهِيدا وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِى فَمَاتَ من ليلته مَاتَ شَهِيدا . رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِىّ وَغَيره

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو امانت کے نام کا حلف اُٹھائے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو کسی مسلمان کے ساتھ' اس کے اہل خانہ' یا خادم کے حوالے سے خیانت کرے"۔ اور جو شخص شام کے وقت' یا صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:
"اے اللہ! میں تجھے اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ' تو ہی اللہ ہے' اور تیرے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف' تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کردے! کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا"
اگر وہ شخص دن میں' صبح کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے اور اس دن میں' شام ہونے سے پہلے انتقال کرجائے' تو وہ شہید ہونے کے طور پر مرے گا' اور اگر وہ شام کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے اور اس رات میں انتقال کرجائے' تو وہ شہید ہونے کے طور پر مرے گا"۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

964 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

Marfat.com

اللّٰهِ مَا لقِيت من عقرب لدغتني البارحة قَالَ اما لَو قلت حِيْن أمسيت أعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضرك . رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِيّ وَحسنه وَلَفظه: من قَالَ حِيْن يُمسِي ثَلَاث مَرَّات أعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضره حمة تِلْكَ اللَّيْلَة

قَالَ سُهَيْل فَكَانَ اَهلنا تعلموها فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كل لَيْلَة فلدغت جَارِيَة مِنْهُم فَلَمْ تَجِد لَهَا وجعا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِ التِّرمِذِيّ الْحمة بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْمِيم هُوَ السم وَقِيْلَ لدغة كل ذِيْ سم وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات، جو بھی بچھو میرے سامنے آیا اس نے مجھے ڈس لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھے ہوتے: ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے''۔

تو ان بچھوؤں نے تمہیں نقصان نہیں پہنچانا تھا۔

یہ روایت امام مالک، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے''

تو اس رات میں کوئی تکلیف دینے والی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

سہیل بیان کرتے ہیں: ہمارے اہل خانہ ان کلمات کو سیکھ کر روزانہ ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے ایک مرتبہ ان میں سے ایک لڑکی کو ایک ڈسنے والی چیز نے ڈس لیا لیکن اسے تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے جو امام ترمذی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

لفظ ''الحمۃ'' میں 'ح' پر پیش ہے اس کے بعد 'م' تخفیف کے ساتھ ہے اس سے مراد زہر ہے اور ایک قول کے مطابق ہر زہریلے جانور کا ڈسنا ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا کوئی اور مفہوم ہے۔

965 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يصبح وَحِين يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مائَة مرّة لم يَأْتِ اَحَد يَوْم الْقِيَامَة بِأَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا اَحَد قَالَ مثل مَا قَالَ أَوْ زَاد عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْده سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم وَبِحَمْدِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَلَفظِهِ من قَالَ إِذا أصبح مائَة مرّة وَإِذَا اَمْسٰى مائَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غفرت ذنُوبه وَإِن كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: ''سبحان اللہ وبحمدہ''

تو قیامت کے دن کوئی بھی شخص اس سے زیادہ فضیلت والا عمل لے کر نہیں آئے گا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے، جس نے

Marfat.com

اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ تعداد میں اِن کلمات کو پڑھا ہو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی امام نسائی امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے اورانہوں نے لفظ سبحان العظیم وبحمدہ نقل کیا ہے یہ روایت ابن ابودنیا نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اُن کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے گا اُس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ سمند کے جھاگ سے زیادہ ہوں"۔

966 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی كل شَیْءٍ قدیر فِیْ یَوْم مائَة مرّة كَانَت لَهٗ عدل عشر رِقَاب وَكتب لَهٗ مائَة حَسَنَة ومحیت عَنهُ مائَة سَیِّئَة وَكَانَت لَهٗ حرْزا من الشَّیْطَان یَوْمه ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِی وَلَمْ یَاْتِ اَحَد بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رجل عمل اكثر مِنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اُسی کے لئے مخصوص ہے حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"

تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس دن میں یہ اُس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا اور اس دن کسی بھی شخص نے اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے یہی عمل زیادہ تعداد میں کیا ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

967 - وَعَنْ اَبان بن عُثْمَان قَالَ سَمِعت عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یَقُوْلُ فِیْ صباح كل یَوْم وَمَسَاء كل لَیْلَة بِسم اللّٰه الَّذِیْ لَا یضر مَعَ اسْمه شَیْءٌ فِی الْاَرْض وَلَا فِی السَّمَاء وَهُوَ السَّمِیْع الْعَلِیم ثَلَاث مَرَّات فیضره شَیْءٌ وَكَانَ اَبان قد اَصَابَهٗ طرف فالج فَجعل الرجل ینظر اِلَیْهِ فَقَالَ اَبان مَا تنظر اما اِن الحَدِیْث كَمَا حدثتك وَلٰكِنِّیْ لم اَقله یَوْمَئِذٍ لیمضی اللّٰه قدره رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو بھی بندہ روزانہ صبح کے وقت اور رات کو شام کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لے:

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے اسم کے ہمراہ زمین میں اور آسمان میں کوئی چیز نقصان

Marfat.com

نہیں پہنچا سکتی' اور وہ (اللہ تعالیٰ) سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی''
ابان نامی راوی کو ایک طرف فالج ہو گیا' ایک شخص نے حیرانی کے ساتھ ان کو دیکھا' تو ابان نے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ حدیث اُسی طرح ہے' جس طرح میں نے تمہیں بیان کی تھی' لیکن ایک دن میں نے یہ کلمات نہیں پڑھے' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تقدیر کے فیصلے کو جاری کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

968 - وَعَنْ أم الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَى حسبي الله لَا اِلَه اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ توكلت وَهُوَ رب الْعَرْش الْعَظِيْمِ سبع مَرَّات كَفاهُ الله مَا أهمه صَادِقا كَانَ اَوْ كَاذِبًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰكَذَا مَوْقُوْفًا وَرَفعه ابْن السّني وَغَيْرِهٖ وَقد يُقَال اِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّاْي وَالاجْتِهَاد فسبيله سَبِيْل الْمَرْفُوْع

❀❀ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت' یہ کلمات سات مرتبہ پڑھ لے:

''میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اسی پر میں نے' توکل کیا' اور وہ عظیم عرش کا پروردگار ہے''

تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام پریشانیوں کے حوالے سے' اس کے لئے کفایت کر جائے گا' خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' ابن سنی اور دیگر حضرات نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی جاتی ہے: اس طرح کے کلمات' اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے بیان نہیں کیے جاسکتے' تو اب اس کی صورت ''مرفوع'' حدیث کی ہو سکتی ہے۔

969 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يصبح اَوْ يُمْسِي اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصبحت أشهدك وَاُشْهد حَملَة عرشك وملائكتك وَجَمِيْع خلقك اَنَّك اَنْت لَا اِلَه اِلَّا اَنْت وَاَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُوْلك أعتق الله ربعه مِنَ النَّار فَمَنْ قَالَهَا مرَّتَيْنِ أعتق الله نصفه مِنَ النَّار وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أعتق اللّٰه ثَلَاثَة اَرْبَاعه مِنَ النَّار فَاِن قَالَهَا اَربعا أعْتقهُ الله مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيهِ بعد اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شريك لَك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَمْ يقل أعتق الله اِلٰى آخِره وَقَالَ اِلَّا غفر الله لَهُ مَا اَصَاب من ذَنْب فِيْ يَوْمه ذٰلِكَ فَاِن قَالَهَا اِذا اَمْسَى غفر الله لَهُ مَا أَصَاب فِيْ ليلته تِلْكَ . وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْد التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جوشخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! میں نے صبح کی' اس عالم میں کہ میں' تجھے اور تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' جوشخص یہ کلمات دومرتبہ پڑھے گا' اللہ تعالیٰ' اس کے نصف حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' جوشخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' اور اگر آدمی یہ کلمات چار مرتبہ پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کردے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''مگر تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ کلمات نقل نہیں کیے: ''اللہ تعالیٰ آزاد کردے گا'' اس سے لے کے آخر تک (کلمات انہوں نے نقل نہیں کیے ہیں) انہوں نے یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے' اس دن کے ہونے والے گناہوں کی مغفرت کردے گا اور اگر آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے' تو اس نے اس رات میں جو گناہ کیے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کردے گا''۔

''جامع ترمذی'' میں یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

970 - وَعَنْ اَبِىْ عَيَّاش رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير كَانَ لَهُ عدل رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل وَكتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَ فِىْ حرز من الشَّيْطَان حَتّٰى يُمْسِى فَاِن قَالَهَا اِذا اَمْسٰى كَانَ لَهُ مثل ذٰلِكَ حَتّٰى يصبح

قَالَ حَمَّاد فَرَاٰى رجل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يرى النَّائِم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَبَا عَيَّاش يحدث عَنْك بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صدق اَبُوْ عَيَّاش

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا لَفظِهِ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن السّني وَزَاد:'' يحيى وَيُمِيت وَهُوَ حَيّ لَا يَمُوْت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير''-وَاتَّفَقُوْا كلهم على الْمَنَام . اَبُوْ عَيَّاش بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت والشين الْمُعْجَمَة وَيُقَال ابْن اَبِىْ عَيَّاش ذكره الْخَطِيب وَيُقَال ابْن عَيَّاش الزرقى الْاَنْصَارِىّ ذكره اَبُوْ اَحْمد وَالْحَاكِم واسْمه زيد بن الصَّامِت وَقِيْلَ زيد بن النُّعْمَان وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَلَيْسَ لَهُ فِى الْاُصُوْل السِّتَّة غير هٰذَا الحَدِيْثِ فِيْمَا اَعْلَم وَحَدِيْثٍ آخر فِىْ قصر الصَّلَاة رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . الْعدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقِيْلَ بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّيْء من جنسه وبالفتح مَا عادله من غير جنسه

Marfat.com

حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:
''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو یہ چیز اس کے لئے' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند شمار ہوگی' اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے' اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے' اور شام تک یہ عمل' اس کے لئے حفاظت کا باعث ہوگا اور جو شخص شام کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے' تو اگلے دن صبح تک اسے بھی یہی فضیلت نصیب ہوگی''۔

حماد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوعیاش نے' آپ کے حوالے سے' اس اس طرح کی حدیث بیان کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور ابن سنی نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ زندہ ہے' جسے موت نہیں آئے گی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔
خواب نقل کرنے کے بارے میں' یہ تمام حضرات متفق ہیں۔

ابوعیاش نامی راوی کا جہاں تک تعلق ہے' تو ایک قول کے مطابق یہ ابن ابوعیاش ہیں' خطیب بغدادی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: ایک قول کے مطابق یہ ابن عیاش زرقی انصاری ہیں' ابواحمد اور امام حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے' ان کا نام زید بن صامت ہے' اور ایک قول کے مطابق زید بن نعمان ہے' اور ایک قول کے مطابق کچھ اور ہے' میرے علم کے مطابق ''صحاح ستہ'' میں ان کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے' البتہ امام ابوداؤد نے' نماز قصر کرنے سے متعلق' ایک حدیث ان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

لفظ ''العدل'' میں 'ع' پر 'زیر' ہے' اور ایک لغت کے مطابق اس پر 'زبر' ہے' اس سے مراد مثل ہے' ایک قول کے مطابق اگر 'زیر' ہو تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو' اور اس کے برابر ہو' اور اگر 'زبر' کے ساتھ ہو' تو وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو' لیکن اس کے برابر ہو۔

971 - وَعَنْ اَبِیْ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَمْطُور الحبشی انه كَانَ فِیْ مَسْجد حمص فَمر بِهٖ رجل فَقَالُوْا هٰذَا خَادِم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدثنِیْ بِحَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يتداوله بَيْنك وَبَيْنه الدَّجَّال فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ اِذا اصبح وَاِذَا اَمْسَى رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلا اِلَّا كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يرضيه

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفظ لَهٗ وَالتِّرمِذِیّ من رِوَايَةِ اَبِیْ سعد سعید بن الْمَرْزُبَان عَنْ اَبِی سَلَمَة عَن ثَوْبَان وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِیْ بعض النّسخ حسن صَحِيْح وَهُوَ بعید وَعِنْده وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَيَنْبَغِی اَن يجمع بَيْنَهُمَا فَيُقَالُ وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا ورسولا

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه عَن سَابق عَنْ اَبِیْ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِم النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم فَقَالَا عَنْ اَبِیْ سَلام سَابق بن نَاجِية وَعند اَحْمد اَنه يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاث مَرَّات حِيْن يُمْسِی وَحين يصبح وَهُوَ فِیْ مُسْلِم من حَدِيْثِ اَبِیْ سعيد من غير ذكر الصَّباح والمساء وَقَالَ فِیْ آخِره وَجَبت لَهُ الْجَنَّة صحح ابْن عبد الْبر النمری فِی الاسْتِيعَاب رِوَايَةِ ابْن مَاجه وَقَالَ رَوَاهُ وَكِيع عَن مسعر عَنْ اَبِیْ عقيل عَنْ اَبِیْ سَلَامَة عَن سَابق فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَكَذَا فِیْ سَلام اَبِیْ سَلَامَة فَاَخْطَاَ فِيْهِ قَالَ وَلَا يَصح سَابق فِی الصَّحَابَة

❀❀ ابوسلام جو مطور حبشی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک مرتبہ حمص کی مسجد میں موجود تھے اُن کے پاس سے ایک شخص گزرا تو لوگوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ کے خادم ہیں تو ابوسلام اُٹھ کر ان صاحب کے پاس گئے اور بولے: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو اور اس کے حوالے سے آپ کو کوئی الجھن نہ ہو تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں (یعنی اِن پر ایمان رکھتے ہیں)''

تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو راضی کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی نے یہ روایت ابوسعد سعید بن مرزبان کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نسخوں میں یہ بات مذکور ہے: یہ حسن صحیح ہے لیکن یہ بات بعید از امکان ہے اور امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہیں'' - تو اب مناسب یہ ہے کہ ان دونوں کو جمع کر لیا جائے اور یہ کہا جائے:

''حضرت محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے سے راضی ہوں''۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے سابق کے حوالے سے ابوسلام کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے خادم سے نقل کی ہے یہی امام احمد اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ابوسلام سابق بن ناجیہ کے حوالے سے منقول ہے امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ کلمات صبح کے وقت تین مرتبہ اور شام کے وقت تین مرتبہ پڑھے جائیں گے''۔

امام مسلم کی نقل کردہ روایت ابوسعید کے حوالے سے منقول ہے اور اس میں صبح اور شام کا ذکر نہیں ہے اور انہوں نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''

Marfat.com

علامہ ابن عبدالبر نمری نے کتاب ''الاستیعاب'' میں اس روایت کو مستند قرار دیا ہے' جو امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے' یہ روایت مسعر کے حوالے سے' ابوعقیل کے حوالے سے' ابوسلامہ کے حوالے سے' سابق سے نقل کی ہے' اور اس میں غلطی کی ہے' اور اسی طرح سلام ابوسلامہ کے بارے میں بھی انہوں نے غلطی کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے کہ ''سابق'' کا شمار صحابہ کرام میں کیا جائے۔

972 - وَعَنِ المنيذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صاحب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يكون بإفريقية قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ إِذا أصبح رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَأَنا الزعيم لآخذن بِيَدِهِ حَتّٰى أدخلهُ الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت منیذر رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' یہ افریقہ میں ہوتے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

973 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّام البياضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يصبح اللَّهُمَّ مَا أصبح بِي من نعْمَة اَوْ بِأحد من خلقك فمنك وَحدك لَا شريك لَك فلك الْحَمد وَلَك الشُّكر فَقَدْ أدّى شكر يَوْمه وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ حِيْن يُمْسِي فَقَدْ أدّى شكر لَيْلَته . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاس بِلَفْظ دون ذكر الْمسَاء وَلَعَلَّه سقط من أُصَلِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! جو بھی مجھ پر نعمت ہے' یا تیری مخلوق میں سے' جس کسی پر بھی نعمت ہے' تو وہ صرف تیری طرف سے ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے' ہر طرح کا شکر تیرے لئے مخصوص ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ شخص اس دن کا شکر ادا کر دیتا ہے' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' تو وہ اس رات کا شکر ادا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس سے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں شام کو پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے' شاید یہ اصل سے ساقط ہو گئے ہوں۔

حدیث972: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه منيذر - منيذر الأسلمي' حديث:17629

Marfat.com

974 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سبح اللّٰه مائَة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى كَانَ كمن حج مائَة حجَّة وَمَنْ حمد اللّٰه مائَة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى كَانَ كمن حمل على مائَة فرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَوْ قَالَ غزا مائَة غَزْوَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَنْ هلل اللّٰه مائَة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى كَانَ كمن أعتق مائَة رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام وَمَنْ كبر اللّٰه مائَة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى لم يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَحَد باَكْثَرَ مِمَّا اتى بِهٖ اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد على مَا قَالَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ اَبِيْ سُفْيَان الْحِمْيَرِي واسمه سعيد بن يحيى عَن الضَّحَّاك بن حمرَة عَن عَمْرو بن شُعَيْب وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ سُفْيَان وَالضَّحَّاك وَعَمْرو بن شُعَيْب يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمْ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَلَفظِهٖ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من مائَة بَدَنَة وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ للهِ مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من مائَة فرس يحمل عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من عتق مائَة رَقَبَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا لم يجيء يَوْم الْقِيَامَة اَحَد بِعَمَل أفضل من عمله اِلَّا من قَالَ مثل قَوْلِهٖ اَوْ زَاد عَلَيْهِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے ایک سو حج کیے ہوں اور جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ الحمد للہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اللہ کی راہ میں ایک سو گھوڑے دیے ہوں یا جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک سو جنگوں میں حصہ لیا ہو جو شخص صبح وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کیے ہوں اور جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے تو اس دن میں اور کسی نے اس کے عمل سے زیادہ عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ابوسفیان حمیری جن کا نام سعید بن یحییٰ ہے ان کے حوالے سے ضحاک بن حمرہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: ابوسفیان ضحاک اور عمرو بن شعیب ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے ایک سو مرتبہ اور سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو یہ ایک سو قربانیاں کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ اور سورج غروب ہونے سے پہلے

Marfat.com

ایک سومرتبہ الحمدللہ پڑھے گا' تو یہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ ایک سوگھوڑے اللہ کی راہ میں دیے جائیں اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سومرتبہ اللہ اکبر پڑھے گا' تو یہ ایک سوغلام آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے یہ کلمات ایک سومرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو قیامت کے دن کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا' جس کا عمل اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس کی مانند یہ کلمات پڑھے ہوں' یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں۔

975 - وَعَنْ عبد الحميد مولى بنى هَاشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أمه حدثته وَكَانَت تخْدم بعض بَنَات النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ابْنة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثتها اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعلمهَا فَيَقُوْلُ قولي حِيْن تصبحين سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه كَانَ وَمَا لم يَشَأْ لم يكن أَعْلَمُ اَن اللّٰه على كل شَيْءٍ قدير وَاَن اللّٰه قد اَحَاط بِكُل شَيْءٍ علما فَاِنَّهُ من قالهن حِيْن يصبح حفظ حَتّٰى يُمْسِي وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِي حفظ حَتّٰى يصبح . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَام عبد الحميد لَا أعرفهَا

❀❀ عبدالحمید' جو بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ اپنی والدہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں' نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی نے اُس خاتون کو یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت حاصل نہیں ہوسکتی' جو اللہ تعالیٰ نے چاہا' وہ ہوا' اور جو اس نے نہیں چاہا' وہ نہیں ہوا' میں یہ بات جانتی ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے' اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علمی اعتبار سے احاطہ کیا ہوا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جو شخص صبح کے وقت اِن کلمات کو پڑھ لے گا' وہ شام ہونے تک حفاظت میں رہے گا' اور جو شخص شام کے وقت' ان کلمات کو پڑھ لے گا' وہ صبح ہونے تک حفاظت میں رہے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' (حافظ عبدالعظیم منذری فرماتے ہیں:) ام عبدالحمید نامی خاتون سے میں واقف نہیں ہوں۔

976 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدع هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات حِيْن يُمْسِي وَحين يصبح اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الْعَفو والعافية فِي ديني ودنياى وَاَهلي وَمَالِي اللّٰهُمَّ استُرْ عوراتي وآمن روعاتي اللّٰهُمَّ احفظني من بَيْن يَدي وَمَنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيني وَعَنْ شمَالي وَمَنْ فَوقِي وَاَعُوْذ بعظمتك اَن أغتال من تحتي . قَالَ وَكِيع وَهُوَ ابْن

Marfat.com

الْجِراح يَعْنِیُ الْخَسف . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيحُ الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے:

''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا' تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کے بارے میں معافی اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو میرے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی فرما اور پریشان کن معاملات میں امن نصیب فرما' اے اللہ! میرے آگے سے' میرے پیچھے سے میرے دائیں سے' میرے بائیں سے' میرے اوپر سے' میری حفاظت فرما' میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں' اس بات سے کہ نیچے کی طرف سے' میرے ساتھ کوئی خرابی ہو''

وکیع بن جراح کہتے ہیں: اس سے مراد زمین میں دھنسنا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

977 - وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ وَهُوَ فِیْ اَرْض الرّوم اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ غدْوَة لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَكن لَهُ قدر عشر رِقَاب وَاَجَارَهُ اللّٰه من الشَّيْطَان وَمَنْ قَالَهَا عَشِيَّة مثل ذٰلِك . رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيحه وَتقدم لَفظِهِ فِيمَا يَقُوْلُ بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب . وَزَاد اَحْمد فِیْ رِوَايَته بعد قَوْلِهٖ وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَقَالَ كتب اللّٰه لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرَفعه اللّٰه بهَا عشر دَرَجَات وَكن لَهُ كعشر رِقَاب وَكن لَهُ مسلحة مَن اَوَّل النَّهَار اِلٰى آخِره وَلَمْ يعْمل يَوْمَئِذٍ عملا يقهرهن فَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِى فَمثل ذٰلِك . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِ اَحْمد واسنادهما جيد المسلحة بِفَتْح الْمِيم وَاللَّام وبالسين والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ الْقَوْم اِذا كَانُوْا ذَوى سلَاح

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ روم کی سرزمین پر موجود تھے' وہاں انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرلے گا' اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' اس کو بھی اس کی مانند اجر و ثواب ہوگا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمدٗ امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' کہ آدمی کو صبح کے بعد' عصر کے بعد اور مغرب کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

امام احمد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے''

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' اسے دس نیکیاں عطا کرے گا اور دس گناہ معاف کرے گا' اور اس وجہ سے' اُس کے دس درجے بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور یہ دن کے ابتدائی حصے سے لے کر' آخری حصے تک' اس کے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' اور اس دن میں کسی بھی شخص نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ہوگا' جو ان کلمات پر غالب ہو' اور اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو بھی اس کی مانند ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' امام احمد کی روایت کی مانند نقل کی ہے' اور ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

لفظ ''المسلحہ'' میں 'م' پر زبر' ہے' پھر 'ل' ہے' اور 'س' ہے' اور 'ح' ہے' اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس ہتھیار موجود ہوں۔

978 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا یدع رَجُلٌ مِنْكُمْ اَن یعمل لله كل یَوْم ألفي حَسَنَة حِیْن یصبح یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مائَة مرّة فَاِنَّهَا ألفا حَسَنَة وَاللّٰه اِنْ شَاءَ اللّٰه لن یعْمل فِيْ یَوْمه من الذُّنُوب مثل ذٰلِكَ وَیكون مَا عمل من خیر سوی ذٰلِكَ وافرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَأحمد وَعِنْده ألف حَسَنَة

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کوئی بھی شخص اس چیز کو ترک نہ کرے کہ وہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو ہزار نیکیاں کرے' وہ صبح کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے' کیونکہ یہ دو ہزار نیکیوں کے برابر ہے' اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا' تو اس شخص نے اس دن میں اتنے گناہ نہیں کرنے ہوں گے' اور وہ شخص اس کے علاوہ اور جو بھلائی کا کام کرے گا' وہ اضافی خوبی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک ہزار نیکیاں''۔

979 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الدُّخان كلهَا وَاَوَّل حم غَافِر اِلٰی وَاِلَیْهِ الْمصیر غافر وَآیَة الْكُرْسِیّ حِیْن یُمْسِی حفظ بهَا حَتّٰی یصبح وَمَنْ قَرَاَهَا حِیْن یصبح حفظ بهَا حَتّٰی یُمْسِی. رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقد تكلم بَعْضُهُمْ فِیْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بكر بن اَبِیْ ملیكَة من قبل حفظه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورۂ دخان مکمل پڑھے اور سورہ حم غافر کا ابتدائی حصہ لفظ ''الیہ المصیر'' تک پڑھے اور آیت الکرسی پڑھے' اگر وہ شام کے وقت اسے پڑھے' تو ان کے حوالے سے صبح تک حفاظت میں رہے گا' اور اگر صبح کے وقت انہیں پڑھے گا' تو ان کے حوالے سے

Marfat.com

شام تک حفاظت میں رہے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوملیکہ نامی راوی کے بارے میں اُس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

980 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استفتح اَوَّل نَهاره بِخَير وختمه بِخَير قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته لَا تكتبُوا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ من الذُّنُوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دن کا آغاز بھلائی کے ذریعے کرتا ہے اور اس کا اختتام بھلائی کے ذریعے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کے درمیان میں جو اس نے گناہ کیے ہیں انہیں نوٹ نہ کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

981 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يصبح ثَلَاث مَرَّات اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت اَنْت رَبِّي وَاَنا عَبدك آمنت بك مخلصا لَك ديني اِنِّيْ اَصبَحت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اَتُوْب اِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها اِلَّا اَنْت فَاِن مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَ حِيْن يُمْسِي اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت اَنْت رَبِّي وَاَنا عَبدك آمنت بك مخلصا لَك ديني اِنِّيْ أمسيت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اَتُوْب اِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها اِلَّا اَنْت فَمَاتَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة ثُمَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحلف مَا لَا يحلف على غَيْرِه يَقُوْلُ وَاللّٰه مَا قَالَهَا عبد فِيْ يَوْم فَيَمُوْت فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فتوفي فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں اپنے دین کو تیرے لئے خالص کرتے ہوئے تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے عہد اور تیرے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق (گامزن رہتے ہوئے) صبح کی میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں اپنے عمل کی خرابی کے اعتبار سے اور اپنے گناہوں کے حوالے سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) اگر وہ شخص اس دن میں انتقال کر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر وہ شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

Marfat.com

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے دین کو تیرے لئے خالص کرتے ہوئے' تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیری عہد اور تیرے وعدے پر' اپنی استطاعت کے مطابق گامزن رہتے ہوئے' شام کی' میں تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں' اپنے عمل کے شر کے حوالے سے اور اپنے گناہوں کی' تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اُن گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اگر وہ شخص اس رات میں انتقال کر گیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وہ حلف اُٹھایا' جو آپ ﷺ نے اس کے علاوہ نہیں اٹھایا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو بھی بندہ دن کے وقت اِن کلمات کو پڑھ لے' اور اگر وہ اس دن میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اور اگر وہ شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور اس رات میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

982 - وَرَوَاهُ ابْنِ اَبِیْ عَاصِم من حَدِيْثِ معاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحلف ثَلَاث مَرَّات لَا يَسْتَثْنِیْ اِنَّهُ مَا من عبد يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات بعد صَلَاة الصُّبْح فَيَمُوْت من يَوْمه اِلَّا دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فَمَاتَ من ليلته دخل الْجَنَّة فَذكره بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ اَتُوْب اِلَيْك من سيء عَمَلِي . وَهُوَ أقرب من قَوْلِهِ شَرّ عَمَلِي -وَلَعَلَّه تَصْحِيف وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أعلم

❀❀ ابن ابو عاصم نے' یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ' کسی استثناء کے بغیر' یہ حلف اُٹھاتے ہوئے سنا:

''جو بندہ اِن کلمات کو صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھ لے اور اس دن میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر وہ یہ کلمات شام کے وقت پڑھ لے' اور اس رات میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''

انہوں نے اس روایت کو اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے: اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں اپنے عمل کی خرابی کی' تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) اور یہ کلمات اِس سے زیادہ قریب ہیں: ''میں عمل کے شر کے حوالے سے'' ہوسکتا ہے' یہ تصحیف ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

983 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا أصبح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ألف مرّة فَقَدْ اشْترى نَفسه من اللّٰه وَكَانَ آخر يَوْمه عَتيق اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والخرائطی والأصبهانی وَغَيْرِهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت ایک ہزار مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لے گا' وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے خرید لے گا اور دن کے آخر میں' وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جہنم سے) آزاد شمار ہوگا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے علاوہ خرائطی اصبہانی اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

984 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفاطمة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يمنعك اَن تسمعى مَا أوصيك بِهِ اَن تقولى اِذا اَصبحت وَاِذَا أمسيت يَا حَىّ يَا قيوم بِرَحْمَتك أستغيث أصلح لي شأني كُله وَلَا تكلنِيْ اِلٰى نَفسِى طرفَة عين

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں جس بارے میں تلقین کی تھی کہ تم نے یہ پڑھنا ہے تم اسے سنتی نہیں ہو؟ تم صبح اور شام کے وقت یہ پڑھو:

''اے زندہ اور بذات خود قائم رہنے والی ذات! میں تیرے وسیلے سے مدد مانگتا ہوں کہ تو میرے تمام معاملات ٹھیک کر دے اور مجھے پلک جھپکنے کے عرصے تک کے لئے بھی میری ذات کے سپرد نہ کرنا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

985 - وَعَنْ اَبِى بن كَعْب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ لَهٗ جرن من تمر فكَانَ ينقص فحرسه ذَات لَيْلَة فَإِذَا هُوَ بِدَابَّة شبه الْغُلَام المحتلم فَسلم عَلَيْهِ فَرد عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَا اَنْت جني أم اِنسي قَالَ جني قَالَ فناولني يدك فناوله يَده فَإِذَا يَده يَد كلب وشعره شعر كلب قَالَ هٰذَا خلق الْجِنّ قَالَ قد علمت الْجِنّ اَن مَا فيهم رجل اَشد مني قَالَ فَمَا جَاءَ بك قَالَ بلغنَا اَنَّك تحب الصَّدَقَة فجئنَا نصيب من طَعَامك قَالَ فَمَا ينجينا مِنْكُم قَالَ هٰذِهِ الْآيَة الَّتِيْ فِيْ سُوْرَة الْبَقَرَة (اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم) البقرة من قَالَهَا حِيْن يُمْسِي أجير مِنْهَا حَتّٰى يصبح وَمَنْ قَالَهَا حِيْن يصبح أجير منا حَتّٰى يُمْسِي فَلَمَّا اصبح اَتَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صدق الْخَبِيث . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ

الجرن بِضَم الْجِيم وَسُكُون الرَّاء هُوَ البيدر وَكَذٰلِكَ الجرين

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا کھجوروں کا ایک گودام تھا جس میں کھجوریں کم ہو رہی تھیں ایک رات وہ اس کی پہریداری کرتے رہے تو نوجوان لڑکے کے ساتھ مشابہت رکھنے والا ایک جانور آیا اس نے سلام کیا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب دیا اور دریافت کیا: تم کون ہو؟ جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے جواب دیا: جن ہوں حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مانند تھا اور اس کے بال کتے کے بالوں کی مانند تھے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا جنوں کی تخلیق اس طرح کی ہوتی ہے؟ اس نے کہا: جن یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیوں آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں تو ہم آپ کے اناج میں سے اپنا حصہ وصول کرنے کے لئے آئے ہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہم (یعنی بنی نوع انسان) تم سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: سورۂ بقرہ میں موجود اس آیت کے

Marfat.com

ذریعے اللہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم''۔

جو شخص شام کے وقت یہ آیت پڑھ لے گا' وہ صبح ہونے تک محفوظ رہے گا' اور جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے گا' وہ شام ہونے تک ہم سے محفوظ رہے گا۔

اگلے دن صبح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس خبیث نے سچ بیان کیا ہے۔

یہ روایت امام نسائی اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''الجرن'' میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد گودام ہے۔

986 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ سَمُرَة بن جُنْدُب اَلا أحَدثك حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمَنْ اَبِیْ بكر مرَارًا وَمَنْ عمر مرَارًا قلت بلَى قَالَ من قَالَ إِذا اصبح وَإِذا اَمسَى اللَّهُمَّ اَنت خلقتني وَاَنت تهديني وَاَنت تطعمني وَاَنت تسقيني وَاَنت تميتني وَاَنت تحييني لم يسْاَل اللّٰه شَيْئا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه قَالَ فَلَقِيت عبد اللّٰه بن سليم فَقُلْتُ اَلا أحَدثك حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمَنْ اَبِیْ بكر مرَارًا وَمَنْ عمر مرَارًا قَالَ بلَى فَحَدَّثته بِهٰذَا الحَدِيْثِ فَقَالَ بِاَبِیْ وَأمي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات كَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قد أعطاهن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَكَانَ يَدْعُو بِهن فِیْ كل يَوْم سبع مَرَّات فَلَا يسْاَل اللّٰه شَيْئا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ بیان کروں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' (حسن بصری کہتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں' تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا ہے' تو نے مجھے ہدایت دی ہے' تو نے مجھے کھانے کے لئے دیا ہے' تو نے مجھے پینے کے لئے دیا ہے' تو مجھے موت دے گا' تو مجھے زندہ کرے گا''

تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے' جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کردے گا۔

راوی (حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میری ملاقات عبداللہ بن سلیم سے ہوئی' تو میں نے کہا: کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ سناؤں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تو میں نے انہیں یہ حدیث بیان کی' تو عبداللہ بن سلیم بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (بھی) ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ کلمات ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے تھے' تو وہ روزانہ سات مرتبہ' ان کلمات کے ہمراہ

Marfat.com

دعا کرتے تھے' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتے تھے' اللہ تعالیٰ وہ انہیں عطا کر دیتا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

987 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَىَّ حِيْن يصبح عشرا وَحين يُمْسِي عشرا اَدْرَكته شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

❀❀ حضرت ابودرداء روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا' اُسے قیامت کے دن' میری شفاعت نصیب ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

988 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمه دُعَاء وَأمره اَن يتعاهده ويتعاهد بِهِ اَهله فِيْ كل يَوْم قَالَ قل حِيْن تصبح لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْديك وَالْخَيْر فِيْ يَديك ومنك وَاِلَيْكَ اللّٰهُمَّ مَا قلت من قَول اَوْ حَلَفت من حلف اَوْ نذرت من نذر فمشيئتك بَيْن يَدَيْهِ مَا شِئْت كَانَ وَمَا لم تشأ لم يكن وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بك اِنَّك على كل شَىْءٍ قدير اللّٰهُمَّ مَا صليت من صَلَاة فعلى من صليت وَمَا لعنت من لعن فعلى من لعنت اِنَّك وليي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة توفني مُسْلِما وألحقني بالصالحين اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَساَلك الرِّضَا بعد القضا وَبرد الْعَيْش بعد الْمَوْت وَلَذَّة النّظر اِلٰى وَجهك وشوقا اِلٰى لقائك فِيْ غير ضراء مضرَّة وَلَا فتْنَة مضلة وَاَعُوْذ بك اللّٰهُمَّ اَن أظلم اَوْ أظلم اَو أعتدي اَوْ يعتدى عَلَيَّ اَوْ أكسب خَطِيئَة اَوْ ذَنبا لَا تغفره اللّٰهُمَّ فاطر السَّمَوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَيْب وَالشَّهَادَة ذَا الْجلَال وَالْاِكْرَام فَاِنِّيْ اَعهد اِلَيْك فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاة الدُّنْيَا وأشهدك وَكفى بِاللّٰهِ شَهِيدا اِنِّيْ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شريك لَك لَك الْملك وَلَك الْحَمد وَاَنت على كل شَىْءٍ قدير وَأشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُولك وَأشْهد اَن وَعدك حق ولقاءك حق وَالْجنَّة حق والساعة آتِيَة لَا ريب فِيهَا وَاَنَّك تبْعَث من فِي الْقُبُور وَاَنَّك اِن تَكِلنِيْ اِلٰى نَفسِي تَكِلنِيْ اِلٰى ضَعِيف وعورة وذنب وخطيئة وَاِنِّيْ لَا اَثِق اِلَّا برحمتك فَاغْفِر لي ذُنُوبِي كلهَا اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت وَتب عَلَيَّ اِنَّك التواب الرَّحِيم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن اَبِيْ عَاصِم مِنْهُ اِلٰى قَوْله بعد الْقَضَاء

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک دعا کی تعلیم دی اور انہیں یہ ہدایت کی' وہ خود بھی باقاعدگی سے اسے پڑھیں' اور اپنے اہل خانہ کو بھی روزانہ باقاعدگی سے اسے پڑھوائیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' سعادت تیری طرف سے حاصل ہوسکتی ہے' بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' تیری طرف سے ہے' اور تیری ہی طرف جانا ہے' اے اللہ! میں جو بھی بات کہوں' یا جو بھی حلف اٹھاؤں' یا جو بھی

Marfat.com

نذر مانوں' تو وہ سب تیری مشیت کے تحت ہوگا' جو تو چاہے گا' وہ ہوگا' جو تو نہیں چاہے گا' وہ نہیں ہوگا' بے شک تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

اے اللہ! تو نے جو بھی رحمت نازل کی' تو وہ اس پر نازل ہو جس پر تو نے رحمت نازل کی اور تو نے جس پر بھی لعنت کی' تو اس پر لعنت ہو جس پر تو نے لعنت کی' تو دنیا میں میرا کارساز ہے' تو مسلمان ہونے کے عالم میں مجھے موت دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ مجھے ملا دینا۔

اے اللہ! میں تقدیر کے فیصلے پر رضامندی' مرنے کے بعد عمدہ زندگی' تیرے دیدار کی لذت' تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' یہ سب کچھ کسی پریشان کن صورت حال کے بغیر ہو اور کسی گمراہ کرنے والے فتنے کے بغیر ہو اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں' اس بات سے کہ میں ظلم کروں' یا مجھ پر ظلم کیا جائے' میں زیادتی کروں یا میرے خلاف زیادتی کی جائے' یا میں کسی ایسی خطا' یا گناہ کا ارتکاب کروں' جس کی' تو مغفرت نہ کرے' اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! جلال اور اکرام والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تیرے ساتھ عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور اللہ تعالیٰ گواہ ہونے کے حوالے سے کافی ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی تیرے لئے مخصوص ہے' حمد تیرے لئے مخصوص ہے' اور تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے' قیامت نے آنا ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے' جو لوگ مر چکے ہیں' تو انہیں زندہ کرے گا' اگر تو نے مجھے میرے سپرد کیا' تو' تو مجھے ایک کمزور وجود' پردہ پوشی' گناہ اور خطا کے سپرد کرے گا' مجھے صرف تیری رحمت پر اعتماد ہے' تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کردے گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کرسکتا ہے' اور میری' توبہ قبول فرمالے! بے شک' تو بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا' رحم کرنے والا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ابن عاصم نے یہ روایت ''بعد القضاء'' کے الفاظ تک نقل کی ہے۔

989 - وَرُوِیَ عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن مقاليد السَّمَوَات وَالْاَرْض فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَاَلَنِی عَنْهَا اَحد تَفْسِيرهَا لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر وَسُبْحَان اللّٰه وَبِحَمْدِهٖ أَسْتَغْفر اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْاَوَّل الْأخر الظَّاهِر الْبَاطِن بِيَدِهِ الْخَير يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير يَا عُثْمَان من قَالَهَا اِذا أصبح عشر مَرَّات أعطَاهُ اللّٰه بهَا سِتّ خِصَال

أما وَاحِدَةٍ فيحرس من اِبْلِيس وَجُنُوده وَأما الثَّانِيَة فَيُعْطى قِنْطَارًا فِی الْجَنَّة وَأما الثَّالِثَة فَترفع لَهُ دَرَجَة فِی الْجَنَّة وَأما الرَّابِعَة فيزوج من الْحور الْعين وَأما الْخَامِسَة فَلهُ فِيهَا من الْأجر كمن قَرَاَ الْقُرْآن والتوراة وَالْاِنْجِيل وَأما السَّادِسَة يَا عُثْمَان لَهُ كمن حج وَاعْتمر فَقبل اللّٰه حجه وعمرته وَاِن مَاتَ من يَوْمه ختم لَهُ بطَابع الشُّهَدَاءِ . رَوَاهُ ابن اَبِی عَاصِم وَاَبُو يعلى وَابْن السّني وَهُوَ اَصْلحهم اِسْنَادًا وَغَيرهم وَفِيْه نكارَة وَقد

Marfat.com

قِيْلَ فِيْهِ مَوْضُوع وَلَيْسَ بِبَعِيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے بارے میں کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کیا' اس کی وضاحت یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' وہ سب سے پہلے ہے' وہ سب کے بعد ہے' وہ ظاہر ہے' وہ باطن ہے' بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے عثمان! جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت دس مرتبہ پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اُسے چھ خصوصیات عطا کرے گا:

پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ' شیطان اور اس کے لشکروں سے' اس شخص کی حفاظت کرے گا' دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جنت میں اسے ایک ''قنطار'' عطا کرے گا' تیسری یہ ہے کہ جنت میں اس کے درجے کو بلند کیا جائے گا' چوتھی یہ ہے کہ حورعین کے ساتھ اس کی شادی کی جائے گی' پانچویں یہ ہے کہ اُسے یہ پڑھنے سے اتنا ہی اجر ملے گا' جس طرح اس شخص کو اجر ملتا ہے' جو قرآن' توراۃ اور انجیل پڑھتا ہے' چھٹی یہ ہے' اے عثمان! کہ اس شخص کو اتنا ہی اجر ملے گا' جو اس شخص کو ملتا ہے جس نے حج کیا ہو اور عمرہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حج اور عمرے کو قبول کر لیا ہو' اور اگر وہ شخص اسی دن انتقال کر جائے' تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی''۔

یہ روایت ابن ابو عاصم اور امام ابو یعلیٰ اور ابن سنی نے نقل کی ہے' اور یہ سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ صالح ہے دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' لیکن اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' اس کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے: یہ روایت موضوع ہے' اور یہ بات بعید از امکان بھی نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

990 - وَرُوِىَ عَنْ أَبَانِ الْمحَارِبِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد مُسْلِم يَقُوْلُ اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَى رَبِّى اللّٰه لَا أشرك بِهٖ شَيْئًا وَأشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه اِلَّا غفر لَهٗ ذنُوبه حَتّٰى يُمْسِى وَكَذٰلِكَ اِن قَالَهَا اِذا أصبح . رَوَاهُ الْبَزَّار وَغَيْره

❀❀ حضرت ابان محاربی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے:

''میرا رب' اللہ تعالیٰ ہے' میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو شام تک کے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اسی طرح اگر وہ یہ کلمات صبح کے وقت کہتا ہے (تو یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

Marfat.com

یہ روایت امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

991 - وَعَنْ وهيب بن الْوَرْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل اِلَى الْجبانة بعد سَاعَة من اللَّيْل قَالَ فَسمِعت حسا وأصواتا شَدِيْدَة وَجِيْء بسرير حَتّٰى وضع وَجَاء شَيْءٍ حَتّٰى جلس عَلَيْهِ قَالَ وَاجْتمعت اِلَيْهِ جُنُوده ثُمَّ صرخ فَقَالَ من لي بِعُرْوَة بن الزبير فَلَمْ يجبهُ اَحَد حَتّٰى قَالَ مَا شَاءَ اللّٰه من الْاَصْوَات فَقَالَ وَاحِد اَنا أكفيكه قَالَ فتوجه نَحْو الْمَدِيْنَة وَاَنا انظر اِلَيْهِ فَمكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أوشك الرّجْعَة فَقَالَ لَا سَبِيْل لي اِلَى عُرْوَة قَالَ وَيلك لم قَالَ وجدته يَقُوْلُ كَلِمَات اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَى فَلَا يخلص اِلَيْهِ مَعَهُنَّ قَالَ الرجل فَلَمَّا اَصبحت قلت لاهلي جهزوني فَأتيت الْمَدِيْنَة فَسَالَت عَنهُ حَتّٰى دللت عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ شيخ كَبِيْر فَقُلْتُ شَيْئًا تَقوله اِذا اَصبحت وَاِذَا أمسيت فَاَبٰى اَن يُخبرنِي فَاَخْبَرته بِمَا رَاَيْت وَمَا سَمِعت فَقَالَ مَا اَدْرِي غير اَنِّي اَقُوْل اِذا اَصبحت وَاِذَا أمسيت آمَنت بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وكفرت بالجبت والطاغوت واستمسكت بالعروة الوثقى لَا انفصام لَهَا وَاللّٰه سميع عليم اِذا اَصبحت ثَلَاث مَرَّات وَاِذَا أمسيت ثَلَاث مَرَّات

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي مكايد الشَّيْطَان . أوشك اَي أَسْرع بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ وہیب بن ورد بیان کرتے ہیں: ایک شخص رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد ویرانے کی طرف گیا' وہ بیان کرتا ہے: میں نے ایک شدید آواز سنی' پھر ایک پلنگ آیا اور اُسے رکھ دیا گیا' پھر کوئی آیا اور پر بیٹھ گیا' وہ شخص بیان کرتا ہے' پھر اس کے لشکر اس کے اردگرد اکٹھے ہوئے' پھر اس نے چیخ کر کہا: کون مجھے عروہ بن زبیر کے پاس لے کر جائے گا؟ تو کسی نے اسے جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ جو اللہ کو منظور تھا' اس نے وہ آوازیں نکالیں' پھر ایک نے کہا: میں ان کے حوالے سے تمہارے لئے کفایت کر جاؤں گا' پھر اس نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کیا' میں اسے دیکھ رہا تھا' جتنا اللہ کو منظور تھا' وہ اتنی دیر ٹھہرا رہا' پھر وہ جلد ہی واپس آ گیا اور بولا: میں عروہ کے پاس نہیں جا سکتا' دوسرے نے کہا: تیرا ستیاناس ہو' اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: میں نے انہیں صبح اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھتے ہوئے پایا ہے' تو ان کلمات کی موجودگی میں اُن تک نہیں پہنچا جا سکتا

وہ شخص بیان کرتا ہے: جب صبح ہوئی' تو میں نے اپنے اہل خانہ سے کہا: تم مجھے سامان تیار کر کے دیدو' میں مدینہ منورہ آیا اور عروہ کے بارے میں دریافت کیا' مجھے ان کے بارے میں بتایا گیا' تو وہ ایک بڑی عمر کے شخص تھے' میں نے کہا: آپ کوئی کلمات صبح اور شام کے وقت پڑھتے ہیں؟ انہوں نے مجھے اس بارے میں بتانے سے انکار کر دیا' تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا اور جو کچھ سنا تھا' میں نے اس کے بارے میں انہیں بتایا تو وہ بولے: میں تو صبح اور شام کے وقت صرف یہ کلمات پڑھتا ہوں:

''میں عظیم اللہ پر ایمان لایا' اور میں نے جبت اور طاغوت کا انکار کیا' اور میں نے مضبوط رسی کو تھام لیا' جس نے ٹوٹنا نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''

جب صبح ہوتی ہے' تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہوں اور جب شام ہوتی ہے' تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں۔

یہ روایت امام بزار نے ''مکاید الشیطان'' میں نقل کی ہے۔

''اوشک'' وزن اور معنیٰ کے اعتبار سے ''اسرع'' (وہ تیزی سے آیا) کی مانند ہے۔

Marfat.com

992 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من حافظین یرفعان اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مَا حفظا من لیل اَوْ نَهار فیجد اللّٰه فِیْ اَوَّل الصَّحِیفَة وَفِیْ آخرهَا خیرا اِلَّا قَالَ للْمَلَائکة أشهدکم اَنِّیْ قد غفرت لعبدی مَا بَیْن طرفی الصَّحِیفَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ من رِوَایَةِ تَمام بن نجیح عَن الْحسن عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حفاظت کرنے والے فرشتے' جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نوٹ کی ہوئی چیزیں لے کر اوپر جاتے ہیں' تورات کا وقت ہو'یا دن کا وقت ہو'اگر اللہ تعالیٰ صحیفے کے آغاز میں' یا آخر میں بھلائی پائے' تو فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنارہا ہوں کہ میں اپنے بندے کی اُن چیزوں کی مغفرت کردی ہے' جو صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان میں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے تمام بن نجیح کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

15 - التَّرْغِیب فِیْ قَضَاء الْاِنْسَان ورده اِذا فَاتَهُ من اللَّیْل

باب: آدمی کا کوئی ورد رات کے وقت رہ گیا ہو' تو اس کی قضاء کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

993 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وأرضاه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من نَام عَن حزبه اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فقرأه فِیْمَا بَیْن صَلَاة الْفجر وَصَلَاة الظّهْر کتب لَهُ کَاَنَّمَا قَرَاَهُ من اللَّیْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو ادا کیے بغیر سو جائے' یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے' پھر وہ فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی وقت میں' اس (وظیفے یا ورد) کو پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ یہ اس کے لئے' اسی طرح نوٹ کرتا ہے' جس طرح اس شخص نے اس (وظیفے) کو رات کے وقت پڑھا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

16 - التَّرْغِیب فِیْ صَلَاة الضُّحَی

باب: چاشت کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات

993/1 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بصیام ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر ورکعتی الضُّحَی وَاَن أوتر قبل اَن أرقد

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ نَحوه وَابْن خُزَیْمَة وَلَفظه قَالَ: اَوْصَانِیْ

Marfat.com

خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بثلاث لست بتاركهن اَن لا انام اِلّا على وتر وَاَن لا ادع رَكْعَتي الضُّحٰى فَاِنَّهَا صَلاة الْاَوَّابِين وَصِيام ثَلاثَة اَيَّام من كل شهر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے چاشت کی دو رکعت ادا کرنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی ہدایت کی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے جبکہ ابن خزیمہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی میں انہیں ترک نہیں کروں گا ایک یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں ایک یہ کہ چاشت کی دو رکعت ترک نہ کروں کیونکہ یہ رجوع کرنے والے لوگوں کی نماز ہے اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا"۔

994 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يصبح على كل سلامى من اَحَدُكُمْ صَدَقَة فَكل تَسْبِيحَة صَدَقَة وكل تَحْمِيدَة صَدَقَة وكل تَهْلِيلَة صَدَقَة وكل تَكْبِيرَة صَدَقَة وَامر بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَة وَنهى عَن الْمُنكر صَدَقَة ويجزىء من ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ يركعهما من الضُّحٰى . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صبح کے وقت ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے ہر سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر الحمدللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی جگہ چاشت کے وقت دو رکعت ادا کرنا کفایت کر جاتا ہے"۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

995 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْاِنْسَان سِتُّوْنَ وثلثمائة مفصل فَعَلَيْهِ اَن يتَصَدَّق عَن كل مفصل مِنْهَا صَدَقَة قَالُوْا فَمَنْ يُطِيق ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النخاعة فِي الْمَسْجِد تدفنها وَالشَّيْء تنحيه عَن الطَّرِيْق فَاِن لم تقدر فركعتا الضُّحٰى تجزىء عَنْك

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُو دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"انسان میں 360 جوڑ ہوتے ہیں تو اس پر یہ لازم ہے کہ وہ ان میں سے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے بلغم کو دفن کر دینا راستے سے (تکلیف دہ چیز کو) ہٹا دینا (بھی صدقہ ہے) اور اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو چاشت کے وقت دو رکعت ادا کر لینا تمہاری طرف سے (ان سب کی جگہ) کفایت کر جائے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

996 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على

Marfat.com

شُفْعَةَ الضُّحٰى غفرت لَهٗ ذنوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْرِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ وَقد روى غير وَاحِد من الْاَئِمَّة هٰذَا الحَدِيْثِ عَن نهاس بن قهم انْتهى وَاَشَارَ اِلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِغَيْر اِسْنَاد شُفْعَة الضُّحٰى بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَقد تفتح اَى رَكعتا الضُّحٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چاشت کے وقت کی جفت رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: کئی ائمہ نے یہ روایت نہاس بن قہم کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

''شفعۃ الضحیٰ'' میں 'ش' پر 'پیش' ہے' اور اس پر 'زبر' بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد چاشت کی دو رکعات ہیں۔

997 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث لن أدعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحٰى وَاَن لَا اَنَام اِلَّا على وتر رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں جب تک زندہ رہا' انہیں ترک نہیں کروں گا:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' چاشت کی نماز' اور وتر ادا کر کے سونا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

998 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة بنى اللّٰه لَهٗ قصرا فِي الْجَنَّة من ذهب

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ بِاِسْنَادٍ وَاحِد عَن شيخ وَاحِد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے ایک ہی سند کے ساتھ' ایک بزرگ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

999 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّة فغنموا وأسرعوا الرّجْعَة فتحدث النَّاس بِقرب مغزاهم وَكَثْرَة غنيمتهم وَسُرْعَة رجعتهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على أقرب مِنْهُم مغزى وَاَكْثر غنيمَة وأوشك رَجْعَة من تَوَضَّأ ثُمَّ غدا اِلَى الْمَسْجِد لسبحة الضُّحٰى فَهُوَ أقرب مِنْهُم مغزى وَاَكْثر غنيمَة وأوشك رَجْعَة

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی' انہیں مال غنیمت بھی حاصل ہوا' اور وہ لوگ جلد ہی واپس آ گئے' تو لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' کہ یہ لوگ کتنی جلدی واپس آ گئے ہیں؟ اور انہیں کتنا مال غنیمت حاصل ہوا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس کام کی طرف نہ کروں؟ جس میں اس سے زیادہ غنیمت حاصل ہوگی' اور اس سے زیادہ جلدی واپس آیا جائے گا؟ جو شخص وضو کر کے مسجد کی طرف جائے' تاکہ چاشت کی نماز ادا کرے' تو یہ ان کے مقابلے میں زیادہ جلدی واپس آنے والا ہوگا' اسے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوگا اور وہ زیادہ جلدی واپس آ جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1000 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا فأعظموا الْغَنِيمَة وأسرعوا الكرة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأينَا بعثا قطّ أسْرع كرة وَلَا أعظم غنيمَة من هٰذَا الْبَعْث فَقَالَ اَلا أخبركُم بأسرع كرة مِنْهُم وَأعظم غنيمَة رجل تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ عمد اِلَى الْمَسْجِد فصلى فِيهِ الْغَدَاة ثُمَّ عقب بِصَلَاة الضحوة فَقَدْ أسْرع الكرة وَأعظم الْغَنِيمَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالُ اِسْنَاده رجال الصَّحِيْح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَبَيَّنَ الْبَزَّار فِيْ رِوَايَته اَن الرجل اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد روى هٰذَا الحَدِيْثِ التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه من حَدِيْثٍ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی' اُن لوگوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا' اور وہ لوگ جلدی واپس بھی آ گئے' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے ایسی کوئی جنگی مہم نہیں دیکھی' جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ گئی ہو' اور جسے ان لوگوں سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو ان سے بھی زیادہ جلدی واپس آنے والے' اور ان سے زیادہ غنیمت حاصل کرنے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد کی طرف جا کر' وہاں فجر کی نماز ادا کرے' پھر اس کے بعد چاشت کی نماز ادا کرے (تو یہ دونوں نمازیں ادا کرنے کے بعد) وہ شخص زیادہ جلدی واپس آ جائے گا' اور اسے زیادہ غنیمت حاصل ہوگی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کی سند کے راوی صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام بزار نے اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے: وہ صاحب (جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ گزارش کی تھی کہ میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی) وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' کے دعاؤں سے متعلق باب میں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول

حدیث 1000: صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر إثبات أعظم الغنیمة لمعقب صلاة الغداة برکعتی الضحی' حدیث:2575' مسند أبی یعلى الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث:6424

Marfat.com

حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

1001 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسُوْلُ الله صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَا ابْن آدم اكْفِنِيْ اَوّل النَّهَار بِاَرْبَع رَكْعَات أكفك بِهن آخر يَوْمك

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَرِجَال اَحدهمَا رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت ادا کرلو! میں دن کے آخری حصے تک ان کی وجہ سے' تمہاری کفایت کروں گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں میں سے ایک کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1002 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَن الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنه قَالَ يَا ابْن آدم لَا تعجزني من اَربع رَكْعَات من اَوّل النَّهَار أكفك آخِره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَلكنه اِسْنَاد شَامي وَرَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَحده وَرُوَاته كلهم ثِقَات وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من حَدِيْثٍ نعيم بن همار

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت کے حوالے سے عاجز نہ ہونا' میں اس کے آخری حصے تک' تمہاری کفایت کروں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' اور اس کی سند شامی ہے' امام احمد نے یہ روایت صرف حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور ان کے تمام راوی ثقہ ہیں' امام ابوداؤد نے یہ روایت نعیم بن ہمار سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1003 - وَعَنْ اَبِيْ مرّة الطَّائِفِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُوْلُ قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ ابْن آدم صل لي اَربع رَكْعَات من اَوّل النَّهَار أكفك آخِره

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابومرہ طائفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں' میرے لئے چار رکعت ادا کرلینا' میں اس کے آخری حصے تک تمہارے لئے کفایت کروں گا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

1004 - وَرُوِيَ عَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خرج مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تبوك فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يحدث اَصْحَابه فَقَالَ من قَامَ اِذا استقبلته الشَّمْس فَتَوَضَّأ فَأحْسن وضوءه ثُمَّ قَامَ فصلي رَكْعَتَيْنِ غفرت لَهُ خطاياه وَكَانَ كَمَا وَلدته أمه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر رہے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب سورج نکل کر سامنے آتا ہے اس وقت جو شخص اُٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ یوں ہو جاتا ہے جیسے اُس وقت تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

1005 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بَيته متطهرا اِلَى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَاَجره كَاَجر الْحَاج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلَى تَسْبِيح الضُّحَى لَا ينصبه اِلَّا اِيَّاه فَاَجره كَاَجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة على اِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِيْ عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے جائے تو اس کا اجر احرام باندھ کر حج کرنے والے شخص کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلے اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو اس کا عمل عمرہ کرنے والے کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغو حرکت نہ کی گئی ہو یہ چیز ''علیین'' میں نوٹ کیے جانے کا باعث بنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1006 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ صلى اَرْبعا كتب من العابدين وَمَنْ صلى سِتا كفى ذَلِكَ الْيَوْم وَمَنْ صلى ثمانيا كتبه اللّٰه من القانتين وَمَنْ صلى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة وَمَا من يَوْم وَلَا لَيْلَة اِلَّا للّٰه من يمن بِهِ على عباده وَصدقَة وَمَا من اللّٰه على اَحَد من عباده أفضل من اَن يلهمه ذكره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَفِي مُوسَى بن يَعْقُوب الزمعِي خلاف وَقد رُوِيَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَمَنْ طرق وَهٰذَا أحسن أسانيده فِيْمَا أعلم

وَرَوَاهُ الْبَزَّار من طَرِيْق حُسَيْن بن عَطَاءٍ عَن زيد بن أسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لابى ذَر يَا عماه أوصني قَالَ سَألتنِي كَمَا سَألت رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن صليت الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لم تكْتب

Marfat.com

من الغافلین -فذکر الحدیث ثُمَّ قَالَ لا نعلمهُ یروی عَن النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلّا من هٰذَا الْوَجْه کَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چاشت کی (نماز میں) دو رکعت ادا کرتا ہے' اس کو ''غافلین'' میں نوٹ نہیں کیا جاتا' جو شخص چار رکعت ادا کرتا ہے' اس کا نام ''عابدین'' میں نوٹ کیا جاتا ہے' جو شخص چھ رکعت ادا کرتا ہے' تو اس دن کے لئے اس کی کفایت ہو جاتی ہے' جو شخص آٹھ رکعت ادا کرتا ہے' اس کا نام اللہ تعالیٰ ''قانتین'' میں نوٹ کر لیتا ہے' جو شخص بارہ رکعت ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے' ہر دن اور ہر رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اپنے بندوں پر فضل اور صدقہ ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر' اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز صدقہ نہیں کرتا' کہ اُسے اپنا ذکر کرنے کی' توفیق عطا فرما دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' موسیٰ بن یعقوب زمعی نامی راوی کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے' اور مختلف طرق سے منقول ہے' اور میرے علم کے مطابق یہ سند سب سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے' حسین بن عطاء کے حوالے سے' زید بن اسلم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اے چچا جان! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے' تو انہوں نے فرمایا' تم نے مجھ سے وہی بات کہی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی' تو (اس کے جواب میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اگر تم چاشت کی دو رکعت ادا کرلو' تو تمہارا نام ''غافلین'' میں نوٹ نہیں کیا جائے گا''...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے

مصنف کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق' یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے' امام بزار نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

1007 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا طلعت الشَّمْس من مطْلعهَا کهیئتها لصَلَاة الْعَصْر حِیْن تغرب من مغْربهَا فصلی رجل رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبع سَجدَات فَإِن لَهُ أجر ذٰلِكَ الْیَوْم وحسبته قَالَ وَکفر عَنهُ خطیئته وإثمه وَاَحْسبهُ قَالَ وَإِن مَاتَ من یَوْمه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَإِسْنَاده مقارب وَلَیْسَ فِیْ رُوَاته من ترك حَدِیْثه وَلَا أجمع علی ضعفه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سورج مشرق کی طرف سے نکلے اور اس مقام تک پہنچ جائے' جو غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے اس وقت اگر آدمی دو رکعت' چار سجدے ادا کر لے' تو اسے اس دن کا اجر ملتا ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اس کی خطاؤں اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے' (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند "مقارب" ہے اور اس کے راویوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کی نقل کردہ روایت کو متروک قرار دیا گیا ہو یا جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1008 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا یحافظ علی صَلَاة الضُّحَی اِلَّا أواب قَالَ وَهِی صَلَاة الْاَوَّابِینَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِی صَحِیْحِه وَقَالَ لم یُتَابع اِسْمَاعِیل بن عبد اللّٰه یَعْنِی ابْن زُرَارَة الرقی علی اتِّصَال هٰذَا الْخَبَر وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِی عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَة مُرْسلا وَرَوَاهُ حَمَّاد بن سَلَمَة عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَة قَوْله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"چاشت کی نماز کی حفاظت صرف "اوّاب" ہی کریں گے وہ فرماتے ہیں: یہ اوّابین کی نماز ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عبداللہ یعنی ابن زرارہ رقی کی اس روایت کے متصل ہونے کے بارے میں متابعت نہیں کی گئی ہے یہی روایت دراوردی نے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

1009 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة بَابا یُقَال لَهُ الضُّحَی فَاِذَا كَانَ یَوْم الْقِیَامَة نَادَی مُنَاد اَیْنَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یدیمون صَلَاة الضُّحَی هٰذَا بَابُكُمْ فادخلوه برحمة اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "ضحیٰ" ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جو باقاعدگی کے ساتھ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے یہ تمہارا (مخصوص) دروازہ ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

17 - التَّرْغِیْب فِیْ صَلَاة التَّسْبِیح

باب: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ترغیبی روایات

1010 - عَنْ عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاس بن عبد الْمطلب یَا عَبَّاس یَا عماه اَلا اُعْطِیك اَلا أمنحك اَلا أحبوك اَلا أفعل بك عشر خِصَال اِذا اَنْت فعلت ذٰلِكَ غفر اللّٰه لَكَ ذَنْبك اَوله وَآخِره وقدیمه وَحَدِیْثه وَخَطَاَهُ وعمده وصغیره و كبیره وسره وعلانیته عشر خِصَال اَن تصلی اَربع رَكْعَات تقْرَأ فِیْ كل رَكْعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وَسُورَة فَاِذَا فرغت من الْقِرَاءَة فِیْ اَوَّل

Marfat.com

رَكْعَة فَقل وَانت قَائِم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر خمس عشرَة مرّة ثُمَّ تركع فَتَقُوْلُ وَانت رَاكِع عشرا ثُمَّ ترفع رَاسك من الرُّكُوع فتقولها عشرا ثُمَّ تهوى سَاجدا فَتَقُوْلُ وَانت ساجد عشرا ثُمَّ ترفع رَاسك من السُّجُود فتقولها عشرا ثُمَّ تسجد فتقولها عشرا ثُمَّ ترفع رَاسك من السُّجُود فتقولها عشرا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ فِيْ كل رَكْعَة تفعل ذٰلِكَ فِيْ اَربع رَكْعَات وَاِن اسْتَطَعْت اَن تصليها فِيْ كل يَوْم مرّة فافعل فَاِن لم تستطع فَفِيْ كل جُمُعَة مرّة فَاِن لم تفعل فَفِيْ كل شهر مرّة فَاِن لم تفعل فَفِيْ كل سنة مرّة فَاِن لم تفعل فَفِيْ عمرك مرّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِن فِي الْقلب من هٰذَا الْاِسْنَاد شَيْئًا فَذكره ثُمَّ قَالَ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْم بن الحكم بن أبان عَنْ اَبِيْهِ عَن عِكْرِمَة مُرْسلا لم يذكر ابْن عَبَّاس

قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره فَلَو كَانَت ذنوبك مثل زبد الْبَحْر اَوْ رمل عالج غفر اللّٰه لَك . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِىَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة وأمثلها حَدِيْث عِكْرِمَة هٰذَا وَقد صَححهُ جمَاعَة مِنْهُم الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ الْآجُرِيّ وَشَيخنَا اَبُوْ مُحَمَّد عبد الرَّحِيْم الْمصْرِيّ وَشَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن الْمَقْدِسِي رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰى

وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بن اَبِىْ دَاوُد سَمِعت اَبِىْ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْ صَلَاة التَّسْبِيح حَدِيْث صَحِيْح غير هٰذَا وَقَالَ مُسلم بن الْحجَّاج رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يرْوى فِيْ هٰذَا الحَدِيْث اِسْنَاد أحسن من هٰذَا يَعْنِيْ اِسْنَاد حَدِيْث عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم قد صحت الرِّوَايَة عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علم ابْن عَمه هٰذِهِ الصَّلَاة ثُمَّ قَالَ حَدثنَا اَحْمد بن دَاوُد بِمصْر حَدثنَا اِسْحَاق بن كَامِل حَدثنَا اِدْرِيس بن يحيى عَن حَيْوَة بن شُرَيْح عَن يزِيْد بن اَبِىْ حبيب عَن نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَر بن اَبِىْ طَالب اِلٰى بِلَاد الْحَبَشَة فَلَمَّا قدم اعتنقه وَقبل بَيْن عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَلا أهب لَك اَلا أسرك اَلا أمنحك فَذكر الحَدِيْث ثُمَّ قَالَ هٰذَا اِسْنَاد صَحِيْح لَا غُبَار عَلَيْهِ

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَشَيْخه اَحْمد بن دَاوُد بن عبد الْغفار اَبُوْ صَالح الْحَرَّانِيّ ثُمَّ الْمصْرِيّ تكلم فِيْهِ غير وَاحِد من الْاَئِمَّة وَكذبه الدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ عکرمہ نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو کوئی عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ کوئی (اچھائی) نہ کروں؟ دس کام ہیں' اگر آپ انہیں کرلیں گے' تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے والے اور بعد والے' پرانے اور نئے' غلطی سے کیے گئے' جان بوجھ کر کیے گئے' صغیرہ اور کبیرہ' پوشیدہ اور علانیہ سب گناہ بخش دے گا' وہ دس خصال یہ ہیں کہ آپ چار رکعت ادا کریں' جن میں سے ہر ایک رکعت میں' سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کریں' جب آپ پہلی رکعت میں تلاوت کر کے فارغ ہو جائیں' تو آپ قیام کی حالت میں' یہ کلمات پندرہ مرتبہ

Marfat.com

پڑھیں: سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر پھر آپ رکوع میں چلے جائیں' پھر آپ رکوع کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ رکوع سے سراٹھائیں' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ سجدے میں جائیں اور سجدے کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ سجدے سے سراٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ دوبارہ سجدے میں جائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر سجدے سے سر کو اٹھائیں' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' تو ہر رکعت میں یہ پچھتر کلمات ہو جائیں گے' آپ اس طرح چار رکعت ادا کریں' اگر آپ سے ہو سکے' تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز ادا کریں' اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے' تو ہفتے میں اسے ایک مرتبہ ادا کر لیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ اسے ادا کر لیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو سال میں ایک مرتبہ اسے ادا کر لیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو اپنی زندگی میں ایک مرتبہ اسے ادا کر لیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: اگر یہ روایت مستند ہو' تو اس کی سند کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے' پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' اور یہ کہا ہے: اس روایت کو ابراہیم بن حکم بن ابان نے' اپنے والد کے حوالے سے' عکرمہ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر آپ کے گناہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں' یا ریت کے ذرات جتنے ہوں' تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کر دے گا''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت کئی حوالوں سے' صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' اور ان میں سب سے زیادہ بہتر روایت عکرمہ سے منقول یہ روایت ہے' جسے محدثین کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے' جن میں سے ایک حافظ ابوبکر آجری ہیں اور ہمارے شیخ ابومحمد عبدالرحیم مصری ہیں' اور ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن مقدسی ہیں۔

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں اس روایت کے علاوہ اور کوئی صحیح حدیث منقول نہیں ہے۔

امام مسلم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اس سے زیادہ عمدہ سند کے ساتھ روایت نہیں کی گئی' یعنی عکرمہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کی سند (سب سے بہتر ہے)۔

امام حاکم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مستند طور پر منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد کو اس نماز کی تعلیم دی تھی۔

پھر امام حاکم نے یہ بات بیان کی: احمد بن داؤد نے مصر میں' اسحاق بن کامل کے حوالے سے' ادریس بن یحییٰ کے حوالے سے حیوہ بن شریح کے حوالے سے' یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا' جب وہ وہاں سے تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

Marfat.com

گلے لگایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک چیز ہبہ نہ کروں؟ کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک عطیہ نہ دوں؟''...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' پھر امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند صحیح ہے' اس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان کے استاد احمد بن داؤد بن عبدالغفار حرانی ثم مصری ہیں' ان کے بارے میں کئی ائمہ نے کلام کیا ہے' اور امام دارقطنی نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے۔

1011 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاس يَا عَم اَلا أحبوك اَلا أنفعك اَلا أصلك قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فصل اَربع رَكْعَات تقْرَأ فِیْ كل رَكْعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وَسورَة فَإِذا انْقَضتْ الْقِرَاءَة فَقل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر خمس عشرَة مرّة قبل اَن تركع ثُمَّ اركع فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا قبل اَن تقوم فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ فِیْ كل رَكْعَة وَهِي ثَلَاثمِائَة فِیْ اَربع رَكْعَات فَلَو كَانَت ذنوبك مثل رمل عالج غفرها اللّٰه لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ لم يسْتَطع يَقُوْلهَا فِیْ كل يَوْم قَالَ قلها فِیْ كل جُمُعَة فَإِن لم تستطع فقلها فِیْ شهر حَتّٰى قَالَ فقلها فِیْ سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ كَانَ عبد اللّٰه بن الْمُبَارك يَفْعَلهَا وتداولها الصالحون بَعْضُهُمْ من بعض وَفِيْه تَقْوِيَة لِلْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْع انْتهى

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ اَبِیْ رَافع ثُمَّ قَالَ وَقد رأى ابْن الْمُبَارك وَغير وَاحِد من اَهْلِ الْعلم صَلَاة التَّسْبِيح وَذكروا الْفضل فِيْهِ

حَدثنَا اَحْمد بن عَبدة الضَّبِّيّ حَدثنَا اَبُو وهب قَالَ سَالت عبد اللّٰه بن الْمُبَارك عَن الصَّلَاة الَّتِیْ يسبح فِيْهَا قَالَ يكبر ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك وتبارك اسْمك وَتَعَالٰى جدك وَلَا اِلَه غَيْرك ثُمَّ يَقُوْلُ خمس عشرَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر ثُمَّ يتَعَوَّذ وَيقْرَأ بسم اللّٰه الرَّحْمٰن الرَّحِيم وفاتحة الْكتاب وَسورَة ثُمَّ يَقُوْلُ عشر مَرَّات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر ثُمَّ يرْكَع فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَأسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَأسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد الثَّانِيَة فيقولها عشرا يُصَلِّی اَربع رَكْعَات على هٰذَا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيحَة فِیْ كل رَكْعَة يبْدَأ فِیْ كل رَكْعَة بِخمْس عشرَة تَسْبِيحَة ثُمَّ يقْرَأ ثُمَّ يسبح عشرا فَإِن صلى لَيْلًا فَاَحَبَّ اَن يسلم فِیْ كل رَكْعَتَيْنِ وَاِن صلى نَهَارا فَإِنْ شَاءَ سلم وَاِنْ شَاءَ لم يسلم

قَالَ اَبُو وهب وَاَخْبرنِیْ عبد الْعَزِيز هُوَ ابْن اَبِیْ رزمة عَنْ عبد اللّٰه انه قَالَ يبْدَأ فِی الرُّكُوع بسبحان رَبِّی الْعَظِيْم وَفِی السُّجُود بسبحان رَبِّی الْاَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ يسبح التسبيحات

قَالَ اَحْمد بن عَبدة وَحدثنَا وهب بن زَمعَة قَالَ اَخبرنِیْ عبد الْعَزِيز وَهُوَ ابْن اَبِیْ رزمة قَالَ قُلْتُ لعبد

Marfat.com

اللّٰه بن الْمُبَارك اِن سَهَا فِيهَا أيسبح فِيْ سَجدَتي السَّهْو عشرا عشرا قَالَ لَا اِنَّمَا هِيَ ثلثمائة تَسْبِيحَة انْتهى مَا ذكره التِّرْمِذِيّ

قَالَ المملي الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذكره عَن عبد اللّٰه بن الْمُبَارك من صفتهَا مُوَافق لما فِيْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِيْ رَافع اِلَّا انه قَالَ يسبح قبل الْقِرَاءَة خمس عشرَة وَبعدهَا عشرا وَلَمْ يذكر فِيْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة تسبيحا وَفِيْ حديثهما اَنه يسبح بعد الْقِرَاءَة خمس عشرَة مرّة وَلَمْ يذكرَا قبلهَا تسبيحا ويسبح اَيْضًا بعد الرّفْع فِيْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة قبل اَن يَقُوْمُ عشرا

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچاجان! کیا میں آپ کو کچھ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ چار رکعت ادا کریں' جن میں سے ہر ایک رکعت میں' سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کریں' جب تلاوت مکمل ہو جائے' تو سبحان اللہ والحمدللہ و لاالہ الااللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھ لیں یہ رکوع میں جانے سے پہلے پڑھیں' پھر آپ رکوع میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' پھر آپ اپنا سر اٹھائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' پھر سجدے میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' پھر اپنا سر اٹھائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' پھر سجدے میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر اپنا سر اٹھائیں اور کھڑے ہونے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' تو ہر ایک رکعت میں یہ پچھتر کلمات ہوں گے اور چار رکعت میں یہ تین سو ہو جائیں گے' اگر آپ کے گناہ ریت کے ذروں کی مانند ہوں' تو اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کردے گا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جو شخص روزانہ انہیں پڑھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ ہفتے میں' ایک مرتبہ انہیں پڑھ لیں اگر آپ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے' تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ سال میں ایک مرتبہ اسے پڑھ لیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ترمذی' امام دار قطنی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک یہ عمل کرتے تھے اور صالحین نے بھی اسے اختیار کیا ہے' انہوں نے ایک دوسرے سے اسے روایت کیا ہے' اور اس میں مرفوع حدیث کی تقویت موجود ہے...... اُن کی بات' یہاں ختم ہوگئی۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے غریب ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن مبارک اور کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: صلوٰۃ التسبیح ادا کی جائے گی اور انہوں نے اس کی فضیلت کا ذکر کیا ہے۔

ابووہب بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں دریافت کیا' جس میں تسبیح پڑھی جاتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: آدمی تکبیر کہہ کر سبحانک اللّٰھم پڑھے گا' پھر پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ و لاالہ الااللہ واللہ اکبر پڑھے گا' پھر اعوذ باللہ پڑھے گا پھر بسم اللہ پڑھے گا سورۂ فاتحہ پڑھے گا اور ایک سورت پڑھے گا' پھر دس مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ و لاالہ الااللہ واللہ اکبر پڑھے گا' پھر رکوع میں جا کر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر اپنا سر اٹھائے گا اور یہ کلمات

Marfat.com

دس مرتبہ پڑھے گا' پھر سجدے میں جائے گا' اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر اپنا سر اٹھائے گا اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر دوسری مرتبہ سجدے میں جائے گا' اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' اسی طرح وہ چار رکعت ادا کرے گا' تو ایک رکعت میں یہ پچھتر تسبیحات ہوں گی' آدمی ہر رکعت کے آغاز میں پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر دس مرتبہ تسبیح پڑھے گا' اگر آدمی رات کے وقت یہ نماز ادا کرتا ہے' تو زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور اگر وہ دن کے وقت یہ نماز ادا کرتا ہے' تو اگر وہ چاہے' تو سلام پھیر دے اور اگر چاہے' تو سلام نہ پھیرے۔

ابو وہب بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز بن ابورزمہ نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: آدمی رکوع میں پہلے **سبحان ربی العظیم** پڑھے گا اور سجدے میں پہلے **سبحان ربی الاعلیٰ** پڑھے گا' یہ تین' تین مرتبہ پڑھے گا' پھر ان تسبیحات کو پڑھے گا۔

احمد بن عبدہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالعزیز بن ابورزمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: اگر آدمی کو اس نماز میں سہو ہو جاتا ہے' تو کیا وہ سجدہ سہو میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تین سو تسبیحات ہوں گی...... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی' جو امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے حافظ فرماتے ہیں: یہ چیز' جو انہوں نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' نماز کے طریقے کے بارے میں نقل کی ہے' یہ اس روایت کے مطابق ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی تلاوت سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے گا اور تلاوت کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا' انہوں نے جلسہ استراحت میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا' جبکہ ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے کہ آدمی تلاوت کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے گا انہوں نے تلاوت سے پہلے تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا' کہ آدمی جلسہ استراحت میں' اُٹھنے کے بعد اور کھڑے ہونے سے پہلے تسبیح پڑھے گا۔

1012 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ اَبِىْ حباب الْكَلْبِيّ عَنْ اَبِىْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُعْطِيك الا أحبوك فَذكر الحَدِيْثِ بِالصّفةِ الَّتِى رَوَاهَا التِّرمِذِىّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا يُوَافق مَا رويناهُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك وَرَوَاهُ قُتَيْبَة عَنْ سَعِيْد عَن يحيى بن سليم عَن عمرَان بن مُسْلِم عَنْ اَبِى الجوزاء قَالَ نزل عَلَيّ عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ فَذكر الحَدِيْثِ وَخَالفهُ فِى رَفعه اِلَى النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر التسبيحات فِىْ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَة اِنَّمَا ذكرهَا بعْدهَا ثُمَّ ذكر جلْسَة الاِسْتِرَاحة كَمَا ذكرهَا سَائِر الروَاة انْتهى

قَالَ الْحَافِظ جُمْهُور الروَاة على الصّفة الْمَذْكُورَة فِىْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِى رَافع وَالْعَمَل بهَا اَوْلى اِذْ لَا يَصح رفع غَيرِهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام بیہقی نے' ابوحباب کلبی کے حوالے سے' ابوجوزاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث

Marfat.com

ذکر کی ہے' جو اس طریقے کے مطابق ہے' جسے امام ترمذی نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کیا ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس طریقے کے مطابق ہے' جو ہم نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت قتیبہ نے سعید کے حوالے سے' یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' عمران بن مسلم کے حوالے سے' ابوجوزاء سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میرے ہاں ٹھہرے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' البتہ انہوں نے اس حدیث کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہونے کے حوالے سے اس سے مختلف نقل کیا ہے' اور تلاوت کے آغاز میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے تسبیح کا ذکر تلاوت کے بعد کیا ہے' اور پھر انہوں نے جلسہ استراحت کا بھی ذکر کیا ہے' جس طرح باقی تمام راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: جمہور راویوں نے وہی طریقہ نقل کیا ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہے' اواس روایت پر عمل کرنا' زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس کے علاوہ کسی اور روایت کا مرفوع ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1013 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا غُلَام اَلا أحبوك اَلا أنحلك اَلا أُعْطِيك قَالَ قُلْتُ بَلٰى بِاَبِىْ اَنْت وَأمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَظَنَنْت انه سيقطع لى قِطْعَة من مَال فَقَالَ لى اَربع رَكْعَات تصليهن -فَذكر الحَدِيْثِ كَمَا تقدم وَقَالَ فِىْ آخِره :

فَإِذَا فرغت قلت بعد التَّشَهُّد وَقبل السَّلَام :اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسالك توفيق اَهْلِ الْهدى وأعمال اَهْلِ الْيَقِين ومناصحة اَهْلِ التَّوْبَة وعزم اَهْلِ الصَّبْر وجد اَهْلِ الخشية وَطلب اَهْلِ الرَّغْبَة وَتعبد اَهْلِ الْوَرع وعرفان اَهْلِ العلم حَتّٰى أخافك اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسالك مَخَافَة تحجزنى عَن مَعَاصِيك حَتّٰى أعمل بطاعتك عملا أستحق بِهِ رضاك وَحَتّٰى أناصحك بِالتَّوْبَةِ خوفًا مِنْك وَحَتّٰى أخْلص لَك النَّصِيحَة حبا لَك وَحَتّٰى أتوكل عَلَيْك فِى الْاُمُور حسن ظن بك سُبْحَانَ خَالق النُّور فَإِذَا فعلت ذٰلِكَ يَا ابْن عَبَّاس غفر اللّٰه لَكَ ذنوبك كلهَا صغيرها وكبيرها وقديمها وحديثها وسرها وعلانيتها وعمدها وخطأها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِيهِ اَيْضًا عَنْ اَبِى الجوزاء قَالَ قَالَ لى ابْن عَبَّاس يَا اَبَا الجوزاء اَلا أحبوك اَلا أعلمك اَلا أُعْطِيك قلت بَلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى اَربع رَكْعَات فَذكر نَحْوه بِاخْتِصَار وَإسْنَاده واه وَقد وَقع فِىْ صَلَاة التَّسْبِيح كَلَام طَوِيل وَخلاف منتشر ذكرته فِىْ غير هٰذَا الْكتاب مَبْسُوطا وَهٰذَا كتاب ترغيب وترهيب وَفِيْمَا ذكرته كِفَايَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' جی ہاں! یارسول اللہ! راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی زمین وغیرہ عطا کریں گے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چار رکعت ادا کرو...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو پہلے گزر چکی ہے' البتہ انہوں نے

Marfat.com

اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ' تو تم تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے اہل ہدایت کی سی توفیق' اہل یقین کے سے اعمال' اہل توبہ کی سی خیر خواہی' اہل صبر کی سی پختہ کاری' اہل خشیت کی سی کوشش' اہل رغبت کی سی طلب' پرہیز گاروں کی سی عبادت' اہل علم کے سے عرفان کا سوال کرتا ہوں' تاکہ میں تیرا خوف رکھوں' اے اللہ! میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے گناہوں کے ارتکاب سے روک دے' تاکہ میں تیری فرمانبرداری پر عمل کر سکوں' اور اس کے ذریعے تیری رضامندی کا مستحق ہو جاؤں' اور میں تیری بارگاہ میں خالص توبہ کر سکوں' جو تیرے خوف کی وجہ سے ہو' اور میں تیرے لئے خالص طور پر خیر خواہی رکھوں' جو تیری محبت کی وجہ سے ہو' یہاں تک کہ میں تمام امور میں تجھ پر توکل کروں' تیرے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے' پاک ہے' وہ ذات جس نے نور کو پیدا کیا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اے ابن عباس! جب تم ایسا کر لو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کی' چھوٹے' بڑے' پرانے' نئے' پوشیدہ' علانیہ' جان بوجھ کر کیے گئے' غلطی سے کیے گئے' (یعنی) تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت ابوجوزاء کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اے ابوجوزاء! کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص چار رکعت ادا کرے''۔

اس کے بعد راوی نے' حسب سابق روایت مختصر طور پر نقل کی ہے' تاہم اس روایت کی سند ''واہی'' ہے' صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں طویل کلام کیا گیا ہے' اور اس کے بارے میں بہت اختلاف بھی پھیلا ہوا ہے' جسے میں نے کسی اور کتاب میں' زیادہ وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے' یہ کتاب کیونکہ ترغیبی اور ترہیبی روایات کے بارے میں ہے' اس لئے میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

1014 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أم سليم غَدَتْ على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِمنِيْ كَلِمَات اقولهن فِيْ صَلَاتي فَقَالَ كبرى الله عشرا وسبحيه عشرا واحمديه عشرا ثُمَّ سَلِيْ مَا شِئْت يَقُوْلُ نَعَمْ نعم ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کلمات کے بارے میں بتائیے' جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو' دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو' پھر تم جو چاہو' دعا مانگو' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! جی ہاں! (یعنی وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا)''

Marfat.com

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

18 - التَّرْغِيب فِي صَلَاة التَّوْبَة

باب: نمازِ توبہ سے متعلق ترغیبی روایات

1015 - عَنْ اَبِیْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يُذنب ذَنبا ثُمَّ يَقُوْمُ فيتطهر ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفر اللّٰه اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة (وَالَّذِيْنَ اِذا فعلوا فَاحِشَة اَوْ ظلمُوا أنفسهم ذكرُوا اللّٰه) آل عمران اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَذكره ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ بِغَيْر اِسْنَاد وَذكر فِيْهِ الرَّكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے' پھر وہ اُٹھ کر وضو کرے' پھر نماز ادا کرے' پھر مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت کی:

''جب وہ کسی برائی کا ارتکاب کرتے ہیں' یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں'' - یہ آیت کے آخر تک ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''پھر وہ دو رکعت ادا کرے''۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر ذکر کی ہے' انہوں نے اس میں دو رکعت کا ذکر کیا ہے۔

1016 - وَعَنِ الْحسن يَعْنِي الْبَصْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أذنب عبد ذَنبا ثُمَّ تَوَضَّأ فَاَحسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلٰى بَرَاز من الْاَرْض فصلى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ واستغفر اللّٰه من ذٰلِكَ الذَّنب اِلَّا غفره اللّٰه لَهُ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا

قَوْلِهِ الْبَرَاز بِكَسْر الْبَاء وَبعدهَا رَاء ثُمَّ ألف ثُمَّ زَاي هُوَ الْاَرْض الفضاء

❀❀ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے' پھر وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کسی کھلی جگہ پر جا کر وہاں دو رکعت ادا کرے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''البراز'' میں 'ب' پر زیر ہے' اور اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ا' ہے' پھر 'ز' ہے' اس سے مراد کھلی جگہ ہے۔

Marfat.com

1017 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اصبح رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّيْ دخلت الْجَنَّة البارحة فَسمعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اذنبت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَمَا اصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّأت عِنْدهَا وَصليت رَكْعَتَيْنِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اذنبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں میں مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہوں تو دو رکعت ادا کر لیتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوتا ہے تو میں اسی وقت وضو کر کے دو رکعت ادا کر لیتا ہوں''۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں جب بھی گناہ کروں''۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

19 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْحَاجة و دعائها

باب: نمازِ حاجت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اُس کی دعا کا بیان

1018 - عَن عُثْمَان بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اعمى اَتى اِلى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يكْشف لي عَن بَصرِي قَالَ اَوْ ادعك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قد شقّ عَلَيّ ذهَاب بَصرِي قَالَ فَانْطَلق فَتَوَضَّأ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسأَلك واتوجه اِلَيْك بنبيي مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ اتوجه اِلى رَبِّي بك اَن يكْشف لي عَن بَصرِي اللّٰهُمَّ شفعه فِيْ وشفعني فِيْ نَفسِي فَرجع وَقد كشف اللّٰه عَن بَصَره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَلَيْسَ عِنْد التِّرْمِذِيّ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ اِنَّمَا قَالَ فَامره اَن يتَوَضَّأ فَيحسن وضوء ه ثُمَّ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاء فَذكره بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ فِي الدَّعْوَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكر فِيْ اَوله قصَّة وَهُوَ اَن رجلا كَانَ يخْتَلف اِلى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَاجَة لَهُ وَكَانَ عُثْمَان لَا يلْتَفت اِلَيْهِ وَلَا ينظر فِيْ حَاجته فلقي عُثْمَان بن حنيف

حدیث 1018: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب فی دعاء الضیف' حدیث: 3587' سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی صلاة الحاجة - حدیث: 1381' المستدرك علی الصحیحین للحاکم - من کتاب صلاة التطوع' فأما حدیث عبد الله بن فروخ - حدیث: 1114' السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب عمل الیوم واللیلة' ذکر حدیث عثمان بن حنیف - حدیث: 10097' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث عثمان بن حنیف - حدیث: 16924' مسند عبد بن حمید - عثمان بن حنیف' حدیث: 381' المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه طاهر' حدیث: 509' المعجم الکبیر للطبرانی - باب من اسمه عمر' من اسمه عثمان - ما أسند عثمان بن حنیف' حدیث: 8190

Marfat.com

فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَان بن حنيف ائتِ الميضاة فَتَوَضَّأ ثُمَّ ائتِ الْمَسْجِد فصل فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالُك وأتوجه اِلَيْك بنبينا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِی الرَّحْمَة يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ أتوجه بك اِلٰی رَبِّی فَيَقْضِی حَاجَتِی وتذكر حَاجَتك ورح اِلَیّ حَتّٰی أروح مَعَك فَانْطَلق الرجل فصنع مَا قَالَ لَهُ ثُمَّ اَتٰی بَاب عُثْمَان فَجَاء البواب حَتّٰی اَخذ بِيَدِهٖ فَاَدْخلهُ علی عُثْمَان بن عَفَّان فأجلسه مَعَه علی الطنفسة وَقَالَ مَا حَاجَتك فَذكر حَاجَته فقضاها لَهُ ثُمَّ قَالَ مَا ذكرت حَاجَتك حَتّٰی كَانَت هٰذِهِ السَّاعَة وَقَالَ مَا كَانَت لَك من حَاجَة فائتنا ثُمَّ اِن الرجل خرج من عِنْده فلقی عُثْمَان بن حنيف فَقَالَ لَهُ جَزَاك اللّٰه خيرا مَا كَانَ ينظر فِیْ حَاجَتِی وَلَا يلْتَفت اِلَیّ حَتّٰی كَلمته فِیْ فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف وَاللّٰه مَا كَلمته وَلٰكِن شهِدت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رجل ضَرِيْر فَشَكَا اِلَيْهِ ذهَاب بَصَره فَقَالَ لَهُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تصبر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لی قَائِد وَقد شقّ عَلَیّ فَقَالَ لَهُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائتِ الميضاة فَتَوَضَّأ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ادْع بِهٰذِهِ الدَّعْوَات فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف فَوَاللّٰهِ مَا تفرقنا وَطَالَ بنَا الحَدِيْث حَتّٰی دخل علينا الرجل كَاَنَّهٗ لم يكن بِهٖ ضرّ قطّ . قَالَ الطَّبَرَانِی بعد ذكر طرقه والْحَدِيْث صَحِيْح

الطنفسة مُثَلّثَة الطَّاء وَالْفَاء اَيْضًا وَقد تفتح الطَّاء وتكسر الْفَاء اسْم للبساط وَتطلق علی حَصِير من سعف يكون عرضه ذِرَاعا

❀❀ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا کردے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس کو ترک کردوں؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بینائی کی رخصتی میرے لئے بہت گراں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ' وضو کرو' پھر دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے' جو رحمت والے نبی ہیں' تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں' آپ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ مجھے بینائی عطا کردے' اے اللہ! میرے بارے میں' اُن کی شفاعت کو قبول فرما' اور میری ذات کے بارے میں میری سفارش (یعنی دعا) کو قبول فرما''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب وہ شخص واپس آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بینائی عطا کردی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''پھر تم دو رکعت ادا کرو'' اس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ دعا کرے'' اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' یہ روایت امام

Marfat.com

ترمذی نے دعاؤں سے متعلق باب میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اورانہوں نے اس سے پہلے' ایک واقعہ نقل کیا ہے' جو یہ ہے:

''ایک شخص' اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہا (جو اس وقت خلیفہ وقت تھے) لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اوراس کی ضرورت کو پورانہیں کیا' اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو اس نے اُن کے سامنے یہ صورت حال پیش کی' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم وضو کے برتن کے پاس جا کروضو کرو پھر مسجد میں جا کر اس میں دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اوراپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے' تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' جو رحمت والے نبی ہیں' اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے وسیلے سے' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' تا کہ وہ میری حاجت پوری کردے''۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) پھراس کے بعد' تم اپنی حاجت کا ذکر کرنا' پھر میرے پاس آنا میں تمہارے ساتھ جاؤں گا' وہ شخص گیا' اس نے یہ عمل کیا' جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا تھا' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان آیا اوراس نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا' اوراسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا اور دریافت کیا: تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے اپنی حاجت ذکر کی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پورا کیا' پھر وہ بولے: تم نے اپنی ضرورت کا ذکر ہی نہیں کیا یہاں تک کہ یہ وقت ہوگیا' پھر انہوں نے فرمایا: جب بھی تمہیں کوئی کام ہو' تو میرے پاس آجانا' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں سے نکلا' اُس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو اس نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے' وہ صاحب جو کبھی میری حاجت کی طرف' توجہ نہیں کرتے تھے اور میری طرف التفات نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ نے ان کے ساتھ میرے بارے میں بات چیت کی (تو انہوں نے میرا یہ کام کیا)' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) البتہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص جو نابینا تھا' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بینائی کی رخصتی کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم صبر کرلو! (تو یہ زیادہ بہتر ہے) اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ساتھ لے کر چلنے والا کوئی نہیں ہے' اور یہ بات میرے لئے بہت گراں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم وضو کے برتن کے پاس جاؤ' وضو کرو' پھر دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو (پھر دعا کے وہی کلمات ہیں' جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اس شخص کو بتا چکے تھے)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! ابھی وہ وہاں سے اٹھ کر گئے نہیں تھے' اور زیادہ بات چیت بھی نہیں کی تھی' وہ شخص پھر ہمارے پاس آیا' تو یوں لگ رہا تھا' جیسے اسے (بینائی کی رخصتی کی) تکلیف لاحق ہی نہیں ہوئی تھی''۔

امام طبرانی نے' اس روایت کے طرق ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

Marfat.com

''طنفسہ'' میں 'ط' ہے' پھر 'ف' ہے' 'ط' پر کبھی 'زبر' بھی پڑھی گئی ہے' اور 'ف' پر 'زیر' بھی پڑھی گئی ہے' یہ بچھونے کے لئے استعمال ہوتا ہے' بعض اوقات اس کا اطلاق سعف سے بنی ہوئی چٹائی پر بھی ہوتا ہے' جس کی چوڑائی ایک بالشت ہوتی ہے۔

1019 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى اَوْفى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت لَهُ اِلَى اللّٰه حَاجَة اَوْ اِلَى اَحَد من بنى آدم فَلْيَتَوَضَّأ وليحسن الْوضُوء وليصل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ليثن على الله وَليصل على النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ليقل لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب الْعَرْش الْعَظِيم الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين اَسأَلك مُوجبَات رحمتك وعزائم مغفرتك وَالْغنيمَة من كل بر والسلامة من كل اِثْم لَا تدع لى ذَنبا اِلَّا غفرته وَلَا هما اِلَّا فرجته وَلَا حَاجَة هِيَ لَك رضَا اِلَّا قضيتها يَا أرْحم الرَّاحِمِينَ

رَوَاه التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ فَايِد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِى الورقاء عَنهُ وَزَاد ابْن مَاجَه بعد قَوْله يَا أرْحم الرَّاحِمِينَ ثُمَّ يسْأَل من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا شَاءَ فَاِنَّهُ يقدر

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِاخْتِصَار ثُمَّ قَالَ أخرجته شَاهدا وفايد مُسْتَقِيم الحَدِيْثِ وَزَاد بعد قَوْلِهِ وعزائم مغفرتك والعصمة من كل ذَنب . قَالَ الْحَافِظ فَايِد مَتْرُوك روى عَنهُ الثِّقَات وَقَالَ ابْن عدى مَعَ ضعفه يكْتب حَدِيثه

❀❀ حضرت عبداللہ ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو' یا کسی انسان کے ساتھ کوئی کام ہو' تو اسے وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرنا چاہیے' پھر دو رکعت ادا کرنی چاہییں' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہیے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے' پھر یہ کلمات پڑھنے چاہییں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار ہے' کرم کرنے والا ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے اُن چیزوں کا سوال کرتا ہوں' جو تیری رحمت کو واجب کر دیں' اور تیری مغفرت کو پختہ کر دیں' اور ہر نیکی کے حوالے سے غنیمت کا' اور ہر برائی سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں' تو میرے ہر گناہ کی مغفرت کر دے' اور ہر پریشانی کو ختم کر دے' اور جو بھی کام تیری رضامندی کا ہو' اسے پورا کر دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ روایت فاید بن عبدالرحمٰن بن ابو ورقاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے روایت کے یہ الفاظ: ''یاارحم الراحمین'' کے بعد یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پھر وہ شخص' اپنی دنیا یا آخرت سے متعلق' جس بھی معاملے کے بارے میں' چاہے دعا کرے' وہ چیز اُسے نصیب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس کا ایک شاہد بھی نقل کیا ہے: فاید نامی راوی ''مستقیم الحدیث'' ہے' البتہ انہوں نے متن کے الفاظ یہ نقل کیے ہیں:

Marfat.com

''تیری مغفرت کو پختہ کرنے والی اور ہر گناہ سے بچاؤ والی چیز کا (سوال کرتا ہوں)''۔

حافظ کہتے ہیں: فاید نامی راوی متروک ہے' ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی فرماتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

1020 - وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثٍ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفظِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيّ اَلا أعلمك دُعَاءِ اِذا اَصَابَكَ غم اَوْ هم تَدْعُو بِهِ رَبك فيستجاب لَكَ بِاِذن اللّٰه ويفرج عَنْكَ تَوَضَّأ وصل رَكْعَتَيْنِ وَاحْمَدُ اللّٰه وأثن عَلَيْهِ وصل على نبيك واستغفر لنفسك وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اَنْت تحكم بَيْنَ عِبَادك فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه الْعلى الْعَظِيْم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب السَّمَوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين اَللّٰهُمَّ كاشف الْغم مفرج الْهم مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين اِذا دعوك رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ورحيمهما فارحمني فِيْ حَاجَتِي هٰذِهٖ بقضائها ونجاحها رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

❀❀ صبہانی نے یہ حدیث' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں؟ کہ جب بھی تمہیں کوئی غم' یا پریشانی لاحق ہو' اور پھر تم اس کے ذریعے' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کرو' تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تمہاری دعا قبول ہو' اور وہ پریشانی تم سے ختم ہو جائے' تم وضو کر کے دو رکعت ادا کرو' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' اس کی ثناء بیان کرو' اپنے نبی پر درود بھیجو' اپنے لئے اور مومن مردوں اور مومن خواتین کے لئے دعائے مغفرت کرو! پھر یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو اپنے بندوں کے درمیان' اُس چیز کے بارے میں فیصلہ کرے گا' جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بلند و برتر ہے اور عظمت کا مالک ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار اور معزز ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے' اور عظیم عرش کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اے اللہ! غم کو پرے کرنے والے! پریشانی کو ہٹا دینے والے! پریشان لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے! جب وہ تجھ سے دعا کرتے ہیں' اے دنیا اور آخرت والے رحمان! اور اِن دونوں والے رحیم! تو میری حاجت کو پورا کر کے' اس کی کامیابی کی صورت میں' مجھ پر رحم فرما! ایسی رحمت' جو مجھے تیرے علاوہ' اور کسی کی بھی رحمت سے' بے نیاز کر دے''۔

1021 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَيْ عشرَة رَكْعَة تصليهن من لَيل اَوْ نَهَار وتتشهد بَيْنَ كل رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا تشهدت فِيْ آخر صَلَاتك فأثن على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وصل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واقرأ وَاَنت ساجد فَاتِحَة الْكتاب سبع مَرَّات وَآيَة الْكُرْسِيّ سبع مَرَّات وَقل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّي اسالك بمعاقد الْعِزّ من عرشك ومنتهى الرَّحْمَة من كتابك واسمك الْاَعْظَم وَجدك الْاَعْلٰى وكلماتك التامة ثُمَّ سل

Marfat.com

حَاجَتكَ ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسكَ ثُمَّ سلم يَمِينا وَشمَالًا وَلَا تعلموها السُّفَهَاء فَإِنَّهُم يَدْعُونَ بهَا فيستجابون

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ قَالَ اَحْمد بن حَرْب قد جربته فَوَجدته حَقًّا وَقَالَ إِبْرَاهِيم بن عَليّ الدبيلي قد جربته فَوَجدته حَقًّا وَقَالَ الْحَاكِم قَالَ لنا اَبُوْ زَكَرِيَّا قد جربته فَوَجدته حَقًّا

قَالَ الْحَاكِم قد جربته فَوَجدته حَقًّا . تفرد بِهِ عَامر بن خِدَاش وَهُوَ ثِقَة مَأْمُون انْتهى

قَالَ الْحَافِظ أما عَامر بن خِدَاش هٰذَا هُوَ النَّيْسَابُورِي

قَالَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن كَانَ صَاحب مَنَاكِير وَقد تفرد بِهِ عَن عمر بن هَارُوْن الْبَلْخِي وَهُوَ مَتْرُوك مُتَّهم أثنى عَلَيْهِ ابْن مهْدي وَحده فِيمَا أَعْلَمُ والاعتماد فِيْ مثل هٰذَا على التجربة لَا على الْإِسْنَاد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بارہ رکعات ہیں' جنہیں تم رات یا دن میں' کسی بھی وقت ادا کرو گے' تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے' پھر جب تم نماز کا آخری تشہد پڑھ لو' تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو' پھر سجدے کی حالت میں' تم سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھو' سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھو' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

اس کے بعد تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے' تیرے عرش کے غلبے کی گرہوں کے واسطے سے' اور تیری کتاب میں سے رحمت کی آخری حد کے واسطے سے' تیرے اسم اعظم کے واسطے سے' تیرے بلند مرتبے کے واسطے سے' تیرے مکمل کلمات کے واسطے سے دعا کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) پھر تم اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرو' پھر تم اپنا سر اٹھاؤ' دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دو! یہ چیز بے وقوفوں کو تعلیم نہ دینا' کیونکہ وہ دعائیں کریں گے اور اُن کی دعائیں قبول ہوں گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن حرب فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا ہے' اور اسے ٹھیک پایا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن علی دبیلی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے' اور اسے ٹھیک پایا ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: ابوزکریا نے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے' اور میں نے بھی اسے ٹھیک پایا' امام حاکم کہتے ہیں: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور میں نے بھی اسے ٹھیک پایا۔

یہ روایت نقل کرنے میں عامر بن خداش نامی راوی منفرد ہے' لیکن یہ ثقہ اور مامون ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک عامر بن خداش کا تعلق ہے' تو وہ نیشاپوری ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے' عمر بن ہارون بلخی نے اس کے حوالے سے کچھ انفرادی

Marfat.com

روایات نقل کی ہے' اور یہ راوی متروک اور متہم ہے' میرے علم کے مطابق صرف ابن مہدی نے' اس کی تعریف بیان کی ہے' اس نوعیت کی صورت حال میں اعتماد' تجربہ پر کیا جائے گا' سند پر نہیں کیا جائے گا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1022 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ نِی جبرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام بدعوات فَقَالَ إِذا نزل بك اَمر من اَمر دنياك فقدمهن ثُمَّ سل حَاجَتك يَا بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض يَا ذَا الْجلَال وَالْإِكْرَام يَا صريخ المستصرخين يَا غياث المستغيثين يَا كاشف السوء يَا أَرْحم الرَّاحِمِينَ يَا مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين يَا اِلٰه الْعَالمين بك أنزل حَاجَتي وَاَنت أَعْلَمُ بهَا فاقضها

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ وَفِیْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَله شَوَاهِد كَثِيرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرئیل میرے پاس کچھ دعائیں لے کر آئے اور بولے: جب آپ کو دنیا کے کسی معاملے سے متعلق کوئی پریشانی لاحق ہو' تو آپ پہلے اِن کلمات کو پڑھیں' پھر اپنی حاجت بیان کریں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے جلال اور اکرام والے! اے چیخ و پکار کرنے والوں کے مددگار! اے مدد مانگنے والوں کے مددگار! اے برائی کو ختم کرنے والے! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے پریشان حال لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے! اے تمام جہانوں کے معبود! تیری مدد سے' میں اپنی ضرورت پوری کرنا چاہتا ہوں' تو اِس کے بارے میں زیادہ جانتا ہے' پس تو اس کو پورا کردے''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں' ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

20 - التَّرْغِيْب فِیْ صَلَاة الاستخارة وَمَا جَاءَ فِیْ تَركهَا

باب: نمازِ استخارہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کو ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1023 - عَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة ابْن آدم استخارته اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَزَاد وَمَنْ شقوة ابْن آدم تَركه استخارة اللّٰه

وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَلَفظه من سَعَادَة ابْن آدم كَثْرَة استخارة اللّٰه تَعَالٰی وَرضَاهُ بِمَا قضى اللّٰه لَهُ وَمَنْ شقاوة ابْن آدم تَركه استخارة اللّٰه تَعَالٰى وَسخطه بِمَا قضى اللّٰه لَهُ

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن اَبِیْ حميد وَلَيْسَ بِالْقَوِیّ عِنْد اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَعَادَة الْمَرْء استخارته ربه وَرضَاهُ بِمَا قضى وَمَنْ شقاء الْمَرْء تَركه الاستخارة وَسخطه بعد الْقَضَاء

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب والأصبهانی بِنَحْوِ الْبَزَّار

Marfat.com

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے''۔
یہ روایت امام احمد' امام ابو یعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''اور آدمی کی بدبختی میں' یہ بات بھی شامل ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کر دے''۔
امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت استخارہ کرے' اور اس کے فیصلے پر راضی رہے' اور آدمی کی بدبختی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں جو فیصلہ دیا ہو' اس پر ناراض ہو''۔
امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس روایت سے' صرف محمد بن ابوحمید سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں' اور یہ راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔
یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے استخارہ کرے' اور پروردگار کے فیصلے سے راضی رہے' اور آدمی کی بدبختی میں' یہ بات شامل ہے کہ وہ استخارہ کو ترک کرے اور تقدیر کے فیصلے پر ناراض ہو''۔
یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں اور اصبہانی نے' امام بزار کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1024 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنا الاستخارة فِي الْاُمُور كلهَا كَمَا يعلمنَا السُّورَة من الْقُرْآن يَقُوْلُ إِذا هم اَحَدُكُمْ بِالْاَمر فليركع رَكْعَتَيْنِ من غير الْفَرِيضَة ثُمَّ ليقل اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك
وَاَسَاَلك من فضلك الْعَظِيْم فَاِنَّك تقدر وَلَا أقدر وَتعلم وَلَا أَعْلَمُ وَاَنت علام الغيوب اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن هٰذَا الْاَمر خير لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة اَمرِي اَوْ قَالَ عَاجل اَمرِي وآجله فاقدره لي ويسره لي ثُمَّ بَارك لي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن هٰذَا الْاَمر شَرّ لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة اَمرِي اَوْ قَالَ عَاجل اَمرِي وآجله فاصرفه عني واصرفني عَنهُ واقدر لي الْخَير حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أرضني بِهِ . قَالَ ويسمي حَاجته
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں' استخارہ کرنے کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:
''جب کسی شخص کو کسی معاملے میں' کوئی پریشانی لاحق ہو' تو اسے فرض نماز کے علاوہ دو رکعت (نفل) ادا کرنی چاہئیں' اور پھر یہ دعا کرنی چاہیے:

Marfat.com

''اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق' تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں' اور تیری قدرت کے مطابق' تیری مدد مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں' کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے' اور میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم رکھتا ہے' اور میں علم نہیں رکھتا' تو علام الغیوب ہے' اے اللہ! اگر تو یہ علم رکھتا ہے کہ یہ معاملہ میرے دین' میری زندگی' اور میرے انجام کے اعتبار سے' میرے حق میں بہتر ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جلد یا بدیر انجام کے حوالے سے' میرے حق میں زیادہ بہتر ہے' تو اسے میرے لئے مقدر کر دے' اور اسے میرے لئے آسان کر دے' اور پھر اس میں میرے لئے برکت رکھ دے' اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے حق میں' میرے دین' میری زندگی' میری آخرت (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے معاملے کے جلد یا بدیر انجام میں' میرے حق میں برا ہے' تو اِسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اِس سے پھیر دے' اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے' خواہ وہ جہاں بھی ہو' اور مجھے اُس سے راضی کر دے''
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر آدمی اپنی حاجت کا ذکر کرے۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيْب فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَة وَالسَّعْي اِلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ فضل يَوْمهَا وساعتها

باب: جمعہ کی نماز اور اس کی طرف جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جمعہ کے دن اور اس میں موجود مخصوص گھڑی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1025 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَة فاستمع وأنصت غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَمَنْ مس الْحَصَا فَقَدْ لَغَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجه

لَغَا قِيْلَ مَعْنَاهُ خَابَ من الْأجر وَقِيْلَ اَخطَأ وَقِيْلَ صَارَت جمعته ظهرا وَقِيْلَ غير ذٰلِك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کی نماز کے لئے آئے پھر غور سے (خطبہ سنے) اور خاموش رہے تو اس شخص کے اُس جمعہ اور دوسرے (یعنی اگلے) جمعہ کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور مزید تین دن کے (گناہوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے) اور جو شخص اس دوران کنکریوں کو مس کرے تو اس نے لغو حرکت کی''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس نے لغو حرکت کی'' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: اُسے اجر نصیب نہیں ہوگا ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے غلطی کی ایک قول یہ ہے اس کا مطلب یہ ہے اس کا جمعہ ظہر کی نماز میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ایک قول اس کے علاوہ ہے۔

1026 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة ورمضان اِلٰی رَمَضَان مكفرات مَا بَيْنهُنَّ اِذا اجْتنبت الْكَبَائِر . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 1025: صحیح مسلم - کتاب الجمعة' باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة - حدیث: 1465' سنن أبی داود - کتاب الصلاة' تفریع أبواب الجمعة - باب فضل الجمعة' حدیث: 899

Marfat.com

''پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک' درمیان میں ہونے والے (گناہوں) کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1027 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من حَدِيْثِ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَة كَفَّارَة لما بَيْنهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَة الَّتِيْ تَلِيهَا وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَذٰلِكَ بِاَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الْاَنْعَام

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ' اُس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان تک' اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص نیکی کرتا ہے' تو اس کا (اجر) دس گنا ملتا ہے''۔

1028 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس هن عملهن فِيْ يَوْم كتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاح اِلَى الْجُمُعَة وَأَعْتق رَقَبَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' اگر کوئی شخص انہیں ایک دن میں ادا کر لے' تو اللہ تعالیٰ اس کے جنتی ہونے کو نوٹ کر لیتا ہے' جو بیمار کی عیادت کرے' جنازے میں شریک ہو' روزہ رکھے' جمعہ کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1029 - وَعَنْ يزِيْد بن اَبِيْ مَرْيَم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَة بن رِفَاعَة بن رَافع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنا اَمْشِي اِلَى الْجُمُعَة فَقَالَ أبشر فَإِن خطاك هٰذِهِ فِيْ سَبِيْل اللّٰه سَمِعت اَبَاعبس يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغبرت قدماه فِيْ سَبِيْل اللّٰه فهما حَرَام على النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ

وَعِنْده قَالَ عَبَايَة أدركني اَبُوْ عبس وَاَنا ذَاهب اِلَى الْجُمُعَة فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِيْ سَبِيْل اللّٰه حرمه اللّٰه على النَّار

وَفِيْ رِوَايَة مَا اغبرت قدما عبد فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَتَمَسهُ النَّار وَلَيْسَ عِنْدهُ قَول عَبَايَة ليزِيْد

❀❀ یزید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: عبایہ بن رفاعہ بن رافع کی مجھ سے ملاقات ہوئی' میں اس وقت جمعہ کے لئے چلتا ہوا جا رہا تھا' انہوں نے فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو! کہ تمہارے یہ قدم' اللہ کی راہ میں ہیں' کیونکہ میں نے حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں تو وہ دونوں پاؤں جہنم کے لئے حرام ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: عبایہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں اس وقت جمعہ کے لئے جا رہا تھا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے لئے حرام قرار دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس بھی بندے کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں تو اسے آگ نہیں چھوئے گی''

اس روایت میں عبایہ کا یزید کو یہ بات بتانے کا ذکر نہیں ہے۔

1030 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسّ من طيب اِن كَانَ عِنْده وَلبس من أحسن ثِيَابه ثُمَّ خرج حَتّٰى يَاتِيَ الْمَسْجِد فيركع مَا بدا لَهُ وَلَمْ يؤذ اَحَدًا ثُمَّ أنصت حَتّٰى يُصَلِّي كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وروَاة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اگر وہ اس کے پاس موجود ہو اور عمدہ لباس پہنے پھر نکل کر مسجد میں آئے اور جتنا اس کو مناسب لگے اتنے نوافل ادا کرے اور کسی کو تکلیف نہ دے اور خاموش رہے یہاں تک کہ (باجماعت نماز) ادا کر لے تو یہ چیز اس کے لئے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان (کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

1031 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ لبس من أحسن ثِيَابه وَمَسّ طيبا اِن كَانَ عِنْده ثُمَّ مَشى اِلَى الْجُمُعَة وَعَلِيهِ السكينَة وَلَمْ يتخط اَحَدًا وَلَمْ يؤذه ثُمَّ ركع مَا قضى لَهُ ثُمَّ انْتظر حَتّٰى ينْصَرف الاِمَام غفر لَهُ مَا بَيْنَ الجمعتين

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ حَرْب عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے عمدہ لباس پہنے اور اگر اس کے پاس موجود ہو تو خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے جائے اور پرسکون انداز میں جائے کسی کو پھلانگے نہیں کسی کو اذیت نہ پہنچائے جو اس کے نصیب میں ہو اتنے نوافل ادا کرے پھر انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ امام (نماز ادا کر کے) فارغ ہو جائے تو اس شخص کے دو جمعوں کے درمیان (کے گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' حرب کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ حرب نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1032 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِم اِذا اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ أقبل اِلَى الْمَسْجد لَا يُؤْذِيْ اَحَدًا فَاِن لم يجد الاِمَام خرج صلى مَا بدا لَهُ وَاِن وجد الاِمَام قد خرج جلس فاستمع وأنصت حَتّٰى يقْضِي الاِمَام جمعته وَكَلامه اِن لم يغْفر لَهُ فِيْ جمعته تِلْكَ ذنُوبه كلهَا اَن يكون كَفَّارَة الْجُمُعَة الَّتِيْ تَلِيهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَعَطَاء لم يسمع من نُبَيْشَة فِيْمَا أعلم

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان' جمعہ کے دن غسل کر کے مسجد کی طرف جائے' اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے اور اگر وہ امام کو پائے کہ وہ ابھی نہیں آیا' تو جتنا اسے مناسب لگے نوافل ادا کر لے' پھر جب امام آجائے' تو وہ بیٹھ جائے اور غور سے (خطبہ) سنے' اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام جمعہ ادا کر لے' اور اپنا کلام مکمل کر لے' تو اس شخص کے' اگر اس جمعہ تک کے گناہوں کی مغفرت نہ بھی ہوئی' تو یہ (عمل) اس کے بعد والے جمعہ تک کے (گناہوں کا) کفارہ بن جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' میرے علم کے مطابق' عطاء نے حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1033 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يغْتَسل رجل يَوْمُ الْجُمُعَة ويتطهر مَا اسْتَطَاعَ من الطّهُور ويدهن من دهنه ويمس من طيب بَيته ثُمَّ يخرج فَلَا يفرق بَيْن اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كتب لَهُ ثُمَّ ينصت اِذا تكلم الاِمَام اِلَّا غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ . وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنسائي مَا من رجل يتَطَهَّر يَوْم الْجُمُعَة كَمَا اَمر ثُمَّ يخرج من بَيته حَتّٰى يَاتِي الْجُمُعَة وينصت حَتّٰى يقْضِي صلَاته اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما قبله من الْجُمُعَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ نَحْو رِوَايَةِ النَّسَائِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى مَا اجْتنبت المقتلة وَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے اچھی طرح سے طہارت حاصل کرے' تیل لگائے اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے اور گھر سے نکلے اور (مسجد میں آکر) دو آدمیوں کو جدا نہ کرے اور پھر جو اس کے نصیب میں ہو' اتنے نوافل ادا کرے' جب امام کلام شروع کرے' تو وہ خاموش رہے' تو اس شخص کے اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان کے (گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن' اچھی طرح طہارت حاصل کرے' جیسے اسے حکم دیا گیا ہے' پھر وہ اپنے گھر سے نکل کر جمعہ کی ادائیگی کے

Marfat.com

لئے آئے اور خاموش رہے' یہاں تک کہ نماز ادا کر لے' تو یہ چیز اس سے پہلے کے جمعہ (کے درمیان کے) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام نسائی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو یہ چیز اس کے' اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہے' بشرطیکہ قتل کرنے سے اجتناب کیا گیا ہو' اور یہ فضیلت ہمیشہ برقرار رہتی ہے''۔

1034 - وَرُوِیَ عَنْ عَتِیق اَبِیْ بکر الصّدیق وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل یَوْم الْجُمُعَة کفرت عَنْهُ ذنُوبه وخطایاه فَإِذَا اَخذ فِی الْمَشْی کتب لَهٗ بِکُل خطْوَة عشرُوْن حَسَنَة فَإِذَا انْصَرف من الصَّلَاة اُجیز بِعَمَل مِائتی سنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط وَفِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحده وَقَالَ فِیْهِ کَانَ لَهٗ بِکُل خطْوَة عمل عِشْرِیْنَ سنة

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے' اس کے گناہ اور خطائیں اس سے دور ہو جاتے ہیں' اور جب وہ پیدل چلتا ہوا جاتا ہے' تو اس کو ہر قدم کے عوض میں بیس نیکیاں ملتی ہیں' اور جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو اسے دو سو سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' یہ روایت معجم اوسط میں انہوں نے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے' اور اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اسے ہر ایک قدم کے عوض میں' بیس سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے''۔

1035 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس الثَّقَفِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من غسل یَوْم الْجُمُعَة واغتسل وَبکر وابتکر وَمَشی وَلَمْ یرکب ودنا من الإِمَام فاستمع وَلَمْ یلغ کَانَ لَهٗ بِکُل خطْوَة عمل سنة أجر صیامها وقیامها

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ

حدیث1035: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة - حديث: 1083سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الجمعة' باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة - حديث:478مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجمعة' باب عظم يوم الجمعة - حديث:5400مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجمعة' في غسل الجمعة - حديث:4920الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - أوس بن أوس الثقفي رضي الله عنه' حديث: 1399معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الجمعة' باب التبكير إلى الجمعة - حديث: 1800مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث أوس بن أبي أوس الثقفي وهو أوس بن حذيفة - حديث:15873مسند الطيالسي - وحديث أوس بن حذيفة الثقفي' حديث:1195المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه أوس' مما أسند أوس بن أوس الثقفي رضي الله عنه - باب في الغسل يوم الجمعة' حديث: 580معجم الصحابة لابن قانع - أوس بن أوس بن ربيعة بن مالك بن كعب بن عمرو' حديث:34

Marfat.com

صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَصَحِحهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس

قَالَ الْخطابِيّ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام غسل واغتسل وَبكر وابتكر

اخْتلف النَّاس فِيْ مَعْنَاهُ فَمنهمْ من ذهب اِلٰى اَنه من الْكَلَام المتظاهر الَّذِيْ يُرَاد بِهِ التوكيد وَلَمْ تقع الْمُخَالفَة بَيْنَ الْمَعْنيين لاخْتِلَاف اللَّفْظَيْنِ وَقَالَ اَلا ترَاهُ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ وَمَشى وَلَمْ يركب ومعناهما وَاحِد وَاِلٰى هٰذَا ذهب الْاَثْرَم صَاحب اَحْمد

وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَوْلِهِ غسل مَعْنَاهُ غسل الرَّأْس خَاصَّة وَذٰلِكَ لِاَن الْعَرَب لَهُمْ لمَم وشعور وَفِيْ غسلهَا مُؤنَة فَاَرَادَ غسل الرَّأْس من اجل ذٰلِكَ وَاِلٰى هٰذَا ذهب مَكْحُوْل وَقَوله واغتسل مَعْنَاهُ غسل سَائِر الْجَسَد وَزعم بَعْضُهُمْ اَن قَوْلِهِ غسل مَعْنَاهُ اَصَاب اَهله قبل خُرُوْجه اِلَى الْجُمُعَة لِيَكُون املك لنَفسِهِ واحفظ فِيْ طَرِيْقه لبصره وَقَوله وَبكر وابتكر

زعم بَعْضُهُمْ اَن معنى بكر اَدْرك باكورة الْخطْبَة وَهِي اَولهَا وَمعنى ابتكر قدم فِي الْوَقْت وَقَالَ ابْن الْاَنْبَارِي معنى بكر تصدق قبل خُرُوْجه وَتَاَول فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ فِي الحَدِيْثِ من قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَاِن الْبلَاء لَا يتخطاها

وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ بن خُزَيْمَة من قَالَ فِي الْخَبَر غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّشْدِيْدِ مَعْنَاهُ جَامع فَاَوجب الْغُسْل على زَوجته اَوْ اَمته واغتسل وَمَنْ قَالَ غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّخْفِيفِ اَرَادَ غسل رَاسه واغتسل فغسل سَائِر الْجَسَد لخَبر طَاوس عَنِ ابْنِ عَبَّاس ثُمَّ روى بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيح اِلٰى طَاوس

قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاس زَعَمُوا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغتسلوا يَوْم الْجُمُعَة واغسلوا رُؤُوسكُم وَاِن لم تَكُونُوْا جنبا وَمَسُّوا من الطّيب

قَالَ ابْن عَبَّاس اما الطّيب فَلَا اَدْرِي وَاما الْغُسْل فَنعم

❀❀ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور مکمل غسل کرے اور جلدی جائے اور پیدل چل کر جائے' سوار ہو کر نہ جائے' امام کے قریب رہے' اور غور سے خطبہ سنے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اسے ہر قدم کے عوض میں' ایک سال کے عمل' یعنی ایک سال کے نفلی روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

Marfat.com

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''غسل واغتسل وبکر وابتکر''
اس کے مفہوم کے بارے میں' علماء نے اختلاف کیا ہے' بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: یہ ایسا کلام ہے جس کے ذریعے تاکید مراد لی گئی ہے' اس صورت میں الفاظ کے اختلاف کی وجہ سے معانی کے اندر اختلاف واقع نہیں ہوگا' وہ یہ فرماتے ہیں: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ کہ انہوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں: وہ پیدل چل کر جائے اور سوار نہ ہو' تو اب ان دونوں باتوں کا مفہوم ایک ہی ہے' امام احمد کے شاگرد ''اثرم'' اسی بات کے قائل ہیں۔
بعض حضرات یہ کہتے ہیں: لفظ ''غسل'' کا معنیٰ سر کو دھونا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کو لمّ اور بال ہوتے تھے تو ان کے لئے غسل کرنے میں مشکل ہوتی تھی' تو اس وجہ سے سر دھونے کو مراد لیا گیا ہے' مکحول کا یہی موقف ہے' اور متن کے یہ الفاظ ''واغتسل'' کا مطلب ہے' پورے جسم کو دھونا' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ ''غسل'' کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جمعہ کے لئے جانے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے' تاکہ وہ جمعہ کے راستے میں اپنے باطن کا مالک رہے' اور اپنی نگاہ کی حفاظت کرے اور روایت کے یہ الفاظ ''بکر وابتکر'' اس کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ اتنی جلدی جائے کہ خطبہ کا ابتدائی حصہ پالے' اور ''ابتکر'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ وقت کے اندر چلا جائے' ابن انباری بیان کرتے ہیں: ''بکر'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ نکلنے سے پہلے صدقہ کرے' اور یہی تاویل اس حدیث میں کی گئی ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے طور پر منقول ہے:
''صدقہ کرنے میں جلدی کرو' کیونکہ بلاء اس کو پھلانگ کر آگے نہیں جا سکتی ہے''
حافظ ابوبکر بن خزیمہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس روایت میں لفظ ''غسّل واغتسل'' نقل کیا ہے' یعنی شد کے ساتھ نقل کیا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے: وہ صحبت کر کے اپنی بیوی' یا اپنی کنیز پر غسل کو واجب کر دے' اور پھر خود بھی غسل کرے' بعض حضرات نے اسے ''غَسَل واغتسل'' نقل کیا ہے' یعنی تخفیف کے ساتھ نقل کیا ہے' تو اب اس سے مراد یہ ہوگی کہ اب وہ سر بھی دھوئے اور باقی تمام جسم بھی دھوئے' اس کی دلیل طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت ہے' پھر انہوں نے اپنی مستند سند کے ساتھ طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو بھی دھوؤ' اگرچہ تم جنبی نہ ہو' اور تم خوشبو لگاؤ''
تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے' تو اس کا مجھے پتہ نہیں ہے' جہاں تک غسل کا تعلق ہے' تو یہ بات ٹھیک ہے۔

1036 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها
رَوَاهُ أَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جو شخص سر دھوئے اور پورا غسل کرے' اور (امام کے) قریب ہو اور جلدی چلائے' اور قریب رہ کر غور سے (خطبہ) سنے' تو اس کے اٹھائے ہوئے' ہر ایک قدم کے عوض میں' اُسے ایک سال کے نوافل اور ایک سال کے نفلی روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1037 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت الْجُمُعَة على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بهَا جبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ كَفه كالمرآة الْبَيْضَاء فِيْ وَسطهَا كالنكتة السَّوْدَاءِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جبْرِيْل قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة يعرضهَا عَلَيْك رَبك لتكُوْنَ لَك عيدا ولقومك من بعْدك وَلكم فِيهَا خير تكون اَنْتَ الْاَوَّل وَتكُوْنَ الْيَهُود وَالنَّصَارٰى من بعْدك وفيهَا سَاعَة لَا يَدْعُو اَحَد ربه فِيهَا بِخَير هُوَ لَهٗ قسم اِلَّا أعطَاهُ اَوْ يتعوَّذ من شَرّ اِلَّا دفع عَنهُ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْاٰخِرَةِ يَوْم الْمَزِيْد الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جمعہ پیش کیا گیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی ہتھیلی میں ایک سفید آئینے کی طرح' اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس آئینے کے درمیان میں' ایک سیاہ نقطہ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ جمعہ ہے' جسے آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے' تاکہ یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد' آپ کی قوم کے لئے عید ہو جائے' اور اس دن میں آپ لوگوں کے لئے بہتری ہے کہ آپ پہلے وہ لوگ ہیں (جو اس دن کو قبول کر رہے ہیں) یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہیں (یعنی ان کا مخصوص دن ہفتہ اور اتوار ہے) اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس گھڑی میں' بندہ اپنے پروردگار سے' جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا کرے گا' پروردگار وہ اُسے عطا کر دے گا اور جس بھی برائی سے پناہ مانگے گا' پروردگار وہ اس سے دور کر دے گا اس سے بڑا (دن) اور کوئی نہیں ہے' ہم آخرت میں اسے ''یوم المزید'' کہتے ہیں......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1038 - وَعَنْ اَبِىْ لبَابَة بن عبد الْمُنْذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْجُمُعَة سيد الْاَيَّام وَاَعْظَمهَا عِنْد اللّٰه وَهُوَ أعظم عِنْد اللّٰه من يَوْم الْاَضْحَى وَيَوْم الْفطر وَفِيْه خمس خلال خلق اللّٰهُ فِيْهِ آدم وأهبط اللّٰه فِيْهِ آدم اِلَى الْاَرْض وَفِيْه توفى اللّٰه آدم وَفِيْه سَاعَة لَا يسْأَل اللّٰه فِيْهَا الْعَبْد شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه مَا لم يسْأَل حَرَامًا وَفِيْه تقوم السَّاعَة مَا من ملك مقرب وَلَا سَمَاء وَلَا اَرْض وَلَا رِيَاح وَلَا جبال وَلَا بَحر اِلَّا وَهن يشفقن من يَوْم الْجُمُعَة ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة بِلَفْظ وَاحِد وَفِيْ اِسْنَادهمَا عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَهُوَ مِمَّن احْتج بِهِ اَحْمد وَغَيْرِهِ وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالْبَزَّار من طَرِيْق عبد اللّٰه اَيْضًا من حَدِيْثِ سعد بن عبَادَة ۔ وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جمعہ کا دن' تمام دنوں کا سردار ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تمام دنوں سے زیادہ عظمت رکھتا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

بارگاہ میں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت رکھتا ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں' اللہ تعالیٰ نے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف نازل کیا' اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی' اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اُس گھڑی میں' بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کردیتا ہے بشرطیکہ اس نے کوئی حرام چیز نہ مانگی ہو' اور اس دن میں قیامت قائم ہوگی' ہر مقرب فرشتہ' آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر' جمعہ کے دن' اِس بات سے خوف زدہ رہتے ہیں (کہ کہیں آج قیامت نہ آجائے)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے ایک ہی الفاظ میں نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں' ایک راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے' یہ ان راویوں میں سے ایک ہے' جس سے امام احمد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' یہی روایت امام احمد نے اور امام بزار نے' عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے بھی نقل کی ہے' جو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے' اس روایت کے بقیہ تمام راوی' ثقہ اور مشہور ہیں۔

1039 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير يَوْم طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس يَوْم الْجُمُعَة فِيْهِ خلق الله آدم وَفِيْهِ ادخل الْجنَّة وَفِيْهِ أخرج مِنْهَا . رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه قَالَ مَا طلعت الشَّمْس وَلَا غربت على يَوْم خير من يَوْم الْجُمُعَة هدَانَا اللّٰه لَهُ وضل النَّاس عَنهُ فَالنَّاس لنا فِيْهِ تبع فَهُوَ لنا وَالْيَهُود يَوْم السبت وَالنَّصَارٰى يَوْم الْاَحَد اِن فِيْهِ لساعة لَا يُوَافِقهَا مُؤمن يُصَلِّي يسْاَل الله شَيْئًا اِلَّا اعطاهُ . فَذكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ سب سے بہتر دن' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے' وہ جمعہ کا دن ہے' اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا' اسی دن میں' انہیں جنت میں داخل کیا تھا' اسی دن میں انہیں وہاں سے نکالا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سورج ایسے کسی بھی دن پر' نہ طلوع ہوا' اور نہ ہی غروب ہوا' جو جمعہ کے دن سے زیادہ بہتر ہو' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہمیں ہدایت نصیب کی' اور دوسرے لوگ اس کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے' تو اس دن کے بارے میں' لوگ ہمارے پیروکار ہیں' یہ دن ہمارے لئے ہے' اور یہودیوں کا مخصوص دن ہفتے کا دن ہے' اور عیسائیوں کا مخصوص دن' اتوار ہے' اس (جمعہ کے دن) میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر اس گھڑی میں' کوئی مومن بندہ نماز ادا کررہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کردے گا''۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1040 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من افضل ايامكم يَوْم الْجُمُعَة فِيْهِ خلق الله آدم وَفِيْهِ قبض وَفِيْهِ النفخة وَفِيْهِ الصعقة فَاَكْثرُوْا من الصَّلَاة عَلَيَّ فِيْهِ فَاِن صَلَاتكُم يَوْم الْجُمُعَة معروضة عَلَيَّ قَالُوْا وَكَيْف تعرض صَلَاتنَا عَلَيْك وَقد ارمت اَي بليت فَقَالَ اِن الله عَزَّ

Marfat.com

وَجَلَّ وَعلا حرم على الْاَرْض اَن تَاكُل أجسامنا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ
وَهُوَ أتم وَله عِلّة دقيقة امتاز اِلَيْهَا البُخَارِيّ وَغَيره لَيْسَ هٰذَا موضعهَا وَقد جمعت طرقه فِيْ جُزْء
أرمت بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْمِيم اَی صرت رميما وَرُوِيَ أرمت بِضَم الْهمزَة وَسُكُون الْمِيم

❀❀ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن' جمعہ کا دن ہے' اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' اسی دن میں ان کا انتقال ہوا' اسی دن میں ''نفخہ'' ہوگا اسی دن میں 'صعقہ'' ہوگا (یعنی اسی دن قیامت آئے گی) تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجو! کیونکہ جمعہ کے دن تمہارا درود' میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے' لوگوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' زمین کے لئے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ ہمارے (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام) کے اجسام کو کھائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت سب سے زیادہ مکمل ہے' لیکن اس میں ایک باریک علت پائی جاتی ہے' جس کے حوالے سے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس میں امتیاز کیا ہے' لیکن یہ مقام اس وضاحت کے لائق نہیں ہے' میں نے اس روایت کے تمام طرق ایک جزء میں جمع کیے ہیں۔

لفظ ''ارمت'' میں 'ر' پر زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' یعنی آپ بوسیدہ ہو جائیں گے' ایک روایت کے مطابق اس لفظ میں 'ا' پر پیش پڑھی گئی ہے' اور 'م' کو ساکن پڑھا گیا ہے۔

1041 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تطلع الشَّمْس وَلَا تغرب على أفضل من يَوْم الْجُمُعَة وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِي تفزع يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا هٰذَيْن الثقلَيْن الْجِنّ وَالْاِنْس
رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحهمَا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيره أطول من هٰذَا وَقَالَ فِيْ آخِره وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِي مصيخة يَوْم الْجُمُعَة من حِيْن تصبح حَتّٰى تطلع الشَّمْس شفقا من السَّاعَة اِلَّا الْاِنْس وَالْجِنّ
مصيخة مَعْنَاهُ مستمعة مصغية تتَوَقَّع قيام السَّاعَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا' جو جمعہ کے دن سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' ہر جانور جمعہ کے دن سے خوف زدہ رہتا ہے' صرف یہ دو قسم کی مخلوق' (یعنی) جنات اور انسان (اس سے غافل رہتے ہیں)''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

Marfat.com

''ہر جانور جمعہ کے دن صبح کے وقت چیختا ہے' یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے وہ قیامت کے ڈر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے صرف انسان اور جنات (اس سے غافل ہیں)''۔

''مصیخہ'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ کان لگا کر توجہ سے سنتا ہے' اور اسے قیامت قائم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

1042 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحشر الْاَیَّام علی هیئتها وتحشر الْجُمُعَة زهراء منیرة اَهلهَا یحفونَ بهَا کالعروس تهدی اِلٰی خدرها تضیء لَهُمْ یَمْشُوْنَ فِیْ ضوئها ألوانهم کالثلج بَیَاضًا وریحهم کالمسك یَخُوْضُوْنَ فِیْ جبال الکافور ینظر اِلَیْهِمُ الثَّقَلان لَا یطرقون تَعَجبا حَتّٰی یدْخلُوْنَ الْجَنَّة لَا یخالطهم اَحَد اِلَّا المؤذنون المحتسبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ اِن صَحَّ هٰذَا الْخَبَر فَاِن فِی النَّفس من هٰذَا الْاِسْنَاد شَیْئًا قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده حسن وَفِیْ مَتنه غرابة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام دنوں کو اُن کی مخصوص شکل وصورت میں اٹھایا جائے گا' اور جمعہ کے دن کو اپنے اہل کے لئے' روشن اور چمک دار کر کے اٹھایا جائے گا' جسے ڈھانپا گیا ہوگا' یوں جیسے کسی دلہن کو اس کی خواب گاہ کی طرف لے جایا جاتا ہے' اور جمعہ اپنے اہل افراد کے لئے روشنی کرے گا' وہ لوگ اس کی روشنی میں چلتے ہوئے جائیں گے' ان کی رنگت برف کی طرف سفید ہوگی اور ان کی خوشبو' مشک کی طرح ہوگی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں ہوں گے' دونوں قسم کی مخلوق اُن کی طرف دیکھ رہی ہوگی' اور وہ حیرانگی کی وجہ سے ان کے قریب نہیں آئیں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور کوئی بھی' ان کے ساتھ نہیں مل پائے گا' البتہ جو لوگ ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتے تھے' اُن کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو' تو بھی اس کی سند کے حوالے سے' میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' البتہ اس کا متن غریب ہے۔

1043 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰی لَیْسَ بتارك اَحَدًا من الْمُسلِمین یَوْم الْجُمُعَة اِلَّا غفر لَهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا فِیْمَا أری بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن' ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی سند حسن ہے۔

1044 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَحُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أضلّ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی عَن الْجُمُعَة من کَانَ قبلنَا کَانَ للْیَهُود یَوْم السبت والاحد للنَّصَارٰی فهم لنا تبع اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ من اَهلِ الدُّنْیَا والاَوَّلون یَوْم الْقِیَامَة المقضی لَهُمْ قبل الْخَلَائق

Marfat.com

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّار ورجالهما رجال الصَّحِيْح اِلَّا اَن الْبَزَّار قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِي الدُّنْيَا الْاَولونَ يَوْم الْقِيَامَة المغفور لَهُمْ قبل الْخَلَائق وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِ اللَّفْظ الْاَوَّل من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَحده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کے بارے میں ہم سے پہلے والے لوگوں کو گمراہ رہنے دیا' یہودیوں کا مخصوص دن ہفتہ ہے' اور اتوار عیسائیوں کا مخصوص دن ہے' اور وہ قیامت کے دن تک' ہمارے پیروکار رہوں گے' ہم اہل دنیا کے اعتبار سے بعد والے ہیں' اور قیامت کے دن پہلے والے ہوں گے' باقی تمام مخلوق سے پہلے جن کا حساب ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان دونوں کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' البتہ امام بزار نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم دنیا میں بعد والے ہیں' اور قیامت میں پہلے ہوں گے' جن کی دیگر تمام مخلوق سے پہلے مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت ''صحیح مسلم'' میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول پہلی روایت کی مانند ہے۔

1045 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْجُمُعَة وَلَيْلَة الْجُمُعَة اَرْبَعَة وَعِشْرُوْنَ سَاعَةً لَيْسَ فِيهَا سَاعَة اِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا سِتمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار

قَالَ فخرجنا من عِنْده فَدَخَلْنَا على الْحسن فَذَكرنَا لَهُ حَدِيْثِ ثَابت فَقَالَ سمعته وَزَاد فِيْهِ كلهم قد استوجبوا النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار وَلَفظِهِ للّٰه فِيْ كل جُمُعَة سِتمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں' چوبیس ساعتیں ہوتی ہیں' اور ان میں سے ہر ایک ساعت میں' اللہ تعالیٰ چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم وہاں سے اٹھے اور حسن بصری کے پاس گئے اور ان کے سامنے ثابت کی نقل کردہ روایت ذکر کی تو انہوں نے بتایا: میں نے انہیں (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے:

''وہ سب ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے حق میں جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام بیہقی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے' ہر جمعہ کو چھ لاکھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں''۔

1046 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِيهَا سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُسْلِم وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي يسْأَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ وَاَشَار بِيَدِهِ يقللهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه . وَأما تعْيين السَّاعَة فَقَدْ ورد فِيْهِ اَحَادِيْث كَثِيْرَة صَحِيْحَة وَاخْتلف الْعلمَاء فِيهَا اخْتِلَافا كثيرا بسطته فِيْ غير هٰذَا الْكتاب وأذكر هُنَا نبذة من الْاَحَادِيْث الدَّالَّة لبَعض الْاَقْوَال

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اس دن میں' ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے' جس میں کوئی مسلمان بندہ' اگر کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی کہ وہ گھڑی تھوڑی سی ہوتی ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

جہاں تک اُس گھڑی کے تعین کا تعلق ہے' تو اس بارے میں بہت سی مستند احادیث منقول ہیں' اور علماء کا اس گھڑی کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے' جو میں نے اس کتاب کی بجائے' کسی اور مقام پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے' میں ان میں سے چند احادیث یہاں ذکر کروں گا' جو بعض اقوال پر دلالت کرتی ہیں۔

1047 - وَعَنْ اَبِیْ بردة بن اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی عبد الله بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أسمعت اَبَاك يحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْن سَاعَة الْجُمُعَة قَالَ قُلْتُ نَعم سمعته يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِیَ مَا بَيْن اَن يجلس الاِمَام اِلٰی اَن تقضی الصَّلَاة . رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَقَالَ يَعْنِیْ على الْمِنبَر وَاِلٰى هٰذَا الْقَوْل ذهب طوائف من اَهْلِ الْعلم

❀❀ حضرت ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' جمعہ کے دن میں موجود مخصوص گھڑی کے بارے میں کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ گھڑی' امام کے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر' نماز ختم ہونے تک ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' راوی کہتے ہیں: اس سے مراد اس کا منبر پر بیٹھنا ہے' اور اس قول کی طرف اہل علم کا ایک گروہ گیا ہے۔

1048 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف الْمُزنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجُمُعَة سَاعَة لَا يسْاَل اللّٰه العَبْد فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اللّٰه اِيَّاه

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّة سَاعَة هِیَ قَالَ هِیَ حِيْن تُقَام الصَّلَاة اِلَى الِانْصِرَاف مِنْهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد الله بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْه عَنْ جَدِّه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد الله واه بِمرَّة وَقد حسن لَهُ التِّرْمِذِیّ هٰذَا وَغَيْرِه وَصحح لَهُ حَدِيْثا فِی الصُّلْح فانتقد لَهُ الْحفاظ تَصْحِيْحه لَهُ بل وتحسينه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جمعہ میں' ایک مخصوص گھڑی ہے' اس گھڑی میں' جو بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے

Marfat.com

عطا کر دیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ گھڑی کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (جمعہ کی) نماز قائم ہونے سے لے کر اُس کے ختم ہونے تک کا وقت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے' امام ترمذی نے اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو حسن قرار دیا ہے' امام ترمذی نے صلح کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے' تو اس حوالے سے حافظانِ حدیث نے ان پر تنقید کی ہے کہ اس روایت کو صحیح کیوں قرار دیا گیا ہے؟ بلکہ اسے حسن قرار دینا چاہیے تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1049 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التمسوا السَّاعَة الَّتِیْ ترجی فِیْ یَوْم الْجُمُعَة بعد صَلَاة الْعَصْر اِلٰی غيبوبة الشَّمْس

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَزَاد فِیْ آخِره وَهِی قدر هٰذَا يَعْنِیْ قَبْضَة وَاسْنَاده أصلح من اِسْنَاد التِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن میں' جس گھڑی کی امید کی جاتی ہے' اسے عصر کے بعد سے لے کر' سورج غروب ہونے تک کے درمیانی وقت میں تلاش کرو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''وہ اتنی ہوتی ہے''، یعنی مٹھی بھر جتنی ہوتی ہے' اس کی سند' امام ترمذی کی سند سے زیادہ صالح ہے۔

1050 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِنَّا لنجد فِیْ كتاب اللّٰه تَعَالٰی فِیْ يَوْم الْجُمُعَة سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُؤْمِن يُصَلِّی يسْأَل اللّٰه بهَا شَيْئًا اِلَّا قضی اللّٰه لَهُ حَاجته ۔ قَالَ عبد اللّٰه فَاَشَارَ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بعض سَاعَة فَقُلْتُ صدقت اَوْ بعض سَاعَة ۔ قلت اَی سَاعَة هِیَ قَالَ آخر سَاعَات النَّهَار ۔ قلت اِنَّهَا لَيست سَاعَة صَلَاة قَالَ بَلٰی اِن الْعَبْد اِذا صلی ثُمَّ جلس لم يجلسه اِلَّا الصَّلَاة فَهُوَ فِیْ صَلَاة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاسْنَاده علی شَرْطِ الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی' جبکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تشریف فرما تھے (میں نے کہا:) ہم اللہ کی کتاب میں یہ بات پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک مخصوص گھڑی ہے' کوئی مومن بندہ اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حدیث 1050: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة - حديث: 1135' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث:13825

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: وہ ایک گھڑی کا کچھ حصہ ہوتا ہے میں نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے ایک گھڑی یا اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے میں نے دریافت کیا: وہ گھڑی کون سی ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دن کی آخری گھڑیوں میں ہوتی ہے میں نے عرض کی: اس وقت میں تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لیکن جب کوئی بندہ نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھا رہے اور وہ صرف نماز (یعنی اگلی نماز کی ادائیگی کے لئے) بیٹھا رہے تو وہ نماز (کی حالت) میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

1051 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ای شَیْءٍ یَوْمُ الْجُمُعَة قَالَ لِاَنَّ فِیْهَا طبعت طِیْنَةَ اَبِیْكَ آدم وفیهَا الصعقة وفیهَا الْبعْثَة وفیهَا البطشة وَفِیْ آخر ثَلَاث سَاعَات مِنْهَا سَاعَة من دَعَا الله فِیْهَا استُجِیبَ لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ عَلی بن اَبِی طَلْحَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَلَمْ یسمع مِنْهُ وَرِجَالِهِ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: جمعہ کے دن میں کیا خصوصیت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن میں' تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں قیامت آئے گی' اسی دن میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' اور اسی دن میں پکڑ ہو گی' اور اسی دن کی آخری تین گھڑیوں میں سے' ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتا ہے' تو اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن ابوطلحہ کی' حضرت ابوہریرہ ؓ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1052 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعَة الَّتِیْ یُسْتَجَاب فِیْهَا الدُّعَاء یَوْم الْجُمُعَة آخر سَاعَة من یَوْم الْجُمُعَة قبل غرُوب الشَّمْس أغفل مَا یکون النَّاس

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ گھڑی' جس میں جمعہ کے دن دعا مستجاب ہوتی ہے' وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے' جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتی ہے' جس کے بارے میں لوگ غافل ہیں''۔ یہ روایت اصبہانی نقل کی ہے۔

1053 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْم الْجُمُعَة اثْنَتَا عشرَة سَاعَة لَا یُوجد عبد مُسْلِم یسْاَل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شَیْئًا اِلَّا آتَاهُ اِیَّاه فالتمسوها آخر سَاعَة بعد الْعَصْر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرطِ مُسْلِم وَهُوَ كَمَا قَالَ التِّرْمِذِیّ وَرَاٰی بعض اَهْلِ الْعلم من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَن السَّاعَة الَّتِیْ ترجی بعد الْعَصْر اِلٰی اَن تغرب الشَّمْس وَبِه یَقُوْلُ اَحْمد وَاِسْحَاق وَقَالَ اَحْمد اکثر الحَدِیْثِ فِی السَّاعَة الَّتِیْ ترجی

Marfat.com

فِيهَا اِجَابَة الدعْوَة انّهَا بعد صَلَاة الْعَصْر

قَالَ وترجى بعد الزَّوَال ثُمَّ روى حَدِيْثٍ عَمْرو بن عَوْف الْمُتَقَدّم وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ بن الْمُنْذر اخْتلفُوا فِيْ وَقت السَّاعَة الَّتِيْ يُسْتَجَاب فِيهَا الدُّعَاء من يَوْم الْجُمُعَة فروينا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ هِيَ من بعد طُلُوْع الْفجْر اِلى طُلُوْع الشَّمْس وَمَنْ بعد صَلَاة الْعَصْر اِلى غرُوب الشَّمْس وَقَالَ الْحسن الْبَصْرِيّ وَاَبُو الْعَالِيَة هِيَ عِنْد زَوَال الشَّمْس وَفِيْه قَول ثَالِث وَهُوَ انه اِذا أذن الْمُؤَذّن لصَلَاة الْجُمُعَة رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَة وروينا عَنْ الْحسن الْبَصْرِيّ انه قَالَ هِيَ اِذا قعد الامَام على الْمِنْبَر حَتّٰى يفرغ وَقَالَ اَبُوْ بردة هِيَ السَّاعَة الَّتِيْ اخْتَار اللّٰه فِيهَا الصَّلَاة وَقَالَ اَبُو السوار الْعَدوي كَانُوْا يرَوْنَ الدُّعَاء مستجابا مَا بَيْن اَن تَزُول الشَّمْس اِلى اَن يدْخل فِي الصَّلَاة وَفِيْه قَول سَابِع وَهُوَ انَّهَا مَا بَيْن اَن تزِيغ الشَّمْس يُشِير اِلى ذِرَاع وروينا هٰذَا الْقَوْل عَنْ اَبِيْ ذَر وَفِيْه قَول ثَامن وَهُوَ انَّهَا مَا بَيْنَ الْعَصْر اِلى اَن تغرب الشَّمْس كَذَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة وَبِه قَالَ طَاوس وَعبد اللّٰه بن سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں (جن میں ایک گھڑی ایسی ہے' کہ اس میں) جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے' تم اس مخصوص گھڑی کو عصر کے بعد کی گھڑی میں تلاش کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی یہ نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یا یہ ویسی ہے' جیسے امام ترمذی نے بیان کیا ہے۔

بعض اہل علم' جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: وہ گھڑی' جس کی امید کی جاتی ہے' وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہوتی ہے' امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' امام احمد فرماتے ہیں: زیادہ تر احادیث اس بارے میں منقول ہیں' جس گھڑی میں دعا کے مستجاب ہونے کی توقع ہوتی ہے' وہ گھڑی عصر کی نماز کے بعد ہوتی ہے' وہ فرماتے ہیں: زوال کے بعد بھی اس کی توقع کی جاسکتی ہے' پھر انہوں نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا' جو پہلے گزر چکی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن' جس مخصوص گھڑی میں دعا کے مستجاب ہونے کے بارے میں روایات منقول ہیں' اس کے وقت کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ گھڑی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے لے کر' سورج طلوع ہونے تک رہتی ہے' اور عصر کی نماز سے لے کر' سورج غروب ہونے تک رہتی ہے۔

حسن بصری اور ابوالعالیہ کہتے ہیں: یہ سورج ڈھلنے کے وقت ہوتی ہے' اس بارے میں ایک تیسرا قول بھی ہے' اور وہ یہ ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن نماز کے لئے مؤذن کی اذان دینے کے وقت ہوتی ہے' یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی ہے۔

ہم نے حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ اس وقت سے شروع ہوتی ہے' جب امام

Marfat.com

منبر پر بیٹھ جاتا ہے اور اس کے فارغ ہونے تک رہتی ہے۔

ابو بردہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو اختیار کیا ہے۔

ابوسوار عدوی بیان کرتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دعا مستجاب اس وقت ہوتی ہے جو سورج ڈھلنے سے لے کر آدمی کے نماز شروع کرنے کا درمیانی وقت ہے۔

اس بارے میں ایک ساتواں قول بھی ہے اور وہ یہ ہے: یہ سورج ڈھلنے سے لے کر (سائے کے) ایک بالشت ہونے تک رہتی ہے ہم نے یہ قول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں ایک آٹھواں قول بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیان میں ہوتی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے اور طاؤس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

22 - التَّرْغِيب فِي الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة وَقد تقدم ذكر الْغسْل فِي الْبَاب قبله فِي حَدِيْثِ نُبَيْشَة الْهُذلِيّ وسلمان الْفَارِسِي وَاَوْس بن اَوْس وَعبد الله بن عَمْرو وَتقدم اَيْضًا حَدِيْثِ اَبِى بكر وَعمْرَان بن حُصَيْن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كفرت عَنهُ ذنُوبه وخطاياه الحَدِيْث

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اس سے پہلے والے باب میں غسل کے ذکر میں حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات گزر چکی ہیں اس سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہوں اور خطاؤں کو اس سے دور کر دیا جاتا ہے''۔۔۔۔الحدیث۔

1054 - وَعَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة ليسل الْخَطَايَا من أُصُوْل الشّعْر استلالا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا' بالوں کی جڑوں میں سے بھی گناہوں کو کھینچ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1055 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيّ اَبِى وَاَنا اَغْتَسِل يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ غسلك هٰذَا من جَنَابَة اَوْ لِلْجُمُعَة قلت من جَنَابَة . قَالَ أعد غسلا آخر اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كَانَ فِي طَهَارَة اِلَى الْجُمُعَة الْاُخْرَى . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده قريب من الْحسن وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لم يروه غير هَارُوْن يَعْنِي ابْن

Marfat.com

مُسْلِم صَاحب الحنا وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَفظِهِ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة لم يزل طَاهِرا اِلَى الْجُمُعَة الْاُخْرَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد میرے ہاں تشریف لائے' میں اس وقت جمعہ کے دن غسل کر رہا تھا' انہوں نے دریافت کیا: تمہارا یہ غسل جنابت کی وجہ سے ہے؟ یا جمعہ کے لئے ہے؟ میں نے کہا: جنابت کی وجہ سے ہے' انہوں نے فرمایا: تم دوبارہ غسل کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ اگلے جمعہ تک طہارت کی حالت میں رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہارون بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے' یہی روایت امام حاکم نے' طبرانی کے الفاظ کی مانند نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ اگلے جمعہ تک مسلسل پاک رہتا ہے''۔

1056 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة فاغتسل الرجل وَغسل رَأسه ثُمَّ تطيب من أطيب طيبه وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة وَلَمْ يفرق بَيْن اثْنَيْن ثُمَّ اسْتمع الاِمَام غفر لَهُ من الْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ هٰذَا الحَدِيْث دَلِيل على مَا ذهب اِلَيْهِ مَكْحُوْل وَمَنْ تَابعه فِيْ تَفْسِير قَوْله غسل واغتسل . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے' اور آدمی غسل کرتا ہے' اور اپنا سر دھوتا ہے' اور اپنے پاس موجود سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو لگاتا ہے' اور سب سے عمدہ لباس پہنتا ہے' پھر نماز کے لئے نکلتا ہے' اور (مسجد میں آنے کے بعد) دو آدمیوں کے درمیان جدائی پیدا نہیں کرتا' اور پھر امام (کا کلام) غور سے سنتا ہے' تو اس شخص کے' اس جمعہ سے لے کر' اگلے جمعہ تک' اور مزید تین دنوں (کے گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے' جس موقف کی طرف مکحول گئے ہیں' اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے انہوں نے روایت کے الفاظ ''غسل واغتسل'' کی جو وضاحت کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1057 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غسل يَوْم الْجُمُعَة وَاجِب على كل محتلم وَسوَاك ويمس من الطّيب مَا قدر عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جمعہ کے دن غسل کرنا' ہر بالغ شخص پر لازم ہے' اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا' جو اس کی قدرت رکھتا ہو (یہ بھی لازم ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1058 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذَا يَوْم عيد جعله اللّٰه للْمُسْلِمين فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَة فليغتسل وَاِن كَانَ عِنْده طيب فليمس مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَسَتَاْتِيْ اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِيْمَا يَاْتِيْ من الْاَبْوَاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ عید کا دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے مقرر کیا ہے' تو جو شخص جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے آئے' اسے غسل کر لینا چاہیے اور اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو' تو وہ بھی لگا لینی چاہیے' اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' عنقریب ایسی احادیث آئیں گی' جو دیگر مختلف ابواب میں آئیں گی اور وہ اس باب پر دلالت کرتی ہوں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1 - التَّرْغِيْب فِيْ التبكير اِلَى الْجُمُعَة وَمَا جَاءَ فِيْمَن يتَاَخَّر عَن التبكير من غير عذر

باب: جمعہ کے لئے جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص کسی عذر کے بغیر جلدی نہیں جاتا اور تاخیر کرتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

1059 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة غسل الْجَنَابَة ثُمَّ رَاح فِي السَّاعَة الْاَوْلٰى فَكَاَنَّمَا قرب بَدَنَة وَمَنْ رَاح فِي السَّاعَة الثَّانِيَة فَكَاَنَّمَا قرب بقرة وَمَنْ رَاح فِي السَّاعَة الثَّالِثَة فَكَاَنَّمَا قرب كَبْشًا أقرن وَمَنْ رَاح فِي السَّاعَة الرَّابِعَة فَكَاَنَّمَا قرب دجَاجَة وَمَنْ رَاح فِي السَّاعَة الْخَامِسَة فَكَاَنَّمَا قرب بَيْضَة فَاِذَا خرج الاِمَام حضرت الْمَلَائِكَة يَسْتَمِعُوْنَ الذّكر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کے دن غسل جنابت کی طرح (مکمل طور پر) غسل کرے' اور پھر پہلی گھڑی میں (نماز کی ادائیگی کے لئے) جائے تو وہ یوں ہے' جیسے اس نے اونٹ کی قربانی کی' جو شخص دوسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی' جو شخص تیسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا' جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے' گویا اس نے مرغی قربان کی' جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا' پھر جب امام آ جائے' تو فرشتے (مسجد کے اندر) آ کر ذکر (یعنی خطبہ) غور سے سننے لگتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1060 - وَفِيْ رِوَايَة الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجه اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة وقفت الْمَلَائِكَة على بَاب

Marfat.com

الْمَسْجِد يَكْتُبُونَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمثل المهجر كَمثل الَّذِيْ يهدى بَدَنَة ثُمَّ كَالَّذِى يهدى بقرة ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دجَاجَة ثُمَّ بَيْضَة فَإِذَا خرج الإمَام طَوَوْا صُحُفهم يَسْتَمِعُوْن الذّكر . وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه بِنَحْوِ هٰذِه

❀❀ امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب جمعہ کا دن ہو' تو فرشتے مسجد کے دروازے پر ٹھہر جاتے ہیں' اور درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام نوٹ کرتے ہیں سب سے پہلے آنے والا شخص' اس شخص کی مانند ہے' جو اونٹ قربان کرتا ہے' پھر اس شخص کی مانند ہے' جو گائے صدقہ کرتا ہے' پھر دنبہ پھر مرغی' پھر انڈا' پھر جب امام آ جائے' تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں' اور غور سے ذکر (یعنی خطبہ) سنتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

1061 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستعجل اِلَى الْجُمُعَة كالمهدى بَدَنَة وَالَّذِيْ يَلِيهِ كالمهدى بقرة وَالَّذِيْ يَلِيهِ كالمهدى شَاة وَالَّذِيْ يَلِيهِ كالمهدى طيرا

وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ قَالَ على كل بَاب من اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة ملكان يكتبان الْاَوَّل فَالْاَوَّل كَرجل قدم بَدَنَة وكرجل قدم بقرة وكرجل قدم شَاة وكرجل قدم طيرا وكرجل قدم بَيْضَة فَإِذَا قعد الإمَام طويت الصُّحُف . المهجر هُوَ المبكر الْاٰتِيْ فِيْ اَوَّل سَاعَة

❀❀ اُن کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کے لئے جلدی جانے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے' اس کے بعد والا گائے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے' اس کے بعد والا بکری کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے' اس کے بعد پرندے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے''۔

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جمعہ کے دن' مساجد کے مختلف دروازوں میں سے' ہر ایک دروازے پر دو فرشتے موجود ہوتے ہیں' جو درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو پہلے آنے والا شخص' اُس شخص کی مانند ہوتا ہے' جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے' پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے' جو گائے کی قربانی کرتا ہے' پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے' جو بکری صدقہ کرتا ہے' پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے' جو پرندہ صدقہ کرتا ہے' پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے' جو انڈا صدقہ کرتا ہے' جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے' تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں''۔

''المھجر'' سے مراد جلدی کرنے والا شخص ہے' جو ابتدائی گھڑی میں آ جائے۔

1062 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب مثل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ التبكير كَاَجر الْبَقَرَة كَاَجر الشَّاة حَتّٰى ذكر الدَّجَاجَة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن کی مثال بیان کرتے ہوئے جلدی آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا: وہ گائے صدقہ کرنے والے' (اس کے بعد آنے والا شخص) بکری صدقہ کرنے والے کی مانند ہے

Marfat.com

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے مرغی کا بھی ذکر کیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1063 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تقعد الْمَلَائِكَة يَوْم الْجُمُعَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد مَعَهم الصُّحُف يَكْتُبُوْنَ النَّاس فَاِذَا خرج الامَام طويت الصُّحُف قُلْتُ يَا اَبَا اُمَامَةَ لَيْسَ لمن جَاءَ بعد خُرُوْج الامَام جُمُعَة قَالَ بَلٰى وَلٰكِن لَيْسَ مِمَّن يكْتب فِي الصُّحُف

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده مبارك بن فضالة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن' فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' ان کے پاس صحیفے ہوتے ہیں' وہ لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں جب امام آجاتا ہے' تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں''

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! جو شخص امام کے آنے کے بعد جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتا ہے' اس کو کچھ نہیں ملتا؟ انہوں نے فرمایا: ملتا ہے' لیکن یہ ان لوگوں میں شمار نہیں ہوتا' جن کا نام صحیفے میں نوٹ کیا جاتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے۔

1064 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لاحمد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد فيكتبون الْاَوَّل وَالثَّانِيْ وَالثَّالِث حَتّٰى اِذا خرج الامَام رفعت الصُّحُف

وروَاة هٰذَا ثِقَات

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اور پہلے' دوسرے' تیسرے نمبر پر آنے والے افراد کے نام (درجہ بدرجہ) نوٹ کرتے ہیں' یہاں تک کہ جب امام آجاتا ہے' تو صحیفے اٹھالئے جاتے ہیں''۔ اس روایت کے راوی' ثقہ ہیں۔

1065 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة خرجت الشَّيَاطِين يريثون النَّاس اِلٰى أسواقهم وتقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَكْتُبُوْنَ النَّاس على قدر مَنَازِلهمْ السَّابِق وَالْمُصَلِّي وَالَّذِيْ يَلِيهِ حَتّٰى يخرج الامَام فَمَنْ دنا من الامَام فانصت واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفلان من الْاَجر وَمَنْ نأى فاستمع وأنصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفل من الْاَجر وَمَنْ دنا من الامَام فلغا وَلَمْ ينصت وَلَمْ يستمع كَانَ عَلَيْهِ كفلان من الْوزر وَمَنْ قَالَ صه فَقَدْ تكلم وَمَنْ تكلم فَلَا جُمُعَة لَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعت نَبِيكُم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْل . رَوَاهُ اَحْمد وَهٰذَا لَفظه

حدیث 1065: مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 708' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجمعة' باب عظم يوم الجمعة - حديث: 5394' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في التهجير إلى الجمعة - حديث: 1088

Marfat.com

وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهٖ اِذا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَة غَدَتْ الشَّيَاطِين براياتها اِلَى الْاَسْوَاق فيرمون النَّاس بالترابيث اَوْ الربايث ويثبطونهم عَنِ الْجُمُعَة وتغدو الْمَلَائِكَة فَيَجْلِسُوْنَ على اَبْوَاب الْمَسَاجِد ويكتبون الرجل من سَاعَة وَالرجل من ساعتين حَتّٰى يخرج الاِمَام فَاِذَا جلس مَجْلِسا يستمكن فِيْهِ من الاِسْتِمَاع وَالنَّظر فأنصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفلان من الْاَجر فَاِن نأى حَيْثُ لَا يسمع فأنصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفل من الْاَجر فَاِن جلس مَجْلِسا لَا يستمكن فِيْهِ من الاِسْتِمَاع وَالنَّظر فلغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهٗ كفلان من وزر فَاِن جلس مَجْلِسا يستمكن فِيْهِ من الاِسْتِمَاع وَالنَّظر ولغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهٗ كفل من وزر قَالَ وَمَنْ قَالَ لصَاحبه يَوْم الْجُمُعَة أنصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا لَيْسَ لَهٗ فِيْ جمعته شَيْءٍ

ثُمَّ قَالَ فِيْ آخر ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ اِسناده‌هما راو لم يسم

الربايث بالراء وَالْبَاء الْمُوَحدَة ثُمَّ ألف وياء مثناة تَحت بعْدهَا ثاء مُثَلّثَة جمع ربيثة وَهِي الْاَمر الَّذِي يحبس الْمَرْء عَن مقصده ويثبطه عَنهُ وَمَعْنَاهُ اَن الشَّيَاطِين تشغلهم وتقعدهم عَن السَّعْي اِلَى الْجُمُعَة اِلٰى اَن تَمْضِي الْاَوْقَات الفاضلة

قَالَ الْخطابِيّ الترابيث لَيْسَ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ الربايث وَقَوله فيرمون النَّاس اِنَّمَا هُوَ فيريثون النَّاس

قَالَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ لنا فِيْ غير هٰذَا الْحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ يُشِير اِلٰى لفظ رِوَايَة اَحْمد الْمَذْكُورَة ۔

وَقَوله صه بِسُكُوْن الْهَاء وتكسر منونة وَهِي كلمة زجر للمتكلم اَي اسْكُتْ

والكفل بِكَسْر الْكَاف هُوَ النَّصِيب من الْاَجر اَوْ الْوزر

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین نکلتے ہیں' اور لوگوں کو بازاروں کی طرف رغبت دلاتے ہیں' جبکہ فرشتے' مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اور لوگوں کی حیثیت کے اعتبار سے' لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' پہلے کون آیا ہے' اس کے بعد کون ہے اس کے بعد کون ہے؟ یہاں تک کہ امام آجائے (یعنی اس وقت تک نوٹ کرتے ہیں' جب تک امام نہیں آجاتا) جو شخص امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور خاموش رہے' اور غور سے (خطبہ سنے) اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' اسے اجر کے دو کفل ملتے ہیں' اور جو شخص دور بیٹھے اور غور سے سنے اور خاموش رہے' اور لغو حرکت نہ کرے' اسے اجر کا ایک کفل ملتا ہے' جو شخص امام کے قریب ہو اور لغو حرکت کرے اور خاموش بھی نہ رہے' اور توجہ سے بھی نہ سنے' اسے گناہ کے دو کفل ملتے ہیں' اور جو شخص یہ کہے: چپ رہو' تو اس نے بھی کلام کیا' اور جو شخص کلام کر لے' اس کا جمعہ نہیں ہوتا''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے

Marfat.com

اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف جاتے ہیں' اورلوگوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں' وہ انہیں جمعہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں' جبکہ فرشتے صبح کے وقت آتے ہیں' اور مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' پھر پہلے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے نام اس وقت تک نوٹ کرتے ہیں' جب تک امام نہیں آجاتا' جب امام اپنی جگہ پر بیٹھ جائے (یا وہ مقتدی اپنی جگہ پر بیٹھ جائے تو) اس مقتدی کو غور سے امام کا کلام سننا چاہیے اوراس میں غور وفکر کرنا چاہیے اور خاموش رہنا چاہیے اور کوئی لغوحرکت نہیں کرنی چاہیے' اگر وہ ایسا کرے گا' تو اسے اجر کے دو کفل ملیں گے اوراگر وہ اتنی دور بیٹھ جائے' جہاں اس تک امام کی آواز نہ آرہی ہو' لیکن وہ خاموش رہے' اور کوئی لغوحرکت بھی نہ کرے' تو اسے اجر کا ایک کفل ملتا ہے' اوراگر وہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھ جائے' جہاں وہ توجہ سے اور غور وفکر سے امام کا کلام نہیں سن سکتا اور وہ لغوحرکت بھی کرتا ہے' اور خاموش بھی نہیں رہتا' تو اسے دگنا گناہ ملتا ہے' اوراگر وہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھ جائے' جہاں وہ غور سے امام کا کلام سن سکتا ہے' لیکن پھر بھی وہ لغوحرکت بھی کرے اور خاموش بھی نہ رہے' تو اسے گناہ کا ایک کفل ملتا ہے' جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہے: تم خاموش رہو' تو اس شخص نے بھی لغوحرکت کی اور جو شخص لغوحرکت کرے' اس کا جمعہ میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آخر میں یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ان دونوں روایات کی سند میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

لفظ ''ربایث'' میں 'ر' ہے اور 'ب' ہے' پھر 'ا' اور 'ی' ہے' جس کے بعد 'ث' ہے' یہ لفظ ''ربیثہ'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ معاملہ ہے' جو آدمی کو اپنے مقصد سے روک دے' اوراسے اُس سے ہٹا دے' اس سے مراد یہ ہے کہ شیاطین انہیں مصروف کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جمعہ کے لئے جلدی جانے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ فضیلت والے اوقات گزر جائیں۔

خطابی کہتے ہیں: لفظ ''ترابیث'' یہ کوئی چیز نہیں ہے اصل لفظ ''ربایث'' ہے' اور متن کے یہ الفاظ ''وہ لوگوں کو ڈالتے ہیں'' یعنی وہ لوگوں کو مصروف کررہے ہوتے ہیں' راوی کہتے ہیں' اس حدیث کے علاوہ اور جگہ پر' اسی طرح کی روایت ہمارے سامنے بیان کی گئی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اسی مفہوم کی طرف امام احمد کی نقل کردہ اُس روایت کے الفاظ بھی اشارہ کرتے ہیں' جو پہلے ذکر ہوئی ہے۔

متن کے الفاظ ''صہ'' میں 'ہ' ساکن ہے' یہ کسی بولنے والے شخص کو خاموش کرنے کے لئے کہا جانے والا' ڈانٹنے کا لفظ ہے

لفظ ''کفل'' میں 'ک' پر زیر ہے' اس سے مراد اجر یا گناہ میں سے حصہ ہے۔

1066 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِذا كَانَ یَوْم الْجُمُعَة قعدت الْمَلَائِکَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد فیکتبون من جَاءَ مِنَ النَّاس على مَنَازِلهمْ فَرجل قدم جزورا وَرجل قدم بقرة وَرجل قدم شَاة وَرجل قدم دجَاجَة وَرجل قدم بَیْضَة

قَالَ فَاِذَا أذن الْمُؤَذّن وَجلسَ الاِمَام على الْمِنبَر طویت الصُّحُف ودخلوا الْمَسْجِد یَسْتَمِعُوْن الذّكر

Marfat.com

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ اَبِی هُرَیْرَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اور درجہ بدرجہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو ایک شخص کی مثال یوں ہے' جیسے اس نے اونٹ صدقہ کیا' اور ایک شخص کی مثال یوں ہے' جیسے اس نے گائے صدقہ کی ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے اس نے بکری صدقہ کی' ایک شخص کی مثال یوں ہوتی ہے' جیسے اس نے مرغی صدقہ کی' اور ایک شخص کی مثال یوں ہوتی ہے' جیسے اس نے انڈا صدقہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب مؤذن اذان دیتا ہے' اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے' تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں' فرشتے مسجد میں آ کر ذکر (یعنی خطبہ) غور سے سننے لگتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند الفاظ میں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1067 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَیْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ تبْعَث الْمَلَائِکَة علی اَبْوَاب الْمَسَاجِد یَوْم الْجُمُعَة یَکْتُبُونَ مَجِیْء النَّاس فَاِذَا خرج الاِمَام طویت الصُّحُف وَرفعت الأقلام فَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَة بَعْضُهُمْ لبَعض مَا حبس فلانا فَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَة اللّٰهُمَّ اِن کَانَ ضَالًّا فاهده وَاِن کَانَ مَرِیضا فاشفه وَاِن کَانَ عائلا فأغنه . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِی صَحِیْحه العائل الْفَقِیر

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جمعہ کے دن' فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیجا تا ہے' اور وہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام آجاتا ہے' تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں' اور قلم اٹھا لئے جاتے ہیں' فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: فلاں شخص کیوں نہیں آیا؟ پھر وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہو گیا ہے' تو اسے ہدایت نصیب کر! اگر بیمار ہو گیا ہے' تو اسے شفاء نصیب کر! اور اگر تنگدست ہو گیا ہے' تو اسے خوشحال کر دے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ لفظ ''العائل'' کا مطلب فقیر ہے۔

1068 - وَعَنْ اَبِی عُبَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه سارعوا اِلَی الْجُمُعَة فَاِن اللّٰه یبرز اِلَی اَهْلِ الْجنَّة فِی کل یَوْم جُمُعَة فِی کثیب کافور فیکونون مِنْهُ فِی الْقرب علی قدر تسارعهم فَیحدث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ من الْکَرَامَة شَیْئًا لم یَکُونُوا رَاَوْهُ قبل ذٰلِكَ ثُمَّ یرجعُوْنَ اِلٰی اَهْلیهمْ فیحدثونهم بِمَا أحدث اللّٰه لَهُم

قَالَ ثُمَّ دخل عبد اللّٰه الْمَسْجد فَاِذَا هُوَ برجلَیْن یَوْم الْجُمُعَة قد سبقاه فَقَالَ عبد اللّٰه رجلَانِ وَاَنا الثَّالِث اِنْ شَاءَ اللّٰه اَن یُبَارك فِی الثَّالِث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر

وَاَبُو عُبَیْدَة اسْمه عَامر وَلَمْ یسمع من اَبِیه عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِیلَ سمع مِنْهُ

❀❀ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے لئے جلدی جاؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کے دن اہل جنت کے سامنے ظاہر ہوگا' جو کافور کے ٹیلے پر ہوگا' اور وہ لوگ جمعہ کے لئے جلدی جانے کے حساب سے ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

Marfat.com

مقرب شمار ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ ان کی عزت افزائی کے لئے ان کے ساتھ کلام کرے گا' ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کیا ہوگا (یا ان لوگوں نے اس سے پہلے وہ عزت افزائی نہیں دیکھی ہوگی) پھر وہ لوگ اپنی بیویوں کے پاس واپس آئیں گے' تو ان کے اہل خانہ میں بھی' اللہ تعالیٰ نے نئی صورت حال پیدا کردی ہوگی' یا وہ اپنے اہل خانہ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں گے جو (فضل) اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں دو آدمی مسجد میں موجود تھے' جو ان سے پہلے وہاں آچکے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو آدمی پہلے سے موجود ہیں' اور میں تیسرا ہوں' اگر اللہ نے چاہا' تو تیسرے میں بھی برکت رکھی جائے گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ابوعبیدہ نامی راوی کا نام عامر ہے' انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

1069 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت مَعَ عبد الله بن مَسْعُوْد يَوْم الْجُمُعَة فَوجدَ ثَلَاثَة قد سَبَقُوهُ فَقَالَ رَابِع اَرْبَعَة وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من الله بِبَعِيد اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن النَّاس يَجلِسُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة من الله عَزَّ وَجَلَّ على قدر رَوَاحهمْ اِلَى الْجُمُعَات الْاَوَّل ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِث ثُمَّ الرَّابِع وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من الله بِبَعِيد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِي عَاصِم واسنادهما حسن ۔ قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتقدم حَدِيْثٍ عبد الله بن عَمْرو عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها وَكَذٰلِكَ تقدم حَدِيْثٍ اَوْس بن اَوْس نَحْوِهٖ

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز کی ادائیگی کے لئے) نکلا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو پایا' کہ وہ ان سے پہلے مسجد میں پہنچ چکے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چار آدمیوں میں سے چوتھا ہوں' چار آدمیوں میں سے چوتھا شخص بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہوتا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اسی حساب سے بیٹھیں گے' جتنی جلدی وہ جمعہ کے لئے جایا کرتے تھے پہلا شخص ہوگا' پھر دوسرا' پھر تیسرا' پھر چوتھا' اور چوتھا شخص بھی' اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' اور ابن ابوعاصم نے نقل کی ہے' ان دونوں کی نقل کردہ سند حسن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گزر چکا ہے:

''جو شخص سر دھوئے اور پورا غسل کرے' اور (امام کے) قریب ہو اور جلدی چلا جائے اور قریب رہے' اور غور سے سنے' تو اسے ہر ایک قدم' جو اس نے اٹھایا ہو' اس کے عوض میں' ایک سال کے نوافل اور نفلی روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

Marfat.com

اسی طرح حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث جو اس کی مانند ہے وہ بھی پہلے گزر چکی ہے۔

1070 - وَرُوِیَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْجُمُعَة وادنوا من الاِمَام فَاِن الرجل لیکون من اَهْلِ الْجنَّة فیتاخّر عَن الْجُمُعَة فیؤخر عَن الْجَنَّة وَاِنَّهُ لمن اَهلهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں شریک ہو اور امام سے قریب رہو کیونکہ ایک شخص جو اہل جنت میں سے ہوتا ہے وہ جمعہ ادا نہیں کر پاتا تو وہ جنت سے بھی دور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی' اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2 - التَّرْهِیب من تخطی الرّقاب یَوْم الْجُمُعَة

باب: جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر جانے سے متعلق ترہیبی روایات

1071 - عَن عبد اللّٰه بن بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل یتخطی رِقَاب النَّاس یَوْم الْجُمُعَة وَالنَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخْطب فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْلِس فَقَدْ آذیت و آنیت

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِی صَحِیْحَیْهِمَا وَلَیْسَ عِند اَبِی دَاوُد وَالنَّسَائِیّ و آنیت وَعند ابْن خُزَیْمَة فَقَدْ آذیت وأوذیت وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِیْثِ جَابر بن عبد اللّٰه آنیت بِمد الْهمزَة وَبعدهَا نون ثُمَّ یَاء مثناة تَحت اَی أخرت الْمَجِیْء وَآذَیْت بتخطیك رِقَاب النَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تم نے اذیت پہنچائی ہے اور تاخیر سے آئے ہو''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''تم نے تاخیر کی ہے'' امام ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم نے اذیت پہنچائی ہے اور خود کو اذیت کا شکار کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''آنیت'' میں 'مد' والا 'ا' ہے اور اس کے بعد 'ن' ہے' پھر 'ی' ہے' اس سے مراد یہ ہے: تم نے آنے میں تاخیر کی ہے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر اذیت پہنچائی ہے۔

1072 - وَرُوِیَ عَن مُعَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تخطی رِقَاب النَّاس یَوْم الْقِیَامَة اتخذ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَل عَلَیْهِ عِند اَهْلِ الْعلم

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جو شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے وہ شخص جہنم میں جانے کے لئے پل بناتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور اس روایت پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے۔

1073 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب اِذْ جَاءَ رجل يتخطى رِقَاب النَّاس حَتّٰى جلس قَرِيبًا من النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قضى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاته قَالَ مَا مَنعك يَا فلَان اَن تجمع مَعنا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد حرصت اَن اَضَع نَفسِى بِالْمَكَان الَّذِىْ ترى قَالَ قد رَاَيْتُك تَتَخَطّٰى رِقَاب النَّاس وتؤذيهم من آذى مُسلما فَقَدْ آذَانِىْ وَمَنْ آذَانِىْ فَقَدْ آذَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا وجہ ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا ہے اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں ایک ایسی جگہ پر رہوں جہاں میں آپ ﷺ کی زیارت کر سکوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آ رہے تھے اور انہیں اذیت پہنچا رہے تھے جو شخص کسی مسلمان کو اذیت پہنچاتا ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1074 - وَرُوِىَ عَنِ الأرقم بن اَبِى الأرقم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِىْ يتخطى رِقَاب النَّاس يَوْم الْجُمُعَة وَيفرق بَيْنَ الِاثْنَيْنِ بعد خُرُوْج الاِمَام كجار قصبه فِى النَّار . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن امام کے آ جانے کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگنا اور دو آدمیوں کے درمیان فرق کرنا ایسے ہے جیسے کوئی شخص آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من الْكَلَام وَالْاِمَام يخْطب وَالتَّرْغِيب فِى الْاِنْصَات

باب: امام کے خطبہ دینے کے دوران کلام کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

اور اس وقت خاموش رہنے سے متعلق ترغیبی روایات

1075 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قلت لصاحبك يَوْم

Marfat.com

الْجُمُعَة أنصت وَالْإِمَام يخْطب فَقَدْ لغوت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة

قَوْلِه لغوت قِيلَ مَعْنَاهُ خبت من الْأجر وَقِيلَ تكَلّمت وَقِيلَ أخطأت وَقِيلَ بطلت فَضِيلَة جمعتك وَقِيلَ صَارَت جمعتك ظهرا وَقِيلَ غير ذَلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کے دن' تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: تم خاموش رہو! اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے لغو حرکت کی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لغوت'' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے' اس کا اجر ضائع ہو گیا' اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے کلام کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے غلطی کی' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے جمعہ کی فضیلت ضائع ہو گئی' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جمعہ' ظہر میں تبدیل ہو گیا' اور ایک قول کے مطابق اس کا کچھ اور مطلب ہے۔

1076 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا تكَلّمت يَوْم الْجُمُعَة فَقَدْ لغوت وألغيت يَعْنِي وَالْإِمَام يخْطب . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم نے جمعہ کے دن کلام کیا' تو تم نے لغو حرکت کی اور ضائع کر دیا (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب امام خطبہ دے رہا ہو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1077 - وَرُوِيَ عَن ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من تكلم يَوْم الْجُمُعَة وَالْإِمَام يخْطب فَهُوَ كَمثل الْحمار يحمل أسفارا وَالَّذِي يَقُوْلُ لَهُ أنصت لَيْسَ لَهُ جُمُعَة

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن کلام کرے' جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس کی مثال اس گدھے کی طرح ہے' جس نے اپنے اوپر بوجھ لادا ہوا ہو اور جو شخص اس سے یہ کہے: تم خاموش ہو جاؤ! تو اس کا جمعہ نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1078 - وَعَن أُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْم الْجُمُعَة تَبَارَك وَهُوَ قَائِم يذكر بأيام اللّٰه وَأَبُو ذَر يغمز أُبَيّ بن كَعْب فَقَالَ مَتى أنزلت هَذِهِ السُّورَة إِنِّي لم أسمعها إِلَى الْآن فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَن اسْكُتْ فَلَمَّا انصرفوا قَالَ سَأَلتك مَتى أنزلت هَذِهِ السُّورَة فَلَمْ تُخبرنِي فَقَالَ أُبَيّ لَيْسَ لَك من صَلَاتك الْيَوْم إِلَّا مَا لغوت فَذهب أَبُو ذَر إِلَى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأخْبرهُ بِالَّذِي قَالَ أُبَيّ فَقَالَ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق أبى ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ حسن

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ دخلت الْمَسْجد يَوْم الْجُمُعَة وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَجَلَسْت قَرِيْبًا من اَبِيْ بن كَعْب فَقَرَاَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَة بَرَاءَة فَقُلْتُ لابى مَتى نزلت هٰذِهِ السُّوْرَة قَالَ فتجهمنى وَلَمْ يكلمنى ثُمَّ مكثت سَاعَة ثُمَّ سَالته فتجهمنى وَلَمْ يكلمنى ثُمَّ مكثت سَاعَة ثُمَّ سَالته فتجهمنى وَلَمْ يكلمنى فَلَمَّا صلى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت لابى سَالتك فتجهمتنى وَلَمْ تكلمنى قَالَ اَبِيْ مَا لَك من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت فَذَهَبت اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كنت بِجنب اَبِيْ وَاَنت تقْرَاُ بَرَاءَة فَسَالته مَتى نزلت هٰذِهِ السُّوْرَة فتجهمنى وَلَمْ يكلمنى ثُمَّ قَالَ مَا لَك من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق أبى قَوْلِهٖ فتجهمنى مَعْنَاهُ قطب وَجهه وَعبس وَنظر اِلَيَّ نظر الْمُغْضب الْمُنكر

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کھڑے ہوکر ''سورۂ ملک'' کی تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایام کا ذکر کیا' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کوٹہوکا دیتے ہوئے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں نے ابھی تک نہیں سنی تھی' حضرت ابن بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ خاموش رہیں' جب یہ حضرات نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو آپ نے مجھ بتایا نہیں' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: آج کے دن' آپ کی نماز میں سے صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت نے آپ کی ہے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن' میں مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ برأت کی تلاوت شروع کی' تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے' تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور انہوں نے میرے ساتھ بات چیت نہیں کی' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے انہیں یہی سوال کیا' تو انہوں نے پھر مجھے گھور کر دیکھا' اور پھر مجھے کوئی جواب نہیں دیا' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے اُن سے یہی سوال کیا تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور میرے ساتھ بات نہیں کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرلی' تو میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے آپ سے سوال کیا تھا اور آپ نے مجھے گھور کر دیکھا اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا؟ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کا حصہ آپ کی اس نماز میں' صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت آپ نے کی ہے' (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ برأت کی تلاوت کر رہے تھے' میں نے اِن سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے

Marfat.com

مجھے گھور کر دیکھا اور انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' پھر بعد میں انہوں نے کہا: کہ آپ کا اس نماز میں حصہ' صرف وہ لغو حرکت ہے' جو آپ ﷺ نے کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے۔

متن کے الفاظ 'تجھمنی' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی چہرے پر ناگواری کا تاثر ڈالا اور تیوری چڑھالی اور میری طرف ایسی نظروں سے دیکھا' جو ناراض شخص کی نظریں ہوتی ہیں۔

1079 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا علی الْمِنبر فَخطب النَّاس وتلا آیَة وَاِلٰی جَنْبِی اَبِیُ بن کَعْب فَقُلْتُ لَهُ یَا اَبِیُ وَمَتی انزلت هٰذِهِ الْاٰیَة قَالَ فَاَبیٰ اَن یکلمنی ثُمَّ سَالته فَاَبیٰ اَن یکلمنی حَتّٰی نزل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِیُ مَا لَك مِن جمعتك اِلَّا مَا لغیت فَلَمَّا انصرف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جئته فَاَخبرته فَقُلْتُ ای رَسُوْلُ اللّٰه اِنَّك تَلَوت آیَة وَاِلٰی جَنْبی اَبِیُ بن کَعْب فَقُلْتُ لَهُ مَتی أنزلت هٰذِهِ الْاٰیَة فَاَبیٰ اَن یکلمنی حَتّٰی اِذا نزلت زعم اَبِیُ انه لَیْسَ لی مِنْ جمعتی اِلَّا مَا لغیت فَقَالَ صدق اَبِیُ اِذا سَمِعت اِمامك یتکَلَّم فأنصت حَتّٰی یفرغ رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ حَرْب بن قیس عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوکر' لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے ایک آیت تلاوت کی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: اے ابی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی' میں نے پھر ان سے سوال کیا' پھر انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' جب نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے آ گئے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس جمعہ میں' آپ کا حصہ' صرف وہ لغو حرکت ہے' جو آپ نے کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی' تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت کی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا' پھر جب آپ منبر سے نیچے اترے تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اس جمعہ میں' میرا حصہ صرف وہ لغو حرکت ہے' جو میں نے کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے' جب تم امام کو کلام کرتے ہوئے سن رہے ہو' تو خاموش رہو' جب تک وہ فارغ نہیں ہو جاتا۔

یہ روایت امام احمد نے حرب بن قیس کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ حرب بن قیس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1080 - وَرُوِیَ عَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سعد بن اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لرجل لَا جُمُعَة لَك فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لم یَا سعد قَالَ لانه کَانَ یتکَلَّم وَاَنت تخْطب فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صدق سعد ۔ رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار .

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا: تم ۔۔راجمعہ نہیں ہوا' نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے سعد! وہ کیوں؟ انہوں نے عرض کی: کیونکہ جب آپ خطبہ دے رہے تھے' تو یہ اس دوران کلام کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

1081 - وَعَنْ جَابِر اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجد وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب فَجَلَسَ اِلٰى جنب اَبِيْ بن كَعْب فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ اَوْ كَلمه بِشَيْءٍ فَلَمْ يرد عَلَيْهِ اَبِيْ فَظن ابْن مَسْعُوْد اَنَّهَا موجدة فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلَاته قَالَ ابْن مَسْعُوْد يَا اَبِيْ مَا مَنعك اَن ترد عَلَيّ قَالَ اِنَّك لم تحضر مَعنا الْجُمُعَة قَالَ لم قَالَ تَكَلَّمت وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَقَامَ ابْن مَسْعُوْد فَدخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق اَبِيْ صدق اَبِيْ أطع اَبيا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے' انہوں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' یا کسی چیز کے بارے میں کوئی بات کی' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہو گیا کہ وہ ناراض ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اُبی! آپ نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیونکہ آپ نے اس وقت کلام کیا تھا' جب آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں سے اٹھے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے' اُبی نے ٹھیک کہا ہے' تم اُبی کی اطاعت کرو (یعنی اس کی بات مان لو)''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1082 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كفى لَغوا اَن تَقول لصاحبك أنصت اِذا خرج الاِمَام فِي الْجُمُعَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ عَلِيّ الْمَرْفُوْع وَمن قَالَ يَوْم الْجُمُعَة لصَاحبه أنصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِيْ جمعته تِلْكَ شَيْءٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لغو حرکت ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ امام کے جمعہ کے لئے آ جانے کے بعد تم اپنے ساتھی سے یہ کہہ دو: کہ تم خاموش ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث گزر چکی ہے:

Marfat.com

''جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہے: کہ تم خاموش ہو جاؤ' تو اس نے لغو حرکت کی' اور جو شخص لغو حرکت کرے' اس کا اس جمعہ میں سے کوئی حصہ نہیں ہوتا''۔

1083 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اغتسل يَوْمَ الْجُمُعَة وَمَسّ من طيب امْرَاَته اِن كَانَ لَهَا وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ لم يتخط رِقَاب النَّاس وَلَمْ يلغ عِنْد الموعظة كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وتخطى رِقَاب النَّاس كَانَت لَهُ ظهرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَةِ عَمرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَن عبد اللّٰه بن عَمرو وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة بنحوه وَتقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی بیوی کے پاس موجود خوشبو لگائے' اگر اس کے پاس موجود ہو' اور عمدہ لباس پہنے اور پھر وہ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے' اور وعظ کے وقت کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو یہ جمعہ اُن دونوں (جمعوں) کے درمیان کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' اور جو شخص لغو حرکت کرتا ہے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے' تو یہ نماز اس کے لئے' ظہر کی نماز ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' عمرو بن شعیب' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' جو اس روایت کی مانند ہے' اور پہلے گزر چکی ہے۔

1084 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحضر الْجُمُعَة ثَلَاثَة نفر فَرجل حضرها بلغو فَذٰلِكَ حَظه مِنْهَا وَرجل حضرها بِدُعَاء فَهُوَ رجل دَعَا اللّٰه اِنْ شَاءَ أعطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنعه وَرجل حضرها بِانصات وسكوت وَلَمْ يتخط رَقَبَة مُسلم وَلَمْ يؤذ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَة اِلَى الْجُمُعَة الَّتِیْ تَلِيهَا وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَذٰلِكَ اَن اللّٰه يَقُوْلُ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام 061

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَتقدم فِیْ حَدِيْثِ عَلیّ

فَمَنْ دنا من الاِمَام فأنصت واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفلان من الْاُجر الحَدِيْث

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں' ایک وہ شخص ہوتا ہے' جو لغو حرکت کے ساتھ جمعہ میں شریک ہوتا ہے' تو جمعہ میں اس کا حصہ یہ حرکت ہی ہوتی ہے' ایک وہ شخص ہے' جو دعا کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو اُسے عطا کر دے گا اور اگر چاہے گا' تو عطا نہیں کرے گا' اور ایک وہ شخص ہے' جو خاموشی' سکوت کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے' کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا ہے' کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا ہے' تو یہ جمعہ اس کے بعد والے جمعہ اور مزید تین دن کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جو شخص ایک نیکی کرتا ہے' تو اسے اس کا دس گنا (اجر و ثواب) ملے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکی ہے:

''جو شخص امام کے قریب رہے' اور خاموش رہے' اور غور سے (خطبہ) سنے' اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں''...... الحدیث۔

4 - التَّرْهِيب من ترك الْجُمُعَة لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1085 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقوم يتخلفون عَن الْجُمُعَة لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أحرق على رجال يتخلفون عَن الْجُمُعَة بُيُوتهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْحَاكِم بِاِسْنَادٍ على شَرطهمَا وَتقدم فِيْ بَاب الْحمام حَدِيْثٍ اَبِيْ سعيد وَفِيْه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فليسع اِلَى الْجُمُعَة وَمَنْ اسْتغنى عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنى اللّٰه عَنْهُ وَاللّٰه غَنِيّ حميد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے بارے میں فرمایا' جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے تھے' کہ میں نے یہ آرزو کی' کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' اور پھر میں ان لوگوں سمیت اُن کے گھر جلا دوں' جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام حاکم نے ایسی سند کے نقل کی ہے' جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے' اس سے پہلے حمام سے متعلق باب میں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے جمعہ کے لئے جلدی جانا چاہیے' اور جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے' جمعہ سے بے نیازی اختیار کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور

حديث 1085: صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة الجماعة - حديث: 1075مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' ابتداء أبواب الصلوات وما فيها - بيان إيجاب إتيان الجماعة والفريضة إذا نودي بها بسكينة ووقار وحظر' حديث: 981صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن العلة في هؤلاء الذين' حديث: 2122المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجمعة' وأما حديث حسان بن عطية - حديث: 1017سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب ما يستحب من تأخير العشاء - حديث: 1241مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجمعة' في تفريط الجمعة وتركها - حديث: 5459السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء من التشديد في ترك الجماعة من غير عذر' حديث: 4590مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3704مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 310مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 5707المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 437

Marfat.com

1093 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیضًا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس تُوْبُوا اِلَی اللّٰه قبل اَن تَمُوْتُوا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشْغَلُوْا وصلوا الَّذِیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ ربكُمْ بِكَثْرَة ذكركُمْ لَهٗ وَكَثْرَة الصَّدَقَة فِی السِّرّ وَالْعَلَانِیَة تُرْزَقُوْا وَتنصرُوْا وَتجبرُوْا وَاعْلَمُوا اَن اللّٰه افْترض عَلَیْكُمُ الْجُمُعَة فِیْ مقامی هٰذَا فِیْ یومی هٰذَا فِیْ شَهْرِی هٰذَا من عَامی هٰذَا اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة فَمَنْ تَركهَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بعدِی وَله اِمَام عَادل اَوْ جَائِر اسْتِخْفَافًا بهَا وجحودا بهَا فَلَا جمع اللّٰه لَهٗ شَمله وَلَا بَارك لَهٗ فِیْ اَمره اَلا وَلَا صَلَاة لَهٗ اَلا وَلَا زَكَاة لَهٗ اَلا وَلَا حج لَهٗ اَلا وَلَا صَوْم لَهٗ اَلا وَلَا بر لَهٗ حَتّٰی یَتُوْب فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ اخصر مِنْهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مرنے سے پہلے توبہ کرلو' اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرلو' اس سے پہلے کہ تم مشغول ہو جاؤ' اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان' اس (پروردگار) کا بکثرت ذکر کر کے تعلق قائم کرو' اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر صدقہ کر کے تعلق قائم کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی تمہارا ساتھ دیا جائے گا' تم لوگ یہ بات جان لو! کہ اللہ تعالیٰ نے' تم پر جمعہ فرض قرار دیا ہے' جو میری جگہ پر کھڑے ہونے کے درمیان میں' آج کے دن میں' اس مہینے میں' اس سال میں ہوا ہے' اور یہ قیامت کے دن تک رہے گا' جو شخص میری زندگی میں' یا میرے بعد جمعہ کو ترک کرے گا' اور اس وقت کوئی عادل' یا ظالم حکمران موجود ہو اور وہ شخص جمعہ کو کمتر سمجھے گا اور اس کا انکار کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات اکٹھے نہیں کرے گا اور اس کے معاملے میں' اس کے لئے برکت نہیں رکھے گا' خبردار! ایسے شخص کی نہ تو کوئی نماز قبول ہوگی' اور نہ ہی زکوٰۃ ہوگی' نہ حج قبول ہوگا نہ ہی عمرہ قبول ہوگا' نہ کوئی اور نیکی قبول ہوگی' جب تک وہ توبہ نہیں کرتا' جو شخص توبہ کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1094 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من ترك الْجُمُعَة ثَلَاث جمع مُتَوَالِیَات فَقَدْ نبذ الْاِسْلَام وَرَاء ظَهره . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص مسلسل تین جمعے ترک کرے گا' وہ اسلام کو پس پشت ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1095 - وَعَنْ حَارِثَة بن النُّعْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یتَّخذ اَحَدُكُمُ السَّائِمَة فَیشْهد الصَّلَاة فِیْ جمَاعَة فتتعذر عَلَیْهِ سائمته فَیَقُوْلُ لَو طلبت لسائمتی مَكَانا هُوَ اَكلاَ من هٰذَا فیتحول وَلَا یشْهد اِلَّا الْجُمُعَة فتتعذر عَلَیْهِ سائمته فَیَقُوْلُ لَو طلبت لسائمتی مَكَانا هُوَ اَكلاَ من هٰذَا فیتحول وَلَا یشْهد الْجُمُعَة وَلَا الْجَمَاعَة فیطبع اللّٰه علی قلبه

Marfat.com

لائقِ حمد ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1086 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم اَنَّهُمَا سمعا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ علی اَعْوَاد منبره لینتهین اَقوام عَن ودعهم الْجُمُعَات اَوْ لیختمن اللّٰه علی قُلُوْبهم ثُمَّ لَیَکُونن من الغافلین

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَغَیرهمَا

قَوْلِهٖ ودعهم الْجُمُعَات هُوَ بِفَتْح الْوَاو وَسُکُون الدَّال اَی ترکهم الْجُمُعَات

وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة بِلَفْظ ترکهم من حَدِیْثٍ اَبِیْ هُرَیْرَة وَاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر کی لکڑیوں پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یا تو لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آ جائیں گے' یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا' اور پھر وہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ' ودعهم الجمعات'' میں 'و' پر زبر ہے' اور 'د' ساکن ہے' اس سے مراد ان لوگوں کا جمعہ ترک کرنا ہے۔

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت 'ترکھم'' کے الفاظ کے ساتھ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

1087 - وَعَنْ اَبِی الْجَعْد الضمرِی وَکَانَت لَهٗ صُحْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك ثَلَاث جمع تهاونا بهَا طبع اللّٰه علی قلبه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَة وَابْن حبَان من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غیر عذر فَهُوَ مُنَافِق

وَفِیْ رِوَایَةٍ ذکرهَا رزین وَلَیْسَت فِی الْاُصُوْل فَقَدْ بریء من اللّٰه

اَبُو الْجَعْد اسْمه أدرع وَقِیْلَ جُنَادَة وَذکر الْکَرَابِیسِی اَن اسْمه عمر بن اَبِیْ بکر

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ سَالت مُحَمَّدًا یَعْنِیْ الْبُخَارِیّ عَن اسْم اَبِی الْجَعْد فَلَمْ یعرفهُ

❀❀ حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص جمعہ کو کم تر سمجھتے ہوئے' تین جمعے چھوڑ دے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ

Marfat.com

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عمر بن عبد الله مولى غفرة وَهُوَ ثِقَة عِنْده وَتقدم حَدِيْثِ اَبِى هُرَيْرَة عِنْد ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة بِمَعْنَاهُ . قَوْلِهِ أكلأ من هٰذَا اى اكثر كلأ والكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام وَفِى آخِره همزَة غير ممدودة هُوَ العشب الرطب واليابس

❀❀ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص جانور پالتا ہے' وہ باجماعت نماز میں بھی شریک ہوتا ہے' پھر اس کے لئے ان جانوروں کو چارہ فراہم کرنا مشکل ہو جاتا ہے' پھر وہ یہ سوچتا ہے' اگر میں ان جانوروں کے لئے کسی ایسی جگہ چلا جاؤں' جہاں زیادہ گھاس پھوس ہو' تو یہ زیادہ مناسب ہوگا' پھر وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے' اور صرف جمعہ کی نماز میں شریک ہوتا ہے' پھر اس کے لئے ان جانوروں کی دیکھ بھال اور مشکل ہو جاتی ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: اگر میں ان جانورں کے لئے کسی ایسی جگہ چلا جاؤں' جہاں اس سے بھی زیادہ چارہ موجود ہو' تو یہ مناسب ہوگا' تو وہ کہیں' اور چلا جاتا ہے' اور وہ جمعہ کی نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا' اور وہ باجماعت نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔ یہ روایت امام احمد نے عمر بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' امام احمد کے نزدیک وہ ثقہ ہیں' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جسے امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اکلأ'' اس سے مراد جہاں اس سے زیادہ گھاس ہو' کیونکہ لفظ ''الکلاء'' میں 'ک' پر زبر ہے' 'ل' پر بھی 'زبر' ہے' اس کے آخر میں 'ا' ہے' جو ممدودہ نہیں ہے' اس سے مراد گھاس پھوس ہے' خواہ وہ خشک ہو یا تر ہو۔

1096 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن زُرَارَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عمر وَلَمْ أر رجلا منا بِهِ شَبِيها قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء يَوْم الْجُمُعَة فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه وَلَمْ يأتها طبع اللّٰه على قلبه وَجعل قلبه قلب مُنَافِق . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

وروى التِّرْمِذِيّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس انه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيَقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة قَالَ هُوَ فِي النَّار

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن زرارہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا' میں نے اپنے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا' جو اُن جیسا ہو' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لئے) اذان سنے اور اس میں شریک نہ ہو (پھر اگلے جمعہ کو) وہ اذان سنے' اور وہ اس میں شریک نہ ہو (پھر اس سے اگلے جمعہ کو) وہ اذان سنے اور اس میں شریک نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے' اور اس کے دل کو منافق کے دل کی مانند کر دیتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے' اور رات کو نوافل پڑھتا ہے' لیکن باجماعت نماز میں' یا جمعہ میں شریک نہیں ہوتا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

Marfat.com

فرمایا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' وہ منافق ہوگا''۔

ایک اور روایت' جسے رزین نے ذکر کیا ہے' اور وہ روایت ''اصول'' میں نہیں ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جائے گا''۔

حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کا نام ''ادرع'' ہے' اور ایک قول کے مطابق ''جنادہ'' ہے' کرابیسی نے یہ بات ذکر کی ہے' ان کا نام ''عمر بن ابوبکر'' ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد (یعنی امام بخاری) سے حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

1088 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الْجُمُعَة ثَلَاث مَرَّات من غير ضَرُوْرَة طبع اللّٰه على قلبه . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر' تین مرتبہ جمعہ ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1089 - وَعَنْ اُسَامَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك ثَلَاث جمعات من غير عذر كتب من الْمُنَافِقين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من رِوَايَةِ جَابر الْجُعْفِیّ وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' اس کا نام منافقین میں نوٹ کر لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1090 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يَسْمَعُوْنَ النداء يَوْمَ الْجُمُعَة ثُمَّ لَا يأتونها اَوْ ليطبعن اللّٰه على قُلُوْبهم ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو لوگ جمعہ کے دن اذان سنتے ہیں' اور پھر جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتے' یا تو وہ لوگ ایسا کرنے سے باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے' پھر وہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

Marfat.com

5 - التَّرْغِيب فِيْ قِرَاءَة سُوْرَة الْكَهْف وَمَا يذكر مَعهَا لَيْلَة الْجُمُعَة وَيَوْم الْجُمُعَة

باب: سورۂ کہف پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز شبِ جمعہ یا جمعہ کے دن اس سورت کو پڑھنے کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

1097 - عَنْ اَبِیْ سَعِيدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف فِیْ يَوْم الْجُمُعَة اَضَاء لَهُ من النُّور مَا بَيْنَ الجمعتين

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَيْهَقِیّ مَرْفُوْعا وَالْحَاكِم مَرْفُوْعا وموقوفا اَيْضًا وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ الدَّارِمِیّ فِیْ مُسْنده مَوْقُوْفًا على اَبِیْ سعيد وَلَفظِهِ قَالَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف لَيْلَة الْجُمُعَة اَضَاء لَهُ من النُّور مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْبَيْت الْعَتِيق وَفِیْ أسانيدهم كلهَا اِلَّا الْحَاكِم اَبُوْ هَاشم يحيى بن دِيْنَار الروماني وَالْاَكْثَرُوْنَ على توثيقه وَبَقِيَّة الْإِسْنَاد ثِقَات وَفِیْ اِسْنَاد الْحَاكِم الَّذِیْ صَححهُ نعيم بن حَمَّاد وَيَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ وَعلى اَبِیْ هَاشم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا' تو اس شخص کے لئے یہ سورت دو جمعوں کے درمیان نور روشن کر دے گی''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور ذکر کی ہے' اور امام حاکم نے اسے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام دارمی نے اسے اپنی ''مسند'' میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھ لے گا' تو اس کے لئے اس کی جگہ سے لے کر بیت عتیق تک نور روشن کر دے گا''۔

امام حاکم کے علاوہ' اس روایت کی دیگر تمام اسانید میں ابوہاشم یحییٰ بن دینار رومانی نامی راوی ہے' زیادہ تر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں' البتہ امام حاکم کی وہ سند' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں ایک راوی نعیم بن حماد ہے' اس کے بارے میں اور اس ابوہاشم کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

1098 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف فِیْ يَوْم الْجُمُعَة سَطَعَ لَهُ نور من تَحت قدمه اِلٰی عنان السَّمَاء يضیء لَهُ يَوْم الْقِيَامَة وَغفر لَهُ مَا بَيْنَ الجمعتين . رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن مرْدَوَيْه فِیْ تَفْسِيره بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا' اس کے لئے اس کے پاؤں سے لے کر' آسمان تک نور روشن ہو جائے گا' جو قیامت کے دن تک اسے روشنی دے گا اور اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان کے' اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت ابوبکر بن مردویہ نے اپنی ''تفسیر'' میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1099 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حم

Marfat.com

1091 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا هَلْ عَسٰی اَحَدُكُمْ اَنْ يتّخذ الصبة من الْغنم على رَاس ميل اَوْ ميلين فيتعذر عَلَيْهِ الْكلأ فيرتفع ثُمَّ تَجِیءُ الْجُمُعَة فَلَا يَجِیءُ وَلَا يشهدها وتجیء الْجُمُعَة فَلَا يشهدها حَتّٰى يطبع على قلبه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَة فِی صَحِيْحه

الصبة بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة هِیَ السّرِيَّة اِمَّا من الْخَيل اَوْ الْاِبِل اَوْ الْغنم مَا بَيْنَ الْعشْرين اِلَى الثَّلاثِيْنَ تُضَاف اِلٰى مَا كَانَت مِنْهُ وَقِيْلَ هِیَ مَا بَيْنَ الْعشْرَة اِلَى الْاَرْبَعين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''خبردار عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی شخص بکریوں کا چھوٹا سا ریوڑ لے کر ایک یا دو میل کے فاصلے تک جائے گا' وہاں اسے گھاس نہیں ملے گی' پھر وہ کچھ اور بلندی پر چلا جائے گا' یہاں تک کہ جمعہ آئے گا' تو وہ اس میں شرکت کے لئے نہیں آئے گا' پھر اگلا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی شریک نہیں ہوگا' یہاں تک کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''الصبۃ'' میں 'ص' پر 'پیش' ہے' اور 'ب' پر 'شد' ہے' اس سے مراد ریوڑ ہے' خواہ وہ گھوڑوں کا ہو' یا اونٹوں کا ہو' یا بکریوں کا ہو' جو بیس سے لے کر تیس جانوروں تک کا ہو' اور ایک قول کے مطابق' یہ دس سے لے کر چالیس تک کا ہوگا۔

1092 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ عَسٰی رجل تحضره الْجُمُعَة وَهُوَ على قدر ميل من الْمَدِيْنَةِ فَلَا يحضر الْجُمُعَة ثُمَّ قَالَ فِی الثَّانِيَة عَسٰی رجل تحضره الْجُمُعَة وَهُوَ على قدر ميلين من الْمَدِيْنَةِ فَلَا يحضرها وَقَالَ فِی الثَّالِثَة عَسٰی يكون على قدر ثَلَاثَة اَمْيَال من الْمَدِيْنَةِ فَلَا يحضرُ الْجُمُعَة ويطبع اللّٰه على قلبه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ لين وروى ابْن مَاجَه عَنهُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَرْفُوْعا من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غير ضَرُوْرَة طبع اللّٰه على قلبه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جمعہ کا دن آئے گا اور ایک شخص مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا' لیکن وہ پھر بھی جمعہ میں شریک نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: پھر دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عنقریب ایسا وقت ہوگا کہ جمعہ کا دن آئے گا' اور ایک شخص مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر ہوگا اور وہ اس میں شریک نہیں ہوگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ کے بارے میں فرمایا: عنقریب ایسا ہوگا کہ وہ شخص مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہوگا' اور جمعہ میں شریک نہیں ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' عمدہ سند کے ساتھ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

Marfat.com

الدُّخان لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غفر لَهُ

وَفِي رِوَايَةٍ من قَرَاَ حم الدُّخان فِي لَيْلَةٍ أصبح يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ والأصبهاني وَلَفظِهِ من صلى بِسُوْرَةِ الدُّخان فِي لَيْلَةٍ بَات يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ وَلَفظهمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حم الدُّخان فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اَوْ يَوْم الْجُمُعَةِ بنى اللّٰه لَهُ بهَا بَيْتا فِي الْجنَّة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شب جمعہ میں' سورۂ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص رات کے وقت ''حم الدخان'' کی تلاوت کرے گا' تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص رات کے وقت' سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا' وہ ایسی حالت میں رات بسر کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

امام طبرانی اور اصبہانی نے یہ روایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص شب جمعہ میں' یا جمعہ کے دن سورۂ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

1100 - وَرُوِيَ عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة يس فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص شب جمعہ میں' سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1101 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ السُّوْرَةَ الَّتِيْ يذكر فِيهَا آل عمرَان يَوْم الْجُمُعَةِ صلى عَلَيْهِ اللّٰه وَمَلَائِكَته حَتّٰى تغيب الشَّمْس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن' اس سورت کی تلاوت کرے گا' جس میں آل عمران کا ذکر ہے' تو سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اُس پر رحمت نازل کرتے رہیں گے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

حديث 1101: المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6267' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث: 10797

Marfat.com

کِتَابُ الصَّدَقَاتِ

کتاب: صدقات (یعنی زکوٰۃ) کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِيْ اَدَاءِ الزَّكَاة وتأكيد وُجُوبهَا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنى الْاِسْلَام على خمس شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله واقام الصَّلَاة وايتاء الزَّكَاة وَحج الْبَيْت وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا

باب: زکوٰۃ کی ادائیگی سے متعلق ترغیبی روایات' اوراس کی فرضیت کی تاکید

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا' اور بیت اللہ کا حج کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1103 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ أكب فأكب كل رجل منا يبكى لَا يدْرِى على مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَأسه وَفِيْ وَجهه الْبُشْرٰى فَكَانَت اَحَبَّ اِلَيْنَا من حمر النعم

قَالَ مَا من عبد يُصَلِّي الصَّلَوَات الْخمس ويصوم رَمَضَان وَيخرج الزَّكَاة ويجتنب الْكَبَائِر السَّبع اِلَّا

حدیث 1103: صحیح البخاری - کتاب الإیمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم : " بنی الإسلام - حدیث: 8صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الإسلام علی خمس - حدیث:44صحیح ابن حبان - کتاب الإیمان' باب فرض الإیمان - ذکر البیان بأن الإیمان والإسلام اسمان لمعنی واحد' حدیث: 158 الجامع للترمذی' أبواب الإیمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء بنی الإسلام علی خمس' حدیث: 2597السنن للنسائی - کتاب الإیمان وشرائعہ' علی کم بنی الإسلام - حدیث:4939السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الجنائز' کتاب الزکاۃ - حدیث:6806مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - حدیث:4659مسند الحمیدی - أحادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' حدیث: 679مسند عبد بن حمید - أحادیث ابن عمر' حدیث: 824مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد اللہ بن عمر' حدیث: 5653المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' باب من اسمہ إبراہیم - حدیث:2990المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ عبد اللہ' ومما أسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - سالم عن ابن عمر' حدیث:12982شعب الإیمان للبیہقی - باب الدلیل علی أن الإیمان والإسلام علی الإطلاق عبارتان عن دین' حدیث:20

Marfat.com

فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجنَّة وَقِيْلَ لَهُ ادخل بِسَلام

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا' ہم میں سے ہر شخص نے روتے ہوئے سر جھکا دیا' کسی کو یہ نہیں پتہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار تھے' اور یہ چیز ہمارے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ پسندیدہ تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بندہ پانچ نمازیں ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' زکوٰۃ ادا کرے' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' تو اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے اور اُس سے کہا جائے گا: تم سلامتی سے اندر داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1104 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رجل من تَمِيم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذُوْ مَال كثير وَذُوْ اَهْل وَمَال وحاضرة فَاَخْبرنِيْ كَيْفَ أصنع وَكَيْفَ أنْفق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخرج الزَّكَاة من مَالك فَاِنَّهَا طهرة تطهرك وَتصل أقرباءك وتعرف حق الْمِسْكِين وَالْجَار والسائل . الحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمیم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے' اور بال بچے بھی ہیں' آپ مجھے بتایئے کہ میں کیا کروں؟ اور کیسے خرچ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو! کیونکہ یہ ایسی پاکیزگی ہے' جو تمہیں پاک کر دے گی اور تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو' اور تم مسکین پڑوسی اور مانگنے کے والے کے حق کو پہچانو!''......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1105 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهن مَعَ اِيمَان دخل الْجنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا وَأعْطى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه

الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَتقدم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جو شخص ایمان کے ہمراہ اُنہیں ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص پانچ نمازیں ان کے

Marfat.com

وضو رکوع' سجود اور اوقات کے ہمراہ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے' اور بیت اللہ کا حج کرے' اگر وہ ہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو' اور اپنی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرے (تو اُسے یہ فضیلت حاصل ہوگی)"......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1106 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَاَصْبَحت يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِعَمَل يدخلني الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِيْ مِنَ النَّار قَالَ لقد سَالت عَن عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ ليسير على من يسره اللّٰه عَلَيْهِ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت . الحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' ایک دن میں صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا' ہم چل رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے اور مجھے جہنم سے دور کروا دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک بڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' لیکن یہ اُس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے' اللہ تعالیٰ اِس کو آسان کر دے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز ادا کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو' اور بیت اللہ کا حج کرو"......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے' خاموشی سے متعلق باب میں' یہ حدیث آگے آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1107 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّكَاة قنطرة الْاِسْلَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر وَفِيْهِ ابْنِ لَهِيعَة وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْهِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زکوٰۃ اسلام کا "قنطرہ (ڈھیر) ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی' بقیہ بن ولید ہے۔

1108 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث اَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهُ سهم فِي الْاِسْلَام كمن لَا سهم لَهُ واسهم الْاِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلّٰى اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة . الحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین چیزوں کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں (ایک یہ) کہ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اُس کو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مانند نہیں بنایا ہے' جس کا کوئی حصہ نہ ہو' اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز' روزہ اور زکوٰۃ' اور ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں

Marfat.com

کسی بندے کو دوست بنائے' اور قیامت کے دن اُسے کسی اور کے حوالے کر دے''...... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1109 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من أمته اكفلوا لی بست أكفل لكم بالْجنَّةِ

قلت مَا هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس موجود اپنی امت کے افراد سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو! میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز' زکوٰۃ' امانت' شرمگاہ' پیٹ اور زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس روایت کے شواہد بہت سے ہیں۔

1110 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِيَة أسهم الْاِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَالصَّوْم سهم وَحج الْبَيْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوفِ سهم وَالنَّهْی عَن الْمُنكر سهم وَالْجهَاد فِیْ سَبِيْل اللّٰه سهم وَقد خَابَ من لَا سهم لَهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار مَرْفُوْعا وَفِيْهِ يزِيْد بن عَطَاءِ الْيَشْكُرِی وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ عَلِیّ مَرْفُوْعا اَيْضًا وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا على حُذَيْفَة وَهُوَ أصح قَالَه الدَّارَقُطْنِیّ وَغَيْره

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کے آٹھ حصے ہیں' اسلام (یعنی اسلامی تعلیمات کا اعتراف) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوٰۃ ایک حصہ ہے' روزہ ایک حصہ ہے' بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے' اور وہ شخص رُسوا ہو گیا جس کا (ان میں سے) کوئی حصہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک راوی یزید بن عطاء یشکری ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے' یہ بات امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

1111 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن أدّى الرجل زَكَاة مَاله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أدّى زَكَاة مَاله فَقَدْ ذهب عَنْهُ شَره . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا اِذا أدّيت زَكَاة مَالك فَقَدْ أذهبت عَنْك شَره وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرط مُسْلِم

Marfat.com

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ ایک شخص مال کی زکوٰۃ ادا کردیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردیتا ہے' وہ اس مال کی خرابی کو اپنے آپ سے پرے کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردو' تو تم اپنے آپ سے اُس کے شر کو دور کردو گے''

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1112 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حصنوا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وداووا مرضاكم بِالصَّدَقَةِ واستقبلوا أمواج الْبلَاء بِالدُّعَاءِ والتضرع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مَرْفُوْعا مُتَّصِلا والمرسل أشبه

❀❀ حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کردو' اور صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کو دوا دو' اور دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے آزمائشوں کی موجوں کا سامنا کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی' امام بیہقی اور دیگر حضرات نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے ''مرفوع'' اور متصل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس کا ''مرسل'' ہونا زیادہ مناسب ہے۔

1113 - وَرُوِيَ عَن عَلْقَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم اَتَوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لنا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تَمام إسلامكم اَن تُؤَدُّوا زَكَاة اَمْوَالكُم . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1114 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل مَال وَاِن كَانَ تَحت سبع اَرضين تُؤَدّى زَكَاته فَلَيْسَ بكنز وكل مَال لَا تُؤَدّى زَكَاته وَاِن كَانَ ظَاهرا فَهُوَ كنز رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيره مَوْقُوْفًا على ابْن عَمْرو وَهُوَ الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مال' خواہ وہ سات زمینوں کے نیچے ہی ہو' اگر تم اس کی زکوٰۃ ادا کردو' تو وہ کنز شمار نہیں ہوگا' اور ہر وہ مال جس کی تم نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو' وہ اگرچہ ظاہر ہی کیوں نہ ہو' وہ کنز شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے حضرت عبداللہ بن

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہما پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

1115 - وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتوا الزَّكَاة وحجوا واعتمروا واستقيموا يستقم بكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَإِسْنَاده جيد إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى عمرَان الْقطَّان صَدُوق

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو حج کرو عمرہ کرو اور سیدھے رہو تمہارے ساتھ سیدھا رہا جائے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کی ہے اس کی سند ٹھیک ہے اگر اللہ نے چاہا ہے عمران القطان نامی راوی صدوق ہے۔

1116 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاة وَآتى الزَّكَاة وَحج الْبَيْت وَصَامَ رَمَضَان وقرى الضَّيْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے بیت اللہ کا حج کرے رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1117 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فليؤد زَكَاة مَاله وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَلْيقل حَقًّا اَوْ لِيَسْكُت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَلْيكرم ضَيفه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے جو اللہ شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ حق بات کہے یا پھر خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے"۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1118 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبرنِي بِعَمَل يدخلني الْجنَّة قَالَ تعبد اللّٰه لَا تشرك بِهِ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وَتصل الرَّحِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے! جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' اور تم صلہ رحمی کرو"۔

Marfat.com

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1119 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَ اَعْرَابِيًا اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِیْ علی عمل اِذا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ تعبد اللّٰه لَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وتؤتی الزَّكَاة الْمَفْرُوضَة وتصوم رَمَضَان . قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ لَا اَزِيْد على هٰذَا وَلَا أنقص مِنْهُ فَلَمَّا ولى قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن ينظر اِلٰى رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة فَلْيَنْظر اِلٰى هٰذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے' جسے میں کرلوں' تو میں جنت میں داخل ہوجاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم فرض نماز ادا کرو' تم فرض زکوٰۃ ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو! اس نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں اس میں کوئی اضافہ بھی نہیں کروں گا اور کوئی کمی بھی نہیں کروں گا' جب وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو' وہ اِس شخص کو دیکھ لے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1120 - وَعَنْ عَمرو بن مرّة الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل من قضاعة اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ شهِدت اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَصمت رَمَضَان وقمته وآتيت الزَّكَاة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على هٰذَا كَانَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَابْن حبَان وَتقدم لَفظِهٖ فِی الصَّلَاة

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا' ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' آپ اللہ کے رسول ہیں' میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں' رمضان کے روزے رکھتا ہوں' رمضان میں نوافل بھی ادا کرتا ہوں' میں زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے گا' وہ صدیقین اور شہداء میں سے ایک ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور ان کے الفاظ' نماز سے متعلق باب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

1121 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَة الغاضری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من فعلهن فَقَدْ طعم طعم الْاِيْمَان من عبد اللّٰه وَحده وَعلم اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَعْطى زَكَاة مَاله طيبَة بهَا نَفسه رافدة عَلَيْهِ كل عَام وَلَمْ يُعْط الهرمة وَلَا الدرنة وَلَا الْمَرِيضَة وَلَا الشَّرط اللئيمة وَلٰكِن من وسط اَمْوَالكُم فَاِن اللّٰه لم يسألكم خَيره وَلَمْ يَاْمُرْكُم بشره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . قَوْلِهٖ رافدة عَلَيْهِ من الرفد وَهُوَ الْاِعَانَة

Marfat.com

وَمَعْنَاهُ انه يُعْطى الزَّكَاة وَنَفسه تعينه على اَدَائِهَا بطيبها وَعدم حَدِيْثهَا لَهُ بِالْمَنع وَالشّرط بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء وَهِي الرذيلة من الْمَال كالمسنة والعجفاء وَنَحْوَهُمَا والدرنة الجرباء

❀❀ حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین کام ایسے ہیں' جوشخص انہیں کرلے گا' وہ ایمان کا ذائقہ چکھ لے گا' جوشخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور یہ بات جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی خوش دلی سے ہر سال ادا کرے' اور وہ کوئی بوڑھا' خارش زدہ' یا بیمار جانور' نہ دے' اور نہ ہی گھٹیا قسم کا جانور دے' بلکہ تم اپنے مالوں میں سے' درمیانی قسم کے مال ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے سب سے بہتر مال نہیں مانگتا' اور نہ ہی سب سے بُرے مال کے بارے میں حکم دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''رافدۃ علیہ'' یہ لفظ ''رفد'' سے منقول ہے جس کا معنیٰ مدد کرنا ہے' اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب آدمی زکوٰۃ ادا کرے' تو اس کا نفس اس کی ادائیگی کے لئے' اپنی خوش دلی سے اس کی مدد کر رہا ہو' اور زکوٰۃ نہ دینے پر اصرار نہ کر رہا ہو۔

لفظ ''شرط'' میں 'ش' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد گھٹیا قسم کا مال ہے' جیسے بوڑھا' یا لنگڑا' یا اس قسم کا جانور۔

لفظ ''الدرنہ'' سے مراد خارش زدہ جانور ہے۔

1122 - وَعَنْ جرير بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اِقَام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة والنصح لكل مُسْلِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيرِهِمَا

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی رکھنے کی بیعت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1123 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حديث1122: صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " الدين النصيحة - حديث:57صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة - حديث:108مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان نفي الإيمان عن الذي يحرم هذه الأخلاق المثبتة في هذا - حديث: 84صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب بيعة الأئمة وما يستحب لهم - ذكر ما يستحب للإمام أخذ البيعة من الناس على شرائط معلومة' حديث:4615سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النصيحة - حديث:2497 الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في النصيحة' حديث: 1897السنن للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على فراق المشرك - حديث:4126السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' البيعة على الصلوات الخمس - حديث:312السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' باب : المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا إلا بيع الخيار - حديث: 9811مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' ومن حديث جرير بن عبد الله - حديث:18776مسند الحميدي - أحاديث جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه' حديث: 768معجم ابن الأعرابي - باب الباء' حديث: 1205المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 591المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - باب' حديث:2198شعب الإيمان للبيهقي - الثاني والعشرون من شعب الإيمان' حديث:3140

Marfat.com

حَجَّة الْوَدَاع اِن اَوْلِيَاء اللّٰه المصلون وَمَنْ يُقِيم الصَّلَوَات الْخمس الَّتِي كتبهن اللّٰه عَلَيْهِ ويصوم رَمَضَان ويحتسب صَوْمه ويؤتي الزَّكَاة محتسبا طيبَة بهَا نَفسه ويجتنب الْكَبَائِر الَّتِي نهى اللّٰه عَنْهَا فَقَالَ رجل من اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤمن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا وعقوق الْوَالِدين الْمُسلمين وَاسْتِحْلَال الْبَيْت الْعَتِيق الْحَرَام قبلتكم اَحيَاء وأمواتا لَا يَمُوْت رجل لم يعْمل هٰؤُلَاءِ الْكَبَائِر وَيُقِيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة اِلَّا رافق مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بحبوحة جنَّة اَبْوَابهَا مصاريع الذَّهَب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِي بَعْضهمْ كَلَام وَعند اَبِي دَاوُد بعضه

بحبوحة الْجنَّة بِضَم الباء ين الموحدتين وبحاء ين مهملتين هُوَ وَسطهَا

❀❀ عبید بن عمیر لیثی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے دوست' نمازی ہوتے ہیں' وہ شخص جو پانچ نمازیں قائم کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض قرار دی ہیں' اور رمضان کے روزہ رکھتا ہے' اور اپنے روزے کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے' اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اپنے دل کی خوشی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتا ہے' اور اُن کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے' جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سب سے بڑا (گناہ) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' ورناحق طور پر کسی مؤمن کو قتل کرنا' اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' اور پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' اور جادو کرنا' اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ الحرام کی بے حرمتی کرنا ہے' جو زندگی میں' اور موت (ہر حال میں) تمہارا قبلہ ہے' (یہ سب کبیرہ گناہ ہیں) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس نے ان کبیرہ گناہوں میں سے کوئی کام نہ کیا ہو' وہ نماز ادا کرتا ہو' زکوٰۃ دیتا ہو' تو وہ جنت کے درمیان میں' حضرت محمد ﷺ کا ساتھی ہوگا' جس (جنت) کے دروازوں کی چوکھٹ سونے سے بنی ہوئی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اس کے بعض راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' امام ابوداؤد نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

''حبوحۃ الجنۃ'' میں دو'ب' پر پیش' ہے' اور دو'ح' ہیں' اس سے مراد جنت کا درمیانی حصہ ہے۔

1124 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أدّيت الزَّكَاة فَقَدْ قضيت مَا عَلَيْك وَمَنْ جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم يكن لَهُ فِيْهِ أجر وَكَانَ اِصره عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم زکوٰۃ ادا کردو' تو تم نے اپنے ذمہ لازم ادائیگی کردی' اور جو شخص مال کو حرام طور پر جمع کرتا ہے' اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے' تو اسے اس میں کوئی اجر نہیں ملے گا' اور اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1125 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش اَن ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عِنْده غُلَام يقْرَأ فِي الْمُصحف وَعِنْده اَصْحَابه فجَاءَ رَجُلٌ يُقَال لَهٗ حضرمة فَقَالَ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اَى دَرَجَات الْإِسْلَام أفضل قَالَ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ اَى قَالَ الزَّكَاة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ لَا بَاْس بِه

قَالَ الْمملي وَتقدم فِيْ كتاب الصَّلَاة اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب وَتَاْتِي اَحَادِيْث أخر فِيْ كتاب الصَّوْم وَالْحج اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا' جو قرآن پاک دیکھ کر پڑھا کرتا تھا ایک مرتبہ ان کے پاس' ان کے کچھ شاگرد موجود تھے' ایک شخص آیا جس کا نام حضرمہ تھا' وہ بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! اسلام کے درجات میں کون سا درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: زکوٰۃ۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں' ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب پر بھی دلالت کرتی ہیں' آگے روزے اور حج سے متعلق باب میں' دیگر ایسی حدیثیں آئیں گی (جو اس باب پر دلالت کرتی ہوں گی) اگر اللہ نے چاہا۔

2 - التَّرْهِيب من منع الزَّكَاة وَمَا جَاءَ فِيْ زَكَاة الْحلِيّ

باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

نیز زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1126 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من صَاحب ذهب وَلَا فضَّة لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقّهَا اِلَّا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة صفحت لَهٗ صفايح من نَار فأحمي عَلَيْهَا فِيْ نَار جَهَنَّم فيكوى بهَا جنبه وجبينه وظهره كلما بردت أُعِيدَت لَهٗ فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فَيرى سَبيله اِمَّا اِلَى الْجنَّة وَاِمَّا اِلَى النَّار

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالإبل قَالَ وَلَا صَاحب اِبل لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقّهَا وَمَنْ حَقّهَا حلبها يَوْم وردهَا اِلَّا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة بطح لَهَا بقاع قرقر أوفر مَا كَانَت لَا يفقد مِنْهَا فصيلا وَاحِدًا تطؤه بأخفافها وتعضه بأفواهها كلما مر عَلَيْهِ اَوّلَاها رد عَلَيْهِ أخراها فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فَيرى سَبيله اِمَّا اِلَى الْجنَّة وَاِمَّا اِلَى النَّار

Marfat.com

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالبقر وَالْغنم قَالَ وَلَا صَاحب بقر وَلَا غنم لَا يُؤَدِّي مِنهَا حَقهَا اِلَّا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة بطح لَهَا بقاع قرقر أوفر مَا كَانَت لَا يفقد مِنهَا شَيْئًا لَيْسَ مِنهَا عقصاء وَلَا جلحاء وَلَا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها كلما مر عَلَيْهِ اَولهَا رد عَلَيْهِ آخرهَا فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فَيرى سَبيله اِمَّا اِلَى الْجَنَّة وَاِمَّا اِلَى النَّار

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالخيل قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة هِيَ لرجل وزر وَهِي لرجل ستر وَهِي لرجل أجر فَاَما الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وزر فَرجل ربطها رِيَاء وفخرا ونواء لاهل الْاِسْلَام فَهِيَ لَهٗ وزر وَأما الَّتِيْ هِيَ لَهٗ ستر فَرجل ربطها فِيْ سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ لم ينس حق اللّٰه فِيْ ظُهُورهَا وَلَا رقابها فَهِيَ لَهٗ ستر وَأما الَّتِيْ هِيَ لَهٗ أجر فَرجل ربطها فِيْ سَبِيْل اللّٰه لاهل الْاِسْلَام فِيْ مرج اَوْ رَوْضَة فَمَا أكلت من ذٰلِكَ المرج اَوْ الرَّوْضَة من شَيْءٍ اِلَّا كتب لَهٗ عدد مَا أكلت حَسَنَات وَكتب لَهٗ عدد أرواثها وَاَبْوَالهَا حَسَنَات وَلَا تقطع طولهَا فاستنت شرفا اَوْ شرفين اِلَّا كتب لَهٗ عدد آثارها وأرواثها حَسَنَات وَلَا مر بهَا صَاحبهَا على نهر فَشَرِبت مِنْهُ وَلَا يُرِيد اَن يسقيها اِلَّا كتب اللّٰه تَعَالٰى لَهٗ عدد مَا شربت حَسَنَات

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالحمر قَالَ مَا أنزل عَلَيّ فِي الْحمر اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَة الفاذة الجامعة (فَمَنْ يعْمل مِثْقَال ذرة خيرا يره وَمَنْ يعْمل مِثْقَال ذرة شرا يره) الزلزلة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے یا چاندی کا' جو بھی مالک شخص ان کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہیں کرتا' تو جب قیامت کا دن آئے گا' تو اس سونے اور چاندی کو ٹکڑوں میں بنا کر جہنم کی آگ کے ذریعے انہیں گرم کیا جائے گا' اور پھر اس ٹکڑے کے ذریعے اس شخص کے پہلو' پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا' جب اس کا جسم ٹھنڈا ہو جائے گا' تو اس کے ساتھ دوبارہ یہ عمل کیا جائے گا' اور یہ اس پورے دن میں ہوتا رہے گا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' اس کے بعد وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اونٹوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کا جو مالک اُن کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا ہوگا' اور ان کے حق میں یہ بات شامل ہے کہ جب انہیں پانی پلانے کے لئے لے جایا جائے' تو ان کا دودھ دوہ لیا جائے' تو جب قیامت کا دن ہوگا' تو اس شخص کو ان اونٹوں کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اونٹ پہلے سے زیادہ بڑے ہو کر' بھاری بھرکم ہو کر آئیں گے' ان میں سے کوئی ایک دودھ پیتا بچہ بھی غیر موجود نہیں ہوگا' اور پھر وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے' اور منہ کے ذریعے اسے کاٹیں گے' جب ان میں سے پہلا اونٹ اس شخص پر سے گزر جائے گا' تو دوسرا دوبارہ آئے گا' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

Marfat.com

عرض کی گئی: یارسول اللہ! گائے اور بکریاں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گائے اور بکریوں کا مالک' جو اُن کا حق ادا نہیں کرے گا' جب قیامت کا دن آئے گا' تو اسے ان کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور وہ پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہوں گی اور وہ شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی غیر موجود نہیں پائے گا' ان میں سے کوئی ایسی نہیں ہوگی جو سینگ کے بغیر ہو' وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی' جب ان میں سے پہلی اس پر سے گزر جائے گی' تو دوسری دوبارہ اس کے پاس آجائے گی' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہے' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک شخص کے لئے گناہ کا باعث ہیں' ایک شخص کے لئے پردہ پوشی کا باعث ہیں' اور ایک شخص کے لئے اجر کا باعث ہیں' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس کے لئے یہ گناہ کا باعث ہیں' تو وہ ایک ایسا شخص ہے' جو ریاکاری کے لئے' فخر کے لئے' اہل اسلام کو تنگ کرنے کے لئے انہیں رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے گناہ کا باعث ہوں گے' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ پردہ پوشی کا باعث ہوں گے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ کے لئے اسے باندھتا ہے' اور پھر اس گھوڑے کی پشت اور گردن کے بارے' میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھولتا نہیں ہے' تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا باعث ہوگا' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر کا باعث ہوگا' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں' اہل اسلام کے لئے اسے باندھتا ہے' ایسا شخص جس بھی چراہ گاہ' یا باغ میں اس گھوڑے کو کچھ کھلائے گا' تو جتنا اس گھوڑے نے کھایا ہوگا' اتنی تعداد میں اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی' اور جتنا اس گھوڑے نے لید اور پیشاب کیا ہوگا' اتنی تعداد میں اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی اور جتنا فاصلہ اس نے طے کیا ہوگا' خواہ وہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ گیا ہو' تو اس کے قدموں کے نشان اور اس کی مینگنیوں کی تعداد کے برابر نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور اگر اس کا مالک اس گھوڑے کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے' وہ گھوڑا اس نہر میں سے پانی پی لیتا ہے' حالانکہ اس کے مالک کا' اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا' تو جتنا پانی اس نے پیا ہے' اللہ تعالیٰ اُتنی تعداد میں' اس کے مالک کے لئے نیکیاں نوٹ کرلے گا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گدھوں کے بارے میں مجھ پر کوئی مستقل آیت نازل نہیں ہوئی' البتہ یہ ایک جامع اور مانع آیت ہے:

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا' اور جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے۔

1127 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل لَا یُؤَدِّی زَکَاة مَاله اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَة شجاعا من نَار فیکوی بهَا جَبهته وجنبه وظهره فِیْ یَوْم کَانَ مِقْدَاره خمسین ألف سنة حَتّٰی

Marfat.com

يقضى بَين النَّاس

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ مال آگ سے بنا ہوا سانپ ہوگا' اور اس کے ذریعے اس شخص کی پیشانی' پہلو اور پشت کو داغا جائے گا' یہ ایک ایسے دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' اور یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا''۔

1128 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من صَاحب إبل لَا يفعل فِيهَا حَقّهَا اِلَّا جَاءَ ت يَوْم الْقِيَامَة اكثر مَا كَانَت وَقعد لَهَا بقاع قرقر تستن عَلَيْهِ بقوائمها وأخفافها . وَلَا صَاحب بقر لَا يفعل فِيهَا حَقّهَا اِلَّا جَاءَ ت يَوْم الْقِيَامَة أوفر مَا كَانَت وَقعد لَهَا بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها لَيْسَ فِيهَا جماء وَلَا منكسر قرنها وَلَا صَاحب كنز لَا يفعل فِيهِ حَقه اِلَّا جَاءَ كنزه يَوْم الْقِيَامَة شجاعا اَقرع يتبعهُ فاتحا فَاه فَإِذَا اَتَاهُ فر مِنْهُ فيناديه خُذ كَنْزك الَّذِيْ خبأته فَاَنا عَنهُ غَنِيّ فَإِذَا رأى اَن لَا بُد لَهُ مِنْهُ سلك يَده فِيْ فِيهِ فيقضمها قضم الْفَحْل . رَوَاهُ مُسلم

القاع الْمَكَان المستوى من الْاَرْض . والقرقر بقافين مفتوحتين وراء ين مهملتين هُوَ الأملس والظلف للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للفرس . والعقصاء هِيَ الملتوية الْقرن والجلحاء هِيَ الَّتِي لَيْسَ لَهَا قرن . والعضباء بالضاد الْمُعْجَمَة هِيَ الْمَكْسُوْرَة الْقرن والطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو وَهُوَ حَبل تشد بِهِ قَائِمَة الدَّابَّة وترسلها ترعى اَوْ تمسك طرفه وترسلها

واستنت بتَشْديد النُّوْن . اَى جرت بِقُوَّة . شرفا بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء اَى شوطا . وَقِيْلَ نَحْو ميل . والنواء بِكَسْر النُّوْن وبالمد هُوَ المعاداة . والشجاع بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَكسرهَا هُوَ الْحَيَّة وَقِيْلَ الذّكر خَاصَّة وَقِيْلَ نوع من الْحَيَّات . والأقرع مِنْهُ الَّذِيْ ذهب شعر رَأسه من طول عمره

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اونٹوں کا جو بھی مالک ان اونٹوں کے بارے میں' ان کا حق ادا نہیں کرے گا' تو جب وہ اونٹ قیامت کے دن آئیں گے' تو ان کی تعداد پہلے سے زیادہ ہوگی' وہ مالک ان کے سامنے کھلے میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے' گائیوں کا جو مالک ان کے بارے میں ان کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا' تو وہ قیامت کے دن زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی' اور وہ مالک ان کے سامنے کھلے میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی' اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی' ان میں کوئی ایسی گائے نہیں ہوگی' جس کا سینگ نہ ہو' یا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' خزانے کا جو مالک' اس کا حق ادا نہیں کرے گا' وہ خزانہ قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا' وہ اپنا منہ اس کی طرف بڑھائے گا' جب وہ اپنے مالک کے قریب آئے گا' تو اس کا مالک اس سے بھاگے گا' تو وہ اُسے پکار کر کہے گا: تم اپنے خزانے

Marfat.com

کو پکڑلو! جسے تم نے سنبھال کر رکھا تھا' کیونکہ میں اس سے بے نیاز ہوں' جب وہ دیکھے گا کہ اب اس سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے' تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ ڈال دے گا' تو وہ اس کا ہاتھ یوں چبائے گا' جیسے اونٹ کوئی چیز چباتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''القاع'' اس سے مراد چٹیل میدان ہے' ''القرقر'' میں دو'ق' ہیں' ان دونوں پر زبر ہے' اس کے بعد'ر' ہے' اس سے مراد چٹیل ہونا ہے' ''الظلف'' یہ گائیوں اور بکریوں کے پاؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے' جیسے ''حافر'' کا لفظ گھوڑے کے لئے استعمال ہوتا ہے' ''العقصاء'' جس کا سینگ مڑا ہوا ہو' ''الجلحاء'' یعنی جس کا سینگ نہ ہو' ''العضباء'' یہ'ض' کے ساتھ ہے' اس سے مراد ہے' جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' ''الطول'' اس میں'ط' پر زیر ہے' اور'و' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ رسی ہے' جس کے ذریعے جانور کو باندھا جاتا ہے' اور پھر اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے' اس کے ایک طرف کو پکڑا جاتا ہے' یا اسے بھی کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے' ''استنت'' اس میں'ن' پر'شد' ہے' اس سے مراد قوت کے ذریعے دوڑنا ہے' ''شرفا'' اس میں'ش' پر زبر ہے' اس کے بعد'ر' ہے' اس سے مراد ٹیلہ ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک میل ہے' ''النوء'' اس میں'ن' پر زیر ہے' اور اس کے بعد'مد' ہے' اسے مراد دشمنی ہے' ''الشجاع'' اس میں'ش' پر'پیش' ہے' اور اس پر'زیر' بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد سانپ ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد'نر سانپ' ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد سانپ کی ایک مخصوص قسم ہے' ''القرع'' اس سے مراد وہ سانپ ہے جس کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے' اس کے سر کے بال اڑ گئے ہوں۔

1129 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحد لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَاله اِلَّا مثل لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة شجاعا اَقرع حَتّٰى يطوق بِهِ عُنُقه ثُمَّ قَرَاَ علينا النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مصداقه من كتاب اللّٰه (وَلَا يَحسبن الَّذِيْنَ يَبْخلُوْنَ بِمَا آتَاهُم اللّٰه من فَضله) آل عمران الْاٰيَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' تو اس مال کو قیامت کے دن اس شخص کے سامنے گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا اور اس کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر' ہمارے سامنے اللہ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ اس چیز کے بارے میں بخل کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل کے ذریعے عطا کی ہے' وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1130 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه فرض على اَغْنِيَاء

Marfat.com

الْمُسْلِمِين فِي اَمْوَالِهِم بِقَدر الَّذِي يسع فقراء هم وَلَنْ يجهد الْفُقَرَاء إِذا جَاعُوْا وعروا اِلَّا بِمَا يصنع أغنياؤهم اَلا وَاِن اللّٰه يحاسبه م حسابا شَدِيْدا ويعذبهم عذَابا اَلِيمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ ثَابت بن مُحَمَّد الزَّاهِد

قَالَ الْحَافِظِ وثابت ثِقَة صَدُوق روى عَنهُ البُخَارِيّ وَغَيره وَبَقِيَّة رُوَاته لَا بَاس بهم وَرُوِيَ مَوْقُوفًا على عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَهُوَ أشبه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے خوشحال مسلمانوں پر اُن کے اموال میں اتنی ہی مقدار فرض قرار دی ہے جتنی ان کے غریبوں کے لئے گنجائش ہو اور جب ان کے غریب لوگ بھوکے ہوں اور بے لباس ہوں تو وہ ہرگز مشقت کا شکار نہ ہوں البتہ وہ ہوگا جو ان کے اغنیاء کرتے ہیں خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ ان سے زبردست حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ثابت بن محمد زاہد نامی شخص اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ثابت نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس روایت کے بقیہ راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے یہ روایت حضرت علی پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

1131 - وَعَنْ مَسْرُوق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه آكل الرِّبَا وموكله وشاهداه إِذا علماه والواشمة والمؤتشمة ولاوى الصَّدَقَة وَالْمُرْتَدّ اَعْرَابِيًا بعد الْهِجْرَة ملعونون على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيحه عَن الْحَارِث الْاَعْوَر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . لاوى الصَّدَقَة هُوَ المماطل بهَا الْمُمْتَنع من اَدَائِهَا

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سود کھانے والا اُسے کھلانے والا اس کے دونوں گواہ جبکہ وہ دونوں اس بارے میں جانتے ہوں جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والا شخص اور ہجرت کے بعد واپس چلا جانے والا دیہاتی اِن سب کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قیامت کے دن تک کے لئے ملعون قرار دیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حارث اعور کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

''لاوی الصدقه'' اس سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا اور اس کی ادائیگی سے انکار کرنے والا شخص ہے۔

1132 - وروى الْاَصْبَهَانِيّ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل الرِّبَا

Marfat.com

وموكله وَشَاهده وكاتبه والواشمة والمستوشمة ومانع الصَّدَقَة والمحلل والمحلل لَهُ

❀❀ اصبہانی نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' اسے کھلانے والے' اس کا گواہ بننے والے' اسے نوٹ کرنے والے' جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت' زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے' حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے' (ان سب لوگوں پر) لعنت کی ہے''۔

1133 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويل للأغنياء من الْفُقَرَاء يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُوْنَ رَبنَا ظلمونا حقوقنا الَّتِيْ فرضت لنا عَلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لأدنينكم ولأباعدنهم ـ ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالهم حق مَعْلُوم للسَّائِل والمحروم) المعارج ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ الْحَارِث بن النُّعْمَان ـ قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بِقَوي وَقَالَ الْبُخَارِيّ مُنكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال لوگوں کے لئے' قیامت کے دن غریبوں کی طرف سے بربادی ہوگی' وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق کے حوالے سے' ہمارے ساتھ زیادتی کی' جو تو نے ہمارے لئے ان پر لازم قرار دیے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! یا تو میں تمہیں قریب کرلوں گا' یا پھر انہیں دور کردوں گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ کہ جن کے اموال میں' مانگنے والے اور محروم شخص کے لئے متعین حصہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے حارث بن نعمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ راوی قوی نہیں ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

1134 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيَّ اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ الْجنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ الْجنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيِّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال وَأما اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ النَّار فأمير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق اللّٰه فِيْ مَاله وفقير فخور ـ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَابْن حبَان مفرقا فِيْ موضِعين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث1134: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الزكاة' حديث: 1366مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث:19159السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' كتاب الزكاة - باب ما ورد من الوعيد فيمن كنز مال زكاة ولم يؤد' حديث: 6811مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9310مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو عامر العقيلي' حديث: 2679شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' التاسع والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في حق السادة على - حديث:8338

Marfat.com

''میرے سامنے' وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے' جو (سب سے پہلے) جنت میں داخل ہوں گے' اور وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے' جو (سب سے پہلے) جہنم میں داخل ہوں گے' جہاں تک ان پہلے تین افراد کا تعلق ہے' جو جنت میں داخل ہوں گے' تو ایک شہید تھا' ایک وہ غلام تھا' جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے' اور اپنے آقا کی خیر خواہی بھی کرتا ہے' اور ایک وہ شخص تھا' جو غریب اور عیال دار ہو' اور مانگنے سے بچتا ہو' جہاں تک جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد کا تعلق ہے' تو ایک وہ حکمران تھا جو مسلط ہوا تھا' ایک وہ خوشحال شخص تھا' جو اپنے مال میں اللہ کے حق کو ادا نہیں کرتا تھا' اور ایک متکبر غریب تھا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے مختلف مقامات پر اس کے ٹکڑے نقل کیے ہیں۔

1135 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا بِإِقَام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة وَمَنْ لم يزك فَلَا صَلَاة لَهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا هٰكَذَا بأسانيد أحدهمَا صَحِيْح والأصبهاني

وَفِيْ رِوَايَةٍ للأصبهاني قَالَ من أَقَامَ الصَّلَاة وَلَمْ يُؤْت الزَّكَاة فَلَيْسَ بِمُسْلِم يَنْفَعهُ عمله

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا' جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر اسی طرح نقل کی ہے' اس کی دو اسناد میں سے ایک صحیح ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

اصبہانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا:

''جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مسلمان شمار نہیں ہوگا اس کا عمل اسے فائدہ نہیں دے گا''۔

1136 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك بعده كنزا مثل لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة شُجَاع أَقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ يتبعهُ فَيَقُوْلُ من أَنْت فَيَقُوْلُ أَنا كَنْزك الَّذِيْ خلفت فَلَا يزَال يتبعهُ حَتّٰى يلقمه يَده فيقضمها ثُمَّ يتبعهُ سَائِر جسده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ إِسْنَاده حسن وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے پیچھے خزانہ چھوڑ کر جائے اسے قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس شخص کے سامنے لایا جائے گا جس کی باچھوں کے پاس دو دانت ہوں گے' وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا وہ شخص پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں تمہارا وہ خزانہ ہوں جو تم اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے پھر وہ خزانہ مسلسل اس شخص کے پیچھے جائے گا یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالے گا تو وہ اس کے ہاتھ کو چبا لے گا پھر وہ اس کے بعد اس کے پورے جسم کو بھی نگل لے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

Marfat.com

1137 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَ الَّذِیْ لَا یُؤَدِّی زَکَاةَ مَالِه یخیل اِلَیْهِ مَاله یَوْم الْقِیَامَة شجاعا اَقرع لَهٗ زَبِیبَتَانِ قَالَ فیلْزمهٗ اَوْ یطوقه یَقُوْلُ انا کَنْزك انا کَنْزك رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح . الزبیبتان هما الزبدتان فِی الشدقین وَقِیْلَ هم النکتتان السوداوان فَوق عَیْنَیْهِ . والشجاع تقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''بے شک جوشخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادانہیں کرتا اس کے مال کوقیامت کے دن اس کے سامنے ایک گنجے سانپ کی شکل میں پیش کیاجائے گا جس کی دودانت ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ سانپ اس شخص کو پکڑ لے گا (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کواس کے گلے میں طوق کےطور پرڈال دیاجائے گا وہ کہے گا: میں تمہاراخزانہ ہوں' میں تمہاراخزانہ ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ''الزبیبتان'' اس سے مراد باچھوں کے اندر موجوددودانت ہیں' ایک قول کے مطابق یہ آنکھوں کے اوپر موجوددوسیاہ نقطے ہیں' لفظ''شجاع'' کامطلب اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

1138 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن آتَاهُ اللّٰه مَالاً فَلَمْ یؤد زَکَاتهٗ مثل لَهٗ یَوْم الْقِیَامَة شجاعا اَقرع لَهٗ زَبِیبَتَانِ یطوقه یَوْم الْقِیَامَة ثُمَّ یَاْخُذ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ شدقیه ثُمَّ یَقُوْلُ اَنا مَالك اَنا کَنْزك ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰیَة (وَلَا یَحسبن الَّذِیْنَ یَبْخلُوْنَ) آل عمران الْاٰیَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:''جس شخص کواللہ تعالیٰ نے مال عطا کیاہواوروہ اس کی زکوٰۃ ادانہ کرے' تواس کے مال کوقیامت کے دن اس کے لئے سانپ کی شکل میں بنادیا جائے گا۔جس کے دودانت ہوں گے' اسے طوق کےطور پرقیامت کے دن اس شخص کے گلے میں ڈال دیاجائے گا پھروہ اپنی باچھوں کے ذریعے اس شخص کوپکڑے گااور بولے گا: میں تمہارامال ہوں' میں تمہاراخزانہ ہوں' پھرنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جولوگ بخل کرتے ہیں' وہ لوگ ہرگز یہ گمان نہ کریں''۔یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اورامام مسلم نے نقل کی ہے۔

1139 - وَعَنْ عمَارَة بن حزم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَربع فرضهن اللّٰه فِی الْاِسْلَام فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاث لم یغنین عَنهُ شَیْئًا حَتّٰی یَاْتِیَ بِهن جَمِیْعًا الصَّلَاة وَالزَّکَاة وَصِیَام رَمَضَان وَحج الْبَیْت

رَوَاهُ اَحْمد وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِیعَة وَرَوَاهُ اَیْضًا عَن نعیم بن زِیَاد الْحَضْرَمِیّ مُرْسلا

❀❀ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''چارچیزیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قراردیا ہے' جوشخص ان میں سے تین کوسرانجام دے گا' تو یہ اس کے کسی کام نہیں آئیں گی' جب تک وہ ان سب کوانجام نہیں دیتا' نماز' زکوٰۃ' رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے یہی روایت انہوں نے نعیم بن زیاد حضرمی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

1140 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بفرس يَجْعَل كل خطْوَة مَعَه أقْصَى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَأتى على قوم يزرعون فِيْ يَوْم ويحصدون فِيْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ المجاهدون فِيْ سَبِيْل اللّٰه تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبع مائة ضعف وَمَا اَنْفقُوْا من شَيْءٍ فَهُوَ يخلفه ثُمَّ اَتٰى على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَيْءٍ

قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتٰى على قوم على أدبارهم رقاع وَعلى أقبالهم رقاع يسرحون كَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَى الضريع والزقوم ورضف جَهَنَّم

قَالَ مَا هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَا يؤدون صدقَات اَمْوَالهم وَمَا ظلمهم اللّٰه وَمَا اللّٰه بظلام للعبيد . الحَدِيْث بطُوْلِه فِيْ قصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن الرّبيع بن أنس عَنْ اَبِى الْعَالِيَة اَوْ غَيْره عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (معراج کی رات) نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا' جو اپنا قدم اتنی دور رکھتا تھا' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ایک دن میں بیج بوتے' اور ایک دن میں اس کی پیداوار بھی کاٹ لیتے' جب وہ اس کو کاٹ لیتے' تو وہ دوبارہ پیداوار بن جاتی' جیسے پہلے تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی ایک نیکی کو سات سوگنا سے زیادہ کردیا گیا ہے' انہوں نے جو خرچ کیا تھا' انہیں اس کا بدلہ دے دیا گیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جن کے سر کچلے جارہے تھے' جب بھی ان کا سر کچلا جاتا تھا' تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح بن جاتا تھا اور اس میں کوئی وقفہ نہیں ہورہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو نماز کے وقت اپنے سروں کو بوجھل رکھتے تھے (یعنی سوئے رہتے تھے) پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کی پیٹھ پر چیتھڑے تھے' اور آگے کی طرف بھی چیتھڑے تھے' وہ یوں بیٹھتے تھے جس طرح جانور بیٹھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا' اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا''۔

اس کے بعد طویل حدیث ہے' جو واقعہ معراج اور نماز کی فرضیت کے بارے میں ہے۔ یہ روایت امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے' ابوالعالیہ' یا شاید کسی اور کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1141 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت من عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثا عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سمعته مِنْهُ وَكنت اَكْثَرهم لُزُوْما لرَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

Marfat.com

عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تلف مَال فِيْ بر وَلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّكَاة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں سنی' حالانکہ میں سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خشکی یا سمندر میں جو بھی مال ضائع ہوتا ہے' وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ ایک غریب حدیث ہے۔

1142 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانع الزَّكَاة يَوْم الْقِيَامَة فِي النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير عَن سعد بن سِنَان وَيُقَال فِيْهِ سِنَان بن سعد عَن أنس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا شخص' قیامت کے دن جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں سعد بن سنان کے حوالے سے نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق ان کا نام سنان بن سعد ہے' ان کے حوالے سے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1143 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خالطت الصَّدَقَة اَوْ قَالَ الزَّكَاة مَالا اِلَّا أفسدته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

وَقَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الحَدِيْثِ يحْتَمل مَعْنيين اَحدهمَا اَن الصَّدَقَة مَا تركت فِيْ مَال وَلَمْ تخرج مِنْهُ اِلَّا اَهْلكته . وَيشْهد لهٰذَا حَدِيْثِ عمر الْمُتَقَدّم مَا تلف مَال فِيْ بر وَلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّكَاة
وَالثَّانِيْ اَن الرجل يَاْخُذ الزَّكَاة وَهُوَ غَنِيّ عَنْهَا فَيَضَعهَا مَعَ مَاله فتهلكه
وَبِهٰذَا فسره الاِمَام اَحْمد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی صدقہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زکوٰۃ کسی مال کے ساتھ ملتے ہیں' تو اسے خراب کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث دو مفاہیم کا احتمال رکھتی ہے' اس میں ایک مفہوم یہ ہے: جب بھی کسی مال میں سے صدقہ دینے کو ترک کیا جائے اور اس میں سے صدقہ نہ نکالا جائے' تو یہ چیز اس مال کو ہلاکت کا شکار کر دیتی ہے' اور اس کی تائید وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزری ہے۔

''خشکی یا سمندر میں کوئی بھی مال ضائع نہیں ہوتا' صرف اس وقت ہوتا ہے' جب زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو''۔

دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے: اگر کوئی شخص' جو خوشحال ہو' وہ زکوٰۃ لے کر اسے اپنے مال کے ساتھ شامل کر دے' تو وہ زکوٰۃ اس کے

Marfat.com

مال کو بھی ہلاک کر دیتی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اس کی یہی وضاحت بیان کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1144 - وَرُوِیَ عَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظهرت لَهُم الصَّلَاة فقبلوها و خفيت لَهُم الزَّكَاة فأكلوها أُولَئِكَ هم الْمُنَافِقُوْنَ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اُن لوگوں کے سامنے نماز کو ظاہر کیا' تو انہوں نے اسے قبول کر لیا' اور میں نے اُن سے زکوٰۃ کو پوشیدہ رکھا' تو انہوں نے اسے کھالیا' یہ لوگ منافق ہیں''۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1145 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا منع قوم الزَّكَاة إِلَّا ابْتَلاهُم الله بِالسِّنِينَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي حَدِيْثٍ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا وَلَا منع قوم الزَّكَاة إِلَّا حبس الله عَنْهُم الْقطر . وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَلَفظ الْبَيْهَقِيّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر الْمُهَاجِرين خِصَال خمس إِن ابتليتم بِهن ونزلن بكم أعوذ بِاللّٰهِ أَن تدركوهن لم تظهر الْفَاحِشَة فِي قوم قطّ حَتَّى يعلنوا بهَا إِلَّا فَشَا فيهم الأوجاع الَّتِي لم تكن فِي أسلافهم وَلَم ينقصوا الْمِكْيَال وَالْمِيزَان إِلَّا أخذُوا بِالسِّنِينَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان وَلَم يمنعوا زَكَاة أَمْوَالهم إِلَّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم يمطروا وَلَا نقضوا عهد الله وعهد رَسُوله إِلَّا سلط عَلَيْهِم عدو من غَيرهم فَيَأْخُذ بعض مَا فِي أَيْدِيهم وَمَا لم تحكم أئمتهم بِكِتَاب الله إِلَّا جعل بأسهم بَيْنَهُم

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلاء کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اُن سے بارش کو روک لیتا ہے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن ماجہ' امام بزار اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' امام بیہقی کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان کی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ' اور وہ تم پر نازل ہو جائیں' تو میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تمہیں اُن کا سامنا کرنا پڑے' جب بھی کسی قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اعلانیہ طور پر فحاشی کرنے لگتے ہیں' تو ان کے درمیان تکالیف (بیماریاں) پھیل جاتی ہیں' جو ان سے پہلے لوگوں کے درمیان نہیں تھیں' اور جو بھی لوگ ماپنے اور تولنے میں کمی کرتے ہیں' تو ان پر قحط سالی اور شدت اور حکام کی طرف سے ظلم وستم

Marfat.com

مسلط ہو جاتا ہے' جو بھی لوگ اپنے اموال کی زکوٰۃ دینا بند کرتے ہیں' تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے' اور اگر جانور نہ ہوں' تو ان پر بارش ہی نازل نہ ہو' اور جو لوگ اللہ کے نام کے عہد' یا اللہ کے رسول کے نام کے عہد کو توڑتے ہیں' تو ان پر دوسروں سے تعلق رکھنے والے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے' وہ ان سے ان کی چیزیں چھین لیتا ہے' اور جب بھی حکمران' اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے حصے' ان کے درمیان کر دیتا ہے''۔

1146 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس بخمس قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خمس بخمس قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد إِلَّا سلط عَلَيْهِمْ عدوهم وَمَا حكموا بِغَيْر مَا أنزل الله إِلَّا فَشَا فيهم الْمَوْت وَلَا منعُوا الزَّكَاة إِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر وَلَا طَفَّفُوا الْمِكْيَال إِلَّا حبس عَنْهُم النَّبَات وَأخذُوا بِالسِّنِينَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَسَنَده قريب من الْحسن وَله شَوَاهِد

السنين جمع سنة وَهِي الْعَام المقحط الَّذِي لم تنْبت الأَرْض فِيهِ شَيْئًا سَوَاء وَقع قطر أَوْ لم يَقع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی قوم عہد توڑتی ہے' تو ان پر ان کا دشمن مسلط ہو جاتا ہے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ہیں' ان کے درمیان موت پھیل جاتی ہے' جو لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتے ہیں' ان سے بارش روک لی جاتی ہے' جو لوگ ماپنے میں کمی کرتے ہیں' ان سے نباتات کی پیداوار روک لی جاتی ہے' اور انہیں قحط سالی گرفت میں لے لیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

لفظ ''السنین'' لفظ ''سنۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد قحط والا سال ہے' جس سال زمین میں پیداوار نہیں ہوتی' خواہ بارش ہوئی ہو' یا بارش نہ ہوئی ہو۔

1147 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يكوى رجل بكنز فيمس دِرْهَم درهما وَلَا دِينَارا يُوسع جلده حَتَّى يوضع كل دِينَار وَدِرْهَم على حِدته .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو (قیامت کے دن عذاب کے طور پر) اس کے خزانے کے ذریعے داغ لگایا جائے گا تو ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی درہم کسی درہم یا دینار کے ساتھ مس ہو رہا ہو' بلکہ اس شخص کی جلد کو بڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ہر دینار اور درہم کو الگ سے (اس کی جلد پر) رکھا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1148 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من كسب طيبا خبثه منع الزَّكَاة وَمَنْ كسب خبيثا لم تطيبه الزَّكَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ مُنْقَطع

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص پاکیزہ کمائی کرتا ہے' زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی صورت میں وہ کمائی خبیث ہو جاتی ہے' اور جو شخص خبیث (یعنی حرام) کمائی کرتا ہے' تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی اسے پاک نہیں کر سکتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر منقطع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1149 - وَعَنِ الْاَحْنَف بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَست اِلٰى ملاِ من قُرَيْش فجَاءَ رَجُلٌ خشن الشّعْر وَالثِّيَاب والهيئة حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فسلم ثُمَّ قَالَ بشر الكانزين برضف يحمى عَلَيْهِ فِيْ نَار جَهَنَّم ثُمَّ يوضع على حلمة ثدى أحدهم حَتّٰى يخرج من نغض كتفه وَيُوضَع على نغض كتفه حَتّٰى يخرج من حلمة ثدیه فيتزلزل ثُمَّ ولى فَجلَسَ اِلٰى سَارِيَة وتبعته وَجَلَست اِلَيْهِ وَاَنا لَا اَدْرِي من هُوَ فَقُلْتُ لَا أرى الْقَوْم اِلَّا قد كَرِهُوا الَّذِيْ قلت . قَالَ اِنَّهُم لَا يعقلُوْنَ شَيْئًاقَالَ لي خليلي

قلت من خليلك قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتبصر اَحَدًا قَالَ فَنظَرت اِلَى الشَّمْس مَا بَقِي من النَّهَار وَاَنا أرى اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلنِيْ فِيْ حَاجَة لَهٗ قلت نعم

قَالَ مَا اَحَبَّ اَن لي مثل اَحَد ذَهَبا انفقهُ كُله اِلَّا ثَلَاثَة دَنَانِير وَاِن هٰؤُلَاءِ لَا يعقلُوْنَ اِنَّمَا يجمعُوْنَ الدُّنْيَا لَا وَاللّٰه لَا أسألهم دنيا وَلَا أستفتيهم عَن دين حَتّٰى أَلْقى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک صاحب آئے' جن کے بال' لباس اور ظاہری ہیئت کھردری محسوس ہوتی تھی' وہ ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور بولے: خزانہ جمع کرنے والوں کو ان انگاروں کے بارے میں بتا دو! جن کے ذریعے انہیں جہنم کی آگ میں داغا جائے گا' اس کو کسی شخص کی چھاتی پر رکھا جائے گا' اور وہ اس کے کندھوں کے درمیان میں سے باہر نکل جائے گا' پھر کندھوں پر رکھا جائے گا' تو وہ اس کی چھاتی میں سے باہر نکل جائے گا' انہوں نے (لوگوں کو) جھنجوڑا' پھر وہ واپس چلے گئے اور ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے' میں ان کے پیچھے گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا' مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے آپ کی کہی ہوئی بات پر ناپسندیدگی محسوس کی ہے' انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کو کوئی عقل نہیں ہے' میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی تھی' میں نے دریافت کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں انہوں نے یہ ذکر کیا ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کچھ دیکھ رہے ہو؟ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے دھوپ کی طرف دیکھا کہ کتنا دن باقی رہ گیا ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے سلسلے میں بھیجا' میں نے کہا: ٹھیک ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر میں اس سب کو خرچ کر دوں' صرف تین دینار خرچ نہ کروں

(پھر اُس صحابی نے فرمایا:) یہ لوگ عقل نہیں رکھتے ہیں' یہ لوگ دنیا جمع کر رہے ہیں' جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اِن سے ان کی دنیا نہیں مانگوں گا' ان سے ان کے دین کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا' جب تک میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر نہیں

Marfat.com

ہو جاتا''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1150 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم اَنه قَالَ بشر الکانزین بکی فِیْ ظُھُورِھِمْ یخرج من جنُوبھم وبکی من قبل أقفائھم حَتّٰی یخرج من جباھھم قَالَ ثُمَّ تنحی فَقعدَ قَالَ قُلْتُ من ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا اَبُوْ ذر قَالَ فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ مَا شَیْءٍ سَمِعتك تَقول قبیل قَالَ مَا قلت اِلَّا شَیْئًا قد سمعته من نَبِیّھم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقول فِیْ ھٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَاِن فِیْهِ الْیَوْم مَعُوْنَة فَاِذَا کَانَ ثمنا لدینك فَدَعْهُ

الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُکُون الضَّاد الْمُعْجَمَة ھُوَ الْحِجَارَة المحماة

والنغض بِضَم النُّوْن وَسُکُون الْغَیْن الْمُعْجَمَة بعْدھَا ضاد مُعْجمَة وَھُوَ غضروف الْکَتف

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا:

''تم خزانہ جمع کرنے والوں کو بتا دو! کہ ان کی پشتوں کو داغا جائے گا' جو ان کے پہلو سے نکل جائے گا' اُن کی گدی کو داغا جائے گا' جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا' پھر وہ ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں' راوی کہتے ہیں: میں اُٹھ کر ان کے پاس گیا' میں نے کہا: ابھی میں نے آپ کو تھوڑی دیر پہلے ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے' تو انہوں نے بتایا: میں نے صرف وہی بات بیان کی ہے' جو میں نے اِن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سرکاری تنخواہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم اسے وصول کرلو! کیونکہ آج کل اس کی ضرورت ہوتی ہے' لیکن جب تمہارے پاس اپنے خرچ کی رقم موجود ہو' تو پھر تم اسے ترک کر دو'

''الرضف'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ض' ساکن ہے' اس سے مراد گرم پتھر ہے۔

''النغض'' میں 'ن' پر پیش ہے' 'غ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ض' ہے' اس سے مراد کندھے کے اُبھار ہیں۔

فصل:

1151 - رُوِیَ عَن عَمْرو بن شُعَیْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَن امْرَاَة اَتَت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَھَا ابْنة لَھَا وَفِیْ یَد ابْنَتھَا مسکتان غلیظتان من ذھب فَقَالَ لَھَا أتعطین زَکَاة ھٰذَا قَالَت لَا قَالَ اَیَسُرُّك اَن یسورك اللّٰه بھما یَوْم الْقِیَامَة سِوَارَیْنِ من نَار قَالَ فحذفتھما فألقتھما اِلَی النَّبِی صَلَّی

حدیث 1150: صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب فی الکنازین للأموال والتغلیظ علیھم - حدیث: 1716 صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب الوعید لمانع الزکاۃ - ذکر البیان بأن قول أبی ذر ھذا سمعه من رسول اللہ' حدیث: 3319 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الزکاۃ' باب ما تجب فی الإبل - حدیث: 6649 تھذیب الآثار للطبری - ذکر بعض من حضرنا ذکرہ ممن فعل منھم ذلك' حدیث: 2185

حدیث 1151: سنن أبی داود - کتاب الزکاۃ' باب الکنز ما ھو ؟ وزکاۃ الحلی - حدیث: 1349 السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' باب : زکاۃ الحلی - حدیث: 2446 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الزکاۃ' زکاۃ الحلی - حدیث: 2232 سنن الدارقطنی - کتاب الزکاۃ' باب استقراض الوصی من مال الیتیم - حدیث: 1741 السنن الکبرٰی للبیھقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقۃ الورق - باب سیاق أخبار وردت فی زکاۃ الحلی ۔' حدیث: 7108 معرفۃ السنن والآثار للبیھقی - کتاب الزکاۃ' باب فرض الإبل السائمۃ - باب زکاۃ الحلی' حدیث: 2501

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَت هما للّٰه وَلِرَسُولِهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ وَلَفظ التِّرمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ نَحْوه اَن امْرَاَتَيْنِ أتتا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيهِمَا سواران من ذهب فَقَالَ لهما أتؤديان زَكَاته قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهما رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتحبان اَن يسوركما اللّٰه بسوارين من نَار قَالَتَا لَا قَالَ فأديا زَكَاته وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُرْسلا ومتصلا وَرجح الْمُرْسل

الْمسكة محركة وَاحِدَة الْمسك وَهُوَ أسورة من ذبل اَوْ قرن اَوْ عاج فَإِذَا كَانَت من غير ذٰلِكَ أضيفت اِلَيْهِ

قَالَ الْخطابِيّ فِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّكِ اَن يسورك اللّٰه بهما سِوَارَيْنِ من نَار اِنَّمَا هُوَ تَاْوِيل قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْم يحمى عَلَيْهَا فِيْ نَار جَهَنَّم فتكوى بهَا جباههم وجنوبهم) التوبۃ انْتهى

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی بھی تھی' ان کی صاحبزادی کے ہاتھ میں سونے کے بنے ہوئے دو موٹے کنگن تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کی زکوۃ ادا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ ان کے عوض میں' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے بنے ہوئے دو کنگن پہنائے؟ راوی کہتے ہیں: تو اس خاتون نے وہ دونوں کنگن اتارے اور وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے' اور عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں' اور دارقطنی کے الفاظ اس کی مانند ہیں:

''دو خواتین' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ان کے ہاتھ میں سونے کے بنے ہوئے دو کنگن تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اِن کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟ اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرتی ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ ان دونوں نے عرض کی: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں خواتین نے ان کی زکوۃ ادا کی۔

یہ روایت امام نسائی نے ''مرسل'' اور ''متصل'' دونوں طرح سے نقل کی ہے' اور ''مرسل'' روایت کو ترجیح دی ہے۔

لفظ ''المسکہ'' یہ حرکت کے ساتھ ہے' اور ''المسک'' کی واحد ہے' اس سے مراد جانور کی ہڈی یا سینگ یا ہاتھی دانت کا بنا ہوا کنگن ہے' اور جب یہ ان چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے بنا ہوا ہو' تو اس کی نسبت اس کی طرف کی جائے گی۔

خطابی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ''کیا تم دونوں یہ پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے عوض میں تمہیں آگ کے بنے ہوئے' دو کنگن پہنائے'' - اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مفہوم مراد ہے:

''جس دن اُن پر جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا اور اس کے ذریعے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں کو داغا جائے گا''۔

Marfat.com

1152 - وَعَنْ عَائِشَة زوج النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل عَلَىّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأى فِىْ يَدى فتخات من ورق فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَة فَقُلْتُ صنعتهن أتزين لَك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أتؤدين زكاتهن قلت لَا اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه قَالَ هِىَ حَسبك مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالدَّارَقُطْنِىّ وَفِىْ اِسناد هما يحيى بن اَيُّوْبَ الغافقى وَقد احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيْرهمَا وَلَا اعْتِبَار بِمَا ذكره الدَّارَقُطْنِىّ من اَن مُحَمَّد بن عَطَاءٍ مَجْهُوْل فَاِنَّهُ مُحَمَّد بن عمر بن عَطَاءٍ نسب اِلٰى جده وَهُوَ ثِقَة ثَبت روى لَهُ اَصْحَاب السّنَن وَاحْتج بِهِ الشَّيْخَانِ فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا

الفتخات بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة جمع فتخة وَهِى حَلقَة لَا لَهَا تجعلها الْمَرْاَة فِىْ اَصَابِع رِجْلَيْهَا وَرُبمَا وَضعتهَا فِىْ يَدهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِىَ خَوَاتِم كبار كَانَ النِّسَاء يتختمن بهَا

قَالَ الْخطابِىّ وَالْغَالِب اَن الفتخات لَا تبلغ بانفرادها نِصَابا وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ اَن تضم اِلٰى بَقِيَّة مَا عِنْدهَا من الْحلِىّ فتؤدى زَكَاتهَا فِيْهِ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھیاں دیکھیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میں نے اس لیے تیار کروائی ہیں' یارسول اللہ! تاکہ میں آپ کے سامنے زیب و زینت اختیار کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! (راوی کہتے ہیں: یا جو بھی اللہ کو منظور تھا' وہ کہا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم (تک پہنچانے کے لئے) تمہارے لئے یہی کافی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں' ایک راوی یحییٰ بن ایوب غافقی ہے' جس سے شیخین اور دیگر حضرات نے استدلال کیا ہے' اس بارے میں امام دارقطنی کی اس بات کا اعتبار نہیں ہوگا کہ محمد بن عطاء نامی راوی مجہول ہے' کیونکہ وہ محمد بن عمر بن عطاء ہے' جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے' اور یہ راوی ثقہ اور ثبت ہے' سنن کے مؤلفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں' شیخین نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے۔

''الفتخات'' میں 'خ' ہے' یہ لفظ ''فتخہ'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ چھلا ہے' جسے عورت پاؤں کی انگلی میں پہنتی ہے' اور بعض اوقات ہاتھ کی انگلی میں بھی پہن لیتی ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں' جنہیں خواتین پہنتی ہیں۔

خطابی بیان کرتے ہیں: غالب یہ ہے کہ انگوٹھیاں عام طور پر' انفرادی طور پر (زکوٰۃ کے فرض) نصاب کی حد تک نہیں پہنچتی ہیں تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب ان کے ساتھ دیگر زیورات کو بھی ملا دیا جائے' تو پھر ان کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

1153 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخلت اَنا وخالتى على النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلينا أسورة من ذهب فَقَالَ لنا أتعطيان زَكَاته قَالَت فَقُلْنَا لَا فَقَالَ أما تخافان اَن يسوركما اللّٰه أسورة من نَار أديا زَكَاته . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

Marfat.com

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور میری خالہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ وہ خاتون کہتی ہیں: ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتی نہیں ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیا کرو"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1154 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا اُمَامَةَ وَهُوَ يسْأَل عَن حلية السيوف اَمن الْكُنُوز هِيَ قَالَ نَعَم من الْكُنُوز فَقَالَ رجل هٰذَا شيخ اَحمَق قد ذهب عقله فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ أما اِنِّي مَا أحدثكُم اِلَّا مَا سَمِعت . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے تلوار کے زیور کے بارے میں دریافت کیا گیا' کہ یہ کنوز شمار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ کنوز (خزانہ) شمار ہوگا' تو وہ شخص بولا: یہ تو ایک احمق بوڑھا ہے' جس کی عقل رخصت ہو چکی ہے' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں وہی بات بتائی ہے' جو میں نے سنی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے۔

1155 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت هِنْد بنت هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدهَا فتخ من ذهب اَي خَوَاتِيم ضخام فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يضْرب يَدهَا فَدخلت على فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَشْكُو اِلَيْهَا الَّذِيْ صنع بهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانتزعت فَاطِمَة سلسلة فِيْ عُنُقهَا من ذهب قَالَت هٰذِهٖ أهداها اَبُوْ حسن فَدخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا فَاطِمَة أيغرك اَن يَقُوْلُ النَّاس ابْنة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يدك سلسلة من نَار ثُمَّ خرج وَلَمْ يقْعد فَأرْسلت فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بالسلسلة اِلَى السُّوق فباعتها واشترت بثمنهَا غُلَاما وَقَالَ مرّة عبدا وَذكر كلمة مَعْنَاهَا فأعتقته فَحدث بِذٰلِكَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أنجى فَاطِمَة مِنَ النَّار . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہند بنت ہبیرہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی بڑی انگوٹھیاں تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ پر مارا' وہ خاتون' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور ان کے سامنے نبی اکرم ﷺ کے طرزِ عمل کی شکایت کی' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گلے میں موجود سونے کا ہار اُتار دیا' انہوں نے بتایا: یہ ہار حضرت ابوالحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے انہیں تحفے کے طور پر دیا تھا' نبی اکرم ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس غلط فہمی کا شکار ہو؟ کہ لوگ کہیں گے: یہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی ہیں' اور تم نے ہاتھ میں آگ کی زنجیر پکڑی ہوئی ہے' پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور ان کے ہاں بیٹھے نہیں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بازار بھجوا کر اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا' پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں

Marfat.com

بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد' اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا کی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1156 - وَعَنْ اَسْمَاءِ بنت يزيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا امْرَاَة تقلدت قلادة من ذهب قلدت فِيْ عُنُقهَا مثلهَا مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة وَاَيّمَا امْرَاَة جعلت فِيْ أذنها خرصا من ذهب جعل فِيْ أذنها مثله مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی عورت سونے کا ہار لے کر اپنی گردن میں ڈالے گی' اسے قیامت کے دن اسی طرح کا آگ کا بنا ہوا ہار پہنایا جائے گا' جو بھی عورت اپنے کان میں سونے کی بنی ہوئی بالیاں پہنے گی' اس کے کان میں قیامت کے دن' اس کی مانند آگ سے بنی ہوئی بالیاں پہنائی جائیں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1157 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن يحلق جَبينه حَلقَة من نَار فليحلقه حَلقَة من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن يطوق جَبينه طوقا من نَار فليطوقه طوقا من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن يسور جَبينه بسوار من نَار فليسوره بسوار من ذهب وَلَكِن عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فالعبوا بهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح . قَالَ الْمملى رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْث الَّتِيْ ورد فِيْهَا الْوَعيد على تحلي النِّسَاء بِالذَّهَب تحْتَمل وُجُوهًا من التَّاْوِيل

اَحدهَا اَن ذٰلِكَ مَنْسُوخ فَاِنَّهُ قد ثَبت اِبَاحَة تحلي النِّسَاء بِالذَّهَب

الثَّانِيْ اَن هٰذَا فِيْ حق من لَا يُؤَدِّي زَكَاته دون من اَدَّاهَا وَيدل على هٰذَا حَدِيْثِ عَمْرو بن شُعَيْب وَعَائِشَة وَاَسْمَاء

وَقد اخْتلف الْعلمَاء فِيْ ذٰلِكَ فَروِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه أوجب فِي الْحلِيّ الزَّكَاة وَهُوَ مَذْهَب عبد اللّٰه بن عَبَّاس وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَسَعِيد بن الْمسيب وَعَطَاء وَسَعِيد بن جُبَير وَعبد اللّٰه بن شَدَّاد وَمَيْمُون بن مهْرَان وَابْن سِيرِين وَمُجَاهد وَجَابِر بن زيد وَالزُّهْرِيّ وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَاَبِيْ حنيفَة وَاَصْحَابه وَاخْتَارَهُ ابْن الْمُنْذر

وَمِمَّنْ أسقط الزَّكَاة فِيْهِ عبد اللّٰه بن عمر وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَاَسْمَاء ابْنة اَبِيْ بكر وَعَائِشَة وَالشَّعْبِيّ وَالقَاسِم بن مُحَمَّد وَمَالك وَأحمد وَاِسْحَاق وَاَبُوْ عُبَيْدَة

قَالَ الْمُنْذر وَقد كَانَ الشَّافِعِي قَالَ بِهٰذَا اِذا هُوَ بالعراق ثُمَّ وقف عَنهُ بِمصْر وَقَالَ هٰذَا مِمَّا أستخير اللّٰه تَعَالٰى فِيْهِ

وَقَالَ الْخطابِيّ الظَّاهِر من الْاٰيَات يشْهد لقَوْل من أوجبهَا والأثر يُؤَيّدهُ وَمَنْ أسقطها ذهب اِلَى النّظر

Marfat.com

وَمَعَهُ طرف من الْاَثر وَالاحتِيَاط اَدَاؤُهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الثَّالِث اَنـه فِيْ حق من تزينت بِهٖ وأظهرته وَيدل لهٰذَا مَا رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوٗد عَن ربعى بن خرَاش عَـن امْرَاَته عَن اُخت لِحُذَيْفَة اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر النِّسَاء مَا لـكن فِي الْفضة مَا تحلين بِهٖ أما اِنَّهُ لَيْسَ مِنكُن امْرَاَة تتحلى ذَهَبا وتظهره اِلَّا عذبت بِهٖ وَاُخْت حُذَيْفَة اسْمهَا فَاطِمَة

وَفِيْ بـعـض طرقه عِنْد النَّسَائِيّ عَن ربعي عَن امْرَاَة عَن اُخْت لِحُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَ لَهُ اَخَوَات قد أدركن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّسَائِيّ بَاب الْكَرَاهَة للنِّسَاء فِيْ اِظْهَار حلى الذَّهَب ثُمَّ صَدره بِحَدِيْثِ عقبَة بن عَامر اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يمْنَع اَهله الْحِلْيَة وَالْحَرِيْر وَيَقُوْلُ اِن كُنْتُم تحبون حلية الْجنَّة وحريرها فَلَا تلبسوهما فِي الدُّنْيَا وَهٰذَا الحَدِيْثِ رَوَاهُ الْحَاكِم اَيْضًا وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا ثُمَّ رأى النَّسَائِيّ فِي الْبَاب حَدِيْثِ ثَوْبَان الْمَذْكُور وَحَدِيْثِ اَسمَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اپنی پیشانی پر آگ کا بنا ہوا حلقہ پہنے' تو اسے پیشانی پر سونے سے بنا ہوا حلقہ پہن لینا چاہیے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ پیشانی پر آگ سے بنا ہوا طوق پہنے' تو اسے سونے سے بنا ہوا طوق پہن لینا چاہیے' اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی پیشانی پر آگ سے بنا ہوا کنگن پہنایا جائے' تو اسے سونے سے بنا ہوا کنگن پہن لینا چاہیے' البتہ تم چاندی استعمال کر سکتے ہو' اور اس کے ذریعے دل بہلا سکتے ہو''۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ تمام احادیث' جن میں خواتین کے لیے' سونے کا زیور پہننے کے بارے میں وعید منقول ہوئی ہے' یہ تاویل کے اعتبار سے کئی صورتوں کا احتمال رکھتی ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو' کیونکہ خواتین کے لئے سونے کو زیور کے طور پر پہننے کا مباح ہونا ثابت شدہ ہے

دوسری بات یہ ہے کہ یہ احکام ان خواتین کے حق میں ہیں' جو ان زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی ہیں' یہ ان کے بارے میں نہیں ہیں' جو زیورات کی زکوٰۃ ادا کرتی ہیں' اور عمرو بن شعیب' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے زیور میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' سعید بن مسیّب' عطاء' سعید بن جبیر' عبداللہ بن شداد' میمون بن مہران' ابن سیرین' مجاہد' جابر بن زید' زہری' سفیان ثوری' امام ابوحنیفہ' اُن کے اصحاب کا یہی مسلک ہے' اور ابن منذر نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

جن حضرات کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' اُن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' امام شعبی' امام قاسم بن محمد' امام مالک' امام احمد' اسحاق بن راہویہ اور ابوعبیدہ شامل ہیں۔

Marfat.com

منذر بیان کرتے ہیں: امام شافعی جب عراق میں تھے' تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا تھا اور پھر انہوں نے مصر میں اس سے رجوع کرلیا تھا' اور فرمایا تھا: یہ ان مسائل میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں' میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: آیات بظاہر اس قول کی تائید کرتی ہیں' جنہوں نے زکوٰۃ کو واجب قرار دیا ہے' اور آثار بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں' لیکن جن حضرات نے زکوٰۃ کو واجب قرار نہیں دیا ہے' انہوں نے غور و فکر کا سہارا لیا ہے' اور ان کے ساتھ کچھ آثار منقول ہیں' تاہم احتیاط اس میں ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ یہ روایات ایسی عورت کے بارے میں ہیں' جو زیب و زینت کے طور پر زیورات پہنتی ہے' اور اس کا اظہار کرتی ہے' اس مفہوم پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جسے امام نسائی' امام ابوداؤد نے' ربعی بن خراش کے حوالے سے' اُن کی اہلیہ کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے خواتین کے گروہ! کیا وجہ ہے؟ تم چاندی کو زیور کے طور پر کیوں نہیں پہنتی ہو؟ جو عورت سونے کو زیور کے طور پر پہنے گی' اور اس کا اظہار کرے گی' تو اس عورت کو اس سونے کے ذریعے عذاب دیا جائے گا''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کا نام ''فاطمہ'' تھا۔

امام نسائی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ربعی نے ایک خاتون کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کئی بہنیں تھیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوا' امام نسائی نے خواتین کے لئے سونے کے زیور کے اظہار کے حرام ہونے سے متعلق باب میں' یہ بات ذکر کی ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کو زیور اور ریشم سے منع کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور اور وہاں کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو پھر دنیا میں انہیں نہ پہنو''

یہ حدیث امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' پھر امام نسائی نے اس باب میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' وہ روایت نقل کی ہے جو پہلے ذکر ہو چکی ہے' اور سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ذکر کی ہے۔

1158 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت قَاعِدا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ من ذهب قَالَ سِوَارَيْنِ من نَار قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طوق من ذهب قَالَ طوق من نَار قَالَت قرطين من ذهب قَالَ قرطين من نَار قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سوار من ذهب فرمت بِه

الرَّابِع من الِاحْتِمَالَات انه اِنَّمَا منع مِنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الأسورة والفتخات لما رأى من غلظه فَاِنَّهُ مَظَنَّة الْفَخر وَالْخُيَلَاء وَبَقِيَّة الْاَحَادِيْث مَحْمُولَة على هٰذَا وَفِيْ هٰذَا الِاحْتِمَال شَيْءٍ وَّيدل عَلَيْهِ مَا رَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن لبس الذَّهَب اِلَّا مقطعا وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ قلَابَة عَنْ مُعَاوِيَة بن اَبِيْ سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عَن رکوب النمار وَعَنْ لبس الذَّھَب اِلَّا مقطعا وَاَبُوْ قلَابَۃ لم یسمع من مُعَاوِیَۃ وَلٰکِن روی النَّسَائِیّ اَیْضًا عَن قَتَادَۃ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃ عَنْ اَبِیْ شیخ انہ سمع مُعَاوِیَۃ فَذکر نَحْوہٖ وَھٰذَا مُتَّصِل وَاَبُوْ شیخ ثِقَۃ مَشْھُور

وَفِی التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وصحیح ابْن حبَان عَن عبد اللّٰہ بن بُرَیْدَۃ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ جَاءَ رجل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتم من حَدِیْد فَقَالَ مَا لی أری عَلَیْك حلیۃ اَھْلِ النَّارِ فَذکر الحَدِیْثِ اِلَی اَن قَالَ من اَیّ شَیْءٍ أتخذہ قَالَ من ورق لَا تتمہ مِثْقَالا ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! یہ سونے کے بنے ہوئے دو کنگن ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ کے بنے ہوئے دو کنگن ہیں' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ سونے سے بنا ہوا ہار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ سے بنا ہوا ہار ہے' اس نے عرض کی: یہ سونے سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' راوی کہتے ہیں' اس خاتون نے سونے سے بنے ہوئے جو کنگن پہنے ہوئے تھے' انہیں اُتار دیا۔

احتمالات میں' چوتھا احتمال میں یہ ہے کہ کنگنوں اور بالیوں کے بارے میں جو روایت منع کرنے کے بارے میں منقول ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تھی کہ وہ موٹے تھے اور اس سے فخر اور تکبر کا اظہار ہوتا ہے' تو دیگر تمام روایات بھی اسی صورت پر محمول ہوں گی' لیکن اس احتمال میں کچھ گنجائش ہے' اس احتمال پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اسے کاٹا گیا ہو' تو حکم مختلف ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے' سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اس کے ٹکڑے ہو گئے ہوں' تو حکم مختلف ہے''۔

ابوقلابہ نامی راوی نے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ امام نسائی نے یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' ابوشیخ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ابوقلابہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' تو یہ روایت متصل شمار ہوگی اور ابوشیخ' ثقہ اور مشہور ہیں' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' ابن بریدہ کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ کہ میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''اس نے دریافت کیا: میں کون سی چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی کی' اور اس کا بھی ایک مثقال پورا نہ کرنا''۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

Marfat.com

التَّرْغِيْبُ فِي الْعَمَلِ على الصَّدَقَة بالتقوى و الترهيب من التَّعَدِّي فِيْهَا والخيانة واستحباب ترك الْعَمَل لمن لَا يَثِق بِنَفسِهِ وَمَا جَاءَ فِي المكاسين والعشارين والعرفاء

باب: زکوٰۃ (کی وصولی) کا کام کرتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اوراس بارے میں زیادتی کرنے' یاخیانت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات' اورجس شخص کواپنی ذات کے بارے میں اعتماد نہ ہواس کے لئے یہ بات مستحب ہونا کہ وہ یہ کام نہ کرے' نیز مختلف قسم کے ٹیکس وصول کرنے والے افراد اور ریاستی اہل کاروں کے بارے میں جوکچھ منقول ہے

1159 - عَنْ رَافِع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَامِل على الصَّدَقَة بِالْحَقِّ لوجه اللّٰه تَعَالٰى كالغازى فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يرجع اِلٰى اَهله

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِل اِذا اسْتعْمل فَاَخذ الْحق وَاَعْطى الْحق لم يزل كالمجاهد فِيْ سَبِيْل اللّٰه حَتّٰى يرجع اِلٰى بَيته

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' حق کے ساتھ زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرنے والا شخص' اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے شخص کی مانند ہوتا ہے' جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: (زکوٰۃ کی وصولی کا) اہلکار جب یہ کام کرتے ہوئے حق وصول کرے اور حق کے مطابق ادائیگی کرے' تو وہ اپنے گھر واپس آنے تک' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند شمار ہوتا ہے''۔

1160 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن الخازن الْمُسْلِم الْاَمين الَّذِيْ ينْقل مَا امر بِهٖ فيعطيه كَامِلا موفرا طيبَة بِهٖ نَفسه فيدفعه اِلَى الَّذِيْ امر بِهٖ اَحد المتصدقين. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا خزانچی' جو مسلمان بھی ہو اور امانت دار بھی ہو' اُسے جو حکم دیا گیا ہو' اس کے مطابق وہ عمل کرے' اور مکمل ادائیگی کرے اور اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرے' اور جس کے بارے میں دینے کا حکم دیا گیا تھا' وہ چیز اس شخص کے حوالے کرے' تو وہ شخص صدقہ کرنے والوں میں سے' ایک شمار ہوتا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1161 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الْكسْب كسب الْعَامِل اِذا نصح . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر کمائی (زکوٰۃ وصول کرنے والے) اہلکار کی کمائی ہے' جبکہ وہ خیرخواہی سے کام لے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1162 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن قبيصَة اَوْ قبيصَة بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى هٰذَا الْحَيّ من محَارب الصُّبْح فَلَمَّا صلوا قَالَ شَاب مِنْهُم سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ ستفتح عَلَيْكُمْ مَشَارِق الْاَرْض وَمَغَارِبهَا وَاِن عمالها فِي النَّار اِلَّا من اتَّقى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَاَدّى الْاَمَانَة . رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده شَقِيق بن حَبَان وَهُوَ مَجْهُوْل ومسعود لَا أعرفهُ

❀❀ مسعود بن قبیصہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قبیصہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: محارب قبیلے کے اس خاندان کے لوگوں نے صبح کی نماز ادا کی' جب انہوں نے نماز ادا کرلی' تو ان میں سے ایک نوجوان نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تمہارے سامنے زمین کے مشرقی اور مغربی علاقے فتح ہوجائیں گے' اور وہاں (ریاستی ذمہ داریاں انجام دینے والے) اہلکار آگ میں جائیں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' اور امانت ادا کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی شقیق بن حبان ہے' اور یہ مجہول ہے' اور مسعود نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

1163 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُم على صَدَقَة بني فلَان وَانْظُر اَن تَاتِي يَوْم الْقِيَامَة ببكر تحمله على عاتقك اَوْ كاهلك لَهُ رُغَاء يَوْم الْقِيَامَة قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصرفها عني فصرفها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا اَن سعيد بن الْمسيب لم يدْرك سَعْدا وَرَوَاهُ الْبَزَّار اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سعد بن عبَادَة فَذكر نَحوه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح .

الْبكر بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الْكَاف هُوَ الْفَتى من الْاِبِل وَالْاُنْثَى بكرَة

❀❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بنوفلاں کی زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرو' اور اس بات کا دھیان رکھنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن کسی جوان اونٹ کو ساتھ لے کر آؤ' جسے تم نے اپنے کندھے پر رکھا ہوا ہو' اور وہ آوازیں نکال رہا ہو' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ خدمت میرے سپرد نہ کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

Marfat.com

کام اُن کے سپرد نہیں کیا۔

یہ روایت امام احمد، امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے، امام احمد کی روایت کے راوی ثقہ ہیں، البتہ سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے، یہی روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے، اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے۔

"البکر" میں 'ب' پر زبر ہے، اور 'ک' ساکن ہے، اس سے مراد نوجوان اونٹ ہے، اور جوان اونٹنی کو "بکرہ" کہتے ہیں۔

1164 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فَمَا اخذ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غلول . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں، اور اسے اس کا معاوضہ دے دیں، تو اس کے علاوہ، وہ جو کچھ بھی وصول کرے گا، وہ خیانت شمار ہوگا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1165 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثه على الصَّدَقَة فَقَالَ يَا اَبَا الْوَلِيد اتَّقِ اللّٰه لَا تَاْتِى يَوْم الْقِيَامَة بِبَعِير تحمله لَهُ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة لَهَا ثُغَاء

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن ذٰلِكَ لكذلك قَالَ اِى وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهِ

قَالَ فوالذى بَعثك بِالْحَقِ لَا أعمل لَكَ على شَىْءٍ اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير وَاسْنَاده صَحِيح

الرُّغَاء بِضَم الرَّاء وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ صَوْت الْبَعِير

والخوار بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة صَوْت الْبَقر

والثغاء بِضَم الثَّاء الْمُثَلّثَة وبالغين الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ صَوْت الْغنم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا اور ارشاد فرمایا: اے ابوولید! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم کوئی اونٹ لے کر آؤ، جسے تم نے اٹھایا ہوا ہو اور وہ آوازیں نکال رہا ہو، یا تم کوئی گائے لے کر آؤ، جو ڈکرا رہی ہو، یا کوئی بکری لے کے آؤ، جو ممنا رہی ہو، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں آپ کے لئے یہ کام کبھی نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

لفظ "الرغاء" میں 'ر' پر پیش ہے، اس کے بعد 'غ' ہے، اور پھر 'مد' ہے، اس سے مراد اونٹ کی آواز ہے۔

Marfat.com

لفظ ''الخوار'' میں 'خ' پر پیش ہے' اس سے مراد گائے کی آواز ہے۔

لفظ ''الثغاء'' میں 'ث' پر پیش ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اس کے بعد ''ا'' ممدودہ ہے' اس سے مراد بکری کی آواز ہے۔

1165/1 - وَعَنْ عدی بن عمیرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من استعملناه مِنْكُمْ على عمل فكتمنا مخيطا فَمَا فَوْقه كَانَ غلولا يَاْتِىْ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة فَقَامَ اِلَيْهِ رجل أسود من الْاَنْصَار كَاَنِّىْ أنظر اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقبل عنى عَمَلك

قَالَ وَمَا لَك قَالَ سَمِعتك تَقول كَذَا وَكَذَا

قَالَ وَاَنَا اَقُوْل الْاٰن من استعملناه مِنْكُمْ على عمل فليجيء بقليله وَكَثِيْره فَمَا اُوْتِىَ مِنْهُ اَخذ وَمَا نهى عَنهُ انْتهى . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے' ہم جس شخص کو کسی کام کا اہلکار مقرر کریں' اور وہ ایک دھاگے یا اس سے بھی چھوٹی کسی چیز کو چھپائے' تو یہ خیانت شمار ہوگا' جسے ساتھ لے کر وہ شخص قیامت کے دن آئے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اپنا کام مجھ سے واپس لے لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے آپ کو یہ یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے' جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں' تو وہ تھوڑی' یا زیادہ جتنی بھی وصولی ہوا' اُسے لے آئے' اس میں سے' جو اُسے دیا جائے' وہ اسے حاصل کرلے اور جس سے منع کیا گیا ہو' اس سے باز رہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1166 - وَعَنْ اَبِىْ حميد السَّاعِدِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتعْمل النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا من الأزد يُقَال لَهُ ابْن اللتبية على الصَّدَقَة فَلَمَّا قدم قَالَ هٰذَا لكم وَهٰذَا أهدى اِلَىّ

قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمدَ اللّٰه وَاَثْنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَاِنِّىْ أَسْتَعْمل الرجل مِنْكُمْ على الْعَمَل مِمَّا ولانى اللّٰه فَيَاْتِيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لكم وَهٰذَا هَدِيَّة أهديت لى اَفلا جلس فِىْ بَيت اَبِيه وَأمه

حدیث 1166: صحیح البخاری - کتاب الحیل' باب احتیال العامل لیہدی لہ - حدیث: 6596 صحیح مسلم - کتاب الإمارة' باب تحریم ھدایا العمال - حدیث: 3501 مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الأمراء' بیان التشدید فی قبول الوالی ھدایا رعیته - حدیث: 5680 صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب فی الخلافة والإمارة - ذکر الزجر عن أخذ الأمراء وعمالهم شیئا من أموال المسلمین' حدیث: 4585 سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب ما یهدی لعمال الصدقة لمن هو - حدیث: 1672 سنن أبی داود - کتاب الخراج والإمارة والفیء' باب فی ھدایا العمال - حدیث: 2572 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الزکاة' باب غلول الصدقة - حدیث: 6735 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أبی حمید الساعدی - حدیث: 22997 مسند الشافعی - ومن کتاب الزکاة من أوله إلا ما کان معادا' حدیث: 424 مسند الطیالسی - أبو حمید الساعدی' حدیث: 1294 مسند الحمیدی - حدیث أبی حمید الساعدی رضی الله عنه' حدیث: 812 البحر الزخار مسند البزار - حدیث أبی حمید الساعدی مدنی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 3130

Marfat.com

حَتّٰى تَأتِيه هديته إِن كَانَ صَادِقا وَاللّٰه لَا يَأخُذ اَحَد مِنكُمْ شَيْئًا بِغَيْر حَقه إِلَّا لَقِي اللّٰه يحملهُ يَوْم الْقِيَامَة فَلَا اَعرفن اَحَدًا مِنكُمْ لَقِي اللّٰه يحمل بَعِيرًا لَهُ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة تَيعر ثُمَّ رفع يَدَيْهِ حَتّٰى رئى بَيَاض اِبطَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد ـ اللتبية بِضَم اللَّام وَسُكُون التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة ثُمَّ هَاء تَأنِيث نِسبَة اِلٰى حَيّ يُقَال لَهُمْ بَنو لتب بِضَم اللَّام وَسُكُون التَّاء وَاسم ابْن اللتبية عبد الله

وَقَوله وتيعر هُوَ بمثناة فَوق مَفْتُوحَة ثُمَّ مثناة تَحت سَاكِنة ثُمَّ عين مُهْملَة مَفْتُوحَة وَقد تكسر اَى تصيح واليعار صَوْت الشَّاة

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ازد'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' جن کا نام ابن لتبیہ تھا' انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا' جب وہ وصولی کر کے آئے' تو یہ بولے: یہ آپ کے لئے ہے' اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اما بعد! میں تم میں سے کسی ایک شخص کو' کسی کام کے لیے اہلکار مقرر کرتا ہوں' اس کام کے لئے جس کا' اللہ تعالیٰ نے مجھے نگران بنایا ہے' پھر وہ شخص آتا ہے' اور آکر یہ کہتا ہے: یہ چیزیں آپ کے لئے ہیں' اور یہ تحفہ ہے' جو مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' اگر وہ شخص سچا ہے' تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا؟ تاکہ اس کا تحفہ اس کے پاس پہنچ جایا کرے' اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی شخص کوئی چیز ناحق طور پر حاصل کرے گا' تو جب وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس نے اس چیز کو اٹھایا ہوا ہوگا' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اس نے اونٹ کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' یا گائے کو اٹھایا ہوا ہو' جو ڈکرا رہی ہو' یا بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو ممنا رہی ہو (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''اللتبیہ'' میں 'ل' پر پیش' ہے' 'ت' ساکن ہے' اس کے بعد 'ب' ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' جو 'شد' والی ہے' پھر 'ہ' ہے' جو تانیث کے لئے ہے' یہ قبیلے کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے' جنہیں ''بنولتب'' کہا جاتا ہے' اس میں 'ل' پر پیش ہے' اور 'ت' ساکن ہے' اور ''ابن لتبیہ'' نامی صاحب کا نام عبداللہ تھا۔

متن کے لفظ ''تیعر'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیخ رہی ہو' ''الیعار'' سے مراد بکری کی آواز ہے۔

1167 - وَعَنْ اَبِي مَسْعُوْد الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعيا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ اَبَا مَسْعُوْد لَا اُلفينك تَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة على ظهرك بعير من اِبل الصَّدَقَة لَهُ رُغَاء قد غللته قَالَ فَقُلْتُ اِذا لَا انطلق قَالَ اِذا لَا اكرهك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

Marfat.com

❀❀ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابومسعود! تم چلے جاؤ' میں تمہیں ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب تم قیامت کے دن آؤ' تو تمہاری پشت پر صدقہ کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ موجود ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' جس کی تم نے خیانت کی ہو' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے عرض کی: ایسی صورت میں' تو نہیں جاؤں گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں' ہم تمہیں مجبور بھی نہیں کریں گے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1168 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْعَصْر ذهب اِلٰى بنى عبد الْاَشْهَل فيتحدث عِنْدهم حَتّٰى ينحدر للمغرب

قَالَ اَبُوْ رَافِع فَبَيْنَمَا النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرع اِلَى الْمغرب مَرَرْنَا بِالبَقِيعِ فَقَالَ اُفا لَك اُفا لَك فَكبر ذٰلِكَ فِيْ ذرعى فاستأخرت وظننت انه يُرِيدنِيْ فَقَالَ مَا لَك امش فَقُلْتُ أأحدثت حَدثا قَالَ وَمَا لَك قلت أففت بى قَالَ لَا وَلٰكِن هٰذَا فلَان بعثته ساعيا على بنى فلَان فَغَلَّ نمرة فدرع على مثلهَا مِنَ النَّار

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . النمرة بِكَسْر الْمِيم كسَاء من صوف مخطط

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد' بنوعبداشہل کی طرف تشریف لے گئے' تاکہ ان کے ہاں بات چیت کرتے رہیں' پھر آپ ﷺ نے مغرب کے وقت واپس تشریف لانا تھا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز کے لئے تیزی سے جارہے تھے' ہمارا گزر ''بقیع'' کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر 'اُف' ہے' تم پر 'اُف' ہے' مجھ پر یہ بات گراں گزری' میں پیچھے ہٹ گیا' میں یہ سمجھا کہ شاید آپ ﷺ میرے بارے میں یہ ارشاد فرمارہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ چلتے رہو! میں نے عرض کی: ابھی آپ نے ایک بات کہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: آپ نے میرے بارے میں کہا تھا: تم پر 'اُف' ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ فلاں شخص کو میں نے بنوفلاں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا' تو اس نے ایک چادر کی خیانت کرلی تھی' تو وہ چادر (اس کی قبر میں) اس کے لئے آگ سے بنی ہوئی قمیص بن کر اس پر آئی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''النمرۃ'' میں 'م' پر زیر ہے' اس سے مراد اون سے بنی ہوئی کڑھائی والی چادر ہے۔

1169 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ مُمسك بِحُجزِكُم عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار وتغلبوننى تقاحمون فِيْهِ تقَاحم الْفراش اَوْ الجنادب فَأوشك اَن أرسل بِحُجزِكُم وَاَنا فَرطكُم على الْحَوْض فَتردونَ عَلَىَّ مَعًا وأشتاتا فأعرفكم بِسِيمَاكُم وَاَسمَائِكُم كَمَا يعرف الرجل الغريبة من الْاِبل فِيْ اِبله وَيذْهب بكم ذَات الشمَال وأناشد فِيكُم رب الْعَالمين فَاَقُوْل اَى رب قومِى اَى رب أمتِىْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّد اِنَّك لَا تَدْرِى مَا اَحْدَثُوا بعدك اِنَّهُم كَانُوْا يَمْشُوْنَ بعدك الْقَهْقَرى

Marfat.com

علی اَعْقَابهم فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَوْمَ الْقِيَامَة يحمل شَاة لَهَا ثُغَاء فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَة يحمل بَعِيرًا لَهُ رُغَاء فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَة يحمل فرسا لَهُ حَمْحَمَة فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَة يحمل سقاء من اَدَم يُنَادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك

رَوَاهُ اَبُو يعلى وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ قشعا مَكَان سقاء وإسنادهما جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه

الفرط بِالتَّحْرِيكِ هُوَ الَّذِیْ يتقدم الْقَوْمِ اِلَى الْمنزل ليهيىء مصالحهم

والحجز بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَفتح الْجِيم بعدهمَا زَای جمع حجزة بِسُكُون الْجِيم وَهُوَ معقد الْإِزَار وَمَوْضِع التكة من السَّرَاوِيل والحمحمة بحاء ين مهملتين مفتوحتين هُوَ صَوْت الْفرس وَتقدم تَفْسِير الثغاء والرغاء . والقشع مُثَلّثَة الْقَاف وبفتح الشين الْمُعْجَمَة هُوَ هُنَا الْقرْبَة الْيَابِسَة وَقِيلَ بَيت من اَدَم وَقِيلَ هُوَ النطع وَهُوَ مُحْتَمل الثَّلَاثَة غير اَنه بالقربة أمس

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہاری پشت سے پکڑ کر تمہیں جہنم میں جانے سے روکتا ہوں' تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! لیکن تم مجھ پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہو' اور اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہو' جیسے پتنگے (آگ پر) گرنے کی کوشش کرتے ہیں' عنقریب ایسا ہوسکتا ہے (یعنی اس بات کا احتمال موجود ہے) کہ میں تمہاری پشت کو چھوڑ دوں' میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں گا' تم لوگ ایک ساتھ میرے پاس آؤ گے اور مختلف حصوں میں بھی آؤ گے' تو میں تمہارے ناموں اور مختلف نشانیوں کی وجہ سے تمہیں پہچان لوں گا' جس طرح آدمی اپنے اونٹوں کے درمیان' کسی اجنبی اونٹ کو پہچان لیتا ہے' پھر تم میں سے کسی کو بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں تمام جہانوں کے پروردگار سے تمہارے بارے میں فریاد کروں گا' میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری قوم ہے' اے میرے پروردگار! یہ میری امت ہے' تو پروردگار فرمائے گا: اے محمد! تم نہیں جانتے تھے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا نیا کام کیا؟ یہ لوگ تمہارے بعد الٹے قدموں واپس پلٹ گئے تھے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں تم میں سے کسی شخص کو' قیامت کے دن ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کسی نے بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہی ہو' اور وہ شخص یہ کہے: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں کہوں: میں تمہارے لئے کچھ نہیں کرسکتا' میں نے تبلیغ کردی تھی' اور میں کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے کوئی اونٹ اٹھایا ہوا ہو جو آوازیں نکال رہا ہو اور وہ شخص اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' اور میں تم میں سے کسی کو شخص ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس نے گھوڑے کو اپنے اوپر اٹھایا ہوا ہو' اور وہ شخص پکار کر کہے: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' اور میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اس نے چمڑے سے بنا ہوا

Marfat.com

مشکیزہ اٹھایا ہوا ہو اور وہ پکار رہا ہو: اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے لفظ ''سقاء'' کی جگہ لفظ 'قشعا' نقل کیا ہے' ان دونوں کی نقل کردہ سند عمدہ ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

''الفرط'' حرکت کے ساتھ ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو منزل پر دوسرے لوگوں سے پہلے پہنچ جائے' تاکہ ان کے لئے تیاری کر سکے

لفظ ''الحجز'' اس میں 'ح' پر پیش' ہے' 'ج' پر زبر' ہے' اس کے بعد 'ز' ہے' یہ لفظ 'حجزۃ' کی جمع ہے' جس میں 'ج' ساکن ہے' اس سے مراد تہبند باندھنے کی جگہ ہے' اور شلوار کا ازار بند باندھنے کی جگہ ہے۔

لفظ ''الحمحمۃ'' میں دو 'ح' ہیں' ان دونوں پر 'زبر' ہے' اس سے مراد گھوڑے کی آواز ہے۔

لفظ ''الثغاء'' اور ''الرغاء'' کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ ''القشع'' میں 'ق' ہے' پھر 'ش' پر 'زبر' ہے' یہاں اس سے مراد پرانا مشکیزہ ہے' ایک قول کے مطابق چمڑے کا بنا ہوا گھر ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد چمڑے کا دسترخوان ہے' اور یہاں تینوں مفاہیم مراد ہو سکتے ہیں' البتہ مشکیزہ مراد لینا' زیادہ مناسب ہے۔

1170 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المعتدى فِي الصَّدَقَة كمانعها . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه كلهم من رِوَايَةِ سعد بن سِنَان عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد تكلم اَحْمد بن حَنْبَل فِيْ سعد بن سِنَان ثُمَّ قَالَ وَقَوله المعتدى فِي الصَّدَقَة كمانعها يَقُوْلُ على المعتدى من الْاِثْم كَمَا على الْمَانِع اِذا منع

قَالَ الْحَافِظِ وَسعد بن سِنَان وثق كَمَا سَيَاْتِي

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے زیادتی کرنے والا شخص' زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے سعد بن سنان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے' پھر وہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''زکوٰۃ پر زیادتی کرنے والا اسے نہ دینے والے کی مانند ہے'' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے دوران زیادتی کرنے والے کو اسی طرح گناہ ہوگا' جیسے نہ دینے والا' نہ دے کر' گناہ کا مرتکب ہوتا ہے''

حافظ کہتے ہیں: سعد بن سنان نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات عنقریب آئے گی۔

1171 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عتِيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَاْتِيكُمْ ركب

Marfat.com

مبغضون فَاِذَا جاؤكم فرحبوا بهم وخلوا بَيْنَهُمْ وَبَيْن مَا يَبْتَغُونَ فَاِن عدلوا فلانفسهم وَاِن ظلمُوا فَعَلَيْهِمْ وارضوهم فَاِن تمام زَكَاتكُمْ رضاهم وليدعوا لكم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارے پاس ایسے سوار آئیں گے' جو (زکوٰۃ وصول کرنے والے ہوں گے) جب وہ تمہارے پاس آئیں' تو تم انہیں خوش آمدید کہنا اور ان کے لئے' اور جو وہ چاہتے ہوں' اس کے لئے راستہ چھوڑ دینا' کیونکہ اگر وہ انصاف سے کام لیں گے' تو اس کا انہیں فائدہ ہوگا اور اگر وہ ظلم کریں گے' تو اس کا وبال بھی ان پر ہوگا' تم لوگ ان کو راضی کرنا' کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لوگ راضی ہوں' اور انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے لئے (زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد) دعا کریں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

فصل:

1172 - عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل صَاحب مكس الْجنَّة . قَالَ يزِيْد بن هَارُوْن يَعْنِيْ العشار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرط مُسْلِم كَذَا قَالَ وَمُسْلِم اِنَّمَا خرج لمُحَمد بن اِسْحَاق فِي المتابعات

قَالَ الْبَغَوِيّ يُرِيد بِصَاحِب المكس الَّذِيْ يَاْخُذ مِنَ التُّجَّار اِذا مروا عَلَيْهِ مكسا باسم الْعشْر

قَالَ الْحَافِظ اما الْاٰن فَاِنَّهُم يَاْخُذُوْنَ مكسا باسم الْعشْر ومكوسا اخر لَيْسَ لَهَا اسْم بل شَيْءٍ ياخذونه حَرَامًا وسحتا وياكلونه فِيْ بطونهم نَارا حجتهم فِيْهِ داحضة عِنْد رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غضب وَلَهُمْ عَذَاب شَدِيْد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ناجائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوگا''

یزید بن ہارون کہتے ہیں' اس سے مراد عشر (ناجائز ٹیکس' یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' اور امام مسلم نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے متابعات کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔

امام بغوی بیان کرتے ہیں: یہاں ٹیکس وصول کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے' جو تاجروں سے (بھتہ) وصول کرتا ہے' جب تاجر اس کے پاس سے گزرتے ہیں' اور ''مکس'' یہ عشر کا ایک نام ہے۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک آج کے زمانے کا تعلق ہے' تو آج کل یہ لوگ عشر کے نام سے مکس (بھتہ) وصول کرتے ہیں' کچھ دوسری قسم کے بھی مکوس ہیں' جن کا کوئی نام نہیں ہے' لیکن یہ لوگ اسے حرام کے طور پر حاصل کرتے ہیں' اور یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ ڈال کر کھاتے ہیں' اور ان کے پروردگار کی بارگاہ میں' ان کی دلیل کالعدم شمار ہوگی' اور ان پر غضب نازل ہوگا' ان کے لئے

Marfat.com

زبردست عذاب ہوگا۔

1173 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر عُثْمَان بن اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على كلاب بن اُمَيَّة وَهُوَ جَالس على مجْلِس الْعَاشِر بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ مَا يجلسك هَاهُنَا قَالَ استعملني على هٰذَا الْمَكَان يَعْنِي زيادا فَقَالَ لَهُ عُثْمَان اَلا أحدثك حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَقَالَ عُثْمَان سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لداود نَبِيّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام سَاعَة يوقظ فِيْهَا اَهله يَقُوْلُ يَا آل دَاوُد قُوْمُوْا فصلوا فَاِن هٰذِهِ سَاعَة يستجيب اللّٰه فِيْهَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر فَركب كلاب بن اُمَيَّة سفينة فَأتى زيادا فاستعفاه فأعفاه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَلَفْظِهِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب السَّمَاء نصف اللَّيْل فينادى مُنَاد هَلْ من دَاع فيستجاب لَهُ هَلْ من سَائل فَيعْطى هَلْ من مكروب فيفرج عَنهُ فَلَا يبْقى مُسْلِم يَدْعُو بدعوة اِلَّا اسْتَجَاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اِلَّا زَانِيَة تسْعَى بفرجها اَوْ عشارا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا گزر کلاب بن امیہ کے پاس سے ہوا' جو بصرہ میں عشر وصول کرنے والے شخص کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے دریافت کیا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: اس شخص نے مجھے اس جگہ پر ریاستی اہل کار مقرر کیا ہے' ان کی مراد زیاد تھا (جو وہاں کا گورنر تھا) تو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ بیان کروں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ کلاب بن امیہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک مخصوص وقت تھا' جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: اے آل داؤد! تم لوگ اُٹھو اور نماز ادا کرلو' کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے' جس میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے' البتہ جادوگر کی' یا عشر (بھتہ یا ناجائز ٹیکس) وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا''۔

تو کلاب بن امیہ کشتی پر سوار ہوکر' زیاد کے پاس آئے' اور اسے استعفیٰ دے دیا' اس نے ان کا استعفیٰ قبول کرلیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مجم کبیر اور مجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نصف رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا کو مستجاب کیا جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے؟ کیا کوئی پریشان حال ہے جس کو آسانی فراہم کی جائے؟ تو کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہتا' جو کوئی دعا کرتا ہو' مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرلیتا ہے' البتہ زنا کرنے والی عورت جو اپنی شرم گاہ کے لئے کوشش کرتی ہے' یا عشر وصول کرنے والا شخص (اُن کی دعا قبول نہیں ہوتی)''۔

1174 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه تَعَالٰى يدنو من خلقه فَيغْفر لمن يسْتَغْفر اِلَّا لبغي بفرجها اَوْ عشار . وَاِسْنَاد اَحْمد فِيْهِ عَلِيّ بن يزِيْد وَبَقِيَّة رُوَاتهُ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَاخْتلف فِيْ سَمَاع الْحسن بن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

Marfat.com

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک روایت یہ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے' اور جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے' اس کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ اس عورت کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی شرم گاہ کے حوالے سے سرکشی کرتی ہے' یا عشر وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے''۔

امام احمد کی سند میں' ایک راوی علی بن یزید ہے' اس کے بقیہ تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' حسن کے حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1175 - وَعَنْ اَبِي الْخَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرض مسلمة بن مخلد وَكَانَ اَمِيْرًا على مصر على رويفع بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن يوليه العشور فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَاحب المكس فِي النَّار . رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِهٖ وَزَاد يَعْنِي الْعَاشِر

❀❀ ابو الخیر بیان کرتے ہیں: مسلمہ بن مخلد' جو مصر کے گورنر تھے' انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ پیشکش کی کہ وہ عشر کی وصولی کے نگران بن جائیں' تو حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والا شخص' جہنم میں جائے گا''

یہ روایت امام احمد نے' ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام طبرانی نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ان کی مراد عشر (ناجائز ٹیکس' یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے''۔

1176 - وَرُوِىَ عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّحرَاء فَاِذَا مُنَاد يُنَادِيه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْتَفت فَلَم ير اَحَدًا ثُمَّ الْتفت فَاِذَا ظَبْيَة موثقة فَقَالَت ادن مني يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ مَا حَاجَتك قَالَت اِن لي خشفين فِيْ هٰذَا الْجَبَل فحلني حَتّٰى أذهب فأرضعهما ثُمَّ أرجع اِلَيْك قَالَ وتفعلين قَالَت عذبني اللّٰه عَذَاب العشار اِن لم أفعل فأطلقها فَذَهَبت فأرضعت خشفيها ثُمَّ رجعت فأوثقها وانتبه الْاَعْرَابِي فَقَالَ اَلَك حَاجَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ تطلق هٰذِهٖ فأطلقها فَخرجت تعدو وَهِي تَقول أشهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُول اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ صحراء میں موجود تھے' اسی دوران آپ ﷺ کو کسی نے پکارا: یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا' لیکن آپ کو کوئی شخص نظر نہیں آیا' پھر آپ ﷺ نے توجہ کی تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی نظر آئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے قریب آجائیں نبی اکرم ﷺ اس کے قریب ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے' اس نے عرض کی: میرے دو بچے اس پہاڑ میں ہیں' آپ مجھے کھول دیں' تاکہ میں جا کر انہیں دودھ پلاؤں' پھر آپ کے پاس واپس آجاؤں گی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ مجھے ٹیکس وصول کرنے والے کا سا عذاب دے' اگر میں ایسا نہ کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھول دیا' وہ گئی' اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا' پھر وہ واپس آگئی' نبی اکرم ﷺ نے اسے باندھ دیا' اس بات پر وہ دیہاتی حیران ہوا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! کیا میرے

Marfat.com

لائق کوئی خدمت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم اسے چھوڑ دو تو اس نے اُس ہرنی کو چھوڑ دیا' تو وہ دوڑتی ہوئی وہاں سے نکلی اور وہ یہ کہہ رہی تھی: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1177 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلْاُمَرَاءِ ويل للعرفاء ويل للأمناء ليتمنين اَقوام يَوْم الْقِيَامَة اَن ذوائبهم معلقة بِالثُّرَيَّا يتذبذبون بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَمْ يَكُوْنُوْا عملُوْا على شَیْءٍ . رَوَاهُ اَحْمد من طرق رُوَاة بَعْضهَا ثِقَات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء کے لئے اور عرفاء کے لئے اور امناء (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) کے لئے بربادی ہے' قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُن کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں لٹکا دیا جاتا' اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان ہچکولے کھا رہے ہوتے' لیکن انہیں کوئی سرکاری عہدہ نصیب نہ ہوا ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف راویوں سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض ثقہ ہیں۔

1178 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلْاُمَرَاءِ ويل للعرفاء ويل للأمناء ليتمنين اَقوام يَوْم الْقِيَامَة اَن ذوائبهم معلقة بِالثُّرَيَّا يدلون بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَاَنَّهُم لم يلوا عملا رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء کے لئے بربادی ہے' عرفاء کے لئے بربادی ہے' امناء کے لئے بربادی ہے (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُن کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا دیا جاتا' لیکن وہ کسی ریاستی عہدے پر فائز نہ ہوتے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1179 - وَرُوِیَ عَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی النَّار حجرا يُقَال لَهٗ ويل يصعد عَلَيْهِ العرفاء وينزلون . رَوَاهُ الْبَزَّار

حديث1177: مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8443صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب في الخلافة والإمارة - ذكر الإخبار عما يتمنى الأمراء أنهم ما ولوا مما ولوا شيئا' حديث: 4547المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأحكام' حديث:7078السنن الكبرى للبيهقي - كتاب آداب القاضي' باب كراهية الإمارة ، وكراهية تولي أعمالها لمن رأى من نفسه - حديث:18806مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:10542مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو حازم' حديث:2635مسند أبي يعلى الموصلي - أبو حازم' حديث:6086

Marfat.com

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک جہنم میں ایک پتھر ہے جس کا نام ''ویل'' ہے عرفاء (یہ لفظ عریف کی جمع ہے اور یہ ایک مخصوص ریاستی عہدہ ہے) اس پر چڑھیں گے اور اس سے نیچے اتریں گے''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1180 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرت بِهٖ جَنَازَة فَقَالَ طُوْبٰى لَهُ اِن لم يكن عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَادهٗ حسن اِنْ شَآءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو اگر یہ عریف نہ ہو''
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہوگی۔

1181 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب على مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ افلحت يَا قديم اِن مت وَلَمْ تكن اَمِيْرًا وَّلَا كَاتبا وَّلَا عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر ارشاد فرمایا:
اے قدیم! تم کامیاب ہو جاؤ گے اگر تم ایسی حالت میں مرو کہ نہ تو تم امیر ہو نہ کاتب ہو اور نہ عریف ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1182 - وَعَنْ مودود بن الْحَارِث بن يزِيْد بن كريب بن يزِيْد بن سيف بن حَارِثَة الْيَرْبُوعى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن رجلا من بنى تَمِيم ذهب بِمَالى كُلِّه فَقَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عِنْدِى مَا اعطيكه ثُمَّ قَالَ هَلْ لَك اَن تعرف على قَوْمك اَوْ اَلا اعرفك على قَوْمك قلت لَا . قَالَ اما اِن العريف يدْفع فِى النَّار دفعا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ ومودود لَا اعرفهُ

❀❀ مودود بن حارث نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے میرا سارا مال حاصل کر لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو میں تمہیں دوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو؟ کہ تم اپنی قوم کے عریف بن جاؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا میں تمہیں تمہاری قوم کا عریف نہ بنا دوں؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک عریف کا تعلق ہے تو وہ جہنم میں ایک ہی مرتبہ ڈال دیا جائے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی مودود بن حارث کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا۔

1183 - وَعَنْ غَالب الْقطَّان عَن رجل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن قوما كَانُوْا على منهل من المناهل فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْاِسْلَام جعل صَاحب المَاء لِقَوْمِهٖ مائَة من الْاِبل على اَن يسلمُوا فاسلموا وَقسم الْاِبل بَيْنَهُمْ وبدا لَهُ اَن يرتجعها فَارسل ابْنه اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْث وَفِى آخِره ثُمَّ قَالَ اِن

Marfat.com

اَبِیْ شیخ کَبِیْر وَھُوَ عریف المَاء وَاِنَّهُ یَسْاَلُكَ اَن تجعَل لی العرافة بعده

قَالَ اِن العرافة حق وَلَا بُد للنَّاس من عرافة وَلٰکِن العرفاء فِی النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ یسم الرجل وَلَا اَبَاهُ وَلَا جده

❀❀ غالب قطان نے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگ دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے جب اسلام ان تک پہنچا تو اس پانی کے مالک نے اپنی قوم کے افراد کو ایک سو اونٹ کی پیشکش کی کہ وہ اسلام قبول کرلیں تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور وہ اونٹ ان کے درمیان تقسیم کر دیے گئے پھر اس مالک کو یہ مناسب لگا کہ وہ ان سے وہ اونٹ واپس لے اس نے اپنے بیٹے کو نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) اس نے کہا: میرے والد ایک بوڑھے آدمی ہیں اور وہ پانی کے عریف ہیں انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی ہے کہ آپ ان کے بعد عریف کا عہدہ میرے لئے (یعنی اس بزرگ کے بیٹے کے لئے مقرر کر دیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عریف ہونا حق ہے اور لوگوں کے لئے عریف کی موجودگی ضروری بھی ہے لیکن عریف جہنم میں جائیں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے اس شخص کا نہ اس کے والد کا اور نہ ہی اس کے دادا کا نام ذکر کیا ہے۔

1184 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ ھُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیَاْتِیَن عَلَیْکُمْ اُمَرَاء یقربون شرار النَّاس ویؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن مواقیتها فَمَنْ اَدْرك ذٰلِكَ مِنْکُمْ فَلَا یکونن عریفا وَلَا شرطیا وَلَا جابیا وَلَا خَازِنًا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو برے لوگوں کو اپنا مقرب بنائیں گے وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے تاخیر سے ادا کریں گے تم میں سے جو شخص اس صورت حال کو پائے تو وہ اس زمانے میں عریف یا کوتوال یا جابی یا خازن (منشی یا خزانچی) نہ بنے''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِیب من الْمَسْاَلَة وتحریمها مَعَ الْغنی وَمَا جَاءَ فِیْ ذمّ الطمع وَالتَّرْغِیب فِی التعفف والقناعة وَالْاَکل من کسب یَده

باب: مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات نیز خوشحالی کے وقت اس (مانگنے) کا حرام ہونا

لالچ کی مذمت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے مانگنے سے بچنے اور قناعت اختیار کرنے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کھانے سے متعلق ترغیبی روایات

1185 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال الْمَسْاَلَة بأحدکم

Marfat.com

حَتّٰی یلقی اللّٰہ تَعَالٰی وَلَیْسَ فِیْ وَجهه مزعة لحم ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ

المزعة بِضَم الْمِیم وَسُکُون الزاء وبالعین الْمُهْمِلَة هِیَ الْقطعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص مسلسل مانگتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

روایت کا لفظ ''المزعة'' میں 'م' پر پیش' ہے 'ز' ساکن ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' اس سے مراد ٹکڑا ہے۔

1186 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْمَسَائِل کدوح یکدح بهَا الرجل وَجهه فَمَنْ شَاءَ أبقی عَلٰی وَجههِ وَمَنْ شَاءَ ترك اِلَّا اَن یسْاَل ذَا سُلْطَان اَوْ فِیْ اَمر لَا یجد مِنْهُ بدا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ ۔ وَعِنْده الْمَسْاَلَة کد یکد بهَا الرجل وَجهه الحَدِیْث وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه بِلَفْظ کد فِیْ رِوَایَةٍ و کدوح فِیْ اُخْرٰی ۔ الکدوح بِضَم الْکَاف آثَار الخموش

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مانگنا' ایک خراش ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو داغدار کر لیتا ہے' جو شخص چاہے' وہ اس خراش کو اپنے چہرے پر باقی رہنے دے' اور جو شخص چاہے' وہ اسے ترک کر دے' البتہ آدمی حاکم وقت سے مانگ سکتا ہے' یا کسی ایسی صورت حال میں مانگ سکتا ہے' جس میں مانگنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مانگنا' ایک زخم ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے''......الحدیث۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں لفظ ''کد'' کے ساتھ اور ایک روایت میں لفظ ''کدوح'' کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''الکدوح'' میں 'ک' پر پیش ہے' اس سے مراد خراش کے نشان ہیں۔

1187 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَسْاَلَة کلوح فِیْ وَجه صَاحبهَا یَوْم الْقِیَامَة فَمَنْ شَاءَ استبقی علی وَجهه الحَدِیْث ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته کلهم ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مانگنا' قیامت کے دن مانگنے والے شخص کے چہرے پر' ایک زخم کے طور پر آئے گا' تو جو شخص چاہے' اسے اپنے چہرے پر باقی رہنے دے''......الحدیث

Marfat.com

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1188 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال العَبْد يسْأَل وَهُوَ غَنِيٌ حَتّٰى يخلق وَجهه فَمَا يكون لَهُ عِنْد اللّٰه وَجه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى

❀❀ حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی مسلسل مانگتا رہتا ہے' حالانکہ وہ خوشحال ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے چہرے کو خراب کر لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا چہرہ نہیں رہتا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ہے۔

1189 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس فِيْ غير فاقة نزلت بِهِ اَوْ عِيَال لَا يطيقهم جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة بِوَجْه لَيْسَ عَلَيْهِ لحم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فاقہ نہ ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے' یا عیال کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو ایسے چہرے کے ساتھ آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا''۔

1190 - وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فتح على نَفسه بَاب مَسْاَلَة من غير فاقة نزلت بِهِ اَوْ عِيَال لَا يطيقهم فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فاقة من حَيْثُ لَا يحْتَسب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ جيد فِي الشواهد

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے لئے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے' جبکہ اسے فاقہ نہ ہو' جو اس کو لاحق ہوا ہو' یا عیال نہ ہوں' جن کا خرچ وہ پورا نہ کر سکتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر' غربت کا دروازہ' وہاں سے کھول دیتا ہے' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور شواہد میں یہ عمدہ حدیث ہے۔

1191 - وَعَنْ عَائِذ بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسْاَله فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وضع رجله على اُسْكُفَّة الْبَاب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو يعلمُونَ مَا فِي الْمَسْاَلَة مَا مَشى اَحَد اِلى اَحَد يسْاَله

رَوَاهُ النَّسَائِيّ . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق قَابُوس عَن عِكْرِمَة عَن ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو يعلم صَاحب الْمَسْاَلَة مَا لَهُ فِيْهَا لم يسْاَل

❀❀ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ سے کچھ مانگا' نبی اکرم ﷺ نے وہ اسے دے دیا' جب اس شخص نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے' کہ مانگنے میں کتنی خرابی ہے' تو کوئی شخص' چل کر کسی دوسرے شخص کے پاس' مانگنے کے لئے نہ جائے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' قابوس کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مانگنے والے کو پتہ چل جائے کہ اِس میں' اُس کے لئے کتنی (خرابی) ہے' تو وہ نہ مانگے''۔

1192 - وَعَنْ عِمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْاَلَة الْغَنِيّ شين فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَزَاد وَمَسْاَلَة الْغَنِيّ نَار اِن أعطى قَلِيلا فقليل وَاِن أعطى كثيرا فكثير

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال شخص کا مانگنا' قیامت کے دن' اس کے چہرے پر بے عزتی (کا نشان) ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی اور امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''خوشحال شخص کا مانگنا آگ ہے' اور اگر اسے تھوڑا دیا جائے گا' تو تھوڑی آگ ہوگی' اور اگر زیادہ دیا جائے گا' تو زیادہ آگ ہوگی''۔

1193 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ مَسْاَلَة وَهُوَ عَنْهَا غَنِي كَانَت شَيْئا فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی چیز مانگے اور وہ اس سے بے نیاز ہو' تو یہ چیز قیامت کے دن' اس کے چہرے پر کچھ (زخم یا نشان کی شکل میں) ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1194 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ الْمَسْاَلَة يحْشر يَوْم الْقِيَامَة وَهِي خموش فِيْ وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کچھ مانگتا ہے' حالانکہ وہ مانگنے سے بے نیاز ہو' تو قیامت کے دن' جب اس کو اٹھایا جائے گا' تو اس کے چہرے پر داغ ہوں گے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1195 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اُتِيَ بِرَجُل يُصَلِّي عَلَيْهِ فَقَالَ كم ترك قَالُوْا دينارين اَوْ ثَلَاثَة

قَالَ ترك كيتين اَوْ ثَلَاث كيات فَلَقِيت عبد اللّٰه بن الْقَاسِم مولى اَبِي بكر فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَاك رجل كَانَ يسْاَل النَّاس تكثرا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبد الحميد الْحمانِي

❀❀ حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص (کی میت) کو لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس نے کتنا ترکہ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا: دو دینار' یا تین دینار' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے دو داغ' یا تین داغ چھوڑے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام قاسم کے بیٹے' عبداللہ سے ہوئی' میں نے ان کے سامنے یہ روایت ذکر کی' تو انہوں نے بتایا: وہ ایک ایسا شخص تھا' جو لوگوں سے بکثرت مانگا کرتا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی نے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1196 - وَعَنْ حبشِي بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَاَلَ من غير فقر فَكَاَنَّمَا يَاْكُل الْجَمْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الَّذِي يسْاَل من غير حَاجَة كَمثل الَّذِي يلتقط الْجَمْر

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مجَالد عَن عَامر عَن حبشِي أطول من هٰذَا وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حجَّة الْوَدَاع وَهُوَ وَاقِف بِعَرَفَة اَتَاهُ اَعْرَابِي فَاَخذ بطرف رِدَائه فَسَاَلَهُ اِيَّاه فَاَعْطَاهُ وَذهب فَعِنْدَ ذٰلِكَ حرمت الْمَسْاَلَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمَسْاَلَة لَا تحل لَغَنِيّ وَلَا لِذِي مرّة سوى اِلَّا لِذِي فقر مدقع اَوْ غرم مقطع وَمَنْ سَاَلَ النَّاس ليثرى بِهِ مَاله كَانَ خموشا فِي وَجهه يَوْم الْقِيَامَة ورضفا يَاْكُلهُ من جَهَنَّم فَمَنْ شَاءَ فليقلل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ زَاد فِيهِ رزين وَاِنِّي لأعطى الرجل الْعَطِيَّة فَينْطَلق بهَا تَحت اِبطه وَمَا هِيَ اِلَّا النَّار فَقَالَ لَهُ عمر وَلَمْ تُعْطِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ نَار فَقَالَ اَبى اللّٰه لي الْبُخْل وأبوا اِلَّا مَسْاَلَتِي

قَالُوا وَمَا الْغنى الَّذِي لَا تنبغي مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ قدر مَا يغديه اَوْ يعشيه وَهٰذِهِ الزِّيَادَة لَهَا شَوَاهِد كَثِيرَة لكني لم اَقف عَلَيْهَا فِي شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ

الْمرة بِكَسْر الْمِيم وَتَشْدِيد الرَّاء هِيَ الشدَّة وَالْقُوَّة

والسوى بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ التَّام الْخلق السَّالِم من مَوَانِع الاكتساب

يثرى بالثاء الْمُثَلَّثَة اَى مَا يزِيد مَاله بِهِ . والرضف يَاْتِي وَكَذَا بَقِيَّة الْغَرِيْب

Marfat.com

❀❀ حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص غربت نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' تو وہ گویا انگارے کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام رجال' صحیح کے رجال ہیں' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ نقل کیا ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ضرورت نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو انگارے اکٹھے کرتا ہے''۔

یہ راوایت امام ترمذی نے' مجالد کی عامر کے حوالے سے' حضرت حبشی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے زیادہ طویل روایت ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''حجۃ الوداع کے موقع پر' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ اس وقت عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے' ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا کنارہ پکڑا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چادر مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر اُسے دیدی' وہ چلا گیا' اس وقت مانگنے کو حرام قرار دے دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خوشحال شخص کے لئے اور کسی گنجائش والے شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' مانگنا صرف اس شخص کے لئے جائز ہے' جس کو ایسی غربت لاحق ہو' جو بے حال کر دے' یا ایسی ادائیگی لازم ہو' جو پریشان کر دے' جو شخص لوگوں سے اس لئے مانگتا ہے' تا کہ اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' تو قیامت کے دن یہ اس کے چہرے پر داغ ہوگا' یہ وہ انگارہ ہے' جسے وہ جہنم میں سے کھا رہا ہے' اب اس کی مرضی ہے' وہ تھوڑا حاصل کرے یا زیادہ حاصل کرے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بعض اوقات میں کسی شخص کو کوئی چیز دے دیتا ہوں' اور وہ اسے اپنے بغل کے نیچے دبا کر چلا جاتا ہے' حالانکہ وہ چیز صرف آگ ہوتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ دیتے کیوں ہیں؟ جبکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کنجوسی سے انکار کیا ہے' اور لوگ مانگنے پر اصرار کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: وہ خوشحالی کیا ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنی مقدار ہو' جو آدمی کے صبح اور شام کے کھانے کے لئے کفایت کر جائے''۔

اس اضافی حصے کے بہت سے شواہد موجود ہیں' لیکن ترمذی کے کسی بھی نسخے میں' میں اس اضافی حصے پر واقف نہیں ہو سکا۔

لفظ ''المرۃ'' میں 'م' پر 'زیر' ہے' اور 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد شدت اور قوت ہے۔

لفظ ''السوی'' میں 'س' پر 'زبر' ہے' 'ی' پر 'شد' ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کی تخلیق مکمل ہو اور وہ صحیح وسالم ہو' اور کمائی کر سکتا ہو' لفظ ''یثری'' میں 'ث' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' لفظ ''الرضف'' یہ آگے بھی آئے گا' اسی طرح دیگر غریب الفاظ بھی آگے آئیں گے۔

Marfat.com

1197 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس تكثرا فَاِنَّمَا يسْاَل جمرا فليستقل اَوْ ليستكثر . رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مال میں اضافے کے لئے لوگوں سے مانگتا ہے وہ انگارے مانگتا ہے وہ چاہے تو تھوڑے مانگ لے اور چاہے تو زیادہ مانگ لے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1198 - وَعَنْ عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس عَن ظهر غنى استكثر بهَا من رضف جَهَنَّم . قَالُوْا وَمَا ظهر غنى قَالَ عشاء لَيْلَة

رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِىْ زوائده على الْمسند وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده جيد

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص خوشحالی ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے وہ اس کے ذریعے جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: خوشحالی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے جو مسند احمد پر ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور ان کی سند عمدہ ہے۔

1199 - وَعَنْ سهل ابْن الحنظلية رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدم عُيَيْنَة بن حصن والأقرع بن حَابِس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ فَامر مُعَاوِيَة فَكتب لَهما مَا سَاَلَا فَاَما الْاَقْرَع فَاَخذ كِتَابه فلفه فِىْ عِمَامَته وَانْطَلق وَاَما عُيَيْنَة فَاَخذ كِتَابه واتى بِهِ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد اَترَانِىْ حَامِلا اِلَى قومى كتابا لَا اَدْرِى مَا فِيْهِ كصحيفة المتلمس فَاَخبر مُعَاوِيَة بقوله رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر مِنَ النَّار

قَالَ النُّفَيْلِىُّ وَهُوَ اَحَد رُوَاته قَالُوْا وَمَا الْغنى الَّذِىْ لَا تنبغى مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ قدر مَا يغديه ويعشيه

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَقَالَ فِيْهِ من سَاَلَ شَيْئًا وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر من جمر جَهَنَّم . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيه قَالَ مَا يغديه اَوْ يعشيه كَذَا عِنْده اَوْ يعشيه بِالْف

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغنى الَّذِىْ لَا تنبغى مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ اَن يكون لَهٗ شبع يَوْم وَلَيْلَة اَوْ لَيْلَة وَيَوْم

قَوْله كصحيفة المتلمس هٰذَا مثل تضربه الْعَرَب لمن حمل شَيْئًا لَا يدْرِى هَل يعود عَلَيْهِ بنفع اَوْ ضرّ وَاَصله اَن المتلمس واسْمه عبد الْمَسِيْح قدم هُوَ وطرفة الْعَبْدى على الْملك عَمْرو بن الْمُنْذر فاقاما عِنْده فنقم عَلَيْهِمَا امرا فَكتب اِلَى بعض عماله يَاْمُرهُ بِقَتْلِهِمَا وَقَالَ لَهما اِنِّىْ قد كتبت لكمَا بصلَة فاجتازا

Marfat.com

بالحيرة فاعطى المتلمس صَحِيفَته صَبيا فقراها فَإِذَا فِيهَا الْأَمر بقتله فالقاها وَقَالَ لطرفة افْعَل مثل فعلى فَأَبى عَلَيْهِ وَمضى إِلَى عَامل الْملك فقراها وَقَتله

قَالَ الْخطابِيّ اخْتلف النَّاس فِي تَأْوِيله يَعْنِي حَدِيث سهل فَقَالَ بَعضهم من وجد غداء يَوْمه وعشاء ه لم تحل لَهُ الْمَسْأَلَة على ظَاهر الحَدِيث وَقَالَ بَعضهم إِنَّمَا هُوَ فِيمَن وجد غداء وعشاء على دَائِم الْأَوْقَات فَإِذا كَانَ عِنْده مَا يَكْفِيهِ لقوته الْمدَّة الطَّوِيلَة حرمت عَلَيْهِ الْمَسْأَلَة وَقَالَ آخَرُونَ هَذَا مَنْسُوخ بالأحاديث الَّتِي تقدم ذكرهَا يَعْنِي الْأَحَادِيث الَّتِي فِيهَا تَقْدِير الْغنى بِملك خمسين درهما أَو قيمتهَا أَو بِملك أُوقِيَّة أَو قيمتهَا

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ادِّعَاء النّسخ مُشْتَرك بَينهمَا وَلَا أعلم مرجحا لأَحَدهمَا على الآخر

وَقد كَانَ الشَّافِعِي رَحمَه اللّٰهُ يَقُول قد يكون الرجل بالدرهم غَنيا مَعَ كَسبه وَلَا يُغنيه الْألف مَعَ ضعفه فِي نَفسه وَكَثْرَة عِيَاله وَقد ذهب سُفْيَان الثَّوْريّ وَابْن الْمُبَارك وَالْحسن بن صَالح وَأحمد بن حَنْبَل وَإِسْحَاق بن رَاهَوَيْه إِلَى أَن من لَهُ خَمْسُونَ درهما أَو قيمتهَا من الذَّهَب لَا يدْفع إِلَيْهِ شَيْء من الزَّكَاة

وَكَانَ الْحسن الْبَصْرِيّ وَأَبُو عُبَيْدَة يَقُولَانِ من لَهُ أَرْبَعُونَ درهما فَهُوَ غَنِي وَقَالَ أَصْحَاب الرَّأْي يجوز دَفعهَا إِلَى من يملك دون النّصاب وَإِن كَانَ صَحِيحا مكتسبا مَعَ قَوْلهم من كَانَ لَهُ قوت يَوْمه لَا يحل لَهُ السُّؤَال اسْتِدْلَالا بِهَذَا الحَدِيث وَغَيره وَاللّٰهُ أعلم

❀❀ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ انہوں نے جو مانگا ہے اس کے بارے میں انہیں لکھ کر دے دیں' تو اقرع نے اپنی تحریر لی اور اسے اپنے عمامے میں لپیٹ لیا اور چلا گیا' جہاں تک عیینہ کا تعلق تھا' تو وہ اس تحریر کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ میرے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس یہ تحریر اٹھا کر لے جاؤں گا؟ جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟ یہ تو ایک ایسا صحیفہ ہے' جو واضح نہیں ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مانگے' جبکہ اس کے پاس ایسی چیز موجود ہو' جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو' تو وہ آگ میں اضافہ کرواتا ہے''۔

نفیلی' جو اس کے راویوں میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ''لوگوں نے عرض کی: وہ خوشحالی کیا چیز ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنی مقدار' جو آدمی کے صبح اور رات کے کھانے کے لئے کافی ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس وہ چیز موجود ہو جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو' تو وہ جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرواتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے' جو اسے بے نیاز کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا صبح کا

Marfat.com

کھانا یا شام کا کھانا''۔

ان کی روایت میں یہ الفاظ اسی طرح ہیں یا یہ الفاظ ہیں: اس کا شام کا کھانا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ خوشحالی کیا ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ آدمی کے پاس ایک دن اور ایک رات کا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک رات اور ایک دن کا' سیر ہو کر کھانے کا سامان موجود ہو''۔

متن کے یہ الفاظ ''كصحيفة المتلمس '' یہ ضرب المثل عرب اس وقت استعمال کرتے ہیں' جب کوئی شخص ایسی چیز اٹھاتا ہے' جس کے بارے میں اس کو اس کا پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اس میں فائدہ ہوگا یا نقصان ہوگا؟

اس کی اصل یہ ہے: متلمس کا اصل نام عبدالمسیح تھا' وہ اور طرفہ عبدی' عمرو بن منذر نامی بادشاہ کے پاس آئے اور اس کے ہاں ٹھہرے' پھر بادشاہ نے ان دونوں کے بارے میں حکم جاری کیا' اور اس بارے میں اپنے کسی اہلکار کو خط لکھا' جس میں یہ ہدایت کی کہ ان دونوں کو قتل کر دے' پھر اس نے ان دونوں سے کہا: میں نے تم لوگوں کے لئے ایک ادائیگی کی تحریر لکھی ہے (تم وہ دونوں حاصل کر لینا) جب ان دونوں نے ''حیرہ'' نامی جگہ کو عبور کیا' تو متلمس نے اپنا صحیفہ ایک بچے کو دیا' اس نے اسے پڑھ کر سنایا کہ اس میں تو اس کے قتل کا حکم موجود ہے' تو متلمس نے اپنا صحیفہ ایک طرف رکھ دیا' اس نے طرفہ سے کہا: تم بھی اپنا صحیفہ پڑھوالو! جیسے میں نے اپنا صحیفہ پڑھوالیا ہے' اس نے اس کی بات نہیں مانی' وہ بادشاہ کے گورنر کے پاس گیا' گورنر نے اس صحیفے کو پڑھا اور اسے قتل کروا دیا۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس کی تاویل کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' یعنی وہ حدیث جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جس شخص کے پاس' اس دن کا صبح کا اور شام کا کھانا موجود ہو' اس کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' جیسا کہ حدیث کے ظاہر سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ حکم ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس کو ہمیشہ صبح اور شام کا کھانا ملتا ہو' جب اس کے پاس اتنی چیز موجود ہو' جو اس کی بنیادی خوراک طویل عرصے تک پوری کر سکتی ہو' تو اب اس کے لئے مانگنا حرام ہو جائے گا' بعض دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ روایت ان دیگر احادیث کی بنیاد پر منسوخ قرار پاتی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' یعنی وہ احادیث جن میں یہ بات مذکور ہے کہ خوشحال وہ شخص ہوتا ہے جو پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنی چیز' یا ایک اوقیہ' یا اس کی قیمت جتنی چیز کا مالک ہو۔

حافظ کہتے ہیں: منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا' تو ان دونوں کے درمیان مشترک ہے' اور مجھے اس بارے میں کسی ترجیحی بات کا علم نہیں ہے' جو ان دونوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دیتی ہو۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: بعض اوقات آدمی ایک درہم کی موجودگی میں بھی غنی ہوتا ہے' جبکہ وہ اس کے ساتھ مزید کمائی کر سکتا ہو' اور بعض اوقات ایک ہزار درہم بھی اس کی ضرورت پوری نہیں کر سکتے' جبکہ وہ اپنی ذات کے حوالے سے کمزور ہو' اور اس کے عیال بکثرت ہوں۔

Marfat.com

سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک' حسن بن صالح' احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم ہوں' یا ان کی قیمت جتنا سونا ہو' ایسے شخص کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔

حسن بصری اور ابوعبیدہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں' وہ خوشحال شمار ہوگا۔

اصحاب رائے یہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو زکوۃ دینا جائز ہے' جو نصاب سے کم چیز کا مالک ہو' اگرچہ وہ شخص تندرست بھی ہو اور کمائی بھی کرسکتا ہو' اس کے ساتھ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں: جس شخص کے پاس ایک دن کی خوارک موجود ہے' اس کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' انہوں نے اس حدیث کے ذریعے استدلال کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1200 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَالَ النَّاس ليثرى مَاله فَإِنَّمَا هِيَ رضف مِنَ النَّار ملهبة فَمَنْ شَاءَ فَلْيقل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه . الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الضَّاد الْمُعْجَمَة بعدهَا فَاء الْحِجَارَة المحماة

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں سے' اس لئے مانگے' تاکہ اپنے مال میں اضافہ کرلے' تو یہ آگ کا انگارہ ہے' جو بھڑک رہا ہے' اب وہ شخص چاہے' تو اسے تھوڑا لے' چاہے' تو زیادہ لے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ''الرضف'' میں'ر' پر زبر ہے''ض' ساکن ہے' اس کے بعد'ف' ہے' اس سے مراد گرم پتھر ہے۔

1201 - وَرُوِىَ عَن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَال من الْبَحْرين فَدَعَا النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَمْ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَمْ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نعم

قَالَ أبق لمن بعْدك ثُمَّ دَعَانِى فحفن لى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خير لى اَوْ شَرّ لى قَالَ لَا
بل شَرّ لَك فَرددت عَلَيْهِ مَا اَعْطَانِىْ ثُمَّ قلت لَا وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ لَا أقبل من اَحَد عَطِيَّة بعْدك
قَالَ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يُبَارك لى
قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لَهُ فِىْ صَفْقَة يَده . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بحرین سے کچھ مال آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں اس میں سے دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

حدیث 1200: صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب المسألة بعد أن أغناه اللہ جل وعلا عنہا - ذکر الزجر عن سؤال المرء بریدہ التکثیر دون الاستغناء والتفوت' حدیث: 3450' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمہ: محمد - حدیث: 7679' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ الحارث' حریث بن زید بن ثعلبة الأنصاری - حبشی بن جنادة السلولی حدیث: 3421

Marfat.com

پھر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے انہیں' اور دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعد والے کے لئے بھی تھوڑا رہنے دیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا' مجھے ایک مرتبہ مال دیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرے حق میں بہتر ہے' یا میرے حق میں برا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! یہ تمہارے حق میں برا ہے' تو آپ ﷺ نے جو مال مجھے دیا تھا' میں نے آپ ﷺ کو واپس کردیا' پھر میں نے عرض کی: جی نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں آپ کے بعد کسی سے بھی کوئی عطیہ قبول نہیں کروں گا''۔

محمد بن سیرین نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے برکت عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کے ہاتھ کے سودوں میں' اس کے لئے برکت رکھ دے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1202 - وَعَنْ أسلم قَالَ قَالَ لي عبد الله بن الأرقم أدللني على بعير من العطايا أستحمل عَلَيْهِ أَمِير الْمُؤمنِينَ قلت نَعَمْ جمل من إِبل الصَّدَقَة فَقَالَ عبد الله بن الأرقم أَتُحِبُّ لَو أَن رجلا بادنا فِي يَوْم حَار غسل مَا تَحت إِزَاره ورفغيه ثُمَّ أعطاكه فشربته قَالَ فَغَضِبت وَقلت يغْفر الله لَك لم تَقول مثل هَذَا لي قَالَ فَإِنَّمَا الصَّدَقَة أوساخ النَّاس يغسلونها عَنْهُم . رَوَاهُ مَالك

البادن السمين والرفغ بِضَم الرَّاء وَفتحهَا وبالغين الْمُعْجَمَة هُوَ الْإِبِط وَقيل وسخ الثَّوْب والأرفاغ المغابن الَّتِي يجْتَمع فِيهَا الْعرق والوسخ من الْبدن

❀❀ اسلم بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ارقم نے مجھ سے کہا: تم میری رہنمائی ادائیگی کے اونٹ کی طرف کرو' تاکہ میں امیرالمؤمنین سے اسے سواری کے لئے حاصل کرلوں' میں نے کہا: ٹھیک ہے' صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہے' تو عبداللہ بن ارقم نے کہا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو' کہ کوئی شخص' کسی گرم دن میں اپنے تہبند کے نیچے والے حصے کو اور خصیوں کو دھوئے اور پھر وہ پانی تمہیں دیدے' تاکہ تم اسے پی لو؟ اسلم کہتے ہیں: میں غصے میں آگیا' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے' آپ نے میرے لئے یہ مثال کیوں بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: صدقہ' لوگوں کا میل ہے' جسے وہ اپنے آپ سے دھوتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

لفظ''البادن'' کا مطلب موٹا ہوتا ہے' لفظ''الرفغ'' میں 'ر' پر پیش ہے' 'ف' پر زبر ہے' اور 'غ' ہے' اس سے مراد بغل ہے' ایک قول کے مطابق کپڑے کا میل ہے' لفظ''ارفاغ'' سے مراد جسم کے جوڑ ہیں' جن میں پسینہ جمع ہوتا ہے' اور جسم کا میل مراد ہے۔

1203 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ للْعَبَّاس سل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستعملك على الصَّدَقَة فَسَأَلَهُ قَالَ مَا كنت لأستعملك على غسالة ذنُوب النَّاس . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کریں کہ

Marfat.com

وہ آپ کو زکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کردیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کے گناہوں کے غسالہ کے لئے آپ کو اہلکار مقرر نہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1204 - وَعَنْ اَبِىْ عبد الرَّحْمٰنِ عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسعَة اَوْ ثَمَانِيَة اَوْ سَبعَة فَقَالَ اَلا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيْثٍ عهد ببيعة فَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اَلا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فبسطنا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلام نُبَايِعك قَالَ اَن تعبدوا اللّٰه وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا والصلوات الْخمس وتطيعوا وَأسر كلمة خُفْيَة وَلَا تسألوا النَّاس فَلَقَد رَاَيْت بعض اُولٰئِكَ النَّفر يسْقط سَوْط أحدهم فَمَا يسْأَل اَحَدًا يناوله اِيَّاه . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' ہم نو' یا شاید آٹھ' افراد تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے کچھ دیر پہلے ہی بیعت کی تھی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ ہم نے ہاتھ آگے بڑھا دیے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں' لیکن ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے' کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' پانچ نمازیں ادا کرو گے' اور اطاعت کرو گے' پھر نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں ایک بات کہی اور یہ فرمایا: اور لوگوں سے مانگو گے نہیں''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان حضرات میں سے کچھ کو دیکھا ہے' کہ اگر ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا تھا' تو وہ کسی کو یہ نہیں کہتا تھا کہ وہ اسے پکڑا دے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1205 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بايعنى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمْسا وأوثقنى سبعا وَأشهد اللّٰه عَلَىّ سبعا اَن لَا اَخَاف فِى اللّٰه لومة لائم قَالَ اَبُو الْمثنى قَالَ اَبُوْ ذَر فدعانى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ اِلَى الْبيعَة وَلَكَ الْجَنَّة قلت نَعَمْ وبسطت يَدى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يشْتَرط عَلَىّ اَن لَا أسأل النَّاس شَيْئًا قلت نعم . قَالَ وَلَا سَوْطك اِن سقط مِنْك حَتّٰى تنزل فتأخذه وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة اَيَّام ثُمَّ اعقل يَا اَبَا ذَر مَا يُقَال لَك بعد فَلَمَّا كَانَ الْيَوْم السَّابِع قَالَ أوصيك بتقوى اللّٰه فِىْ سر اَمرك وعلانيته وَاِذَا اَسَأت فَأحْسن وَلَا تسألن اَحَدًا شَيْئًا وَاِن سقط سَوْطك وَلَا تقبضن اَمَانَة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانچ باتوں پر مجھ سے بیعت لی تھی' اور سات باتوں کے

Marfat.com

بارے میں مجھے پختہ کیا تھا' اور آپ ﷺ نے مجھ پر' سات باتوں کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا تھا' یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا۔

ابوثنیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور فرمایا: کیا تم بیعت کرنا چاہتے ہو؟ اس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے گی' میں نے عرض کی: جی ہاں! پھر میں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' آپ نے مجھ پر شرط عائد کی کہ میں لوگوں سے کچھ نہیں مانگوں گا' میں نے کہا: ٹھیک ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ اگر تمہارا کوڑا بھی تم سے گر جائے' تو تم خود نیچے اُتر کر اسے پکڑو گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چھ دن یہ ارشاد فرمایا: اے ابوذر! وہ بات سمجھ لو! اس کے بعد جو کہا جائے' جب ساتواں دن آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں' جو تمہارے معاملے کی پوشیدہ صورت' اور اعلانیہ صورت' دونوں میں ہو' اور جب تم سے برائی ہو جائے' تو تم اچھائی کر لو اور تم کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگر تمہارا کوڑا نیچے گر جائے' تو بھی نہ مانگنا اور تم امانت قبضے میں نہ لینا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1206 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ ملیکة قَالَ رُبمَا سقط الخطام من یَد اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَیضْرب بِذِرَاع نَاقته فینیخها فَیَاْخذهُ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ اَفلا أمرتنا فنناولکه قَالَ اِن حبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمرنِیْ اَن لَا أسَال النَّاس شَیْئًا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ ملیکة لم یدْرك اَبَا بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

الخطام بِکَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة هُوَ مَا یوضع علی أنف النَّاقة وفمها لتقاد بِهِ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لگام گر جاتی تھی' تو وہ اپنی اونٹ کو ٹانگ پر مار کر اسے بٹھاتے تھے اور خود اسے پکڑتے تھے' راوی کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے ہمیں کیوں نہیں حکم دیا؟ ہم آپ کو پکڑا دیتے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے محبوب ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ابن ابوملیکہ نامی راوی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

لفظ ''الخطام'' میں 'خ' پر'زیر' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اونٹنی کے منہ اور ناک پر رکھی جاتی ہے' تاکہ اس کے ذریعے اسے چلایا جائے۔

1207 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من یُبَایع فَقَالَ ثَوْبَان مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایعنَا یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ علی اَن لَا تسَال اَحَدًا شَیْئًا فَقَالَ ثَوْبَان فَمَا لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّة فَبَایعهُ ثَوْبَان

قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَلَقَد رَاَیته بِمَکَّة فِیْ أجمع مَا یکون مِنَ النَّاس یسْقط سَوْطه وَهُوَ رَاکب فَرُبمَا وَقع علی

Marfat.com

عاتق رجل فَيَأخذهُ الرجل فيناوله فَمَا يَأخُذهُ حَتّٰي يكون هُوَ ينزل فَيَأخذهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِي اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کون بیعت کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم بیعت کر چکے ہیں 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے' تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت' تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو مکہ میں دیکھا کہ وہ بہت سے لوگوں کے درمیان موجود تھے تو ان کا کوڑا نیچے گر گیا' وہ اس وقت سوار تھے' وہ کسی شخص کے کندھے پر گرا' اس شخص نے اسے پکڑا اور ان کی طرف بڑھایا' لیکن انہوں نے وہ نہیں لیا' یہاں تک کہ وہ خود نیچے اترے' اور خود انہوں نے اسے پکڑا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1208 - وَعَنْ اَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسبع بحب الْمَسَاكِين وَاَن أدنو مِنْهُم وَاَن أنظر اِلَى من هُوَ اَسْفَل منى وَلَا أنظر اِلَى من هُوَ فَوقِي وَاَن أصل رحمي وَاِن جفاني وَاَن اكثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ وَاَن اتكلم بمر الْحق وَلَا تأخذني فِي اللّٰه لومة لائم وَاَن لَا أسال النَّاس شَيْئًا ـ رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ الشّعبِيّ عَنْ اَبِي ذَرٍ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی تلقین کی تھی: مساکین کے ساتھ محبت رکھنے کی' یہ کہ میں ان کے قریب رہوں' اور اس بات کی کہ میں اپنے سے نیچے والے شخص کو دیکھوں' اور اپنے سے اوپر والے شخص کی طرف نہ دیکھوں' اور یہ کہ میں صلہ رحمی کروں' اگرچہ رشتہ دار میرے ساتھ زیادتی کریں' اور یہ کہ میں کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہوں' اور میں حق بات کروں' خواہ وہ کڑوی ہو' اور میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں' کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کروں' اور میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے امام شعبی کے حوالے سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ امام شعبی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1209 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلته فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلته فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيم هٰذَا الْمَال خضر حُلو فَمَنْ اَخذه بسخاوة نفس بورك لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخذه بِاشراف نفس لم يُبَارك لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأكل وَلَا يشبع وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِ لَا أرزأ اَحَدًا بعدك شَيْئًا حَتّٰي اُفَارِق الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُو حكيما ليعطيه الْعَطَاءِ فيَاْبِي اَن يقبل مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ ليعطيه فَاَبِيْ اَن يقبله فَقَالَ يَا معشر الْمُسْلِمين أشهدكم على حَكِيم اَنِّيْ أعرض عَلَيْهِ حَقه الَّذِي قسم اللّٰه لَهُ

Marfat.com

فِیْ ھٰذَا الْفَیْء فیاَبٰی اَن یَّاْخُذہُ وَلَم یرزأ حَکِیم اَحَدًا مِنَ النَّاس بعد النَّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی توفّی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار

یرزأ بِرَاء ثُمَّ زَای ثُمَّ ھمزَۃ مَعْنَاہُ لم یَاْخُذْ مِنْ اَحَد شَیْئًا

وإشراف النَّفس بِکَسْر الْھمزَۃ وبالشین الْمُعْجَمَۃ وَآخرہ فَاء ھُوَ تطلعھا وطمعھا وشرھھا وسخاوۃ النَّفس ضد ذٰلِك

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے عطا کر دیا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا' پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے' اور جو شخص نفس کے لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی ہے' اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم ہے! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' آپ کے بعد' میں مرتے دم تک کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلوایا' تا کہ انہیں کوئی عطیہ دیں 'تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے وہ لینے سے انکار کر دیا' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں بلوایا' تا کہ انہیں کوئی عطیہ دیں' تو انہوں نے وہ بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تم لوگوں کو حکیم کے بارے میں گواہ بنا رہا ہوں کہ ان کے حق کو' میں نے اُن کے سامنے پیش کیا تھا' وہ حق' جو اللہ تعالیٰ نے' اس مال فئی میں سے ان کا حصہ رکھا ہے' لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' مرتے دم تک کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں مانگا (یا کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں لیا)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''یرزأ'' میں 'ر' ہے' پھر 'ز' ہے' پھر 'أ' ہے' اس کا مطلب انہوں نے کسی سے کچھ نہیں لیا۔

لفظ ''اشراف النفس'' میں 'ا' پر زیر ہے' پھر 'ش' ہے' اور آخر میں 'ف' ہے' اس سے مراد لالچ ہے' اور نفس کی سخاوت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

1210 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من یکفل لی اَن لَا یسْاَل النَّاس شَیْئًا أتکفل لَہٗ بِالْجنَّۃِ فَقُلْتُ اَنا فَکَانَ لَا یسْاَل اَحَدًا شَیْئًا

رَوَاہُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ ۔ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْ دَاوٗد بِاِسْنَادٍ صَحِیح

وَعند ابْن مَاجَہ قَالَ لَا تسْاَل النَّاس شَیْئًا

Marfat.com

قَالَ فَكَانَ ثَوْبَان يقع سَوْطه وَهُوَ رَاكب فَلَا يَقُوْلُ لاحَدٍ ناولنيه حَتّٰى ينزل فَيَاْخذهُ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: میں یہ ضمانت دیتا ہوں' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ' اور امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں سے کچھ نہ مانگنا''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا اگر کوڑا نیچے گر جاتا تھا' اور وہ اس وقت سوار ہوتے تھے' تو وہ کسی شخص کو یہ نہیں کہتے تھے کہ وہ پکڑا دو! بلکہ وہ خود نیچے اتر کر اسے پکڑتے تھے۔

1211 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ اِن كنت لحالفا عَلَيْهِنَّ لَا ينقص مَال من صَدَقَة فتصدقوا وَلَا يعْفُو عبد عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَتقدم فِي الْاِخْلَاص من حَدِيْثٍ اَبِيْ كَبْشَة الْاَنمارِي مطولا رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير من حَدِيْثٍ أم سَلمَة وَقَالَ فِيْ حَدِيْثه وَلَا عَفا رجل عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا فاعفوا يعزكم اللّٰه . وَالْبَاقِي بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

'''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تین باتیں ایسی ہیں' جن پر میں اگر حلف اُٹھانا چاہوں (تو ایسا کرسکتا ہوں) یہ کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی' تو تم لوگ صدقہ کیا کرو' اور جب بھی کوئی بندہ' کوئی زیادتی معاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کی وجہ سے' اُس بندے کی عزت میں اضافہ کرے گا' اور جو بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' جسے امام یعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں' حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث گزر چکی ہے' جسے

حدیث 1211: مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة - مسند عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه' حديث: 1628مسند عبد بن حميد - مسند عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه' حديث:160مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند عبد الرحمن بن عوف' حديث:815البحر الزخار مسند البزار - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث:920

Marfat.com

امام ترمذی نے نقل کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے 'معجم صغیر' میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو بندہ کسی زیادتی پر درگزر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے تو تم لوگ درگزر کیا کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری عزت (میں اضافہ) کرے گا''...... باقی روایت حسب سابق ہے۔

1212 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سَمِعت فلانا وَفُلَانًا یحسنان الثّنَاء یذکران اَنَّك أعطیتهما دینارین

قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لٰکِن فلانا مَا هُوَ کَذٰلِكَ لقد اَعْطیته مَا بَیْن عشرَة اِلٰی مائَة فَمَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ أما وَاللّٰه اِن اَحَدُکُمْ لیخرج مَسْاَلته من عِنْدِی یتأبطها یَعْنِیْ تکون تَحت اِبطه نَارا فَقَالَ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطیها اِیَّاهُم قَالَ فَمَا أصنع یأبون اِلَّا ذٰلِكَ ویَاْبَی اللّٰه لی الْبُخل

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِیْح

وَفِیْ رِوَایَةٍ جَیِّدَة لابی یعلی وَاِن اَحَدُکُمْ لیخرج بِصَدَقَتِهٖ من عِنْدِی متأبطها وَاِنَّمَا هِیَ لَهٗ نَار

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تعطیه وَقد علمت اَنَّهَا لَهٗ نَار قَالَ فَمَا أصنع یأبون اِلَّا مَسْاَلَتی ویَاْبَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لی الْبُخل

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے فلاں اور فلاں شخص کو سنا کہ وہ دونوں تعریف کررہے تھے اور یہ بات ذکر کررہے تھے کہ آپ نے انہیں دو دینار دیے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! فلاں شخص تو ایسا نہیں ہے' میں نے تو اسے دس سے لے کر' ایک سو تک کے درمیان میں دینار دیے ہیں' تو پھر وہ یہ کیوں کہہ رہا تھا؟ اللہ کی قسم! بعض اوقات کوئی شخص کوئی چیز مانگ کر میرے پاس سے وہ لے لیتا ہے' جسے وہ اپنی بغل میں دبا لیتا ہے' تو وہ اپنی بغل کے نیچے آگ دبا تا ہے' راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ نے وہ انہیں دیے کیوں تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں؟ وہ اپنی بات پر اصرار کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' امام ابویعلیٰ کی نقل کردہ ایک اور عمدہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم میں سے کوئی ایک شخص میرے پاس سے صدقہ کی چیز لے کر اپنی بغل کے نیچے دبا لیتا ہے' تو وہ چیز اس کے لئے آگ ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ وہ اسے کیوں دے دیتے ہیں؟ جب آپ یہ جانتے ہیں کہ یہ اس کے لئے آگ ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں؟ وہ لوگ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے' اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

1213 - وَعَنْ اَبِیْ بشر قبیصَة بن الْمخَارِق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تحملت حمالَة فَأتیت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أساله فِيْهَا فَقَالَ اَقِم حَتّٰى تَاْتِينَا الصَّدَقَة فنأمر لَك بهَا ثُمَّ قَالَ يَا قبيصَة اِن الْمَسْاَلَة لَا تحل اِلَّا لاحَدِّ ثَلَاثَة رجل تحمل حمالَة فَحلت لَهُ الْمَسْاَلَة حَتّٰى يُصِيبهَا ثُمَّ يمسك وَرجل اَصَابَته جَائِحَة اجتاحت مَاله فَحلت لَهُ الْمَسْاَلَة حَتّٰى يُصِيب قواما من عَيْش اَوْ قَالَ سدادا من عَيْش وَرجل اَصَابَته فاقة حَتّٰى يَقُوْلُ ثَلَاثَة من ذَوِى الحجى من قومه لقد اَصَابَت فلَانا فاقة فَحلت لَهُ الْمَسْاَلَة حَتّٰى يُصِيب قواما من عَيْش اَوْ قَالَ سدادا من عَيْش فَمَا سواهن من الْمَسْاَلَة يَا قبيصَة سحت يأكلها صَاحبهَا سحتا

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ . الْحمالَة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة هُوَ الدِّيَة يتحملها قوم من قوم وَقِيلَ هُوَ مَا يتحمله المصلح بَيْن فئتين فِيْ مَاله ليرتفع بَيْنَهُم الْقِتَال وَنَحْوَهُ

والجائحة الْأفة تصيب الْاِنْسَان فِيْ مَاله

والقوام بِفَتْح الْقَاف وَكسرهَا أفْصح هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهِ حَال الْاِنْسَان من مَال وَغَيْرِه

والسداد بِكَسْر السِّين الْمُهْملَة هُوَ مَا يسد حَاجَة المعون ويكفيه

والفاقة الْفقر والاحتياج . والحجى بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة مَقْصُوْرا هُوَ الْعقل

❀❀ حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ذمہ ایک ادائیگی لازم آ گئی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! ہمارے پاس صدقے کی چیز آتی ہے' تو ہم تمہیں دینے کا حکم دے دیں گے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا کسی بھی شخص کے لئے جائز نہیں ہے' البتہ تین آدمیوں میں سے' کوئی ایک مانگ سکتا ہے' ایک وہ شخص جس کے ذمہ کوئی ادائیگی لازم آ جائے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے جب تک وہ ادائیگی کر نہیں دیتا' اس کے بعد وہ رُک جائے گا' ایک وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو اور اس کا مال ضائع ہو جائے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' جب تک وہ اپنی ضروریات پوری نہیں کر لیتا' اور ایک وہ شخص' جسے فاقہ لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار لوگ یہ گواہی دے دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہو گیا ہے' تو اب اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہو گا' جب تک وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری نہیں کرتا' اے قبیصہ! اس کے علاوہ جو بھی مانگنا ہے' وہ حرام ہو گا' اور وہ مانگنے والا شخص' اُس چیز کو حرام کے طور پر کھائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الحمالة'' میں 'ح' پر 'زبر' ہے' اس سے مراد وہ دیت ہے' جس کی ادائیگی کسی قوم پر' دوسری قوم کو کرنا لازم ہوتا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ ادائیگی ہے' جو دو گروہوں کے درمیان' صلح کروانے والا شخص اپنے ذمہ لے لیتا ہے' تاکہ ان کے درمیان جھگڑا ختم ہو سکے۔ لفظ ''الجائحة'' سے مراد وہ آفت ہے' جو آدمی کے مال میں لاحق ہوتی ہے۔

لفظ ''القوام'' میں 'ق' پر 'زبر' ہے' تاہم اس پر 'زیر' پڑھنا زیادہ فصیح ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کا تعلق مال سے ہو' یا کسی اور چیز سے ہو' اور اس کے ذریعے آدمی اپنی ضروریات پوری کرے۔

لفظ ''السداد'' میں 'س' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز' جو آدمی کی بنیادی ضروریات پوری کرے' اور اس کے لئے

Marfat.com

کفایت کرے۔

لفظ ''الفاقة'' سے مراد فقر اور حاجت ہے'' الحجى '' میں 'ج' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ی' مکسورہ ہے' اس سے مراد عقل ہے۔

1214 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استغنوا عَن النَّاس وَلَوْ بشوص السِّوَاك . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں سے بے نیاز رہو! خواہ مسواک کے ایک ٹکڑے کی بات ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1215 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤمن عبد حَتّٰى يَاْمَن جَاره بوائقه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت اِن اللّٰه يحب الْغَنِيّ الْحَلِيم الْمُتَعَفِّف وَيبغض البذى الْفَاجِر السَّائِل الْملح . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی بندہ' اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا' جب تک اس کا پڑوسی' اس کی خرابی سے محفوظ نہ ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہیے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے' ورنہ خاموش رہنا چاہیے' بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار اور مانگنے سے بچنے والے شخص کو پسند کرتا ہے' اور بدگمانی کرنے والے' گنہگار' مانگنے والے اور لپٹ جانے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1216 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيّ اَوّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجنَّة وَاَوّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَتقدم بِتَمَامِهِ فِيْ منع الزَّكَاة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے' وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے' اور وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے' جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین افراد تھے' (ان میں سے ایک) شہید' (دوسرا) وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرتا ہو' اور (تیسرا) وہ شخص جو عیال دار ہو' پاک دامن ہو' اور مانگنے سے بچتا ہو۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے' زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق باب میں' مکمل

Marfat.com

طور پر گزر چکی ہے۔

1217 - وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَة بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت لی عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عدَة فَلَمَّا فتحت قُرَیْظَة جِئْت لینجز اِلَیّ مَا وَعَدَنی فَسَمعته یَقُوْلُ من یسْتَغْن یُغْنِیه اللّٰه وَمَنْ یقنع یقنعه اللّٰه فَقُلْتُ فِیْ نَفسِی لَا جرم لَا أَسأَله شَیْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ سَلَمَة لم یسمع من اَبِیه قَالَه ابْن معِین وَغَیْرِه

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا' جب قریظہ فتح ہوا' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا' تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہ ادائیگی کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قناعت نصیب کرتا ہے''

(حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں:) تو میں نے سوچا کہ یہ ضروری ہے کہ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' ابوسلمہ نامی راوی نے' اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے' یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

1218 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ علی الْمِنبَر وَذكر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف عَن الْمَسْاَلَة الْیَد الْعلیا خَیْرٌ مِّنَ الْیَد السُّفْلی والعلیا هِیَ المنفقة والسفلی هِیَ السائلة رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد اخْتلف علی اَیُّوْبَ عَن نَافِع فِیْ هٰذَا الحَدِیْث

قَالَ عبد الْوَارِث الْیَد الْعلیا المتعففة

وَقَالَ اَكْثَرهم عَن حَمَّاد بن یزِیْد عَن اَیُّوْبَ المنفقة وَقَالَ وَاحِد عَن حَمَّاد المتعففة

قَالَ الْخطابِیّ رِوَایَةِ من قَالَ المتعففة أشبه وَاَصَح فِی الْمَعْنی وَذٰلِكَ اَن ابْن عمر ذكر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذكر هٰذَا الْكَلَام وَهُوَ یذكر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف عَنْهَا فعطف الْكَلَام جزم علی سَببه الَّذِیْ خرج عَلَیْهِ وَعَلٰی مَا یطابقه فِیْ مَعْنَاهُ اَوّلی وَقد یتَوَهَّم كَثِیْرٍ مِّن النَّاس اَن معنی الْعلیا اَن یَد الْمُعْطِی مستعلیة فَوق یَد الْاخِذ یجعلونه من علو الشَّیْءِ اِلٰی فَوق وَلَیْسَ ذٰلِكَ عِنْدِی بِالْوَجْهِ وَاِنَّمَا هُوَ من علا الْمجد وَالْكَرم یُرِید التعفف عَن الْمَسْاَلَة والترفع عَنْهَا انْتهی كَلَامه وَهُوَ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر' صدقہ کرنے' مانگنے سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے' یہ بات ارشاد فرمائی:

''اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے' اور نیچے والا' مانگنے والا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: نافع سے ایوب کی نقل کردہ اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

عبدالوارث نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اوپر والا ہاتھ مانگنے سے بچنے والا ہے''۔

اکثر حضرات نے حماد بن یزید کے حوالے سے ایوب سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''خرچ کرنے والا ہے''۔

ایک راوی نے حماد بن یزید کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''مانگنے سے بچنے والا ہے''۔

خطابی بیان کرتے ہیں: جن حضرات نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''مانگنے سے بچنے والا ہے'' یہ زیادہ موزوں ہے اور مفہوم کے اعتبار سے زیادہ درست ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ذکر کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام اس وقت ارشاد فرمایا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے اور مانگنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے' تو اب کلام کا عطف لازمی طور پر' اس سبب پر ہوگا' جس پس منظر میں وہ کلام کیا گیا ہے' اور معنوی طور پر' جس کے ساتھ وہ مطابقت رکھتا ہے' بہت سے لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اوپر کے ہاتھ سے مراد دینے والا ہاتھ ہے' کیونکہ وہ بلند ہوتا ہے' اور لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے' تو انہوں نے چیز کے بلند ہونے کو' اوپر ہونا سمجھ لیا' حالانکہ میرے نزدیک یہ مفہوم نہیں ہے' میرے نزدیک یہ مفہوم' اس کی بلندی' بزرگی اور کرم کے اعتبار سے ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مانگنے سے بچنا تھی' اور اس سے دور رہنا تھی ...... علامہ خطابی کا کلام یہاں ختم ہوگیا' اور یہ بہت عمدہ کلام ہے۔

1219 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِی ثَلَاثَة فيد اللّٰه العليا وَيَد الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيهَا وَيَد السَّائِل السُّفْلى اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فاستعف عَن السُّوَال وَعَنِ الْمَسْاَلَة مَا اسْتَطَعْت فَاِن اَعْطَيْت شَيْئًا اَوْ قَالَ خيرا فلير عَلَيْك وابدأ بِمن تعول وارضخ من الْفضل وَلَا تلام على الكفاف . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْغَالِب علىٰ رُوَاتِهِ الثقة, وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصحح اِسْنَاده

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند ہے' اور دینے والے کا ہاتھ' جو اس کے بعد کے مرتبے میں ہوتا ہے' اور مانگنے والے کا ہاتھ' قیامت کے دن تک نیچے رہے گا' تو تم مانگنے سے بچو! جہاں تک ہو سکے' تم مانگنے سے بچو! اگر تمہیں کوئی چیز دی جائے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کوئی بھلائی دی جائے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہو) تو اس کا اثر' تم پر نظر آنا چاہیے اور تم (خرچ کرتے ہوئے) اُس پر خرچ کرنے سے آغاز کرو' جو تمہارے زیر کفالت ہیں' اور پھر جو اضافی مال ہو' اُسے دوسروں پر خرچ کرو' اور اپنی بنیادی ضرورت کے مطابق' مال رکھنے پر ملامت نہیں کی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے زیادہ تر راویوں کی توثیق کی گئی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

1220 - وَعَنْ مَالك بن نَضْلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِی ثَلَاثَة فيد اللّٰه الْعليا وَيَد الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيهَا وَيَد السَّائِل السُّفْلى فأعط الْفضل وَلَا تعجز عَن نَفسك

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اوپر والا ہے' اور دینے والے کا ہاتھ اُس کے بعد ہے' اور مانگنے والا کا ہاتھ نیچے والا ہوتا ہے' تو تم اضافی چیز دے دو! اور اپنی ذات کے حوالے سے عاجز نہ ہونا (یعنی اپنی ضروریات کا خیال رکھنا)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1221 - وَعَنْ حَكِيم بن حزام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى وابدأ بِمن تعول وَخير الصَّدَقَة مَا كَانَ عَن ظهر غنى وَمَنْ يستعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يَسْتَغْن يغنه اللّٰه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' اور تم (خرچ کرتے ہوئے) اپنے زیر کفالت لوگوں سے آغاز کرو' اور بہترین صدقہ وہ ہے' جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' اور جو شخص مانگنے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بچا کے رکھتا ہے' اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

1222 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اُنَاسًا من الْاَنْصَار سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذا نفد مَا عِنْده قَالَ مَا يكون عِنْدِى من خير فَلَنْ أدخره عَنْكُمْ وَمَنْ استعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يَسْتَغْن يغنه اللّٰه وَمَنْ يتصبر يصبره اللّٰه وَمَا أعطى اللّٰه اَحَدًا عَطَاءٍ هُوَ خير لَهٗ وأوسع من الصَّبْر . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کر دیا' انہوں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پھر عطا کر دیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ بھی موجود تھا' وہ سب ختم ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جو بھی بھلائی موجود ہو گی' وہ میں تم لوگوں سے بچا کر سنبھال کے نہیں رکھوں گا' جو شخص مانگنے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے بچا کے رکھتا ہے' جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے (لوگوں سے) بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص صبر اختیار کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کو کوئی ایسی چیز عطیہ کے طور پر نہیں دی' جو اس شخص کے لئے صبر سے زیادہ بہتر ہو' اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1223 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَاِنَّك ميت واعمل مَا شِئْت فَاِنَّك مَجْزِى بِهٖ و أحبب من شِئْت فَاِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن

Marfat.com

شرف الْمُؤمِن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب تک آپ چاہیں زندہ رہیں' لیکن آخرکار آپ نے مرنا ہے' اور جو عمل بھی آپ چاہیں وہ کرلیں' آپ کو اس کا بدلہ ملے گا' جس سے چاہیں آپ محبت رکھیں' آپ کو اس سے جدا ہونا پڑے گا' اور یہ بات جان لیں! کہ مومن کی عزت رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں ہے' اور اس کا غلبہ' لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1224 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغنى عَن كَثْرَة الْعرض وَلَكِن الْغنى غنى النَّفس . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

الْعرض بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَالرَّاء هُوَ كل مَا يقتنى من الْمَال وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحالی' مال کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی' بلکہ خوشحالی' دل کی خوشحالی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''العرض'' میں 'ع' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جسے مال کے طور پر آدمی رکھتا ہے۔

1225 - وَعَنْ زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ أعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے' جس میں خشوع نہ ہو' اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو' اور ایسی دعا سے' جو مستجاب نہ ہو''۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1226 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَتَرى كَثْرَة الْمَال هُوَ الْغنى قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أفترى قلَّة المَال هُوَ الْفقر قلت نَعَمْ يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا الْغنى غنى الْقلب والفقر فقر الْقلب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا زیادہ ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا کم ہونا غربت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشحالی' دل کا بے نیاز ہونا ہے' اور غربت' دل کا غریب ہونا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ حدیث' اگر اللہ نے چاہا' تو آگے آئے گی۔

1227 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ ترده اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ لا يجد غنى يُغْنِيه وَلَا يفطن لَهُ فَيتَصَدَّق عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاس ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسکین وہ نہیں ہوتا' جو ایک یا دو لقمے لے کر' یا ایک یا دو کھجوریں لے کر' واپس چلا جاتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہوتا ہے' جس کے پاس اتنی خوشحالی نہیں ہوتی' جو اسے لوگوں سے بے نیاز کرے' اور اس کی حالت سے بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ اسے صدقہ دیا جائے اور وہ اُٹھ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أسلم ورزق كفافا وقنعه اللّٰه بِمَا آتَاهُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس نے اسلام قبول کیا' اسے بنیادی ضروریات کا رزق دیا گیا' اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے' اسے عطا کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس پر' اُسے قناعت نصیب کی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1229 - وَعَنْ فضَالة بن عبيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لمن هدى لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنع

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

الكفاف من الرزق مَا كفا عَن السُّؤَال مَعَ القناعة لَا يزِيْد على قدر الْحَاجة

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی' اور اس کی زندگی کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوئیں اور اس نے قناعت اختیار کی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

رزق میں ''الکفاف'' سے مراد وہ چیز ہے' جس میں قناعت موجود ہو' اور آدمی مانگنے سے بچ جائے' اور وہ چیز اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔

1230 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْن آدم اِنَّك اَن تبذل

Marfat.com

الْفضل خير لَكَ وَاَن تمسكه شَرٌّ لَكَ وَلَا تلام على كفاف وابدأ بِمن تعول وَالْيَد الْعليا خَيرٌ مِّنَ الْيَد السُّفلى

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرمِذِيّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے ابن آدم! اضافی چیز کو اگر تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اسے روک کے رکھو تو یہ تمہارے لئے برا ہے اور بنیادی ضرورتوں کے حوالے سے ملامت نہیں کی جائے گی اور تم زیر کفالت پر خرچ کا آغاز کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1231 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والطمع فَاِنَّهُ هُوَ الْفقر وَاِيَّاكُمْ وَمَا يعْتَذر مِنْهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لالچ سے بچ کے رہو! کیونکہ یہی غربت ہے اور اس چیز سے بھی بچ کے رہو! جس کی وجہ سے عذر پیش کرنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1232 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى وأوجز فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بالاياس مِمَّا فِيْ اَيدى النَّاس وَاِيَّاكَ والطمع فَاِنَّهُ فقر حَاضر وَاِيَّاكَ وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی مختصر سی نصیحت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کے پاس جو کچھ موجود ہے تم اس سے ناامید رہنا اور لالچ سے بچ کے رہنا' کیونکہ یہ موجود رہنے والا فقر ہے' اور ایسی چیز سے بچ کے رہنا' جس کا عذر پیش کرنا پڑے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

1233 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القناعة كنز لَا يفنى

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَرَفعه غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قناعت' ایک ایسا خزانہ ہے' جو ختم نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے اور اس کا ''مرفوع'' ہونا غریب ہے۔

Marfat.com

1234 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحصن الخطمى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أصبح آمنا فِىْ سربه معافى فِىْ بدنه عِنْده قوت يَوْمه فَكَاَنَّمَا حيزت لَهُ الدُّنْيَا بحذافيرها

رَوَاهُ التِرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . فِىْ سربه بِكَسْر السِّين الْمُهْملَة اَى فِىْ نَفسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ (یا جس شخص کی حالت یہ ہو) کہ اپنے نفس کے اعتبار سے وہ امن میں ہو' (یعنی اُسے کوئی پریشانی نہ ہو) اور جسمانی اعتبار سے وہ عافیت میں ہو (یعنی کوئی بیماری لاحق نہ ہو) اور اس کے پاس' اُس دن کی خوراک موجود ہو' تو گویا اس کے لئے' دنیا اپنی تمام تر خوبیوں سمیت سمیٹ دی گئی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

''سربہ'' میں ''س'' پر زیر ہے' اور اس سے مراد اُس کا نفس ہے۔

1235 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْاَنْصَار اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اما فِىْ بَيْتك شَىْءٍ قَالَ بلٰى . حلْس نلبس بعضه ونبسط بعضه وَقَعْب نشرب فِيْهِ من المَاء

قَالَ ائْتِنِىْ بهما فَاَتَاهُ بهما فَاَخذهُمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ من يَشْتَرِى هذَيْن

قَالَ رجل اَنا آخذهما بدرهم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يزِيْد على دِرْهَم مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رجل اَنا آخذهما بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاه وَأخذ الدرهمين فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِىّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَاما فانبذه اِلٰى اَهْلك واشتر بِالْآخر قدومًا فائتنى بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشد فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فاحتطب وبع وَلَا أرينك خَمْسَة عشر يَوْمًا فَفعل فجَاء وَقد أصَاب عشرَة دَرَاهِمَ فَاشْترى بِبَعْضِهَا ثوبا وببعضها طَعَاما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هذَا خير لَك من اَن تَجِىْء الْمَسْاَلَة نُكْتَة فِىْ وَجهك يَوْم الْقِيَامَة اِن الْمَسْاَلَة لَا تصلح اِلَّا لثلاث لِذِىْ فقر مدقع اَوْ لِذِىْ غرم مفظع اَوْ لِذِىْ دم موجع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِىّ بِطُوْلِهٖ وَاللَّفْظ لِاَبِىْ دَاوُد وَأخرج التِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ مِنْهُ قصَّة بيع الْقدح فَقَط وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حسن

الحلس بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة وَسُكُون اللَّام وبالسين الْمُهْملَة هُوَ كسَاء غليظ يكون على ظهر الْبَعِير وَسمى بِهٖ غَيْره مِمَّا يداس ويمتهن من الأكسية وَنَحْوَهَا الْفقر المدقع بِضَم الْمِيم وَسُكُون الدَّال الْمُهْملَة

حديث 1234: صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الفقر - ذكر الإخبار عمن طيب الله جل وعلا عيشه في هذه الدنيا' حديث: 672 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1853 مسند الشهاب القضاعي - من أصبح معافى في بدنه آمنا في سربه عنده قوت يومه' حديث: 511 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث: 9944 حلية الأولياء - إبراهيم بن أبي عبلة' حديث: 7305

Marfat.com

وَكسر الْقَاف هُوَ الشَّدِيد الملصق صَاحبه بالدقعة وَهِي الْأَرْض الَّتِي لَا نَبَات بهَا

وَالْغُرْم بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء هُوَ مَا يلْزم اَدَاؤُهُ تكلفا لَا فِي مُقَابلَة عوض

والمفظع بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْفَاء وَكسر الظَّاء الْمُعْجَمَة هُوَ الشَّدِيد الشنيع

وَذُو الدَّم الموجع هُوَ الَّذِي يتَحَمَّل دِيَة عَن قَرِيبه اَوْ حميمه اَوْ نسيبه الْقَاتِل يَدْفَعهَا اِلَى اَوْلِيَاء الْمَقْتُول وَلَوْ لم يفعل قتل قَرِيبه اَوْ حميمه الَّذِي يتوجع لقَتْله

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں' اور کچھ حصہ نیچے بچھا لیتے ہیں' اور ایک پیالہ ہے' جس میں ہم پانی پی لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے کر آؤ! وہ شخص ان دونوں چیزوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں چیزیں اپنے ہاتھ میں پکڑیں اور فرمایا: کون شخص یہ دو چیزیں مجھ سے خریدے گا؟ ایک صاحب نے کہا: میں یہ دونوں چیزیں ایک درہم کے عوض میں خرید لوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ دریافت کیا: کون شخص ایک درہم سے زیادہ دے گا؟ تو ایک صاحب بولے: میں دو درہم کے عوض میں یہ دونوں چیزیں خرید لیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں چیزیں اس کو دیں' وہ دو درہم وصول کر کے اُس انصاری کو دیے اور فرمایا: ان دونوں میں سے ایک کے ذریعے تم اناج خریدو! وہ اپنے گھر والوں کے سپرد کرو اور دوسرے کے ذریعے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ' وہ کلہاڑی لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کلہاڑی میں لکڑی لگائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! اور لکڑیاں اکٹھی کر کے فروخت کرو' اور اب میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں' اس شخص نے ایسا ہی کیا' پھر وہ شخص آیا' تو اس نے دس درہم کما لئے ہوئے تھے' اس میں سے کچھ درہم کے ذریعے اس نے کپڑے خریدے تھے اور کچھ کے ذریعے اناج خریدا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن آتے' اور تمہارے چہرے پر مانگنے کی وجہ سے داغ لگا ہوا ہوتا' مانگنا' صرف تین قسم کے آدمیوں کے لئے درست ہے' ایسی غربت جو آدمی کو زمین کے ساتھ لگا دے' ایسی ادائیگی' جو انتہائی مشکل ہو' یا کسی قریبی عزیز کی (طرف سے) دیت ادا کرنی ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام بیہقی نے' طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی اور امام نسائی نے' اس میں سے پیالہ فروخت کرنے کا قصہ ذکر کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ'' الحلس '' اس میں 'ح' پر زیر ہے' اور 'ل' ساکن ہے' اس کے بعد 'س' ہے' اس سے مراد موٹی چادر ہے' جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے' اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ دیگر چادروں کے مقابلے میں' یہ زیادہ موٹی ہوتی ہے۔

لفظ'' المدقع '' اس میں 'م' پر پیش' ہے' 'د' ساکن ہے' 'ق' پر زیر ہے' اس سے مراد شدید ہونا ہے' جو آدمی کو زمین کے ساتھ ملا دے' ایسی زمین جہاں کوئی نباتات نہیں ہوتی ہیں۔

Marfat.com

لفظ ''الغرم'' اس میں 'غ' پر پیش ہے' ر' ساکن ہے' اس سے مراد کسی ادائیگی کا لازم ہونا ہے جو تکلف کے طور پر ہو' جو کسی چیز کے مقابلے یا عوض میں نہ ہو۔

لفظ ''المفظع'' میں 'م' پر پیش' ہے اور 'ف' ساکن ہے' اور 'ظ' پر زیر ہے' اس سے مراد زبردست اور شنیع ہے۔

لفظ ''ذوالدم الموجع'' اس سے مراد دیت کی ادائیگی لازم ہونا ہے' جو کسی قریبی عزیز' یا دوست' یا رشتے کی طرف سے ہو' جس نے قتل کیا ہو اور وہ ادائیگی مقتول کے ورثاء کو کرنی ہو' اور اگر وہ آدمی ایسا نہیں کرتا' تو اس کا وہ قریبی عزیز' یا دوست' جس نے قتل کیا تھا' وہ قتل ہو جائے گا۔

1236 - وَعَنِ الزبير بن الْعَوام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يَّاْخُذ اَحَدُكُمْ احبله فَيَاْتِيْ بحزمة من حطب على ظهره فيبيعها فيكف بهَا وَجهه خير لَهُ من اَن يسْاَل النَّاس اَعْطوهُ أم منعوهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَة وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص' اپنی رسی پکڑ کر اس کے ذریعے اپنی لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر' اسے اپنی پشت پر لاد کر' اسے فروخت کردے' اور اس کے ذریعے اپنے چہرے کو محفوظ رکھے' یہ اس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے' کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے' اور لوگ اسے دیں' یا نہ دیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1237 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يحتطب اَحَدُكُمْ حزمة على ظَهره خير لَهُ من اَن يسْاَل اَحَدًا فيعطيه اَوْ يمنعهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر لائے' یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے اور دوسرا شخص اُسے کچھ دے' یا نہ دے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1238 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معد يكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أكل اَحد طَعَاما خيرا من اَن يَاْكُل من عمل يَده وَإِن نَبِیَّ اللّٰهِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَاْكُل من عمل يَده . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص' اس سے زیادہ بہتر کھانا نہیں کھاتا' جو کھانا وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتا ہے' اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (اس کمائی کے ذریعے) کھاتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

Marfat.com

5 - ترغيب من نزلت بِهٖ فاقة اَوْ حَاجَة اَن ينزلها بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب: جس شخص کو فاقہ' یا حاجت لاحق ہو' وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرے' اِس بارے میں ترغیبی روایات

1239 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته وَمَنْ نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِاللّٰهِ فيوشك اللّٰه لَهٗ برزق عَاجل اَوْ آجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح ثَابت وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ أرسل اللّٰه لَهٗ بالغنى اِمَّا بِمَوْت عَاجل اَوْ غنى آجل يُوشك اَى يسْرع وزنا وَمعنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو فاقہ لاحق ہو' اور وہ لوگوں کے سامنے اس کا ذکر کرے' تو اس شخص کا فاقہ ختم نہیں ہوگا' اور جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا ذکر کرے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ جلد' یا بدیر' اس کو رزق عطا کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح اور ثابت ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس کی طرف خوشحالی بھیج دے گا' جو موت کی شکل میں جلدی ہوگی' یا خوشحالی کی شکل میں ذرا دیر سے ہوگی''۔

لفظ ''یوشک'' وزن اور معنی کے اعتبار سے لفظ ''یسرع'' (جلدی ہونے) کے معنی میں ہے۔

1240 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جَاع اَوْ احْتَاجَ فكتمه النَّاس وأفضى بِهٖ اِلَى اللّٰه تَعَالٰى كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يفتح لَهٗ قوت سنة من حَلَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بھوکا ہو' یا محتاج ہو' اور لوگوں سے اس چیز کو چھپائے' اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ حلال طریقے سے' اُس کی سال بھر کی خوراک اُس کے لئے کھول دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من اَخذ مَا دفع من غير طيب نفس الْمُعْطِى

باب: جب دینے والے کی خوشی کے بغیر' کوئی چیز مل رہی ہو' اُس چیز کو حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1241 - عَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْمَال خضرَة حلوة فَمَنْ

Marfat.com

أعطيناه مِنهَا شَيْئًا بِطيب نفس منا وَحسن طعمة مِنهُ من غير شَره نفس بورك لَهُ فِيهِ وَمَنْ أعطيناه مِنهَا شَيْئًا بِغَيْر طيب نفس منا وَحسن طعمة مِنهُ وشره نفس كَانَ غير مبارك لَهُ فِيهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وروى اَحْمد وَالْبَزَّار مِنْهُ الشّطْر الْاَخير بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ حسن

الشره بشين مُعْجمَة محر كا هُوَ الْحِرْص

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے' جسے ہم اس میں سے' کوئی چیز اپنی خوشی سے دیں' اور اس کی طرف سے لالچ نہ ہو' جو اس کے نفس کے شر کے بغیر ہو' تو اس شخص کے لئے اس چیز میں برکت رکھی جائے گی' اور جسے ہم کوئی چیز اپنی طرف سے ناپسندیدگی کے ساتھ دیں' اور اس کی طرف سے بھی لینے میں اچھائی نہ ہو' اور اس کے نفس کی خرابی ہو' تو اس چیز میں' اس شخص کے لئے برکت نہیں رکھی جائے گی''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے' جو اس کی مانند ہے' اور حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ ''الشرۃ'' میں 'ش' ہے' جس پر حرکت موجود ہے' اس سے مراد لالچ ہے۔

1242 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن اَبِيْ سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِي الْمَسْاَلَة فوَاللّٰهِ لَا يسألني اَحَد مِنكُمْ شَيْئًا فتخرج لَهُ مَسْاَلته مني شَيْئًا وَاَنا لَهُ كَارِه فيبارك لَهُ فِيمَا اَعْطيته

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگتے ہوئے لپٹ ہی نہ جایا کرو! اللہ کی قسم! تم میں کوئی شخص مجھ سے کوئی چیز مانگے گا' اور پھر اس کی مانگی ہوئی چیز میری طرف سے اس کو مل جائے' جبکہ مجھے یہ بات پسند نہ ہو' تو میں نے جو کچھ اسے دیا ہو گا' اس میں اسے برکت نصیب نہیں ہو گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1243 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن فَمَنْ اَعْطيته عَن طيب نفس فمبارك لَهُ فِيهِ وَمَنْ اَعْطيته عَن مَسْاَلَة وشره نفس كَانَ كَالَّذِى يَاْكُل وَلَا يشْبع لَا تلحفوا اَى لَا تلحوا فِي الْمَسْاَلَة

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں خزانے کا نگران ہوں' جسے میں کوئی چیز اپنی خوشی کے ساتھ دوں گا' تو اس شخص کے لئے اس چیز میں برکت رکھی جائے گی' اور جسے میں مانگنے کی وجہ سے کوئی چیز دے دوں گا' اور اس کے لالچ کی وجہ سے دوں گا' تو اس شخص کی مثال' ایسے شخص کی مانند ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا''۔

لفظ ''لاتلحفوا'' یعنی تم مانگنے میں زیادہ شدت نہ کرو۔

1244 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِي

Marfat.com

الْمَسْاَلَة فَاِنَّهُ من يسْتَخرج منا شَيْئًا بهَا لم يُبَارك لَهُ فِيْهِ . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگنے میں زیادہ شدت نہ کرو! کیونکہ جس شخص کے لئے ہماری طرف سے زبردستی کوئی مال نکلے گا' اس شخص کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1245 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل يأتيني فيسالني فَاُعْطِيه فينطَلق وَمَا يحمل فِيْ حضنه اِلَّا النَّار . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص میرے پاس آتا ہے' اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' اور وہ (چیز) میں اسے دے دیتا ہوں' اور پھر وہ (شخص) چلا جاتا ہے' تو اس نے اپنی جھولی میں' صرف آگ اٹھائی ہوئی ہوتی ہے''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1246 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدرِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم ذَهَبا اِذْ اَتَاهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِیْ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ قَالَ زِدْنِیْ فزاده ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولی مُدبرا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتيني الرجل فيسالني فَاُعْطِيه ثُمَّ يسالني فَاُعْطِيه ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولی مُدبرا وَقد جعل فِيْ ثَوْبه نَارا اِذا انْقَلب اِلٰی اَهله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونا تقسیم کررہے تھے' اسی دوران ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یارسول اللہ! مجھے دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دے دیا' اس نے عرض کی: مجھے مزید دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید دے دیا' ایسا تین مرتبہ ہوا' پھر وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے' اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' اور میں اسے دے دیتا ہوں' وہ مجھ سے پھر مانگتا ہے' میں اسے دے دیتا ہوں' ایسا تین مرتبہ ہوتا ہے' پھر وہ چلا جاتا ہے' جبکہ اس نے اپنے کپڑے میں آگ رکھی ہوئی ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کی واپس جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1247 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْت فلَانا يشْكر يذكر انك اَعْطيته دينارين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِن فلَانا قد اَعْطيته مَا بَيْنَ الْعشْرَة اِلَى الْمِائَة فَمَا شكره وَمَا يَقُوْله اِن اَحَدكُم ليخرج من عِنْدِی بحاجته متأبطها وَمَا هِیَ اِلَّا النَّار قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطهم قَالَ يأبون اِلَّا اَن يَسْاَلُوْنِیْ ويأبى اللّٰه لی الْبُخل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى من حَدِيْث اَبِیْ سعيد وَتقدم

متأبطها اَی جاعلها تَحت اِبطه

Marfat.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے فلاں شخص کو ملاحظہ کیا؟ کہ وہ شکرگزار ہورہا تھا' اور یہ بات ذکر کررہا تھا کہ آپ نے اس کو دو دینار دیے ہیں' (یا کچھ دینار دیے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن فلاں شخص کو' تو میں نے دس سے لے کر ایک سو تک کے' درمیان میں دینار دیے ہیں' تو اس نے کس بات کا شکریہ ادا کیا؟ اور اس نے کیا بات کہی؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایک شخص اپنی ضرورت کی چیز لے' اپنی بغل میں رکھ کر' میرے پاس سے نکلتا ہے' اور وہ چیز صرف آگ ہوتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ اُن کو دیتے کیوں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے الفاظ ''متابطہا'' یعنی وہ اسے بغل کے نیچے رکھ لیتا ہے۔

ترغيب من جَاءَهُ شَيْءٍ من غير مَسْأَلَة وَلَا اِشراف نفس فِيْ قبوله سِيمَا اِن كَانَ مُحْتَاجا وَالنَّهْي عَنْ رده وَاِن كَانَ غنيا عَنهُ

باب: جس شخص کے پاس مانگے' بغیر کوئی چیز آرہی ہو' اور اس کے لالچ کے بغیر آرہی ہو' تو اسے قبول کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطورِ خاص اس وقت' جب آدمی اس چیز کا محتاج بھی ہو' اور اس چیز کو واپس کرنے کی ممانعت' خواہ آدمی اُس سے بے نیاز ہو

1248 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطيني الْعَطاءِ فَاَقُوْل اَعْطِه من هُوَ اِلَيْهِ افقر مني . قَالَ فَقَالَ خُذْهُ اِذا جَاءَ ك من هٰذَا الْمَال شَيْءٍ وَّاَنت غير مشرف وَلَا سَائل فَخذه فتموله فَاِن شِئْت كُله وَاِن شِئْت تصدق بِهٖ وَمَا لَا فَلَا تتبعه نَفسك

قَالَ سَالم بن عبد اللّٰه فلاجل ذٰلِكَ كَانَ عبد اللّٰه لَا يسْاَل اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يرد شَيْئًا اُعْطِيه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی چیز دی' تو میں نے عرض کی: یہ آپ اُسے دیدیں' جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے وصول کرلو! جب تمہارے پاس یہ مال آئے' اور تم اس کی طرف دیکھ بھی نہ رہے ہو' اور تم اس کا لالچ بھی نہ رکھتے ہو' تو تم اسے وصول کرکے اپنے مال میں شامل کرو' پھر خواہ تم اسے کھاؤ' خواہ تم اسے صدقہ کردو' لیکن جو ایسا نہ ہو (یعنی جس کا لالچ ہو' یا جو مانگ کر مل رہا ہو) تم اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لے جاؤ''۔

Marfat.com

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کوئی چیز مانگتے نہیں تھے اور جب انہیں کوئی چیز دی جاتی تھی تو وہ اسے واپس نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1249 - وَعَنْ عَطَاءِ بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرسل اِلٰی عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بعطاء فرده عمر فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم رَددته فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ أخبرتنا اَن خيرا لاحدنا اَن لَا يَاْخُذُ مِنْ اَحد شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ الْمَسْاَلَة فَاَما مَا كَانَ عَن غير مَسْاَلَة فَاِنَّمَا هُوَ رزق يرزقكه اللّٰه فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اما وَالَّذِیْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَا أسَال اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يأتيني شَيْءٍ من غير مَسْاَلَة اِلَّا اَخذته

رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا مُرْسلا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن زيد بن أسلم عَن اَبِيه قَالَ سَمِعت عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فَذكر بِنَحْوِهٖ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ ادائیگی بھجوائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ واپس کر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے یہ کیوں واپس کی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ بات نہیں بتائی ہے؟ ہم میں بہتر وہ شخص ہے جو کسی دوسرے سے کوئی چیز نہیں لیتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مانگنے کی صورت میں ہے جب مانگے بغیر ہو تو یہ وہ رزق ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا گیا ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اب میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا اور جب بھی مانگے بغیر کوئی چیز میرے پاس آئے گی تو میں وہ وصول کرلوں گا''۔

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ روایت امام بیہقی نے زید بن اسلم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

1250 - وَعَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنْطَب اَن عبد اللّٰه بن عَامر بعث اِلٰی عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَفَقَة وَكِسْوَة فَقَالَت للرسول اَی بني لَا أقبل من اَحَد شَيْئًا فَلَمَّا خرج الرَّسُوْل قَالَت رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرَدُّوْهُ قَالَت اِنِّي ذكرت شَيْئًا قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة من اَعْطَاك عَطَاءٍ من غير مَسْاَلَة فاقبليه فَاِنَّمَا هُوَ رزق عرضه اللّٰه اِلَيْك . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات لٰكِن قد قَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ مُحَمَّد يَعْنِي الْبُخَارِيّ لَا أعرف للمطلب بن عبد اللّٰه سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْله حَدثنِي من شهد خطْبَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد اللّٰه بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعْرِف للمطلب سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة وَاما عَائِشَة فَقَالَ اَبُوْ حَاتِم الْمطلب لم يدْرك عَائِشَة

Marfat.com

وَقَالَ اَبُوْ زرْعَة ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة فَإِن كَانَ الْمطلب سمع من عَائِشَة فالاِسناد مُتَّصِل وَاِلَّا فالرسول اِلَيْهَا لم يسم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ مطلب بن عبداللہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ خرچ اور لباس بھجوائے' تو انہوں نے قاصد سے کہا: اے میرے بیٹے! میں ان میں سے کچھ بھی قبول نہیں کروں گی' جب وہ قاصد واپس چلا گیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے میرے پاس وپس لے کر آؤ! لوگ اسے واپس لے کر آئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: اے عائشہ! جو شخص مانگے' بغیر تمہیں کچھ دیدے' تو تم اسے قبول کرلو' کیونکہ یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کے راوی ثقہ ہیں' تاہم امام ترمذی نے یہ بات بیان کی ہے: امام محمد (یعنی امام بخاری) فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' کسی سے بھی سماع نہیں کیا ہے' صرف ایک روایت ہے' جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اُن صاحب نے یہ بات بتائی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں ''مطلب'' کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے' سماع کا علم نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' یا شاید سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' امام ابو حاتم فرماتے ہیں: مطلب نے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ راوی ہے' مجھے یہ امید ہے کہ اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا' اگر تو مطلب نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے' تو پھر اس کی سند متصل ہوگی' ورنہ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جانے والے قاصد کا نام بیان نہیں کیا گیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1251 - وَعَنْ وَاصِل بن الْحطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد قلت لي اِن خيرا لَك اَن لَا تسْاَل اَحَدًا مِنَ النَّاس شَيْئًا

قَالَ اِنَّمَا ذَاك اَن تسْاَل . وَمَا آتاك اللّٰه من غير . مَسْاَلَة فَاِنَّمَا هُوَ رزق رزقكه الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت واصل بن حطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے' یہ کہ تم لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حکم اس صورت میں ہے' جب تم نے کچھ مانگنا ہو' لیکن جو چیز' اللہ تعالیٰ تمہیں مانگے بغیر عطا کردے' تو یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1252 - وَعَنْ خَالِدِ بْن عَلىّ الْجُهَنِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغه عَن اَخِيه مَعْرُوف من غير مَسْاَلَة وَلَا اِشراف نفس فليقبله وَلَا يردهُ فَاِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه عَزَّ

Marfat.com

وَجَلَّ اِلَيْهِ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت خالد بن علی جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر کوئی بھلائی ملے (یعنی رقم وغیرہ وصول ہو) تو اُسے اسکو قبول کر لینا چاہیے اور اسے واپس نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی طرف بھجوایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے نقل کر کے یہ فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1253 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتَاهُ اللّٰه شَيْئًا من هٰذَا الْمَال من غير اَن يسْاَله فليقبله فَاِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه اِلَيْهِ . وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس مال میں سے کچھ مانگے بغیر دیدے تو آدمی کو اسے قبول کر لینا چاہیے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بھجوایا ہے''۔

اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1254 - وَعَنْ عَابِد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عرض لَهُ من هٰذَا الرزق شَيْءٍ من غير مَسْاَلَة وَلَا اِشراف نفس فليتوسع بِهِ فِيْ رزقه فَاِن كَانَ غَنِيا فليوجهه اِلٰى من هُوَ اَحْوج اِلَيْهِ مِنْهُ . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد جيد قوي

قَالَ عبد اللّٰه بن اَحْمد بن حَنْبَل رَحِمَهُ اللّٰهُ سَاَلت اَبِيْ مَا الاستشراف قَالَ تَقول فِيْ نَفسك سيبعث اِلَيّ فَلَان سيصلني فَلَان

❀❀ حضرت عابد بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے سامنے اس رزق میں سے کوئی چیز مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر پیش کی جائے تو اسے اس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت اختیار کرنی چاہیے اگر آدمی خوشحال ہو تو پھر وہ اس مال کو اس شخص کو آگے دیدے جو اس مال کا اس سے زیادہ ضرورت مند ہو''۔ یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام احمد کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: ''استشراف'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ تم سوچو کہ عنقریب فلاں بھجوادے گا عنقریب فلاں شخص مجھے ملے گا (اور مجھے مال دے گا)۔

1255 - وَرُوِيَ عَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمُعْطِي من سَعَة بِاَفْضَل من الْاٰخِذ اِذا كَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''گنجائش رکھنے والا' دینے والا شخص' لینے والے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا' جبکہ لینے والا محتاج ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1256 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِیْ یُعْطِی بسعة باعظم اجرا من الَّذِیْ یقبل اِذَا کَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِی الضُّعَفَاء

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جس نے گنجائش ہونے کی وجہ سے کچھ دیا ہو' وہ اجر کے اعتبار سے اس شخص سے بڑھ کر نہیں ہے' جس نے اُسے لیا ہو' جبکہ وہ لینے والا محتاج ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے کتاب ''الضعفاء'' میں نقل کی ہے۔

ترهيب السَّائِل اَن يسْاَل بِوَجْه اللّٰه غير الْجنَّة وترهيب المسؤول بِوَجْه اللّٰه اَن يمْنَع

باب: اللہ کے نام پر' جنت کے علاوہ کچھ اور مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات

جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو' اس کے نہ دینے سے متعلق ترہیبی روایات

1257 - عَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه ثُمَّ منع سائله مَا لم یسْاَل هجرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِیْح اِلَّا شَیْخه یحیی بن عُثْمَان بن صَالح وَهُوَ ثِقَة وَفِیْه کَلَام هجرا بِضَم الْهَاء وَسُكُون الْجِیم اَی مَا لم یسْاَل أمرا قبیحا لَا یَلِیق

وَیحْتَمل اَنه اَرَادَ مَا لم یسْاَل سؤالا قبیحا بِکَلَام قَبِیح

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے' اور وہ شخص بھی معلون ہے' جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے' اور پھر وہ مانگنے والے کو کچھ نہ دے' جبکہ مانگنے والے نے کسی نامناسب چیز کو نہ مانگا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے ہیں' البتہ امام طبرانی کے استاد یحییٰ بن صالح کا معاملہ مختلف ہے' وہ ثقہ ہیں' لیکن ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

لفظ ''ہجر'' میں 'ہ' پر پیش ہے پھر 'ج' پر پیش ہے' یعنی جبکہ اس نے کوئی ایسی چیز نہ مانگی ہو' جو قبیح ہو اور مناسب نہ ہو' اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ آپ کی مراد یہ ہو: جبکہ اس نے قبیح کلام کے ذریعے' کوئی قبیح چیز نہ مانگی ہو''۔

1258 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فَاعیذوہ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوهُ وَمَنْ دعَاکُمْ فاجیبوہ وَمَنْ صنع اِلَیْکُمْ مَعْرُوفا فکافئوه فَاِن لم تجدوا مَا تکافئونه فَادعوا لَهُ حَتّٰی تروا اَنکُمْ قد کافأتموه

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اسے پناہ دے دو' جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے' اسے دیدو' جو شخص تمہیں دعوت پر بلائے اس کی دعوت کو قبول کرو' جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تم اسے اس کا بدلہ دو' اور اگر تمہیں' اس کا بدلہ دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' تو تم اس کے حق میں دعا کرو' اتنی دعا کرو کہ تمہیں محسوس ہو' کہ اب تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1259 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَة مولی رِفَاعَة عَن رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَمنع سائله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ ابوعبیدہ' جو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' انہوں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے' اور وہ شخص ملعون ہے' جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو' اور وہ مانگنے والے کو کچھ نہ دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1260 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أخبركُم بشر النَّاس رجل يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ آخر حَدِيْثٍ يَاْتِيْ فِي الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو' اور وہ کچھ بھی نہ دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جو ایک حدیث کا آخری حصہ ہے' جو جہاد سے متعلق باب میں' آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1261 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُم بشر الْبَرِيَّة قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ یسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا یُعْطی . رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث 1258: سنن أبي داود - كتاب الزكاة' باب عطية من سأل بالله - حديث: 1437 السنن للنسائي - كتاب الزكاة' من سأل بالله عز وجل - حديث: 2533 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' من سأل بالله - حديث: 2319 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2185 الأدب المفرد للبخاري - باب من صنع إليه معروف فليكافئه' حديث: 219

Marfat.com

''کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا گیا ہو اور وہ کچھ نہ دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

1262 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أحدثكُمْ عَن الْخضر قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ بَيْنَمَا هُوَ ذَات يَوْم يمشي فِيْ سوق بني اِسْرَائِيل أبصره رجل مكَاتب فَقَالَ تصدق عَلَيّ بَارك اللّٰه فِيك فَقَالَ الْخضر آمنت بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه من أمر يكون مَا عِنْدِي شَيْءٍ أعطيكه فَقَالَ الْمِسْكِين أَسأَلك بِوَجْه اللّٰه لما تَصَدَّقت عَلَيّ فَإِنِّي نظرت السماحة فِيْ وَجهك ورجوت الْبركَة عنْدك فَقَالَ الْخضر آمنت بِاللّٰهِ مَا عِنْدِي شَيْءٍ أعطيكه إِلَّا أَن تأخذني فتبيعني فَقَالَ الْمِسْكِين وَهل يَسْتَقِيم هٰذَا قَالَ نَعَم أَقُوْل لقد سَأَلتنِي بِأَمْر عَظِيم أما إِنِّي لَا أخيبك بِوَجْه رَبِّي بعني

قَالَ فقدمه إِلَى السُّوق فَبَاعَهُ بأربع مائة دِرْهَم فَمَكث عِنْد الْمُشْتَرِي زَمَانا لَا يَسْتَعْمِلهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ إِنَّمَا اشتريتني التمَاس خير عِنْدِي فأوصني بِعَمَل

قَالَ أكره أَن أشق عَلَيْك إِنَّك شيخ كَبِير ضَعِيف قَالَ لَيْسَ يشق عَلَيّ

قَالَ قُم فانقل هٰذِهِ الْحِجَارَة وَكَانَ لَا ينقلها دون سِتَّة نفر فِيْ يَوْم فَخرج الرجل لبَعض حَاجته ثمَّ انْصَرف وَقد نقل الْحِجَارَة فِيْ سَاعَة

قَالَ أَحْسَنت وأجملت وأطقت مَا لم أرك تُطِيقهُ

قَالَ ثمَّ عرض للرجل سفر فَقَالَ إِنِّي أحسبك أَمينا فاخلفني فِيْ أَهلِي وَمَالِي خلَافَة حَسَنَة

قَالَ وأوصني بِعَمَل

قَالَ إِنِّي أكره أَن أشق عَلَيْك قَالَ لَيْسَ يشق عَلَيّ

قَالَ فاضرب من اللَّبن لبيتي حَتّٰى أقدم عَلَيْك

قَالَ فَمر الرجل لسفره قَالَ فَرجع الرجل وَقد شيد بناءه قَالَ أَسأَلك بِوَجْه اللّٰه مَا سببك وَمَا أَمرك قَالَ سَأَلتنِي بِوَجْه اللّٰه وَوجه اللّٰه أوقعني فِيْ هٰذِهِ الْعُبُودِيَّة فَقَالَ الْخضر سأخبرك من أَنا أَنا الْخضر الَّذِي سَمِعت بِهِ سَأَلَنِي مِسْكين صَدَقَة فَلَمْ يكن عِنْدِي شَيْءٍ أُعْطِيه فَسَأَلَنِي بِوَجْه اللّٰه فأمكنته من رقبتي فباعني وأخبرك أَنه من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَرد سائله وَهُوَ يقدر وقف يَوْم الْقِيَامَة جلدَة وَلَا لحم لَهُ يتقعقع فَقَالَ الرجل آمنت بِاللّٰهِ شققت عَلَيْك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَلَمْ أعلم

قَالَ لَا بَأْس أَحْسَنت وأتقنت فَقَالَ الرجل بِأَبِي أَنْت وَأمي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احكم فِيْ أَهلِي بِمَا شِئْت أَو اختر فأخلي سَبِيلك

Marfat.com

قَالَ اَحَبَّ اَنْ تخلي سبيلي فاعبد رَبِّي فخلي سبيله فَقَالَ الْخضر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اوثقنی فِی الْعُبُودِيَّة ثُمَّ نجاني مِنْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَغَيْر الطَّبَرَانِيّ وَحسن بعض مَشَايِخنَا اِسْنَاده وَفِيْه بعد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تم لوگوں کو''خضر'' کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض : کی جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ وہ بنی اسرائیل کے بازار میں پیدل چلتے ہوئے جارہے تھے' ایک مکاتب غلام نے انہیں دیکھا اور بولا: آپ مجھے صدقہ کے طور پر کچھ دیجئے! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت نصیب کرے گا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں' اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے' وہی ہوتا ہے' میرے پاس تو تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے' اس نے کہا: میں ایک مسکین آدمی ہوں' اور آپ سے اللہ کے نام پر مانگا ہے' کہ آپ مجھے صدقے کے طور پر کچھ دیجئے' کیونکہ میں نے آپ کے چہرہ پر مہربانی کے آثار دیکھے ہیں' اور میں آپ کے پاس سے برکت کی امید رکھتا ہوں کہ (آپ مجھے کچھ دیدیں گے) تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں' میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جو میں تمہیں دوں' البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم مجھے پکڑو اور مجھے فروخت کردو' اس مسکین نے کہا: کیا یہ ٹھیک ہوگا؟ حضرت خضر نے کہا: جی ہاں! میں یہ سوچتا ہوں کہ تم نے ایک عظیم ذات کے حوالے سے مجھ سے مانگا ہے' تو میں اپنے پروردگار کے نام پر تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کروں گا' تم مجھے فروخت کردو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص انہیں لے کر بازار گیا' اور چار درہم کے عوض میں' انہیں فروخت کردیا' وہ ایک طویل عرصہ تک خریدار کے پاس رہے' اس خریدار نے ان سے کوئی کام نہیں لیا' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم نے مجھے اس لئے خریدا ہے' تاکہ میرے پاس سے کوئی بھلائی حاصل کرو' تو تم مجھے کوئی کام کرنے کا کہو' اس نے کہا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں آپ کو کسی مشقت کا شکار کروں' آپ بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: پھر اٹھیں اور اس پتھر کو منتقل کردیں' حالانکہ وہ ایسا پتھر تھا' جسے چھ آدمی مل کر ایک دن میں دوسری جگہ منتقل کرسکتے تھے' وہ شخص کسی کام سے گیا' جب وہ واپس آیا تو اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام ایک گھڑی میں اسے دوسری جگہ منتقل کرچکے تھے' اس شخص نے کہا: آپ نے اچھا اور عمدہ کام کیا ہے' اور ایسی طاقت کا اظہار کیا ہے' جو میں نہیں سمجھتا تھا کہ آپ میں اتنی طاقت ہوگی' پھر اس شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہوا تو اس نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک امین آدمی ہیں' تو آپ میری غیر موجودگی میں' میرے گھر والوں اور میرے مال کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کیجئے گا' تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم مجھے کوئی کام کرنے کا بھی کہہ دو! اس نے کہا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں آپ کو کسی مشقت کا شکار کروں' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: پھر آپ میرے گھر کے لئے اینٹیں بناتے رہیں' جب تک میں واپس نہیں آجاتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ شخص سفر پر چلا گیا' جب وہ شخص واپس آیا' تو حضرت خضر علیہ السلام عمارت تعمیر کرچکے تھے' اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کے نام پر یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے' اور آپ کا معاملہ کیا ہے؟ (یعنی آپ کون ہیں' اور اتنا کام کیسے کرلیا ہے؟) تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم نے مجھ سے' اللہ کے نام پر یہ سوال کیا ہے' حالانکہ اللہ کے نام نے ہی مجھے اس طرح غلام بنایا ہے' پھر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں تمہیں بتاتا ہوں' میں وہ خضر ہوں' جس کے بارے میں تم نے سن رکھا ہوگا' ایک مسکین

Marfat.com

نے مجھ سے صدقہ کرنے کیلئے کہا' میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی' جو میں اسے دیتا' اس نے مجھ سے اللہ کے نام پر مانگا تھا' تو میں نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا' تو اس نے مجھے فروخت کر دیا' میں تمہیں یہ بات بتاتا ہوں' جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے اور جو مانگنے والے کو (کچھ دیے بغیر) لوٹا دے' حالانکہ وہ دینے کی قدرت رکھتا ہو' تو قیامت کے دن اسے ایسی حالت میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس کے جسم پر صرف کھال ہوگی' گوشت نہیں ہوگا اور وہ حرکت کر رہا ہوگا' تو اس شخص نے کہا: میں اللہ پر ایمان لایا' اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو مشقت کا شکار کیا' لیکن لاعلمی میں کیا' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے' تم نے اچھا کیا اور مجھ پر بھروسہ بھی کیا' اس شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ میرے گھر والوں کے بارے میں مجھے جو چاہیں حکم دیں' یا پھر اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم میرا راستہ چھوڑ دو' تاکہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں' تو اس شخص نے انہیں چھوڑ دیا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے غلام بنا کر پابند کروایا' اور پھر مجھے اس چیز سے نجات دے دی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام طبرانی کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' لیکن یہ بعید از امکان ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ الصَّدَقَة والحث عَلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ جهد الْمقل وَمَنْ تصدق بِمَا لَا يجب

باب: صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز اس کی ترغیب دینا اور جس شخص کے پاس مال کم ہو' اُس کا (صدقہ کرنا) اور جو شخص کوئی ایسا صدقہ کرے' جو لازم نہ ہو' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

1263 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تصدق بعدل تَمْرَة من كسب طيب وَلَا يقبل الله اِلَّا الطّيب فَإِن الله يقبلهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبّيهَا لصَاحِبهَا كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ فلوه حَتّٰى تكون مثل الْجَبَل . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حلال کمائی میں سے ایک کھجور جتنی چیز صدقہ کرے گا' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے' اور پھر اس (صدقہ) کرنے والے کے لئے اُسے بڑھاتا رہتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ (وہ کھجور' جو صدقہ کے طور پر دی گئی تھی) وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نسائی' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1264 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اِن الْعَبْد اِذا تصدق من طيب تقبلهَا الله مِنْهُ وَاَخذهَا بِيَمِينِهِ فرباها كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ مهره اَوْ فَصِيله وَاِن الرجل ليتصدق باللقمة فتربو فِیْ يَد الله اَوْ قَالَ فِیْ كف الله حَتّٰى تكون

Marfat.com

مثل الْجَبَل فتصدقوا

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کوئی بندہ' پاکیزہ چیز میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اسے قبول کرتا ہے' اسے اپنے دست قدرت میں لے کر اسے پالنا پوسنا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' آدمی ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے' تو تم لوگ صدقہ کیا کرو''۔

1265 - وَفِىْ رِوَايَةٍ صَحِيْحَة لِلتِّرْمِذِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله يقبل الصَّدَقَة ويأخذها بِيَمِينِهِ فيربيها لاحدكم كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ مهره حَتّٰى اِن اللُّقْمَة لتصير مثل اُحَد وتصديق ذٰلِكَ فِىْ كتاب اللّٰه (ألم يعلمُوا اَن الله هُوَ يقبل التَّوْبَة عَن عباده وَيَاْخُذ الصَّدقَات) التوبة ويمحق الله الرِّبَا ويربى الصَّدقَات البقرة . وَرَوَاهُ مَالك بنَحْوِ رِوَايَةِ التِّرْمِذِىّ هٰذِهٖ عَنْ سَعِيْدِ بن يسَار مُرْسلا لم يذكر اَبَا هُرَيْرَة

❀❀ امام ترمذی کی ایک ''صحیح'' روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ قبول کرتا ہے' اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے' اور پھر اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ ایک لقمہ اُحد پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے''

اس کی تصدیق' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''کیا وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے' اور صدقات وصول کرتا ہے''

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے' اور صدقات کو بڑھاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے' انہوں نے اسے سعید بن یسار کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

1266 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله ليربى لاحدكم التمرة واللقمة كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ فلوه اَوْ فَصِيله حَتّٰى تكون مثل أحد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ الفلو بِفَتْح الْفَاء وَضم اللَّام وَتَشْديد الْوَاو هُوَ الْمهر اَوَّل مَا يُولد . والفصيل ولد النَّاقة اِلٰى اَن يفصل عَن أمه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی شخص کی' ایک کھجور' یا ایک لقمے کو بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ' یا ایک کھجور) اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ

Marfat.com

ہیں۔

لفظ "الفلو" میں 'ف' پر 'زبر' ہے 'ل' پر 'پیش' ہے اور 'و' پر 'شد' ہے اس سے مراد جانور کے ہاں پیدا ہونے والا پہلا بچہ ہے۔

لفظ "الفصیل" سے مراد اونٹنی کا وہ بچہ ہے جو دودھ چھڑانے تک کی عمر کا ہو۔

1267 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَرزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبد لیتصدق بالکسرة تربو عِند اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی تکون مثل أحد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بندہ ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1268 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لیدخل باللقمة الْخبز وقبضة التَّمر وَمثله مِمَّا ینتفع بِهِ الْمِسْکِین ثَلَاثَة الْجَنَّة رب الْبَیْت الْاٰمِر بِهٖ وَالزَّوْجَة تصلحه وَالْخَادِم الَّذِیْ یناول الْمِسْکِین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لم ینس خدمنا . رَوَاهُ الْحَاکِم وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

القبضة بِفَتْح الْقَاف وَضمّهَا وَاِسْکَان الْبَاء وبالصاد الْمُهْملَة هُوَ مَا یتَنَاوَلهُ الْاٰخِذ برؤوس أنامله الثَّلَاث

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے یا مٹھی بھر کھجوروں یا اس کی مانند کوئی اور چیز جس کے ذریعے کسی مسکین کو نفع حاصل ہوا ہو ان کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے گھر کے مالک کو جس نے اس کے بارے میں حکم دیا ہو اس کی بیوی کو جس نے اسے تیار کیا ہو اور اس خادم کو جو وہ چیز مسکین کو پکڑاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہمارے خادموں کو بھی نہیں بھولتا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ روایت مکمل طور پر آگے چل کر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ "القبضة" میں 'ق' پر 'زبر' ہے اور اس پر 'پیش' بھی پڑھی گئی ہے 'ب' ساکن ہے اور اس کے بعد 'ض' ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جسے کوئی پکڑنے والا تین انگلیوں کی پوروں کی مدد سے پکڑ سکے۔

1269 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا زَاد اللّٰه عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد لله اِلَّا رَفعه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَرَوَاهُ مَالك مُرْسلا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے

Marfat.com

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1270 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یرفعهُ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا مد عبد یَده بِصَدَقَة اِلَّا القیت فِیْ یَد اللّٰه قبل اَن تقع فِیْ یَد السَّائِل وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة لَهٗ عَنْهَا غنی اِلَّا فتح اللّٰه لَهٗ بَاب فقر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی' اور جب کوئی بندہ صدقہ کرنے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے' تو مانگنے والے کے ہاتھ میں جانے سے پہلے' وہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتی ہے' اور جب بھی کوئی بندہ' خوشحال ہونے کے باوجود' مانگنے کا دروازہ اپنے لئے کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1271 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس تُوبُوا اِلَی اللّٰه قبل اَن تَمُوتُوا وَبَادرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشغلُوا وصلوا الَّذِیْ بَیْنکُم وَبَین ربکُم بِکَثْرَة ذکرکُم لَهٗ وَکَثْرَة الصَّدَقَة فِی السِّرّ وَالْعَلَانِیَة تُرْزَقُوا وَتنصرُوا وَتجبرُوا

رَوَاهُ ابْن مَاجه فِیْ حَدِیْثٍ تقدم فِی الْجُمُعَة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو' اس سے پہلے کہ تم مرجاؤ' اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرو' اس سے پہلے کہ تم مشغول ہوجاؤ' اور اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان بکثرت ذکر کرکے تعلق قائم کرو' اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مضبوط کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے جمعہ سے متعلق باب میں گزرچکی ہے۔

1272 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنهم ذَبحُوا شَاة فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِی مِنهَا قَالَت مَا بَقِی مِنهَا اِلَّا کتفها . قَالَ بَقِی کلهَا غیر کتفها

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَمَعْنَاهُ اَنهم تصدقوا بهَا اِلَّا کتفها

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے: ان لوگوں نے ایک بکری ذبح کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس میں سے کتنا حصہ باقی بچا ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس میں سے صرف اس کا کندھا باقی بچا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے کندھے کے علاوہ باقی سب حصہ باقی بچا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

Marfat.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن لوگوں نے اس بکری کا سارا گوشت صدقہ کر دیا تھا' صرف اس کا کندھا صدقہ نہیں کیا تھا۔

1273 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ العَبْد مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهُ من مَاله ثَلَاث مَا أكل فأفنی اَوْ لبس فأبلی اَوْ أعْطی فاقتنی مَا سوی ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتارکه للنَّاس رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے: میرا مال اور میرا مال' حالانکہ اس کے مال میں سے' اُس کے حصے میں سے صرف تین چیزیں آتی ہیں' وہ چیز جسے وہ کھا کر فنا کر دے' یا پہن کر پرانا کر دے' اور وہ جو (اللہ کی راہ میں) دے کر محفوظ کر لے' اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے' وہ رخصت ہونے والا ہے' جسے آدمی لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1274 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ مَال وَارثه اَحَبَّ اِلَیْهِ من مَاله قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحَد اِلَّا مَاله اَحَبَّ اِلَیْهِ

قَالَ فَاِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارثه مَا أخر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کون شخص ایسا ہے؟ جس کے وارث کا مال' اس کے نزدیک اس کے اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے' ہر ایک کو اپنا ہی مال پسندیدہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے' جسے وہ (اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے) آگے بھیج دے' اور جسے وہ چھوڑ جائے' وہ اس کے وارث کا مال ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1275 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا رجل فِیْ فلاة من الْاَرْض فَسمع صَوْتا فِیْ سَحَابَة اسْقِ حدیقة فلَان فَتنحّی ذٰلِكَ السَّحَاب فأفرغ مَاءَهُ فِیْ حرّة فَاِذَا شرجة من تِلْكَ الشراج قد استوعبت ذٰلِكَ المَاء کُله فتتبع المَاء فَاِذَا رجل قَائِم فِیْ حدیقة یحول المَاء بمسحاته فَقَالَ لَهُ یَا عبد اللّٰه مَا اسْمك قَالَ فلَان للاسم الَّذِیْ سمع فِی السحابة فَقَالَ لَهُ یَا عبد اللّٰه لم سَاَلتنِیْ عَن اسْمِی قَالَ سَمِعت فِی السَّحَاب الَّذِیْ هٰذَا مَاؤُهُ یَقُوْلُ اسْقِ حدیقة فلَان لاسمك فَمَا تَصْنَع فِیْهَا قَالَ أما اِذْ

حدیث1273: صحیح مسلم - کتاب الزهد والرقائق' حدیث: 5371صحیح ابن حبان - کتاب الزکاة' باب ما جاء فی الحرص وما یتعلق به - ذکر الإخبار عما یخلف المرء بعده من ماله' حدیث: 3303السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الجنائز' باب ما ینبغی لکل مسلم أن یستعمله من قصر الأمل والاستعداد - حدیث: 6128مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 8632شعب الإیمان للبیهقی - التحریض علی صدقة التطوع' حدیث: 3177

حدیث1274: صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب ما قدم من ماله فهو له - حدیث: 6086السنن للنسائی - کتاب الوصایا' الکراهیة فی تأخیر الوصیة - حدیث: 3574السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الوصایا' الکراهیة فی تأخیر الوصیة - حدیث: 6247مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه - حدیث: 3518شعب الإیمان للبیهقی - التحریض علی صدقة التطوع' حدیث: 3175الأدب المفرد للبخاری - باب من مات له سقط' حدیث: 154

Marfat.com

قلت هٰذَا فَإِنِّىْ أنظر إِلٰى مَا يخرج مِنْهَا فأتصدق بِثُلُثِهٖ و آكل أنا وعيالي ثلثه وأرد ثلثه

رَوَاهُ مُسْلِم ۔ الحديقة الْبُسْتَان إِذا كَانَ عَلَيْهِ حَائِط

الْحرَّة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الرَّاء الْأَرْض الَّتِىْ بهَا حِجَارَة سود

والشرجة بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَإِسْكَان الرَّاء بعْدهَا جِيم وتاء تَأْنِيث مسيل المَاء إِلَى الْأَرْض السهلة

والمسحاة بِالسِّين والحاء الْمُهْملَتَيْنِ هِيَ المجرفة من الْحَدِيْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''ایک مرتبہ ایک شخص بے آب وگیاہ زمین پر چلتا ہوا جارہا تھا' اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو تو وہ بادل ایک طرف چل پڑا' اس نے سارا پانی ایک پتھریلی جگہ پر بہادیا' وہاں سے ایک نالی نکل رہی تھی' وہ سارا پانی اس نالی کے اندر آ گیا' وہ شخص اس پانی کے پیچھے چلتا رہا' تو وہاں ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا پھاوڑے کے ذریعے پانی کا راستہ بنا رہا تھا' اس شخص نے اس دوسرے شخص سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ دوسرے شخص نے نام بتایا' تو یہ وہی نام تھا' جو اس نے بادل میں سنا تھا' اس نے دریافت کیا: اے اللہ! کے بندے! تم نے مجھ سے میرا نام کیوں دریافت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جس بادل میں سے یہ پانی برسا ہے' میں نے اس میں یہ سنا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا تھا: فلاں کے باغ کو سیراب کرو' اس نے تمہارا نام لیا تھا' تو تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اب تم نے یہ بات بتادی ہے' تو پھر میں بتاتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی پیداوار ہوتی ہے' میں اس کے ایک تہائی حصے کو صدقہ کردیتا ہوں' ایک تہائی حصہ' میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں' اور ایک تہائی حصہ دوبارہ اس پر لگا دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ لفظ ''الحديقة'' کا مطلب ایسا باغ' جس کی چاردیواری موجود ہو۔

لفظ ''الحرة'' میں 'ح' پر' زبر' ہے' اور'ر' پر شد ہے' اس سے مراد وہ زمین ہے' جہاں سیاہ پتھر موجود ہو (یعنی پتھریلی سرزمین)

''الشرجة'' میں 'ش' پر' زبر' ہے' 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ج' ہے' پھر اس کے بعد تائے تانیث ہے' اس سے مراد پانی کی ایسی نالی ہے' جو نرم زمین کی طرف جاتی ہے۔

''المسحاة'' میں 'س' ہے' اور 'ح' ہے' اس سے مراد لوہے کا بنا ہوا پھاوڑا ہے۔

1276 - وَعَنْ عدی بن حَاتِم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْكُم من أحَد إِلَّا سيكلمه اللّٰه لَيْسَ بَيْنه وَبَيْنه ترجمان فَينْظر أيمن مِنْهُ فَلَا يرى إِلَّا مَا قدم فَينْظر أشأم مِنْهُ فَلَا يرى إِلَّا مَا قدم فَينْظر بَيْن يَدَيْهِ فَلَا يرى إِلَّا النَّار تِلْقَاء وَجهه فَاتَّقُوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أن يسْتَتر مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَلْيفْعَل ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ عنقریب' اللہ تعالیٰ یوں کلام کرے گا' کہ اُس شخص کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا' آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے وہ چیز دکھائی دے گی (جو اس نے اللہ کی راہ میں صدقہ کرکے) آگے بھیجی تھی

Marfat.com

پھر وہ بائیں طرف دیکھے گا' تو اسے صرف وہ چیز نظر آئے گی' جو اس نے آگے بھیجی تھی' پھر وہ سامنے دیکھے گا' تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی' جو اس کے بالکل سامنے ہوگی' تو تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کرو''۔

(یعنی نصف کھجور کے ذریعے کرو) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم میں سے جو شخص جہنم سے بچ سکتا ہو' وہ ایسا کرے' خواہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1277 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیق اَحَدُکُمْ وَجهه النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر شخص کو' اپنے چہرے کو آگ سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے' خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کرے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1278 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَة استتری مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَاِنَّهَا تسد من الجائع مسدها من الشبعان . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عائشہ! جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' کیونکہ یہ بھوکے کی بھی اتنی ضرورت پوری کرتی ہے جتنی سیر شخص کی ضرورت پوری کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1279 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی اَعْوَاد الْمِنبَر یَقُوْلُ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَاِنَّهَا تقیم العوج وتدفع میتَة السوء وَتَقَع من الجائع موقعها من الشبعان . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَقد رُوِیَ هٰذَا الحَدِیْثِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَة وَاَبِیْ اُمَامَةَ والنعمان بن بشیر وَغَیْرِهِمْ من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کی لکڑیوں پر (تشریف فرما ہو کر) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جہنم سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' کیونکہ یہ ٹیڑھے کو درست کرتی ہے' بری موت کو پرے کرتی ہے' اور بھوکے کی وہی ضرورت پوری کرتی ہے' جو سیر کی ضرورت پوری کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہے۔

1280 - وَعَنْ جابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لکعب بن عجرَة یَا

Marfat.com

كَعْب بن عجْرَة الصَّلَاة قرْبَان وَالصِّيَام جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فبائع نَفسه فموثق رقبته ومبتاع نَفسه فِيْ عتق رقبته . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت جابر رٹی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت کعب بن عجرہ رٹی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے اور روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالتوں میں ہوتے ہیں یا تو آدمی اپنے آپ کا سودا کر کے خود کو غلام بنوالیتا ہے یا اپنے آپ کو خرید کر آزاد کروالیتا ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1281 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَعْب بن عجْرَة اِنَّهُ لَا يدْخل الْجَنَّة لحم وَدم نبتا على سحت النَّار اَوْلَى بِهِ

يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فغاد فِيْ فكاك نَفسه فمعتقها وغاد فموبقها . يَا كَعْب بن عجْرَة الصَّلَاة قرْبَان وَالصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يذهب الجليد على الصَّفَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رٹی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کعب عجرہ! جنت میں ایسا گوشت اور خون داخل نہیں ہوں گے جن کی نشو ونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو یہ جہنم کے زیادہ لائق ہوں گے اے کعب بن عجرہ! لوگ نکلتے ہیں تو ان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک شخص اپنے آپ کو چھڑواتا ہے اور آزاد کروالیتا ہے اور ایک شخص خود کو غلام بنوالیتا ہے اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جس طرح کوئی سخت چیز ڈھلوان سے گر جاتی ہے۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1282 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَذكر الحَدِيْثِ اِلَى اَن قَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ يَعْنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على اَبْوَاب الْخَيْر

قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي الصمت وَهُوَ عِنْد ابْن حبَان من حَدِيْثِ جَابر فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ فِيْ كتاب الْقَضَاء اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رٹی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں وہ آگے چل کر بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ آگے چل کر خاموشی سے متعلق باب میں مکمل

Marfat.com

روایت کے طور پر آئے گی' یہ روایت امام ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ روایت قضا سے متعلق باب میں' آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1283 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّدَقَة لتطفيء غضب الرب وتدفع ميتة السوء

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وروى ابْن الْمُبَارك فِيْ كتاب الْبر شطره الْآخير وَلَفظِهٖ اِن اللّٰه ليدرأ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِيْنَ بَابا من ميتَة السوء

يدرَأ بِالدَّال الْمُهْملَة اَى يدْفع وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور بری موت کو پرے کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' عبداللہ بن مبارک نے اس روایت کا آخری نصف حصہ ''کتاب البر'' میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کی وجہ سے' بری موت کے ستر دروازے پرے کر دیتا ہے''۔

لفظ ''یدرأ'' میں 'ذ' ہے' اس سے مراد ''یدفع'' یعنی پرے کرنا' یہ وزن اور معنیٰ دونوں کے اعتبار سے اس سے مناسبت رکھتا ہے۔

1284 - وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَة الْاَنْمَارِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث أقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نَحْوَهَا وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه . قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لأربعة نفر عبد رزقه اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِي فِيْهِ ربه ويصل فِيْهِ رَحمَه وَيعلم لله فِيْهِ حَقًا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمنَازل وَعبد رزقه اللّٰه علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لى مَالا لعملت بِعَمَل فَلَان فَهُوَ بنيته فأجرهما سَوَاء وَعبد رزقه اللّٰه مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِيْ مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِي فِيْهِ ربه وَلَا يصل فِيْهِ رَحمَه وَلَا يعلم لله فِيْهِ حَقًا فَهٰذَا بأخبث الْمنَازل وَعبد لم يرزقه اللّٰه مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لى مَالا لعملت فِيْهِ بِعَمَل فَلَان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین باتیں ہیں' جن کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں' میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم لوگ اسے یاد کرلو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا' اور جب کسی بندے کے ساتھ زیادتی ہو' اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جب بھی کوئی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے (یہ یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم لوگ اسے یاد کرلو!

Marfat.com

آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: دنیا چارقسم کے لوگوں کے لئے ہے' ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو'اور وہ اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو'اور اس کے بارے میں صلہ رحمی سے کام لیتا ہو'اور وہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق سے واقف ہو' تو یہ مرتبے کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت والا ہوگا' ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو' لیکن اسے مال عطا نہ کیا ہو'اور وہ سچی نیت کے ساتھ یہ سوچتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا' تو میں بھی اس کے ذریعے وہی کام کرتا' جو فلاں شخص کرتا ہے' تو اس شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا'اور ان دونوں کا اجر برابر ہوگا' ایک وہ بندہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' لیکن اسے علم عطا نہ کیا ہو' تو وہ لاعلمی کی وجہ سے' اپنے مال کو ضائع کرتا ہو'اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے نہ ڈرتا ہو'اور صلہ رحمی نہ کرتا ہو' اس مال کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کے حق سے ناواقف ہو' تو یہ سب سے زیادہ بری جگہ پر ہوگا'اور ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو'اور نہ علم عطا کیا ہو'اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا' تو میں بھی اس میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (یعنی اسے ناحق خرچ کرتا) تو ایسے شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا'اور ان دونوں کا گناہ برابر ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1285 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْبَخِيل والمتصدق كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جنتان من حَدِيْد قد اضطرت اَيْدِيهِمَا اِلٰى ثديهما وتراقيهما فَجعل الْمُتَصَدِّق كلما تصدق بِصَدَقَة انبسطت عَنهُ حَتّٰى تغشى أنامله وَتَعْفُو اَثَره وَجعل الْبَخِيل كلما هم بِصَدَقَة قلصت وَأخذت كل حَلقَة بمكانها

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة فَاَنا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاُصْبُعَيْهِ هٰكَذَا فِيْ جيبه يوسعها وَلَا تتوسع . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَلَفظِه مثل الْمُنفق الْمُتَصَدِّق والبخيل كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جبتان اَوْ جنتان من حَدِيْد من لدن ثديهما اِلٰى تراقيهما فَإِذَا اَرَادَ الْمُنفق اَن ينْفق اتسعت عَلَيْهِ الدرْع اَوْ مرت حَتّٰى تجن بنانه وَتَعْفُو اَثَره فَإِذَا اَرَادَ الْبَخِيل اَن ينْفق قلصت ولزمت كل حَلقَة موضعهَا حَتّٰى أخذت بترقوته اَوْ برقَبَتِهِ

يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أشهد انه رأى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوسعها وَلَا تتسع

الْجُنَّة بِضَم الْجِيم وَتَشْدِيد النُّوْن كل مَا وقى الْإِنْسَان ويضاف اِلٰى مَا يكون مِنْهُ

التراقى جمع ترقوة بِفَتْح التَّاء وَضمّهَا لحن وَهُوَ الْعظم الَّذِيْ يكون بَيْن ثغرة نحر الْإِنْسَان وعاتقه

وقلصت بِفَتْح الْقَاف وَاللَّام اَى انجمعت وتشمرت وَهُوَ ضد استرخت وانبسطت

والجيب هُوَ الْخرق الَّذِيْ يخرج الْإِنْسَان مِنْهُ رَأسه فِي الثَّوْب وَنَحْوَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کنجوس شخص اور صدقہ کرنے والے شخص کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ان کی مثال' دو ایسے آدمیوں کی مانند ہے' جن کے جسم پر لوہے کی زرہ موجود ہوتی ہے' وہ زرہ اُن کے بازوں سے لے

Marfat.com

کر اُن کی گردن تک ہوتی ہے صدقہ کرنے والا شخص جب بھی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو اسے کشادگی نصیب ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ زرہ (کھلی ہوکر نیچے گر جاتی ہے) اور اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشان قدم کو چھپا لیتی ہے جبکہ کنجوس شخص جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اور سخت ہوتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر مضبوط ہو جاتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنے گریبان میں اس طرح اشارہ کیا کہ وہ شخص اسے کھلا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلی نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''صدقہ کر کے خرچ کرنے والے شخص اور کنجوسی کرنے والے شخص کی مثال دو ایسے آدمیوں کی مانند ہے جن کے جسم پر لوہے کی بنی ہوئی دو جبے یا دو زرہیں ہوتی ہیں جو ان کے سینے سے لے کر اُن کی گردن تک ہوتی ہیں جب خرچ کرنے والا شخص خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے اور نیچے گر جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں اور قدموں کے نشانات کو چھپا لیتی ہے اور کنجوس شخص جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اور تنگ ہوتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (زرہ) اس کی گردن یا اس کے حلق کو پکڑ لیتی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اشارہ کر کے دکھایا کہ وہ شخص اسے کشادہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی''۔

''الجنة'' میں 'ج' پر پیش ہے اور 'ن' پر شد ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے آدمی خود کو محفوظ کرتا ہے اور اس کی نسبت اس چیز کی طرف کی گئی ہے جس سے یہ ہو (یعنی زرہ مراد ہے)۔

''التراقی'' یہ لفظ ''ترقوۃ'' کی جمع ہے جس میں 'ت' پر زبر ہے اور اس پر پیش پڑھنا غلطی ہے یہ وہ ہڈی ہے جو آدمی کی گردن کے درمیان سے لے کر اس کے کندھے تک کے درمیان میں ہوتی ہے۔

لفظ ''قلصت'' میں 'ق' اور 'ل' پر زبر ہے اس سے مراد جمع ہونا اور سمٹنا ہے یہ کھلے اور کشادہ ہونے کے متضاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

''الجیب'' اس سے مراد وہ حصہ ہے جہاں سے آدمی اپنے کپڑے میں سے میں اپنا سر باہر نکالتا ہے (یعنی گریبان)۔

1286 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ انه بلغه عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن مِسْكينا سَاَلهَا وَهِي صَائِمَة وَلَيْسَ فِيْ بَيتهَا اِلَّا رغيف فَقَالَت لمولاة لَهَا أعطيها اِيَّاه فَقَالَت لَيْسَ لَك مَا تفطرين عَلَيْهِ فَقَالَت أعطيها اِيَّاه قَالَت فَفعلت فَلَمَّا أمسينا أهْدى لَهَا اَهْل بَيت اَوْ اِنْسَان مَا كَانَ يهدى لَهَا شَاة و كفنها فدعتها عَائِشَة فَقَالَت كلي من هٰذَا خير من قرصك

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: اُن تک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: ایک مسکین نے ان سے کچھ کھانے کے لئے مانگا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا ان کے گھر میں اس وقت صرف روٹی تھی تو انہوں نے اپنی کنیز سے کہا: تم یہ اسے دیدو! اس کنیز نے کہا: آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے آپ افطاری کریں تو سیّدہ

Marfat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم یہ اس مسکین کو دے دو! اس کنیز نے ایسا ہی کیا' جب شام ہوئی' تو کسی گھر کے افراد نے' یا کسی شخص نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے کے طور پر' بکری کا گوشت بھیجا' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو بلوایا اور فرمایا: تم یہ کھاؤ! یہ کھانا' تمہاری روٹی سے زیادہ بہتر ہے (جو تم نے فقیر کو دی تھی)۔

1287 - قَالَ مَالك وَبَلَغَنِيْ اَن مِسْكينا استطعم عَائِشَة أم الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا وَبَيْن يَدَيهَا عِنَب فَقَالَت لاِنْسَان خُذ حَبَّة فأعطه اِيَّاهَا فَجعل ينظر اِلَيْهَا ويعجب فَقَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أتعجب كم ترى فِيْ هٰذِهِ الْحَبَّة من مِثْقَال ذرة ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا بلاغا بِغَيْر سَنَد

قَوْلِه و كفنها اَى مَا يَسْتُرهَا من طَعَام وَغَيْره

امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک مرتبہ ایک مسکین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کھانے کے لئے کچھ مانگا' اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے انگور رکھے ہوئے تھے' تو انہوں نے کسی شخص سے کہا: تم ایک دانہ لے کر وہ دانہ اس مسکین کو دے دو' تو اس شخص نے حیرانگی سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھنا شروع کیا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو؟ حالانکہ اس ایک دانے کے اندر ذرے کے وزن جتنے کتنے ہی حصے بن جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے ''مؤطا'' میں ''بلاغ'' کے طور پر نقل کی ہے' جو کسی سند کے بغیر ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''وکفنہا'' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس سے کھانے وغیرہ کو ڈھانپا جاتا ہے۔

1288 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد سَارِق فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد زَانِيَة فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على زَانِيَة . قَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على زَانِيَة لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد غَنِيْ فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على غَنِي

قَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق وزانية وغني فَأتى فَقِيْل لَهُ أما صدقتك على سَارِق فَلَعَلَّهُ اَن يستعف عَن سَرقته وَأما الزَّانِيَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَأما الْغَنِيّ فَلَعَلَّهُ اَن يعْتَبر فينفق مِمَّا أعطَاهُ الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَقَالا فِيْهِ فَأتى فَقِيْل لَهُ أما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذكر الحَدِيْث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص نے کہا: کہ میں کوئی چیز صدقہ کروں گا' پھر وہ صدقے کی چیز کو لے کر نکلا (اور لاعلمی میں) اس کو کسی چور کے ہاتھ میں رکھ دیا' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی چور کو صدقے کے طور پر کچھ دیا گیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے' اگرچہ (صدقہ کی چیز) چور کے پاس چلی گئی ہے' میں ضرور پھر صدقہ کروں گا' پھر وہ شخص صدقے کی چیز لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) وہ چیز زنا کرنے والی کسی عورت کے ہاتھ میں رکھ دی' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت

Marfat.com

کوصدقے کے طور پر کوئی چیز دے دی گئی ہے' اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے' اگرچہ (میری صدقہ کی ہوئی چیز) زنا کرنے والی عورت کو مل گئی ہے' میں (دوبارہ) ضرور کوئی چیز صدقہ کروں گا' وہ شخص صدقے کی چیز لے کر نکلا (اور لاعلمی میں) ایک خوشحال شخص کے ہاتھ پر رکھ دی' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات ایک خوشحال شخص کوصدقے کے طور پر کوئی چیز دے دی گئی' تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے (اگرچہ میری صدقہ کی ہوئی چیز) ایک چور' زنا کرنے والی عورت' اور خوشحال شخص کو مل گئی (تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس شخص سے کہا گیا: جہاں تک تمہارے اس صدقے کا تعلق ہے' جو چور کو دیا گیا' تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ چوری کرنے سے باز آ جائے' جہاں تک زنا کرنے والی عورت کا تعلق ہے' تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ زنا سے بچ گئی ہو' اور جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے' تو ہوسکتا ہے' اس نے عبرت حاصل کی ہو' اور اللہ تعالیٰ نے جو مال اسے عطا کیا ہے' وہ بھی اس میں سے خرچ کرنا شروع کر دے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس کے پاس ایک شخص آیا اس کو بتایا: تمہارا صدقہ قبول ہو گیا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1289 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل امرىء فِيْ ظلّ صدقته حَتّٰى يقْضى بَيْنَ النَّاس . قَالَ يزِيْد فَكَانَ اَبُو الْخَيْر مرْثَد لَا يخطئه يَوْم اِلَّا تصدق فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّلَو بكعكة اَوْ بصلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُّسْلِمٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) ہر شخص اس وقت تک' اپنے صدقہ کے سائے میں رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں جاتا''

یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوالخیر مرثد نامی راوی روزانہ کوئی نہ کوئی چیز' صدقہ کیا کرتے تھے' خواہ وہ روٹی یا پیاز ہی کیوں نہ ہو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' اس کو اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1290 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة اَيْضًا عَن يزِيْد بن اَبِيْ حبيب عَن مرْثَد بن اَبِيْ عبد اللّٰه الْيَزنِيْ اَنه كَانَ اَوّل اَهْل مصر يروح اِلَى الْمَسْجِد وَمَا رَاَيْته دَاخِلا الْمَسْجِد قطّ اِلَّا وَفِيْ كمه صَدَقَة اِمَّا فلوس وَاِمَّا خبز وَاِمَّا قمح . قَالَ حَتّٰى رُبمَا رَاَيْت البصل يحملهُ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا اَبَا الْخَيْر اِن هٰذَا ينتن ثِيَابك قَالَ فَيَقُوْلُ يَا ابْن اَبِيْ حبيب اما اِنِّيْ لم اجد فِي الْبَيْت شَيْئًا اتصدق بِهٖ غَيره اِنَّهٗ حَدثنِيْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظلّ الْمُؤْمِن يَوْم الْقِيَامَة صدقته

Marfat.com

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

یزید بن ابوحبیب نے مرثد بن ابوعبداللہ یزنی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، وہ مصر کے رہنے والے تھے، وہ سب سے پہلے مسجد جایا کرتے تھے، میں نے دیکھا کہ وہ جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو ان کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز ضرور ہوتی تھی، خواہ وہ روٹی ہو، یا گندم ہو، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کبھی انہوں نے پیاز بھی اٹھایا ہوتا تھا، میں نے کہا: اے ابوالخیر! یہ پیاز تو آپ کے کپڑے کو بدبودار کردے گا، تو انہوں نے فرمایا: اے ابن ابوحبیب! مجھے گھر میں صدقہ کرنے کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی تھی، اور ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن آدمی کا سایہ اُس کا صدقہ ہوگا''۔

1291 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّدَقَة لتطفىء عَن اَهلهَا ح الْقُبُور وَاِنَّمَا يستظل الْمُؤْمِن يَوْم الْقِيَامَة فِيْ ظلّ صدقته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ صدقہ کرنے والے سے قبر کی تپش کو ختم کردے گا اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے، اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

1292 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يروي عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اَنه يَقُوْلُ يَا ابْن آدم أفرغ من كنزك عِنْدِي وَلَا حرق وَلَا غرق وَلَا سرق أوفيكه أحوج مَا تكون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وَقد روينَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ اِن اللّٰه اِذا استودع شَيْئًا حفظه

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پروردگار فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تم اپنے خزانے (یعنی مال) کو میرے پاس رکھوا دو! پھر یہ نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا، اور نہ چوری ہوگا، اور یہ میں تمہیں پورا اُس وقت واپس کردوں گا، جب تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''مرسل'' ہے، ہم نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی چیز رکھوائی جاتی ہے، تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے''۔

1293 - وَرُوِيَ عَن مَيْمُونَة بنت سعد اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا عَن الصَّدَقَة فَقَالَ اِنَّهَا حجاب مِنَ النَّار لمن احتسبها يَبْتَغِي بهَا وَجه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صدقہ کرنے کے بارے میں ہمیں حکم بیان کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اس شخص کے لئے، جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے

Marfat.com

حصول کے لئے اسے کیا ہو"۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1294 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يخرج رجل شَيْئًا من الصَّدَقَة حَتّٰى يفك عَنْهَا لحيي سَبْعِيْنَ شَيْطَانا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَتردد فِيْ سَماع الْاَعْمَش من بُرَيْدَة وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ ذَر مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ قَالَ مَا خرجت صَدَقَة حَتّٰى يفك عَنْهَا لحيا سَبْعِيْنَ شَيْطَانا كلهم ينْهَى عَنْهَا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی شخص صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز اس وقت تک نہیں نکالتا' جب تک وہ اس چیز کو 70 شیاطین کے جبڑوں میں سے نہیں کھینچتا"۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں اسے روایت کیا ہے' انہوں نے اعمش کے' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بیہقی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"صدقہ اُس وقت تک نہیں نکالا جاتا' جب تک اسے "ستر" شیاطین کے جبڑوں سے نہیں کھینچا جاتا' وہ سب اُسے روک رہے ہوتے ہیں"۔

1295 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَة اكثر الْاَنْصَار بِالْمَدِيْنَةِ مَالا من نخل وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِه اِلَيْهِ بيرحاء وَكَانَت مُسْتَقْبلَة الْمَسْجد وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخلهَا وَيشْرب من مَاء فِيْهَا طيب ـ قَالَ أنس فَلَمَّا نزلت هٰذِهِ الْاٰيَة (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) آل عمران

قَامَ اَبُوْ طَلْحَة اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) وَاِن اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بيرحاء وَاِنَّهَا صَدَقَة اَرْجُو برهَا وَذُخرهَا عِنْد اللّٰه فضعها يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰه

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخ ذٰلِكَ مَال رابح ذٰلِكَ مَال رابح

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا بيرحاء بِكَسْر الْبَاء وَفتحهَا ممدودا اسْم لحديقة نخل كَانَت لِاَبِيْ طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ بعض مَشَايِخنَا صَوَابه بيرحى بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء مَقْصُوْرا وَاِنَّمَا صحفه النَّاس

وَقَوله رابح رُوِيَ بِالْبَاء الْمُوَحدَة وبالياء الْمُثَنَّاة تَحت

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات

Marfat.com

تھے اور ان کے نزدیک اُن کے تمام اموال میں' سب سے زیادہ پسندیدہ ''بیرحاء'' نام کا باغ تھا' جو مسجد کے بالکل مدمقابل تھا' نبی اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے' جسے تم پسند کرتے ہو''۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے' جسے تم پسند کرتے ہو''

تو میرے اموال میں سے' میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ''بیرحاء'' ہے' یہ صدقہ ہے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں' یارسول اللہ! آپ جہاں مناسب سمجھیں' اسے استعمال کریں' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت عمدہ' یہ نفع بخش مال ہے' یہ نفع بخش مال ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''بیرحاء'' میں 'ب' پر 'زیر' ہے' اور اس پر 'زبر' بھی پڑھی گئی ہے' اس کے بعد 'اسم ممدود' ہے' یہ کھجوروں کے ایک باغ کا نام ہے جو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا' ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات نقل کی ہے: اس کا درست تلفظ یہ ہے کہ ''بیرحیٰ'' یعنی 'ب' پر 'زبر' ہے' اور اس کے بعد 'ر' ہے' اور پھر اس میں ''اسم مکسور'' ہے' لوگوں نے اس کو غلط نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''رائح'' اسے 'ب' کے ساتھ اور 'ی' کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

1296 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقول فِی الصَّلَاة قَالَ تَمام الْعَمَل
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترکت أفضل عمل فِیْ نَفسِی اَوْ خَیره قَالَ مَا هُوَ قلت الصَّوْم
قَالَ خیر وَلَیْسَ هُنَاكَ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأی الصَّدَقَة وَذکر کلمة
قلت فَإِن لم أقدر قَالَ بِفضل طَعَامك
قلت فَإِن لم أفعل قَالَ بشق تَمْرَة
قلت فَإِن لم أفعل قَالَ بِكَلِمَة طيبَة
قلت فَإِن لم أفعل قَالَ دع النَّاس من الشَّرّ فَإِنَّهَا صَدَقَة تصدق بهَا على نَفسك
قلت فَإِن لم أفعل قَالَ تُرِیدُ اَن لَا تدع فِیك من الْخَیر شَیْئًا
رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ أطول مِنْهُ بِنَحْوِهٖ وَالْحَاكِم وَیَاْتِیْ لَفظه اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مکمل عمل ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک اور عمل کا ذکر نہیں کیا' جو میرے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سب سے زیادہ بہتر ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ میں نے عرض کی: روزہ' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی بہتر ہے' لیکن یہاں اس کی بات نہیں ہو رہی' میں نے عرض کی: یارسول

Marfat.com

اللہ! کون سا صدقہ (زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کے بعد راوی نے ایک کلمہ ذکر کیا تھا) میں نے عرض کی: اگر میں اس کی قدرت نہ رکھوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اضافی کھانا دے دو میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نصف کھجور دیدو! میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ بات کہہ دو! میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنے آپ پر کرو گے میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے اندر کوئی بھی بھلائی نہ رہنے دو؟''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر اور اس کی مانند نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور وہ روایت آگے آئے گی۔

1297 - وروى الْبَيْهَقِيّ وَلَفْظه فِي اِحْدَى رواياته قَالَ سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُنجي العَبْد مِنَ النَّار قَالَ الْإِيمَان بِاللّٰه

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَعَ الْإِيمَان عمل قَالَ اَن ترضخ مِمَّا خولك اللّٰه وترضخ مِمَّا رزقك الله

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِن كَانَ فَقِيرا لَا يجد مَا يرْضخ قَالَ يَامر بِالْمَعْرُوفِ وَينْهى عَن الْمُنكر

قلت إِن كَانَ لَا يَسْتَطِيْع اَن يَامر بِالْمَعْرُوفِ وَلَا ينْهى عَن الْمُنكر قَالَ فليعن الأخرق

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَايَت إِن كَانَ لَا يحسن اَن يصنع قَالَ فليعن مَظْلُوما

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَايَت إِن كَانَ ضَعِيفا لَا يَسْتَطِيْع اَن يعين مَظْلُوما قَالَ مَا تُرِيدُ اَن تتْرك لصاحبك من خير ليمسك اَذَاهُ عَن النَّاس

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَايَت إِن فعل هٰذَا يدْخلهُ الْجنَّة قَالَ مَا من عبد مُؤمن يُصِيب خصْلَة مِنْ هٰذِهِ الْخِصَال إِلَّا أخذت بِيَدِهٖ حَتّٰى تدخله الْجنَّة

❀❀ امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے اور ان کی روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سی چیز بندے کو آگ سے نجات دے سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہونا چاہیے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اس میں سے تم کچھ صدقہ کرو اور جو کچھ رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ صدقہ کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص فقیر ہو اور وہ صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ پاتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے میں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کسی معذور شخص کی مدد کر دے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کسی مظلوم کی مدد کرے میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ شخص کمزور ہو اور کسی مظلوم کی مدد بھی نہ کر سکتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے ساتھی کے پاس کوئی بھلائی رہنے دو؟ اسے چاہیے کہ لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھے میں نے

Marfat.com

عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیارائے ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا؟ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ' اِن میں سے کوئی ایک خصوصیت بھی حاصل کرے گا' تو خصوصیت اُس کا ہاتھ پکڑ کر' اُسے جنت میں داخل کروادے گی''۔

1298 - وَرُوِىَ عَن رَافع بن خديج رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَة تسد سَبْعِيْنَ بَابا من السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ'70 برائیوں کے دروازے بند کردیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1299 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبَلَاء لَا يتخطى الصَّدَقَة . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا على أنس وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرنے میں جلدی کرو! کیونکہ ''بلا'' صدقے کو عبور کر کے نہیں آسکتی''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور شاید یہی زیادہ مناسب ہے۔

1300 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تصدقوا فَإِن الصَّدَقَة فكاككم مِنَ النَّار . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْحَارِث بن عُمَيْر عَن حميد عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرو! کیونکہ صدقہ' تمہارے بچاؤ کا ذریعہ ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے' حارث بن عمیر کے حوالے سے حمید نامی راوی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1301 - وَرُوِىَ عَن عَلِيّ بن اَبِىْ طَالب رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبَلَاء لَا يتخطاها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكره رزين فِيْ جَامعه وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ من الْأُصُوْل

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرنے میں جلدی کرو! کیونکہ کوئی بھی ''بلا'' اِسے عبور نہیں کرسکتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ روایت رزین نے اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے' البتہ ''اصول'' میں سے کسی میں' یہ

حديث 1300: المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8219' شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث: 3199' حلية الأولياء - ابن معدان' حديث: 15929

Marfat.com

روایت موجود نہیں ہے۔

1302 - وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه أوحى اِلٰى يحيى بن زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام بِخمْس كَلِمَات اَن يعْمل بِهن وَيَاْمُر بني اِسْرَائِيل اَن يعملوا بِهن فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فِيْهِ و آمركم بِالصَّدَقَةِ وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل أسره الْعَدو فَأوثقُوْا يَده اِلٰى عُنُقه وقربوه ليضربوا عُنُقه فَجعل يَقُوْلُ هَلْ لكم اَن أفدي نَفسِي مِنْكُمْ وَجعل يُعْطي الْقَلِيل وَالْكثير حَتّٰى فدى نَفسه . الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف پانچ باتوں کی وحی کی' کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو یہ حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:)

''میں تم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن قید کر لیتا ہے' اور وہ اس کے ہاتھ گردن پر باندھ دیتا ہے' اور قریب ہوتا ہے کہ وہ اس کی گردن بھی اڑا دیں' تو وہ شخص یہ کہتا ہے: کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو؟ کہ میں تمہیں اپنی ذات کا فدیہ ادا کر دوں؟ پھر وہ شخص تھوڑی' یا زیادہ رقم ادا کر کے' اپنی ذات کا فدیہ دے دیتا ہے'' - الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ اُنہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت اس سے پہلے' مکمل روایت کے طور پر' نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1303 - وَعَنْ رَافِع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الملكة نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِي الْعُمر وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة وتقي ميتَة السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه رجل لم يسم وروى اَبُوْ دَاوُد بعضه

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ' جنہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(اپنے غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ) اچھا سلوک کرنا' نشوونما (یعنی مال میں اضافے) کا باعث ہے' اور برا اخلاق نحوست ہوتی ہے' نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے' اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے' اور بری موت سے بچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' امام ابوداؤد نے اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

Marfat.com

1304 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن صَدَقَة الْمُسْلِمِ تزيد فِي الْعُمر وتمنع ميتة السوء وَيذْهب اللّٰه بهَا الْكبر وَالْفَخر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيق كثير بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَمْرو بن عَوْف وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ وصححها ابْن خُزَيْمَة لغير هٰذَا الْمَتْن

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کا صدقہ' عمر میں اضافہ کرتا ہے' اور بری موت کو پرے کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' فخر اور تکبر کو رخصت کر دیتا ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے' کثیر بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' لیکن اس کا متن اور ہے۔

1305 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر لي اَن الْاَعْمَال تباهي فَتَقُوْلُ الصَّدَقَة اَنا أفضلكم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ اعمال' ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرتے ہیں' تو صدقہ کہتا ہے: میں تم سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1306 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهٖ عَصا وَقد علق رجل قنو حشف فَجعل يطعن فِيْ ذٰلِكَ القنو فَقَالَ لَو شَاءَ رب هٰذِهِ الصَّدَقَة تصدق بأطيب من هٰذَا اِن رب هٰذِهِ الصَّدَقَة يَأْكُل حشفا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عصا تھا' ایک شخص نے ہلکی قسم کی کھجوروں کا ایک خوشہ (صدقے کے طور پر مسجد میں) لٹکایا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھڑی کے ذریعے اس خوشے کو چھوا' اور فرمایا: یہ صدقہ کرنے والا شخص' اگر چاہتا تو اس سے زیادہ پاکیزہ (کھجوریں) بھی صدقہ کر سکتا تھا' یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے دن ہلکی قسم کی کھجوریں کھائے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1307 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهٖ لم يكن لَهٗ فِيْهِ أجر وَكَانَ اِصره عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم

Marfat.com

کلھم من رِوَایَۃِ دراج عَنِ ابْنِ حجیرۃ عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرام طور پر مال جمع کرتا ہے' اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے' تو اس شخص کو ایسا کرنے سے کوئی اجر نہیں ملے گا' بلکہ یہ اس کے ذمہ گناہ کے طور پر لازم ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اِسے دراج کے حوالے سے' ابن حجیرہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1308 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر الصَّدَقَة مَا أبقت غنى وَالْیَد الْعلیا خَیْرٌ مِنَ الْیَد السُّفْلى وابدأ بِمن تعول تَقول امْرَاَتك أنْفق عَلَیّ اَوْ طَلقنِی وَیَقُوْلُ مملوكك أنْفق عَلَیّ اَوْ بعنی وَیَقُوْلُ ولدك اِلٰی من تكلنا رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَلَعَلَّ قَوْلِه تَقول امْرَاَتك اِلٰی آخِره من كَلَام اَبِیْ هُرَیْرَۃ مدرج

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر صدقہ وہ ہے' جس کو کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کرنے سے آغاز کرو (ورنہ) تمہاری بیوی کہے گی: مجھ پر خرچ کرو' ورنہ مجھے طلاق دیدو! تمہارا غلام کہے گا: مجھ پر خرچ کرو' یا پھر مجھے فروخت کردو! تمہارا بچہ کہے گا: تم ہمیں کس کے حوالے کرتے ہو؟''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور شاید روایت کے یہ الفاظ ''تمہاری بیوی کہے گی'' یہاں سے لے کر آخر تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو روایت کے درمیان میں درج ہو گیا ہے۔

1309 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل وابدأ بِمن تعول رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تنگ دست شخص محنت کر کے دے' اور تم اپنے زیر کفالت شخص سے خرچ کرنے کا آغاز کرو'۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ نے' اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1310 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سبق دِرْهَم مائَة ألف دِرْهَم فَقَالَ رجل وَكَیفَ ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل لَهُ مَال كثیر اَخذ من عرضه مائَة ألف دِرْهَم تصدق بهَا وَرجل لَیْسَ لَهُ اِلَّا دِرْهَمَانِ فَاَخذ اَحدهمَا فَتصدق بِه

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

قَوْلِه من عرضه بِضَم الْعین الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة اَی من جَانِبه

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(بعض اوقات) ایک درہم ایک لاکھ درہموں پر سبقت لے جاتا ہے ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے پاس بہت سا مال ہوتا ہے وہ اپنے سامان میں سے ایک لاکھ درہم نکالتا ہے اور صدقہ کردیتا ہے اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہوتے ہیں اور وہ اُن میں سے ایک کو لے کر اُسے صدقہ کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''عرضه'' میں 'ع' پر 'پیش' ہے اس کے بعد 'ض' ہے اس سے مراد اس کی ایک طرف ہے۔

1311 - وَعَنْ أم بجيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن الْمِسكِين لَيَقُوْمُ على بَابى فَمَا أجد لَهٗ شَيْئًا أعْطِيه اِيَّاه فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لم تجدى اِلَّا ظلفا محرقا فادفعيه اِلَيْهِ فِيْ يَده

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَابْن خُزَيْمَة . وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ لَا تردى سَائِلك وَلَوْ بظلف محرق

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح الظلْف بِكَسْر الظَّاء الْمُعْجَمَة للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للفرس

❀❀ سیّدہ اُمِّ بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات کوئی مسکین میرے دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے اور مجھے اسے دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اسے دینے کے لئے جلا ہوا پایا (یعنی جانور کی ٹانگ کا نچلا حصہ) ملتا ہے تو وہی تم اس کے ہاتھ میں رکھ دو''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''تم مانگنے والے کو واپس نہ لوٹاؤ! خواہ کوئی جلا ہوا پایا (یعنی جانور کی ٹانگ کا نچلا حصہ) دے کر واپس کرو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

''الظلف'' میں 'ظ' پر 'زیر' ہے یہ گائے اور بکری کے پاؤں کو کہتے ہیں جس طرح گھوڑے کا کھر ہوتا ہے۔

1312 - وَعَنْ اَبِىْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بنى اِسْرَائِيل فعبد اللّٰه فِيْ صومعة سِتِّينَ عَاما فأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خيرا فَنزل وَمَعَهُ رغيف اَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْاَرْض لَقيته امْرَاَة فَلَمْ يزل يكلمها وتكلمه حَتّٰى غشيها ثُمَّ اُغمى عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائل فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَن يَاْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّينَ سنة بِتِلْكَ الزنية فرجحت الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف اَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهٗ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن ابْن مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَلَفظه اِن رَاهِبًا عبد اللّٰه فِيْ صومعته سِتِّينَ سنة فَجَاءَت امْرَاَة فَنزلت اِلٰى جنبه فَنزل اِلَيْهَا فواقعها سِتّ لَيَال ثُمَّ سقط فِيْ يَده فهرب فَاَتٰى

Marfat.com

مَسْجِدا فأوى فِيهِ ثَلَاثًا لَا يطعم شَيْئًا فَأتى برغيف فَكَسرهُ فَأعْطى رجلا عَن يَمِينه نصفه وَأعْطى آخر عَن يَسَاره نصفه فَبعث الله اِلَيْهِ ملك الْمَوْت فَقبض روحه فَوضعت السِّتُّونَ فِيْ كفة وَوضعت السِّتَّة فِيْ كفة فرجحت يَعْنِيْ السِّتَّة ثُمَّ وضع الرَّغِيف فرجح يَعْنِيْ رجح الرَّغِيف السِّتَّة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک بندہ عبادت گزار تھا' اس نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک' اللہ کی عبادت کی ایک مرتبہ بارش ہوئی' زمین سرسبز وشاداب ہوگئی' اس راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر جھانک کر دیکھا' تو سوچا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر کے جاؤں' اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں' تو میری بھلائی میں مزید اضافہ ہوگا' وہ نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک (راوی کو شک ہے یا شاید) دوروٹیاں تھیں' راستے میں اس کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی' وہ اس عورت کے ساتھ بات چیت کرتا رہا' اور وہ عورت اس کے ساتھ بات چیت کرتی رہی' یہاں تک کہ اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کرلی' پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوئی' پھر وہ ایک کنویں میں نہانے کے لیے اُترا' اسی دوران ایک سائل آیا' تو اس (راہب) نے اشارہ کیا کہ وہ اُن دوروٹیوں کو حاصل کرلے پھر اُس راہب کا انتقال ہوگیا' تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا' اُس زنا کے ساتھ وزن کیا گیا' تو اس کے نیکیوں کے مقابلے میں زنا کا پلڑا بھاری تھا' پھر اُن ایک (راوی کو شک ہے یا شاید) یا دوروٹیوں کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا' اور اس کی مغفرت ہوگئی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک راہب نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک' اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' پھر ایک عورت آئی اور اس کے (عبادت خانے کے) پہلو میں آکر ٹھہری' وہ اُتر کر اس کے پاس گیا' اور چھ دن تک' اس کے ساتھ صحبت کرتا رہا' پھر جب' جو اس کے ہاتھ میں تھا وہ گر گیا (یعنی اس کی عبادت ضائع ہوگئی) تو وہ بھاگا اور مسجد میں آیا' تو مسجد میں تین آدمی موجود تھے' جنہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا' راہب کے پاس ایک روٹی تھی' اس نے اُسے توڑا' جو اس کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا' اسے نصف حصہ دیا اور دوسرے شخص کو جو اس کے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا نصف حصہ دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس راہب کی طرف ملک الموت کو بھیج دیا' اور اس نے اس کی روح کو قبض کرلیا' تو ساٹھ سال کی عبادت ایک پلڑے میں رکھی گئی اور وہ چھ راتیں ایک پلڑے میں رکھی گئیں' تو چھ راتیں بھاری ہوگئیں' پھر اس ایک روٹی کو رکھا گیا' تو وہ والا پلڑا بھاری ہوگیا' یعنی وہ روٹی اُن چھ راتوں پر بھاری ہوگئی۔

1313 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن عبد الله الْجعْفِيّ قَالَ جلسنا اِلٰى رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَال لَهُ خصفة بن خصفة فَجعل ينظر اِلٰى رجل سمين فَقُلْتُ لَهُ مَا تنظر اِلَيْهِ فَقَالَ ذكرت حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الشَّدِيد قُلْنَا الرجل يصرع الرجل

حدیث1313: شعب الإیمان للبیهقی - التحریض علی صدقة التطوع' حدیث: 3186' معرفة الصحابة لأبی نعیم الأصبهانی - باب الخاء' باب من اسمه خارجة - خصفة' حدیث: 2296

Marfat.com

قَالَ اِنَ الشَّدِيد كل الشَّدِيد الَّذِىْ يملك نَفسه عِنْد الْغَضَب تَدْرُوْنَ مَا الرقوب قُلْنَا الرجل الَّذِىْ لَا يُولد لَهٗ . قَالَ اِن الرقوب الرجل الَّذِىْ لَهُ الْوَلَد لم يقدم مِنْهُم شَيْئًا ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الصعلوك قَالَ قُلْنَا الرجل الَّذِىْ لَا مَال لَهٗ قَالَ اِن الصعلوك كل الصعلوك الَّذِىْ لَهُ الْمَال لم يقدم مِنْهُ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ وَينظر سَنَده

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِىْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى فِىْ كتاب الملبس بَاب فِى الصَّدَقَة على الْفَقِير بِمَا يلبسهُ

مغیرہ بن عبداللہ جعفی بیان کرتے ہیں: ہم ایک صحابی کے پاس بیٹھتے تھے' جن کا نام حضرت حصفہ بن حصفہ رضی اللہ عنہ تھا' وہ ایک موٹے تازے آدمی کی طرف دیکھنے لگے' میں نے اُن سے کہا: آپ اس کی طرف کیا دیکھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: مجھے ایک حدیث یاد آ گئی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کیا تم لوگ جانتے ہو؟ ''طاقتور'' کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: ایسا شخص جو کسی دوسرے شخص کو پچھاڑ دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکمل طاقتور'' وہ شخص ہوتا ہے' جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے' تم لوگ جانتے ہو کہ ''رقوب'' کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رقوب'' وہ شخص ہوتا ہے' جس کی اولاد ہو' اور اُس نے آگے کسی کو نہ بھیجا ہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ''مفلس'' کون ہے؟ ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکمل مفلس'' وہ شخص ہے' جس کے پاس مال موجود ہو' لیکن اس نے اس میں سے کچھ بھی آگے نہ بھیجا ہو (یعنی صدقہ و خیرات نہ کیا ہو)۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے

حافظ کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو عنقریب لباس سے متعلق باب میں' یہ باب کہ آدمی کا کسی ایسے فقیر کو صدقہ کرنا' جو اُسے پہن سکتا ہو' (اس میں یہ روایت آئے گی)

2 - التَّرْغِيْب فِىْ صَدَقَة السِّرّ

باب: پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1314 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِىْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِىْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِى اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّىْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة هٰكَذَا ورويناه اَيْضًا وَمَالك وَالتِّرْمِذِىّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَوْ اَبِىْ سعيد على الشَّك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''سات لوگ ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اُس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران' ایسا نوجوان' جس کی نشوونما' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' ہوئی ہو' ایسا شخص' جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو' دو ایسے افراد' جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں' اسی محبت کی وجہ سے اکٹھے ہوتے ہوں' اور اسی کی وجہ سے جدا ہوتے ہوں' ایک وہ شخص' جسے کوئی عورت' جو صاحب منصب بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو' دعوت دے' اور وہ شخص یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' اور ایک وہ شخص' جو کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے' اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور ایک وہ شخص' جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے' تو اس کے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اِسی طرح نقل کی ہے' ہم نے بھی اسے روایت کر دیا ہے' اسے امام مالک اور امام ترمذی نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یعنی شک کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1315 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خلق اللّٰه الْاَرْض جعلت تميد وتكفأ فأرساها بالجبال فاستقرت فعجبت الْمَلَائِكَة من شدّة الْجبَال فَقَالَت يَا رَبنَا هَلْ خلقت خلقا اَشد من الْجبَال قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْد قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْحَدِيْد قَالَ النَّار

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد مِنَ النَّار قَالَ الْمَاء

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْمَاء قَالَ الرّيح قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الرّيح قَالَ ابْن آدم اِذا تصدق بِصَدقَة بِيَمِينِهٖ فأخفاها من شِمَاله رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا' تو وہ ہلنے لگی اور اوندھی ہونے لگی' تو اللہ تعالیٰ نے اُسے پہاڑوں کے ذریعے باندھ دیا تو یہ ٹھہر گئی' تو فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت پر بڑی حیرانگی ہوئی' انہوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ زبردست کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں لوہا' انہوں نے کہا: کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ' انہوں نے دریافت کیا: کیا تو نے آگ سے بھی زیادہ زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اس نے فرمایا: پانی' انہوں نے دریافت کیا: تو نے پانی سے زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اس نے کہا: ہوا' انہوں نے دریافت کیا: کیا تو نے ہوا سے بھی زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ تو اس نے فرمایا: انسان' جب وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے صدقہ کرے' اور اُسے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے (تو وہ اِن سب چیزوں سے زبردست ہوگا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

Marfat.com

1316 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَدَقَة السِّرّ تطفیء غضب الرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه صَدَقَة بن عبد اللّٰه السمين وَلَا بَاْس بِهٖ فِي الشواهد

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوشیدہ صدقہ' پروردگار کے غضب کوختم کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صدقہ بن عبداللہ سمین ہے' اور شواہد کے طور پر نقل کرنے میں' اس روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1317 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِيْ مصَارِع السوء وَصدقَة السِّرّ تطفیء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزيد فِي الْعُمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مختلف قسم کی اچھائیاں کرنا' برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور صلہ رحمی کرنا' عمر میں اضافہ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1318 - وَرُوِيَ عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِيْ مصَارِع السوء وَالصَّدَقَة خفِيا تطفیء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزيد فِي الْعُمر وكل مَعْرُوف صَدَقَة وَاَهْلِ الْمَعْرُوف فِي الدُّنْيَا هم اَهْلِ الْمَعْرُوف فِي الْاٰخِرَةِ وَاَهْلِ الْمُنكر فِي الدُّنْيَا هم اَهْلِ الْمُنكر فِي الْاٰخِرَةِ وَاَوَّل من يدْخل الْجنَّة اَهْلِ الْمَعْرُوف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی کے کام کرنا' برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اور پوشیدہ صدقہ' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور صلہ رحمی کرنا' عمر میں اضافہ کرتا ہے' ہر بھلائی' صدقہ ہے' اور دنیا میں' جو لوگ نیکوکار ہیں' وہ آخرت میں بھی نیکوکار ہوں گے' جو لوگ دنیا میں برے ہیں' وہ آخرت میں بھی برے ہوں گے' اور جنت میں سب سے پہلے' بھلائی کرنے والے لوگ داخل ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1319 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَا ذَر قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصَّدَقَة قَالَ اَضْعَاف مضاعفة وَعند اللّٰه الْمَزِيْد ثُمَّ قَرَاَ (من ذَا الَّذِيْ يقْرض اللّٰه قرضا حسنا فيضاعفه لَهٗ أضعافا كَثِيْرَة) البَقَرَة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الصَّدَقَة أفضل قَالَ سر اِلٰى فَقير اَوْ جهد من مقل ثُمَّ قَرَاَ (اِن تبدوا الصَّدقَات فَنعما هِيَ) البَقَرَة الْاٰيَة

رَوَاهُ اَحْمد مطولا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَفِيْ اِسنادهما عَليّ بن يزِيْد

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! صدقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا اجر کئی گنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مزید (بدلہ بھی عطا ہوتا ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''کون ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تو وہ اس کو کئی گنا کر کے دے گا''

عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غریب کو پوشیدہ طور پر صدقہ دینا' یا غریب آدمی کا مشقت کر کے صدقہ کرنا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم صدقات کو ظاہر کرو' تو یہ بھی اچھا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں کی سند میں علی بن یزید نامی راوی ہے۔

1320 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰه وَثَلَاثَةٌ یبغضهم اللّٰه فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمْ فرجل اَتَی قوما فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یسألهم بِقَرَابَة بَیْنَهُمْ وَبَیْنَه فمنعوه فتخلف رجل بأعقابهم فَاَعْطَاهُ سرا لَا یعلم بعطیته اِلَّا اللّٰه وَالَّذِیْ أعطَاهُ وَقوم سَارُوْا لیلتهم حَتّٰی اِذا کَانَ النّوم اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یعدل بِهٖ فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ یتملقنی وَیَتْلُو آیاتی وَرجل کَانَ فِیْ سَرِیَّة فلقی الْعَدو فهزموا فَاَقبل بصدره حَتّٰی یقتل اَوْ یفتح لَهٗ

وَالثَّلَاثَة الَّذِیْنَ یبغضهم اللّٰه الشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْفَقِیر المختال والغنی الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَاللَّفْظ لَهما اِلَّا اَن ابْن خُزَیْمَة لم یقل فمنعوه

وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ ذکره فِیْ بَاب کَلَام الْحور الْعین وَصَححهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه اِلَّا انه قَالَ فِیْ آخِره وَیبغض الشَّیْخ الزَّانِیْ والبخیل والمتکبر

وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اور تین لوگ ایسے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو ایک وہ شخص ہے' جو کسی قوم کے پاس آتا ہے' اور اُن سے اللہ کے نام پر مانگتا ہے وہ کسی قرابت داری کی وجہ سے نہیں مانگتا' جو (رشتہ داری) ان لوگوں اور اس شخص کے درمیان ہو' لیکن ان لوگوں میں سے کوئی بھی اس سے کچھ نہیں دیتا' لیکن پھر (ان لوگوں میں سے) ایک شخص اُٹھ کر جاتا ہے' اور پوشیدہ طور پر اس شخص کو دے دیتا ہے' اس عطیہ کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہوتا' یا اس شخص کو پتہ ہوتا ہے' جس نے وہ دیا ہے (دوسرا یہ) کہ کچھ لوگ رات کے وقت سفر کرتے ہیں' یہاں تک کہ جب نیند اُن کے نزدیک' ہر چیز سے زیادہ پیاری ہو جاتی ہے' اور وہ سر رکھ کر سو جاتے ہیں' تو اس وقت ایک شخص کھڑا ہوتا ہے' اور میری بارگاہ میں گریہ وزاری کرتا ہے' میری آیات کی تلاوت کرتا ہے (تیسرا وہ شخص ہے) جو شخص کسی مہم میں موجود ہو' وہ دشمن کا سامنا کرے' دوسرے لوگ پسپا ہو جائیں' لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھے' یہاں تک کہ شہید ہو جائے

Marfat.com

یا اُسے فتح نصیب ہو جائے۔

وہ تین لوگ' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو وہ بوڑھا زانی' متکبر غریب اور ظالم خوشحال (یہ تین افراد ہیں)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' تاہم امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''تو وہ لوگ اُسے کچھ نہیں دیتے''

امام نسائی اور امام ترمذی نے یہ روایت ''حور عین سے کلام'' سے متعلق باب میں ذکر کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بوڑھے زانی' کنجوس اور متکبر کو ناپسند کرتا ہے''

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الصَّدَقَة على الزَّوْج والأقارب وتقديمهم على غَيْرِهم

باب: شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز اُن کو دوسروں پر مقدم کرنا

1321 - عَـن زَيْـنَـب الثقفية امْرَاَة عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ تصدقن يَا معشر النِّسَاء وَلَو من حليكن قَالَت فَرَجَعت اِلَى عبد الله بن مَسْعُوْد فَقُلْتُ اِنَّك رجل خَفِيف ذَات الْيَد وَاِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أمرنَا بِالصَّدَقَةِ فائته فَاسْاَلْهُ فَاِن كَانَ ذٰلِكَ يجزىء عنى وَاِلَّا صرفتها اِلَى غَيْرِكُم فَقَالَ عبد الله بل ائته اَنْت فَانْطَلَقت فَاِذَا امْرَاَة من الْاَنْصَار بِبَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل حَاجَتهَا حَاجَتى وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أَلقيت عَلَيْهِ المهابة فَخرج علينا بِلَال رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ ائتِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرهُ اَن امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ يسألانك أتجزىء الصَّدَقَة عَنْهُمَا على أزواجهما وَعلى اَيْتَام فِيْ حجورهما وَلَا تخبره من نَحن

قَالَت فَدخل بِلَال على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هما فَقَالَ امْرَاَة من الْاَنْصَار وَزَيْنَب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الزيانب قَالَ امْرَاَة عبد الله بن مَسْعُوْد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهما اَجْرَانِ أجر الْقَرَابَة وَأجر الصَّدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' سیّدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کرو' خواہ اپنے زیورات ہی (صدقہ) کرو' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں واپس' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی' میں نے کہا: آپ ایسے فرد ہیں' جن کی مالی حیثیت کمزور ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' تو آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ اگر تو یہ میری طرف سے کفایت کر جائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ پھر میں آپ کی بجائے کسی اور کو صدقہ دے دوں گی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

Marfat.com

جاؤ' وہ خاتون گئیں تو وہاں نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون موجود تھی' اُس کا مسئلہ بھی یہی تھا' جو میرا مسئلہ تھا' نبی اکرم ﷺ بارعب شخصیت کے مالک تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے' تو ہم نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں اور آپ ﷺ کو بتائیں کہ دروازے پر دو خواتین موجود ہیں' اور وہ دونوں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہیں کہ اگر وہ دونوں اپنے شوہروں کو صدقہ دے دیں اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں (جو ان کے سابقہ شوہر سے ہوں' اُن) کو صدقہ دے دیں' تو کیا ان کی طرف سے صدقہ ادا ہو جائے گا؟ تم نبی اکرم ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ ﷺ سے یہ سوال کیا: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ دونوں خواتین کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ایک انصار سے تعلق رکھنے والی خاتون ہے' اور ایک زینب ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں خواتین کو دُگنا اجر ملے گا' ایک رشتہ داری کا اجر اور ایک صدقہ کرنے کا اجر''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں۔

1322 - وَعَنْ سلمَان بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلى ذَوي الرَّحِم ثِنْتَانِ صَدَقَة وصلَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعلى الْقَرِيب صدقتان صَدَقَة وصلَة

❀❀ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسکین کو صدقہ دینا' (صرف) صدقہ دینا ہے' اور رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسکین کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے' رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

1323 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا سَأَلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصَّدقَات اَيهَا أفضل قَالَ على ذِي الرَّحِم الْكَاشِح رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

الْكَاشِح بالشين الْمُعْجَمَة هُوَ الَّذِي يضمر عداوته فِي كشحه وَهُوَ خصره يَعْنِي اَن أفضل الصَّدَقَة على ذِي الرَّحِم الْقَاطِع الْمُضمر الْعَدَاوَة فِي بَاطِنه

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے صدقہ دینے کے بارے میں دریافت کیا: کون سا (صدقہ) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے رشتے دار کو صدقہ دینا' جو اچھا رویہ نہ رکھتا ہو''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

لفظ ''الکاشح'' میں 'ش' ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنے پہلو میں (یعنی دل میں) عداوت چھپا کے رکھتا ہو' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ ہے' جو کسی ایسے رشتہ دار کو دیا جائے' جو رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہ رکھتا ہو اور اپنے باطن میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو۔

1324 - وَعَنْ أم كُلْثُوم بنت عقبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِي الرَّحِم الْكَاشِح . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ مُسْلِم

سیدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ ایسے رشتہ دار کو صدقہ دیا جائے' جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1325 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الصَّدَقَة على ذِي قرَابَة يضعف أجرهَا مرَّتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طَرِيق عبد الله بن زحر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشتے دار کو صدقہ دینا' دُگنا اجر کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم کبیر میں عبداللہ بن زحر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من اَن يسْاَل الْاِنْسَان مَوْلَاهُ اَوْ قَرِيبه من فضل مَاله فيبخل عَلَيْهِ اَوْ يصرف صدقته اِلَى الْاَجَانِب وأقرباؤه محتاجون

باب: اس بارے ترہیبی روایات' کہ آدمی اپنے آقا سے' یا قریبی رشتہ دار سے' اُن کا اضافی مال مانگے' تو وہ اس کے جواب میں بخل کا اظہار کرے' یا وہ اپنا صدقہ اجنبی لوگوں کو دیدے' حالانکہ اُس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں

1326 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يعذب اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من رحم الْيَتِيم ولان لَهُ فِي الْكَلَام ورحم يتمه وَضَعفه وَلَمْ يتطاول على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ الله

وَقَالَ يَا أمة مُحَمَّد وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يقبل الله صَدَقَة من رجل وَله قرَابَة محتاجون إِلَى صلته

Marfat.com

ویصرفها اِلٰی غَیْرِهِمْ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لا ینظر اللّٰه اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات وَعبد اللّٰه بن عَامر الْاَسْلَمِیّ قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَیْسَ بالمتروك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا' جس نے یتیم پر رحم کیا ہو' اور وہ اس کے ساتھ نرمی سے کلام کرتا ہو' اس شخص نے اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کیا ہو' اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے اضافی مال عطا کیا تھا' اس کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے سامنے بڑائی کا اظہار نہ کیا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں کرتا' جس کے قریبی رشتہ دار موجود ہوں' جو اس کی صلہ رحمی کے محتاج ہوں' اور وہ اُن کی بجائے کسی اور کو صدقہ دیدے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' عبداللہ بن اسلم نامی راوی کے بارے میں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے۔

1327 - وَعَنْ بهز بن حَکِیم عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أبر قَالَ أمك ثُمَّ أمك ثُمَّ أمك ثُمَّ اَبَاك ثُمَّ الْاَقْرَب فَالْاَقْرَب

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا یسْأَل رجل مَوْلَاهُ من فضل هُوَ عِنْده فیمنعه اِیَّاه اِلَّا دعِی لَهُ یَوْمَ الْقِیَامَة فَضله الَّذِیْ مَنعه شجاعا اَقرع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

قَالَ اَبُوْ دَاوُد الْاَقْرَع الَّذِیْ ذهب شعر رَأسه من السم

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہارا باپ' اس کے بعد درجہ بدرجہ (دوسرے) قریبی عزیز۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص اپنے آقا سے' اُس کے پاس موجود اضافی چیز مانگے' اور آقا اُسے دینے سے انکار کردے' تو جب اس کے آقا کے لئے قیامت کے دن' اس کا وہ اضافی مال منگوایا جائے گا' جسے دینے سے اُس نے انکار کیا تھا' تو وہ (اضافی مال) گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ''اقرع'' اس کو کہتے ہیں' جس کے بال زہر کی وجہ سے اُڑ گئے ہوں۔

Marfat.com

1328 - وَعَنْ جرير بن عبد الله البَجلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذِيْ رحم يَاتِيْ ذَا رَحمه فيسأله فضلا أعطاهُ اللّٰه اِيَّاه فيبخل عَلَيْهِ اِلَّا أخرج اللّٰه لَهٗ من جَهَنَّم حَيَّة يُقَال لَهَا شُجَاع يتلمظ فيطوق بِهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِير بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

التلمظ تطعم مَا يبْقى فِي الْفَم من آثَار الطَّعَام

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی رشتہ دار اپنے کسی رشتہ دار کے پاس آئے اور اس سے اضافی چیز مانگ لے اور وہ شخص جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہو اس میں بخل کا اظہار کرے تو اللہ تعالیٰ (انکار کرنے والے شخص کے لئے) جہنم سے ایک سانپ نکالتا ہے جس کا نام ''شجاع'' ہوگا' جو منہ میں چیز چبا رہا ہوگا' اس سانپ کو اس شخص کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''التلمظ'' سے مراد یہ ہے کہ کھانے کے جو آثار منہ میں باقی رہ گئے ہوں' اُسے کھایا جائے۔

1329 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا رجل اَتَاهُ ابْن عَمه يسْأَله مِنْ فَضْلِهِ فَمَنعه مَنعه اللّٰه فَضله يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے پاس اُس کا چچازاد آئے' اور اس کے پاس موجود اضافی چیز اُس سے مانگے اور وہ شخص اسے دینے سے انکار کر دے' تو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اپنا فضل اُس شخص سے روک لے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

التَّرْغِيب فِي الْقَرْض وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِ

باب: قرض (دینے) سے متعلق ترغیبی روایات' اِس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

1330 - عَن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من منح منيحة لبن اَوْ ورق اَوْ هدى زقاقا كَانَ لَهُ مثل عتق رَقَبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَمعنى قَوْلِهِ منح منيحة ورق

اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ قرض الدِّرْهَم وَقَوله اَوْ هدى زقاقا اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ هِدَايَة الطَّرِيْق وَهُوَ اِرشاد السَّبِيْل انْتهى

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حدیث 1330: الجامع للترمذی' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی المنحة' حدیث: 1929' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7339

Marfat.com

''جو شخص دودھ' یا چاندی عطیہ کے طور پر دے' یا کسی کو راستے کے بارے میں رہنمائی کر دے' تو یہ عمل اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ کہ ''چاندی عطیہ کے طور پر دے'' اس سے مراد یہ ہے: درہم' قرض کے طور پر دے' اور روایت کے یہ الفاظ ''زقاق کے بارے میں رہنمائی کرے'' اس سے مراد یہ ہے: راستے کے بارے میں رہنمائی کرے' یعنی یہ راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1331 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل قرض صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر (دیا ہوا) قرض' صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1332 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخل رجل الْجَنَّة فَرأى مَكْتُوبًا على بَابهَا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالِهَا وَالْقَرْض بِثَمَانِيَة عشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عتبَة بن حميد

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا كِلَاهُمَا عَن خَالِدِ بْن يزِيْد بن اَبِي مَالك عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت لَيْلَة أسرِي بِي على بَاب الْجَنَّة مَكْتُوبًا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثَمَانِيَة عشر . الحَدِيْثِ وَعتبَة بن حميد عِنْدِي أصلح حَالا من خَالِد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص جنت میں داخل ہوا' تو اس نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کا اجر دس گنا ہے' اور قرض کا اٹھارہ گنا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عتبہ بن حمید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ خالد بن یزید کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کرنے کا اجر دس گنا ہے' اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہے''......الحدیث۔

عتبہ بن حمید نامی راوی' میرے نزدیک خالد بن یزید کے مقابلے میں' زیادہ اچھی حالت کا مالک ہے۔

Marfat.com

1333 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يقْرض مُسْلِما قرضا مرّة اِلَّا كَانَ كصدقتها مرّتَيْن

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان' کسی مسلمان کو ایک مرتبہ قرض دیتا ہے' تو یہ اُتنی ہی رقم دو مرتبہ صدقہ کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

1334 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يسر على مُعسر يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی تنگ دست (مقروض) کو آسانی فراہم کرتا ہے' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُسے آسانی فراہم کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' اس کا ذکر جس حدیث میں ہے' وہ ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

1- التَّرْغِيْب فِي التَّيْسِير على الْمُعسر وإنظاره والوضع عَنهُ

باب: تنگ دست (مقروض) شخص کو آسانی فراہم کرنے' اُسے مہلت دینے' یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1335 - عَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه طلب غريما لَهُ فتوارى عَنهُ ثُمَّ وجده فَقَالَ اِنِّيْ مُعسر قَالَ آللّٰهُ قَالَ آللّٰهُ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سره اَن ينجيه اللّٰه من كرب يَوْم الْقِيَامَة فلينفس عَن مُعسر اَوْ يضع عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَقَالَ فِيْهِ من سره اَن ينجيه اللّٰه من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَاَن يظله تَحت عَرْشه فَلْيُنْظر مُعسرا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے ایک مقروض سے مطالبہ کیا' تو وہ ان سے چھپ گیا' پھر ایک مرتبہ وہ انہیں ملا' تو اس نے بتایا کہ میں تنگ دست ہوں' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی تکالیف سے نجات عطا کر دے تو اسے تنگ دست (مقروض) شخص کو مہلت دینی چاہیے یا اُسے (قرض کی رقم) معاف کر دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات عطا کرے اور اس کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے تو اُسے تنگ دست (مقروض) کو مہلت دینی چاہیے''۔

1336 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلقت الْمَلَائِكَة روح رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَقَالُوْا عملت من الْخَيْر شَيْئًا قَالَ لَا . قَالُوْا تذكر . قَالَ كنت أداين النَّاس فآمر فتياني اَن ينْظرُوا الْمُعسر ويتجوزوا عَن الْمُوسر قَالَ قَالَ اللّٰه تجاوزوا عَنهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتوں نے تم سے پہلے کے زمانے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی اور دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! فرشتوں نے کہا: تم یاد کرو! اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندوں سے یہ کہتا تھا: وہ تنگ دست (مقروض) کو مہلت دیں اور خوشحال سے درگزر کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا: تم لوگ اس سے درگزر کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں۔

1337 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا مَاتَ فَدخل الْجنَّة فَقِيْل لَهُ مَا كنت تعْمل قَالَ فإمَّا ذكر وَإِمَّا ذكر فَقَالَ كنت أبايع النَّاس فَكنت أنظر الْمُعسر وأتجوز فِي السِّكَّة اَوْ فِي النَّقْد فغفر لَهُ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص کا انتقال ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوا تو اُس سے دریافت کیا گیا: تم کیا عمل کرتے تھے؟ تو اُسے یاد آیا یا اُسے یاد کروایا گیا تو اس نے بتایا: میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو میں تنگ دست شخص کو مہلت دیتا تھا اور سکے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نقدی کے بارے میں درگزر کرتا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کی مغفرت ہو گئی۔

1338 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم عَنهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن رجلا مِمَّن كَانَ قبلكُمْ اَتَاهُ الْملك ليقْبض روحه فَقَالَ هَلْ عملت من خير قَالَ مَا أعلم

قيل لَهُ انْظُر قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غير اَنِّي كنت أبايع النَّاس فِي الدُّنْيَا فَأنْظر الْمُوسر وأتجاوز عَن الْمُعسر فَاَدْخلهُ اللّٰه الْجنَّة فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْد وَاَنا سمعته يَقُوْلُ ذٰلِك

Marfat.com

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت' جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کے پاس فرشتہ آیا' تا کہ اس کی روح قبض کر لے' فرشتے نے دریافت کیا: تم نے کبھی بھلائی کا کوئی کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میرے علم میں نہیں ہے' اس (فرشتے) نے کہا: تم جائزہ لو! اس (شخص) نے کہا: مجھے علم نہیں ہے' البتہ یہ ہے کہ میں دنیا میں' لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا' تو میں خوشحال شخص کو مہلت دیتا تھا' اور تنگ دست شخص سے درگزر کرتا تھا' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو جنت میں داخل کر دیا''۔

اس پر حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

1339 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ اللّٰه بِعَبْد من عباده آتَاهُ اللّٰه مَالا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عملت فِي الدُّنْيَا قَالَ (وَلَا يكتمون اللّٰه حَدِيْثا) النساء 24 قَالَ يَا رب آتيتني مَالا فَكنت أبايع النَّاس وَكَانَ من خلقي الْجَوَاز فَكنت أيسر على الْمُوسر وَأنْظر الْمُعسر فَقَالَ اللّٰه تَعَالٰى انا اَحَق بذٰلِكَ مِنْك تجاوزوا عَن عَبدِي

فَقَالَ عقبَة بن عَامر وَاَبُوْ مَسْعُوْد الْاَنْصَارِيّ هٰكَذَا سمعناه من فِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا مَوْقُوْفًا على حُذَيْفَة وَمَرْفُوْعًا عَن عقبَة وَاَبِيْ مَسْعُوْد

اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے''

اس بندے نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا' میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو میرے اخلاق میں درگزر کرنے کا پہلو پایا جاتا تھا' میں خوشحال شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دے دیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بات کا تم سے زیادہ حق دار ''میں'' ہوں' (اے فرشتو!) تم میرے اِس بندے سے درگزر کرو''۔

تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہی بات سنی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے' اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1340 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يداين النَّاس وَكَانَ يَقُوْلُ لفتاه اِذا أتيت مُعسرا فَتَجَاوز عَنهُ لَعَلَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يتَجَاوَز عَنَّا فلقي اللّٰه فَتَجَاوز عَنهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظِه اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رجلا لم يعْمل خيرا قطّ وَكَانَ يداين النَّاس فَيَقُوْلُ لرَسُوله خُذ مَا تيَسّر واترك مَا عسر وَتجَاوز لَعَلَّ اللّٰه يتَجَاوَز عَنَّا فَلَمَّا هلك

قَالَ اللّٰه لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ قَالَ لَا اِلَّا انه كَانَ لِيْ غُلَام وَكنت أداين النَّاس فَاِذا بعثته يتقاضى

Marfat.com

قلت لَهُ خُذ مَا تيَسّر واترك مَا عسر وَتجَاوز لَعَلَّ اللّٰه يتجَاوَز عَنَّا
قَالَ اللّٰه تعَالٰى قد تجاوزت عَنْك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' وہ اپنے کارندوں سے کہتا تھا: جب تم کسی تنگ دست شخص کے پاس جاؤ' تو اس سے درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُس سے درگزر کیا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی' وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' اور اپنے قاصد سے یہ کہتا تھا: جو آسانی سے مل جائے' اسے وصول کر لینا' اور جو تنگ دست ہو' اُسے چھوڑ دینا اور درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' جب اُس کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہے؟ اس جواب دیا: جی نہیں! البتہ میرا ایک غلام تھا' میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' جب میں اس غلام کو بھیجتا تھا' تاکہ وہ تقاضا کرے' تو میں کہتا تھا: جو آسانی سے مل جائے' اسے لے لینا' جو تنگی کا شکار کرتا ہو' اُسے ترک کر دینا اور درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تم سے درگزر کیا''۔

1341 - وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْد البدرى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَلَمْ يُوجد لَهُ من الْخَيْر شَىْءٍ اِلَّا انه كَانَ يخالط النَّاس وَكَانَ مُوسِرًا وَكَانَ يَاْمر غلمانه اَن يتجاوزوا عَن الْمُعسر

قَالَ اللّٰه تَعَالٰى نَحْنُ اَحق بِذٰلِكَ تجاوزوا عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا' تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی بھلائی نہیں پائی گئی' البتہ یہ بات تھی کہ وہ لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا اور وہ ایک خوشحال شخص تھا' وہ اپنے ملازمین سے یہ کہتا تھا کہ وہ تنگ دست شخص سے درگزر کریں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں (اے فرشتو!) تم اس سے درگزر کرو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1342 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة

ثُمَّ سمعته يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة ثُمَّ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة قَالَ لَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة قبل اَن يحل الدّين فَإِذَا حل فأنظره فَلهُ بِكُل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

Marfat.com

رَوَاهُ الْحَاكِم وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

وَرَوَاهُ اَحمد اَيْضًا وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم صَدَقَة قبل اَن يحل الدّين فَإِذا حل الدّين فأنظره بَعْدَ ذَلِك فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے ہر ایک دن کے عوض میں (یعنی روزانہ کے حساب سے) اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا اجر ملے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے روزانہ اس سے دُگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا''

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے روزانہ اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے' پھر میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' اسے روزانہ اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (تو اس میں فرق کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تک قرض کی ادائیگی کا مخصوص وقت نہ آیا ہو' اس سے پہلے اُسے روزانہ اس کی مانند صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب قرض کی ادائیگی کا وقت ہو گیا ہو' اور وہ مقروض کو مہلت دیدے' تو اُسے روزانہ اُس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا اجر و ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص کسی تنگ شخص کو مہلت دے' تو اسے روزانہ اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا' جبکہ قرض کی واپسی کا وقت نہ آیا ہو' لیکن جب قرض کی واپسی کا وقت آ گیا ہو' پھر وہ اُسے اِس کے بعد بھی مہلت دے' تو اسے روزانہ' اس سے دُگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1343 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسلم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَمَنْ ستر على مُسلم فِي الدُّنْيَا ستر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَاللّٰه فِي عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِي عون اَخِيه ـ رَوَاهُ مُسلم وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة مُخْتَصرًا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

Marfat.com

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کسی مسلمان سے (کوئی) دنیاوی پریشانی دور کرے' اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کرے گا' اور جو شخص کسی تنگ دست کو' دنیا میں آسانی فراہم کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا' اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1344 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فرج عَنْ مُسْلِمٍ كربَة جعل اللّٰه تَعَالٰی لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شعبتين من نور على الصِّرَاط يستضىء بضوء يهما عَالم لَا يحصيهم اِلَّا رب الْعِزَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پل صراط پر (سے گزرنے کے لئے) نور کے دو حصے عطا کرے گا' جن کی روشنی سے اتنے لوگ مستفید ہوں گے' جن کا شمار رب العزت کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

1345 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ أظلهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة تَحت ظلّ عَرْشه يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَمعنى وضع لَهٗ اَى ترك لَهٗ شَيْئًا مِمَّا لَهٗ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص تنگ دست کو مہلت دے' یا اُس کو ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

روایت کے الفاظ ''وضع لہ'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے دوسرے شخص سے جو رقم لینی تھی' اس کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔

1346 - وَعَنْ اَبِی الْيُسْر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبصرت عَيْنَایَ هَاتَانِ وَوضع أصبعيه على عَيْنَيْهِ وَسمعت أذنَای هَاتَانِ وَوضع أصبعيه فِیْ اُذُنَيْهِ ووعاه قلبِی هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی نِيَاط قلبه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ أظلهُ اللّٰهُ فِیْ ظله

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ

Marfat.com

حَسَنٌ وَلَفْظِهِ قَالَ أشهد على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لسمعته يَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس يستظل فِيْ ظلّ اللّٰـه يَوْم الْقِيَامَة لرجل أنظر مُعسرا حَتّٰى يجد شَيْئًا اَوْ تصدق عَلَيْهِ بِمَا يَطْلُبهُ يَقُوْلُ مَالِيْ عَلَيْك صَدَقَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ويخرق صَحِيفَته . قَوْلِهِ ويخرق صَحِيفَته اى يقطع الْعهْدَة الَّتِيْ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا' اُنہوں نے اپنی دونوں انگلیاں' اپنی آنکھوں پر رکھ کر یہ بات کہی' اور اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے سنا' اُنہوں نے اپنی دونوں انگلیاں' اپنے دونوں کانوں پر رکھ کر یہ بات کہی' اور میرے دل نے اس بات کو محفوظ رکھا' اُنہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' جو شخص سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سائے میں آئے گا' وہ ایک ایسا شخص ہوگا' جس نے کسی تنگ دست شخص کو مہلت دی ہوگی' اس وقت تک کے لئے' جب تک وہ (مقروض) اس کی گنجائش نہیں پاتا' یا اُس نے جو رقم وصول کرنی تھی' وہ دوسرے شخص کو صدقہ کر دی ہو' اور یہ کہا ہو: کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے میں تمہیں اپنی رقم صدقہ کرتا ہوں' اور اس نے صحیفے کو پھاڑ دیا ہو (جس پر لین دین کا معاہدہ تحریر ہو)''۔

متن کے یہ الفاظ ''اس نے صحیفے کو پھاڑ دیا ہو' اس سے مراد وہ عہد نامہ ہے جو اس نے دوسرے شخص کے ساتھ طے کیا تھا۔

1347 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَرَادَ اَن تستجاب دَعوته وَاَن تكشف كربته فليفرج عَن مُعسر . رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوْف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو' اور اس کی پریشانی ختم ہو' تو اسے تنگ دست شخص کو مہلت دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں نقل کی ہے۔

1348 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اِلٰى ميسرته أنظرهُ اللّٰه بِذَنبِهِ اِلٰى تَوْبَته . رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست شخص کو' خوشحالی نصیب ہونے تک' مہلت دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کے حوالے سے توبہ کرنے تک مہلت دے گا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1349 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجد وَهُوَ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَوْمَا اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن بِيَدِهٖ اِلَى الْاَرْض من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ وَقَاه اللّٰه من فيح جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ اصطناع الْمَعْرُوف وَلَفظِهٖ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجد وَهُوَ يَقُوْلُ اَيُّكُمْ يسره اَن يَقِيه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يسره قَالَ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ وَقَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے اِس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا- ابوعبدالرحمٰن نامی راوی نے زمین کی طرف ارشاہ کرکے یہ بات کہی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

''جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اُسے ادائیگی معاف کردے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے بچائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن ابودنیا نے اسے ''اصطناع المعروف'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی تپش سے بچائے؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب اس بات کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اسے ادائیگی معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے بچائے گا''۔

1350 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نفس عَن غَرِيمه اَوْ محى عَنهُ كَانَ فِيْ ظلّ الْعَرْش يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَغوِيّ فِيْ شرح السّنة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم فِيْ اَوَّل الْبَاب بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے مقروض سے پریشانی دور کرے' یا اُس سے ادائیگی کو مٹادے (یعنی رقم معاف کردے) تو وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا''۔

یہ روایت امام بغوی نے ''شرح السنہ'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس سے پہلے باب کے آغاز میں اِس کی مانند روایت گزر چکی ہے۔

1351 - وَرُوِيَ عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أظل اللّٰه عبدا فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله أنظر مُعسرا اَوْ ترك لغارم ـ رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِيْ زَوَائِد الْمسند

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنا سایہ نصیب کرے گا' اس دن' جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' جس نے کسی

Marfat.com

تنگ دست شخص کو مہلت دی ہوگی' یا مقروض کو ترک کر دیا ہوگا (یعنی اسے ادائیگی معاف کر دی ہوگی)''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے ''زوائد مسند'' میں نقل کی ہے۔

1352 - وَرُوِیَ عَنْ اسعد بن زُرَارَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يظله اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله فلييسر على مُعسر اَوْ ليضع عَنْهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ نصیب کرے' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' تو اسے تنگ دست کو مہلت دینی چاہیے' یا اسے ادائیگی معاف کر دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1353 - وَرُوِیَ عَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا اَوْ تصدق عَلَيْهِ أظلهُ اللّٰه فِیْ ظله يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دے' یا اسے (قرض کی رقم) صدقہ کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِی الْاِنْفَاق فِیْ وُجُوْه الْخَيْر كرما والترهيب من الْاِمْسَاك والادخار شحا

باب: بھلائی کے مختلف کاموں میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز کنجوسی کی وجہ سے روکنے (یعنی خرچ نہ کرنے) اور ذخیرہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1354 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم يصبح الْعباد فِيْهِ اِلَّا ملكان ينزلان فَيَقُوْلُ اَحدهمَا اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَيَقُوْلُ الاخر اللّٰهُمَّ أعْط ممسكا تلفا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَلَفْظه اِن ملكا بِبَاب من اَبْوَاب الْجنَّة يَقُوْلُ من يقْرض الْيَوْم يجز غَدا وَملك بِبَاب آخر يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَأعْطِ ممسكا تلفا

حديث 1353: صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الديون - ذكر إظلال الله جل وعلا في القيامة في ظله من أنظر' حديث:5121 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث: 2166 سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : فيمن أنظر معسرا - حديث: 2545 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' إنظار المعسر والرفق به - حديث: 21707 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - أبو اليسر كعب بن مالك' حديث:1690 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك - باب ما جاء في إنظار المعسر والتجوز عن الموسر' حديث: 10274 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2919 مسند عبد بن حميد - أبو اليسر كعب بن عمرو الأنصاري' حديث: 380 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:886 المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه العباس' حديث:582 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عطاء' حديث:11125

Marfat.com

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مثل ابْن حبَان اِلَّا انه قَالَ بِبَاب من اَبْوَاب السَّمَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی بندے صبح کرتے ہیں' تو اس (صبح کے وقت) میں دو فرشتے نیچے اترتے ہیں' ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں مزید عطا فرما' اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: ''جنت کے دروازوں میں سے' ایک دروازے پر ایک فرشتہ موجود ہے' جو یہ کہتا ہے: جو آج قرضہ دے گا' کل اس کا بدلہ پالے گا' ایک اور دروازے پر ایک اور فرشتہ موجود ہے' جو یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ دوسرا عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے کے (مال کو) ضائع کردے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر''۔

1355 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا عَبدِى أَنْفق أُنْفق عَلَيْكَ . وَقَالَ يَد اللّٰه ملاى لَا يغيضها نَفَقَة سحاء اللَّيْل وَالنَّهَار اَرَاَيْتُم مَا أنْفق مُنْذُ خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض فَاِنَّهُ لم يغض مَا بِيَدِهٖ وَكَانَ عَرْشه على المَاء وَبِيَدِهِ الْمِيْزَان يخْفض وَيرْفَع . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

لَا يغيضها بِفَتْح اَوله اَى لَا ينقصها

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو خرچ کر! میں تم پر خرچ کروں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں' رات دن میں مسلسل خرچ کرتے رہنا' اس میں کوئی کمی نہیں کرتا' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے' تب سے وہ خرچ کر رہا ہے' لیکن یہ چیز اس کے ہاتھ میں موجود (نعمتوں) کو کم نہیں کر سکی اس کا عرش پانی پر ہے' میزان اس کے دست قدرت میں ہے' جسے وہ جھکاتا اور اُٹھاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''لا یغیضھا'' میں پہلے (حرف) پر زبر ہے' یعنی وہ اس میں کمی نہیں کرتا۔

1356 - وَعَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْن آدم اِنَّك اِن تبذل الْفضل خير لَك وَاِن تمسكه شَرّ لَك وَلَا تلام على كفاف وابدأ بِمن تعول وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

الكفاف بِفَتْح الْكَاف مَا كف عَن الْحَاجة اِلَى النَّاس مَعَ القناعة لَا يزِيْد على قدر الْحَاجة وَالْفضل مَا زَاد على قدر الْحَاجة

Marfat.com

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابن آدم! اگر تم اضافی چیز کو خرچ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اسے خرچ نہ کرو تو یہ تمہارے لئے برا ہے البتہ بنیادی ضرورت کی چیز (سنبھال کر رکھنے کے حوالے سے) تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کرنے سے آغاز کرو اور اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

''الکفاف'' میں 'ک' پر زبر ہے یعنی اس سے مراد اس چیز کو روکنا ہے جس کی وجہ سے آدمی قناعت کے ساتھ لوگوں سے کچھ بھی لینے سے بچا رہے اور وہ چیز اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ نہ ہو اور ''الفضل'' سے مراد وہ چیز ہے جو اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ ہو۔

1357 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا وبجنبيها ملكان يناديان اَللّٰهُمَّ من أنفق فأعقبه خلفا وَمَنْ أمسك فأعقبه تلفا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَلَفظِهٖ فِیْ اِحْدٰی روایاته قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم طلعت شمسه اِلَّا وبجنبيها ملكان يناديان نِدَاءِ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربكُم اِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا آبت الشَّمْس اِلَّا وَكَانَ بجنبيها ملكان يناديان نِدَاءِ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن اَللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَأعْطِ ممسكا تلفا وَأنزل اللّٰه فِیْ ذٰلِكَ قُرْآنًا فِیْ قَوْل الْملكَيْنِ يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربكُمْ فِیْ سُوْرَة يُوْنُس (وَاللّٰه يَدْعُو اِلٰی دَار السَّلَام وَيهْدِی من يَشَاء اِلٰی صِرَاط مُسْتَقِيم) يونس 52 وَأنزل فِیْ قَوْلهمَا اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَأعْطِ ممسكا تلفا (وَاللَّيْل اِذا يغشى وَالنَّهَار اِذا تجلى وَمَا خلق الذّكر وَالْاُنْثٰی) اِلٰی قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰی اللیل

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے آتے ہیں جو پکار کر یہ کہتے ہیں: اے اللہ! جس نے خرچ کیا ہے اس کے بدلے میں دوسری چیز اسے عطا کرنا اور جس نے خرچ نہیں کیا ہے اس کے بدلے میں (اس کے مال کو) ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام بیہقی نے اسے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے آتے ہیں جو پکار کر کہتے ہیں ان کی پکار کو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں

(وہ فرشتے کہتے ہیں:) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ! جو تھوڑا ہو اور کفایت کر جائے وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ

Marfat.com

ہو اور غافل کردے' پھر جب سورج غروب ہوتا ہے' تو بھی اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں' جو بلند آواز میں پکارتے ہیں' جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے' صرف دوگروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں (وہ فرشتے یہ کہتے ہیں:) اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں' اور عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اس قول کی تائید میں' قرآن میں آیت نازل کی' یعنی فرشتوں کا یہ کہنا: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ (وہ آیت) سورۂ یونس کی (یہ آیت) ہے:

''اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے' اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''

اور فرشتوں کا یہ کہنا: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں اور عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے' اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''رات کی قسم ہے! جب وہ ڈھانپ لیتی ہے' اور دن کی قسم ہے' جب وہ روشن ہوتا ہے' اور جو اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا ہے''۔ یہ الفاظ ''للعسری'' تک ہیں۔

1358 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مثل الْبَخِیل والمنفق کَمثل رجلَیْنِ عَلَیْهِمَا جنتان من حَدِیْد من ثدیهما اِلٰی تراقیهما فَاَما الْمُنفق فَلَا ینْفق اِلَّا سبغت اَوْ وفرت علی جلده حَتّٰی تخفی بنانه وَتَعْفُو اَثَره وَاَما الْبَخِیل فَلَا یُرِید اَن ینْفق شَیْئًا اِلَّا لَزِمت کل حَلقَة مَکَانهَا فَهُوَ یوسعها فَلَا تتسع . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

الْجنَّة بِضَم الْجِیم مَا أجن الْمَرْء وستره وَالْمرَاد بِهِ هَهُنَا الدرْع وَمعنی الحَدِیْثِ اَن الْمُنفق کلما أنْفق طَالَتْ عَلَیْهِ وسبغت حَتّٰی تستر بنان رجلَیْهِ وَیَدیه والبخیل کلما اَرَادَ اَن ینْفق لَزِمت کل حَلقَة مَکَانهَا فَهُوَ یوسعها وَلَا تتسع شبه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعَمُ اللّٰه تَعَالٰی ورزقه بِالْجنَّةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ بالجبة فالمنفق کلما أنْفق اتسعت عَلَیْهِ النعم وسبغت ووفرت حَتّٰی تستره سترا کَامِلا شَامِلا

والبخیل کلما اَرَادَ اَن ینْفق مَنعه الشُّح والحرص وَخَوف النَّقْص فَهُوَ بِمَنْعه یطْلب اَن یزِیْد مَا عِنْده وَاَن تتسع عَلَیْهِ النعم فَلَا تتسع وَلَا تستر مِنْهُ مَا یروم ستره وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کنجوس اور خرچ کرنے والے شخص کی مثال' دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے' جن کے سینے سے لے کر گردن تک' لوہے کی زرہیں موجود ہوں' خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو وہ زنجیر کشادہ ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے جسم پر ڈھیلی ہو جاتی ہے (اور پھر نیچے گر کر) اس کی انگلیوں اور اس کے قدموں کے نشانات کو ڈھانپ دیتی ہے' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس (زرہ) کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے' وہ شخص اسے کھلا کرنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن وہ کھلی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

Marfat.com

لفظ ''الجنة'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو آدمی کو چھپا لے اور اسے ڈھانپ لے' اور یہاں مراد زرہ ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے: خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو وہ زرہ اس کے لئے بڑی اور کشادہ ہو جاتی ہے (یہاں تک کہ نیچے گر کر) اس کے پاؤں اور ہاتھوں کے پوروں تک کو ڈھانپ لیتی ہے' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے' وہ شخص اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی' تو یہاں نبی اکرم ﷺ نے' جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے رزق کی تشبیہ بیان کی ہے' ایک روایت میں لفظ (جنۃ) کی جگہ لفظ ''جبۃ'' استعمال ہوا ہے کہ خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو اس پر نعمتیں زیادہ ہو جاتی ہیں' کشادہ ہو جاتی ہیں' اور وافر ہو جاتی ہیں' یہاں تک کہ اسے مکمل طور پر پوری طرح سے ڈھانپ لیتی ہیں' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو کنجوسی' لالچ اور کمی کا خوف اسے روک دیتا ہے' تو اس روکنے کی وجہ سے وہ اس بات کا طلبگار رہتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس موجود ہے وہ اور زیادہ ہو اور اس پر نعمتوں کی مزید وسعت ہو لیکن وہ وسعت نہیں ہوتی اور وہ نعمتیں اسے نہیں ڈھانپتی ہیں' جس طرح وہ چاہتا ہے کہ اسے ڈھانپ دیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1359 - وَعَنْ قيس بن سلع الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اِخْوَته شكوه اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّهُ يبذر مَاله وينبسط فِيْهِ . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آخذ نَصِيبِي من التمرة فانفقه فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَعَلٰى من صحبني فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدره وَقَالَ اَنْفق ينْفق اللّٰه عَلَيْك ثَلَاث مَرَّات فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ خرجت فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَعِي رَاحِلَة وَاَنَا اَكثر اَهْل بَيْتِي الْيَوْم وأيسره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهٖ سعيد بن زِيَاد اَبُوْ عَاصِم

❀❀ حضرت قیس بن سلع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے بھائیوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کی شکایت کرتے ہوئے یہ کہا: یہ اپنا مال خرچ کرتا ہے' اور کھل کر خرچ کرتا ہے' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کھجوروں میں سے اپنا حصہ لیتا ہوں اور اسے اللہ کی راہ میں اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کر دیتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تم خرچ کرو! اللہ تعالیٰ تم پر خرچ کرے گا' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' اس کے بعد میں اللہ کی راہ میں نکلا' تو میرے پاس صرف ایک اونٹنی تھی' اور آج میرا گھرانہ سب سے بڑا ہے' اور میں سب سے زیادہ خوشحال ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: سعید بن زیاد ابو عاصم نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

1360 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأخلاء ثَلَاثَة فَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنَا مَعَك حَتّٰى تَاْتِي قبرك وَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ لَك مَا اَعْطَيْت وَمَا اَمْسَكت فَلَيْسَ لَك فَذٰلِكَ مَالك وَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنَا مَعَك حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله فَيَقُوْلُ وَاللّٰه لقد كنت من اَهْون الثَّلَاثَة عَلَيّ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلَّة لَهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''دوست (یا ساتھی) تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک دوست وہ ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ اس وقت تک رہوں گا' جب تک تم اپنی قبر میں نہیں چلے جاتے' ایک دوست تم سے یہ کہے گا: جو تم نے دیا اور جو تم نے نہیں دیا' وہ تمہارا نہیں ہے' یہ تمہارا مال ہے' اور ایک دوست وہ ہے: جو یہ کہے گا: تم جہاں بھی جاؤ گے' جہاں سے باہر نکلو گے' میں تمہارے ساتھ ہوؤں گا' یہ تمہارا عمل ہے' تو آدمی کہے گا: اللہ کی قسم میں تو ان تینوں میں' تمہیں سب سے زیادہ کم حیثیت کا سمجھتا تھا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1361 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَال وَارثه اَحَبَّ اِلَيْهِ من مَاله . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحَد اِلَّا مَاله اَحَبَّ اِلَيْهِ من مَال وَارثه قَالَ فَإِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارثه مَا أخر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ پسند ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے' جو اس نے (اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) آگے بھیج دیا ہو' اور جو اس نے پیچھے چھوڑا ہو' وہ اس کے وارث کا مال ہوتا ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1362 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بِلَال وَعِنْده صبر من تمر فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَال قَالَ أعد ذٰلِكَ لأضيافك

قَالَ أما تخشى اَن يكون لَكَ دُخان فِيْ نَار جَهَنَّم أنْفق يَا بِلَال وَلَا تخش من ذِيْ الْعَرْش اِقلالا
رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَقَالَ أما تخشى اَن يفور لَهُ بخار فِيْ نَار جَهَنَّم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس لئے ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کے مہمانوں کے لئے سنبھال کے رکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں نصیب ہو' اے بلال! تم خرچ کرو' اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھو''۔

یہ روایت امام بزار نے' حسن سند کے ساتھ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ ہیں:
''کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو کہ جہنم کے دھوئیں کی تپش اسے لاحق ہو''۔

1363 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاد بِلَالًا فَأخْرج لَهُ صبرا من تمر فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَال قَالَ ادخرته لَكَ يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ أما تخشى اَن يَجْعَل لَكَ بخار فِيْ نَار جَهَنَّم أنْفق يَا بِلَال وَلَا تخش من ذِيْ الْعَرْش اِقلالا

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے' توانہوں نے کھجوروں کا ایک ڈھیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکالا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس لئے ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لئے سنبھال کے رکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں مل جائے' اے بلال! تم خرچ کرو' اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1364 - وَعَنْ اَسمَاء بنت اَبِي بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ لي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تو كي فيو كأ عَلَيْك . وَفِيْ رِوَايَةٍ أنفقي اَوْ انفحي اَوْ انضحي وَلَا تحصي فيحصي الله عَلَيْك وَلَا توعي فيوعي الله عَلَيْك . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد

انفحي بِالْحَاء الْمُهْملَة وانضحي وأنفقي الثَّلَاثَة معنى وَاحِد وَقَوله لَا توكي قَالَ الْخطابِيّ لَا تدخري والإيكاء شد رَأس الْوِعَاء بالوكاء وَهُوَ الرِّبَاط الَّذِي يربط بِهِ يَقُوْلُ لَا تمنعي مَا فِيْ يدك فتنقطع مَادَّة بركَة الرزق عَنْك انْتهى

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بند کر کے نہ رکھو! ورنہ تم پر بندش کی جائے گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم خرچ کرو (راوی کو شک ہے' شاید یہاں لفظ مختلف ہے' لیکن تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے) اور تم شمار نہ کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا' اور تم بند کر کے نہ رکھو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے روک لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''انفحی'' میں 'ح' ہے' اور لفظ ''انضحی'' اور لفظ ''انفقی'' ہے' ان تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ''لاتوکی'' علامہ خطابی کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم ذخیرہ کر کے نہ رکھو!

لفظ ا''لا یکاء'' کا مطلب تھیلی کے منہ کو باندھنا ہے' اور یہ وہ باندھنا ہے' جس کے ذریعے کسی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ تم اس چیز کو روک کے نہ رکھو' جو تمہارے ہاتھ میں ہے' ورنہ رزق کے برکت کا مادہ تم سے منقطع ہو جائے گا۔ ...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1365 - وَعَنْ بَلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَلَال مت فَقِيرا وَلَا تمت غَنِيا . قلت وَكَيفَ لي بذلِكَ قَالَ مَا رزقت فَلَا تخبأ وَمَا سُئِلت فَلَا تمنع فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيفَ لي بذلِكَ قَالَ هُوَ ذَاكَ اَوْ النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَعِنْده قَالَ لي الق اللّٰه فَقِيرا وَلَا تلقه غَنِيا . وَالْبَاقِي بنحوِهِ

❀❀ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بلال! فقیر ہونے کے عالم میں

Marfat.com

مرنا' خوشحال ہونے کے عالم میں نہ مرنا' میں نے عرض کی: میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رزق تمہیں دیا جائے' اسے سنبھال کے نہ رکھنا' اور جو چیز تم سے مانگی جائے' اسے دینے سے انکار نہ کرنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا تو یہ ہوگا' یا پھر آگ ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے نقل کرکے یہ کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم فقیر ہونے کے عالم میں' اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا' خوشحال ہونے کے عالم میں' اس کی بارگاہ میں حاضر نہ ہونا''...... باقی روایت حسب سابق ہے۔

1366 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ على هَلَكته فِي الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه حِكْمَة فَهُوَ يقْضِي بهَا وَيعلمهَا

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالْمرَاد بِالْحَسَدِ هُنَا الْغِبْطَة وَهُوَ تمني مثل مَا للمغبط وَهٰذَا لَا بَأْس بِهٖ وَله نِيَّته فَإِن تمنى زَوَالهَا عَنهُ فَذٰلِكَ حرَام وَهُوَ الْحَسَد المذموم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال کیا عطا ہو' اور اسے حق کے راستے میں اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق دی ہو' اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (یعنی دین کا علم) عطا کیا ہو' اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو' اور اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ رات دن (اسے اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہاں ''حسد'' سے مراد ''رشک کرنا'' ہے' اور رشک سے مراد یہ ہے کہ جس پر رشک کیا جارہا ہے' اسے جو نعمت حاصل ہے' اس نعمت کے حصول کی آرزو کی جائے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا' لیکن اگر آدمی کی نیت یہ ہو کہ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہوجائے تو یہ حرام ہے' اور یہ وہ ''حسد'' ہے' جس کی مذمت کی گئی ہے۔

1367 - وَعَنْ طَلْحَة بن يحيى عَن جدته سعدى قَالَت دخلت يَوْمًا على طَلْحَة تَعْنِيْ ابْن عبيد اللّٰه فَرَاَيْت مِنْهُ ثقلا فَقُلْتُ لَهُ مَا لَكَ لَعَلَّه رَابَكَ منا شَيْءٍ فنعتبك قَالَ لَا ولنعم حَلِيلَة الْمَرْءِ الْمُسْلِم اَنْت وَلٰكِن اجْتمع عِنْدِي مَال وَلَا اَدْرِي كَيْفَ أصنع بِهٖ . قَالَت وَمَا يغمك مِنْهُ ادْعُ قَوْمك فاقسمه بَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا غُلَام عَلَيّ بقومي فَسَأَلت الخازن كم قسم قَالَ اَرْبَع مِائَة ألف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

Marfat.com

❀❀ طلحہ بن یحییٰ' اپنی دادی سعدیٰ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو میں نے انہیں کچھ پریشان دیکھا' میں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے شاید آپ کو ہماری طرف سے کوئی بات ناگوار گزری ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! کسی بھی مسلمان کی جتنی اچھی بیوی ہو سکتی ہے' وہ تم ہو' لیکن میرے پاس کچھ مال اکٹھا ہو گیا ہے' اور مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں اس کا کیا کروں؟ اس خاتون نے کہا: کیا یہ چیز آپ کو پریشان کرے گی؟ آپ اپنی قوم کے افراد کو بلائیں اور اس مال کو ان کے درمیان تقسیم کر دیں' تو انہوں نے فرمایا: میری قوم کے افراد کو میرے پاس لے کر آؤ (وہ خاتون بیان کرتی ہیں: بعد میں) میں نے خزانچی سے دریافت کیا: انہوں نے کتنا مال تقسیم کیا؟ تو اس نے بتایا: چار لاکھ۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1368 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نشر الله عَبْدَيْنِ من عباده أكثر لَهما من المَال وَالْولد فَقَالَ لاحَدهمَا اَى فلَان ابْن فلَان قَالَ لَبَّيْكَ رب وَسَعْديك

قَالَ ألم أكثر لَك من المَال وَالْولد قَالَ بَلٰى اَى رب

قَالَ وَكَيْف صنعت فِيمَا آتيتك قَالَ تركته لوَلَدى مَخَافَة الْعيلَة

قَالَ أما اِنَّك لَو تعلم الْعلم لضحكت قَلِيلا ولبكيت كثيرا أما اِن الَّذِىْ تخوفت عَلَيْهِمْ قد أنزلت بهم وَيَقُوْلُ لْلآخر اَى فلَان ابْن فلَان فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَى رب وَسَعْديك قَالَ لَهُ ألم أكثر لَك من المَال وَالْولد قَالَ بلٰى اَى رب

قَالَ فَكيف صنعت فِيمَا آتيتك فَقَالَ أنفقت فِيْ طَاعَتك ووثقت لوَلَدى من بعدِى بِحسن طولك

قَالَ أما اِنَّك لَو تعلم الْعلم لضحكت كثيرا ولبكيت قَلِيلا أما اِن الَّذِىْ قد وثقت بِهٖ أنزلت بهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير والأوسط

الْعيلَة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَسُكُون الْيَاء هُوَ الْفقر

والطول بِفَتْح الطَّاء هُوَ الْفضل وَالْقُدْرَة والغنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو زندہ کیا' جنہیں اس نے دنیا میں بکثرت مال اور اولاد سے نوازا تھا' اس نے ان دونوں میں سے ایک سے دریافت کیا: اے فلاں بن فلاں! اس نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' پروردگار نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بکثرت مال اور اولاد عطا نہیں کی ہے' اس نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پرودگار نے دریافت کیا: میں نے جو تمہیں عطا کیا تھا' تم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ اس نے کہا: میں نے وہ مال اپنی اولاد کے لئے ترک کیا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ محتاج نہ ہو جائیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں واقعی علم ہوتا' تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے' تمہیں ان کے بارے میں جس چیز کا اندیشہ تھا' وہ میں نے ان پر نازل کر دی ہے' پھر پروردگار دوسرے شخص سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں

Marfat.com

حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے پروردگار اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں بکثرت مال اور اولاد سے نہیں نوازا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار دریافت کرے گا: جو کچھ میں نے تمہیں عطا کیا تھا' تم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اسے تیری فرمانبرداری میں خرچ کیا' اور میں نے اپنے بعد اپنی اولاد کے لئے یہ یقین رکھا کہ تو ان پر بھی یہ کرم فرمائے گا' پروردگار فرمائے گا: تم اگر علم رکھتے' تو زیادہ ہنستے اور تھوڑا روتے' البتہ تم نے ان کے بارے میں جو یقین رکھا تھا' وہ میں نے ان پر نازل کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ ''العیلہ'' میں 'ع' پر 'زبر' ہے اور 'ی' ساکن ہے' اس سے مراد غربت ہے

لفظ ''الطول'' میں 'ط' پر 'زبر' ہے' اس سے مراد فضل' قدرت اور خوشحالی ہے۔

1369 - وَعَنْ مَالك الدَّار اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخذ اَرْبَعمِائَة دِيْنَار فَجَعلهَا فِيْ صرة فَقَالَ للغلام اذْهَبْ بهَا اِلٰى اَبِىْ عُبَيْدَة بن الْجراح ثُمَّ تله فِي الْبَيْت سَاعَة حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا الْغُلَام اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَكَ اَمِير الْمُؤْمِنِينَ اجْعَل هٰذِهٖ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ وَصله اللّٰه ورحمه ثُمَّ قَالَ تعالى يَا جَارِيَة اذهبى بِهٰذِهِ السَّبْعَة اِلٰى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلٰى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلٰى فلَان حَتّٰى أنفذها وَرجع الْغُلَام اِلٰى عمر فَاَخْبرهُ فَوَجَدَهُ قد اعد مثلهَا لِمعَاذ بن جبل فَقَالَ اذْهَبْ بهَا اِلٰى معَاذ بن جبل وتله فِي الْبَيْت حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَكَ اَمِير الْمُؤْمِنِينَ اجْعَل هٰذِهٖ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَوَصله تعالى يَا جَارِيَة اذهبى اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبى اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبى اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا فاطلعت امْرَاَة معَاذ وَقَالَت نَحْنُ وَاللّٰه مَسَاكِين فَاَعْطِنَا فَلَمْ يبْق فِي الْخِرْقَة اِلَّا دِيْنَارَانِ فدحى بهما اِلَيْهَا وَرجع الْغُلَام اِلٰى عمر فَاَخْبرهُ فسر بذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُم اِخْوَة بَعْضُهُمْ من بعض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته اِلٰى مَالك الدَّار ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَمَالك الدَّار لَا أعرفهُ

تله هُوَ بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَاللَّام اَيْضًا وَتَشْدِيد الْهَاء اَى تشاغل

فدحى بهما بِالْحَاء الْمُهْملَة اَى رمى بهما

❀❀ مالک الدار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار لئے اور انہیں ایک تھیلی میں ڈال کر غلام سے کہا: تم انہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور پھر ایک گھڑی ان کے ہاں ٹھہرے رہنا' تا کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ وہ غلام' وہ رقم لے کر' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: امیر المومنین نے آپ کے لئے یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ اس رقم کو اپنی ضروریات میں استعمال کریں' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ملا کے رکھے' اور ان پر رحم کرے' پھر انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! تم یہ والے سات فلاں شخص کو دے آؤ' اور یہ والے پانچ فلاں کو دے آؤ' اور یہ والے پانچ فلاں کو دے آؤ' یہاں تک کہ انہوں نے پوری رقم خرچ کر دی' وہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا' اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا' تو اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ انہوں نے اتنی ہی رقم حضرت معاذ بن

Marfat.com

جبل رضی اللہ عنہ کے لئے بھی تیار کی ہوئی ہے انہوں نے فرمایا: تم یہ رقم' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ' اور ان کے گھر میں ٹھہرے رہنا' یہاں تک کہ تم یہ دیکھ لو کہ وہ اس کا کیا کرتے ہیں؟ وہ غلام وہ رقم لے کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' اور بولا: امیر المؤمنین نے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کریں' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور انہیں ملا کے رکھے' اے لڑکی! اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ' اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ' اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ' اسی دوران حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے جھانک کر دیکھا اور بولیں: اللہ کی قسم! ہم بھی غریب ہیں' آپ ہمیں بھی کچھ دے دیں' اس تھیلی میں اس وقت صرف دو دینار بچے تھے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے وہ دو دینار اس خاتون کو دے دیئے' وہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا' تو وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' مالک الدار تک اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں' البتہ مالک الدار نامی شخص سے میں واقف نہیں ہوں۔

''تلہ'' اس میں 'ت' پر 'زبر' ہے اور پھر 'ل' ہے اور 'ہ' پر 'شد' ہے' اس سے مراد مشغول ہونا ہے

''فدحی بہما'' اس سے مراد انہیں پھینک دینا ہے۔

1370 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت عِند رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ سَبعَة دَنَانِير وَضعهَا عِند عَائِشَة فَلَمَّا كَانَ عِند مَرضه قَالَ يَا عَائِشَة ابعثى بالذَّهَب الى عَلىّ ثُمَّ اغمى عَلَيهِ وشغل عَائِشَة مَا بِه حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ مرارًا كل ذٰلِكَ يغمى على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ويشغل عَائِشَة مَا بِه فَبعث الٰى عَلىّ فَتصدق بهَا وَامسى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْد الْمَوْت لَيْلَة الاثْنَيْنِ فَارسلت عَائِشَة بمصباح لَهَا الٰى امْرَاَة من نسائها فَقَالَت أهدى لنا فِيْ مصباحنا من عكتك السّمن فَاِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَمسَى فِيْ حَدِيْد الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ عَائِشَة بِمَعْنَاهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات دینار موجود تھے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوائے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شروع ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! وہ سونا علی کو بھجوا دو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی' اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کام نہ کرسکیں' یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوجاتی اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس دوران وہ کام نہ کرپاتیں' پھر آخر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہ رقم بھجوادی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ رقم صدقہ کردی' پیر کی رات جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک چراغ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی طرف بھیجا اور بولیں: آپ اپنے گھی میں سے' ہمارے چراغ کے لئے تھوڑا سا گھی تحفے کے طور پر دے دیں' کیونکہ آج رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ بھی نہیں بچا تھا)۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے طور پر اسی مضمون کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1371 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِت قَالَ كنت مَعَ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فخرج عطاؤه وَمَعَهُ جَارِيَة لَهُ قَالَ فَجعلت تقضى حَوَائِجه ففضل مَعهَا سَبْعَة فَأمرهَا اَن تشترى بِهِ فُلُوسًا

قَالَ قُلْتُ لَو اَخّرته للْحَاجة تنوبك اَوْ للضيف ينزل بك

قَالَ اِن خليلى عهد اِلَیّ اَن اَيّمَا ذهب اَوْ فضَّة أوكىء عَلَيْهِ فَهُوَ جمر على صَاحبه حَتّٰى يفرغه فِیْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالطَّبَرَانِیّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أوكى على ذهب اَوْ فضَّة وَلَمْ يُنْفِقهُ فِیْ سَبِيْل اللّٰه كَانَ جمرا يَوْم الْقِيَامَة يكوى بِهِ

هٰذَا لفظ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَالِهِ اَيْضًا رجال الصَّحِيْح

❀❀ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے اپنی تنخواہ کی رقم نکالی ان کے ساتھ ان کی کنیز بھی تھی راوی کہتے ہیں اس کنیز نے ان کی ضروریات پوری کروانا شروع کیں پھر اس کنیز کے پاس سات درہم (یا دینار) بچے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس کے بدلے میں سکے خرید لے راوی نے کہا: اگر آپ انہیں کسی ضرورت کے لئے سنبھال کے رکھ لیں یا مہمان کے لئے سنبھال کے رکھ لیں جو آپ کے ہاں آ جاتا ہے (تو یہ مناسب ہوگا) تو انہوں نے فرمایا: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ جو بھی سونا یا چاندی سنبھال کر رکھے جائیں تو وہ آدمی کے لئے انگارہ ثابت ہوں گے جب آدمی انہیں اللہ کی راہ خرچ نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں یہی روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مختصر واقعہ کے طور پر بھی نقل کی ہے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص سونے یا چاندی کو سنبھال کر رکھ لے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے تو وہ قیامت کے دن انگارے کی شکل میں ہوں گے جس کے ذریعے آدمی کو داغا جائے گا''۔

روایت کے یہ الفاظ امام طبرانی کے نقل کردہ ہیں اور ان کی روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1372 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أهديت للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث طوائر فأطعم خادمه طائرا فَلَمَّا كَانَ من الْغَد اَتَتْهُ بهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ألم اَنْهَك اَن ترفعى شَيْئًا لغد . فَاِن اللّٰه يَاْتِیْ برزق غَد . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِیّ وَرواة اَبِیْ يعلى ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندوں (کا گوشت) تحفے کے طور پر پیش کیا گیا آپ نے اس میں سے ایک پرندے کا گوشت اپنے خادمہ کو کھانے کے لئے دے دیا اگلے دن وہ خادمہ اس کا گوشت لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم کوئی

Marfat.com

چیز کل کے لئے سنبھال کے رکھو؟ اللہ تعالیٰ نے کل کا رزق عطا کر دینا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں۔

1373 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدّخر شَيْئًا لغد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے دن کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے اور ان دونوں نے اسے جعفر بن سلیمان ضبعی کے حوالے سے ثابت نامی راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1374 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لألج هٰذِهِ الغرفة مَا ألجها اِلَّا خشيَة اَن يكون فِيهَا مَال فأتوفى وَلَمْ أنفقهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن . لألج اَى لأدخل . والغرفة بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِيَ الْعلية

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں: میں اس گھر میں داخل ہوتا ہوں اور میں اس گھر میں صرف اس اندیشے کے تحت داخل ہوتا ہوں کہ کہیں اس میں کوئی مال موجود نہ ہو جسے میں نے خرچ نہ کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''لالج'' سے مراد میں داخل ہوتا ہوں اور لفظ ''الغرفہ'' سے مراد بالاخانہ ہے۔

1375 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحبَّ اَن لي اَحَدًا ذَهَبا أبقى صبح ثَالِثَة وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٍ اِلَّا شَيْئًا أعده لدين

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عَطِيَّة عَنْ اَبِيْ سعيد وَهُوَ اِسْنَاد حسن وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا موجود ہو اور پھر تیسرے دن کی صبح تک اس میں سے کوئی بھی چیز باقی ہو ماسوائے اس رقم کے جو کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھی گئی ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے اور اس کے کئی شواہد موجود ہیں۔

1376 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لي اَبُوْ ذَر يَا ابْن أخي كنت مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذا بيَدِهِ فَقَالَ لي يَا اَبَا ذَر مَا اَحَبَّ اَن لي اَحَدًا ذَهَبا وَفِضة أنفقهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه اَمُوْت

حديث 1373: صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر العلة التي من أجلها كان تعترض المصطفى صلى الله عليه وسلم - حديث:6447 الجامع للترمذي' أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في معيشة النبي صلى الله عليه وسلم وأهله' حديث:2342 شعب الإيمان للبيهقي - فصل في زهد النبي صلى الله عليه وسلم وصبره على شدائد' حديث:1442 الشمائل المحمدية للترمذي - باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:346

Marfat.com

يَـوْم اَمُوْت أدع مِنْهُ قيراطا ۔ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قِنْطَارًا ۔ قَالَ يَا اَبَا ذر أذهب اِلَى الْاَقَل وَتذهب اِلَى الْاَكْثَر أُرِيد الْاٰخِرَةِ وتريد الدُّنْيَا قيراطا فَاَعَادَهَا عَلَىَّ ثَلَاث مَرَّات ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: اے میرے بھتیجے! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا' یا چاندی موجود ہو'اور میں انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کروں' اور جس دن میرا وصال ہو'اس دن اس میں سے ایک قیراط رہ گیا ہو (جو میں نے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا ہو) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ قنطار شمار ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں اس کی طرف جارہا ہوں' جو تھوڑا ہے' اور تم اس کی طرف جارہے ہو' جو زیادہ ہے' میری مراد آخرت ہے' اور تمہاری مراد دنیا کا قیراط ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ میرے سامنے دہرائی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1377 - وَعَـنْـهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتفت اِلَى اَحد فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ مَا يسـرنـى اَن اَحَـدًا تـحول لآل مُحَمَّد ذَهَبا أنفقهُ فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَمُوْت يَوْم اَمُوْت أدع مِنْهُ دينارين اِلَّا دينارين أعدهما للدّين اِن كَانَ ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاد اَحْمد جيد قوى

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد پہاڑ پر نظر ڈالی اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اُحد پہاڑ آل محمد کے لئے سونے کا ہوجائے' اور میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کروں' یہاں تک کہ جس دن میرا وصال ہو' تو اس میں سے دو دینار باقی رہ گئے ہوں' البتہ ان دیناروں کا معاملہ مختلف ہے' جو کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھے گئے ہوں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

1378 - وَعَـنْ قيـس بـن اَبِـىْ حَـازِم قَـالَ دخلت على سعيد بن مَسْعُوْد نعوده فَقَالَ مَا اَدْرِى مَا يَقُوْلُوْنَ وَلٰكِن لَيْت مَا فِىْ تابوتى هٰذَا جمر فَلَمَّا مَاتَ نظرُوْا فَاِذَا فِيْهِ ألف اَوْ اَلفَانِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسعود کی عیادت کرنے کے لئے' ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بولے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ لیکن کاش کہ میرے اس تابوت میں یہ انگارے نہ ہوتے' جب ان کا انتقال ہوگیا' اور لوگوں نے جائزہ لیا' تو اس تابوت میں ایک ہزار یا شاید دو ہزار (درہم یا دینار) موجود تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1379 - وَعَـنْ اَبِـىْ اُمَـامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا توفّى على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُـوجـد لَهٗ كفن فَاَتى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى دَاخِلَة اِزَاره فأصيب دِيْنَار اَوْ دِيْنَارَان فَقَال كَيَّتَانِ ۔ وَفِـىْ رِوَايَةٍ تـوفّى رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الصّفة فَوجدَ فِىْ مِنْزره دِيْنَار فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

كَيَّة ثُمَّ توفى آخر فَوجدَ فِيْ مِئزرِه دِيْنَارَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من طرق ورواة بَعْضهَا ثِقَات أثبات غير شهر بن حَوْشَب

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس کے لئے کفن دستیاب نہیں ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے تہبند کے اندرونی حصے (یعنی اس کے تہبند کے ڈب کا) جائزہ لو' تو اس میں سے ایک دینار' یا دو دینار مل گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اہل صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس کے تہبند میں سے ایک دینار ملا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی ایک چیز ہے' پھر ایک اور صاحب کا انتقال ہوا' اور ان کے تہبند میں سے دو دینار ملے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مختلف طرق کے حوالے سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض کے راوی ثقہ اور ثبت ہیں' البتہ شہر بن حوشب کا معاملہ مختلف ہے۔

1380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفى رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الصّفة فوجدوا فِيْ شملته دينارين فَذكرُوْا ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه . قَالَ الْحَافِظ وَاِنَّمَا كَانَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهُ ادخر مَعَ تلبسه بالفقر ظَاهرا ومشاركته الْفُقَرَاء فِيْمَا يَاْتِيهم من الصَّدَقَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل صفہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہوا' لوگوں کو ان کے شملہ میں سے دو دینار ملے' لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: ایسا اس لئے ہوا' کیونکہ ان صاحب نے ظاہری طور پر فقر کے اظہار کے باوجود انہیں سنبھال کر رکھا ہوا تھا اور وہ ظاہری طور پر غرباء کے ساتھ ٹل جل کر رہتے تھے' اس چیز کے حوالے سے' جو ان غرباء کے پاس صدقہ کے طور پر آتی تھی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1381 - وَعَنْ سَلمَة بن الْاَكْوَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت جَالِسا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأتي بِجنَازَة ثُمَّ اُتِيَ بِاُخْرٰى فَقَالَ هَلْ ترك من دين قَالُوْا لَا

قَالَ فَهَلْ ترك شَيْئًا قَالُوْا نعَم ثَلَاثَة دَنَانِير فَقَالَ بأصابعه ثَلَاث كيات الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ جيد وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبُخَارِيّ بنحوِهِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک جنازہ لایا گیا پھر ایک اور جنازہ لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

دریافت کیا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تین دینار تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی تین انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا: یہ داغ لگانے والی (تین چیزیں ہیں) ......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے حسن اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اس کی مانند "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1382 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِیًّا غزا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَر فَاَصَابَهُ مِن سَهْمِه دِیْنَارَانِ فَاَخذهُمَا الْاَعْرَابِی فجعلهما فِیْ عباء ة فخیط عَلَیْهِمَا ولف عَلَیْهِمَا فَمَاتَ الْاَعْرَابِی فَوجدَ الدیناران فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَیَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن لَا بَاْس بِهٖ فِی المتابعات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شرکت کی اس کے حصے میں دو دینار آئے اس دیہاتی نے وہ دونوں لئے انہیں اپنی عباء میں رکھا اور اس پر سلائی کر دی اور ان دونوں کو اس میں لپیٹ لیا جب اس دیہاتی کا انتقال ہوا اور وہ دو دینار پائے گئے اور اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اور متابعات کے طور پر اس کو نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ترغیب الْمَرْاَة فِی الصَّدَقَة من مَال زَوجهَا اِذا أذن وترهیبها مِنهَا مَا لم یَاْذَن

باب: عورت کے لئے اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جبکہ شوہر نے اس کی اجازت دی ہو اور اگر اجازت نہ دی ہو تو عورت کے لئے ایسا کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1383 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أنفقت الْمَرْاَة من طَعَام بَیتهَا غیر مفسدَة كَانَ لَهَا أجرهَا بِمَا أنفقت ولزوجها أجره بِمَا اكْتسب وللخادم مثل ذٰلِكَ لَا ینقص بَعْضهمْ من أجر بعض شَیْئًا . رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَعند بَعْضهمْ اِذا تَصَدَّقت بدل أنفقت

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی عورت اپنے گھر کے اناج میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر خرچ کرتی ہے تو اس عورت کو اس کے خرچ کرنے کا اجر ملے گا اس کے شوہر کو اس کو کمانے کا اجر ملے گا اور خادم کو بھی اس کی مانند اجر ملے گا اور ان میں سے کسی ایک کے اجر میں کسی دوسرے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوگی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ابن ماجہ امام ترمذی امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے البتہ بعض راویوں نے لفظ "انفقت" کی جگہ لفظ "تصدقت"

Marfat.com

(یعنی صدقہ کرے) نقل کیا ہے"۔

1384 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل للْمَرْاَة اَن تَصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاذن فِيْ بَيته اِلَّا بِاِذْنِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں (کوئی نفلی) روزہ رکھے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے' اور (یہ بھی عورت کے لئے جائز نہیں ہے) کہ وہ شوہر کے گھر میں' کسی کو اندر آنے دے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے"۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1385 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد اَن اَبَا هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَن الْمَرْاَة هَلْ تَتَصَدَّق من بَيت زَوجهَا قَالَ لَا اِلَّا من قوتها وَالْاَجر بَيْنَهُمَا وَلَا يحل لَهَا اَن تَتَصَدَّق من مَال زَوجهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

زَاد رزين الْعَبدرِي فِيْ جَامعه فَاِن أذن لَهَا فالأجر بَيْنَهُمَا فَاِن فعلت بِغَيْر اِذْنه فالأجر لَهُ وَالْاِثْم عَلَيْهَا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا وہ اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ وہ اپنی ذاتی خوراک کی چیز کو صدقہ کرسکتی ہے' اور اس کا اجر ان دونوں (میاں بیوی) کو ملے گا' عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر' شوہر کے مال میں سے کچھ صدقہ کرے"۔

رزین عبدری نے اپنی "جامع" میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"اگر شوہر نے عورت کو اجازت دی ہو' تو پھر اجر ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا' اور اگر وہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر ایسا کرتی ہے' تو شوہر کو اجر مل جائے گا' اور عورت کو گناہ ہوگا"

1386 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجوز لامْرَاَة عَطِيَّة اِلَّا بِاِذن زَوجهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ من طَرِيْق عَمْرو بن شُعَيْب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عورت کے لئے کوئی عطیہ دینا جائز نہیں ہے' البتہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1387 - وَعَنْ اَسمَاء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لى مَال اِلَّا مَا اَدخل عَلَيّ الزبير اَفاتصدق قَالَ تصدقي وَلَا توعي فيوعى عَلَيْك

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا جَاءَت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لى شَيْءٍ اِلَّا مَا اَدخل عَلَيّ الزبير فَهَلْ عَلَيّ جنَاح اَن اَرضخ مِمَّا يدْخل عَلَيّ قَالَ ارضخي مَا اسْتَطَعْت وَلَا توعي فيوعى اللّٰه عَلَيْك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

Marfat.com

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہ مال موجود ہوتا ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا میں صدقہ کردیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کیا کرو' اور روک کے نہ رکھا کرو' ورنہ تمہیں بھی روک کردیا جائے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے پاس صرف وہ چیز ہوتی ہے' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا مجھے اس پر کوئی گناہ ہوگا کہ انہوں نے جو مجھے دیا تھا' اس میں سے میں کوئی چیز (اللہ کی راہ میں) دے دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم سے ہوسکے تم دے دو' اور تم روک کر نہ رکھو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو روک' روک کردے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1388 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تَصَدَّقت الْـمَرْاَة من بَيت زَوجهَا كَانَ لَهَا أجرهَا ولزوجها مثل ذٰلِكَ لَا ينقص كل وَاحِد مِنْهُمَا من أجر صَاحبه شَيْئًا لَهُ بِمَا كسب وَلها بِمَا أنفقت . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے' تو عورت کو اس کا اجر ملتا ہے' اور شوہر کو بھی اس کی مانند اجر ملتا ہے' ان دونوں میں سے کسی ایک کے اجر میں' دوسرے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوتی' شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے' اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1389 - وَعَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِى خطبَته عَام حجَّة الْوَدَاع لَا تنْفق امْرَاَة شَيْئًا من بَيت زَوجهَا اِلَّا بِاِذن زَوجهَا قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَام قَالَ ذٰلِكَ أفضل اَمْوَالنَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال آپ کے خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز خرچ نہیں کرے گی' البتہ شوہر کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں' سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث 1388: صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب صدقۃ التطوع - ذکر تفضل اللہ جل وعلا علی المرأۃ إذا تصدقت من بیت' حدیث: 3417 السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' صدقۃ المرأۃ من بیت زوجہا - حدیث: 2504 السنن الکبری للنسائی - کتاب الزکاۃ' صدقۃ المرأۃ من بیت زوجہا - حدیث: 2291 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار - حدیث السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا' حدیث: 24157 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشۃ' حدیث: 4243

Marfat.com

التَّرْغِیب فِیْ اِطْعَام الطَّعَام وَسقی المَاء والترھیب من مَنعه

باب: کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے متعلق ترغیبی روایات' اور ایسا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1390 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَی الْاِسْلَام خیر قَالَ تطعم الطَّعَام وتقرأ السَّلَام علی من عرفت وَمَنْ لم تعرف

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اسلام (میں کون سا عمل) سب سے بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے' اُسے سلام کرو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1391 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذا رَاَیْتك طابت نَفسِی وقرت عَیْنی أنبئنی عَن کل شَیْءٍ قَالَ کل شَیْءٍ خلق من المَاء

فَقُلْتُ اَخبرنِیْ بِشَیْءٍ اِذا عملته دخلت الْجنَّة قَالَ اُطعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں آپ کی زیارت کرتا ہوں' تو میرا دل مطمئن ہو جاتا ہے' اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے' میں نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے' جس پر میں عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں' تم نماز ادا کرو' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1392 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمٰن وأطعموا الطَّعَام وأفشوا السَّلَام تدْخلُوا الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Marfat.com

1393 - وَعنهُ ایضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الجَنَّة غرفا یری ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ ابُوْ مَالك الاَشعَرِیّ لمن هِیَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هِیَ لمن أطاب الکَلَام وَأطعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نیام

رَوَاهُ الطَّبرَانِیّ فِی الکَبِیْرِ بِاِسنَادٍ حَسَنٌ وَالحَاکِم وَقَالَ صَحِیح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ' اندر سے' اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آتا ہے' تو حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اُسے ملیں گے جو عمدہ کلام کرتا ہو' کھانا کھلاتا ہو اور رات کو جب لوگ سور ہے ہوں' تو وہ کھڑا ہو کر (نوافل) ادا کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1394 - وَعَنْ اَبِی مَالك الاَشعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الجَنَّة غرفا یری ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه تَعَالٰی لمن أطعم الطَّعَام وَأفشی السَّلَام وَصلی بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ ان کے اندر سے' اور ان کا اندرونی حصہ ان کے باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلاتا ہے' سلام پھیلاتا ہے' اور رات کے وقت نماز ادا کرتا ہے' جبکہ لوگ سور رہے ہوتے ہیں''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1395 - وَعَنْ حَمزَة بن صُهَیب عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عمر لِصُهَیب فِیك سرف فِی الطَّعَام فَقَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ خیارکم من أطعم الطَّعَام . رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب وَفِیْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقیل وَمَنْ لَا یحضرنی الْاٰن حَاله

❀❀ حمزہ بن صہیب' اپنے والد (حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کھانا کھلانے کے حوالے سے فضول خرچی کرتے ہیں' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جو کھانا کھلاتے ہیں''

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل نامی راوی ہے' اور ایک ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

1396 - وَعَنْ اَبِی هُرَیرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ الکَفَّارَات اِطْعَام

Marfat.com

الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيفَ وَعبد اللّٰه بن أَبِي حميد مَتْرُوك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(گناہوں کا) کفارہ بننے والے چیزیں یہ ہیں' کھانا کھلانا' سلام پھیلانا' اور رات کے وقت نماز ادا کرنا' جبکہ لوگ سورہے ہوں'' یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں: ایسا کیسے ہوسکتا ہے' جبکہ (اس روایت کا ایک راوی) عبداللہ بن ابوحمید متروک ہے۔

1397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّل مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَة انجفل النَّاس إِلَيْهِ فَكنت فِيمَن جَاءَهُ فَلَمَّا تَأَمَّلت وَجهه واستبنته علمت أَن وَجهه لَيْسَ بِوَجْه كَذَّاب . قَالَ وَكَانَ أَوَّل مَا سَمِعت من كَلَامه أَن قَالَ أَيهَا النَّاس أفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

انجفل النَّاس بِالْجِيم أَي أَسْرعُوا ومضوا كلهم

استبنته أَي تحققته وتبينته وَتقدّمت أَحَادِيْث من هٰذَا الْبَاب فِي الْوضُوء وَالصَّلَاة وَغَيرِهمَا وَيَأْتِي أَحَادِيْث أخر فِي السَّلَام وطلاقة الْوَجْه إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کرکے) پہلی مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ جوق درجوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والوں میں' میں بھی شامل تھا' جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا بغور جائزہ لیا اور اس کی تحقیق کی تو مجھے پتہ چل گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' جو سب سے پہلی بات سنی' وہ یہ تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' اور رات کے وقت نوافل ادا کرو' جبکہ لوگ سورہے ہوں' اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(روایت کے متن کے الفاظ) ''انجفل الناس'' یہ 'ج' کے ساتھ ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ تیزی سے گئے' اور وہ سب لوگ چلے گئے

لفظ ''استبنته'' یعنی میں نے اس کی تحقیق کی اور اس کی وضاحت دیکھی' اس سے پہلے وضو' نماز اور دیگر ابواب میں اس نوعیت کی کچھ احادیث گزر چکی ہیں' اور کچھ دیگر احادیث' سلام کرنے اور خندہ پیشانی سے متعلق باب میں آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

Marfat.com

1398 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مُوجبَات الرَّحْمَة اِطْعَام الْمُسْلِم الْمِسْكِين . رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَيْهَقِيّ مُتَّصِلا ومرسلا من طَرِيقه اَيْضًا اِلَّا انه قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة اِطْعَام الْمُسْلِم السغبان وَقَالَ قَالَ عبد الْوَهَّاب يَعْنِيْ الجائع

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا انه قَالَ اِن من مُوجبَات الْجَنَّة اِطْعَام الْمُسْلِم السغبان

السغبان بِالسِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة بعدهمَا بَاء مُوَحدَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام بیہقی نے' امام حاکم کے حوالے سے ہی اسے متصل اور مرسل روایت دونوں کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

عبدالوہاب نامی راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''السغبان'' کا مطلب بھوکا ہونا ہے۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جنت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

لفظ ''السغبان'' یہ 'س' اور 'غ' کے ساتھ ہے' جس کے بعد 'ب' ہے۔

1399 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه ليربي لاحدكم التمرة واللقمة كَمَا يُربي اَحَدُكُم فلوه اَوْ فَصِيله حَتّٰى يكون مثل أحد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَتقدم هُوَ وَحَدِيْثِ اَبِيْ بَرزَة اَيْضًا اِن العَبْد ليتصدق بالكسرة تربو عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تكون مثل أحد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ تم میں سے' کسی ایک شخص (کے صدقہ کیے ہوئے) ایک کھجور' یا ایک لقمہ کو یوں بڑھاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ' یا ایک کھجور' اجر کے اعتبار سے) اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے' یہ روایت ہے' اور حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

''آدمی روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے' جو اللہ کی بارگاہ میں بڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے''۔

1400 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليُدْخل بلقمة الْخبز وقبصة التَّمْر وَمثله مِمَّا ينفع الْمِسْكِين ثَلَاثَة الْجَنَّة الْاٰمِر بِهٖ وَالزَّوْجَة الْمصلحَة لَهُ

حدیث 1400: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأطعمة' وأما حديث عمر - حديث: 7254

Marfat.com

وَالْخَادِمَ الَّذِیْ يناول الْمِسْكِين
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لم ينس خدمنا
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَتقدم
القبصة بِفَتْح الْقَاف وَضمّهَا وبالصاد الْمُهْملَة هِیَ مَا يتَنَاوَلهُ الْاٰخِذ برؤوس اَصَابِعه الثَّلَاث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے' یا تین انگلیوں میں آنے والی کھجور' یا اس کی مانند کوئی چیز' جو مسکین کو فائدہ دیتی ہو' اس کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے' وہ شخص جس نے اس کو دینے کا حکم دیا ہو' اس کی وہ بیوی' جس نے اسے تیار کیا ہو' اور وہ خادم' جس نے وہ چیز مسکین کو پکڑائی ہو''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو ہمارے خادموں کو بھی بھولتا نہیں ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔
لفظ ''القبصہ'' میں 'ق' پر 'زبر' ہے' اور 'پیش' بھی پڑھی گئی ہے' پھر 'ص' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو لینے والا شخص تین انگلیوں کے پوروں سے پکڑ سکے۔

1401 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بنی اِسْرَائِيل فعبد اللّٰه فِیْ صومعته سِتِّينَ عَاما وأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خيرا فنزل وَمَعَهُ رغيف اَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِی الْاَرْض لَقيته امْرَاَة فَلَمْ يزل يكلمها وتكلمه حَتّٰى غشيها ثُمَّ اُغمی عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائل فَاَوْمأ اِلَيْهِ اَن يَاْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّينَ سنة بِتِلْكَ الزنية فرجحت الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف اَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے' اپنے عبادت خانے میں' ساٹھ سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' ایک مرتبہ بارش ہونے سے زمین سرسبز و شاداب ہوگئی' راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر دیکھا اور سوچا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر کر' اللہ کا ذکر کروں' تو میری بھلائی میں اضافہ ہوگا' وہ وہاں سے نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک' یا شاید دو روٹیاں تھیں' (یہ شک راوی کو ہے) وہ زمین پر موجود تھا کہ اس کی ملاقات' کسی خاتون کے ساتھ ہوئی' وہ اس خاتون کے ساتھ کلام کرنے لگا' اور وہ خاتون اس کے ساتھ کلام کرنے لگی' یہاں تک کہ اس راہب نے اس خاتون کے ساتھ زنا کر لیا' پھر اس پر (خوف کی وجہ سے) بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہونے لگی' تو وہ غسل کرنے کے لئے ایک کنویں میں اترا' اسی دوران ایک مانگنے والا آیا' تو راہب نے اس کو اشارہ کیا کہ وہ ان دو روٹیوں کو حاصل کر لے' پھر اس راہب کا انتقال ہو گیا' اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن' اس زنا کے ساتھ کیا گیا' تو زنا کا پلڑا' اس کی نیکیوں کے پلڑے پر بھاری ہو گیا' پھر اس ایک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو روٹیوں کو اس

Marfat.com

کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور اس کی مغفرت ہو گئی''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1402 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِی اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ عملا یدخلنی الْجَنَّة قَالَ اِن کنت أقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة أعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فأطعم الجائع واسق الظمآن . الحَدِیْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ وَیَاْتِی بِتَمَامِهٖ فِی الْعتق اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے گفتگو کرتے ہوئے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں' لیکن مسئلہ بھرپور دریافت کیا ہے' تم غلام آزاد کرو' گردن چھڑاؤ' اور اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ' اور پیاسے کو پلاؤ''......الحدیث۔

یہ حدیث امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں' آگے چل کر یہ مکمل حدیث کے طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1403 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أطْعم اَخَاهُ حَتّٰی یشبعه وسقاه من الْمَاء حَتّٰی یرویه باعده اللّٰه مِنَ النَّار سبع خنادق مَا بَیْن کل خندقین مسیرَة خَمْسِمِائَة عَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِی الثَّوَاب وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلائے' یہاں تک کہ اسے سیر کر دے' اور اسے پانی پلائے یہاں تک کہ اسے سیراب کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے' سات خندقوں کے فاصلے جتنا دور کر دے گا' جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان' پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہو گا''

یہ روایت امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں' ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں' امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1404 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدَقَة اَن تشبع کبدا جائعا . رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب وَالْبَیْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ والأصبهانی کلهم من رِوَایَةِ زَرْبِی مُؤذن هِشَام عَنْ اَنَسٍ وَلَفظ اَبِیْ الشَّیْخ والأصبهانی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من عمل أفضل من اِشبَاع کبد جَائِع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جاندار کو سیر کروا دو''

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے ہشام کے مؤذن 'زربی' کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ابوشیخ اور اصبہانی کے یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی عمل' بھوکے جاندار کو سیر ہو کر (کھانا کھلانے) سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''۔

1405 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا مُؤْمِن أطْعم مُؤْمِنا علی جوع أطْعمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من ثمار الْجنَّة وَاَيّمَا مُؤْمِن سقى مُؤْمِنا على ظمإ سقَاهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من الرَّحِيق الْمَخْتُوم وَاَيّمَا مُؤْمِن كسا مُؤْمِنا على عرى كَسَاه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من حلل الْجنَّة . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد

وَيَاْتِی لَفْظِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِیَ مَوْقُوْفًا على اَبِیْ سعيد وَهُوَ أصح وأشبه وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْد وَلَفْظِهٖ قَالَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة أعرى مَا كَانُوْا قطّ وأجوع مَا كَانُوْا قطّ وأظمأ مَا كَانُوْا قطّ وأنصب مَا كَانُوْا قطّ فَمَنْ كسا للّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَسَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أطْعم للّٰه عَزَّ وَجَلَّ أطْعمهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سقى للّٰه عَزَّ وَجَلَّ سقَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عمل للّٰه أغناه اللّٰه وَمَنْ عَفا للّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَعْفَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . وَرُوِیَ مَرْفُوْعا بِهٰذَا اللَّفْظ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مومن' کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے گا' اور جو بھی مومن کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر بند مشروب پلائے گا' اور جو بھی مومن کسی مومن کو لباس کی ضرورت کے وقت لباس پہنائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کو جنت کے حلے پہنائے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ آگے آئیں گے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور وہ روایت زیادہ مستند اور زیادہ موزوں ہے یہی روایت امام ابن ابودنیا نے اپنی کتاب ''اصطناع المعروف'' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' جب لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تو انہیں لباس کی اتنی شدید ضرورت ہوگی' جو پہلے کبھی نہیں تھی' وہ اتنے زیادہ بھوکے ہوں گے' جتنے پہلے کبھی نہیں رہے ہوں گے' اتنے زیادہ پیاسے ہوں گے کہ پہلے کبھی اتنے پیاسے نہیں رہے ہوں گے اتنے زیادہ پریشان ہوں گے' کہ پہلے کبھی اتنے زیادہ پریشان نہیں رہے ہوں گے' تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو لباس پہننے کے لئے دیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے پہننے کے لئے لباس عطا کردے گا' جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو کھانا کھلایا ہوگا' اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اسے کھانا کھلائے گا' جس نے کسی کو اللہ کے لئے پانی پلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے پانی پلائے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو معاف کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا''۔

یہی روایت انہی الفاظ کے ساتھ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

1406 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْم الْقِيَامَة يَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدني قَالَ يَا رب كَيْفَ أعودك وَاَنت رب الْعَالمين قَالَ أما علمت اَن عَبدِی فلَانا مرض فَلَمْ تعده أما علمت اَنَّك لَو عدته لَوَجَدْتنِیْ عِنْده

يَا ابْن آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمنی

قَالَ يَا رب كَيْفَ أطعمك وَاَنت رب الْعَالمين قَالَ أما علمت اَنه استطعمك عَبدِی فلَان فَلَمْ تطعمه أما علمت اَنَّك لَو أطعمته لوجدت ذٰلِكَ عِنْدِی

يَا ابْن آدم استسقيتك فَلَمْ تَسْقِنِی

قَالَ يَا رب وَكَيْف أسقيك وَاَنت رب الْعَالمين

قَالَ استسقاك عَبدِی فلَان فَلَمْ تسقه أما اِنَّك لَو سقيته وجدت ذٰلِكَ عِنْدِی . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا' لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوگیا تھا' تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی' کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے' تو مجھے اس کے پاس پاتے' اے ابن آدم! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تجھے کچھ کھلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا؟ تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا' کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے تو اس کا ثواب میری بارگاہ میں پالیتے؟ اے ابن آدم! میں نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے پینے کے لئے نہیں دیا' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے پینے کے لئے نہیں دیا' اگر تم اسے پینے کے لئے دیتے' تو اس کا اجر و ثواب میری بارگاہ میں پالیتے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1407 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمُ الْيَوْم صَائِما فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنا فَقَالَ من أطْعم مِنْكُمُ الْيَوْم مِسْكينا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا

Marfat.com

قَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْمَ جنَازَة قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِيْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کس شخص نے آج روزہ رکھا ہوا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص آج جنازے میں شریک ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس نے آج بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اعمال' جس بھی شخص میں اکٹھے ہو جائیں گے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1408 - وَرُوِىَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِدخالك السرُوْر على مُؤْمِن أشبعت جوعته اَوْ كسوت عَوْرَته اَوْ قضيت لَهُ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب من حَدِيْثٍ ابْن عمر بِنَحْوِهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله على مُسْلِم اَوْ تكشف عَنهُ كربَة اَوْ تطرد عَنهُ جوعا اَوْ تقضى عَنهُ دينا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مومن کو خوش کر دینا' اگر وہ بھوکا ہے' تو اسے سیر کرو' اگر اسے لباس کی ضرورت ہو' تو اسے لباس فراہم کرو' یا اس کی (کوئی اور) ضرورت پوری کردو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوشیخ نے اسے کتاب ''الثواب'' میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے' جو تم کسی مسلمان کو فراہم کرتے ہو' یا اس سے کوئی تکلیف دہ چیز کو دور کر دیتے ہو' یا اس سے بھوک کو ختم کر دیتے ہو' یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتے ہو''۔

1409 - وَرُوِىَ عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أطْعم مُؤْمِنا حَتّٰى يشبعه من سغب أدخلهُ الله بَابا من اَبْوَاب الْجنَّة لَا يدْخلهُ اِلَّا من كَانَ مثله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

السغب بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة جَمِيعًا هُوَ الْجُوع

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے' یہاں تک کہ اسے بھوک کے حوالے سے سیر کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایک ایسے

Marfat.com

دروازے سے جنت میں داخل کرے گا کہ اس دروازے سے صرف وہی شخص داخل ہوگا' جو اس کی مانند ہو'
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔
لفظ''السغب''میں'س' پر'زبر' ہے'اس کے بعد'غ' ہے'اس سے مراد بھوک ہے۔

1410 - وَرُوِیَ عَنْ جَعْفَرِ الْعَبْدِی وَالْحسن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یباھی مَلَائکتہ بالذین یطْعِمُون الطَّعَام من عبیدہ . رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب مُرْسلا

❀❀ جعفر عبدی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اس کے جو بندے (دوسروں کو) کھانا کھلاتے ہیں''۔
یہ روایت امام ابوالشیخ نے کتاب''الثواب''میں''مرسل''روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1411 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کن فِیْہِ نشر اللّٰہ عَلَیْہِ کنفہ وَاَدْخلہُ جنتہ رفق بالضعیف وشفقۃ علی الْوَالِدین واحسان اِلَی الْمَمْلُوك وَثَلَاث مـن کـن فِیْـہِ أظـلہُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تَحت عَرْشہ یَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظلہ الْوضُوء فِی المکارہ وَالْمَشْی اِلَی الْمَسَاجِد فِی الظُّلم واطعام الجائع . رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ بِالثَّلَاثِ الْاَوَّل فَقَط وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ رَوَاہُ الشَّیْخ فِی الثَّوَاب وَاَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَھَانِی بِتَمَامِہٖ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین خصوصیات ہیں' جو کسی شخص میں پائی جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل پھیلا دے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا' کمزور شخص کے ساتھ نرمی کرنا' والدین پر شفقت کرنا' اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' اور تین خصوصیات ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں گی' اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ فراہم کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' طبیعت کی عدم آمادگی میں وضو کرنا' تاریکی میں پیدل چل کر مسجد جانا' اور بھوکے کو کھانا کھلانا''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' لیکن اس میں صرف پہلی تین باتیں ذکر کی ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہی روایت (ابو) شیخ نے کتاب''الثواب''میں نقل کی ہے' اور ابوالقاسم اصبہانی نے بھی مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1412 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَاَن أجمع نَفرا من اِخْوَانِیْ علی صَاع اَوْ صَاعَیْنِ من طَعَام اَحَبّ اِلَیّ من اَن اَدخل سوقکم فأشتری رَقَبَۃ فَاُعْتقھَا
رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب مَوْقُوْفًا عَلَیْہِ وَفِیْ اِسْنَادہ لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے کچھ بھائیوں کو (یعنی دوستوں کو) اکٹھا کروں' اور انہیں کھانے کا ایک یا دو صاع کھلاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تمہارے بازار میں جا کر وہاں سے کوئی غلام خرید کر اسے آزاد کردوں''۔ یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب''الثواب''میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ پر''موقوف''روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے۔

Marfat.com

1413 - وَرُوِىَ عَنِ الْحسن بن عَلىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن أطعم اَخا لى فِى اللّٰه لقْمَة اَحَبَّ اِلَىّ من اَن اَتصدق على مِسْكين بدرهم وَلَاَن أعطى اَخا لى فِى اللّٰه درهما اَحَبَّ اِلَىّ من اَن اَتصدق على مِسْكين بِمِائَة دِرْهَم . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيْضًا فِيهِ وَلَعَلَّه مَوْقُوْف كَالَّذى قبله

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے کسی دینی بھائی کو'ایک لقمہ کھانا کھلا دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسکین کو'ایک درہم صدقہ دوں' اور میں اپنے دینی بھائی کو ایک درہم دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسکین کو ایک سو درہم دوں''۔

یہ روایت ابوشیخ نے ہی نقل کی ہے' اور شاید یہ روایت ''موقوف'' ہے' جیسے وہ والی روایت ہے' جو اس سے پہلے ذکر ہوئی ہے۔

1414 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِىّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رجلَانِ سلكا مفازة عَابِد وَالْاٰخر بِهِ رهق فعطش العابد حَتّٰى سقط فَجعل صَاحبه ينظر اِلَيْهِ وَهُوَ صريع فَقَالَ وَاللّٰه اِن مَاتَ هٰذَا الْعَبْد الصَّالح عطشا وَمَعِى مَاء لَا اُصِيب من اللّٰه خيرا اَبَدًا وَلَئِن سقيته مائى لأموتن فتوكل على اللّٰه وعزم فرش عَلَيْهِ من مَائه وسقاه فَضله فَقَامَ فَقطع الْمَفَازَة فَيُوْقف الَّذِىْ بِهٖ رهق لِلْحساب فَيُؤْمَر بِهٖ اِلَى النَّار فتسوقه الْمَلَائِكَة فَيرى العابد فَيَقُوْلُ يَا فُلَان أما تعرفنِىْ فَيَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا فَلَان الَّذِىْ آثرتك على نَفسِى يَوْم الْمَفَازَة فَيَقُوْلُ بَلى أعرفك فَيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة قفوا فيقفون فَيَجِىْء حَتّٰى يقف فيدعو ربه عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُوْلُ يَا رب قد عرفت يَده عِنْدِى وَكَيْف آثرنى على نَفسه

يَا رب هبه لى فَيَقُوْلُ هُوَ لَكَ فَيَجِىْء فَيَاْخُذ بيد اَخِيْه فيدخله الْجَنَّة فَقُلْتُ لِاَبِىْ ظلال أحدثك أنس عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ ظلال اسْمه هِلَال بن سُوَيْد اَوْ ابْن اَبِىْ سُوَيْد وَثَّقَهُ الْبُخَارِىّ وَابْن حبَان لَا غَيره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ فِى الشّعب عَنْ اَبِىْ ظلال اَيْضًا عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهٖ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْاِسْنَاد اِن كَانَ غير قوى فَلهُ شَاهد من حَدِيْثِ أنس ثُمَّ رُوِىَ بِاِسْنَادِهٖ من طَرِيْق عَلىّ بن اَبِىْ سارة وَهُوَ مَتْرُوك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ دو آدمی ایک ویرانے میں سفر کر رہے تھے' ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گنہگار تھا' عبادت گزار کو پیاس لگی' یہاں تک کہ وہ گر گیا' اس کے ساتھی نے اس کی طرف دیکھا کہ وہ گر گیا ہے' تو اس نے سوچا: اللہ کی قسم! اگر یہ نیک آدمی پیاس کی وجہ سے مر گیا' جبکہ میرے پاس پانی موجود ہے' تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی' لیکن اگر میں نے اپنا پانی اسے پینے کے لئے دے دیا' تو میں مر جاؤں گا' تو اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور پختہ ارادہ کر کے اس پر پانی چھڑک کر (اسے ہوش میں لایا) اور اسے اضافی پانی پینے کے لئے دے دیا' تو وہ عبادت گزار کھڑا ہوا' ان لوگوں نے اس ویرانے کو عبور کر لیا (ان دونوں کے مرنے کے بعد) اس گنہگار شخص کو حساب کے لئے پیش کیا گیا' اور اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا' فرشتے اسے جہنم کی

Marfat.com

طرف لے جانے لگے جب عبادت گزار شخص نے اسے دیکھا' تو بولا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں فلاں شخص ہوں' صحراء سے گزرتے ہوئے تم نے میرے ساتھ احسان سے کام لیا تھا' تو اس گنہگار نے کہا: میں تمہیں پہچان گیا ہوں' تو اس عبادت گزار نے فرشتوں سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! وہ لوگ ٹھہر گئے' تو وہ عبادت گزار آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا: اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو جانتا ہے کہ اس شخص کا مجھ پر ایک احسان ہے کہ اس نے کس طرح میرے لئے احسان سے کام لیا تھا' اے میرے پروردگار! اس کو مجھے ہبہ کردے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ تمہارا ہوا' پھر وہ عبادت گزار آئے گا' اور اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوظلال سے دریافت کیا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوظلال کا نام ہلال بن سوید' یا شاید ابن ابوسوید ہے' اسے امام بخاری' امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' اور کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا' یہی روایت امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابوظلال ہی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کی ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: یہ سند اگرچہ ایسی ہے کہ دوسری سندیں اس سے زیادہ قوی ہوتی ہیں' لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی ایک شاہد روایت موجود ہے' پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن ابوسارہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' لیکن وہ راوی بھی متروک ہے۔

1415 - وَعَنْ ثَابت الْبنانِيّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا من اَهْلِ الْجنَّة يشرف يَوْم الْقِيَامَة على اَهْلِ النَّارِ فيناديه رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا فلَان هَلْ تعرفنِيْ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك قَالَ قد عرفت قَالَ فاشفع لي بهَا عِنْد رَبك

قَالَ فَيسْاَل اللّٰه تَعَالٰى جلّ ذكره فَيَقُوْلُ اِنِّيْ أشرفت على النَّار فناداني رجل من اَهلهَا فَقَالَ لي هَلْ تعرفنِيْ قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت قَالَ اَنا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك فاشفع لي عِنْد رَبك فشفعني فِيْهِ فيشفعه اللّٰه فيأمر بِهٖ فَيخرج مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَفْظِهٖ قَالَ يصف النَّاس يَوْم الْقِيَامَة صُفُوفا ثُمَّ يمر اَهْلِ الْجنَّة فيمر الرجل على الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا فلَان أما تذكر يَوْم اسْتَسْقَيْت فسقيتك شربة

قَالَ فَيشفع لَهٗ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ أما تذكر يَوْم ناولتك طهُورا فَيشفع لَهٗ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ يَا فلَان أما تذكر يَوْم بعثتني لحَاجَة كَذَا وَكَذَا فَذَهَبت لَك فَيشفع لَهٗ

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِنَحْوِ ابْن مَاجَه

قَوْلِهٖ بِهٖ رهق بِفَتْح الرَّاء وَالْهَاء بعدهمَا قَاف اَي غشيان للمحارم وارتكاب للطغيان والمفاسد

❀❀ ثابت بنانی' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا ہے:) ''قیامت کے دن' اہل جنت میں سے ایک شخص جھانک کر اہل جہنم کی طرف دیکھے گا' تو اہل جہنم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اسے پکار کر کہے گا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا؟ وہ کہے گا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہیں پہچانا' تم کون ہو؟ تو وہ جہنمی کہے گا: میں وہ شخص ہوں کہ دنیا میں' تم میرے پاس سے گزرے تھے اور تم نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' وہ شخص کہے گا: میں نے پہچان لیا ہے' وہ جہنمی کہے گا: تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری شفاعت کرو! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ جنتی' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے گا اور عرض کرے گا: میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اہل جہنم میں سے ایک شخص نے مجھے پکار کر کہا: اس نے مجھ سے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں پہچانتا' تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: کہ میں وہ شخص ہوں کہ تم دنیا میں میرے پاس سے گزرے تھے اور تم نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' تو تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری شفاعت کرو (تو اے اللہ!) تو اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمالے! تو اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت کو قبول کرے گا' اور اس جہنمی کے بارے میں حکم دے گا' تو اسے جہنم سے نکال دیا جائے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اُن کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' لوگ مختلف صفوں میں کھڑے ہوں گے' پھر اہل جنت گزریں گے' تو ایک شخص کا' ایک جہنمی کے پاس سے ہوگا' تو وہ کہے گا: اے فلاں کیا تمہیں یاد نہیں ہے؟ کہ فلاں دن تم نے مجھ سے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ شخص' اس دوسرے شخص کی شفاعت کرے گا' اسی طرح ایک شخص' دوسرے شخص کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: کیا تمہیں فلاں دن یاد نہیں ہے؟ کہ جب میں نے تمہیں طہارت کے لئے پانی پکڑایا تھا؟ تو وہ شخص اس کی شفاعت کرے گا' اسی طرح ایک شخص دوسرے کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد نہیں ہے' جب تم نے مجھے فلاں' فلاں کام کے سلسلے میں بھجوایا تھا' تو میں تمہارے لئے گیا تھا' تو وہ شخص بھی اس کی شفاعت کرے گا''

اصبہانی نے بھی' امام ابن ماجہ کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''رہق'' میں 'ر' اور 'ہ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ق' ہے' اس سے مراد حرام کاموں کا ارتکاب کرنا ہے' اور سرکشی اور مفاسد کا ارتکاب کرنا ہے۔

1416 - وَعَنْ كدير الضَّبِّيّ اَن رجلا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخبرنِي بِعَمَل يقربنِي من الْجنَّة وَيُبَاعِدنِي مِنَ النَّار فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ هما أعملتاك قَالَ نَعَمْ قَالَ تَقول الْعدْل وَتُعْطِي الْفضل

قَالَ وَاللّٰه لَا اَسْتَطِيع اَن اَقُول الْعدْل كل سَاعَة وَمَا اَسْتَطِيع اَن أعطي الْفضل

قَالَ فتطعم الطَّعَام وتفشي السَّلَام قَالَ هٰذِهٖ اَيْضًا شَدِيْدَة

قَالَ فَهَلْ لَك اِبل قَالَ نعم

قَـالَ فَـانْظُر اِلَى بعير من اِبلك وسقاء ثُمَّ اعمد اِلَى اَهْل بَيت لَا يشربون الْمَاء اِلَّا غبا فاسقهم فلعلك لَا

Marfat.com

يهْلك بعيرك وَلَا ينخرق سقاؤك حَتّٰى تجب لَك الْجنَّة

قَالَ فَانْطَلق الْاَعْرَابِي يكبر فَمَا انخرق سقاؤه وَلَا هلك بعيره حَتّٰى قتل شَهِيدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اِلٰى كدير رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه بِاخْتِصَار وَقَالَ لست اَقف على سَماع اَبِيْ اِسْحَاق هٰذَا الْخَبَر من كدير

قَالَ الْحَافِظ قد سَمعه اَبُوْ اِسْحَاق من كدير وَلٰكِن الحَدِيْث مُرْسل

وَقد توهم ابْن خُزَيْمَة اَن لكدير صُحْبَة فَاَخرج حَدِيْثه فِي صَحِيحه وَاِنَّمَا هُوَ تَابِعِيّ شيعي تكلم فِيْهِ البُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقواهُ اَبُوْ حَاتِم وَغَيره وَقد عده جمَاعَة من الصَّحَابَة وهما مِنْهُم وَلَا يَصح وَاللّٰهُ اَعْلَم

اَعملتاك اَى بعثتاك واسعملتاك وحملتاك على الْاِتْيَان وَالسُّؤَال وَقَوله لَا يشربون المَاء اِلَّا غبا بِكَسْر الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة اَى يَوْمًا دون يَوْم

❀❀ حضرت کدیر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی مقصد کے لیے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انصاف کے مطابق بات کرو اور اضافی چیز دے دو! اس نے عرض کی: میں تو ہر وقت انصاف کے مطابق بات نہیں کہہ سکتا' اور نہ ہی میں ہر وقت اضافی چیز دے سکتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ! اس نے عرض کی: یہ بھی بہت مشکل ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے اونٹ کو لو اور مشکیزے کو لو اور پھر کسی ایسے گھر کی طرف جاؤ' جن لوگوں کو پانی پینے کے لئے کم ملتا ہے' اور انہیں پانی پلا دیا کرو' تو ہوسکتا ہے کہ تمہارے اونٹ کے مرنے اور تمہارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے' تمہارے لئے جنت واجب ہوجائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ دیہاتی چلا گیا اور اس کے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے اور اس کے اونٹ کے مرنے سے پہلے' وہ شہید ہونے کے طور پر مارا گیا۔

یہ روایت امام طبرانی' امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے ''کدیر'' تک نقل کیا ہے' جس کے راوی صحیح ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات سے واقف نہیں ہوسکا کہ ابواسحاق نامی راوی نے یہ روایت کدیر سے سنی ہے؟

حافظ فرماتے ہیں: ابواسحاق نے کدیر سے سماع کیا ہے' لیکن یہ روایت ''مرسل'' ہے' امام ابن خزیمہ کو یہ وہم ہوا تھا کہ شاید کدیر' صحابی ہیں' تو انہوں نے ان کی نقل کردہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کردی' حالانکہ یہ تابعی ہیں' اور شیعہ ہیں' اور ان کے بارے میں امام بخاری' امام نسائی نے کلام کیا ہے' اور ابوحاتم اور دیگر حضرات نے انہیں قوی قرار دیا ہے' ایک جماعت نے وہم کی بنیاد پر ان کا شمار صحابہ کرام میں کیا ہے' لیکن یہ درست نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

''اعملتاک'' مطلب یہ ہے کہ کیا تم اس مقصد کے لئے اور یہ سوال پوچھنے کے لئے آئے ہو' اور روایت کے یہ الفاظ کہ ''وہ

Marfat.com

لوگ صرف وقفے کے ساتھ پانی پیتے ہیں"۔ اس میں لفظ "غبا" "غ" پر زبر ہے اس کے بعد "ب" پر شد ہے اس سے مراد ایک دن کے وقفے سے ہونا ہے۔

1417 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ اَتى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ مَا عمل اِن عملت بِهِ دخلت الْجَنَّة قَالَ اَنْت ببَلَد يجلب بِهِ المَاء قَالَ نعم

قَالَ فاشتر بهَا سقاء جَدِيْدا ثُمَّ اسْقِ فِيهَا حَتّٰى تخرقها فَإِنَّك لن تخرقها حَتّٰى تبلغ بهَا عمل الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير ورواة اِسْنَاده ثِقَات اِلَّا يحيى الْحمانِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: وہ کون سا عمل ہے؟ کہ اگر میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کسی ایسی علاقے میں رہتے ہو؟ جہاں باہر سے پانی لایا جاتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم وہاں کے لئے ایک نیا مشکیزہ خریدو پھر وہاں پانی لا کر دیا کرو یہاں تک کہ وہ مشکیزہ پرانا ہو جائے اس مشکیزہ کے پھٹنے سے پہلے تم اس عمل کے ذریعے جنت تک پہنچ جاؤ گے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں صرف یحییٰ حمانی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1418 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَن رجلا جَاءَ اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي أنزع فِي حَوْضِي حَتّٰى اِذا ملأته لابلى ورد عَلَيّ الْبَعِير لغيرى فسقيته فَهَلْ فِي ذٰلِكَ من أجر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي كل ذَات كبد أجرا . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اپنے حوض میں پانی بھرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے اونٹوں کے لئے اسے بھر لیتا ہوں پھر میرے پاس کسی اور شخص کا اونٹ آ جاتا ہے میں اسے بھی پانی پلا دیتا ہوں تو کیا اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار (کے ساتھ بھلائی کرنے کا) اجر ملتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1419 - وَعَنْ مَحْمُود بن الرّبيع اَن سراقَة بن جعْشم

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الضَّالة ترد على حَوْضِي فَهَلْ لي فِيهَا من أجر اِن سقيتها

قَالَ اسقها فَإِن فِي كل ذَات كبد حراء أجرا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن عبد الرَّحْمٰن بن مَالك بن جعْشم عَنْ اَبِيهِ عَن عَمه سراقَة بن جعْشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک گمشدہ اونٹ میرے حوض پر آتا ہے تو اگر میں اسے پانی پلا دوں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پانی پلاؤ کیونکہ

Marfat.com

ہر جاندار (کے ساتھ اچھائی کرنے) میں اجر ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے ان کے چچا حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1420 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رجل یمشی بطرِیْق اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْحر فَوجدَ بِئْرا فَنزل فِیْهَا فَشرب ثُمَّ خرج فَاِذَا کلب یَلْهَث یَاْکُل الثری من الْعَطش فَقَالَ الرجل لقد بلغ هٰذَا الْکَلْب من الْعَطش مثل الَّذِیْ کَانَ منی فَنزل الْبِئْر فَمَلَا خفه مَاء ثُمَّ اَمْسکهُ بِفِیْهِ حَتّٰی رقی فسقی الْکَلْب فَشکر اللّٰه لَهُ فغفر لَهُ

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لنا فِی الْبَهَائِم أجرا فَقَالَ فِیْ کل کبد رطبَة أجر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ اِلَّا انه قَالَ فَشکر اللّٰه لَهُ فَاَدْخلهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "ایک مرتبہ ایک شخص کہیں جا رہا تھا' گرمی بہت شدید تھی' اسے ایک کنواں ملا' وہ اس میں اترا اور اس میں سے پانی پیا' جب وہ باہر آیا' تو وہاں ایک کتا پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین چاٹ رہا تھا' تو اس نے سوچا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے' جس طرح مجھے لگی تھی' وہ کنویں میں اُترا' اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا' پھر اپنے منہ کے ذریعے اس موزے کو پکڑا' اور چڑھ کر اوپر آیا' اور اس کتے کو پانی پلایا' تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول کیا اور اُس کی مغفرت کر دی۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے کا) اجر ملتا ہے۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو اللہ تعالیٰ نے' اُس کے اِس عمل کو قبول کیا اور اُسے جنت میں داخل کر دیا"۔

1421 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سبع تجْرِی للْعَبد بعد مَوته وَهُوَ فِیْ قَبره من علم علما اَوْ کری نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنی مَسْجدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا یسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَة وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ من حَدِیْثِ قَتَادَة تفرد بِهِ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَن الْعَزْرَمِی

قَالَ الْحَافِظ تقدم اَن ابْن مَاجه رَوَاهُ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ لٰکِن لم یذکر ابْن مَاجه غرس النّخل وَلَا حفر الْبِئْر وَذکر موضعهما الصَّدَقَة وَبَیت ابْن السَّبِیْل

وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهِ لم یذکر فِیْهِ الْمُصحف وَقَالَ اَوْ نَهرا أکراه . یَعْنِیْ حفره

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات چیزیں ایسی ہیں' جو آدمی کے مرنے کے بعد بھی' اس کے لئے جاری رہتی ہیں' جبکہ آدمی اپنی قبر میں موجود ہوتا ہے (یعنی اُن کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے) جس شخص نے کسی علم کی تعلیم دی ہو' یا نہر بنوائی ہو' یا کنواں کھدوایا ہو' یا کھجور کا درخت لگایا ہو' یا مسجد تعمیر کی ہو' یا وراثت میں قرآن مجید چھوڑا ہو' یا ایسی اولاد چھوڑی ہو' جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' حافظ ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں اس کو نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے' ابونعیم نامی راوی' عزرمی سے اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے کہ امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' لیکن امام ابن ماجہ نے کھجور کا درخت لگانے' یا کنواں کھدوانے کا ذکر نہیں کیا' انہوں نے ان دونوں کی جگہ صدقہ کرنے' یا مسافر خانہ تعمیر کرنے کا ذکر کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس میں قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا' صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس نے نہر جاری کی ہو'' یعنی اسے کھدوایا ہو۔

1422 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَدَقَة أعظم أجرا من مَاء . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی سے زیادہ' کسی اور صدقے کا اجر نہیں ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1423 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن سَعْدا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اُمِّی توفيت وَلَمْ توص أفينفعها اَن اَتصدق عَنْهَا قَالَ نَعَمْ وَعَلَيْكَ بِالْمَاءِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' وہ کوئی وصیت نہیں کر سکیں' اگر میں اُن کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں' تو کیا ان کو اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم پر لازم ہے کہ تم پانی (کی فراہمی کے حوالے سے کوئی کام کرو)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1424 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اُمِّی مَاتَت فَاَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ الْمَاء فحفر بِئْرا وَقَالَ هٰذِهٖ لأم سعد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه اِلَّا اَنه قَالَ اِن صَحَّ الْخَبَر وَابْن حبَان فِیْ

Marfat.com

صَحِیْحِهٖ وَلَفْظِهٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیّ الصَّدَقَة افضل قَالَ سقی المَاء
وَالْحَاکِم بِنَحْوِ ابْن حبَان وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا
قَالَ الْمملی الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ بل هُوَ مُنْقَطع الْاِسْنَاد عِنْد الْکل فَاِنَّهُم کلهم رَوَوْهُ عَنْ سَعِیْد بن الْمسیب عَن سعد وَلَمْ یُدْرِکهُ فَاِن سَعْدا توفی بِالشَّام سنة خمس عشرَة وَقِیْلَ سنة اَربع عشرَة ومولد سعید بن الْمسیب سنة خمس عشرَة وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَیْضًا وَالنَّسَائِیّ وَغَیْرِهمَا عَن الْحسن الْبَصْرِیّ عَن سعد وَلَمْ یُدْرِکهُ اَیْضًا فَاِن مولد الْحسن سنة اِحْدَی وَعِشْرِیْنَ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَیْضا وَغَیْرِهٖ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاق السبیعی عَن رجل عَن سعد وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے تو کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا: یہ اُمّ سعد کے نام پر ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: شرط یہ ہے کہ یہ روایت مستند ہو' امام ابن حبان نے بھی اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا''

امام حاکم نے یہ روایت' ابن حبان کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: بلکہ یہ سند کے اعتبار سے منقطع ہے' کیونکہ ان تمام حضرات نے' اسے سعید بن مسیب کے حوالے سے' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور سعید نے ان کا زمانہ نہیں پایا ہے' کیونکہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال پندرہ ہجری میں' اور ایک روایت کے مطابق چودہ ہجری میں شام میں ہوا تھا' جبکہ سعید بن مسیب' پندرہ ہجری میں پیدا ہوئے تھے' امام ابوداؤد نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' امام نسائی نے اور دیگر حضرات نے بھی اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے بھی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' کیونکہ حسن بصری اکیس ہجری میں پیدا ہوئے تھے' یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے' ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1425 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفر مَاء لم تشرب مِنْهُ کبد حری من جن وَلَا اِنس وَلَا طَائِر اِلَّا آجره اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جو شخص پانی (یعنی کنواں) کھدوائے' تو اس میں سے جو بھی جاندار چیز پانی پئے گی' خواہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو اس کا اجر دے گا''

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' جبکہ امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1426 - وَعَنْ عَلِيّ بن الْحسن بن شَقِيق قَالَ سَمِعت ابْن الْمُبَارك وَسَأَلَهُ رجل يَا أَبَا عبد الرَّحْمٰن قرحَة خرجت فِيْ ركبتي مُنْذُ سبع سِنِين وَقد عَالَجت بأنواع العلاج وَسَأَلت الْأَطِبَّاء فَلَمْ أنتفع بِهِ

قَالَ اذْهَبْ فَانْظُر موضعا يحْتَاج النَّاس المَاء فاحفر هُنَاكَ بِئْرا فَإِنِّي أَرْجُو أَن تنبع هُنَاكَ عين ويمسك عَنْك الدَّم فَفعل الرجل فبرأ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَفِيْ هٰذَا الْمَعْنى حِكَايَة شَيخنَا الْحَاكِم أَبِيْ عبد الله رَحِمَهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ قرح وَجهه وعالجه بأنواع المعالجة فَلَمْ يذهب وَبَقِي فِيْهِ قَرِيبًا من سنة فَسَأَلَ الْأُسْتَاذ الإِمَام أَبَا عُثْمَان الصَّابُونِيّ أَن يَدْعُو لَهُ فِيْ مَجْلِسه يَوْم الْجُمُعَة فَدَعَا لَهُ وَأَكْثر النَّاس التَّأْمِين فَلَمَّا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة الْأُخْرَى أَلْقَت امْرَأَة فِي الْمجْلس رقْعَة بِأَنَّهَا عَادَتْ إِلَى بَيتهَا وَاجْتَهَدت فِي الدُّعَاء للْحَاكِم أَبِيْ عبد الله تِلْكَ اللَّيْلَة فرأت فِيْ منامها رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ يَقُوْلُ لَهَا قولي لأَبِيْ عبد الله يُوسع المَاء على الْمُسْلِمين فَجئْت بالرقعة إِلَى الْحَاكِم فَأمر بسقاية بنيت على بَاب دَاره وَحين فرغوا من بنائها أَمر بصب المَاء فِيْهَا وَطرح الجمد فِي المَاء وَأخذ النَّاس فِي الشّرْب فَمَا مر عَلَيْهِ أُسْبُوع حَتّٰى ظهر الشِّفَاء وزالت تِلْكَ القروح وَعَاد وَجهه إِلَى أحسن مَا كَانَ وعاش بَعْدَ ذٰلِكَ سِنِين

❀❀ علی بن حسن بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سنا: اُن سے ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرے گھٹنوں میں سات سال پہلے ایک زخم بنا تھا' میں نے مختلف قسم کے علاج کروائے' اطباء سے علاج کروایا' لیکن مجھے کوئی نفع نہیں ہوا' تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: تم جاؤ! اور کوئی ایسی جگہ تلاش کرو' جہاں کے لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو' وہاں تم کنواں کھدوادو' مجھے یہ امید ہے کہ اس کنویں میں سے جب پانی نکلے گا' تو تمہارے (زخم میں سے) خون نکلنا رک جائے گا' اس شخص نے ایسا ہی کیا' تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسی مفہوم کی ایک روایت ہمارے شیخ حاکم ابوعبداللہ نے نقل کی ہے: کیونکہ ان کے چہرے پر زخم بن گیا' انہوں نے اس کے مختلف قسم کے علاج کروائے' لیکن وہ ختم نہیں ہوا' اور تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا' انہوں نے استاد ابوعثمان صابونی سے یہ درخواست کی کہ وہ جمعہ کے دن اپنی مجلس میں ان کے لئے دعا کریں' انہوں نے ان کے لئے دعا کی اور اکثر لوگوں نے اس پر آمین کہا' جب اگلا جمعہ آیا تو کسی خاتون نے اس محفل میں ایک رقعہ بھجوایا کہ وہ اپنے گھر واپس گئی' اور اس نے امام حاکم کے لئے زیادہ اہتمام کے ساتھ دعا کی' تو اس رات اس نے نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی' نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: کہ تم ابوعبداللہ سے یہ کہو کہ مسلمانوں کے لئے زیادہ پانی کا انتظام کرے' میں وہ رقعہ لے کر امام حاکم کے پاس گئی' تو انہوں نے اپنے گھر کے دروازے پر پانی کا انتظام کرنے کا حکم دیا' جب لوگ اس کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تو انہوں نے وہاں پانی رکھنے کا حکم دیا اور اس پانی کو ٹھنڈا کرنے کا بھی انتظام کیا' لوگوں نے وہاں سے پانی پینا شروع

Marfat.com

کیا' تو ایک ہفتہ گزرنے سے پہلے ان پر شفا کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوئے اور وہ پھوڑے پھنسیاں ختم ہونا شروع ہو گئے اور ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا' اس کے بعد وہ کئی سال زندہ رہے۔

فصل:

1427 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثلاثة لَا یکلمهم اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة وَلَا ینظر اِلَیْهِمْ وَلَا یزکیهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِیم رجل علی فضل مَاء بفلاة یمنعهُ ابْن السَّبِیْل

زَاد فِیْ رِوَایَةٍ یَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ الْیَوْم أمنعك فضلی کَمَا منعت فضل مَا لم تعمل یداك الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کے ساتھ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' ایک ایسا شخص جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر اضافی پانی کا مالک ہو' اور کسی مسافر کو وہ (پانی) استعمال نہ کرنے دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تم سے اپنا فضل روک لیا تھا؟ جو تم نے اضافی چیز کو روک لیا' جس کے بارے میں' تمہارے ہاتھوں نے کوئی کام نہیں کیا تھا''......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

1428 - وَعَنْ امْرَاَة یُقَال لَهَا بهیسة عَنْ اَبِیهَا قَالَت اسْتَاْذن اَبِیْ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدخل بَیْنه وَبَیْن قَمِیصه فَجعل یقبل ویلتزم ثُمَّ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءِ الَّذِیْ لَا یحل مَنعه قَالَ المَاء

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءِ الَّذِیْ لَا یحل مَنعه قَالَ الْملح

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءِ الَّذِیْ لَا یحل مَنعه قَالَ اَن تفعل الْخَیْر خیر لَك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ بہیسہ نامی خاتون' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے اندر داخل ہوئے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لینے لگے اور اپنے ساتھ چمٹانے لگے' پھر انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ایسی ہے' جنہیں نہ دینا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ایسی ہے' جسے نہ دینا جائز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمک' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ایسی ہے جسے نہ دینا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم جو بھی بھلائی کرو گے' تو وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1430 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّیْءِ الَّذِیْ لَا یحل مَنعه قَالَ

Marfat.com

الْمَاء وَالْملح وَالنَّار . قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاء وَقد عَرفْنَاهُ فَمَا بَال الْملح وَالنَّار قَالَ يَا حميراء من أعْطى نَارا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيْعِ مَا أنضجت تِلْكَ النَّار وَمَنْ أعْطى ملحا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيْعِ مَا طيبت تِلْكَ الْملح وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ يُوجد الْمَاء فَكَاَنَّمَا أعتق رَقَبَة وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ لَا يُوجد الْمَاء فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ایسی ہے؟ جسے نہ دینا جائز نہیں ہے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی‘ نمک اور آگ‘ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پانی کا تو ہمیں پتہ چل گیا‘ نمک اور آگ کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خاتون! جو شخص آگ دے گا‘ تو گویا اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کیں‘ جو اس آگ پر پکائی جائیں گی‘ اور جو شخص نمک دے گا‘ تو گویا اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کیں‘ جو وہ اس نمک کی وجہ سے اچھی بن گئیں‘ جو شخص کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ پلائے‘ ایک ایسی جگہ پر جہاں پانی ملتا ہو‘ تو گویا اس نے غلام آزاد کیا‘ اور جو شخص کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ کسی ایسی جگہ پر پلائے‘ جہاں پانی نہ ملتا ہو‘ تو گویا اس شخص نے اسے زندگی دی‘‘

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1431 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاء فِيْ ثَلَاث فِي الْمَاء والكلإ وَالنَّار وثمنه حرَام . قَالَ اَبُوْ سعيد يَعْنِيْ الْمَاء الْجَارِي

رَوَاهُ ابْن مَاجَه اَيْضا

الْكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام بعدهمَا همزَة غير مَمْدُوْد هُوَ العشب رطبه ويابسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

’’مسلمان تین چیزوں کے بارے میں شرکت دار ہیں‘ پانی‘ گھاس اور آگ‘ ان کی قیمت حرام ہے‘‘

ابوسعید نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بہتا ہوا پانی ہے‘ یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ ’’الکلاء‘‘ میں ’ک‘ اور ’ل‘ پر زبر ہے‘ اور اس کے بعد ’ء‘ ہے‘ جو ممدود نہیں ہے‘ اس سے مراد گھاس پھوس ہے‘ جو تر ہو‘ یا خشک ہو۔

حديث 1431: سنن أبي داود - كتاب البيوع' أبواب الإجارة - باب في منع الماء' حديث:3033سنن ابن ماجه - كتاب الرهون' باب المسلمون شركاء في ثلاث - حديث:2469مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' حمى الكلأ وبيعه - حديث:22699السنن الكبرى للبيهقي - كتاب إحياء الموات' باب ما لا يجوز إقطاعه من المعادن الظاهرة - حديث:11057معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلح' باب ما لا يجوز إقطاعه - حديث:3844مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' أحاديث رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:22499المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث:10900

Marfat.com

5 - التَّرْغِيب فِيْ شكر الْمَعْرُوف ومكافأة فَاعله وَالدُّعَاء لَهُ وَمَا جَاءَ فِيْمَن لم يشْكر مَا اَوّلى اِلَيْهِ

باب: بھلائی کا شکریہ ادا کرنا' بھلائی کرنیوالے کو بدلہ دینے اور اس کو دعا دینے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص شکریہ ادا نہیں کرتا' اس کے بارے میں کیا منقول ہے' اور اس کے لئے کیا مناسب ہے؟

1432 - عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فاعيذوه وَمَنْ سألكم بِاللّٰهِ فَاَعْطوهُ وَمَنْ استجار بِاللّٰهِ فاجيروه وَمَنْ اَتى اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فكافئوه فَإِن لم تَجدوا فَادعوا لَهُ حَتّٰى تعلمُوا اَن قد كافأتموه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مُخْتَصِرًا قَالَ من اصْطنع اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فجازوه فَإِن عجزتم عَن مجازاته فَادعوا لَهُ حَتّٰى تعلمُوا اَن قد شكرتم فَإِن اللّٰه شَاكر يحب الشَّاكِرِيْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اُسے پناہ دو' جو شخص اللہ کے نام پر' تم سے کچھ مانگے' تو اسے دو' جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اسے تم پناہ دو' جو شخص تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے' تو اسے بدلہ دو' اگر تمہیں بدلہ دینے کی گنجائش نہیں ملتی' تو اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تو اس کو بدلہ دو' اگر تم اس کو بدلہ دینے سے عاجز ہو جاؤ' تو تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تم نے اس کا شکریہ ادا کر دیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شکر کو قبول کرنے والا ہے' اور شکریہ ادا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

1433 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أعطى عَطَاءٍ فَوجدَ فليجز بِهٖ فَإِن لم يجد فليثن فَإِن من أثنى فَقَدْ شكر وَمَنْ كتم فَقَدْ كفر وَمَنْ تحلى بِمَا لم يُعْط كَانَ كلابس ثوبي زور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَنْ اَبِي الزبير عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن رجل عَن جَابر وَقَالَ هُوَ شُرَحْبِيل بن سعد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ عَن شُرَحْبِيل عَنهُ وَلَفْظِهٖ من اَوْلى مَعْرُوفا فَلَمْ يجد لَهُ جَزَاء اِلَّا الثَّنَاء فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره وَمَنْ تحلى بباطل فَهُوَ كلابس ثوبي زور

قَالَ الْحَافِظ وشرحبيل بن سعد تَأتي تَرْجَمته

وَفِيْ رِوَايَةٍ جَيِّدَة لاَبِيْ دَاوُد من أبلى فَذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره

Marfat.com

قَوْلِه من أبلى اَى من أنعم عَلَيْهِ والإبلاء الإنعام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جس شخص کو کوئی چیز دی جائے اور اس کے پاس گنجائش ہو تو اسے اس کے بدلے میں کچھ دینا چاہیے اور اگر گنجائش نہ ہو تو پھر تعریف کرنی چاہیے کیونکہ جو شخص تعریف کرتا ہے وہ شکریہ ادا کرتا ہے اور جو شخص چھپاتا ہے وہ ناشکری کرتا ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز کے ذریعے خود کو آراستہ ظاہر کرے جو اسے نہ دی گئی ہو تو وہ جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

یہی روایت امام ابوداؤد نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: وہ شخص شرحبیل بن سعد ہے

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں شرحبیل کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور اسے بدلے میں دینے کے لئے کچھ نہ ملے صرف تعریف ملے تو وہ یہی کردے کیونکہ اس طرح وہ شکریہ ادا کردے گا اور جو شخص اسے چھپائے گا تو وہ شخص اس کی ناشکری کرے گا اور جو شخص جھوٹی بات کے ذریعے خود کو آراستہ ظاہر کرے تو وہ جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہوگا''۔

حافظ فرماتے ہیں: شرحبیل بن سعد کے حالات آگے بیان کیے جائیں گے امام ابوداؤد کی ایک اور عمدہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی جائے اور وہ اس کا ذکر کردے تو اس نے شکریہ ادا کردیا اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے کفرانِ نعمت کیا''

متن کے یہ الفاظ ''من ابلی'' اس سے مراد یہ ہے کہ جسے کوئی نعمت دی جائے کیونکہ ''ابلا'' کا مطلب نعمت دینا ہے (یا انعام کرنا ہے)۔

1434 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صنع اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ لفَاعِله جَزَاكَ اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

وَفِيْ رِوَايَةٍ من أَوْلى مَعْرُوفا أَوْ أسدى اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ للَّذى أسداه جَزَاكَ اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقد أسقط من بعض نسخ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير مُخْتَصرًا اِذا قَالَ الرجل جَزَاكَ اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے تو وہ کرنے والے کو کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تو اس نے تعریف پوری کردی''۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے سے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تو اس نے مکمل تعریف کردی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

Marfat.com

حافظ کہتے ہیں: ''جامع ترمذی'' کےبعض نسخوں میں یہ الفاظ ساقط ہیں' امام طبرانی نے معجم صغیر میں یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جب کوئی شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس نے مکمل تعریف کر دی''۔

1435 - وَعَنِ الْاَشْعَث بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أشكر النَّاس للّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى أشكرهم للنَّاس . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يشْكر اللّٰه من لَا يشْكر النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اُسَامَة بن زيد بِنَحْوِ الْاَوَّلِي

❀❀ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے' جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکریہ ادا کرتا ہو''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ شخص اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا' جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' امام طبرانی نے یہ روایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر پہلی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1436 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اُتِيَ اِلَيْهِ مَعْرُوف فليكافىء بِهِ وَمَنْ لم يسْتَطع فليذكره فَإِن من ذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ تشبع بِمَا لم يُعْط فَهُوَ كلابس ثوبي زور

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا صَالح بن اَبِيْ الْاَخْضَر

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ بھلائی کی جائے' اسے اس کا بدلہ دینا چاہیے' اور جو شخص اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' اسے اس کا ذکر کرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص اس کا ذکر کر دے' وہ اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرے جو اسے نہ دی گئی ہو' تو وہ جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف صالح بن ابو اخضر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1437 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يشْكر اللّٰه من لَا يشْكر النَّاس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِرَفْعِ اللّٰه وبرفع النَّاس وَرُوِيَ اَيْضًا بنصبهما وبرفع اللّٰه وَنصب النَّاس وَعَكسه اَربع رِوَايَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا' جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ حدیث اس طرح بھی روایت کی گئی ہے' اس میں ''اسم جلالت'' اور لفظ ''الناس'' پر ''رفع'' پڑھا گیا ہے' اور اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ ان دونوں الفاظ پر ''نصب'' پڑھا گیا ہے' اور اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ ''اسم جلالت''

Marfat.com

پر پیش پڑھی گئی ہے اور لفظ ''الناس'' پر زبر پڑھی گئی ہے' اوراس کے برعکس بھی روایت کی گئی ہے' تو یہ چار طرح سے منقول ہے۔

1438 - وَرُوِیَ عَن طَلْحَة یَعْنِیْ ابْن عبید اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَوْلٰی مَعْرُوفا فلیذکره فَمَنْ ذکره فَقَدْ شکره وَمَنْ کتمه فَقَدْ کفره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا من حَدِیْثِ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

❀❀ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' تو اسے اُس کا ذکر کرنا چاہیے' جو شخص اس کا ذکر کردیتا ہے' وہ اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے' جو اسے چھپاتا ہے' تو وہ اس کی ناشکری کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1439 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لم یشْکر الْقَلِیل لم یشْکر الْکثیر وَمَنْ لم یشْکر النَّاس لم یشْکر اللّٰه والتحدث بِنِعْمَة اللّٰه شکر وَترکهَا کفر وَالْجَمَاعَة رَحْمَة والفرقة عَذَاب . رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِیْ زوائده بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب اصطناع الْمَعْرُوف بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تھوڑے پر شکر ادا نہیں کرتا' وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کرتا' اور جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے' اور اس بیان کو ترک کرنا کفر ہے' جماعت' رحمت ہے اور علیحدگی' عذاب ہے''

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج ہے' جبکہ امام ابن ابودنیا نے یہ روایت کتاب ''اصطناع المعروف'' میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

1440 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب الْاَنْصَار بِالْاَجْرِ کُله مَا رَاَینَا قوما أحسن بذلا لکثیر وَلَا أحسن مواساة فِیْ قَلِیل مِنْهُم وَلَقَد کفونا الْمُؤْنَة

قَالَ اَلَیْسَ تثنون عَلَیْهِمْ بِهِ وتدعون لَهُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذَاك بِذَاكَ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین نے عرض کی: یارسول اللہ! انصار پورا اجر لے گئے ہیں' کیونکہ ہم نے ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی' جو زیادہ چیزوں کو ان سے اچھے طریقے سے خرچ کرتے ہوں اور تھوڑے ہونے کی صورت میں ان سے زیادہ اچھا رویہ رکھتے ہوں' انہوں نے ہماری تمام پریشانیاں اپنے ذمہ لے لیں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے ان کی تعریف بیان نہیں کی؟ اور ان کے لئے دعا نہیں کی؟ مہاجرین نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ اس کا بدلہ ہو جائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

Marfat.com

کِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب: روزے کے بارے میں روایات

التَّرْغِیب فِی الصَّوْم مُطْلقًا

وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله وَفضل دُعَاء الصَّائِم

مطلق روزے کے بارے میں ترغیبی روایات

روزے کی فضیلت اور روزہ دار کی دعا کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1441 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهٗ لی وَاَنا أجزی بِهٖ وَالصِّیَام جنَّة فَاِذَا کَانَ یَوْم صَوْم اَحَدُکُم فَلَا یرفث وَلَا یصخب فَاِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْیقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لخلوف الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسک للصَّائِم فرحتان یفرحهما اِذا أفطر فَرح بفطره وَاِذَا لَقِی ربه فَرح بصومه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزہ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لئے ہے' اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا' روزہ ڈھال ہے' اور جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو وہ بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے' اور گالی گلوچ نہ کرے' اگر کوئی شخص اُسے برا کہے' اور اس سے جھگڑنے کی کوشش کرے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' محمد کی جان ہے' روزہ دار شخص کے منہ کی بُو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' روزہ دار کو دوخوشیاں نصیب ہوتی ہیں' ایک خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ افطاری کرتا ہے' تو وہ افطاری کرنے پر خوش ہوتا ہے' اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اپنے اس روزے کے حوالے سے خوش ہوگا''

Marfat.com

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

1442 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ يترك طَعَامه وَشَرَابه وشهوته من اَجلى الصّيام لى وَاَنا أجزى بِه والحسنة بِعشر اَمْثَالهَا

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس نے میری خاطر' اپنے کھانے پینے اور نفسانی خواہش کو ترک کیا' روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے''۔

1443 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم كل عمل ابْن آدم يُضَاعف الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا اِلٰى سَبْعِمائة ضعف قَالَ اللّٰه تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهٗ لى وَاَنا أجزى بِه يدع شَهْوَته وَطَعَامه من اَجلى للصَّائِم فرحتان فرحة عِنْد فطره وفرحة عِنْد لِقَاء ربه ولخلوف فَم الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ابن آدم کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا' وہ شخص اپنی خواہش' اور اپنے کھانے کو میرے لئے ترک کر دیتا ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی' ایک خوشی افطاری کے وقت نصیب ہوگی اور ایک خوشی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے وقت نصیب ہوگی' اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

1444 - وَفِي اُخْرٰى لَهٗ اَيْضًا وَلابْن خُزَيْمَة وَاِذَا لَقِي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فجزاه فَرح......الحَدِيْث

وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِمَعْنَاهُ مَعَ اخْتِلَاف بَيْنَهُمْ فِي الْاَلْفَاظ

امام مسلم کی ایک روایت میں' اور امام ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے جزا دے گا' تو وہ خوش ہوگا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی نے اسی مفہوم میں نقل کی ہے' لیکن الفاظ کے حوالے سے ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

1445 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ربكُم يَقُوْلُ كل حَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا اِلٰى سَبْعِمائة ضعف وَالصَّوْم لى وَاَنا أجزى بِه وَالصَّوْم جنَّة مِنَ النَّار ولخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وَاِن جهل على اَحَدُكُم جَاهِل وَهُوَ صَائِم فَلْيَقل اِنِّيْ صَائِم اِنِّيْ صَائِم

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار فرماتا ہے: ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے' روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کا بدلہ دوں گا' روزہ' جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے' اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' اگر کوئی شخص جو جاہل ہو وہ تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ' اور آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو'

Marfat.com

تو آدمی کو یہ بتا دینا چاہیے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے"

1446 - وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لي وَاَنا أجزى بِهِ الصّيام جنَّة وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من ريح الْمسك للصَّائِم فرحتان اِذا أفطر فَرح بفطره وَاِذَا لَقِي ربه فَرح بصومه

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا روزہ ڈھال ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ دار شخص کے منہ کی بو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں جب وہ افطاری کرتا ہے تو اپنی افطاری پر خوش ہوگا اور جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اپنے روزے کے حوالے سے خوش ہوگا"۔

1447 - وَفِي أُخْرى لَهُ قَالَ كل عمل ابْن آدم لَهُ الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا اِلٰى سَبْعمِائة ضعف قَالَ اللّٰه اِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لي وَاَنا أجزى بِهٖ يدع الطَّعَام من اَجلي ويدع الشَّرَاب من اَجلي ويدع لذته من اَجلي ويدع زَوجته من اَجلي ولخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وللصائم فرحتان فرحة حِيْن يفطر وفرحة حِيْن يلقى ربه الرَّفَث بِفَتْح الرَّاء وَالْفَاء يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجِمَاع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحْش وَيُطلق وَيُرَاد بِهٖ خطاب الرجل وَالْمَرْاَة فِيْمَا يتَعَلَّق بِالْجِمَاعِ وَقَالَ كَثِيْر مِّن الْعلمَاء اِن الْمُرَاد بِهٖ فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ الْفُحْش ورديء الْكَلَام وَالْجنَّة بِضَم الْجِيم هُوَ مَا يجنك اَی يستر ك ويقيك مِمَّا تخَاف وَمعنى الحَدِيْثِ اِن الصَّوْم يستر صَاحبه ويحفظه من الْوُقُوْع فِي الْمعاصِي والخلوف بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَضم اللَّام هُوَ تغير رَائِحَة الْفَم من الصَّوْم

وَسُئِلَ سُفْيَان بن عُيَيْنَةَ عَن قَوْلِهٖ تَعَالٰى كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهُ لي فَقَالَ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يُحَاسب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَبده وَيُؤَدِّي مَا عَلَيْهِ من الْمَظَالِم من سَائِر عمله حَتّٰى لَا يبْقى اِلَّا الصَّوْم فيتحمل اللّٰه مَا بَقِي عَلَيْهِ من الْمَظَالِم ويدخله بِالصَّوْمِ الْجنَّة هٰذَا كَلَامه وَهُوَ غَرِيْبٌ وَفِيْ معنى هٰذِهِ اللَّفْظَة أوجه كَثِيْرَة لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع استيفائها

وَتقدم حَدِيْثِ الْحَارِث الْاَشْعَرِيّ فِيْهِ و آمركم بالصيام وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل فِيْ عِصَابَة مَعَه صرة مسك كلهم يحب اَن يجد رِيْحهَا وَاِن الصّيام أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك......الحَدِيْثِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ اِلَّا انه قَالَ وَاِن ريح الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك -وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان وَالْحَاكِم وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

Marfat.com

''ابن آدم کا ہر عمل کا بدلہ دس گنا سے لے کے سات سو گنا تک ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' وہ میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے پینا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے اپنی لذت کو ترک کرتا ہے' میری وجہ سے اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) روزہ دار شخص کے منہ کی بو' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' ایک خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے' جب وہ افطاری کرتا ہے' اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''

لفظ ''الرفث'' میں 'ر' اور 'ف' پر 'زبر' ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اس سے مراد صحبت کرنا ہوتا ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اس سے مراد فحش کلامی کرنا ہوتا ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اور اس کے ذریعے مراد آدمی اور عورت کا صحبت کرنے سے متعلق گفتگو کرنا ہوتا ہے' بہت سے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث میں مراد فحش کلامی اور بدزبانی کرنا ہے۔

لفظ ''الجنۃ'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو آپ کو بچائے' یعنی آپ کو اس چیز سے بچائے' جس سے آپ کو اندیشہ ہے' تو حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ روزہ' روزے دار شخص کو بچاتا ہے' اور اسے گناہوں کا ارتکاب کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

لفظ ''الخلوف'' میں 'خ' پر 'زبر' ہے' اور 'ل' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد' روزے کے وجہ سے منہ کی بو کا تبدیل ہو جانا ہے۔

سفیان بن عیینہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لئے ہے''؟

تو سفیان بن عیینہ نے جواب دیا: جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لے گا' تو اس بندے نے جو بھی زیادتیاں کی ہوں گی' ان کی ادائیگی کر دی جائے گی' یہاں تک کہ صرف روزہ باقی بچ جائے گا' تو جو باقی زیادتیاں ہوں گی ان کی ادائیگی' اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے گا اور روزے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا''

یہ سفیان بن عیینہ کا کلام تھا اور یہ غریب ہے' ان الفاظ کے کئی مفہوم ہو سکتے ہیں' جن سب کو یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا' اس سے پہلے حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو' اور اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو' ان میں سے ہر ایک یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اس خوشبو کو پائے' تو روزہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''روزہ دار کی بو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اس سے پہلے یہ روایت مکمل طور پر' نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1448 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ عِنْدَ

Marfat.com

اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سبع عملان موجبان وعملان بأمثالهما وَعمل بِعشر اَمْثَاله وَعمل بسبع مائة وَعمل لَا يعلم ثَوَاب عَامله اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاَما الموجبان فَمَنْ لَقِي اللّٰه يعبده مخلصا لَا يُشرك بِهٖ شَيْئًا وَجبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ لَقِي اللّٰه قد أشرك بِهٖ وَجبت لَهُ النَّار وَمَنْ عمل سَيِّئَة جزى بهَا وَمَنْ اَرَادَ اَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها جزى مثلهَا وَمَنْ عمل حَسَنَة جزى عشرا وَمَنْ أنفق مَاله فِيْ سَبِيْل اللّٰه ضعفت لَهٗ نَفَقَته الدِّرْهَم بسبع مائة وَالدِّيْنَار بسبع مائة وَالصِّيَام لله عَزَّ وَجَلَّ لَا يعلم ثَوَاب عَامله اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَهُوَ فِيْ صَحِيْح ابْن حبَان من حَدِيْثِ حَرِيم بن فاتك بِنَحْوِهٖ لم يذكر فِيْهِ الصَّوْم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال کی سات قسمیں ہیں' دو قسم کے عمل ہیں' جو واجب کر دیتے ہیں' دو قسم کے عمل ہیں' جو اس جیسے ہیں' ایک عمل وہ ہے' جس کا اجر دس گنا ہے' ایک عمل وہ ہے' جس کا عمل سات گنا ہے' ایک عمل وہ ہے' جس کا ثواب صرف' اللہ تعالیٰ جانتا ہے' جہاں تک دو واجب کرنے والے اعمال کا تعلق ہے' تو جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اخلاص کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہو' تو اس کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی اور جو شخص کوئی برا کام کرے' تو اس کے بدلے میں اس کی مثل (یعنی ایک گنا) نوٹ کیا جائے گا اور جو شخص کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے گا اور اس پر عمل نہ کر پائے' تو اسے اس کی مثل (یعنی ایک نیک عمل کا) ثواب ملے گا اور جو شخص کوئی نیکی کر لے گا' تو اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے خرچ کرے گا' تو اس کا اجر کئی گنا ہو گا' اس نے ایک درہم خرچ کیا ہو گا' تو وہ سات سو درہم شمار ہوں گے' ایک دینار خرچ کیا ہو گا' تو وہ سات سو دینار شمار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھنا' ایک ایسا عمل ہے کہ اس کو کرنے والے کو جو ثواب ملے گا' اس کا پتہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اُسے نقل کیا ہے' صحیح ابن حبان میں یہ روایت حریم بن فاتک کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں روزے کا ذکر نہیں ہے۔

1449 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة بَابا يُقَال لَهُ الريان يدْخل مِنْهُ الصائمون يَوْم الْقِيَامَة لَا يدْخل مِنْهُ اَحَد غَيرهم فَاِذَا دخلُوْا أغلق فَلَمْ يدْخل مِنْهُ أحد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ -وَزَاد: وَمَنْ دخله لم يظمأ اَبَدًا

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ: فَاِذَا دخل احدهم أغلق من دخل شرب وَمَنْ شرب لم يظمأ اَبَدًا

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کا نام ''ریان'' ہے' قیامت کے دن اس میں سے روزہ دار افراد (جنت میں) داخل ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی اس میں داخل نہیں ہو گا' جب وہ اس میں سے داخل ہو جائیں گے' تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا' پھر اس میں

Marfat.com

سے کوئی داخل نہیں ہو سکے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''جو شخص اس میں داخل ہوگا' اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''

امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''جب ان میں سے کوئی ایک (یعنی ان کا آخری فرد) داخل ہو جائے گا' تو وہ بند کر دیا جائے گا' جو شخص اس کے اندر جائے گا وہ مشروب بھی پیے گا' جو مشروب پی لے گا' اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی''۔

1450 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغزوا تغنموا وصوموا تصحوا وسافروا تستغنوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ غزوات میں حصہ لو! تمہیں غنیمت ملے گی' تم لوگ روزہ رکھو تم تندرست رہو گے' اور تم سفر کرو' تمہیں خوشحالی نصیب ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1451 - وَرُوِیَ عَن نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّيام جنّة وحصن حُصَيْن مِنَ النَّار رَوَاهُ اَحمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے:
''روزہ ڈھال ہے' اور جہنم سے بچاؤ کے لئے مضبوط قلعہ ہے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1452 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّيام جنّة يستجن بهَا الْعَبْد مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَحمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِیّ

حديث1449: صحيح البخاری - كتاب الصوم' باب : الريان للصائمين - حديث:1806صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب فضل الصيام - حديث:2019مستخرج أبی عوانة - مبتدأ كتاب الصيام' وما فيه - حديث:2164صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذكر البيان بأن الصائمين إذا دخلوا من باب الريان أغلق بابهم' حديث:3479سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء فی فضل الصيام - حديث:1636السنن للنسائی - الصيام' ذكر الاختلاف على محمد بن أبی يعقوب فی حديث أبی أمامة - حديث:2216مصنف ابن أبی شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر فی أبی بكر الصديق رضی الله عنه - حديث:31324السنن الكبرى للنسائی - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر الاختلاف على محمد بن أبی يعقوب فی حديث أبی أمامة' حديث:2511السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الصيام' باب فی فضل شهر رمضان وفضل الصيام على سبيل الاختصار - حديث:7993مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث:9610مسند عبد بن حميد - سهل بن سعد الساعدی' حديث:456مسند أبی يعلى الموصلی - حديث سهل بن سعد الساعدی عن النبی صلى الله عليه وسلم' حديث:7360المعجم الأوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6271المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' وما أسند سهل بن سعد - هشام بن سعد عن أبی حازم' حديث:5619

Marfat.com

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''روزہ ڈھال ہے' جس کے ذریعے بندہ آگ سے بچاؤ کرتا ہے''
یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1453 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِیْ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصِّیَام جنَّة مِنَ النَّار کجنة اَحَدُکُمْ من الْقِتَال وَصِیَام حسن ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے' جس طرح کوئی شخص جنگ کے دوران ڈھال استعمال کرتا ہے' اور ہر مہینے کے تین (نفلی) روزے بہترین روزے ہیں''
یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1454 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلا أدلك علی اَبْوَاب الْخَیْر قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفیء الْخَطِیئَة کَمَا یطفیء المَاء النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ وَصَححهُ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتقدم حَدِیْثٍ کَعْب بن عجْرَة وَغَیْرِه بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے' صدقہ' گناہ کو یوں ختم کردیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''
یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' اور یہ روایت مکمل طور پر' خاموشی سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' اس سے پہلے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اس مفہوم کی حدیث گزر چکی ہے۔

1455 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَام وَالْقُرْآن یشفعان للْعَبد یَوْم الْقِیَامَة یَقُوْلُ الصّیام اَی رب منعته الطَّعَام والشهوة فشفعنی فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآن منعته النّوم بِاللَّیْلِ فشفعنی فِیْهِ قَالَ فیشفعان
رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرِجَالِه مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْجُوْع وَغَیْرِه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''روزہ اور قرآن' قیامت کے دن' بندے کی شفاعت کریں گے' روزہ کہے گا: میرے پروردگار! میں نے اسے کھانے

Marfat.com

اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرما لے' قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما لے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ان دونوں کی شفاعت قبول ہوگی''

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الجوع'' میں' اور دیگر حضرات نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1456 - وَعَنْ سَلَمَةَ بن قَيْصر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه باعده اللّٰه من جَهَنَّم كبعد غراب طَار وَهُوَ فرخ حَتّٰى مَاتَ هرما

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَسَماهُ سَلامَة بِزِيَادَة ألف وَفِيْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن لَهِيعَة وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم

❀❀ حضرت سلمہ بن قیصر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے' ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے' جتنی دور کا سفر کوئی ایسا کوا طے کرتا ہے' جو بچپن میں اُڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہو کر مرے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے راوی کا نام ''سلامہ'' نقل کیا ہے' یعنی اس میں 'ا' زائد ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن لہیعہ ہے' یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1457 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلا صَامَ يَوْمًا تَطَوّعا ثُمَّ أعطى ملْء الْاَرْض ذَهَبا لم يسْتَوْف ثَوَابه دون يَوْم الْحساب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص ایک دن کا نفلی روزہ رکھ لے اور پھر اگر اسے روئے زمین جتنا سونا دیا جائے' تو بھی یوم حساب سے پہلے' وہ اس روزے کے ثواب کو پوری طرح وصول نہیں کر سکے گا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف لیث بن ابوسلیم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1458 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا مُوسَى على سَرِيَّة فِي الْبَحْر فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ قد رفعوا الشراع فِيْ لَيْلَة مظْلمَة اِذا هَاتِف فَوْقهم يَهْتِف يَا اَهْلِ السَّفِينَة قفوا أخبركُمْ بِقَضَاء قَضَاهُ اللّٰه على نَفسه فَقَالَ اَبُوْ مُوسَى أخبرنَا اِن كنت مخبرا قَالَ اِن اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى

Marfat.com

قضى على نَفسه انه من أعطش نَفسه لَهُ فِيْ يَوْم صَائِف سقَاهُ اللّٰه يَوْم الْعَطش

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِنْ شَاءَ اللّٰه وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا من حَدِيْثٍ لَقِيط عَنْ اَبِىْ بردة عَنْ اَبِىْ مُوسَى بنَحْوِهٖ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ: قَالَ اِن اللّٰه تَعَالٰى قضى على نَفسه انه من عَطش نَفسه للّٰه فِيْ يَوْم حَار كَانَ حَقًّا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن يرويهِ يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ مُوسَى يتوخى الْيَوْم الشَّدِيد الْحر الَّذِيْ يكَاد الْاِنْسَان يَنْسَلِخ فِيْهِ حرا فيصومه

الشراع بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ قلع السَّفِينَة الَّذِيْ يصفقه الرّيح فتمشى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کو ایک جنگی مہم پر روانہ کیا' جو سمندری راستے سے تعلق رکھتی تھی' وہ لوگ وہاں موجود تھے' ایک مرتبہ ایک تاریک رات میں انہوں نے بادبان اٹھائے ہوئے تھے' اسی دوران ان کے اوپر سے کسی ہاتف غیبی نے پکار کر کہا: اے اہل سفینہ! ٹھہر جاؤ! میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں بتاتا ہوں' جو فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے طے کیا ہے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے کہا: اگر تم نے بتانا ہے' تو ہمیں بتاؤ' تو اس نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے' یہ طے کیا ہے کہ جو شخص گرمی میں' ایک دن کے لئے' اللہ کی رضا کے لئے خود کو پیاسا رکھے گا' تو پیاس والے (یعنی قیامت کے) دن' اللہ تعالیٰ اسے سیراب کرے گا۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے لقیط کی' ابوبردہ کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو اس کی مانند ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے یہ طے کیا ہے' جو شخص گرم دن میں' خود کو اللہ کی رضا کے لئے پیاسا رکھے گا' تو اللہ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص کو سیراب کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ ایسے شدید گرم دن میں' اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے تھے' جس میں یوں لگتا تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے' آدمی کی کھال اتر جائے گی''

لفظ ''الشراع'' میں 'ش' پر زیر ہے' اس سے مراد کشتی کا بادبان ہے' جسے ہوا کے لئے رکھا جاتا ہے' تو وہ کشتی چلتی ہے۔

1459 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل شَىْءٍ زَكَاة وَزَكَاة الْجَسَد الصَّوْم وَالصِّيَام نصف الصَّبْر - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے' اور جسم کی زکوٰۃ' روزہ ہے' اور روزہ' نصف صبر ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1460 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسندت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِى فَقَالَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ختم لَهُ بهَا دخل الْجنَّة وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ختم لَهُ بِهٖ دخل الْجنَّة وَمَنْ تصدق بِصَدَقَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ختم لَهُ بهَا دخل الْجنَّة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهٖ والأصبهاني وَلَفظه: يَا حُذَيْفَة

Marfat.com

من ختم لَهُ بصيام يَوْم يُرِيد بِهِ وَجه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أدخلهُ اللّٰه الْجنَّة

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے' تو اس کے لئے اس بات پر مہر لگا دی جاتی ہے' کہ وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اس کے لئے اس پر مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' تو اس کے لئے مہر لگا دی جاتی ہے' کہ وہ جنت میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''اے حذیفہ! جس شخص کے لئے ایک دن کے روزے کی مہر لگا دی جائے' جس کے ذریعے صرف اللہ کی رضا کا حصول مراد لیا گیا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''۔

1461 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْك بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا عدل لَهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْك بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا عدل لَهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْك بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا مثل لَهُ .

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ هٰکَذَا بالتکرار وبدونه وللحاکم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کے بارے میں ہدایت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر کچھ نہیں ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں حکم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر کچھ نہیں ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں حکم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مانند کچھ نہیں ہے''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح تکرار کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے بغیر بھی نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1462 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی قَالَ أتیت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِاَمْر یَنْفَعنِیْ اللّٰه بِهٖ قَالَ عَلَیْك بالصیام فَاِنَّهُ لَا مثل لَهُ

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه فِیْ حَدِیْثٍ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِیْ علی عمل اَدخل بِهِ الْجَنَّة قَالَ عَلَیْك بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا مثل لَهُ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا یری فِیْ بَیته الدُّخان نَهَارا اِلَّا اِذا نزل بهم ضیف

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (راوی بیان کرتے ہیں:)

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے کام کے بارے میں حکم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مثل

Marfat.com

اور کچھ نہیں ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

"میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے کیونکہ اس کی مثل کچھ نہیں ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کے وقت دھواں نظر نہیں آتا تھا صرف اس دن نظر آتا تھا جس دن ان کے ہاں کوئی مہمان آتا تھا۔

1463 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یَصُوم یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه تَعَالٰی اِلَّا باعد اللّٰه بِذٰلِكَ الْیَوْم وَجهه عَن النَّار سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اُسے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1464 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه جعل اللّٰه بَیْنه وَبَیْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ جہنم اور اس شخص کے درمیان ایک خندق حائل کر دیتا ہے جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1465 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه بَعدت مِنْهُ النَّار مسیرَة مائَة عَام ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے وہ جہنم سے ایک سو سال کی مسافت جتنا دور ہو جاتا ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1466 - وَعَنْ معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فِیْ غیر رَمَضَان بعد مِنَ النَّار مائَة عَام سیر الْمُضمر الْجواد

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من طَرِيْق زبان بن فائد

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' رمضان کے علاوہ ایک دن روزہ رکھتا ہے' وہ جہنم سے اِتنا دور ہو جاتا ہے' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا' ایک سو سال میں طے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1467 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْل اللّٰه زحزح اللّٰه وَجهه عَن النَّار بِذٰلِكَ الْيَوْم سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ النَّسَائِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالتِّرْمِذِىّ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِىّ وَبَقِيَّة الْاِسْنَاد ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے عوض میں' اُسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے جتنا دور کر دیتا ہے'' یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

1468 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْل اللّٰه جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ من رِوَايَةِ الْوَلِيد بن جميل عَن الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ اِلَّا اَنه قَالَ: من صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْل اللّٰه بعد اللّٰه وَجهه عَن النَّار مسيرَة مائَة عَام ركض الْفرس الْجواد الْمُضمر

وَقد ذهب طوائف من الْعلمَاء اِلٰى اَن هٰذِهِ الْاَحَادِيْث جَاءَ ت فِىْ فضل الصَّوْم فِى الْجِهَاد وَبَوَّبَ على هٰذَا التِّرْمِذِىّ وَغَيْرِه وَذَهَبت طَائِفَة اِلٰى اَن كل الصَّوْم فِىْ سَبِيْل اللّٰه اِذا كَانَ خَالِصا لوجه اللّٰه تَعَالٰى وَيَاْتِىْ بَاب فِى الصَّوْم فِى الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنا دیتا ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے ولید بن جمیل کی' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

Marfat.com

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا ایک سو سال میں طے کرتا ہے''

علماء کا ایک گروہ اس بات کی طرف گیا ہے کہ یہ احادیث اُس روزے کی فضیلت کے بارے میں ہیں' جو جہاد کے دوران روزہ رکھا جاتا ہے' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس کے لئے یہی عنوان تجویز کیا ہے' جبکہ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ہر روزہ' اللہ کی راہ میں ہوتا ہے' جبکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رکھا گیا ہو' یہ روایت آگے چل کر جہاد کے دوران روزہ رکھنے سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

فصل:

1469 - عَن عبد الله يَعْنِيْ ابْن اَبِيْ مليكة عَن عبد الله يَعْنِيْ ابْن عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَـالَ رَسُوْلُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للصَّائِم عِنْد فطره لدَعْوَة مَا ترد قَالَ وَسمعت عبد الله يَقُوْلُ عِنْد فطره اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَساَلك بِرَحْمَتك الَّتِيْ وسعت كل شَيْءٍ اَن تغْفر لي -زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: ذُنُوبِي

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن اِسْحَاق بن عبيد الله عَنهُ وَاِسْحَاق هٰذَا مدنِي لَا يعرف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ نے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''روزہ دار شخص کی افطاری کے وقت کی گئی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا ہے کہ وہ افطاری کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں اس رحمت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' جو ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے کہ تو میری مغفرت کردے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''میرے گناہوں کی (مغفرت کردے)''

یہ روایت امام بیہقی نے اسحٰق بن عبداللہ کے حوالے سے' ان سے نقل کی ہے' اسحاق نامی یہ راوی مدنی ہے' لیکن معروف نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1470 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الـصَّـائِم حِيْن يفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لأنصرنك وَلَو بعد حِين

رَوَاهُ اَحْـمَـد فِـيْ حَـدِيْـثٍ وَالتِّـرْمِـذِيّ وَحسنـه وَالـلَّـفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا اَنهم قَالُوْا: حَتّٰى يفْطر

وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصِرًا: ثَلَاث حق عـلى اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' روزہ دار شخص جب افطار کرتا ہے' عادل حکمران اور مظلوم کی دعا' وہ بادل

Marfat.com

اوپر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتی ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں''

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کر لے''

امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''تین لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی (دعا کو) مسترد نہیں کرتا روزہ دار شخص کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کر لے مظلوم کی دعا یہاں تک کہ اس کی مدد ہو جائے مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آتا''۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ صِيَام رَمَضَان احتسابا وَقيام ليله سِيمَا لَيْلَة الْقدر وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله

ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز رمضان میں نوافل ادا کرنے بطور خاص شب قدر میں نوافل ادا کرنے (سے متعلق سے ترغیبی روایات)

اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1471 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَامَ لَيْلَة الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ صَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حديث 1471: صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة باب الحدث في الصلاة - ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه حديث: 2583السنن للنسائي - الصيام ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا والاختلاف على الزهري في حديث: 2176السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام الحث على السحور - ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا وذكر الاختلاف على الزهري في حديث:2472السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام باب فضل ليلة القدر - حديث:8004مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8391مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس حديث:2572شعب الإيمان للبيهقي - فضائل شهر رمضان حديث:3452

Marfat.com

1472 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَة وَمَا تَاَخر

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهٰذِهِ الزِّيَادَة قُتَيْبَة بن سعيد عَن سُفْيَان وَهُوَ ثِقَة ثَبت وَاِسْنَاده على شَرْطِ الصَّحِيْح وَرَوَاهُ اَحْمد بِالزِّيَادَةِ بعد ذكر الصَّوْم بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اِلَّا اَن حمادا شكّ فِيْ وَصله اَوْ اِرْسَاله قَالَ الْخطابِيّ قَوْله اِيمَانًا واحتسابا اَي نِيَّة وعزيمة وَهُوَ اَن يَصُومهُ على التَّصْدِيق وَالرَّغْبَة فِيْ ثَوَابه طيبَة بِهِ نَفسه غير كَارِه لَهُ وَلَا مستثقل لصيامه وَلَا مستطيل لأيامه لٰكِن يغتنم طول اَيَّامه لعظم الثَّوَاب

وَقَالَ الْبَغوِيّ قَوْله احتسابا اَي طلبا لوجه اللّٰه تَعَالٰى وثوابه يُقَال فلَان يحْتَسب الْاَخْبَار ويتحسبها اَي يتطلبها

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان کے روزے رکھے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اور جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

راوی بیان کرتے ہیں: قتیبہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آئندہ کے گناہوں کی (بھی مغفرت ہو جائے گی)''

حافظ کہتے ہیں: یہ ''اضافہ'' نقل کرنے میں' قتیبہ بن سعید نامی راوی منفرد ہے' اس نے سفیان سے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت ثقہ اور ثبت ہے' اور اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

یہ روایت امام احمد نے روزے کے ذکر کے بعد اضافے کے ساتھ نقل کی ہے' اور حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ حماد نامی راوی نے اس کے ''موصول'' یا ''مرسل'' ہونے کے بارے میں شک کا اظہار کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے'' اس سے مراد یہ ہے کہ نیت اور عزیمت کے ساتھ' اور وہ یہ کہ آدمی یہ روزہ رکھے تو تصدیق کا پہلو موجود ہو اور اس کی ثواب میں رغبت موجود ہو' اور آدمی اپنی خوشی کے ساتھ' ناپسندیدگی کے بغیر روزہ رکھے' وہ اپنے روزے کو بوجھ محسوس نہ کرے' اور دن کو طویل محسوس نہ کرے' بلکہ زیادہ ثواب کے حصول کے حوالے سے' دن کے طویل ہونے کو غنیمت سمجھے۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: متن کے الفاظ ''ثواب کی امید رکھتے ہوئے'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ثواب کی خاطر ایسا کرے' یہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص روایات کا احتساب کرتا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کی تحقیق کرتا ہے۔

1473 - وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يرغب فِيْ قيام رَمَضَان من غير اَن يَاْمُرهُم بعزيمة ثُمَّ يَقُوْلُ من قَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

Marfat.com

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ رمضان میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے' البتہ آپ ﷺ لازمی طور پر اس کا حکم نہیں دیتے تھے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1474 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان وَعرف حُدُوْده وَتحفظ مِمَّا يَنْبَغِي لَهُ اَن يتحفظ كفر مَا قبله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے' اس کی حدود کو پہچانے اور اس کے لئے جو مناسب ہو' اس کی حفاظت کرے' تو یہ اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1475 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أدْرك شهر رَمَضَان بِمَكَّة فصامه وَقَامَ مِنْهُ مَا تيَسّر كتب اللّٰه لَهُ مائَة ألف شهر رَمَضَان فِيْمَا سواهُ وَكتب لَهُ بِكُل يَوْم عتق رَقَبَة وَبِكُل لَيْلَة عتق رَقَبَة وكل يَوْم حملان فرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَفِيْ كل يَوْم حَسَنَة وَفِيْ كل لَيْلَة حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَا يحضرني الْآن سَنَده

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مکہ میں رمضان کا مہینہ پائے اور اس میں روزے رکھے اور اس میں وہ نوافل ادا کرے' جو آسانی سے ادا ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے اجر و ثواب کو نوٹ کر لیتا ہے' جو اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر گزارے گئے ہوں' اور اس کے لئے ہر ایک دن کے عوض میں' ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' اور ہر ایک رات کے عوض میں' غلام آزاد کرنے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' اور روزانہ اللہ کی راہ میں گھوڑا دینے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' ہر دن میں نیکی ملتی ہے' اور ہر رات میں نیکی ملتی ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

1476 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطيت أمتِىْ خمس خِصَال فِيْ رَمَضَان لم تعطهن أمة قبلهم خلوف فَم الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وَتَسْتَغْفِر لَهُمُ الْحيتَان حَتّٰى يفطروا ويزين اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل يَوْم جنته ثُمَّ يَقُوْلُ يُوشك عِبَادِيَ الصالحون اَن يلْقوا عَنْهُم الْمُؤْنَة ويصيروا اِلَيْك وتصفد فِيْهِ مَرَدَة الشَّيَاطِين فَلَا يخلصوا فِيْهِ اِلٰى مَا كَانُوْا يخلصون اِلَيْهِ فِيْ غَيره

Marfat.com

وَيغفر لَهُمْ فِي آخر لَيْلَة قيل يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهِي لَيْلَة الْقدر قَالَ لَا وَلٰكِن الْعَامِل اِنَّمَا يُوفي أجره إِذا قضى عمله ـ رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب اِلَّا اَن عِنْده وَتَسْتَغْفِر لَهُمُ الْمَلَائِكَة بدل الْحيتَان

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کو پانچ خصوصیات رمضان کے حوالے سے عطا کی گئی ہیں' جو ان سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی ہیں' روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' مچھلیاں تک' اُن کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتے' اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو آراستہ کرتا ہے' اور پھر فرماتا ہے: عنقریب میرے نیک بندے اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا پا کے تیری طرف آ جائیں گے' اور اس مہینے میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' وہ اس مہینے میں کھلے نہیں رہتے' اس طرح انہیں کسی اور مہینے میں قید نہیں کیا جاتا' اور آخری رات میں اُن لوگوں کی (یعنی اہل ایمان کی) مغفرت ہو جاتی ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا وہ شب قدر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! لیکن کوئی مزدور جب اپنا کام پورا کرتا ہے' تو اسے مکمل معاوضہ دیا جاتا ہے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام بیہقی نے نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے مچھلیوں کی دعائے استغفار کی جگہ' فرشتوں کی دعائے مغفرت کا تذکرہ کیا ہے۔

1477 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطيت أمتِي فِي شهر رَمَضَان خمْسا لم يُعْطهنَّ نَبِي قبلي أما وَاحِدَة فَاِنَّهُ اِذا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان نظر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ وَمَنْ نظر اللّٰه اِلَيْهِ لم يعذبه اَبَدًا وَأما الثَّانِيَة فَاِن خلوف اَفْوَاههم حِيْن يمسون أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وَأما الثَّالِثَة فَاِن الْمَلَائِكَة تستغفر لَهُمْ فِي كل يَوْم وَلَيْلَة وَأما الرَّابِعَة فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَأمر جنته فَيَقُوْلُ لَهَا استعدى وتزيني لعبادى أوشك اَن يستريحوا من تَعب الدُّنْيَا اِلَى دَارِي و كرامتي وَأما الْخَامِسَة فَاِنَّهُ اِذا كَانَ آخر لَيْلَة غفر اللّٰه لَهُمْ جَمِيْعًا فَقَالَ رجل من الْقَوْم اَهِي لَيْلَة الْقدر فَقَالَ لَا ألم تَرَ اِلَى الْعمَّال يعْملُوْنَ فَاِذَا فرغوا من اَعْمَالهم وفوا اُجُورهم ـ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاده مقارب أصلح مِمَّا قبله

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کو رمضان کے مہینے کے حوالے سے پانچ خصوصیات عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی ہیں:

ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت کر دے' اس کو کبھی عذاب نہیں دیتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے منہ کی بُو جو شام کے وقت ہوتی ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزانہ رات اور دن کے وقت' فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

Marfat.com

چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے اور اس سے فرماتا ہے: تم تیار ہو جاؤ اور میرے بندوں کے لئے آراستہ ہو جاؤ! عنقریب وہ دنیا کی پریشانیوں سے راحت حاصل کر کے میرے گھر اور میری عزت افزائی کی طرف آ جائیں گے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کی (یعنی اہل ایمان کی) مغفرت کر دیتا ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: کیا یہ شب قدر ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ جب مزدور کام کرتے ہیں تو جب وہ اپنا کام کر کے فارغ ہوتے ہیں تو انہیں ان کا پورا معاوضہ دے دیا جاتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند ''مقارب'' ہے یہ اس سے پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔

1478 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَی الْجُمُعَة و رمضان اِلٰی رَمَضَان مكفرات مَا بَيْنَهُنَّ اِذا اجْتنبت الْكَبَائِر -رَوَاهُ مُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم اَحَادِيْث كَثِيْرَة فِیْ كتاب الصَّلَاة وَكتاب الزَّكَاة تدل على فضل صَوْم رَمَضَان فَلَمْ نعدها لكثرتها فَمَنْ اَرَادَ شَيْئًا من ذٰلِكَ فَلْيُرَاجع مظانه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے کتاب ''الصلوٰۃ'' اور ''کتاب الزکوٰۃ'' میں بہت سی ایسی روایات گزر چکی ہیں جو رمضان کے روزوں کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ہم نے ان کی کثرت کی وجہ سے انہیں یہاں دُہرایا نہیں ہے جو شخص مزید روایات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہو وہ اس طرف رجوع کر لے جہاں یہ پائی جا سکتی ہیں۔

1479 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْمِنبَر فحضرنا فَلَمَّا ارْتقى دَرَجَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّانِيَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّالِثَة قَالَ آمين فَلَمَّا نزل قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سمعنَا مِنْك الْيَوْم شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعهُ قَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام عرض لی فَقَالَ بعد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ قلت آمين فَلَمَّا رقيت الثَّانِيَة قَالَ بعد من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَقُلْتُ آمين فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من أدْرك اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجنَّة قلت آمين . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس آ جاؤ! ہم پاس آ گئے جب نبی اکرم ﷺ نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین جب دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین جب تیسری سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین! جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا جو ہم نے پہلے آپ کو نہیں سنا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی جبریل میرے پاس تشریف لائے اور بولے

Marfat.com

: جوشخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ دور ہو جائے (یعنی ناکام ہو جائے) تو میں نے کہا: آمین' جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو میں نے کہا: آمین' جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' تو اپنے ماں باپ' یا اُن میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے' اور پھر وہ دونوں اُسے جنت میں داخل نہ کروائیں (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو) تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1480 - وَعَنِ الْحسن بن مَالك بن الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَر فَلَمَّا رقى عتبَة قَالَ آمين ثُمَّ رقى أُخْرى فَقَالَ آمين ثُمَّ رقى عتبَة ثَالِثَة فَقَالَ آمين ثُمَّ قَالَ اَتَانِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ أدْرك وَالِديهِ اَوْ اَحدهمَا فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حسن بن مالک بن حویرث' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھنے لگے' جب آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین' جب دوسری پر رکھا' تو فرمایا: آمین' جب تیسری پر رکھا' تو فرمایا: آمین' پھر آپ ﷺ نے بتایا' جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے' اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' میں نے کہا: آمین' انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو' یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے' اور پھر جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' تو میں نے کہا: آمین! انہوں نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1481 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صعد الْمِنبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قِيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك صعدت الْمِنبَر فَقُلْتُ آمين آمين آمين فَقَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اَتَانِي فَقَالَ من أدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين......الحَدِيْثِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ منبر پر چڑھے' تو آپ نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: حضرت جبریل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' اور وہ جہنم میں جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' آپ آمین

حدیث 1480: صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب حق الوالدین - حدیث: 410' المعجم الکبیر للطبرانی - باب المیم' ما أسند أبو أسید - مالک بن الحویرث أبو سلیمان اللیثی' حدیث: 16413

Marfat.com

کہیں' تو میں نے کہا: آمین ..... الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

1482 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ اَوَّل لَیْلَة من رَمَضَان فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا یغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰی یکون آخر لَیْلَة من رَمَضَان وَلَیْسَ عبد مُؤْمِن یُصَلِّی فِیْ لَیْلَة فِیْهَا اِلَّا کتب اللّٰه لَهٗ ألفا وَخَمْسمِائَة حَسَنَة بِکُل سَجْدَة وَبنی لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة من یاقوتة حَمْرَاء لَهَا سِتُّوْنَ ألف بَاب لکل بَاب قصر من ذهب موشح بیاقوتة حَمْرَاء فَاِذَا صَامَ اَوَّل یَوْم من رَمَضَان غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه اِلٰی مثل ذٰلِكَ الْیَوْم من شهر رَمَضَان واستغفر لَهٗ کل یَوْم سَبْعُوْنَ ألف ملك من صَلَاة الْغَدَاة اِلٰی اَن تواری بالحجاب وَکَانَ لَهٗ بِکُل سَجْدَة یسجدها فِیْ شهر رَمَضَان بلَیْل اَوْ نَهَار شَجَرَة یسیر الرَّاکِب فِیْ ظلها خَمْسمِائَة عَام . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَقَالَ قد روینَا فِی الْاَحَادِیْث الْمَشْهُوْرَة مَا یدل علی هٰذَا اَوْ لبَعض مَعْنَاهُ کَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا' اور وہ رمضان کی آخری رات تک کھلے رہتے ہیں' جب بھی کوئی بندہ رمضان میں' رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ایک سجدے کے عوض میں' پندرہ سونیکیاں نوٹ کرتا ہے' اور اس کے لئے سرخ یاقوت سے بنا ہوا گھر جنت میں بنادیتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے' ہر دروازے پر سونے سے بنا ہوا قصر ہوگا' جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا' جب آدمی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو اس سے پہلے کے رمضان کے پہلے دن تک کے تھے اور پھر روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کی نماز سے لے کر دن ڈوبنے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں' اور ہر وہ سجدہ' جو وہ شخص رمضان میں رات میں' یا دن میں کسی وقت کرتا ہے' اس کے نتیجے میں' ایک ایسا درخت پیدا ہوتا ہے کہ کوئی سوار اس کے سائے میں' پانچ سو سال تک مسلسل چل سکتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' ہم اس سے پہلے مشہور احادیث روایت کر چکے ہیں' جو اس بات پر' یا اس کے کسی ایک پہلو پر دلالت کرتی ہیں' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

1483 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ آخر یَوْم من شعْبَان قَالَ یَا اَیهَا النَّاس قد أظلکم شهر عَظِیْم مبارك شهر فِیْهِ لَیْلَة خیر من ألف شهر شهر جعل اللّٰه صِیَامه فَرِیضَة وَقیام لیله تَطَوّعا من تقرب فِیْهِ بخصلة من الْخَیْر کَانَ کمن أدی فَرِیضَة فِیْمَا سواهُ وَمَنْ أدی فَرِیضَة فِیْهِ کَانَ کمن أدی سَبْعِیْنَ فَرِیضَة فِیْمَا سواهُ وَهُوَ شهر الصَّبْر وَالصَّبْر ثَوَابه الْجَنَّة وَشهر الْمُوَاسَاة وَشهر یُزَاد فِیْ رزق الْمُؤْمِن فِیْهِ من فطر فِیْهِ صَائِما کَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رقبته مِنَ النَّار وَکَانَ لَهٗ مثل أجره من غیر اَن ینقص من أجره شَیْءٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ کلنا یجد مَا یفطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعطى اللّٰه هٰذَا الثَّوَاب من فطر صَائِما على تَمْرَة اَوْ على شربة مَاء اَوْ مذقة لبن وَهُوَ شهر اَوله رَحْمَة وأوسطه مغْفرَة وَآخره عتق مِنَ النَّار من خفف عَن مَمْلُوكه فِيهِ غفر اللّٰه لَهُ وَاَعْتقهُ مِنَ النَّار واستكثروا فِيهِ من اَربع خِصَال خَصْلَتَيْنِ تُرضونَ بهما ربكُمْ وخصلتين لَا غناء بكم عَنْهُمَا فَاَمَّا الخصلتان اللَّتَان ترضونَ بهما ربكُمْ فشهادة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وتستغفرونه وَأما الخصلتان اللَّتَان لَا غناء بكم عَنْهُمَا فتسألون اللّٰه الْجنَّة وتعوذون بِهِ مِنَ النَّار وَمَنْ سقى صَائِما سقَاهُ اللّٰه من حَوْضِي شربة لَا يظمأ حَتّٰى يدْخل الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهٖ ثُمَّ قَالَ صَحَّ الْخَبَر وَرَوَاهُ من طَرِيْق الْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب بِاخْتِصَار عَنْهُمَا

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شعبان کے آخر میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے ایک عظیم برکت والا مہینہ آنے لگا ہے جس میں ایک ایسی رات موجود ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں نوافل ادا کرنے کو نفل قرار دیا ہے جو شخص اس مہینے میں جس بھی بھلائی کے ذریعے (اللہ تعالیٰ کا) قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ یوں ہوگا جیسے اُس شخص نے اِس کے علاوہ کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا ہو اور جو شخص اس مہینے میں فرض ادا کرے گا تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے کسی اور مہینے میں ستر فرائض سرانجام دیے ہوں یہ صبر کا مہینہ ہے صبر کا ثواب جنت ہے یہ بھائی چارگی کا مہینہ ہے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مومنوں کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے تو یہ چیز اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث بن جاتی ہے اور اس کے جہنم سے آزاد ہو جانے کا باعث بنتی ہے اور اس شخص کو روزے دار کے اجر کی مثل اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص اتنی گنجائش نہیں رکھتا کہ وہ روزہ دار کو افطاری کروائے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کے ایک گھونٹ کے ذریعے کسی روزہ دار کو افطاری کروا دے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے درمیانی (عشرہ) مغفرت ہے اور آخری (عشرہ) جہنم سے آزادی کا باعث ہے جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دے گا اس مہینے میں چار کام زیادہ کرو! دو کام ایسے ہیں جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو گے اور دو کام ایسے ہیں کہ جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ہے جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو گے تو وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو! اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو! جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے مشروب پلائے گا اُس کے بعد اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے پھر وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند طور پر ثابت ہے یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب "الثواب" میں ان دونوں کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

Marfat.com

1484 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى الشَّيْخ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائما فِيْ شهر رَمَضَان من كسب حَلَال صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة ليَالِيْ رَمَضَان كلهَا وَصَافحهُ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَة الْقدر وَمَنْ صافحه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبضة من طَعَام قلبت اَفَرَاَيْت اِن لم يكن عِنْده لقْمَة خبز قَالَ فمذقة من لبن قَالَ اَفَرَاَيْت اِن لم تكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء . قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ أسانيدهم عَلىّ بن زيد بن جدعَان وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار عَنهُ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ اِسْنَاده كثير بن زيد

ابوشیخ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جوشخص حلال کمائی میں سے رمضان کے مہینے میں کسی روزہ دار کوافطاری کرواتا ہے رمضان کی پوری راتوں میں فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں' اور حضرت جبریل علیہ السلام جس کے ساتھ مصافحہ کرلیں' اس کا دل نرم ہوجاتا ہے' اور اس کے آنسو زیادہ بہتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی شخص کے پاس یہ گنجائش نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر وہ مٹھی بھر اناج دیدے' میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی کے پاس روٹی کا ایک لقمہ بھی نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ کا ایک گھونٹ دیدے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اگر کسی کے پاس وہ بھی نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پانی کا ایک گھونٹ دیدے''۔

حافظ فرماتے ہیں: اس کی اسانید میں علی بن زید بن جدعان نامی راوی ہے' یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے' اس کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی کثیر بن زید ہے۔

1485 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أظلكم شهر كم هٰذَا بمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مر بِالْمُسلِمين شهر خير لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مر بالمنافقين شهر شَرّ لَهُمْ مِنْهُ بمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه ليكتب أجره ونوافله قبل اَن يدْخلهُ وَيكْتب اِصره وشقاءه قبل اَن يدْخلهُ وَذٰلِكَ اَن الْمُؤْمِن يعد فِيْهِ الْقُوت من النَّفَقَة لِلْعِبَادَةِ ويعد فِيْهِ الْمُنَافِق اتِّبَاع غفلات الْمُؤْمِنِينَ وَاتِّبَاع عَوْرَاتهمْ فغنم يغنمه الْمُؤْمِن وَقَالَ بنْدَار فِيْ حَدِيْثه فَهُوَ غنم لِلْمُؤْمِنين يغتنمه الْفَاجِر . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيْره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر یہ مہینہ سایہ فگن ہونے لگا ہے' جو اللہ کے رسول کے حلف کے مطابق ہے' مسلمانوں پر کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں گزرا' جو اُن کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہو' اور منافقین کے لئے کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں گزرا' جو اس سے زیادہ برا ہو' اور یہ اللہ کے رسول کے حلف کے مطابق ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے اجر اور اس کے نوافل کو لازم قرار دیا ہے' اس سے پہلے کہ وہ اس کو شروع کرواتا اور اس

Marfat.com

کے گناہ اور بدبختی کو نوٹ کرلیا ہے اس سے پہلے کہ وہ اسے داخل کرے اس کی صورت یوں ہے کہ مومن اس میں اپنے خرچ میں سے خوراک تلاش کرتا ہے تاکہ عبادت کرسکے اور منافق اس میں اِس بات کی تیاری کرتا ہے کہ اہل ایمان کی غفلت کی پیروی کرے اوران کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے تو یہ غنیمت ہے جو مومن کو حاصل ہوتی ہے''

بندار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہ اہل ایمان کے لئے غنیمت ہے اور فاجر شخص اس کی غنیمت کو حاصل کرتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' اور دیگر کتابوں میں نقل کی ہے۔

1486 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنَّة وغلقت اَبْوَاب النَّار وصفدت الشَّیَاطِین . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب رمضان آجاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے'' یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1487 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسْلِم: فتحت اَبْوَاب الرَّحْمَة وغلقت اَبْوَاب جَهَنَّم وسلسلت الشَّیَاطِین

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ کلهم من رِوَایَةِ اَبِیْ بکر بن عَیَّاش عَن الْاَعْمَش عَنْ اَبِیْ صَالح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَلَفْظهمْ قَالَ: اِذا کَانَ اَوَّل لَیْلَة من شهر رَمَضَان صفدت الشَّیَاطِین ومردة الْجِنّ - وَقَالَ ابْن خُزَیْمَة: الشَّیَاطِین مَرَدَة الْجِنّ - بِغَیْر وَاو - وغلقت اَبْوَاب النَّار فَلَمْ یفتح مِنْهَا بَاب وَفتحت اَبْوَاب الْجَنَّة فَلَمْ یغلق مِنْهَا بَاب وینادی مُنَاد یَا باغی الْخَیْر أقبل وَیَا باغی الشَّرّ أقصر وَلِلّٰهِ عُتَقَاء مِنَ النَّار. وَذٰلِکَ کل لَیْلَة . قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاکِم بِنَحْوِ هٰذَا اللَّفْظ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح علی شَرطهمَا . صفدت بِضَم الصَّاد وَتَشْدِید الْفَاء ای شدت بالأغلال

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین کو پابندِ سلاسل کردیا جاتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ان حضرات کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو قید کردیا جاتا ہے''

امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''شیاطین جو سرکش جن ہیں (انہیں قید کیا جاتا ہے) یعنی اس میں ''و'' نہیں ہے (باقی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں:) اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے

Marfat.com

دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا' اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! آگے آجاؤ! اے برائی کے طلبگار! کمی کردو! اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے 'لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے ان الفاظ کی مانند نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے

لفظ''صفدت'' میں 'ص' پر پیش' اور 'ف' پر 'شد' ہے' اس سے مراد بیڑیوں کے ذریعے باندھنا ہے۔

1488 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ اَوّل لَيلَة من شهر رَمَضَان نظر اللّٰه اِلٰی خلقه وَاِذَا نظر اللّٰه اِلٰی عبد لم يعذبه اَبَدًا وَلِلّٰهِ فِیْ كل يَوْم ألف ألف عَتِيق مِنَ النَّار فَاِذَا كَانَت لَيلَة تسع وَعِشْرِيْنَ أعتق اللّٰه فِيهَا مثل جَمِيْع مَا أعتق فِی الشَّهْر كُله فَاِذَا كَانَت لَيلَة الْفطر ارتجت الْمَلَائِكَة وتجلى الْجَبَّار تَعَالٰی بنوره مَعَ اَنه لَا يصفه الواصفون فَيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة وهم فِیْ عيدهم من الْغَد يَا معشر الْمَلَائِكَة يُوحى اِلَيْهِمْ مَا جَزَاء الْاَجِير اِذا وفى عمله تَقول الْمَلَائِكَة يُوفى أجره فَيَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰی أشهدكم اَنِّیْ قد غفرت لَهُم . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف نظر رحمت کرلے' تو اسے کبھی عذاب نہیں دے گا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اس (مہینے) کے ہر دن میں' دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور جب (اس مہینے کی) انتیسویں رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس رات میں اُتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' جتنے پورے مہینے میں آزاد کیے ہوتے ہیں' جب عیدالفطر کی رات آتی ہے' تو فرشتے آواز بلند کرتے ہیں' پھر ''جبار'' (یعنی اللہ تعالیٰ) اپنے نور کے ذریعے ایسی تجلی فرماتا ہے کہ اس کی صفت بیان کرنے والا' اس کی صفت بیان نہیں کرسکتا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی طرف وحی کرکے اُن سے فرماتا ہے' جبکہ لوگوں کی اگلے دن عید ہوتی ہے' اے فرشتوں کے گروہ! ایسے مزدور کا بدلہ کیا ہوتا ہے؟ جس نے اپنا کام پورا کردیا ہو؟ تو فرشتے کہتے ہیں: یہ کہ اس کا معاوضہ اسے دے دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1489 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ شهر رَمَضَان شهر مبارك فرض اللّٰه عَلَيْكُمْ صِيَامه تفتح فِيْهِ اَبْوَاب السَّمَاء وتغلق فِيْهِ اَبْوَاب الْجَحِيم وتغل فِيْهِ مَرَدَة الشَّيَاطِين لله فِيْهِ لَيلَة خير من ألف شهر من حرم خَيرهَا فَقَدْ حرم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَيْهَقِیّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ قلَابَة عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ فِيْمَا أعلم

قَالَ الْحَلِيمِیّ وتصفيد الشَّيَاطِين فِیْ شهر رَمَضَان يحْتَمل اَن يكون الْمُرَاد بِهِ اَيَّامه خَاصَّة وَاَرَادَ الشَّيَاطِين الَّتِیْ مسترقة السّمع اَلا ترَاهُ قَالَ مَرَدَة الشَّيَاطِين لِاَن شهر رَمَضَان كَانَ وقتا لنزول الْقُرْآن اِلٰی

Marfat.com

السَّمَاء الدُّنيَا وَكَانَت الحراسة قد وَقعت بِالشُّهُبِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى (وحفظا من كل شَيْطَان مارد) الصافات 7 فزيدوا التصفيد فِيْ شهر رَمَضَان مُبَالغَة فِي الْحِفْظ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَيحْتَمل اَن يكون الْمُرَاد اَيَّامه وَبعده وَالْمعْنَى اَن الشَّيَاطِين لَا يخلصون فِيْهِ من اِفْسَاد النَّاس اِلٰى مَا كَانُوْا يخلصون اِلَيْهِ فِيْ غَيره لاشتغال الْمُسلِمين بالصيام الَّذِيْ فِيْهِ قمع الشَّهَوَات وبقراءة الْقُرْآن وَسَائِر الْعِبَادَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے سامنے ایک ایسا مہینہ آیا ہے' جو برکت والا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض قرار دیے ہیں' اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس میں جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں' اور اس میں سرکش شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے' اس مہینے میں ایک رات ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا' وہ محروم رہا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور میرے علم کے مطابق' ابوقلابہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

علامہ حلیمی بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینے میں شیاطین کو قید کرنے میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کے ذریعے رمضان کے دن مراد ہوں' اور شیاطین کے ذریعے وہ شیاطین مراد ہوں' جو چوری چھپے (فرشتوں کا کلام) سن لیتے ہیں' کیا آپ نے یہ چیز ملاحظہ نہیں کی؟ کہ وہ سرکش شیاطین ہوتے ہیں' اور رمضان کا مہینہ' قرآن کے نزول کا وقت ہے' جب قرآن' آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے' اور شہاب ثاقب کے ذریعے اس کی حفاظت ہو رہی ہوتی ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور یہ ہر سرکش شیطان کی طرف سے حفاظت میں ہیں''

تو رمضان کے مہینے میں' ان کے پابند کرنے میں اضافہ ہوجاتا ہے' جو حفاظت کے لحاظ سے مبالغے کے لئے ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ یہاں مراد اُس کے دن اور اس کے بعد کے دن بھی ہوں' اور مفہوم یہ ہو کہ شیاطین اس مہینے میں' اس طرح لوگوں کو خراب نہیں کرتے ہیں' جس طرح دیگر مہینوں میں خراب کرتے ہیں' کیونکہ اس مہینے میں مسلمان روزے رکھنے میں مصروف ہوتے ہیں' جس کے نتیجے میں شہوت ختم ہوجاتی ہے' یا قرآن کی تلاوت میں اور دیگر عبادات میں مشغول ہوتے ہیں۔

1490 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا وَحضر رَمَضَان اَتَاكُمْ رَمَضَان شهر بركَة يغشاكم اللّٰه فِيْهِ فَينزل الرَّحْمَة ويحط الْخَطَايَا ويستجيب فِيْهِ الدُّعَاء ينظر اللّٰه تَعَالٰى اِلٰى تنافسكم فِيْهِ ويباهي بكم مَلَائكَته فأروا اللّٰه من اَنفسكُمْ خيرا فَاِن الشقى من حرم فِيْهِ رَحْمَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن مُحَمَّد بن قيس لَا يحضرني فِيْهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت رمضان شروع ہو چکا تھا' تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے' جو برکت والا مہینہ ہے' جو برکت اللہ تعالیٰ نے تم پر ڈال دی ہے' اس میں (اللہ تعالیٰ) رحمت نازل کرتا ہے' اور گناہوں کو ختم کردیتا ہے' اور اس میں دعا کو قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ (عبادت اور دعا) میں تمہاری دلچسپی کو ملاحظہ

Marfat.com

فرماتا ہے' فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار کرتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی ذات کے حوالے سے بھلائی پیش کرو' کیونکہ وہ شخص بد بخت ہوتا ہے' جو اس مہینے میں اللہ کی رحمت سے محروم رہے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ محمد بن قیس نامی راوی کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل میرے ذہن میں اس وقت نہیں ہے۔

1491 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَمَضَان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذَا الشَّهْر قد حضركم وَفِيْهِ لَيْلَة خير من ألف شهر من حرمها فَقَدْ حرم الْخَيْر كُله وَلَا يحرم خَيرهَا اِلَّا محروم . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان کا مہینہ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مہینہ تمہارے سامنے آ گیا ہے' اس میں ایک رات ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے' جو شخص اس سے محروم رہے' وہ پوری بھلائی سے محروم رہتا ہے' اور اس کی بھلائی سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے' جو واقعی محروم ہو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہو گی۔

1492 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا رَمَضَان قد جَاءَ تفتح فِيْهِ اَبْوَاب الْجنَّة وتغلق فِيْهِ اَبْوَاب النَّار وتغل فِيْهِ الشَّيَاطِين بعدا لمن أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ اِذا لم يغْفر لَهُ فَمَتى

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے' جس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور اس میں شیاطین کو پابند کر دیا جاتا ہے' وہ شخص دور ہو جائے' جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' کیونکہ اگر اب اس کی مغفرت نہیں ہوئی' تو پھر کب ہو گی؟''

1493 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْجنَّة لتنجد وتزين من الْحول اِلَى الْحول لدُخُول شهر رَمَضَان فَاِذَا كَانَت اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان هبت ريح من تَحت الْعَرْش يُقَال لَهَا المثيرة فتصفق ورق اَشجَار الْجنان وَحلق المصاريع فَيسمع لذٰلِكَ طنين لم يسمع السامعون احسن مِنْهُ فتبرز الْحور الْعين حَتّٰى يقفن بَيْن شرف الْجنَّة فينادين هَلْ من خَاطب اِلَى اللّٰه فيزوجه ثُمَّ يقلن الْحور الْعين يَا رضوَان الْجنَّة مَا هٰذِهِ اللَّيْلَة فيجيبهن بِالتَّلْبِيَة ثُمَّ يَقُوْلُ هٰذِهِ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنَّة للصائمين من أمة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا رضوَان افْتَحْ اَبْوَاب الْجنان وَيَا مَالك أغلق اَبْوَاب الْجَحِيم عَن الصائمين من أمة اَحْمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا جِبْرَائِيل اهبط اِلَى الْاَرْض فاصفد مَرَدَة الشَّيَاطِين وغلهم بالأغلال ثُمَّ اقذفهم فِي الْبحار حَتّٰى لَا

Marfat.com

يفسدوا على أمة مُحَمَّد حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامهمْ

قَالَ وَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لمناد يُنَادى ثَلَاث مَرَّات هَلْ من سَائل فَأعْطِيه سؤله هَلْ من تائب فأتوب عَلَيْهِ هَلْ من مُسْتَغْفِر فَأغْفِر لَهُ من يقْرض الملىء غير العدوم والوفى غير الظلوم

قَالَ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل يَوْم من شهر رَمَضَان عِنْد الْإِفْطَار ألف ألف عَتيق مِنَ النَّار كلهم قد استوجبوا النَّار فَإِذَا كَانَ آخر يَوْم من شهر رَمَضَان أعتق اللّٰه فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم بِقدر مَا أعتق من اَوَّل الشَّهْر اِلٰى آخِره وَإِذَا كَانَت لَيْلَة الْقدر يَأْمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فيهبط فِيْ كبكبة من الْمَلَائِكَة وَمَعَهُمْ لِوَاء اَخْضَر فيركزوا اللِّوَاء على ظهر الْكَعْبَة وَله مائَة جنَاح مِنْهَا جَنَاحَانِ لَا ينشرهما اِلَّا فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فينشرهما فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فيجاوزان الْمشرق اِلَى الْمغرب فيحث جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام الْمَلَائِكَة فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فيسلمون على كل قَائِم وقاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دُعَائِهِمْ حَتّٰى يطلع الْفجْر فَإِذَا طلع الْفجْر يُنَادى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام معاشر الْمَلَائِكَة الرحيل الرحيل فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيل فَمَا صنع اللّٰه فِيْ حوائج الْمُؤْمِنِينَ من أمة اَحْمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ نظر اللّٰه اِلَيْهِم فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فَعَفَا عَنْهُم وَغفر لَهُمْ اِلَّا اَرْبَعَة فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ رجل مدمن خمر وعاق لوَالِدَيْهِ وقاطع رحم ومشاحن

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا المشاحن قَالَ هُوَ المصارم فَإِذَا كَانَت لَيْلَة الْفطر سميت تِلْكَ اللَّيْلَة لَيْلَة الْجَائِزَة فَإِذَا كَانَت غَدَاة الْفطر بعث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة فِيْ كل بِلَاد فيهبطون اِلَى الْاَرْض فَيقومُونَ على اَفْوَاه السكك فينادون بِصَوْت يسمع من خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الْجِنّ وَالْاِنْس فَيَقُوْلُوْنَ يَا أمة مُحَمَّد اُخْرُجُوْا اِلٰى رب كريم يُعْطى الجزيل وَيَعْفُو عَن الْعَظِيْم فَإِذَا برزوا اِلٰى مصلاهم يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْمَلَائِكَة مَا جَزَاء الْاَجِير اِذا عمل عمله قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اِلٰهنا وَسَيِّدنَا جَزَاؤُهُ اَن توفيه أجره

قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ أشهدكم يَا ملائكتي اَنِّيْ قد جعلت ثوابهم من صِيَامهمْ شهر رَمَضَان وقيامهم رضاى ومغفرتي وَيَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ سلوني فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا تسألوني الْيَوْم شَيْئًا فِيْ جمعكم لآخرتكم اِلَّا اَعطيتكُمْ وَلَا لدنياكم اِلَّا نظرت لكم فَوَعِزَّتِيْ لأسترن عَلَيْكُمْ عثراتكم مَا راقبتموني وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اخزيكم وَلَا أفضحكم بَيْن اَصْحَاب الْحُدُوْد وَانْصَرفُوا مغفورا لكم قد أرضيتموني ورضيت عَنْكُمْ فتفرح الْمَلَائِكَة وتستبشر بِمَا يُعْطى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْاُمة اِذا أفطروا من شهر رَمَضَان

رَوَاهُ الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من أجمع على ضعفه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت ایک سال سے' دوسرے سال تک' آراستہ اور تیار ہوتی رہتی ہے' تاکہ رمضان' کا مہینہ شروع ہو' پھر جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جسے ''مثیرہ'' کہا جاتا ہے' وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے' اور اس کی کنڈیوں کو ہلاتی ہے' تو اس کے نتیجے میں ایسی آواز پیدا ہوتی ہے کہ کسی سننے والے نے اس سے زیادہ اچھی آواز نہیں سنی

Marfat.com

ہوگی' تو حور عین نکل آتی ہیں' یہاں تک کہ جنت کے درمیان میں آکر ٹھہرتی ہیں' اور پکارتی ہیں: کیا کوئی شخص ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو شادی کا پیغام دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی کروادے' پھر حور عین یہ کہتی ہیں: اے رضوان جنت! یہ کون سی رات ہے؟ تو وہ انہیں جواب دیتا ہے: میں حاضر ہوں' پھر وہ انہیں بتاتا ہے کہ یہ رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہے' جس میں حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے رضوان! تم جنت کے دروازے کھول دو! اے مالک! تم جہنم کے دروازے بند کردو! یہ احمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے ہے' اے جبریل! تم زمین کی طرف نازل ہوجاؤ' اور سرکش شیاطین کو پابند کردو' انہیں بیڑیوں میں جکڑ دو' اور پھر انہیں سمندر میں ڈال دو' تاکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کرسکیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات میں منادی سے فرماتا ہے' تو وہ تین مرتبہ یہ اعلان کرتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ جسے میں مانگنے کے مطابق عطا کروں' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے' جس کی توبہ میں قبول کروں' کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ جس کی میں مغفرت کردوں' کون شخص ہے؟ جو اس ذات کو قرض دے' جو (ہمیشہ) موجود رہے گی (یعنی غیر موجود یا گم نہیں ہوگی) اور (اس کا بدلہ دیتے ہوئے) ظلم کرنے والی نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: رمضان کے مہینے میں روزانہ افطاری کے وقت' اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' یہ سب وہ لوگ ہوتے ہیں' جن کے لیے جہنم واجب ہوچکی ہوتی ہے' پھر جب رمضان کے مہینے کا آخری دن آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُتنی ہی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' جتنی تعداد میں' اُس نے مہینے کے آغاز سے لے کر' اُس کے آخر تک لوگوں کو آزاد کیا تھا' جب شب قدر آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے' تو وہ فرشتوں کو ساتھ لے کر نیچے اترتے ہیں' ان کے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے' وہ اس جھنڈے کو خانہ کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں' ان کے' ایک سو' پر ہیں' جن میں سے ' دو' پر ایسے ہیں کہ انہیں' وہ صرف اس رات میں پھیلاتے ہیں' جب وہ انہیں' اس رات میں پھیلاتے ہیں' تو وہ مشرق سے مغرب تک پورے حصے کو گھیر لیتے ہیں' پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو اس بارے میں ترغیب دیتے ہیں' کہ وہ اس رات میں ہر نوافل ادا کرنے والے اور بیٹھے ہوئے اور نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے شخص کو سلام کریں' اور ان کے ساتھ مصافحہ کریں اور ان کی دعا کے ساتھ آمین کہیں' ایسا صبح صادق ہونے تک رہتا ہے' جب صبح صادق ہوجاتی ہے' تو حضرت جبریل علیہ السلام پکار کر کہتے ہیں: اے فرشتوں کے گروہ! اب روانہ ہوجاؤ! اب روانہ ہوجاؤ! تو فرشتے کہتے ہیں: اے حضرت جبریل! اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان کی ضرورتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس رات میں ان کی طرف نظر رحمت کی اور ان سے درگزر کیا اور ان کی مغفرت کردی' صرف چار لوگوں کا معاملہ مختلف ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو باقاعدگی سے شراب پیتا ہو' جو والدین کا نافرمان ہو' جو قطع رحمی کرتا ہو اور مشاحن' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! مشاحن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جھگڑا کرتا ہے۔

Marfat.com

جب عید الفطر کی رات آتی ہے' تو اس رات کو معاوضے کی رات کہا جاتا ہے' کیونکہ جب اگلے دن عید الفطر ہو' تو اللہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتوں کو بھیجتا ہے' وہ زمین پر اترتے ہیں' اور بازاروں کے کناروں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں' جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے' صرف جنات اور انسان نہیں سنتے' وہ یہ کہتے ہیں: اے حضرت محمد ﷺ کی امت! تم لوگ نکل کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آؤ! تاکہ وہ بہترین (اجر وثواب) عطا کرے اور بڑی چیزوں سے درگزر کرے' پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف آتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: ایسے مزدور کا کیا معاوضہ ہے؟ جس نے اپنا کام پورا کر لیا ہو' تو فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے معبود! اے ہمارے آقا! ان کا صلہ یہ ہے کہ تو انہیں' ان کا پورا معاوضہ عطا کرے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں' ان کے روزوں اور ان کے قیام کا ثواب اپنی رضامندی اور اپنی مغفرت کو قرار دیا ہے' اور وہ فرماتا ہے: میرے بندو! تم مجھ سے مانگو! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' آج کے دن' تم مجھ سے اپنے اس اجتماع میں' اپنی آخرت کے لئے' تم مجھ سے جو بھی مانگو گے' وہ میں تمہیں عطا کروں گا' اور اپنی دنیا کے لئے جو بھی مانگو گے' تو میں تمہاری طرف نظر رحمت کروں گا' مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں تمہارے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کروں گا' جب تک تم میری طرف متوجہ رہو گے' مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں اصحاب حدود کے درمیان تمہیں رسوائی اور ذلت کا شکار نہیں کروں گا' پھر تم لوگ واپس جاؤ گے' تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہو گی' تم نے مجھے راضی کیا ہے' میں تم سے راضی ہو گیا' تو فرشتے اس بات پر خوش ہوتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو جو کچھ عطا کیا ہے' اس سے خوشخبری حاصل کرتے ہیں' جب وہ لوگ رمضان کے مہینے کے بعد عید الفطر کرتے ہیں۔

یہ روایت شیخ (یعنی ابوشیخ) ابن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1494 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَ شهر رَمَضَان شهر أمتِیْ يمرض مريضهم فيعودونه فَاِذَا صَامَ مُسلم لم يكذب وَلَمْ يغتب وفطره طيب سعى اِلَى العتمات محافظا على فَرَائِضه خرج من ذُنُوبه كَمَا تخرج الْحَيَّة من سلخها . رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ اَیْضا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک رمضان کا مہینہ' میری امت کا مہینہ ہے' ان میں سے جو شخص بیمار ہوتا ہے' تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں' جب کوئی مسلمان روزہ رکھتا ہے' اور جھوٹ نہیں بولتا اور غیبت نہیں کرتا' اور پاکیزہ چیز کے ذریعے افطاری کرتا ہے' اور شام کی نمازوں کے لئے کوشش کرتا ہے' اور اپنے فرائض کو باقاعدگی سے سرانجام دہی کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح سانپ اپنی کھال میں سے نکلتا ہے''۔ یہ روایت بھی ''ابوشیخ'' نے نقل کی ہے۔

1495 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم وَأهل رَمَضَان فَقَالَ لَو يعلم الْعباد مَا رَمَضَان لتمنت أمتِیْ اَن تكون السّنة كلهَا رَمَضَان فَقَالَ رجل من خُزَاعَة يَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَدثنَا فَقَالَ اِن الْجنَّة لتزين لرمضان من رَأس الْحول اِلَى الْحول فَاِذَا كَانَ اَوَّل يَوْم من

رَمَضَانَ هبت ريح من تَحت الْعَرْش فصفقت ورق اَشجَار الْجَنَّة فتنظر الْحور الْعين اِلٰى ذٰلِكَ فيقلن يَا رَبنَا اجْعَل لنا من عِبَادك فِيْ هٰذَا الشَّهْر اَزْوَاجًا تقر اَعيننَا بهم وتقر اَعينهم بنَا قَالَ فَمَا من عبد يَصُوم يَوْمًا من رَمَضَان اِلَّا زوج زَوْجَة من الْحور الْعين فِيْ خيمة من درة كَمَا نعت اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (حور مقصورات فِي الْخيام) الرَّحْمٰن 27 على كل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة على لون الْاُخْرٰى وتعطى سَبْعِيْنَ لونا من الطّيب لَيْسَ مِنْهُ لون على ريح الْاخر لكل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ ألف وصيفة لحاجتها وَسَبْعُوْنَ ألف وصيف مَعَ كل وصيف صَحْفَة من ذهب فِيْهَا لون طَعَام يجد لآخر لقْمَة مِنْهَا لَذَّة لم يجده لاوله وَلكُلِّ امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ سريرا من ياقوتة حَمْرَاء على كل سَرِيْر سَبْعُوْنَ فراشا بطائنها من اِستبرق فَوق كل فِرَاش سَبْعُوْنَ أريكة وَيُعْطى زَوجهَا مثل ذٰلِكَ على سَرِيْر من ياقوت اَحْمَر موشحا بالدر عَلَيْهِ سواران من ذهب هٰذَا بِكُل يَوْم صَامَهُ من رَمَضَان سوى مَا عمل من الْحَسَنَات

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة وَفِي الْقلب من جرير بن اَيُّوْبَ شَيْءٍ . قَالَ الْحَافِظ جرير بن اَيُّوْبَ البَجلِيّ واه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ . الأريكة اسْم لسرير عَلَيْهِ فرَاش وبشخانة وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاق الأرائك الْفرش فِي الحجال يَعْنِيْ البشخانات وَفِي الحَدِيْثِ مَا يفهم اَن الأريكة اسْم للبشخانة فَوق الْفراش والسرير وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب رمضان کا پہلی کا چاند نظر آیا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو پتہ چل جائے کہ رمضان میں کتنا اجر وثواب ہے' تو میری امت یہ آرزو کرے کہ پورا سال رمضان ہی رہے' اس پر خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ! آپ ہمیں بیان کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت' ایک پورا سال' رمضان کے لئے آراستہ ہوتی ہے' جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے' تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جو جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے' حورعین اس کا انتظار کرتی ہیں' و عرض کرتی ہیں: اے ہمارے پروردگار! تو اس مہینے میں' اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر مقرر کردے' جن کے ذریعے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں' اور ہمارے ذریعے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بھی بندہ رمضان کا ایک دن روز رکھتا ہے' تو اس کی شادی حورعین کے ساتھ کردی جاتی ہے' جو موتی کے بنے ہوئے خیمے میں موجود ہوگی' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے: ''ایسی حوریں' جو خیموں میں پردہ نشین ہوں گی''۔

ان میں سے ہر ایک عورت کے جسم پر ستر لباس ہوں گے' اور کسی ایک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' انہیں ستر قسم کی خوشبو دی جائے گی' ان میں سے کسی ایک کی بو' دوسری کی بو سے نہیں ملتی ہوگی' ان میں سے ہر بیوی کو ستر ہزار ملازمائیں اور ستر ہزار ملازم دیے جائیں گے اور ہر ملازم کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا' جس میں مختلف اقسام کا کھانا ہوگا' جس کے ہر لقمے کی لذت پہلے سے مختلف ہوگی' ان میں سے ہر ایک بیوی کو سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ستر ہزار پلنگ دیے جائیں گے' ان ستر ہزار پلنگوں پر ستر ہزار بچھونے ہوں گے' جن کے اندر ریشم بھرا ہوا ہوگا' اور ہر بچھونے پر ستر تکیے لگے ہوئے ہوں گے' ان کے شوہر کو بھی اس کی

Marfat.com

مانند سرخ یاقوت کے بنے ہوئے پلنگ دیے جائیں گے' جو جواہرات سے آراستہ ہوں گے' ان کے شوہروں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہوں گے' یہ سب اجر وثواب اس شخص کو ملے گا' جس نے رمضان میں ایک روزہ رکھا ہوگا' اور یہ اس کے علاوہ ہے' جو اس نے دوسری نیکیاں کی ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' ابوشیخ نے کتاب ''الثواب' میں اسے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میرے ذہن میں جریر بن ایوب نامی راوی کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جریر بن ایوب بجلی نامی راوی ''واہی'' ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے

لفظ ''الاریکۃ'' اس پلنگ کا نام ہے' جس پر بچھونا موجود ہو اور بشخانہ ہو' اور ابواسحاق فرماتے ہیں: ''الارائک' 'اُن بچھونوں کو کہتے ہیں' جو حجلے میں ہوں' حدیث میں بھی یہ چیز مذکور ہے' جس سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ'' اریکہ'' اس بشخانہ کو کہتے ہیں جو فراش اور سریر سے اوپر ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1496 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لله عَزَّ وَجَلَّ عِند كل فطر عُتقَاء . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَالطَّبَرَانِىّ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فِىْ رِوَايَةِ الأَكَابِر عَن الأَصَاغِر وَهُوَ رِوَايَةِ الْاَعْمَش عَن الْحُسَيْن بن وَاقد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر افطاری کے وقت' اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' اور اسے اکابر نے اصاغر سے نقل کیا ہے' یعنی اعمش نے اسے حسین بن واقد کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

1498 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها الله فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِي لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين .

رَوَاهُ اَحْمد فِىْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِىّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَزَّار وَلَفْظِهٖ ثَلَاثَة حق على الله اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ہیں' جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی' روزہ دار شخص' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا' عادل حکمران اور مظلوم شخص کی دعا' اللہ تعالیٰ اسے بادلوں سے بھی اوپر لے جاتا ہے' اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا' خواہ کچھ دیر بعد کروں''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' اسے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی دعا کو مسترد نہ کرے' روزہ دار شخص کی دعا' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا' مظلوم کی دعا' جب تک اس کی مدد نہیں ہو جاتی' اور مسافر کی دعا' جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا''۔

1499 - وَعَنِ الْحسن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من رَمَضَان سِتّمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار فَإِذَا كَانَ آخر لَيْلَة أعتق الله بِعَدَد من مضى

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ مُرْسلا

❀❀ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کی ہر رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور جب رمضان کی آخری رات آتی ہے' تو گزرے ہوئے (پورے مہینے میں) جتنے تعداد میں لوگ آزاد ہوئے ہوتے ہیں' اتنی تعداد میں' لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آزاد کیا جاتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور یہ اسی طرح ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

1500 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عِنْده عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صلى اللّٰه عيه وَسلم قَالَ اِذا كَانَ اَوّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنان فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وَاحِد الشَّهْر كُله وغلقت اَبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب الشَّهْر كُله وغلت عتاة الْجِنّ ونادى مُنَاد من السَّمَاء كل لَيْلَة اِلٰى انفجار الصُّبْح يَا باغي الْخَيْر يمم وأبشر وَيَا باغي الشَّرّ أقصر وَأبْصر هَلْ من مُسْتَغْفِر يغْفر لَهُ هَلْ من تائب يَتُوْب الله عَلَيْهِ هَلْ من دَاع يُسْتَجَاب لَهُ هَلْ من سَائل يُعطى سُؤَاله وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْد كل فطر من شهر رمضان كل لَيْلَة عتقا مِنَ النَّار سِتُّوْنَ ألف فَاِذَا كَانَ يَوْم الْفطر أعتق الله مثل مَا أعتق فِيْ جَمِيْع الشَّهْر ثَلَاثِيْنَ مرّة سِتِّيْنَ ألف سِتِّيْنَ ألف رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا بَأْس بِه فِي المتابعات فِيْ اِسْنَاده ناشب بن عَمْرو الشيبان وثق وَتكلم فِيْهِ الدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے' تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور پورا مہینہ' ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں ہوتا' اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور پورا مہینہ' ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا' اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' آسمان سے ایک منادی' ہر رات میں' صبح صادق ہونے تک' یہ پکار کر کہتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! ارادہ کر لو اور اے برائی کے طلبگار! باز آ جاؤ' اور تم لوگ دیکھو کہ کیا کوئی مغفرت کرنے والا ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ

حدیث1500: شعب الإیمان للبیہقی - فضائل شہر رمضان' حدیث:3446

Marfat.com

اس کے مانگنے کے مطابق اسے عطا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینے میں' ہر افطاری کے وقت ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' اور جب عید الفطر کا دن آتا ہے' تو پورے مہینے میں' جتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا گیا ہوتا ہے' اُتنی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' یعنی تیس مرتبہ' ساٹھ' ساٹھ ہزار کر لیں''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' یہ حدیث حسن ہے' متابعات ہونے کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کی سند میں ناشب بن عمرو شیبان نامی راوی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور امام دار قطنی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

1501 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِر اللّٰه فِيْ رَمَضَان مغْفُور لَهُ وَسَائِل الله فِيهِ لَا يخيب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهاني

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان میں' اللہ کا ذکر کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا شخص رُسوا نہیں ہوتا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

1502 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يستقبلكم وتستقبلون ثَلَاث مَرَّات فَقَالَ عمر بن الْخطاب يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَحي نزل قَالَ لَاقَالَ عَدو حضر قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ اِن اللّٰه يغْفر فِيْ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لكل اَهْل هٰذِهِ الْقبْلَة وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَيْهَا فَجعل رجل بَيْن يَدَيْهِ يهز رَأسه وَيَقُوْلُ بخ بخ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فلَان ضَاقَ بِهٖ صدرك قَالَ لَا وَلٰكِن ذكرت الْمُنَافِق فَقَالَ اِن الْمُنَافِقين هم الْكَافِرُوْنَ وَلَيْسَ للْكَافِرِينَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٍ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِنِّيْ لَا أعرف خلفا اَبَا الرّبيع بعدالة وَلَا جرح وَلَا عَمْرو بن حَمْزَة الْقَيْسِي الَّذِيْ دونه

قَالَ الْحَافِظ قد ذكرهمَا ابْن اَبِيْ حَاتِم وَلَمْ يذكر فِيْهِمَا جرحا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا چیز تمہارے سامنے آ رہی ہے' اور تم کس چیز کے سامنے آ رہے ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا کوئی دشمن سامنے آنے والا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کی پہلی رات میں' اللہ تعالیٰ اہل قبلہ میں سے' ہر ایک کی مغفرت کر دیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی' تو ہر شخص جو آپ کے سامنے موجود تھا' وہ اپنے سر کو ہلاتے ہوئے' بہت خوب' بہت خوب' بہت خوب کہنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا اس حوالے سے تمہارے ذہن میں کوئی الجھن ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! لیکن مجھے ایک منافق کا خیال آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق لوگ کافر ہوتے ہیں' کافروں کو اس میں سے کچھ نصیب نہیں ہوگا''

Marfat.com

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت درست ہو' تو میں خلف ابوربیع نامی راوی کے بارے میں کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں' اسی طرح اس کے بعد والے راوی عمرو بن حمزہ قیسی کے حوالے سے بھی کسی چیز سے واقف نہیں ہوں۔

حافظ کہتے ہیں: ابن ابوحاتم نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے' اور انہوں نے ان کے بارے میں کسی جرح کا ذکر نہیں کیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1503 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر رَمَضَان يفضله على الشُّهُور فَقَالَ من قَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَقَالَ هٰذَا خطأ وَالصَّوَاب انه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے' اسے دیگر تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے مہینے میں' ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام نسائی نے بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ غلط ہے درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1504 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ اِن اللّٰه فرض صِيَام رَمَضَان وسننت لكم قِيَامه فَمَنْ صَامَهُ وقامه اِيمَانًا واحتسابا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

❀❀ امام نسائی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے' اور میں اس کے نوافل کو' تمہارے لئے سنت قرار دیتا ہوں تو جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اس مہینے میں روزے رکھے اور نوافل ادا کرے گا' وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

1505 - وَعَنْ عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن شهِدت اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ اَنا قَالَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں' اور میں پانچ نمازیں ادا کروں اور میں زکوٰۃ ادا کروں اور میں رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں نوافل ادا کروں' تو میں کن لوگوں میں ہوؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں''

Marfat.com

یہ روایت امام بزار' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ' ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

1506 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ لَيْلَةَ الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه ......الحَدِيْثِ- اَخرجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ . وَتقدم فِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ:من يقم لَيْلَةَ الْقدر فيوافقها وَاُرَاهُ قَالَ اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی"......الحدیث۔

یہ روایت "صحیحین" میں مذکور ہے' اس سے پہلے امام مسلم کی یہ روایت گزر چکی ہے:

"جو شخص شب قدر میں نوافل ادا کرے اور وہ شب قدر میں ایسا کرے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے (نوافل ادا کرے) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے"۔

1507 - وروى اَحْمد من طَرِيْق عبد الله بن مُحَمَّد بن عقيل عَن عَمْرو بن عبد الرَّحْمٰن عَن عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ أخبرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَة الْقدر قَالَ هِيَ فِيْ شهر رَمَضَان فِي الْعشْر الْاَوَاخِر لَيْلَة اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلَاث وَعِشْرِيْنَ اَوْ خمس وَعِشْرِيْنَ اَوْ سبع وَعِشْرِيْنَ اَوْ تسع وَعِشْرِيْنَ اَوْ آخر لَيْلَة من رَمَضَان من قامها احتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

وَمَا تقدمت هٰذِهِ الزِّيَادَة فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة فِيْ اَوَّل الْبَاب

❀❀ امام احمد بن حنبل نے' اپنی سند کے ساتھ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب قدر کے بارے میں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں ہوتی ہے' اکیسویں رات ہوتی ہے' یا تیئسویں رات ہوتی ہے' یا پچیسویں' یا ستائیسویں' یا انتیسویں' یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے (یعنی تیسویں بھی ہوسکتی ہے) جو شخص اس رات میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی"۔

اس باب کے آغاز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں' یہ اضافہ پہلے گزر چکا ہے۔

1508 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنه سمع من يَثِق بِه من اَهْلِ الْعلم يَقُوْلُ اِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرِىَ اَعمار النَّاس قبله اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه من ذٰلِكَ فَكَاَنَّهُ تقاصر اَعمار أمته اَن يبلغوا من الْعَمَل مثل الَّذِي بلغ غَيرهمْ فَاَعْطَاهُ اللّٰه لَيْلَة الْقدر خيرا من ألف شهر . ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا

❀❀ امام مالک نے' ایک قابل اعتماد اہل علم سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے لوگوں کی عمریں ملاحظہ فرمائیں' یا جو بھی اللہ کو منظور تھا' اس بارے میں ملاحظہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی عمروں کو کم محسوس کیا' کہ وہ

Marfat.com

عمل کے حساب سے اس مقام تک نہیں پہنچ سکیں گے جہاں تک دوسرے لوگ پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو شب قدر عطا کی جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے''

یہ روایت امام مالک نے ''موطا'' میں اسی طرح ذکر کی ہے۔

3 - التَّرْهِيب من اِفطار شَيْءٍ من رَمَضَان من غير عذر

باب: رمضان میں کسی عذر کے بغیر روزہ توڑ دینے سے متعلق ترہیبی روایات

1509 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أفطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير رخصَة وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر كُله وَإِن صَامَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِى صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِىّ كلهم من رِوَايَة ابْن المطوس وَقيل اَبِى المطوس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَذكره البُخَارِىّ تَعْلِيقا غير مجزوم فَقَالَ وَيذكر عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفعه: من أفطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير عذر وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر وَإِن صَامَهُ . وَقَالَ التِّرْمِذِىّ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِىْ الْبُخَارِىّ يَقُوْلُ اَبُو المطوس اسْمه يزِيد بن المطوس وَلَا أعرف لَهُ غير هٰذَا الحَدِيْث..... انْتهى- وَقَالَ الْبُخَارِىّ اَيْضًا لَا اَدْرِى سمع اَبوهُ من اَبِىْ هُرَيْرَةَ أم لَا وَقَالَ ابْن حبَان لَا يجوز الِاحْتِجَاج بِمَا انْفَرد بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کے ایک دن کا روزہ ترک کر دے تو پورا مہینہ روزہ رکھنا (یا پورا زمانہ یا پوری زندگی) روزہ رکھنا اُس کی قضا نہیں بن سکتا اگرچہ وہ شخص اتنے روزے رکھ بھی لے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے ابن مطوس کے حوالے سے اور ایک قول کے مطابق ابومطوس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام بخاری نے اس کا ذکر ''تعلیق'' کے طور پر کسی جزم کے بغیر کیا ہے اور فرمایا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے:

''جو شخص کسی عذر یا بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ ترک کر دے تو ہمیشہ روزہ رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ شخص اتنے روزے رکھ بھی لے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ابومطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں اس حدیث کے علاوہ اُس سے واقف نہیں ہوں ان کی بات یہاں ختم ہو گئی امام بخاری نے یہ بات بھی بیان کی ہے: مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟

Marfat.com

امام ابن حبان فرماتے ہیں: جب یہ راوی کسی روایت کونقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1510 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِم اَتَانِی رجلَانِ فأخذا بضبعی فَاَتيَا بِی جبلا وعرا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اُطِيقهُ فَقَالَا اِنَّا سنسهله لَك فَصَعدت حَتّٰی اِذا كنت فِیْ سَوَاء الْجَبَل اِذا بِاَصْوَات شَدِيْدَة قلت مَا هٰذِهِ الْاَصْوَات قَالُوْا هٰذَا عواء اَهْلِ النَّار ثُمَّ انْطَلقُ بِی فَاِذَا اَنا بِقوم معلقين بعراقيبهم مشققة أشداقهم تسيل أشداقهم دَمًا قَالَ قُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قَالَا الَّذِيْنَ يفطرُوْنَ قبل تَحِلَّة صومهم......الحَدِيْثِ -رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا

وَقَوله قبل تَحِلَّة صومهم مَعْنَاهُ يفطرُوْنَ قبل وَقت الْاِفْطَار

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں سویا ہوا تھا' دو آدمی میرے پاس آئے' اور میرے دونوں پہلوؤں میں بیٹھ گئے' وہ مجھے لے کر' ایک پہاڑ کی طرف آئے اور بولے: آپ اس پر چڑھ جائیں' میں نے کہا: میں ایسا نہیں کرسکتا' انہوں نے کہا: ہم آپ کے لئے اسے آسان کردیں گے' میں چڑھا' میں نے خود کو پہاڑ کے اوپر پایا' جس میں سے بہت زیادہ آوازیں تھیں' میں نے دریافت کیا: یہ کس قسم کی آوازیں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اہل جہنم کے شوروغل کی آوازیں ہیں' پھر میں ان کے ساتھ گیا' تو وہاں کچھ لوگ نظر آئے' جو اپنی ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے' ان کی باچھیں چیری ہوئی تھیں' اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ ہیں جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے افطاری کرلیتے تھے''......الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''ان کا روزہ حلال ہونے سے پہلے'' اس کا مطلب یہ ہے' وہ افطار کے وقت سے پہلے افطاری کرلیتے تھے۔

1511 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زيد وَلَا أعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْاِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ أسس الْاِسْلَام من ترك وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَالصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وَصَوْم رَمَضَان -رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

وَفِیْ رِوَايَةٍ :من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَةٍ فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

قَالَ الْحَافِظِ وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِیْ ترك الصَّلَاة وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اسلام کی رسیاں' دین کی بنیاد' تین چیزیں ہیں' جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے' جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑ دے گا' وہ کافر ہوجائے گا' اور اس کا خون بہانا حلال ہوگا' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' فرض نماز' اور رمضان کے روزے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

Marfat.com

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جوشخص ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی ترک کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا شمار ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اس کی جان اور مال حلال ہو جائیں گے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز ترک کرنے اور دیگر ابواب میں' ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب کے مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔

4 - التَّرْغِيْب فِيْ صَوْم سِتّ من شَوَّال

باب: شوال کے چھ روزں سے متعلق ترغیبی روایات

1512 - عَـنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان ثُمَّ أتبعه سِتا من شَوَّال كَانَ كصيام الدَّهررَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیّ

وَزَاد: قَالَ قُلْتُ بِكُل يَوْم عشرَة قَالَ نعم-وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کے مترادف ہے''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''میں نے دریافت کیا: کیا ہر ایک دن کے بدلے میں دس دن کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!''

اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1513 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر كَانَ تَمام السّنة (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام 061

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظِه جعل اللّٰه الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا فشهر بِعشْرَة أشهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر تَمام السّنة

وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَلَفْظِه وَهُوَ رِوَايَة النَّسَائِیّ قَالَ: صِيَام شهر رَمَضَان بِعشْرَة أشهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بشهرين فَذٰلِكَ صِيَام السّنة

وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَلَفْظِه: مَنْ صَامَ رَمَضَان وستا من شَوَّال فَقَدْ صَامَ السّنة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْث جَابر بن عبد اللّٰه

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص عید الفطر کے بعد' چھ دن روزے رکھ لے' تو یہ پورے سال کے برابر ہوں گے'' (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جوشخص ایک نیکی کرے گا' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''۔

Marfat.com

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام نسائی نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا مقرر کیا ہے' تو ایک مہینے کے بدلے میں' دس مہینے ہو جائیں گے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے' پورے سال کے برابر ہو جائیں گے''۔

امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں' جو امام نسائی کی روایت میں ہیں' آپ نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے کے روزے' دس مہینے کے برابر ہو جائیں گے' اور چھ دن کے روزے' دو مہینوں کے برابر ہو جائیں گے' تو یہ پورے سال کے روزے بن جائیں گے''۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے' تو اس نے (گویا) پورا سال روزے رکھے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

1514 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان وَأتبعهُ بست من شَوَّال فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَحد طرقه عِنْده صَحِیح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ فِیْهِ نظر قَالَ:

'' من صَامَ سِتَّة اَیَّام بعد الْفطر متتابعة فَكَاَنَّمَا صَامَ السّنة كلهَا''

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کی ایک سند صحیح ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو محل نظر ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص عید الفطر کے بعد' چھ دن لگاتار روزے رکھ لے' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند ہوگا''۔

1515 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ رَمَضَان وَأتبعهُ سِتا من شَوَّال خرج من ذنُوبه كَیَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے' اور اس کے بعد' شوال کے چھ روزے رکھے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے

حدیث 1515: مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الصیام' باب صوم الستة التی بعد رمضان - حدیث: 7666 السنن الكبرٰی للنسائی - كتاب الصیام' سرد الصیام - ذكر اختلاف الناقلین لخبر أبی أیوب فیه' حدیث: 2806 مسند الحمیدی - أحادیث أبی أیوب الأنصاری رضی الله عنه' حدیث: 375 المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : مسعود - حدیث: 8789 المعجم الكبیر للطبرانی - باب الخاء' باب من اسمه خزیمة - عمر بن ثابت الأنصاری' حدیث: 3802 شعب الإیمان للبیهقی - صوم ستة أیام من شوال' حدیث: 3569

Marfat.com

گا' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ صِيَام يَوْم عَرَفَة لمن لم يكن بهَا وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَنْهَا لمن كَانَ بهَا حَاجا

باب: جو شخص میدان عرفات میں موجود نہ ہو اس کیلئے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

اور جو شخص حج کرنے کے لئے میدان عرفات میں موجود ہو' اس کے لئے اس کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1516 - عَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة قَالَ يكفر السّنة الْمَاضِيَة والباقية

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفْظِه اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام يَوْم عَرَفَة اِنِّيْ أحتسب على اللّٰه اَن يكفر السّنة الَّتِيْ بعده وَالسّنة الَّتِيْ قبله

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ گزشتہ اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں' مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ امید ہے' کہ یہ اُس کے بعد کے ایک سال اور اُس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

1517 - وروى ابن مَاجه اَيْضًا عَن قَتَادَة بن النُّعْمَان قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة بعده

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' تو یہ اس کے' اُس ایک سال کے' اور اُس کے بعد والے ایک سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''

1518 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ اَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دخل على عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة وَهِي صَائِمَة وَالْمَاء يرش عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا عبد الرَّحْمٰن أفطرى فَقَالَت أفطر وَقد سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَوْم يَوْم عَرَفَة يكفر الْعَام الَّذِيْ قبله . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ لم يسمع من عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بكر

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں' عرفہ کے دن حاضر ہوئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا' اور اُن پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

کہا: آپ روزہ ختم کردیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کیا میں روزہ ختم کردوں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عرفہ کے دن کا روزہ' اُس سے پہلے کے ایک سال (کے گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان سے استدلال کیا گیا ہے' صرف یہ بات ہے کہ عطاء خراسانی نے' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1519 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ ذَنب سنتَيْن متتابعتين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1520 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَاء غفر لَهُ سنة .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' اس کے اس سے پہلے کے' اور اس کے بعد کے' ایک' ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جو شخص عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے' اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1521 - وَعَنْ مَسْرُوق اَنه دخل على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة فَقَالَ اسقوني فَقَالَت عَائِشَة يَا غُلَام اسْقِهِ عسلا ثُمَّ قَالَت وَمَا اَنْت بصائم يَا مَسْرُوق قَالَ لَا اِنِّيْ اَخَاف اَن يكون يَوْم الْاَضْحَى فَقَالَت عَائِشَة لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا عَرَفَة يَوْم يعرف الاِمَام وَيَوْم النَّحر يَوْم ينْحر الاِمَام أوما سَمِعت يَا مَسْرُوق اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعدله بِاَلف يَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: وہ عرفہ کے دن' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے کچھ پینے کے لئے دیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لڑکے! اسے شہد پینے کے لئے دو! پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے مسروق! آج تم نے روزہ نہیں رکھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں آج عیدالاضحیٰ کا دن نہ ہو' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا نہیں ہے' عرفہ کا دن وہ ہوتا ہے' جس دن کو امام (یعنی حاکم وقت) نے عرفہ کا دن قرار دیا ہو' اور قربانی کا دن وہ ہوتا ہے' جس دن امام قربانی کرتا ہے' اے مسروق! کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے؟

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' اِس دن (یعنی عرفہ کے دن) کے روزے کو' ایک ہزار دن کے برابر قرار دیا ہے''

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1522 - وَفِي رِوَايَةٍ للبيهقي: قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صِيَام يَوْم عَرَفَة كصيام ألف يَوْم

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن کے روزے کو ایک ہزار دن کے روزوں کی مانند قرار دیتے تھے''۔

1523 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن جُبَير قَالَ سَالَ رجل عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة فَقَالَ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعدله بِصَوْم سنتَيْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ عِنْد النَّسَائِيّ بِلَفْظ سنة

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' ہم لوگ اسے دو سال کے روزوں کے برابر شمار کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام نسائی نے ''ایک سال'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1524 - وَعَنْ زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ عَن صِيَام يَوْم عَرَفَة قَالَ يكفر السّنة الَّتِيْ اَنْت فِيهَا وَالسّنة الَّتِيْ بعْدهَا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةٍ رشدين بن سعد

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' جس میں تم موجود ہو' اور اُس کے بعد والے سال (کے گناہوں کا بھی کفارہ بن جاتا ہے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں رشدین بن سعد کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1525 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَن عَائِشَة

قَالَ الْحَافِظ اخْتلفُوا فِيْ صَوْم يَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة فَقَالَ ابْن عمر لم يصمه النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَا عمر وَلَا عُثْمَان وَانا لَا أصومه وَكَانَ مَالك وَالثَّوْرِي يختاران الْفطر وَكَانَ ابْن الزبير وَعَائِشَة يصومان يَوْم عَرَفَة

وَرُوِىَ ذٰلِكَ عَن عُثْمَان بن اَبِي العَاصِي وَكَانَ اِسْحَاق يمِيل اِلَى الصَّوْم وَكَانَ عَطَاءٍ يَقُوْلُ اَصوم فِي الشتَاء وَلَا اَصوم فِي الصَّيف وَقَالَ قَتَادَة لَا بَاس بِه اِذا لم يضعف عَن الدُّعَاء

وَقَالَ الشَّافِعِي يسْتَحبّ صَوْم يَوْم عَرَفَة لغير الْحَاج فَاَما الْحَاج فَاَحَبّ اِلَيّ اَن يفْطر لتقويته على الدُّعَاء وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل اِن قدر على اَن يَصُوم صَامَ وَاِن أفطر فَذٰلِكَ يَوْم يحْتَاج فِيْهِ اِلَى الْقُوَّة

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں' عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن' عرفہ میں روزہ رکھنے کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس دن روزہ نہیں رکھا اور میں بھی اِس دن روزہ نہیں رکھتا۔

امام مالک اور سفیان ثوری نے اس دن روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا ہے' البتہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرفہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

عثمان بن ابوالعاص کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: اسحاق کا میلان روزہ رکھنے کی طرف تھا اور عطاء یہ فرماتے تھے: میں سردیوں کے موسم میں' یہ روزہ رکھ لیتا ہوں اور گرمیوں کے موسم میں روزہ نہیں رکھتا ہوں۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر آدمی دعا کرنے کے حوالے سے کمزور نہ ہو جائے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: عرفہ کے دن روزہ رکھنا' اس شخص کے لئے مستحب ہے' جو حاجی نہ ہو' جہاں تک حاجی کا تعلق ہے' تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ (اس دن میں) روزہ نہ رکھے' تاکہ وہ دعا کے لئے قوت حاصل کرے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اگر وہ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہو' تو روزہ رکھ لے' اور اگر اسے اس دن قوت حاصل کرنے کی ضرورت ہو' تو پھر روزہ نہ رکھے۔

6 - التَّرْغِيب فِيْ صِيَام شهر الله الْمحرم

باب: اللہ کے مہینے محرم کے روزوں کے بارے میں ترغیبی روایات

1526 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه بِاخْتِصَار ذكر الصَّلَاة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے' اللہ کے مہینے محرم کے ہیں' اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز' رات کے وقت (نفل کے طور پر) ادا کی جانے والی نماز ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی نے نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ نے اسے اختصار کے ساتھ' صرف نماز کے ذکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1527 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَاَلَهٗ رجل فَقَالَ اَی شهر تَاْمُرنِیْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان فَقَالَ لَهٗ

Marfat.com

مَا سمعت اَحَدًا يسْاَل عَن هٰذَا اِلَّا رجلا سمعته يسْاَل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا قَاعد عِنْده فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى شهر تَاْمُرنِىْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان قَالَ اِن كنت صَائِما بعد شهر رَمَضَان فَصم الْمحرم فَاِنَّهُ شهر اللّٰه فِيْهِ يَوْم تَابَ اللّٰه فِيْهِ على قوم وَيَتُوْب فِيْهِ على قوم آخَرين

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد عَن غير اَبِيه وَالتِّرْمِذِىّ من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق وَهُوَ ابْن اَبِىْ شيبَة عَن النُّعْمَان بن سعد عَن عَلِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے ان سے سوال کیا: رمضان کے بعد اور کون سے مہینے کے بارے میں آپ مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے اس بارے میں کسی بھی شخص کو سوال کرتے ہوئے نہیں سنا' صرف ایک شخص کو سنا تھا' اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! رمضان کے بعد آپ مجھے کون سے مہینے کے بارے میں حکم دیتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم نے رمضان کے مہینے کے بعد' تم نے روزے رکھنے ہی ہوں' تو تم محرم میں روزے رکھو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' اس مہینے میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے' اور اس مہینے میں دوسرے لوگوں کو توبہ کی توفیق دیتا ہے''

یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے' اپنے والد کے علاوہ کسی اور سے نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور وہ ابن ابوشیبہ ہے' اس کے حوالے سے نعمان بن سعد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1528 - وَعَنْ جُنْدُب بن سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن أفضل الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة الصَّلَاة فِىْ جَوف اللَّيْل وَأفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الَّذِىْ تدعُوْنَهُ الْمحرم . رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے' جو نصف رات کے وقت ادا کی جائے اور رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے' اللہ کے مہینے کے روزے ہیں' جسے تم لوگ ''محرم'' کہتے ہو''

یہ روایت امام نسائی نے اور امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1529 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة كَانَ لَهُ كَفَّارَة سنتَيْن وَمَنْ صَامَ يَوْمًا من الْمحرم فَلهُ بِكُل يَوْم ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهِ . والهيثم بن حبيب وَثَّقَهُ ابْن حبَان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے دو سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور جو شخص محرم کے ایک دن

Marfat.com

کا روزہ رکھتا ہے تو اسے ہر ایک دن کے عوض میں تیس دن کا ثواب ملتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے یہ روایت غریب ہے اور اس کی سند ایسی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ہیثم بن حبیب نامی راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ صَوْم يَوْم عَاشُوْرَاء والتوسيع فِيْهِ على الْعِيَال

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اِس دن میں اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنا

1530 - عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء فَقَالَ يكفر السّنة الْمَاضِيَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِه قَالَ صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء اِنِّىْ أحتسب على اللّٰه اَن يكفر السّنة الَّتِىْ بعْدهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ یہ اس کے بعد والے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

1531 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْم عَاشُوْرَاء اَوْ امر بصيامه رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1532 - وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سُئِلَ عَن صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء فَقَالَ مَا علمت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يطْلب فَضله على الْاَيَّام اِلَّا هٰذَا الْيَوْم وَلَا شهرا اِلَّا هٰذَا الشَّهْر يَعْنِىْ رَمَضَان - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک مخصوص دن کی مخصوص فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے دیگر دنوں کو چھوڑ کر اس میں روزہ نہیں رکھا صرف اِس دن (یعنی عاشورہ کے دن) کا معاملہ مختلف ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے حوالے سے بھی ایسا نہیں کیا لیکن اس مہینے کا معاملہ مختلف ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد رمضان کا مہینہ تھی۔

Marfat.com

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1533 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لم يكن يتوخى فضل يَوْم على يَوْم بعد رَمَضَان اِلَّا عَاشُورَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن بِمَا قبله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان کے بعد کسی ایک دن کی فضیلت اہتمام کے ساتھ حاصل کرنے کے لئے اہتمام نہیں کرتے تھے صرف عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1534 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَيضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِيَوْم فضل على يَوْم فِي الصّيام اِلَّا شهر رَمَضَان وَيَوْم عَاشُورَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ وَرُوَاة الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے جس کو روزہ رکھنے کے حوالے سے دیگر دنوں پر فضیلت حاصل ہو البتہ رمضان کے مہینے اور عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام طبرانی کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1535 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُورَاء غفر لَهُ سنة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھ لے اس شخص کے اس سے پہلے کے ایک سال اور اس کے بعد کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو شخص عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1536 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أوسع على عِيَاله وَاَهله يَوْم عَاشُورَاء أوسع اللّٰه عَلَيهِ سَائِر سنته . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره من طرق وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ هٰذِهِ الْاَسَانِيد وَاِن كَانَت ضَعِيفَة فَهِيَ اِذْ ضم بَعْضهَا اِلٰى بعض أخذت قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عاشورہ کے دن اپنے زیر کفالت لوگوں اور اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ پورا سال اُسے زیادہ عطا کرتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے مختلف طرق سے نقل کی ہے یہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے امام بیہقی بیان کرتے ہیں: یہ اسانید اگرچہ ضعیف ہیں لیکن جب انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا تو ان میں قوت آجائے گی باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

Marfat.com

1 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم شعْبَان

وَمَا جَاءَ فِيْ صِيَام النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَفضل لَيْلَة نصفه

باب: شعبان کے روزوں سے متعلق ترغیبی روایات

شعبان میں نبی اکرم ﷺ کے روزے رکھنے سے متعلق جو کچھ منقول ہے نیز نصف شعبان کی رات (شب برأت) کی فضیلت

1537 - عَنْ اُسَامَةَ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم أرك تَصُوم من شهر من الشُّهُور مَا تَصُوم من شعْبَان قَالَ ذَاكَ شهر يغْفل النَّاس عَنهُ بَيْنَ رَجَب ورمضان وَهُوَ شهر ترفع فِيْهِ الْاَعْمَال اِلٰى رب الْعَالمين وَاَحَبَّ اَن يرفع عَمَلي وَاَنا صَائِم -رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو کسی بھی مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس سے لوگ غافل ہیں' یہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے' اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس میں اعمال' تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل اوپر جائے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو'

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1538 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم وَلَا يفْطر حَتّٰى نقُوْل مَا فِيْ نفس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يفْطر الْعَام ثُمَّ يفْطر فَلَا يَصُوم حَتّٰى نقُوْل مَا فِيْ نَفسه اَن يَصُوم الْعَام وَكَانَ اَحَبَّ الصَّوْمِ اِلَيْهِ فِيْ شعْبَان . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل نفلی روزے رکھتے تھے' کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اس سال کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' پھر آپ ﷺ نفلی روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے' اور کوئی روزہ نہیں رکھتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اس سال نبی اکرم ﷺ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے' اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نفلی روزے شعبان کے تھے'

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1539 - وروى التِّرمِذِيّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الصَّوْم أفضل بعد رَمَضَان قَالَ شعْبَان لتعظيم رَمَضَان . قَالَ فَاَى الصَّدَقَة أفضل قَالَ صَدَقَة فِيْ رَمَضَان

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: رمضان کے بعد کون سے روزے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کے' تاکہ رمضان کی تعظیم ہو (یا اس کی تیاری کی جائے) سائل

Marfat.com

نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں کیا گیا صدقہ''
امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1540 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّ الشُّهُور اِلَيْكَ اَن تصومه شعْبَان قَالَ اِن اللّٰه يكْتب فِيْهِ على كل نفس ميتَة تِلْكَ السّنة فَاُحب اَن يأتيني اَجلي وَاَنا صَائِم . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تقریباً پورا شعبان ہی روزے رکھا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزے رکھنے کے حوالے سے' آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس مہینے میں' اس سال فوت ہونے والے ہر شخص کے بارے میں نوٹ کرلیتا ہے' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے آخری وقت کا حکم میرے پاس آئے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' یہ روایت غریب ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

1541 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم حَتّٰى نقُوْل لَا يفطر وَيفْطر حَتّٰى نقُوْل لَا يَصُوم وَمَا رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتكْمل صِيَام شهر قطّ اِلَّا شهر رَمَضَان وَمَا رَاَيْته فِيْ شهر اَكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهمَا :قَالَت مَا رَاَيْت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شهر اَكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان كَانَ يَصُومهُ اِلَّا قَلِيلا بل كَانَ يَصُومهُ كُله

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نفلی روزہ رکھا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' اور کبھی آپ ﷺ نفلی روزے ترک کردیتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے' میں نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں' نبی اکرم ﷺ کو پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' اور میں نے آپ ﷺ کو اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ' روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا''۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اسے نقل کیا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' آپ ﷺ اس کے کچھ دنوں کے علاوہ (تقریباً) پورا مہینہ ہی روزے رکھا کرتے تھے۔

1542 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابي دَاوُد قَالَت كَانَ اَحَبَّ الشُّهُور اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَصُومهُ شعْبَان ثُمَّ يصله برمضان

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نفلی روزے رکھنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا تھا' آپ ﷺ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

1543 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي قَالَت لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشهر اَكثر صياما مِنْهُ

Marfat.com

لشعبان كَانَ يَصُومهُ اَوْ عامته

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے نہیں رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پورا مہینہ' یا اس کا زیادہ تر حصہ روزے رکھتے تھے۔

1544 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ قَالَت لم یکن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوم شهرا اکثر من شَعْبَان فَاِنَّهُ کَانَ یَصُوم شَعْبَان کُله وَکَانَ یَقُوْلُ خُذُوا من الْعَمَل مَا تطیقون فَاِن اللّٰه لَا یمل حَتّٰی تملوا وَکَانَ اَحَبَّ الصَّلَاةِ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا دووم عَلَیْهَا وَاِن قلت وَکَانَ اِذا صلی صَلَاة داوم عَلَیْهَا

❀❀ امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا تقریباً پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اتنا ہی عمل کیا کرو! جتنی تمہاری طاقت ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا' لیکن تم اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ نماز وہ تھی' جسے باقاعدگی سے ادا کیا جائے اگرچہ وہ کم ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نفلی عبادت کیا کرتے تھے' تو اُسے باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

1545 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا رَاَیْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوم شَهْرَیْن مُتَتَابعین اِلَّا شَعْبَان ورمضان . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِه: قَالَت لم یکن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوم من السّنة شهرا تَاما اِلَّا شَعْبَان کَانَ یصله برمضان . رَوَاهُ النَّسَائِیّ باللفظین جَمِیْعًا

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی دو ماہ مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ شعبان اور رمضان کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پورے سال میں' کسی بھی مہینے میں' پورا مہینہ روزے نہیں رکھتے تھے' صرف شعبان میں ایسا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے''۔

امام نسائی نے ان دونوں روایات کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1546 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یطلع اللّٰه اِلٰی جَمِیْع خلقه لَیْلَة النّصْف من شَعْبَان فَیغْفر لجَمِیْع خلقه اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت میں) اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور اپنی ساری مخلوق کی مغفرت

Marfat.com

کردیتا ہے صرف مشرک اور لاتعلقی اختیار کرنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1547 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيث عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب وَلَا ينظر اللّٰه فِيهَا اِلٰى مُشْرك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى مُسبل وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر . فَذكر الحَدِيْث بِطُوْلِهٖ وَيَأْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي التهاجر اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ امام بیہقی نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جبریل میرے پاس آئے اور بولے: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کی جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک شخص یا ناراض شخص یا قطع رحمی کرنے والے شخص یا تکبر کے طور پر چادر لٹکانے والے شخص یا والدین کے نافرمان یا باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا''۔
اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جو لاتعلقی اختیار کرنے سے متعلق باب میں آگے چل کر مکمل طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1548 - وروى الاِمَام اَحْمد عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِن وَقَاتل نفس

❀❀ امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت میں) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر مطلع ہوتا ہے اور اپنے سب بندوں کی مغفرت کردیتا ہے صرف دو بندوں کا معاملہ مختلف ہے ناراضگی رکھنے والا شخص اور خودکشی کرنے والا شخص''۔

1549 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اللَّيْل فصلى فَاَطَال السُّجُود حَتّٰى ظَنَنْت اَنه قد قبض فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ قُمْت حَتّٰى حركت اِبْهَامه فَتحَرك فَرَجَعت فَسَمِعته يَقُوْلُ فِيْ سُجُوده أعوذ بعفوك من عقابك وَاَعُوْذ برضاك من سخطك وَاَعُوْذ بك مِنْك اِلَيْك لَا أحصي ثَنَاء عَلَيْك اَنْت كَمَا أثنيت على نَفسك فَلَمَّا رفع رَأسه من السُّجُود وَفرغ من صلَاته قَالَ يَا عَائِشَة اَوْ يَا حميراء أظننت اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اَتَدْرِينَ اَى لَيْلَة هَذِه قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يطلع على عباده فِيْ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر للمستغفرين وَيرْحَم المسترحمين وَيُؤخر اَهْلِ الْحقد كَمَا هم . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيق الْعَلَاء بن الْحَارِث عَنْهَا وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد يَعْنِيْ اَن الْعَلَاء لم يسمع من عَائِشَة وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم . يُقَال خاس بِهٖ اِذا غدره وَلَمْ يوفه حَقه وَمعنى الحَدِيْث أظننت أنني غدرت بك

Marfat.com

وَذَهبت فِيْ ليلتك اِلٰى غَيرك وَهُوَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالسِّين الْمُهْمَلَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں آپ ﷺ کی روح قبض نہ ہوگئی ہو' جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میں کھڑی ہوئی' اور میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھے کو حرکت دی' تو اس نے حرکت کی میں واپس آ گئی' میں نے آپ ﷺ کو سجدے کے دوران یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

''میں تیری سزا کے مقابلے میں' تیری معافی کی' تیری ناراضگی کے مقابلے میں' تیری رضامندی کی' تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری ثنا کا شمار نہیں کر سکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''

پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا' اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اے خاتون! کیا تم یہ گمان کر رہی تھیں؟ کہ نبی اکرم ﷺ تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ قسم! یا رسول اللہ! بلکہ میں نے یہ گمان کیا تھا کہ آپ کی روح نہ قبض ہوگئی ہو' کیونکہ آپ نے سجدہ بہت طویل کر دیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں' اپنے بندوں پر مطلع ہو کر مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے' رحم مانگنے والوں پر رحم کرتا ہے' البتہ ناراضگی رکھنے والے افراد کو ویسے ہی رہنے دیتا ہے' جیسے وہ ہیں''

یہ روایت امام بیہقی نے' علاء بن حارث کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''مرسل'' ہے' اور عمدہ ہے' یعنی علاء نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''خاس بہ'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ عہد شکنی کرے اور اس کا حق پورا ادا نہ کرے' تو حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تم یہ گمان کر رہی تھیں؟ کہ میں نے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی کی ہے' اور تمہاری مخصوص رات میں کسی اور بیوی کی طرف چلا گیا ہوں' یہ لفظ 'خ' کے ساتھ ہے' اور اس کے بعد 'س' ہے۔

1550 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَت لَيْلَة النّصْف من شَعْبَان فَقُومُوا لَيْلهَا وصوموا يَوْمهَا فَإِن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ينزل فِيهَا لغروب الشَّمْس اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُولُ اَلا من مُسْتَغْفِر فَأَغْفِر لَهُ اَلا من مسترزق فأرزقه اَلا من مبتلى فأعافيه اَلا كَذَا اَلا كَذَا حَتّٰى يطلع الْفجْر - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نصف شعبان کی رات ہو' تو تم اس کی رات میں نوافل ادا کرو' اور اس کے دن میں روزہ رکھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہونے پر آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی

حدیث 1550: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان - حديث: 1384' شعب الإيمان للبيهقي - ما جاء في ليلة النصف من شعبان' حديث: 3654

Marfat.com

مغفرت کردوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا کوئی آزمائش کا شکار ہے کہ میں اسے عافیت عطا کروں؟ کیا کوئی ایسا ہے' کیا کوئی ویسا ہے؟ ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ صَوْم ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر سِیمَا الْاَیَّام الْبیض

ہر مہینے میں تین دن' بطورِ خاص ایامِ بیض میں' روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1551 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث صِیَام ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر ورکعتی الضُّحی وَاَن أوتر قبل اَن اَنَام . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' چاشت کی دو رکعات ادا کرنا' اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلوں''

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1552 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ حَبِیبِی بِثَلَاث لن أدعهن مَا عِشْت بصیام ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر وَصَلَاة الضُّحی وَبِاَن لَا اَنَام حَتّٰی أوتر -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں جب تک زندہ رہوں گا' انہیں ترک نہیں کروں گا:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' چاشت کی نماز اور یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1553 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْم ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر صَوْم الدَّهْر کُله -رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) روزے رکھنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1554 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صَامَ نوح عَلَیْهِ السَّلَام الدَّهْر کُله اِلَّا یَوْم الْفطر والأضحی وَصَامَ دَاوُد عَلَیْهِ السَّلَام نصف الدَّهْر وَصَامَ اِبْرَاهِیْم عَلَیْهِ السَّلَام ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر صَامَ الدَّهْر وَأفطر الدَّهْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَیْهَقِیّ وَفِیْ اِسناده ما اَبُوْ فراس لم اَقف فِیْهِ علی جرح وَلَا تَعْدِیل وَلَا اَرَاهُ یعرف وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے' صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نہیں رکھتے تھے' حضرت داؤد علیہ السلام نصف زمانہ روزہ رکھتے تھے (یعنی ایک دن رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر مہینے میں تین (نفلی) روزے رکھتے تھے' یوں ان کے پورے مہینے کے روزے بھی شمار ہوتے تھے اور وہ روزے کے بغیر بھی ہوتے تھے (کیونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے' تو تین روزے' تیس روزوں کی مانند شمار ہونگے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اس کو نقل کیا ہے' ان دونوں کی سند میں ایک راوی ابوفراس ہے' میں اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوسکا' اور اس کے بارے میں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معروف بھی نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1555 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کل شھر ورمضان اِلٰی رَمَضَان فَھٰذَا صِیَام الدَّھْر کُلہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اور ایک رمضان' اگلے رمضان تک' یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1556 - وَعَنْ قُرَّۃ بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَام ثَلَاثَۃ اَیَّام من کل شھر صِیَام الدَّھْر وافطارہ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا' اور (عملی طور پر) آدمی نے روزے نہیں بھی رکھے ہونگے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام بزار' امام طبرانی' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1557 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْم شھر الصَّبْر وَثَلَاثَۃ اَیَّام من کل شھر یذْھبن وحر الصَّدْر

رَوَاہُ الْبَزَّار وَرِجَالُہٗ رجال الصَّحِیْح وَرَوَاہُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ وَالْبَیْھَقِیّ الثَّلَاثَۃ من حَدِیْثٍ الْاَعْرَابِی وَلَمْ یسموہ وَرَوَاہُ الْبَزَّار اَیْضًا من حَدِیْثٍ عَلیّ

شھر الصَّبْر ھُوَ رَمَضَان ووحر الصَّدْر ھُوَ بِفَتْح الْوَاو والحاء الْمُھْمَلَۃ بعدھمَا رَاء ھُوَ غشہ وحقدہ ووساوسہ

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبر کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے کے تین روزے سینے کی الجھن کو رخصت کر دیتے ہیں''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں یہی روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان تینوں نے اسے ایک دیہاتی سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے لیکن اس کا نام بیان نہیں کیا' جبکہ امام بزار نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

روایت کے متن میں مذکور ''صبر والے مہینے'' سے مراد رمضان کا مہینہ ہے اور روایت کے متن میں مذکور ''وحر الصدر'' میں 'و' پر 'زبر' ہے اور اس کے بعد 'ح' ہے' جس کے بعد 'ر' ہے اس سے مراد کھوٹ' الجھن اور وسوسے ہیں۔

1558 - وَرُوِیَ عَنْ مَیْمُونَةَ بنت سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ من کل شهر ثَلَاثَةَ اَیَّام من اسْتَطَاعَ اَن یصومهن فَإِن کل یَوْم یکفر عشر سیئات وینقی من الْإِثْم کَمَا ینقی الْمَاء الثَّوْب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں روزے کے بارے میں بتایئے! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہر مہینے میں' تین روزے رکھ سکتا ہو' اُسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ ہر ایک دن کے عوض میں' دس گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور آدمی گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا' جس طرح پانی کپڑے کو پاک وصاف کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1559 - وَعَنْ اَبِی ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ من کل شهر ثَلَاثَةَ اَیَّام فَذٰلِكَ صِیَام الدَّهْر فَأنْزل اللّٰه تَصْدِیق ذٰلِكَ فِیْ کِتَابه (من جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا)– الْیَوْم بِعشْرَة اَیَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر مہینے میں' تین دن روزے رکھے' تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہوگا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں' اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی: ''جو شخص کوئی نیکی کرے گا' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''

تو ایک دن' دس دن کے برابر ہوگا (تو تین روزے' تیس دنوں کے برابر ہو جائیں گے)۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1560 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی من صَامَ ثَلَاثَةَ اَیَّام من کل شهر فَقَدْ تمّ صَوْم الشَّهْر اَوْ فَلَهُ صَوْم الشَّهْر

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

Marfat.com

''جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھے' تو اس نے پورا مہینہ روزے رکھے (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کو پورے مہینے کے روزوں کا اجر ملے گا''۔

1561 - وَعَنْ عَمرو بن شُرَحْبِيل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِلنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يَصُوم الدَّهْر فَقَالَ وددت انه لم يطعم الدَّهْر قَالُوْا فثلثيه قَالَ اكثر قَالُوْا فنصفه قَالَ اكثر ثُمَّ قَالَ اَلا أخبركُم بِمَا يذهب وحر الصَّدْر قَالَ صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر -رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ عمرو بن شرحبیل' ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: ایک شخص ہمیشہ (نفلی) روزہ رکھتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ وہ کبھی کھانا نہ کھائے' لوگوں نے عرض کی: اگر وہ مہینے کے دو تہائی حصے میں (نفلی روزے) رکھ لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ ہیں' لوگوں نے عرض کی: نصف رکھ لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہیں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں' اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو سینے کی الجھن کو ختم کردے؟ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا (ایسا عمل ہے)''۔ یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1562 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ بَلغنِي اَنَّك تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّيْل فَلَا تفعل فَإِن لجسدك عَلَيْك حظا ولعينيك عَلَيْك حظا وَإِن لزوجك عَلَيْك حظا صم وَأفْطر صم من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام فَذٰلِكَ صَوْم الدَّهْر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لي قُوَّة قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام صم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَني أخذت بالرُّخْصَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَلَفْظِهِ قَالَ: ذكرت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْم فَقَالَ صم من كل عشرَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ التِّسْعَة قلت اِنِّي أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَصم من كل تِسْعَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ الثَّمَانِية فَقُلْتُ اِنِّي أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَصم من كل ثَمَانِيَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ السَّبْعَة قلت اِنِّي أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يزل حَتّٰى قَالَ صم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: مجھے یہ بات پتا چلی ہے تم روزانہ دن کے وقت نفلی روزہ رکھتے ہو؟ اور رات کو نوافل پڑھتے رہتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو! کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے' تم (نفلی روزہ) رکھ بھی لیا کرو' اور چھوڑ بھی دیا کرو' تم ہر مہینے میں تین دن (نفلی روزے) رکھ لیا کرو' تو یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اندر قوت موجود ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو' ایک دن روزہ رکھو' اور ایک دن نہ رکھو'

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ کہا کرتے تھے: کاش میں نے یہ رخصت قبول کرلی ہوتی۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے روزے کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: تم ہر دس دن بعد' ایک روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو کا اجر مل جائے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نویں دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں

Marfat.com

آٹھ دن کا ثواب مل جائے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت موجود ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم آٹھویں دن روزہ رکھ لیا کرو' باقی سات دنوں کا تمہیں اجر مل جایا کرے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت موجود ہے' پھر مسلسل بات چیت ہوتی رہی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ٹھیک ہے! تم ایک دن (نفلی) روزہ رکھا کرو' اور ایک دن (نفلی) روزہ نہ رکھا کرو''۔

1563 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَيضًا وَلِمُسْلِم أَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صم يَوْمًا وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيق أَكثر من ذٰلِكَ قَالَ صم يَوْمَيْنِ وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيق أَكثر من ذٰلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة أَيَّام وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيق أَكثر من ذٰلِكَ قَالَ صم أَرْبَعَة أَيَّام وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيق أَكثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم أفضل الصّيام عِنْد اللّٰه صَوْم دَاوُد كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

❀❀ اُنہی کے حوالے سے منقول ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو امام مسلم نے بھی نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو' تمہیں باقی دنوں کا اجر مل جائے گا' تو انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دن روزہ رکھو' بقیہ کا تمہیں اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھو' بقیہ کا تمہیں اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم چار دن روزے رکھو' جو باقی ہوگا' اس کا تمہیں اجر مل جائے گا انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''پھر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کی سب سے زیادہ فضیلت والے طریقے کے مطابق روزہ رکھو' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن نہیں رکھتے تھے''۔

1564 - وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ قَالَ أخبر رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه يَقُولُ لأقومن اللَّيْل ولأصومن النَّهَار مَا عِشْت فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ الَّذِي تَقول ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قد قلته يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّك لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصم وَأفطر ونم وقم صم من الشَّهْر ثَلَاثَة أَيَّام فَإِن الْحَسَنَة بِعشر أَمْثَالهَا وَذٰلِكَ مثل صِيَام الدَّهْر قَالَ فَإِنِّي أُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ صم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيق أفضل من ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَصم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَام دَاوُد وَهُوَ أعدل الصّيام قَالَ فَإِنِّي أُطِيق افضل من ذٰلِك قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أفضل من ذٰلِك ـ زَاد مُسْلِم: قَالَ عبد اللّٰه بن عَمْرو لَأن أكون قبلت الثَّلَاثَة الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ من أَهلِي وَمَالِي

وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِم :قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلغنِي أَنَّك تقوم اللَّيْل وتصوم النَّهَار قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أردْت بذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْر قَالَ لَا صَامَ من صَامَ الدَّهْر -وَفِي رِوَايَةٍ-الْأَبَد وَلٰكِن أدلك على صَوْم الدَّهْر ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انا أُطِيق أَكثر من ذٰلِك..... الحَدِيْث

Marfat.com

امام بخاری اور امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی گئی: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: میں رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا' اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھوں گا' جب تک میں زندہ رہا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس چیز کی استطاعت نہیں رکھ سکو گے' تم (نفلی) روزہ رکھ بھی لیا کرو' اور ترک بھی کر دیا کرو (رات کے وقت) سو بھی جایا کرو' اور نفل بھی پڑھ لیا کرو' تم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو' ہر چیز کا اجر دس گنا ہوتا ہے' تو یہ پورا مہینہ روزے کے اجر کے برابر ہوگا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو' اور دو دن نہ رکھا کرو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

امام مسلم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے تین روزوں کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی تھی' اگر میں اس کو قبول کر لیتا' تو یہ میرے نزدیک اپنے اہل خانہ اور مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے ہو' اور دن کو نفلی روزہ رکھ لیتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ روزہ رکھتا ہے' اس نے (درحقیقت) روزہ نہیں رکھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے' اس نے (درحقیقت) روزہ نہیں رکھا' لیکن میں تمہاری رہنمائی ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرف کر دیتا ہوں' ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں...... الحدیث

1565 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صمت من الشَّهر ثَلَاثًا فَصم ثَلَاث عشرَة وَاَربع عشرَة وَخمس عشرَة

رَوَاهُ اَحْـمد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرمِذِیّ حَدِيْثٌ حسن ۔ وَزَاد ابْن مَاجَه: فَاَنْزل اللّٰه تَصْدِيق ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِه (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الْاَنْعَام فاليوم بِعشرَة اَيَّام

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں' تو تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو''

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تو اللہ تعالیٰ نے اِس کی تصدیق میں' اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کر دی:

''جو شخص نیکی کرے گا' تو اُسے اِس کا دس گنا اجر ملے گا''

Marfat.com

(شاید راوی کہتے ہیں:) تو ایک دن' دس دن کے برابر ہوگا۔

1566 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قدامة بن ملحان عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرنَا بصيام اَيَّام الْبيض ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة قَالَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَهَيْئَةِ الدَّهْر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظِه :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَامُرنَا بِهٰذِهِ الْاَيَّام الثَّلَاث الْبيض وَيَقُوْلُ هن صِيَام الشَّهْر . قَالَ الْمملى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰكَذَا وَقع فِی النَّسَائِیّ عبد الْملك بن قدامَة وَصَوَابه قَتَادَة كَمَا جَاءَ فِیْ اَبِیْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَجَاء فِی النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا عبد الْملك بن الْمنْهَال عَنْ اَبِيه

❀❀ عبداللہ بن قدامہ بن ملحان' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ''ایام بیض'' کے روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے' یعنی تیرہ' چودہ اور پندرہ (تاریخ کے روزے رکھنا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اوران کی روایت کے الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ ہمیں ان تین دنوں میں' یعنی ایام بیض میں' روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے' آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہے''۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: امام نسائی کی روایت کے الفاظ ہیں: عبدالملک بن قدامہ سے منقول ہے۔ تاہم درست یہ ہے: یہ قتادہ سے منقول ہے' جیسا کہ سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں مذکور ہے' سنن نسائی اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں' یہ عبدالملک بن ملحان کے حوالے سے' ان کے والد سے بھی منقول ہے۔

1567 - وَعَنْ جرير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صِيَام الدَّهْر اَيَّام الْبيض صَبِيحَة ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة . رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہے' وہ ایام بیض ہیں' یعنی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ (کو روزہ رکھنا)''۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اوراس کو امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1568 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصّيام فَقَالَ عَلَيْك بالبيض ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر ایام بیض کے

Marfat.com

روزے رکھنا لازم ہے' ہر مہینے کے تین دن"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3 - اَلتَّرْغِيْب فِيْ صَوْمِ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس

باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1569 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَاُحِبُّ اَن يعرض عَمَلي وَاَنا صَائِم . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن' اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1570 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك تَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقَالَ اِن يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس يغْفرُ اللّٰه فِيهِمَا لكل مُسْلِم اِلَّا مهتجرين يَقُوْلُ دعهما حَتّٰى يصطلحا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ بِاخْتِصَار ذكر الصَّوْم وَلَفظ مُسْلِم: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعرض الْاَعْمَال فِىْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرأ كَانَت بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء فَيَقُوْلُ اتْرُكُوا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا . وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ: تفتح اَبْوَاب الْجَنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَيغْفر لكل عبد لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا كَانَ بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء..... الحَدِيْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظِه قَالَ: تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْض فِىْ دواوين اَهْلِ السَّمَاء فِىْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر لكل مُسْلِم لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ (اہتمام کے ساتھ) پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات' ایسے دن ہیں' ان دنوں میں' اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ آپس میں لاتعلقی اختیار کرنے والوں کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ

حدیث1570: سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فی صیام یوم الاثنین والخمیس - حدیث: 1749سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب صیام یوم الاثنین والخمیس - حدیث:1736مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أسامة بن زید حب رسول الله صلی الله علیه وسلم - حدیث: 21244المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم' باب الواو - أسماء بنت واثلة بن الأسقع' حدیث:18095ھ

Marfat.com

فرماتا ہے: ان دونوں کو ایسے ہی رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کرتے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں روزہ رکھنے کا ذکر ہے امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس دن میں' ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کو اس وقت تک یوں ہی رہنے دو' جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے''۔

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن' جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' اور ہر اس بندے کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی چل رہی ہو''......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اہل زمین کے دیوان' اہل آسمانوں کے دیوانوں میں' ہر پیر اور جمعرات کے دن منتقل ہوتے ہیں' تو ہر ایسے مسلمان کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کی اپنی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو''۔

1571 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوم حَتّٰى لَا تكَاد تفطر وتفطر حَتّٰى لَا تكَاد تَصُوم اِلَّا يَوْمَيْنِ اِن دخلا فِيْ صيامك وَاِلَّا صمتهما قَالَ اَى يَوْمَيْنِ قلت يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس قَالَ ذٰلِكَ يَوْمَانِ تعرض فِيْهِمَا الْاَعْمَال على رب الْعَالمين فَاُحِبُّ اَن يعرض عَمَلي وَاَنا صَائِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ اِسْنَاده رجلَانِ مَجْهُوْلَانِ مولى قدامَة وَمولى اُسَامَة

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نفلی روزے رکھنا شروع کرتے ہیں' تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں ترک نہیں کریں گے' اور پھر ترک کر دیتے ہیں' تو یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے آپ نفلی روزے رکھیں گے ہی نہیں' البتہ دو دنوں کا معاملہ مختلف ہے' اگر تو یہ (دو دن) آپ کے معمول کے روزوں کے درمیان آجائیں' تو ٹھیک ہے' ورنہ آپ ان دو دنوں میں اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سے دو دن؟ تو میں نے عرض کی: پیر اور جمعرات کا دن' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں' جن میں اعمال' تمام جہانوں کے پروردگار کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں دو مجہول راوی ہیں' ایک قدامہ کا غلام اور دوسرا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا غلام۔

1572 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَن اُسَامَة قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس وَيَقُوْلُ اِن هذَيْن الْيَوْمَيْنِ تعرض فِيهِمَا الْاَعْمَال

❀❀ امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے:

''ان دودنوں میں' اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں''۔

1573 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَمَنْ مُسْتَغْفِر فَيغفر لَهُ وَمَنْ تائب فيتاب عَلَيْهِ وَيرد اَهْلِ الضغائن بضغائنهم حَتّٰى يتوبوا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن' اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ کہ اس کی مغفرت کر دی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ البتہ باہمی رنجش رکھنے والوں کو اُن کی رنجش سمیت واپس کر دیا جاتا ہے' جب تک وہ توبہ نہیں کرتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1574 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتحَرّى صَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن' اہتمام کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی اس کو نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة و السبت و الاحد وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن تَخْصِيص الْجُمُعَة بِالصَّوْمِ اَوْ السبت

باب: بدھ' جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز جمعہ یا ہفتہ کے دن کو' روزہ رکھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

1575 - رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس كتبت لَهُ بَرَاءَ ة مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جوشخص بدھ اور جمعرات کے دن (نفلی) روزہ رکھتا ہے اس کے لئے جہنم سے برأت نوٹ کرلی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

1576 - وَرُوِیَ عَنهُ اَیضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِیس وَالْجُمُعَة بنی اللہ لَهُ بَیْتا فِی الْجَنَّة یری ظَاهره من بَاطِنه وباطنه من ظَاهره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِی الْكَبِیْر من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص بدھ جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادیتا ہے جس کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1577 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِیس وَالْجُمُعَة بنی اللہ لَهُ قصرا فِی الْجَنَّة من لُؤْلُؤ وَیَاقُوْت وَزَبَرْجَد وَکتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جوشخص بدھ جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت اور زبرجد سے بنا ہوا محل بنادیتا ہے اور اس کے لئے جہنم سے برأت نوٹ کرلیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

1578 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِیس وَیَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ تصدق یَوْم الْجُمُعَة بِمَا قل اَوْ کثر غفر لَهُ کل ذَنْب عمله حَتّٰی یصیر کَیَوْم وَلدته أمه من الْخَطَایَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص بدھ جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے اور پھر جمعہ کے دن صدقہ بھی کرتا ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو تو اس نے جو بھی گناہ کیا ہو اُس کی مغفرت ہوجاتی ہے یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہوجاتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1579 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْم الْجُمُعَة کتب اللّٰہ لَهُ عشرَة اَیَّام عددهن من اَیَّام الْاٰخِرَةِ لَا تشاکلهن اَیَّام الدُّنْیَا . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ عَن رجل من جشم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَعَنْ رجل من اَشْجَع عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة اَیْضًا وَلَمْ یسم الرجلَیْن وَهٰذَا الحَدِیْثِ علی تَقْدِیْر

Marfat.com

وجوده مَحۡمُول علی مَا اِذا صَامَ یَوۡم الۡخَمِیس قبله اَوۡ عزم علی صَوۡم السبت بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے دن نوٹ کر لیتا ہے' جن کا شمار آخرت کے ایام کے حساب سے ہوتا ہے' دنیا کے ایام اس کے ساتھ نسبت نہیں رکھتے''

یہ روایت امام بیہقی نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور اشجع قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کے حوالے سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے ان دونوں آدمیوں کا نام نقل نہیں کیا' اگر اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے' جبکہ آدمی نے' اس سے پہلے جمعرات کے دن روزہ رکھا ہو' یا اس کا اس سے اگلے دن روزہ رکھنے کا ارادہ ہو' تو یہ درست ہوگا۔

1580 - وَعَنۡ عبید الله بن مُسۡلِم الۡقرشِي عَنۡ اَبِيۡهِ قَالَ سَالت اَوۡ سُئِلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام الدَّهۡر فَقَالَ لَا اِن لاهلك عَلَيۡك حَقًّا صم رَمَضَان وَالَّذِیۡ يَلِيۡهِ و كل أربعاء و خميس فَاِذن اَنۡت قد صمت الدَّهۡر وَاَفۡطَرت . رَوَاهُ اَبُوۡ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرۡمِذِيّ وَقَالَ حَدِيۡثٌ حَسَنٌ غَرِيۡبٌ

قَالَ المملی عبد الۡعَظِيۡم رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ عبیداللہ بن مسلم قرشی' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سوال کیا' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' تم رمضان کے روزے رکھو' اس کے بعد (شوال میں) روزے رکھو' اور ہر بدھ' اور جمعرات کے دن روزے رکھ لیا کرو' اس طرح تم نے ہمیشہ نفلی روزہ رکھا بھی ہوگا' اور نہیں بھی رکھا ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1581 - عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تخصوا لَيۡلَة الۡجُمُعَة بِقِيَام من بَيۡنَ اللَّيَالِیۡ وَلَا تخصوا يَوۡم الۡجُمُعَة بصيام من بَيۡنَ الۡاَيَّام اِلَّا اَن يكون فِیۡ صَوۡم يَصُومهُ اَحَدُكُم رَوَاهُ مُسۡلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''دیگر تمام راتوں کو چھوڑ کر' شب جمعہ کو نوافل ادا کرنے کے لیے مخصوص نہ کرو' اور دیگر تمام دنوں کو چھوڑ کر' جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے مخصوص نہ کرو' البتہ اگر کوئی شخص کسی اور ترتیب کے حوالے سے روزے رکھ رہا ہو' اور اس دن روزہ آ جائے' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1582 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ لَا يصوم من اَحَدُكُم يَوۡم الۡجُمُعَة اِلَّا اَن يَصُوم يَوۡمًا قبله اَوۡ يَوۡمًا بعده . رَوَاهُ الۡبُخَارِيّ وَاللَّفۡظ لَهُ وَمُسۡلِم وَالتِّرۡمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابۡن

Marfat.com

مَاجَةَ وَابْنِ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اِن يَوْم الْجُمُعَة يَوْم عيد فَلَا تجعَلُوْا يَوْم عيدكم يَوْم صِيَامكُمْ اِلَّا اَن تَصُومُوا قبله اَوْ بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص (صرف) جمعہ کے دن ہرگز روزہ نہ رکھے' البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے' یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے' تو تم اپنی عید کے دن کو روزہ کا دن نہ بنالو' البتہ اگر تم اس سے پہلے' یا اس کے بعد بھی روزہ رکھو' تو حکم مختلف ہوگا''۔

1583 - وَعَنْ أم الْمُؤْمِنِيَن جوَيْرِية بنت الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا يَوْم الْجُمُعَة وَهِي صَائِمَة فَقَالَ أصمت أمس قَالَت لَا قَالَ تريدين اَن تصومي غَدا قَالَت لَا قَالَ فأفطري رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ ام المومنین سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا روزہ ختم کردو'

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1584 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عباد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت جَابِرا وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ أنهى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام الْجُمُعَة قَالَ نَعَمْ وَرب هٰذَا الْبَيْت ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کررہے تھے' کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس گھر کے پروردگار کی قسم (ایسا ہی ہے)''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1585 - وَعَنْ عَامر بن لدين الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن يَوْم الْجُمُعَة عيدكم فَلَا تَصُومُوا اِلَّا اَن تَصُومُوا قبله اَوْ بعده ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جمعہ کا دن تمہارے لئے عید کا دن ہے' تو تم اس دن روزہ نہ رکھو' البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے' یا ایک دن بعد روزہ

Marfat.com

رکھلو تو حکم مختلف ہے“

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1586 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين قَالَ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحيى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ويصوم يَوْمَهَا فَاَتَاهُ سَلْمَان وَكَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخى بَيْنَهُمَا ونام عِنْده فَاَرَادَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَن يَقُوْمَ ليلته فَقَامَ اِلَيْهِ سَلْمَان فَلَمْ يَدعه حَتّٰى نَام وَأفْطر فجاء اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخبرهُ فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوَيْمِر سُلَيْمَان أَعْلَمُ مِنْك لَا تخص لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصَلَاة وَلَا يَوْمَهَا بصيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شب جمعہ میں نوافل ادا کیا کرتے تھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے (ایک مرتبہ) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہوا تھا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات اُن کے ہاں ٹھہر گئے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے رات بھر نوافل ادا کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اُٹھ کر ان کے پاس گئے اور انہیں نوافل ادا نہیں کرنے دیئے یہاں تک کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بھی سو گئے' پھر انہوں نے' انہیں اگلے دن روزہ بھی نہیں رکھنے دیا' جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عویمر! سلمان تم سے زیادہ علم رکھتا ہے' تم شب جمعہ کو نوافل کی ادائیگی کے لئے' اور جمعہ کے دن کو (نفلی) روزے کے لئے مخصوص نہ کرو“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1587 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر عَنْ اُخته الصماء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا لَيْلَةَ السبت اِلَّا فِيمَا افْترض عَلَيْكُم فَاِن لم يجد اَحَدُكُمْ اِلَّا لحاء عنبة اَوْ عود شَجَرَة فليمضغه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَاَبُو دَاوُد وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٍ مَنْسُوخ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه عَن عبد الله بن بسر دون ذكر اُخْته

❀❀ عبداللہ بن بسر' اپنی بہن "سیدہ صماء" کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم ہفتہ کی رات روزہ نہ رکھو البتہ وہ روزہ رکھو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیا ہے' اور اگر تمہیں' اس دن صرف انگور کی چھال یا درخت کی لکڑی ہی ملتی ہے' تو اسے ہی چبالو"۔ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منسوخ ہے' یہی روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' عبداللہ بن بسر کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس میں اُن کی بہن کا ذکر نہیں کیا۔

1588 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه اَيْضًا عَن عبد الله بن شَقِيق عَن عمته الصماء اُخت بسر اَنَّهَا كَانَت تَقول نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام يَوْم السبت وَيَقُوْلُ اِن لم يجد اَحَدُكُمْ اِلَّا عودا

Marfat.com

اَخْضَر فليفطر عَلَيْهِ . اللحاء بِكَسْر اللَّام وَبِالْحَاءِ الْمُهْملَة ممدودا هُوَ القشر

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا النَّهْي اِنَّمَا هُوَ عَن اِفْرَاده بِالصَّوْمِ لما تقدم من حَدِيْث اَبِي هُرَيْرَة لَا يَصُوم اَحَدُكُمْ يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا اَن يَصُوم يَوْمًا قبله اَوْ يَوْمًا بعده فَجَاز اِذا صَوْمه

❀❀ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے اُن کی پھوپھی ''سیدہ صماء رضی اللہ عنہا'' کے حوالے سے نقل کی ہے جو بسر کی بہن ہیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کو سبز لکڑی ملتی ہے تو اس کے ذریعے ہی افطار کر لے''

لفظ ''لحاء'' میں 'ل' پر زیر ہے اس کے بعد اسم ممدود ہے اس سے مراد چھلکا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ ممانعت ان لوگوں کے لئے ہے جو بطور خاص صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھتے ہیں اس کی وجہ یہ حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پہلے نقل ہو چکی ہے:

''کوئی شخص صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے البتہ اگر وہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے تو حکم مختلف ہوگا''

(تو اس حدیث کی روشنی میں) ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا درست ہوگا (جبکہ پہلے جمعہ کے دن روزہ رکھا ہوا ہو)۔

1589 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكثر مَا كَانَ يَصُوم من الْاَيَّام يَوْم السبت وَيَوْم الْاَحَد كَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمًا عيد لِلْمُشْرِكين وَاَنا اُرِيد اَن أخالفهم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيْره

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن عام طور پر روزہ رکھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: یہ دو دن مشرکین کے عید کے دن ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اُن کے برخلاف کروں''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم يَوْم وإفطار يَوْم وَهُوَ صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام

باب: ایک دن (نفلی) روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے

1590 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لتصوم الدَّهْر وَتقوم اللَّيْل قلت نعم قَالَ اِنَّك اِذا فعلت ذٰلِكَ هجمت لَهُ الْعين ونفهت لَهُ النَّفس لَا صَامَ من صَامَ الْاَبَد صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهْر صَوْم الشَّهْر كُله قلت فَاِنِّيْ اُطِيق اَكثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا وَلَا يفر اِذا لاقى

وَفِيْ رِوَايَة:أَلم أخبر اَنَّك تَصُوم وَلَا تفطر وَتصلي اللَّيْل فَلَا تفعل فَاِن لعينك حظا وَلنَفْسِك حظا

Marfat.com

ولاهلك حظا فصم وَأفطر وصل ونم وصم من كل عشرَة أيَّام يَوْمًا وَلك أجر تِسعَة قَالَ إِنِّي اجد اقوى من ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ فَصم صِيَام دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ وَكَيفَ كَانَ يَصُوم يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا وَلَا يفر إِذا لاقى

وَفِي أُخْرَى: قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْم فَوق صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام شطر الدَّهْر صم يَوْمًا وَأفطر يَوْمًا . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم ہمیشہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور رات کو نفل پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تم خود کمزور ہو جاؤ گے ایسے شخص کا روزہ نہیں ہوتا' جو ہمیشہ نفلی روزہ رکھتا ہو' ہر مہینے کے تین دن کے روزے' پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہوں گے' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے' اور جب دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور روزہ ترک نہیں کرتے؟ اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو' تم ایسا نہ کرو! کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری ذات کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے' تم نفلی روزہ رکھو بھی اور ترک بھی کر دیا کرو (رات کے وقت) نفل نماز پڑھو بھی' اور سو بھی جایا کرو' ہر دس دن بعد ایک دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو (دنوں) کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی قوت اپنے اندر پاتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقہ کے مطابق روزہ رکھو' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ کیسے روزہ رکھتے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے"۔

ایک اور روایت میں الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا' جو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ روزے رکھے' جو نصف زمانہ ہوتے ہیں' تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1591 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسلم اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صم يَوْمًا وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ اَنا أُطِيق أفضل من ذَلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة أيَّام وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيق أفضل من ذَلِكَ قَالَ صم أفضل الصّيام عِنْد الله صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو' تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ

Marfat.com

کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھو' تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کے سب سے زیادہ فضیلت والے طریقے کے مطابق روزہ رکھو' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن (نفلی) روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

1592 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد قَالَ صم یَوْمًا وَأفطر یَوْمًا وَهُوَ أعدل الصّیام وَهُوَ صِیَام دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام قلت اِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أفضل من ذٰلِك

❀❀ امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم ایک دن روزہ رکھو' اور ایک دن روزہ نہ رکھو' یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے''۔

1593 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للنسائی صم اَحَبَّ الصّیام اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صَوْم دَاوُد كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں' یہ الفاظ ہیں:

''تم اس طریقے کے مطابق روزہ رکھو! جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ ہے' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

1594 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم: قَالَ كنت اَصوم الدَّهْر وأقرأ الْقُرْآن كل لَيْلَة قَالَ فإمَّا ذكرت للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا أرسل اِلَیَّ فَاَتَیْته فَقَالَ ألم أخبر اَنَّك تَصُوم الدَّهْر وتقرأ الْقُرْآن كل لَيْلَة فَقُلْتُ بَلٰی يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَلَمْ أرد بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْر قَالَ فَاِن بحسبك اَن تَصُوم من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِيق أفضل من ذٰلِك قَالَ فَاِن لزوجك عَلَيْك حَقًّا ولزورك عَلَيْك حَقًّا ولجسدك عَلَيْك حَقًّا قَالَ فصم صَوْم دَاوُد نَبِیَّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام فَاِنَّهُ كَانَ أعبد النَّاس قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا صَوْم دَاوُد قَالَ كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا قَالَ واقرإ الْقُرْآن فِیْ كل شهر قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِيق أفضل من ذٰلِك قَالَ فاقرأه فِیْ كل عشْرين قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأه فِیْ كل عشرَة قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأه فِیْ كل سبع وَلَا تزد على ذٰلِكَ فَاِن لزوجك عَلَيْك حَقًّا ولزورك عَلَيْك حَقًّا ولجسدك عَلَيْك حَقًّا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں روزانہ نفلی روزہ رکھتا تھا' اور ساری رات قرآن کی تلاوت کرتا رہتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی' تو آپ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا' میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم روز نفلی روزہ رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! میں نے اس

Marfat.com

کے ذریعے صرف بھلائی ہی کا ارادہ رکھا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے' تم ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھ لیا کرو' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بیوی کا بھی تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے' تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو کیونکہ وہ سب سے بڑے عبادت گزار تھے' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت داؤد علیہ السلام کا روزے رکھنے کا کیا طریقہ تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک مہینے میں پورا قرآن پڑھا کرو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم بیس دن میں اس کو پڑھ لیا کرو' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اسے پڑھ لیا کرو' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو' اس سے زیادہ نہیں' کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے' اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے' اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے''۔

1595 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الصّيام اِلَى اللّٰه صِيَام دَاوُد وَاَحَبَّ الصَّلَاة اِلَى اللّٰه صَلَاة دَاوُد كَانَ ينَام نصف اللَّيْل وَيقُوْمُ ثلثه وينام سدسه وَكَانَ يفْطر يَوْمًا ويصوم يَوْمًا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

هجمت الْعين بِفَتْح الْهَاء وَالْجِيم اَى غارت وَظهر عَلَيْهَا الضعْف ونفهت النَّفس بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْفَاء اَى كلت وملت وأعيت والزور بِفَتْح الزَّاى هُوَ الزائر الْوَاحِد وَالْجمع فِيهِ سَوَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز' حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے' پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے تھے' پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

''ھجمت العین'' میں عین پر زبر ہے' اور 'ج' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد خراب ہو جانا اور اس پر ضعف کا غالب آ جانا ہے۔

''نفھت النفس'' میں 'ن' پر 'زبر' ہے' اور 'ف' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد تھک جانا' اُکتا جانا ہے۔

لفظ ''الزور'' میں 'ز' پر 'زبر' ہے' اس سے مراد زائر اور ملاقاتی ہے' اس میں واحد اور جمع ایک جیسی ہوتی ہیں۔

Marfat.com

ترهيب الْمَرْاَة اَن تَصُوم تَطوّعا وَزوجهَا حَاضر اِلَّا اَن تستأذنه

باب: خاتون کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب اس کا شوہر موجود ہو تو اُس کی اجازت کے بغیر وہ (عورت) نفلی روزہ رکھے

1596 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لامْرَاَة اَن تَصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاذن فِیْ بَيته اِلَّا بِاِذْنِهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهمَا وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَزَاد: "اِلَّا رَمَضَان" -وَفِیْ بعض رِوَايَات اَبِیْ دَاوُد: "غير رَمَضَان"

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ نفلی روزہ رکھ لے' جبکہ اس کا شوہر موجود ہو' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے' اور وہ اپنے شوہر کے گھر میں' کسی کو اندر نہ آنے دے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''البتہ رمضان کا معاملہ مختلف ہے''۔

امام ابوداؤد کی بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: ''(یہ حکم) رمضان کے علاوہ کے بارے میں ہے''۔

1597 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَةَ لَا تصم الْمَرْاَة وَزوجهَا شَاهد يَوْمًا من غير شهر رَمَضَان اِلَّا بِاِذْنِهِ . وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيهمَا بِنَحْوِ التِّرْمِذِیْ

❀❀ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی عورت رمضان کے علاوہ (نفلی) روزہ نہ رکھے' جبکہ اس کا شوہر موجود ہو' البتہ شوہر کی اجازت کے ساتھ' وہ (نفلی) روزہ رکھ سکتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں' امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1598 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا امْرَاَة صَامت بِغَيْر اِذن زَوجهَا فأرادها على شَیْءٍ فامتنعت عَلَيْهِ كتب اللّٰه عَلَيْهَا ثَلَاثًا من الْكَبَائِر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ بَقِيَّة وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْه نكَارَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی عورت' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھتی ہے' اور شوہر عورت کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا ہے' اور عورت اسے روک دیتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے خلاف تین کبیرہ گناہ نوٹ کرتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ حدیث غریب ہے' اور اس میں منکر

Marfat.com

ہونا پایا جاتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1599 - وروی الطَّبَرَانِیّ حَدِیْثًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْه وَمَنْ حق الزَّوْج علی الزَّوْجَة اَن لَا تَصُوم تَطَوّعا اِلَّا بِاِذْنِه فَاِن فعلت جاعت وعطشت وَلَا یقبل مِنهَا وَیَاْتِی بِتَمَامِه فِی النِّکَاح اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ امام طبرانی نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے: ''بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بیوی' شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے' اگر وہ ایسا کرے گی' تو وہ (صرف) بھوکی اور پیاسی رہے گی' اور اس سے یہ چیز (یعنی نفلی روزہ) قبول نہیں ہوگی''۔

یہ روایت آگے چل کر' کتاب النکاح میں' مکمل روایت کے طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

ترھیب الْمُسَافِر من الصَّوْم اِذا کَانَ یشق عَلَیْهِ وترغیبه فِی الْاِفْطَار

مسافر شخص کے لئے جب روزہ گراں ہو' تو اُس کے لئے روزہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور اس کے لئے روزہ ترک کرنے کی ترغیب

1600 - عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خرج عَام الْفَتْح اِلٰی مَکَّة فِی رَمَضَان حَتّٰی بلغ کرَاع الغمیم فصَام وَصَامَ النَّاس ثُمَّ دَعَا بقدح من مَاء فرفعه حَتّٰی نظر النَّاس اِلَیْهِ ثُمَّ شرب فَقِیْل لَهٗ بَعْدَ ذٰلِکَ اِن بعض النَّاس قد صَام فَقَالَ اُولٰٓئِکَ العصاة - وَفِیْ رِوَایَة: فَقِیْل لَهٗ اِن بعض النَّاس قد صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ العصاة اُولٰٓئِکَ العصاة - وَفِیْ رِوَایَة: فَقِیْل لَهٗ اِن بعض النَّاس قد شقّ عَلَیْهِمُ الصّیام وَاِنَّمَا ینظرُوْنَ فِیْمَا فعلت فَدَعَا بقدح من مَاء بعد الْعَصْر...... الحَدِیْث - رَوَاهُ مُسْلِم

کرَاع بِضَم الْکَاف الغمیم بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَهُوَ مَوْضِع علی ثَلَاثَة اَمْیَال من عسفان

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں' مکہ کی جانب روانہ ہوئے'

حدیث1600: صحیح مسلم - کتاب الصیام' باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر فی غیر معصیة - حدیث: 1943صحیح ابن خزیمة - کتاب الصیام' جماع أبواب الصوم فی السفر - باب ذکر خبر روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی' حدیث: 1882صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر ما یستحب للمرء أن یستعمل فی سفره إذا صعب علیه' حدیث: 2751سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی کراهیة الصوم فی السفر' حدیث:676السنن للنسائی - الصیام' ذکر اسم الرجل - حدیث: 2242السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الصیام' الحث علی السحور - ذکر اسم الرجل' حدیث: 2537شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الصیام' باب الصیام فی السفر - حدیث:2067السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصیام' باب تأکید الفطر فی السفر إذا کان یرید لقاء العدو - حدیث:7661معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب الصیام' الفطر والصوم فی السفر - حدیث: 2644مسند الشافعی - ومن کتاب اختلاف الحدیث وترک المعاد منها' حدیث: 709مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاری - ما روی عنه محمد بن علی بن الحسین' حدیث: 1761مسند الحمیدی - أحادیث جابر بن عبد الله الأنصاری رضی الله عنه' حدیث: 1227مسند أبی یعلی الموصلی - مسند جابر' حدیث:1836

Marfat.com

جب آپ ''کراع الغمیم'' کے مقام پر پہنچے' تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا' یہاں تک کہ جب لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا' تو آپ نے اسے پی لیا' اس کے بعد آپ کو یہ بات بتائی گئی کہ بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں' وہ نافرمان لوگ ہیں''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو رہا ہے' اور وہ لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا''......الحدیث

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

''کراع'' میں 'ک' پر پیش ہے' الغمیم میں 'غ' پر زبر ہے' یہ ''عسفان'' سے تین میل کے فاصلے پر موجود ایک جگہ ہے۔

1601 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سفر فَرَاَى رجلا قد اجْتمع النَّاس عَلَيْهِ وَقد ظلل عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوْا رجل صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبر اَن تَصُوْمُوا فِى السّفر -زَاد فِىْ رِوَايَةٍ: وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَة اللّٰه الَّتِى رخص لكم -وَفِىْ رِوَايَةٍ: لَيْسَ من الْبر الصَّوْم فِى السّفر . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ کیا' جس کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تم پر لازم ہے کہ اللہ کی اس رخصت کو اختیار کرو' جو اس نے تمہیں عطا کی ہے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1602 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلنسائى اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على رجل فِىْ ظلّ شَجَرَة يرش عَلَيْهِ الْمَاء قَالَ مَا بَال صَاحبكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَائِم قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ من الْبر اَن تَصُوْمُوا فِى السّفر وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الَّتِى رخص لكم فاقبلوها

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو ایک درخت کے سائے میں موجود تھا اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے اس ساتھی کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اُس رخصت کو اختیار کرو' جو اس

Marfat.com

نے تمہیں عطا کی ہے''۔

1603 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقبلنا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غَزْوَة فسرنا فِيْ يَوْم شَدِيْد الْحر فنزلنا فِيْ بعض الطَّرِيْق فَانْطَلق رجل منا فَدخل تَحت شَجَرَة فَإِذَا اَصْحَابه يلوذون بِهِ وَهُوَ مُضْطَجع كَهَيْئَةِ الوجع فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَال صَاحبكُمْ قَالُوْا صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر عَلَيْكُمْ بِالرُّخْصَةِ الَّتِيْ أرخص الله لكم فاقبلوها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ سے آ رہے تھے' ایک شدید گرمی کا دن تھا ہم نے راستے میں کسی جگہ پڑاؤ کیا' ہم میں سے ایک شخص گیا اور ایک درخت کے نیچے آ گیا' اس کے ساتھی اسے ہلا جلا رہے تھے' اور وہ لیٹا ہوا تھا' جیسے وہ تکلیف کا شکار ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ملاحظہ کیا' تو دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو' تم پر یہ بات لازم ہے کہ اس رُخصت کو اختیار کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1604 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَار رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنزل بِاَصْحَابِه وَإِذَا نَاس قد جعلُوْا عَرِيشًا على صَاحبهمْ وَهُوَ صَائِم فَمر بِهِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْن صَاحبكُمْ أوجع قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلكنه صَائِم وَذٰلِكَ فِيْ يَوْم حرور فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بر اَن يصام فِيْ سفر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سمیت پڑاؤ کیا' تو وہاں کچھ لوگ موجود تھے' جنہوں نے اپنے کسی ساتھی پر سایہ کیا ہوا تھا' اور وہ ساتھی روزہ دار تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے پاس سے گزر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ اسے کوئی تکلیف ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے (راوی کہتے ہیں:) وہ دن شدید گرم تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1605 - وَعَنْ كَعْب بن عَاصِم الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ من الْبر الصّيام فِي السّفر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَهُوَ عِنْد اَحْمد بِلَفْظ: لَيْسَ من اَمْ بر اَمْ صِيَام فِيْ اَمْ سفر وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام احمد نے یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے:

''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''

اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1606 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من الْبر الصَّوْمِ فِي السّفر . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران روزہ رکھنا' نیکی نہیں ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1607 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِم رَمَضَان فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

رَوَاهُ ابْـن مَـاجه مَرْفُوْعه هٰكَذَا وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا انه قَالَ كَانَ يُقَال الصّيام فِي السّفر كَالإِفطار فِي الْحَضَر-وَفِيْ رِوَايَة :الصَّائِم فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

قَالَ الْحَافِظِ قَول الصَّحَابِيّ كَانَ يُقَال كَذَا هَلْ يلْتَحق بالمرفوع اَوْ الْمَوْقُوْف فِيْهِ خلاف مَشْهُور بَيْنَ الْمُحدثين والأصوليين لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع بَسطه لٰكِن الْجُمْهُور على انه إِذا لم يضفه إِلٰى زمن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون مَوْقُوْفًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران رمضان کا روزہ رکھنے والا شخص' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر روایت کی ہے اور امام نسائی نے بھی اس کو حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ بات کہی جاتی ہے: سفر کے دوران روزہ رکھنے والا' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''سفر کے دوران روزہ رکھنے والا' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

حافظ کہتے ہیں: صحابی کا یہ کہنا: ''یہ بات کہی جاتی ہے''- یہ چیز ''مرفوع'' حدیث کے ساتھ لاحق ہوسکتی ہے' یہ ایسی ''موقوف'' روایت ہے' جس کے بارے میں محدثین اور اصولیوں کے درمیان مشہور اختلاف ہے' یہ مقام اس کی تفصیلی وضاحت کا نہیں ہے' تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جب اس کی اضافت نبی اکرم ﷺ کے زمانے کی طرف کی گئی ہو' تو یہ چیز ''موقوف'' شمار ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

Marfat.com

1608 - وَعَنْ اَبِیْ طعمة قَالَ كنت عِنْد ابْن عمر فَجَاءَهُ رجل فَقَالَ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اِنِّیْ اقوى على الصّيام فِی السّفر فَقَالَ ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لم يقبل رخصَة الله عَزَّ وَجَلَّ كَانَ عَلَيْهِ من الْاِثْم مثل جبال عَرَفَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر . وَكَانَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ اِسْنَاد اَحْمد حسن وَقَالَ الْبُخَارِیّ فِیْ كتاب الضُّعَفَاء هُوَ حَدِيْثٌ مُنكر - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ابوطعمہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں سفر کے دوران روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہیں کرتا' اُس شخص کو عرفہ کے پہاڑوں جتنا گناہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں: امام احمد کی سند حسن ہے' امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث منکر ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1609 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله تَبَارَك وَتَعَالٰى يحب اَن تُؤْتى رخصه كَمَا يكره اَن تُؤْتى مَعْصِيَته

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة قَالَ: اِن الله يحب اَن تُؤْتى رخصه كَمَا يحب اَن تتْرك مَعْصِيَته

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رُخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اس کو نقل کیا ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو اختیار کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کیا جائے''

1610 - وروى الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اَيْضًا وَالْكَبِيْر عَن عبد الله بن يزِيْد بن آدم قَالَ حَدثنِیْ اَبُو الدَّرْدَاءِ وواثلة بن الْاَسْقَع وَاَبُوْ اُمَامَةَ وَانس بن مَالك اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله يحب اَن تقبل رخصه كَمَا يحب العَبْد مغْفرَة ربه

Marfat.com

امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں' عبداللہ بن یزید بن آدم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو قبول کیا جائے' جس طرح بندہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے پروردگار کی طرف سے مغفرت نصیب ہو''۔

1611 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله يحب اَن تُؤتى رخصه كَمَا يحب اَن تُؤتى عَزَائِمه . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عزیمت پر عمل کیا جائے''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1612 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السّفر فمنا الصَّائِم وَمنا الْمُفطر قَالَ فنزلنا منزلا فِیْ يَوْم حَار أكثرنا ظلا صَاحب الكساء فمنا من يَتَّقِی الشَّمْس بِيَدِهِ قَالَ فَسقط الصوام وَقَامَ الْمفطرُوْنَ فَضربُوا الْاَبْنِيَة وَسقوا الركاب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذهب الْمفطرُوْنَ الْيَوْم بِالْاَجْرِ - رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: ایک گرم دن میں' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' تو ہم میں سے سب سے زیادہ سائے میں وہ شخص تھا' جس کے پاس چادر موجود تھی' یہاں تک کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے (جب پڑاؤ کیا گیا' تو) روزہ دار لوگ گر پڑے اور جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا' وہ اُٹھے اور انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے اور جانوروں کو پانی پلایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آج کے دن وہ لوگ اجر لے گئے ہیں' جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1613 - وَعَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ غزونا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لست عشرَة مَضَت من رَمَضَان فمنا من صَامَ وَمنا من أفطر فَلَمْ يعب الصَّائِم على الْمُفطر وَلَا الْمُفطر على الصَّائِم وَفِیْ رِوَايَةٍ يرَوْنَ اَن من وجد قُوَّة فصَام فَاِن ذٰلِكَ حسن ويرَوْنَ اَن من وجد ضعفا فَأفطر فَاِن ذٰلِكَ حسن . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

قَالَ الْحَافِظ اخْتلف الْعلمَاء اَيّمَا أفضل فِی السّفر الصَّوْم اَوْ الْفطر فَذهب أنس بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اِلٰى اَن الصَّوْم أفضل وَحكى ذٰلِكَ اَيْضًا عَن عُثْمَان بن اَبِی الْعَاصِی وَاِلَيْهِ ذهب اِبْرَاهِيْم النَّخعِیّ وَسَعِيد بن

Marfat.com

جُبَيـر وَالثَّوْرى وَاَبُوْ ثَوْر وَاَصْحَاب الرَّاْى وَقَالَ مَالك والفضيل بن عِيَاض وَالشَّافِعِىّ الصَّوْم اَحَبَّ اِلَيْنَا لمن قـوى عَـلَيْهِ وَقَالَ عبد اللّٰه بن عمر وَعبد اللّٰه بن عَبَّاس وَسَعِيد بن الْمسيب وَالشعْبِىّ وَالْاَوْزَاعِىّ وَأحمد بن حَـنْبَـل وَاِسْـحَاق بن رَاهَوَيْه الْفطر أفضل وَرُوِىَ عَن عمر بن عبد الْعَزِيز وَقَتَادَة وَمُجاهد أفضلهما أيسرهما على الْمَرْء وَاخْتَارَ هٰذَا القَوْل الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ بن الْمُنْذر وَهُوَ قَول حسن -وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ :حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہوئے اس وقت رمضان کے سولہ دن گزر چکے تھے' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا' تو جس نے روزہ رکھا ہوا تھا' اس نے روزہ نہ رکھنے والے پر اعتراض نہیں کیا' اور جس نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' اس نے روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جو شخص اپنے اندر قوت محسوس کرتا ہے' اور روزہ رکھ لیتا ہے' تو یہ بہتر ہے' اور جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے اندر کمزوری پائی جاتی ہے' اور وہ روزہ نہیں رکھتا' تو یہ بھی بہتر ہے''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ سفر میں کیا افضل ہے؟ روزہ رکھنا یا روزہ نہ رکھنا؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: روزہ رکھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور یہی بات حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' ابراہیم نخعی' سعید بن جبیر' سفیان ثوری' فقیہ ابوثور اور اصحاب رائے اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک' فضیل بن عیاض' امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو شخص روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہے' اس کے لئے روزہ رکھنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سعید بن مسیب' امام شعبی' امام اوزاعی' امام احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں: (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنا' زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز' قتادہ اور مجاہد سے یہ بات منقول ہے: ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت وہ رکھتا ہوگا' جو آدمی کے لئے زیادہ آسان ہو۔

حافظ ابوبکر بن منذر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے' اور یہ بہترین قول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

8 - التَّرْغِيب فِي السُّحُور سِيمَا بِالتَّمْرِ

باب: سحری کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطور خاص کھجور کے ذریعے (سحری کرنا)

1614 - عَنْ اَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسحرُوْا فَاِن فِى السُّحُور بركَة . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجه

Marfat.com

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سحری کرو! کیونکہ سحری میں برکت ہے''
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1616 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البركة فِي ثَلَاثَة فِي الْجَمَاعَة والثريد والسحور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِيهِمْ اَبُوْ عبد اللّٰه الْبَصْرِيّ لَا يدرى من هُوَ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''برکت تین چیزوں میں ہے' جماعت میں، ثرید میں، سحری میں''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' ان میں ایک راوی ابوعبداللہ بصری ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

1617 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1618 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السّحُور فِي رَمَضَان فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاء الْمُبَارك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَوْهُ كلهم عَن الْحَارِث بن زِيَاد عَنْ اَبِي رهم عَن الْعِرْبَاض والْحَارِث لم يرو عَنهُ غير يُوْنُس بن سيف وَقَالَ اَبُوْ عمر النميري مَجْهُوْل يروي عَنْ اَبِي رهم حَدِيْثه مُنكر

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں' مجھے سحری کے لئے بلایا اور ارشاد فرمایا: ''مبارک کھانے کی طرف آؤ!''
یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔
املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے یہ روایت حارث بن زیاد کے حوالے سے' ابورہم کے حوالے سے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ حارث نامی راوی کے حوالے سے یونس بن سیف کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں

حديث 1616: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' أبو عثمان النهدي - سليمان التيمي' حديث: 6001 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في فضل الجماعة والألفة وكراهية الاختلاف والفرقة وما جاء في - حديث: 7242

Marfat.com

کی ابوعمر نمیری (یعنی شیخ ابن عبدالبر) فرماتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے اس نے ابورہم سے روایات نقل کی ہیں اور اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

1619 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْغذَاء الْمُبَارك يَعْنِیْ السَّحُور رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''یہ مبارک کھانا ہے'' (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سحری تھی۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1620 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَام السحر علی صِيَام النَّهَار والقيلولة علی قيام اللَّيْل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ كلهم من طَرِيْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة هُوَ ابْن وهران عَن عِكْرِمَة عَنهُ اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة قَالَ وبقيلولة النَّهَار علی قيام اللَّيْل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''سحری کھا کر' دن کے روزے کے بارے میں' اور قیلولہ کر کے' رات کے نوافل کے بارے میں' مدد حاصل کرو''
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے یہ روایت زمعہ بن صالح کے حوالے سے' سلمہ بن وہران کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' تاہم ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''دن کے قیلولہ کے ذریعے' رات کے قیام کے بارے میں (مدد حاصل کرو)''۔

1621 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخلت علی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يتسحر فَقَالَ اِنَّهَا بركَة اَعْطَاكُمُ اللّٰه اِيَّاهَا فَلَا تدعُوهُ .
رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ عبداللہ بن حارث نے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے:
''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت سحری کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برکت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے' تو تم اس کو ترک نہ کرو''
یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1622 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَيْسَ عَلَيْهِم حِسَاب فِيْمَا طعموا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی اِذا كَانَ حَلَالا الصَّائِم والمتسحر والمرابط فِیْ سَبِيْل اللّٰه
رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو کھایا ہے' اللہ نے چاہا' تو اس کے حوالے سے ان کو حساب نہیں دینا ہوگا' جبکہ وہ کھانا حلال ہو' روزہ رکھنے والا' سحری کرنے والا' اور اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1623 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السّحُور كُلُه بركة فَلَا تَدعُوهُ وَلَو اَن يجرع اَحَدُكُمْ جرعة من مَاء فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده قوي

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سحری ساری کی ساری برکت ہے' تم اسے نہ چھوڑو' خواہ کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی بھر لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' سحری کرنے والے لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند قوی ہے۔

1624 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسحرُوا وَلَوْ بجرعة من مَاء . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سحری کرو! خواہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے کرو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1625 - وَرُوِیَ عَنِ السَّائِب بن يزِيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم السّحُور التَّمر وَقَالَ يرحم اللّٰه المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀❀ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بہترین سحری کھجور ہے' آپ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1626 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم سحور الْمُؤمن التَّمر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مؤمن کی بہترین سحری' کھجور ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

Marfat.com

9 - التَّرْغِيْب فِيْ تَعْجِيل الْفطر وَتَاْخِير السّحُور

باب: افطاری جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1627 - عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال النَّاس بِخَير مَا عجلوا الْفطر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ مسلسل بھلائی پر قائم رہیں گے' جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1628 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال أمتِيْ على سنتي مَا لم تنْتَظر بفطرها النُّجُوْم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میری سنت پر' اُس وقت تک گامزن رہے گی' جب تک وہ افطاری کرنے کے لئے ستاروں کا انتظار نہیں کریں گے''۔ یہ روایت ابن حبان نے اپنے ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1629 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن اَحَبَّ عِبَادِيْ اِلَيّ أعجلهم فطرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں میں' میرے نزدیک زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں' جو جلدی افطاری کر لیتے ہیں''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1630 - وَرُوِيَ عَن يعلى بن مرّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة يُحِبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيل الْإِفْطَار وَتَاْخِير السّحُور وَضرب الْيَدَيْنِ اِحْدَاهمَا على الْاُخْرىٰ فِي الصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' افطار میں جلدی کرنا' سحری میں تاخیر کرنا اور نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

Marfat.com

1631 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال الدّین ظَاهرا مَا عجل النَّاس الْفطر لَان الْیَهُود وَالنَّصَارٰی یؤخرون

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَعند ابْن مَاجَه لَا یزَال النَّاس بِخَیر

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے مؤخر کرتے ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''لوگ مسلسل بھلائی پر گامزن رہیں گے''۔

1632 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قطّ صلی صَلَاة الْمغرب حَتّٰی یفْطر وَلَوْ علٰی شربة من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افطاری سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' خواہ آپ نے پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے افطاری کی ہو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' جبکہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

10 - التَّرْغِیْب فِی الْفطر علی التَّمْر فَاِن لم یجد فعلی الْمَاء

باب: کھجور کے ذریعے' اور اگر وہ نہ ملے' تو پانی کے ذریعے' افطار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1633 - عَن سلْمَان بن عَامر الضَّبِّیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أفطر اَحَدُکُم فلیفطر علی تمر فَاِنَّهُ برکَة فَاِن لم یجد تَمرا فالماء فَاِنَّهُ طهُور

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص نے افطاری کرنی ہو' تو وہ کھجور کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ برکت کا باعث ہے' اور اگر اسے کھجور نہیں ملتی' تو پانی سے کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1634 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یفْطر قبل اَن یُصَلِّی علی رطبات فَاِن لم تکن رطبات فتمرات فَاِن لم تکن حسا حسوات من مَاء

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز ادا کرنے سے پہلے کھجوروں کے ذریعے افطاری کرتے تھے اور اگر کھجوریں نہیں ہوتی تھیں' تو خشک کھجوروں کے ذریعے کرتے تھے' اور اگر وہ بھی نہیں ہوتی تھیں' تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1635 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحب اَن يفْطر على ثَلَاث تمرات اَوْ شَيْءٍ لم تصبه النَّار

❀❀ یہی روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے (حضرت انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ تین کھجوروں کے ذریعے یا کسی ایسی چیز کے ذریعے افطاری کریں' جو آگ پر نہ پکی ہو''۔

1636 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وجد تمرا فليفطر عَلَيْهِ وَمَنْ لم يجد فليفطر على المَاء فَاِنَّهُ طهُور . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کھجور پائے' وہ اس کے ذریعے افطاری کرے' اور جو کھجور نہ پائے' وہ پانی کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

11 - التَّرْغِيْب فِیْ اِطْعَام الطَّعَام

باب: کھانا کھلانے سے متعلق ترغیبی روایات

1637 - عَن زيد بن خَالِد الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فطر صَائِما كَانَ لَهُ مثل أجره غير انه لَا ينقص من أجر الصَّائِم شَيْءٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ صَحِيْح . وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة وَالنَّسَائِیّ من جهز غازيا اَوْ جهز حَاجا اَوْ خَلفه فِیْ اَهله اَوْ فطر صَائِما كَانَ لَهُ مثل اُجُورهم من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَيْءٍ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے' اس کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے' اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''

Marfat.com

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن خزیمہ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرے' یا کسی حاجی کو سامان فراہم کرے' یا ان کی غیر موجودگی میں' ان کے گھر والوں کا خیال رکھے' یا کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' تو اسے اُن لوگوں کی مانند اجر ملتا ہے' اور اُن لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''۔

1638 - وَرُوِیَ عَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما على طَعَام وشراب من حَلَال صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة فِيْ سَاعَات شهر رَمَضَان وَصلى عَلَيْهِ جِبْرَائِيل لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا انه قَالَ وَصَافحهُ جِبْرَائِيل لَيْلَة الْقدروَزَاد فِيْهِ وَمَنْ صافحه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبصة من طَعَام قلت اَفَرَاَيْت اِن لم يكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء

القبصة بالصَّاد الْمُهْملَة هُوَ مَا يتنَاوَلهُ الْاٰخِذ بأنامله الثَّلَاث

وَتقدم حَدِيْث سلمَان الَّذِيْ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَفِيْه من فطر فِيْه صَائِما يَعْنِيْ فِيْ رَمَضَان كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رَقَبَة مِنَ النَّار وَكَانَ لَهُ مثل أجره من غير اَن ينقص من أجره شَيْءٍ قَالُوْا لَيْسَ كلنا يجد مَا يفطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطى اللّٰه هٰذَا الثَّوَاب من فطر صَائِما على تَمْرَة اَوْ شربة مَاء اَوْ مذقة لبن الحَدِيْث

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی روزہ دار کو حلال کھانے اور مشروب کے ذریعے افطاری کروائے' تو فرشتے رمضان کے مہینے کی گھڑیوں میں اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' اور حضرت جبرائیل علیہ السلام شب قدر میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابو شیخ بن حبان نے اس کو کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جبرائیل' شب قدر میں اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں''

انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جبرائیل جس کے ساتھ مصافحہ کرلیں' اس کا دل نرم ہو جاتا ہے' اور آنسو زیادہ ہو جاتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جس کے پاس یہ گنجائش نہ ہو (کہ وہ کسی کو افطاری کروا سکے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مٹھی بھر اناج دیدے' میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک گھونٹ پانی کے ذریعے (وہ افطاری کروادے)''

روایت کے متن میں استعمال ہونے والا ''قبصۃ'' -'ص' کے ساتھ ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو تین پوروں کے مدد سے

Marfat.com

حاصل کی جاسکے۔

اس سے پہلے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اس میں یعنی رمضان کے مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کروائے تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث بن جاتا ہے اور جہنم سے اس کی آزادی کا باعث بن جاتا ہے اور اس شخص کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے لوگوں نے عرض کی: ہم میں سے ہر شخص اتنی گنجائش نہیں پاتا' کہ وہ کسی روزہ دار کو افطاری کروائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو کسی روزہ دار کو ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا تھوڑے سے دودھ کے ذریعے افطاری کروائے''......الحدیث

12 - ترغيب الصَّائِم فِيْ أكل المفطرين عِنْده

جس روزہ دار کے پاس روزہ کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں اس سے متعلق ترغیبی روایات

1639 - عَن أم عمَارَة الْاَنْصَارِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا فقدمت اِلَيْهِ طَعَاما فَقَالَ كلي فَقَالَت اِنِّيْ صَائِمَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّائِم تصلي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة اِذا أكل عِنْده حَتّٰى يفرغوا وَرُبمَا قَالَ حَتّٰى يشبعوا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ الصَّائِم اِذا أكل عِنْده المفاطير صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة

❀❀ سیّدہ اُمّ عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی کھاؤ! اس خاتون نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار شخص کے پاس' جب کوئی چیز کھائی جاتی ہے' تو جب تک وہ لوگ کھا پی کر فارغ نہیں ہو جاتے' (بعض اوقات راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں) جب تک وہ لوگ سیر نہیں ہوتے' اس وقت تک فرشتے' روزہ دار کے لئے (مسلسل) دعائے

حديث1639: صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع أبواب صوم التطوع - باب ذكر صلاة الملائكة على الصائم عند أكل المفطرين عنده' حديث:1989صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذكر استغفار الملائكة للصائم إذا أكل عنده حتى يفرغوا' حديث:3489سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث:1739سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث:1744سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل الصائم إذا أكل عنده' حديث: 749مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما ذكر في الصائم إذا أكل عنده - حديث: 9461السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - الصائم إذا أكل عنده' حديث: 3168مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم عمارة' حديث: 26481مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 728مسند عبد بن حميد - من حديث أم عمارة' حديث: 1572مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم عمارة بنت كعب' حديث:6988شعب الإيمان للبيهقي - فضائل الصوم' حديث:3426

Marfat.com

رحمت کرتے رہتے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب روزہ دار کے پاس روزے کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں تو فرشتے روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں''۔

1640 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلال الْغَدَاءِ يَا بِلَال فَقَالَ اِنِّیْ صَائِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاكُل أرزاقنا وَفضل رزق بِلَال فِي الْجَنَّة شعرت يَا بِلَال اَن الصَّائِم تسبح عِظَامه وَتَسْتَغْفِر لَهُ الْمَلَائِكَة مَا أكل عِنْده

رَوَاهُ ابْـن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ بَقِيَّة حَدثنَا مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن عَن سُلَيْمَان وَمُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن هٰذَا مَجْهُوْل وَبَقِيَّة مُدَلّس وتصريحه بِالتَّحْدِيْثِ لَا يُفِيد مَعَ الْجَهَالَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے بلال! کھانا کھاؤ! تو انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں ہے اے بلال! کیا تم جانتے ہو؟ کہ جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا پیا جاتا ہے تو روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور ان دونوں نے اسے بقیہ کے حوالے سے محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے سلیمان سے نقل کیا ہے محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی مجہول ہے اور بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے اور جب اگلا راوی مجہول ہے تو اب اس کا یہ صراحت کرنا کہ اس نے مجھے حدیث بیان کی یہ فائدہ نہیں دے گا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

13 - ترهيب الصَّائِم من الْغَيْبَة وَالْفُحْش وَالْكَذب وَنَحْو ذٰلِك

باب: روزہ دار کے لیے غیبت' فحش کلامی' جھوٹ اور ان کی مانند چیزوں سے متعلق ترہیبی روایات

1641 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع قَول الزُّوْر وَالْعَمَل بِهٖ فَلَيْسَ لله حَاجَة فِيْ اَن يدع طَعَامه وَشَرَابه

حدیث1640: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث:1745 شعب الإيمان للبيهقي - فضائل الصوم' حديث: 3427' حديث 1651: سنن أبي داؤد - كتاب الزكاة' باب زكاة الفطر - حديث:1384' سنن ابن ماجه - كتاب الزكاة' باب صدقة الفطر - حديث:1823' سنن الدارقطني - كتاب زكاة الفطر' حديث: 1813' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الزكاة' باب فرض الإبل السائمة - باب من يلزمه زكاة الفطر' حديث: 2541' السنن الصغير للبيهقي - كتاب الزكاة' باب : زكاة الفطر - حديث:983

Marfat.com

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَعِنده من لم یدع قَول الزُّوْر وَالْجهل وَالْعَمَل بِهِ وَهُوَ رِوَايَةٍ للنسائی وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط من حَدِیْثِ أنس بن مَالك وَلَفظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم یدع الْخنَا وَالْكذب فَلَا حَاجَة للّٰه اَن یدع طَعَامه وَشَرَابه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے''

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص جھوٹی اور جہالت کی بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہیں کرتا''

امام نسائی کی ایک روایت میں اس کی مانند الفاظ ہیں' یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فحش کلامی اور جھوٹ بولنے کو ترک نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے''۔

1642 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصّیام فَاِنَّیْ وَاَنا أجزی بِهِ وَالصِّیَام جنَّة فَاِذَا كَانَ یَوْم صَوْم اَحَدُكُم فَلَا یرْفث وَلَا یصخب فَاِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْیقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم ـ الحَدِیْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِمٍ وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتقدم بطرقِهِ وَذكر غَرِیْبُ فِی الصّیام

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میری طرف آئے گا' اور میں اس کی جزاء دوں گا' روزہ ڈھال ہے' جب کوئی شخص روزہ رکھے ہوئے ہو' تو وہ اس دوران بدگمانی نہ کرے' چیخ کر نہ بولے' اگر کوئی شخص اُسے برا کہے' یا اُس کے ساتھ جھگڑا کرنے کی کوشش کرے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''......الحدیث

یہ حدیث امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اس روایت کے مختلف طرق پہلے گزر چکے ہیں' اور یہ روایت روزوں سے متعلق باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

1643 - وَعَنْ اَبِی عُبَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصّیام جنَّة مَا لم یخرقها ـ رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

Marfat.com

من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة وَزَاد قِيْلَ وَبِمَ يخرقها قَالَ بكذب اَوْ غيبَة

❀❀ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روزہ ڈھال ہے جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے''

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اور امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: آدمی کیسے اسے پھاڑے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ بول کر یا غیبت کر کے''

1644 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الصّيام من الْاَكل وَالشرب اِنَّمَا الصّيام من اللّغْو والرفث فَاِن سابك اَحَد اَوْ جهل عَلَيْك فَقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ صرف کھانے اور پینے کے حوالے سے نہیں ہوتا روزہ لغویات کرنے اور بدزبانی کرنے سے بھی ہوتا ہے اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے یا تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تو تم کہہ دو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1645 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تساب وَاَنْت صَائِم فَاِن سابك اَحَد فَقل اِنِّیْ صَائِم وَاِن كنت قَائِما فاجلس

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے روزہ رکھا ہوا ہو تو کسی کو برا بھلا نہ کہو اگر کوئی شخص تمہیں برا کہنے کی کوشش کرے تو تم یہ کہہ دو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور اگر اس وقت تم کھڑے ہوئے ہو تو بیٹھ جاؤ''۔

1646 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم لَيْسَ لَهٗ من صِيَامه اِلَّا الْجُوْع وَرب قَائِم لَيْسَ لَهٗ من قِيَامه اِلَّا السهر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَلَفظهمَا: رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَفظه رب قَائِم حَظه من الْقيام السهر وَرب صَائِم حَظه من الصّيام الْجُوْع والعطش

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''کئی روزہ دار ایسے ہیں کہ جنہیں اپنے روزے میں سے صرف بھوک نصیب ہوتی ہے اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اپنے قیام کے ذریعے صرف جاگنا نصیب ہوتا ہے'' (یعنی ان اعمال کا انہیں کوئی اجر وثواب حاصل نہیں ہوتا)

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کا روزے میں سے حصہ صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کا اپنے قیام میں سے حصہ صرف جاگنا ہوتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کا اپنے قیام میں سے حصہ صرف جاگنا ہوتا ہے اور کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کا اپنے روزے میں سے حصہ صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے''۔

1647 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کا اپنے روزے میں سے حصہ صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کا اپنے قیام میں سے حصہ صرف جاگنا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1648 - وَعَنْ عبيد مولى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن امْرَاَتَيْنِ صامتا وَاَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هَاهُنَا امْرَاَتَيْنِ قد صامتا وانهما قد كادتا اَن تموتا من الْعَطش فَاَعْرض عَنهُ اَوْ سكت ثُمَّ عَاد وَاَرَاهُ قَالَ بالهاجرة قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُمَا وَاللّٰه قد ماتتا اَوْ كادتا اَن تموتا قَالَ ادعهما قَالَ فجائتا قَالَ فجيء بقدح اَوْ عس فَقَالَ لاحداهما قيئي فقاءت قَيْحا ودما وصديدا وَلَحْمًا حَتّٰى مَلَاَت نصف الْقدح ثُمَّ قَالَ لِلْاُخْرٰى قيئي فقاءت من قيح وَدم وصديد وَلحم عبيط وَغَيره حَتّٰى مَلَاَت الْقدح ثُمَّ قَالَ اِن هَاتين صامتا عَمَّا أحل اللّٰه لَهما وأفطرتا على مَا حرم اللّٰه عَلَيْهِمَا جَلَست اِحْدَاهمَا اِلَى الْاُخْرٰى فجعلتا تأكلان من لُحُوم النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى كلهم عَن رجل لم يسم عَن عبيد وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي ذمّ الْغَيْبَة وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث أنس وَيَاْتِي فِي الْغَيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه

الْعس بِضَم الْعين وَتَشْدِيد السِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ هُوَ الْقدح الْعَظِيْم والعبيط بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة بعدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وطاء مُهْملَة هُوَ الطري

Marfat.com

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو خواتین نے روزہ رکھا' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں خواتین نے روزہ رکھا ہے' اوران دونوں کی یہ حالت ہے کہ پیاس کی وجہ سے یہ مرنے کے قریب ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے منہ پھیرلیا' یا آپ خاموش رہے' تو اس نے اپنی بات دھرائی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ دوپہر کے وقت کی بات ہے' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! یہ دونوں مرنے والی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو بلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ دونوں خواتین آئیں اور پھر ایک پیالہ لایا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک خاتون سے کہا: تم قے کرو' تو اس نے پیپ' خون اور گوشت کی قے کی' یہاں تک نصف پیالہ بھر گیا' پھر آپ نے دوسری خاتون سے کہا: تم قے کرو' تو اس نے بھی پیپ' خون' گوشت اور دیگر چیزوں کی قے کی' جس نے پیالے کو بھر دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں نے اس چیز کے حوالے سے تو روزہ رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے حلال قرار دی ہے' اور اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے حرام قرار دی ہے' یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھی تھیں اور انہوں نے لوگوں کے گوشت کھانے شروع کر دیے تھے (یعنی غیبت کرنا شروع کر دی تھی)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا' یہی روایت امام ابوداؤد طیالسی اور ابن ابودنیا نے غیبت کی مذمت میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہ حدیث آگے چل کر غیبت کے بیان میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''عس'' میں 'عین' پر پیش ہے' 'س' پر شد ہے' اس سے مراد بڑا پیالہ ہے۔

والعبيط بِفَتْحِ الْعين الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وطاء مُهْملَة هُوَ الطرى

لفظ ''عبیط'' میں 'ع' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ب' ہے' پھر 'ی' اور پھر 'ط' ہے' اس سے مراد تازہ ہونا ہے۔

14 - التَّرْغِيب فِي الاعْتِكَاف

باب: اعتکاف سے متعلق ترغیبی روایات

1649 - رُوِيَ عَن عَلِيّ بن حُسَيْن عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعْتكف عشرا فِي رَمَضَان كَانَ كحجتين وعمرتين -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص رمضان میں ایک عشرے کا اعتکاف کرے' تو یہ دو مرتبہ حج کرنے اور دو مرتبہ عمرہ کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے روایت کی ہے۔

1650 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ معتكفا فِي مَسْجد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رجل فَسلم عَلَيْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ لَهُ ابْن عَبَّاس يَا فلَان اَرَاك مكتئبا حَزينًا قَالَ نَعَمْ يَا ابْن عَم رَسُوْلُ اللّٰه

Marfat.com

لِفُلَان عَلَيّ حق وَلَاء وَحُرْمَة صَاحب هٰذَا الْقَبْر مَا أقدر عَلَيْهِ قَالَ ابْن عَبَّاس افلا اُكَلِّمهُ فِيك فَقَالَ اِن اَحْبَبْت قَالَ فانتعل ابْن عَبَّاس ثُمَّ خرج من الْمَسْجِد فَقَالَ لَهُ الرجل أنسيت مَا كنت فِيهِ قَالَ لَا وَلَكِنِّي سَمِعت صَاحب هٰذَا الْقَبْر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والعهد بِهِ قريب فَدَمَعَتْ عَيناهُ وَهُوَ يَقُوْلُ من مَشى فِيْ حَاجَة اَخِيْه وَبلغ فِيهَا كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِين وَمَنْ اعْتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه تَعَالٰى جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْن النَّار ثَلَاث خنادق أبعد مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ . قَالَ الْحَافِظ وَاَحَادِيْث اعْتِكَاف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهُوْرَة فِي الصِّحَاح وَغَيْرِهَا لَيست من شَرط كتَابنَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اعتکاف کیا ہوا تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا' سلام کیا اور بیٹھ گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: اے فلاں! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پریشان اور غمگین ہو' تو اس نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول کے چچازاد! فلاں شخص کا میرے ذمے حق ہے' جو ولاء کا حق ہے' اور اس صاحب قبر کی حرمت کی قسم ہے' میں اس کی قدرت نہیں رکھتا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہارے بارے میں اس شخص کے ساتھ بات چیت نہ کروں؟ اس نے کہا: اگر آپ پسند کریں تو ایسا کرلیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جوتے پہنے اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے' تو اس شخص نے کہا: آپ بھول گئے ہیں کہ آپ کس حالت میں تھے (یعنی آپ نے تو اعتکاف کیا ہوا تھا) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! (میں بھولا نہیں ہوں) میں نے اِن صاحب قبر (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جن کو رخصت ہوئے' ابھی زیادہ زمانہ نہیں ہوا' اس کے بعد' ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے بھائی کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے' اور اس بارے میں کوشش کرتا ہے' تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بنا دیتا ہے' جو اس سے زیادہ بڑی ہوتی ہیں' جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف سے متعلق احادیث مشہور ہیں' جو صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں مذکور ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔

15 - التَّرْغِيب فِيْ صَدَقَة الْفطر وَبَيَان تأكيدها

باب: صدقہ فطر سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی تاکید کا بیان

1651 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَة الْفطر طهرة

Marfat.com

لِلصَّائِم من اللَّغو والرفث وطعمة لِلْمَسَاكِين فَمَنْ اَدَّاهَا قبل الصَّلَاة فَهِيَ زَكَاة مَقْبُولَة وَمَنْ اَدَّاهَا بعد الصَّلَاة فَهِيَ صَدَقَة من الصَّدَقَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَوْلِهِ فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاة الْفطر فِيْهِ بَيَان اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَاجب كافتراض الزَّكَاة الْوَاجِبَة فِي الْاَمْوَال وَفِيْهِ بَيَان اَن مَا فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا فرض اللّٰه لِاَن طَاعَته صادرة عَن طَاعَة اللّٰه وَقد قَالَ بفرضية زَكَاة الْفطر ووجوبها عَامَّة اَهْلِ الْعلم وَقد عللت بِاَنَّهَا طهرة لِلصَّائِم من الرَّفث واللغو فَهِيَ وَاجِبَة على كل صَائِم غَنِيّ ذِي جدة اَوْ فَقير يجدهَا فضلا عَن قوته اِذا كَانَ وُجُوبهَا لعِلَّة التَّطْهِير وكل الصائمين محتاجون اِلَيْهَا فَاِذَا اشْتَركُوا فِي الْعلَّة اشْتَركُوا فِي الْوُجُوب ...... انْتهى

وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ بن الْمُنْذر أجمع عوام اَهْلِ الْعلم على اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَمِمَّنْ حفظنا ذٰلِكَ عَنهُ من اَهْلِ الْعلم مُحَمَّد بن سِيرِين وَاَبُو الْعَالِيَة وَالضَّحَّاك وَعَطَاء وَمَالك وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَالشَّافِعِيّ وَاَبُوْ ثَوْر وَأحمد وَاِسْحَاق وَاَصْحَاب الرَّاْي وَقَالَ اِسْحَاق هُوَ كالاجماع من اَهْلِ الْعلم انْتهى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر اس لئے مقرر کیا تھا' تا کہ روزہ دار سے جو لغو فضول حرکت سرزد ہوئی ہو' وہ پاک ہو جائے اور مساکین کو کھانا نصیب ہو' جو شخص (عید کی) نماز سے پہلے اسے ادا کر دے گا' تو یہ قبول ادائیگی ہوگی اور جو شخص (عید کی) نماز کے بعد اسے ادا کرے گا' تو یہ ایک عام صدقہ شمار ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ان کا یہ کہنا کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا ہے'' اس میں اس بات کا بیان ہے کہ صدقہ فطر ایسا لازم عمل ہے' جو واجب ہے' جس طرح اموال میں زکوۃ واجب ہے' اور اس میں اس بات کا بھی بیان موجود ہے کہ جو چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض قرار دی ہو' وہ اسی طرح ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی' اللہ کی اطاعت ہے' اور عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: صدقہ فطر' فرض ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جو یہ علت بیان کی ہے: یہ روزہ دار سے صادر ہونے والی لغزشوں اور فضول چیزوں سے طہارت کا باعث بنتا ہے' تو یہ چیز ہر روزہ دار پر واجب ہے کہ جو خوشحال اور صاحب حیثیت ہو' غریب ہو' لیکن اس کے پاس اپنی ذاتی خوراک کے علاوہ اضافی (اناج یا رقم) موجود ہو' تو جب اس کے وجوب کی وجہ یہ ہوگی کہ پاک کرنا ہے' تو پھر تمام روزہ دار اس کے محتاج ہونگے' اور جب وہ علت میں مشترک ہونگے' تو وہ وجوب میں بھی مشترک ہونگے...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ ابوبکر بن منذر فرماتے ہیں: اکثر اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے' جن اہل علم کے نام اس وقت ہمیں یاد ہیں' وہ یہ ہیں: محمد بن سیرین' ابوالعالیہ' ضحاک' مالک' سفیان ثوری' شافعی' ابوثور' احمد' اسحاق اور اصحاب رائے۔

اسحٰق کہتے ہیں: یہ اہل علم کے اجماع کی مانند ہے...... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

Marfat.com

1652 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بن عبد الله بن اَبِىْ صعير عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاع من بر اَوْ قَمح على كل صَغِير اَوْ كَبِير حر اَوْ عبد ذكر اَوْ اُنْثَى غَنِى اَوْ فَقير أما غنيكم فيزكيهِ اللّٰه وَأما فقيركم فَيرد اللّٰه عَلَيْهِ اكثر مِمَّا أعْطى

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد ـ صعير هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة مُصَغرًا

❀❀ :عبداللہ بن ثعلبہ (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: ثعلبہ ن عبداللہ بن ابوصعیر' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(صدقہ فطر میں) گندم کا ایک صاع (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے) ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام' مذکر اور مؤنث' خوشحال اور غریب پر لازم ہوگا' جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے' تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کا تزکیہ کردے گا' اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اس سے زیادہ واپس کرے گا' جو اس نے دیا ہوگا''

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(روایت کی سند میں استعمال ہونے والے لفظ) ''صعیر'' میں 'ع' ہے' اور یہ اسم تصغیر ہے۔

1653 - وَعَنْ جرير رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شهر رَمَضَان مُعَلق بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع اِلَّا بزَكَاة الْفطر

رَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين فِىْ فَضَائِل رَمَضَان وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جيد الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے مہینے کے روزے' آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں' اور انہیں صدقہ فطر اوپر لے جاتا ہے''

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے ''فضائل رمضان'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' لیکن سند کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

1654 - وَعَنْ كثير بن عبد اللّٰه الْمُزنِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَة (قد اَفْلح من تزكّى وَذكر اسْم ربه فصلى) قَالَ أنزلت فِىْ زَكَاة الْفطر

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه ـ قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد اللّٰه واه

❀❀ کثیر بن عبداللہ مزنی' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس نے تزکیہ کیا' اور اپنے پروردگار کے اسم کا ذکر کیا' اور نماز ادا کی''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے۔

Marfat.com

کِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْاُضْحِيَّة

اَلتَّرْغِيب فِيْ اِحْيَاء لَيْلَتى الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کے بارے میں اور قربانی کے بارے میں روایات

عیدین سے پہلے کی دونوں راتوں میں رات بھر عبادت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَامَ لَیْلَتی الْعِیدَیْنِ محتسبا لم یمت قلبه یَوْم تَمُوْت الْقُلُوْب

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن بَقِيَّة مُدَلّس وَقد عنعنه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عیدین سے پہلے والی راتوں میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن' (لوگوں کے) دل مردہ ہونگے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' البتہ بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے' اور یہ روایت ''عنعنہ'' کے طور پر منقول ہے۔

1656 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَحْيَا اللَّيَالِي الْخمس وَجَبت لَهُ الْجنَّة لَيْلَة التَّرويَة وَلَيْلَة عَرَفَة وَلَيْلَة النَّحر وَلَيْلَة الْفطر وَلَيْلَة النّصْف من شعْبَان

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پانچ راتیں جاگ کر عبادت کرتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' ترویہ کی رات' عرفہ کی رات' قربانی کی رات' عیدالفطر کی رات' اور نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت)''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1657 - وَرُوِیَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحْيَا لَيْلَة الْفطر وَلَيْلَة الْاَضْحَى لم يمت قلبه يَوْم تَمُوْت الْقُلُوْب ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِير

حدیث1655: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب فيمن قام في ليلتي العيدين - حديث:1778 شعب الإيمان للبيهقي - في ليلة العيدين ويومهما' حديث: 3547 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب صلاة العيدين' باب عبادة ليلة العيدين - حديث:5917 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب صلاة الخوف' عبادة ليلة العيدين - حديث:2009

Marfat.com

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات عبادت کرتا ہے اُس کا دل اُس دن مردہ نہیں ہوگا' جس دن قلوب مردہ ہونگے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2 - التَّرْغِيبُ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدِ وَذكر فَضله

باب: عید کے دن تکبیر کہنے سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی فضیلت کا تذکرہ

1658 - رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زينوا اعيادكم بِالتَّكْبِيرِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَفِيْه نَكَارَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی عیدوں کو تکبیر کے ذریعے آراستہ کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

1659 - وَعَنْ سعد بن أَوْس الْأَنْصَارِيّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا كَانَ يَوْم عيد الْفطر وقفت الْمَلَائِكَة على أَبْوَاب الطّرق فَنَادوا اغدوا يَا معشر الْمُسلمين إِلَى رب كريم يمن بِالْخَيرِ ثُمَّ يثيب عَلَيْهِ الجزيل لقد أمرْتُمْ بِقِيَام اللَّيْل فقمتم وأمرتم بصيام النَّهَار فصمتم وأطعتم ربكُمْ فاقبضوا جوائزكم فَإِذا صلوا نَادَى مُنَاد أَلا إِن ربكُمْ قد غفر لكم فَارْجِعُوا رَاشِدين إِلَى رحالكُمْ فَهُوَ يَوْم الْجَائِزَة وَيُسمى ذَلِك الْيَوْم فِي السَّمَاء يَوْم الْجَائِزَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَة جَابر الْجُعْفِيّ وَتقدم فِي الصّيام مَا يشْهد لَهُ

❀❀ سعد بن اوس انصاری' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب عید الفطر کا دن آتا ہے' تو فرشتے راستوں کے دروازوں پر ٹھہر جاتے ہیں' اور پکارتے ہیں: اے مسلمانوں کے گروہ! اپنے معزز پروردگار کی بارگاہ کی طرف جاؤ' جو بھلائی کے ذریعے احسان کرتا ہے' اور پھر اس پر بہترین ثواب بھی عطا کرتا ہے' تم لوگوں کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا' تم نے نوافل ادا کیے' تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تھا' تم نے روزے رکھے' تم نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی' تو اب اپنا بدلہ حاصل کرو' جب لوگ (عید کی) نماز ادا کرلیتے ہیں' تو منادی یہ کہتا ہے: تمہارے پروردگار نے تمہاری مغفرت کردی ہے' اب تم اپنی رہائش گاہ کی طرف کامیابی حاصل کیے ہوئے جاؤ' تو یہ بدلے کا دن ہے' اور آسمان میں' اس دن کو بدلے (یعنی اجر و ثواب) کا دن کہا جاتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' جابر جعفی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے روزوں سے متعلق باب میں' ایسی حدیث گزر چکی ہے' جو اس کی شاہد ہے۔

Marfat.com

3 - التَّرْغِيب فِي الْأُضْحِية

وَمَا جَاءَ فِيْمَن لم يضح مَعَ الْقُدْرَة وَمَنْ بَاعَ جلد أضحيته

باب: قربانی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص قدرت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا اور جو اپنی قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے ان کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

1660 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل آدَمِيّ من عمل يَوْم النَّحر اَحَبَّ اِلَى الله من اِهراق الدَّم وَاِنَّهُ لتأتي يَوْم الْقِيَامَة فِيْ فرشه بقرونها وَاَشْعَارهَا و أظلافها وَاِن الدَّم ليَقع من الله بمَكَان قبل اَن يَقع من الْاَرْض فطيبوا بهَا نفسا

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ من طَرِيْق اَبِيْ الْمثنى واسمه سُلَيْمَان بن يزِيْد عَن هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْهَا وَسليمَان واه وَقد وثق

قَالَ التِّرْمِذِيّ ويروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْاُضْحِية لصَاحبهَا بِكُل شَعْرَة حَسَنَة

وَهذَا الحَدِيْثِ الَّذِيْ اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَغَيرِهمَا كلهم عَن عَائِذ الله عَنْ اَبِيْ دَاوُد عَن زيد بن اَرقم قَالَ قَالَ اَصْحَاب رَسُوْل الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِي قَالَ سنة أبيكُم اِبْرَاهِيْمَ صلوَات الله عَلَيْهِ وَسَلَامه قَالُوْا فَمَا لنا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة قَالُوْا فالصوف قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل واهيه عَائِذ الله هُوَ الْمُجَاشِعِي وَاَبُوْ دَاوُد هُوَ نفيع بن الْحَارِث الْاَعْمَى وَكِلَاهُمَا سَاقِط

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قربانی کے دن انسان کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں سمیت (میدان محشر میں) میں آئے گا اور اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام پر گرتا ہے تو تم اس حوالے سے خوشخبری حاصل کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے بھی صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ان حضرات نے یہ روایت ابوثنیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے جن کا نام سلمان بن یزید ہے انہوں نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کیا ہے سلمان نامی راوی ''واہی'' ہے البتہ اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

Marfat.com

امام ترمذی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قربانی کرنے والے شخص کو اُس (قربانی کے جانور) کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی''

یہ حدیث، جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے اس کو امام ابن ماجہ امام حاکم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے عائذ اللہ کے حوالے سے ابوداؤد کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ان قربانیوں کا کیا حکم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی اون کے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی لوگوں نے عرض کی: اُون کے؟ آپ نے فرمایا: اون کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی''

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے حافظ کہتے ہیں: بلکہ یہ روایت ''واہی'' ہے اور اس کا راوی عائذ اللہ مجاشعی ہے اور ابوداؤد نامی (راوی کا نام) نفیر بن حارث اعمیٰ ہے اور یہ دونوں راوی ''ساقط الاعتبار'' ہیں۔

1661 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْم أضحى مَا عمل آدَمِيّ فِيْ هٰذَا الْيَوْم أفضل من دم يهراق اِلَّا اَن يكون رحما توصل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده يحيى بن الْحسن الْخُشَنِيّ لَا يحضرنى حَاله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ارشاد فرمایا:

''آج کے دن میں انسان کا کوئی بھی عمل خون بہانے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا ہے البتہ اگر صلہ رحمی کی جائے تو اس کا حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن حسن خشنی ہے اس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے۔

1662 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَة قومِي اِلٰى أضحيتك فاشهديها فَاِن لَك بِاَوَّل قَطْرَة تقطر من دَمهَا اَن يغْفر لَك مَا سلف من ذنوبك قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ألنا خَاصَّة اَهْلِ الْبَيْت اَوْ لنا وللمسلمين قَالَ بل لنا وللمسلمين

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الضَّحَايَا وَغَيْرِه وَفِيْ اِسْنَاده عَطِيَّة بن قيس وثق وَفِيْه كَلَام وَرَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ عَن عَليّ وَلَفظه اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فَاطِمَة قومِي فاشهدى أضحيتك فَاِن لَك بِاَوَّل قَطْرَة تقطر من دَمهَا مغْفرَة لكل ذَنْب أما اِنَّهُ يجاء بلحمها ودمها تُوضَع فِيْ ميزانك سَبْعِيْنَ ضعفا قَالَ اَبُوْ سعيد يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لآل مُحَمَّد خَاصَّة فَاِنَّهُم اَهْل لما خصوا بِهِ من الْخَيْر اَوْ للْمُسْلِمين عَامَّة قَالَ لآل مُحَمَّد خَاصَّة وللمسلمين عَامَّة

وَقد حسن بعض مَشَايخنَا حَدِيْثِ عَليّ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَم

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اے فاطمہ! تم اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ' اور اس کے پاس موجود رہو' کیونکہ اس کے خون کا جب پہلا قطرہ گرتا ہے' تو اس کی وجہ سے تمہارے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ یا ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں (سب) کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الضحایا'' میں نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی عطیہ بن قیس ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس کے بارے میں کلام بھی کیا گیا ہے۔

ابوالقاسم اصبہانی نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس موجود رہو' کیونکہ جب اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے' تو یہ ہر گناہ سے مغفرت کا باعث ہوتا ہے (قیامت کے دن) اس جانور کے گوشت اور خون کو لایا جائے گا' اور تمہارے میزان میں ستر گنا کر کے رکھا جائے گا' تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کے لئے خاص ہے' کیونکہ وہ اس چیز کے اہل ہیں' کہ بھلائی ان کے ساتھ مخصوص ہو' یا پھر مسلمانوں کے لئے عمومی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے خاص بھی ہے' اور مسلمانوں کے لئے عام بھی ہے''

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) ہمارے بعض مشائخ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1663 - وَرُوِىَ عَنْ عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ايها النَّاس ضحوا واحتسبوا بدمائها فَإِن الدَّم وَإِن وَقع فِي الْاَرْض فَإِنَّهُ يَقع فِيْ حرز اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اے لوگو! قربانی کرو' اور اس کے خون کے ذریعے ثواب کی امید رکھو' کیونکہ اس کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے' لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جاتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1664 - وَرُوِىَ عَنِ الْحُسَيْنِ بن عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضحى طيبَة نَفسه محتسبا لاضحيته كَانَت لَهُ حِجَابا مِنَ النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اپنی خوش دلی کے ساتھ ثواب کی نیت رکھتے ہوئے قربانی کرتا ہے' تو اس کی وہ قربانی اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

Marfat.com

1665 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أنفقت الْوَرِق فِيْ شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من نحر ينْحَر فِيْ يَوْم عيد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأصبهاني

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی چیز کے بارے میں جو رقم خرچ کی جاتی ہے' وہ اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں' جو شخص عید کے دن قربانی کرتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1666 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير الْاُضْحِية الْكَبْش وَخير الْكَفَن الْحلَّة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ الْكَبْش الأقرن رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَةِ عفير بن معدان عَن سليم بن عَامر عَنْ اَبِىْ اُمَامَة وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ عفير واه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین قربانی دنبے کی ہے' اور سب سے بہترین کفن' حلہ ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سینگوں والے مینڈھے کی ہے''

ان تمام حضرات نے' یہ روایت عفیر بن معدان کے حوالے سے' سلیم بن عامر کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ حافظ کہتے ہیں: عفیر نامی راوی ''واہی'' ہے۔

1667 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وجد سَعَة لِاَن يُضحى فَلَمْ يضح فَلَا يحضر مصلانا

رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَصَححهُ وموقوفا وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قربانی کرنے کی گنجائش رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے' تو وہ ہماری عیدگاہ میں (یعنی عید کی نماز میں) شامل نہ ہو''

یہ روایت امام حاکم نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور شاید یہی موزوں ہے۔

1668 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَاعَ جلد أضحيته فَلَا أضْحِية لَهُ . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَاده عبد الله بن عَيَّاش الْقتْبَانِيّ الْمصْرِىّ مُخْتَلف فِيْهِ وَقد جَاءَ فِيْ غير مَا حَدِيْثٍ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْى عَن بيع جلد الْاُضْحِية

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

”جو شخص اپنی قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے اس کی قربانی نہیں ہوتی“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عیاش قتبانی مصری ہے جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے ایک اور حدیث میں قربانی کی کھال فروخت کرنے کی ممانعت مذکور ہے۔

4 - التَّرْهِيب من الْمثلَة بِالْحَيَوَانِ

وَمَنْ قَتله لغير الْأكل وَمَا جَاءَ فِي الْأَمر بتحسين القتلة والذبحة

جانور کا مثلہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

جو شخص کھانے کی بجائے (بے مقصد طور پر) جانور کو قتل کرتا ہے اور اچھی طرح سے قتل کرنے اور اچھی طرح سے ذبح کرنے سے متعلق جو کچھ منقول ہے۔

1669 - عَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله كتب الْاِحْسَان على كل شَيْءٍ فَاِذَا قتلتم فَاَحْسنُوا القتلة وَاِذَا ذبحتم فَاَحْسنُوا الذبْحَة وليحد اَحَدُكُمْ شفرته وليرح ذَبِيحَته . رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے حوالے سے اچھائی کو لازم قرار دیا ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح (یعنی اذیت پہنچائے بغیر) قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن طریقے سے ذبح کرو اور آدمی کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہئے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچانا چاہئے“۔ یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حدیث1669: صحیح مسلم - کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان' باب الأمر بإحسان الذبح والقتل - حدیث:3709 صحیح ابن حبان - کتاب الحظر والإباحة' کتاب الذبائح - ذکر الأمر بحد الشفار' حدیث: 5967 سنن أبی داود - کتاب الضحایا' باب فی النہی أن تصبر البہائم - حدیث: 2447 سنن ابن ماجہ - کتاب الذبائح' باب إذا ذبحتم - حدیث: 3168 السنن للنسائی - کتاب الصید والذبائح' الأمر بإحداد الشفرة - حدیث: 4353 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب المناسك' باب سنة الذبح - حدیث: 8337 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الدیات' المثلة فی القتل - حدیث: 27365 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الضحایا' الأمر بإحداد الشفرة - حدیث: 4363 السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب النفقات' جماع أبواب القصاص بالسیف - 40 باب یحفظ الإمام سیفه لیأخذ سیفا صارما لا یعذبه ولا' حدیث: 14974 معرفة السنن والآثار للبیہقی - کتاب الصید' ذکاة المقدور علیه - حدیث: 5859 السنن الصغیر للبیہقی - کتاب الصید والذبائح' باب ما یذکی به وکیف یذکی وموضع الذکاة فی غیر المقدور - حدیث: 3023 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث شداد بن أوس - حدیث: 16809 مسند ابن الجعد - شعبة' حدیث: 1033 البحر الزخار مسند البزار - مسند شداد بن أوس عن النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث: 2930 المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه محمد' حدیث: 1058 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الشین' ما أسند شداد - أبو الأشعث الصنعانی عن شداد' حدیث: 6954 شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر' حدیث: 10598

Marfat.com

1671 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَدّ الشفار وَاَن تواری عَنِ الْبَهَائِم وَقَالَ اِذا ذبح اَحَدُكُمْ فليجهز -رَوَاهُ ابْن مَاجه . الشفار جمع شفرة وَهِي السكين وفليجهز هُوَ بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْجِيم وَكسر الْهَاء وَآخره زَای اَی فليسرع ذَبحهَا ويتمه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری کی دھار کو تیز کرنے کا حکم دیا ہے' اور یہ حکم دیا ہے کہ اسے جانوروں کی نگاہ سے اوجھل رکھا جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے ذبح کرنا ہو' تو وہ جلدی اور مکمل ذبح کرے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ لفظ ''الشفار'' لفظ ''شفرۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد چھری ہے' لفظ ''فلیجہز'' اس میں 'ی' پر 'پیش' ہے' اور 'ج' ساکن ہے' اور 'ہ' پر 'زیر' ہے' اس کے آخر میں 'ز' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو تیزی سے ذبح کرنے کا چاہیے اور اسے مکمل کرنا چاہیے۔

1672 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اِنْسَان يقتل عصفورا فَمَا فَوْقهَا بِغَيْر حَقّهَا اِلَّا يسْأَله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقّهَا قَالَ اَن يذبحها فيأكلها وَلَا يقطع رَأسهَا وَيَرْمِی بهَا . رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی چڑیا' یا اس سے بھی چھوٹے کسی پرندے کو ناحق قتل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں' اُس سے حساب لے گا' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ اسے ذبح کر کے کھالے اور اس کا سر نہ کاٹے اور اسے پھینک نہ دے''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1673 - وَعَنْ الشريد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل عصفورا عَبَثا عج اِلَى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ يَا رب اِن فلَانا قتلنی عَبَثا وَلَمْ يقتلنی مَنْفَعَة رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِی صَحِيْحه

❀❀ حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بے کار طور پر کسی چڑیا کو قتل کر دیتا ہے' تو وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ قتل کر دیا تھا' کسی فائدے کے لئے مجھے قتل نہیں کیا تھا''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1674 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين اَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاى رجلا يسحب شَاة بر جلهَا ليذبحها فَقَالَ لَهُ وَيلك قدهَا اِلَى الْمَوْت قودا جميلا . رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِی كِتَابه مَوْقُوْفًا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا' جو بکری کو ذبح کرنے کے لیے' ٹانگ سے پکڑ

Marfat.com

کر (گھسیٹ کر) لے جا رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے موت کی طرف آرام سے لے کر چلو"

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1675 - وَرَوَاهُ اَيضًا مَرْفُوعًا عَنْ مُحَمَّد بن رَاشد عَن الْوَضِين بن عَطَاءٍ قَالَ اِن جزارا فتح بَابا على شَاة ليذبحها فانفلتت مِنْهُ حَتّٰى جَاءَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعها فَاَخذهَا يسحبها برجلها فَقَالَ لَهَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصبري لامر اللّٰه وَاَنت يَا جزار فسقها سوقا رَفِيقًا

وَهٰذَا معضل والوضين فِيهِ كَلَام

انہوں نے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو محمد بن راشد کے حوالے سے' وضین کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"ایک قصاب نے بکری کے لئے دروازہ کھولا' تاکہ وہ اسے ذبح کر دے' تو وہ بکری اس سے چھوٹ کر چلی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا' وہ اس کی ٹانگ سے پکڑ کر اُسے کھینچ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری سے فرمایا: تم اللہ کے حکم پر صبر سے کام لو! اور اے قصائی! تم اس بکری کو آرام سے لے کر چلو"

یہ روایت "معضل" ہے' اور "وضین" نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

1676 - وَعَنْ اَبِي صَالح الْحَنَفِيّ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مثل بِذِي روح ثُمَّ لم يتب مثل اللّٰه بِهِ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

ابو صالح حنفی' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ (صحابی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کسی جاندار کا مثلہ کرے گا اور پھر توبہ نہیں کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا مثلہ کرے گا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہے۔

1677 - وَعَنْ مَالك بن نَضْلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تنْتج اِبل قَوْمك صحاحا فتعمد اِلَى الموسى فتقطع آذانها وتشق جلودها وَتقول هٰذِهِ صرم فتحرمها عَلَيْك وَعَلٰى اَهلك قلت نعم قَالَ فَكل مَا آتاك اللّٰه حل ساعد اللّٰه اَشد من ساعدك ومُوسَى اللّٰه اَشد من موساك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَسَيَاْتِيْ فِيْ بَاب الشَّفَقَة وَالرَّحْمَة اِنْ شَاءَ اللّٰه

الصرم بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَسُكُون الرَّاء جمع الصريم وَهُوَ الَّذِيْ صرم مِنْهُ اَي قطع

حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایسا ہوتا ہے؟ کہ تمہاری قوم کے اونٹ صحیح وسالم بچے کو جنم دیتے ہیں' اور پھر تم اُسترہ لے کر ان کے کان کاٹ دیتے ہو' اُن کی کھال چیر دیتے ہو' اور پھر کہتے ہو: یہ "صرم" ہے' اور پھر تم اس کو اپنے لئے اور اپنے اہل خانہ کے لئے حرام قرار دیتے ہو؟ میں نے عرض کی:

Marfat.com

جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'اللہ تعالیٰ نے جو چیز تمہیں عطا کی ہو اُسے کھالیا کرو اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے اللہ تعالیٰ کا اُسترہ تمہارے اُسترے سے زیادہ تیز ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے عنقریب یہ قطع رحمی سے متعلق باب میں بھی آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''صرم'' میں 'ص' پر 'پیش' ہے اس کے بعد 'ر' ساکن ہے یہ لفظ ''صریم'' کی جمع ہے اس سے مراد وہ جانور ہے جس کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔

Marfat.com

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب: حج کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي الْحَج وَالْعمْرَة وَمَا جَاءَ فِيْمَن خرج يقصدهما فَمَاتَ

حج اورعمرہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو شخص ان کے قصد سے نکلتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1678 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْعَمَل أفضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَرَسُوله قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَاد فِیْ سَبِيْل اللّٰه قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ حج مبرور

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه تَعَالٰى اِيمَان لَا شكّ فِيْهِ وغزو لَا غلُول فِيْهِ وَحج مبرور

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة حجَّة مبرورة تكفر خَطَايَا سنة

الـمبـرور قِيْـلَ هُوَ الَّذِیْ لَا يَقع فِيْهِ مَعْصِيَة وَقد جَاءَ من حَدِيْثِ جَابر مَرْفُوْعا اِن بر الْحَج اِطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام وَعند بَعْضُهُمْ اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام ...... وَسَيَاْتِی

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبرور حج''

حديث1678: صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب من قال إن الإيمان هو العمل - حديث:26 صحيح البخاري - كتاب الحج باب فضل الحج المبرور - حديث:1457 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال - حديث:143 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان أفضل الأعمال والدليل على أن الإيمان قول وعمل - حديث:138 صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فضل الإيمان - ذكر البيان بأن الواو الذي في خبر أبي ذر الذي ذكرناه' حديث:153 سنن الدارمي - كتاب الجهاد' باب أي الأعمال أفضل - حديث:2353 الجامع للترمذي' أبواب فضائل الجهاد - باب ما جاء أي الأعمال أفضل' حديث:1625 السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج' فضل الحج - حديث:2590 جامع معمر بن راشد - أي الأعمال أفضل' حديث:907 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث:18959 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' فضل الحج - حديث:3481 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب في فضل الجهاد في سبيل الله' حديث:17189 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7422 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث:3920

Marfat.com

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ایسا ایمان ہے' جس میں کوئی شک نہ ہو' اور ایسا غزوہ (جنگ میں حصہ لینا) ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور مبرور حج ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مبرور حج' ایک سال کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے''

(حافظ منذری بیان کرتے ہیں:) ''مبرور'' کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ حج ہے' جس میں کسی معصیت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو' کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ایک ''مرفوع'' حدیث میں یہ بات مذکور ہے:

''حج کی نیکی میں یہ بات شامل ہے کہ کھانا کھلایا جائے اور پاکیزہ کلام کیا جائے''

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے''...... یہ حدیث آگے چل کر آئے گی۔

1679 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حج فَلَمْ يرْفث وَلَمْ يفسق رَجَعَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

الـرَّفَث بِفَتْح الرَّاء وَالْفَاء جَمِيعًا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس انه قَالَ الرَّفَث مَا رُوجِعَ بِهِ النِّسَاء وَقَالَ الْاَزْهَرِى الـرَّفَـث كلمة جَامِعَة لكل مَا يُرِيدهُ الرجل من الْمَرْاَة . قَـالَ الْـحَافِظِ الرَّفَث يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجِمَاع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحش وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ خطاب الرجل الْمَرْاَة فِيمَا يتعَلّق بِالْجِمَاع وَقد نقل فِيْ معنى الحَدِيْث كل وَاحِد مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَة عَن جمَاعَة من الْعلمَاء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی بری بات نہ کرے' اور اس میں کسی فسق کا ارتکاب نہ کرے' تو وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

لفظ ''الرفث'' میں 'ر' پر 'زبر' ہے' 'ف' پر بھی 'زبر' ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: ''رفث'' سے مراد عورتوں کے ساتھ تعلق قائم کرنا ہے' ازہری کہتے ہیں: ''رفث'' ایک جامع کلمہ ہے' جو ہر اس چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے' جو آدمی عورت سے چاہتا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ''رفث'' کا لفظ مطلق ہے' اور اس کے ذریعے مراد صحبت کرنا ہے' اور کبھی اس کا اطلاق فحش بات پر بھی ہوتا ہے

Marfat.com

کبھی اس کے ذریعے مرد کا عورت کو مخاطب کرنا بھی مراد ہوتا ہے' جو اس چیز کے بارے میں ہو' جس کا تعلق شہوت سے ہوتا ہے'اور یہ تمام مفاہیم علماء کی ایک جماعت سے منقول ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1680 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ العمرَة اِلَى العمرَة كَفَّارَة لما بَينَهُمَا وَالْحج المبرور لَيسَ لَهُ جَزَاء اِلَّا الْجنَّة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَّالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة والأصبهاني

وَزَاد وَمَا سبح الْحَاج من تَسبِيحَة وَلَا هلل من تَهْلِيلَة وَلَا كبر من تكْبِيرَة اِلَّا بشر بهَا تبشيرة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عمرہ' دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے'اور مبرور حج کا بدلہ صرف جنت ہے''

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حاجی جو بھی تسبیح پڑھتا ہے' یا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' یا تکبیر کہتا ہے' تو اسے اس حوالے سے خوشخبری نصیب ہوتی ہے''۔

1681 - وَعَنِ ابْنِ شمَاسَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ حَضرنَا عَمْرو بن العَاصِي وَهُوَ فِي سِيَاقَة الْمَوْت فَبكى طَوِيلا وَقَالَ فَلَمَّا جعل اللّٰه الْإِسْلَام فِي قلبِي أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْسُط يَمِينك لابايعك فَبسط يَده فقبضت يَدي فَقَالَ مَا لَك يَا عَمْرو قَالَ أردْت اَن أَشْتَرط قَالَ تشْترط مَاذَا قَالَ اَن يغْفر لي قَالَ أما علمت يَا عَمْرو اَن الْإِسْلَام يهدم مَا كَانَ قبله وَاَن الْهِجْرَة تهدم مَا كَانَ قبلهَا وَاَن الْحَج يهدم مَا كَانَ قبله ـ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه هٰكَذَا مُخْتَصرًا وَرَوَاهُ مُسلِم وَغَيره أطول مِنهُ

❀❀ ابن شماسہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جن کی موت کا وقت قریب تھا' وہ خاصی دیر روتے رہے'اور پھر بولے: جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام قبول کرنے کی بات ڈال دی' تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا'اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا دست مبارک آگے کیجئے' تا کہ میں آپ کی بیعت کروں' نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے کیا' تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: میں ایک شرط عائد کرنا چاہتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیا شرط عائد کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یہ کہ میری مغفرت ہو جائے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اسلام پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتا ہے'اور ہجرت اپنے سے پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتی ہے'اور حج اپنے سے پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس روایت کو اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1682 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

Marfat.com

اِنِّیْ جبان وَاِنِّیْ ضَعِیفٍ فَقَالَ هَلُمَّ اِلٰی جِهَاد لَا شَوْكَةَ فِيهِ الْحَج

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات وَأخرجه عبد الرَّزَّاق اَيْضا

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں بزدل ہوں اور میں کمزور ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے جہاد کی جانب آؤ' جس میں مشکل نہیں ہے (اور وہ) حج ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' یہ روایت امام عبدالرزاق نے بھی نقل کی ہے۔

1683 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نرى الْجِهَاد أفضل الْاَعْمَال اَفلا نجاهد فَقَالَ لٰكِن أفضل الْجِهَاد حج مبرور . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَيره وَابْن خُزَيْمَة فِی صَحِيحه وَلَفظه قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ على النِّسَاء من جِهَاد قَالَ عَلَيْهِنَّ جِهَاد لَا قتال فِيهِ الْحَج وَالْعمرَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا عمل والا ہے' تو کیا ہم (خواتین بھی) جہاد میں حصہ نہ لیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد' مبرور حج ہے''

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا خواتین پر جہاد فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد لازم ہے' جس میں لڑائی نہیں ہوتی' وہ (جہاد) حج اور عمرہ ہیں''۔

1684 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَاد الْكَبِير والضعيف وَالْمَرْاَة الْحَج وَالْعمرَة - رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''بڑی عمر کے شخص' کمزور شخص اور عورت کا جہاد' حج اور عمرہ ہیں''۔ یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1685 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سُؤال جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام اِيَّاه عَن الْاِسْلَام فَقَالَ الْاِسْلَام اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن تقيم الصَّلَاة وتؤتى الزَّكَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَة وَاَن تتمّ الْوضُوء وتصوم رَمَضَان قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِك فَاَنا مُسْلِم قَالَ نعم قَالَ صدقت

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيحه وَهُوَ فِی الصَّحِيحَيْنِ وَغَيرهمَا بِغَيْر هٰذَا السِّيَاق وَتقدم فِیْ كتاب الصَّلَاة وَالزَّكَاة اَحَادِيْث كَثِيرَة تدل على فضل الْحَج وَالتَّرْغِيب فِيهِ وتأكيد وُجُوبه لم نعدها لكثرتها فَلْيُرَاجعهَا من اَرَادَ شَيْئا من ذٰلِك

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اسلام کے بارے میں سوال کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو حج اور عمرہ کرو غسل جنابت کرو وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کی: اگر میں ایسا کرلوں گا تو کیا میں مسلمان ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! انہوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت صحیحین اور دیگر کتابوں میں منقول ہے تاہم اس کا سیاق کچھ مختلف ہے۔

اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الزکوٰۃ میں بہت سی ایسی روایات گزر چکی ہیں جو حج کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور اس کی ترغیب کے بارے میں منقول ہیں اس کے وجوب کے تاکید کے بارے میں منقول ہیں ہم نے انہیں دوبارہ اس لئے بیان نہیں کیا کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے جو شخص ان سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ وہاں رجوع کرلے۔

1686 - وَعَنْ أم سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج جِهَاد كل ضَعِيْف-رَوَاهُ ابْن مَاجه عَنْ اَبِیْ جَعْفَر عَنْهَا

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''حج' ہر کمزور شخص کا جہاد ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوجعفر کے حوالے سے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

1687 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَام قَالَ اَن يسلم لله قَلبك وَاَن يسلم الْمُسْلِمُونَ من لسَانك ويدك قَالَ فَاَى الْإِسْلَام أفضل قَالَ الْإِيمَان قَالَ وَمَا الْإِيمَان قَالَ اَن تؤمن بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَته وَكتبه وَرُسُله والبعث بعد الْمَوْت قَالَ فَاَى الْإِيمَان أفضل قَالَ الْهِجْرَة قَالَ وَمَا الْهِجْرَة قَالَ اَن تهجر السوء قَالَ فَاَى الْهِجْرَة أفضل قَالَ الْجِهَاد قَالَ وَمَا الْجِهَاد قَالَ اَن تقَاتل الْكفَّار اِذا لقيتهم قَالَ فَاَى الْجِهَاد أفضل قَالَ من عقر جَوَاده وَاُهرِيْقَ دَمه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عملان هما أفضل الْاَعْمَال اِلَّا من عمل بمثلهما حجَّة مبرورة اَوْ عُمْرَة مبرورة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِهٖ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ اَبِیْ قلَابَة عَن رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّام عَن اَبِيه

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تمہارا دل اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جائے اور مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ اس نے دریافت کیا: کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو اس نے دریافت کیا: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت۔ اس نے دریافت کیا: ہجرت

Marfat.com

سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم برائی سے لاتعلق ہو جاؤ' اس نے دریافت کیا کہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد' اس نے دریافت کیا: جہاد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تمہارا کفار سے سامنا ہو' تو تم ان کے ساتھ لڑائی کرو' اس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا جس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشا فرمایا: دو اعمال ایسے ہیں' جو سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' البتہ جس شخص نے ان کی مانند عمل کیا ہو' اس کا معاملہ مختلف ہے مبرور حج اور مبرور عمرہ''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد سے نقل کیا ہے۔

1688 - وَعَنْ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ اى الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَحده ثُمَّ الْجِهَاد ثُمَّ حجَّة برة تفضل سَائِر الْاَعْمَال كَمَا بَيْن مطلع الشَّمْس اِلٰى مغْربهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد اِلٰى مَاعِز رُوَاة الصَّحِيْح وماعز هٰذَا صَحَابِيّ مَشْهُور غير مَنْسُوب

❀❀ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنا پھر جہاد کرنا اور پھر نیکی کے ساتھ حج کرنا' دیگر تمام اعمال پر اتنی فضیلت رکھتے ہیں' جتنا فرق سورج کے طلوع ہونے کے مقام سے لے کر اس کے غروب ہونے کے مقام کے درمیان ہے''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' حضرت ماعز رضی اللہ عنہ تک امام احمد کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں' ان کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔

1689 - وَعَنْ جابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَج المبرور لَيْسَ لَهٗ جَزَاء اِلَّا الْجنَّة قيل وَمَا بره قَالَ اِطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَالْحَاكِم مُخْتَصِرًا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَد وَالْبَيْهَقِيّ: اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مبرور حج کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے' عرض کی گئی: اس کی نیکی (یعنی مبرور ہونے) سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرمایا: کھانا کھلانا اور پاکیزہ کلام کرنا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا''۔

1690 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تابعوا

Marfat.com

بَيْنَ الْحج وَالْعمْرَة فَإِنَّهُمَا ينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير خبث الْحَدِيد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَيْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب إِلَّا الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث حَسَنٌ صَحِيح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيث عمر وَلَيْسَ عِندهمَا وَالذَّهَب إِلَى آخِره وَعند الْبَيْهَقِيّ:

" فَإِن مُتَابَعَة بَيْنَهُمَا يزيدان فِي الْأَجَل وينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير الْخبث"

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو' کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے' اور مبرور حج کا ثواب' صرف جنت ہے''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم ان دونوں کی روایت میں ''سونے'' کے بعد والے الفاظ نہیں ہیں' یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''ان دونوں کو آگے پیچھے کرنا' زندگی کو لمبا کرتا ہے' اور یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی' زنگ کو ختم کر دیتی ہے''

1691 - وَرُوِيَ عَن عبد الله بن جَرَاد الصَّحَابِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجُّوا فَإِن الْحَج يغسل الذُّنُوب كَمَا يغسل المَاء الدَّرن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن جراد صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرو! کیونکہ حج' گناہوں کو یوں دھو دیتا ہے' جس طرح پانی' میل کو دھو دیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے

1692 - وَعَن أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَاج يشفع فِي أَرْبَعمِائَة من أهل بَيت أَوْ قَالَ من أهل بَيته وَيخرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْهِ راو لم يسم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حاجی اپنے اہل خانہ کے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے) اور وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

1693 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ترفع إبل الْحَاج رجلا وَلَا تضع يدا إِلَّا كتب الله لَهُ بهَا حَسَنَة أَوْ محا عَنهُ سَيِّئَة أَوْ رفع بهَا دَرَجَة

Marfat.com

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ حَدِيْثٍ يَأْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حاجیوں کے اونٹ جو (بھی) پاؤں اٹھاتے ہیں' اور جو رکھتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اُن (حاجیوں) کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' ان کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور ان کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے' یہ حدیث آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1694 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جَاءَ يؤم الْبَيْت الْحَرَام فركب بعيره فَمَا يرفع الْبَعِير خفا وَلَا يضع خفا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة حَتّٰى اِذا انْتهى اِلَى الْبَيْت فَطَاف وَطَاف بَيْنَ الصَّفَا والمروة ثُمَّ حلق اَوْ قصر اِلَّا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَهَلُمَّ نستأنف الْعَمَل...... فَذكر الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت الحرام کی زیارت کی نیت سے آتا ہے' تو جب وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے' تو اس کا اونٹ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اور جو بھی قدم رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض میں اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اس کے عوض میں اس کا ایک گناہ ختم کرتا ہے' اور اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص بیت اللہ تک پہنچ کر اس کا طواف کرتا ہے' اور صفا و مروہ کا چکر لگاتا ہے' پھر سر منڈوا لیتا ہے' یا بال چھوٹے کروا لیتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' تو اس کے بعد ہمیں نئے سرے سے عمل شروع کرنا چاہئے''..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1695 - وَعَنْ زَاذَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مرض ابْن عَبَّاس مَرضا شَدِيْدا فَدَعَا وَلَده فَجَمعهُمْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حج من مَكَّة مَاشِيا حَتّٰى يرجع اِلٰى مَكَّة كتب اللّٰه لَهُ بِكُل خطْوَة سَبْعمِائَة حَسَنَة كل حَسَنَة مثل حَسَنَات الْحرم قيل لَهُ وَمَا حَسَنَات الْحرم قَالَ بِكُل حَسَنَة مائَة ألف حَسَنَة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عِيسَى بن سوَادَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِنَ فِى الْقلب من عِيسَى بن سوَادَة قَالَ الْحَافِظ قَالَ البُخَارِيّ هُوَ مُنكر الحَدِيْث

❀❀ زاذان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے' انہوں نے اپنے بچوں کو بلا کر انہیں جمع کیا اور انہیں بتایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مکہ سے پیدل چلتے ہوئے حج کے لئے جائے اور واپس پیدل آ جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض اسے سات سو نیکیاں عطا کرتا ہے' جن میں سے ہر ایک نیکی' حرم کی نیکیوں کی مانند ہوتی ہے' ان سے دریافت کیا گیا: حرم کی نیکیاں کیا ہوتی

Marfat.com

ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہر ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عیسیٰ بن سوادہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو تو بھی میرے ذہن میں عیسیٰ بن سوادہ کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: یہ راوی ''منکر الحدیث'' ہے۔

1696 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن آدم عَلَيْهِ السَّلام اَتى الْبَيْت ألف أتية لم يركب قط فِيهِنَّ من الْهِند على رجلَيْهِ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ اَيْضًا وَقَالَ فِي الْقلب من الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمَن . قَالَ الْحَافِظ الْقَاسِم هٰذَا واه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام ایک ہزار مرتبہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے تھے' وہ ہندوستان سے پیدل چل کر یہاں آئے تھے' اور اس دوران کبھی سوار ہو کر نہیں آئے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: قاسم نامی یہ راوی ''واہی'' ہے۔

1697 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد اللّٰه دعاهم فَاَجَابُوهُ وسألوه فَاَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے والے افراد اور عمرہ کرنے والے افراد اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو یہ اس کے بلانے پر آتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1698 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِي فِيْ سَبِيْل اللّٰه والحاج والمعتمر وَفد اللّٰه دعاهم فَاَجَابُوهُ وسألوه فَاَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ كِلَاهُمَا من رِوَايَة عمرَان بن عُيَيْنَة عَن عَطاء بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں' جنگ میں حصہ لینے والا شخص' حج کرنے والا شخص اور عمرہ کرنے والا شخص' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو یہ جاتے ہیں' یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے''

Marfat.com

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے اس روایت کو عمران بن عیینہ کے حوالے سے' عطاء بن سائب سے نقل کیا ہے۔

1699 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجّاج والعمار وَفد اللّٰه اِن دَعوه أجابهم وَاِن استغفروه غفر لَهُم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفظهمَا قَالَ وَفد اللّٰه ثَلَاثَة الْحَاج والمعتمر والغازی وَقدم ابْن خُزَيْمَة الْغَازِی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے افراد اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو وہ جاتے ہیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں' تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے مہمان تین لوگ ہوتے ہیں' حاجی' عمرہ کرنے والا شخص' اور غازی''۔

امام ابن خزیمہ نے ''غازی'' کا لفظ پہلے ذکر کیا ہے۔

1700 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغْفر للْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَلَفظهمَا: قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج—وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده شريك الْقَاضِی وَلَمْ يخرج لَهُ مُسْلِم اِلَّا فِی المتابعات وَيَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جس کے لئے حاجی نے دعائے مغفرت کی ہو' اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو حاجیوں کی مغفرت فرما اور حاجیوں نے' جس کے لئے دعائے مغفرت کی ہو (اس کی بھی مغفرت کر دے)''

حدیث 1700: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - بسم اللہ الرحمن الرحیم أول كتاب المناسك' حدیث: 1550' مصنف ابن أبی شیبة - كتاب الحج' ما قالوا فی ثواب الحج - حدیث:15749' المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه منتصر' حدیث:1085' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه منتصر - حدیث: 8760' شعب الإیمان للبیهقی - فضل الحج والعمرة' حدیث:3944

Marfat.com

امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں قاضی شریک ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے صرف متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں' اس راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

1701 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمْتِعُوْا بِهٰذَا الْبَيْت فَقَدْ هدم مرَّتَيْنِ وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . قَالَ ابْن خُزَيْمَة قَوْلِه وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة يُرِيد بعد الثَّالِثَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس گھر سے جہاں تک ہو سکے فائدہ حاصل کرلو' کیونکہ یہ دو دفعہ منہدم ہو چکا ہے' اور تیسری مرتبہ اسے اٹھالیا جائے گا''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: ''تیسری مرتبہ اسے اٹھالیا جائے گا'' سے مراد یہ ہے کہ تیسری مرتبہ منہدم ہونے کے بعد اسے اٹھالیا جائے گا۔

1702 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما أهبط الله آدم عَلَيْهِ السَّلَام من الْجَنَّة قَالَ إِنِّي مهبط مَعَك بَيْتا اَوْ منزلا يُطَاف حوله كَمَا يُطَاف حول عَرْشِي وَيصلي عِنْده كَمَا يصلى عِنْد عَرْشِي فَلَمَّا كَانَ زمن الطوفان رفع وَكَانَ الْاَنْبِيَاء يحجونه وَلَا يعلمُونَ مَكَانَهُ فبوأه لِإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فبناه من خَمْسَة أجبل حراء وثبير ولبنان وجبل الطّور وجبل الْخَيْر فتمتعوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا وَرِجَال إِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نیچے نازل کیا تو فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایک گھر بھیج رہا ہوں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) اور ایک منزل بھیج رہا ہوں' جس کے گرد یوں چکر لگایا جائے گا' جس طرح میرے عرش کے گرد چکر لگایا جاتا ہے' اور اس کے پاس نماز ادا کی جائے گی' جس طرح میرے عرش کے پاس نماز ادا کی جاتی ہے' تو جب طوفان نوح کا زمانہ آیا' تو خانہ کعبہ کو اُٹھالیا گیا' انبیاء کرام علیہم السلام اس کا حج کرتے رہے' لیکن انہیں اس کی جگہ کا علم نہیں تھا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی جگہ کے بارے میں پتا چلا' تو انہوں نے پانچ پہاڑوں یعنی حرا' ثبیر' لبنان' جبل طور اور جبل خیر سے پتھر حاصل کر کے' اس کی تعمیر کی' تو تم سے جہاں تک ہو سکے' تم اس گھر سے نفع حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی سند کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1703 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعجلوا إِلَى الْحَج يَعْنِيْ الْفَرِيْضَة فَإِن اَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي مَا يعرض لَهُ . رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''حج کرنے کے لئے جلدی کرو (نبی اکرم ﷺ کی مراد فرض حج تھی) کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا' کہ اس کو آگے کیا صورتحال درپیش ہو''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1704 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أوحى اللّٰه تَعَالٰى اِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلَام اَن يَا آدم حج هٰذَا الْبَيْت قبل اَن يحدث بك حدث الْمَوْت قَالَ وَمَا يحدث عَليّ يَا رب قَالَ مَا لَا تَدْرِي وَهُوَ الْمَوْت قَالَ وَمَا الْمَوْت قَالَ سَوف تذوق قَالَ وَمَنْ أستخلف فِيْ اَهلِيْ قَالَ اعْرِض ذٰلِكَ على السَّمَوَات وَالْاَرْض وَالْجبَال فعرض ذٰلِكَ على السَّمَوَات فَابت وَعرض على الْاَرْض فَابت وَعرض على الْجبَال فَابت وَقبله ابْنه قَاتل اَخِيْه فَخرج آدم عَلَيْهِ السَّلَام من اَرض الْهِنْد حَاجا فَمَا نزل منزلا أكل فِيْهِ وَشرب اِلَّا صَار عمرانا بعده وقرى حَتّٰى قدم مَكَّة فاستقبلته الْمَلَائِكَة فَقَالُوا السَّلَام عَلَيْك يَا آدم بر حجك أما اِنَّا قد حجَجنَا هٰذَا الْبَيْت قبلك بألفي عَام قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْت يَوْمَئِذٍ ياقوتة حَمْرَاء جوفاء لَهَا بَابَانِ من يطوف يرى من فِيْ جوف الْبَيْت وَمَنْ فِيْ جَوف الْبَيْت يرى من يطوف فَقضى آدم نُسكه فَأوحى اللّٰه تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا آدم قضيت نسكك قَالَ نَعَم يَا رب قَالَ فسل حَاجَتك تعط قَالَ حَاجَتي اَن تغفر لي ذَنبي وذنب وَلَدي قَالَ أما ذَنْبك يَا آدم فَقَدْ غفرنا حِيْن وَقعت بذنبك وَأما ذَنْب ولدك فَمَنْ عرفني وآمن بِي وَصدق رُسُلِيْ وكتابي غفرنا لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اَيْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی: اے آدم! تم اس گھر کا حج کرو' اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا حادثہ لاحق ہو جائے' انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! مجھے کیا حادثہ لاحق ہو سکتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: وہ جو تم نہیں جانتے' اور وہ موت ہے' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: موت کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب تم اس کا ذائقہ چکھ لو گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ میں اپنے گھر والوں میں سے کسے اپنا جانشین چھوڑوں گا؟ تو پروردگار نے فرمایا: تم یہ پیشکش آسمان' زمین اور پہاڑوں پر کرو' تو حضرت آدم علیہ السلام نے آسمانوں پر کی' تو انہوں نے انکار کر دیا' انہوں نے زمین پر کی' تو اس نے بھی انکار کر دیا' انہوں نے پہاڑوں پر کی' تو انہوں نے بھی انکار کر دیا' حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اسے قبول کر لیا' جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا' حضرت آدم علیہ السلام ہند کی سرزمین سے حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے' انہوں نے جس جگہ پر بھی ٹھہر کر کچھ کھایا پیا' وہ جگہ آباد ہو گئی اور وہاں بستیاں بن گئیں' یہاں تک کہ وہ مکہ آ گئے' تو فرشتوں نے ان کا استقبال کیا اور بولے: اے حضرت آدم! آپ پر سلام ہو' آپ کا حج نیکی والا ہے' آپ سے پہلے ہم دو ہزار سال سے اس گھر کا حج کر رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت خانہ کعبہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا تھا' جو اندر سے کھوکھلا تھا' اس کے دو دروازے تھے' جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرتا تھا' وہ خانہ کعبہ کے اندر موجود شخص کو دیکھ سکتا تھا اور جو خانہ کعبہ کے اندر ہوتا تھا' وہ طواف کرنے والے کو دیکھ لیتا تھا' حضرت آدم علیہ السلام نے مناسک حج پورے کر لئے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی

Marfat.com

کی: اے آدم! تم نے مناسک حج پورے کر لئے ہیں' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا' تو انہوں نے عرض کی: میری سب سے بڑی حاجت یہ ہے کہ تو میرے گناہ کی مغفرت کر دے اور میری اولاد کے گناہوں کی مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے گناہ کا تعلق ہے' اے آدم! تو ہم نے اس کی اسی وقت مغفرت کر دی تھی' جب تم سے یہ صادر ہوا تھا' باقی جہاں تک تمہاری اولاد کے گناہوں کا تعلق ہے' تو جو شخص مجھے پہچان لے گا' اور مجھ پر ایمان لے آئے گا' اور میرے رسولوں کی تصدیق کرے گا' ہم اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیں گے''

یہ روایت صرف اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1705 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَر مُحَمَّد بن عَلِیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد وَلَا أمة یضن بِنَفَقَة ینفقها فِیْمَا یُرْضِی اللّٰه اِلَّا أنْفق أضعافها فِیْمَا یسْخط اللّٰه وَمَا من عبد یدع الْحَج لحَاجَة من حوائج الدُّنْیَا اِلَّا رأى الْمُخلفین قبل اَن یقْضِی تِلْكَ الْحَاجة یَعْنِیْ حجَّة الْاِسْلَام وَمَا من عبد یدع الْمَشْی فِیْ حَاجَة اَخِیْه الْمُسْلِم قضیت اَوْ لم تقض اِلَّا ابْتُلِیَ بمعونة من یَاْثَم عَلَیْهِ وَلَا یُؤجر فِیْهِ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ اَیْضًا وَفِیْه نکَارَة . یضن بالضاد الْمُعْجَمَة ای یبخل ویشح

❀❀ امام ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ' یا کنیز کوئی رقم اس کام میں خرچ کرتے ہیں' جو کام اللہ کو راضی کرتا ہو' جو بھی بندہ' یا کنیز اللہ کو راضی کرنے والے کسی کام میں رقم خرچ کرنے والے کام سے کنجوسی کرتے ہیں' تو وہ اس سے کئی گنا زیادہ رقم' اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ کر دیتے ہیں' اور جو بھی بندہ' حج کو کسی دنیاوی کام کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے' تو وہ اس حاجت کو پوری کرنے سے پہلے ہی پیچھے والوں کو دیکھ لیتا ہے' اور جو بھی بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے سلسلے میں پیدل چل کر جانے کو ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ کام ہو' یا نہ ہو' تو وہ ایسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' جس کے حوالے سے وہ گناہگار ہوتا ہے' اور اسے کوئی اجر نہیں ملتا''

یہ روایت اصبہانی نے ہی نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

لفظ ''یضن'' میں 'ض' کے ساتھ اس سے مراد بخل اور کنجوسی کرنا ہے۔

1706 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْکَعْبَة لَهَا لِسَان وشفتان وَلَقَد اشتکت فَقَالَت یَا رب قل عوادی وَقل زواری فَأوحی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِنِّی خَالق بشرا خشعا سجدا یحنون اِلَیْكَ کَمَا تحن الْحَمَامَة اِلٰی بیضها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خانہ کعبہ کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' اس نے شکایت کی اور عرض کی: اے میرے رب! میرے ہاں آنے والے اور میری زیارت کرنے والے لوگ کم ہو گئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی: میں ایسے انسانوں کو پیدا کروں گا' جو خشوع والے ہوں گے سجدہ کرنے والے ہوں گے' وہ تیری طرف یوں آئیں گے' جس طرح کبوتری' اپنے انڈوں کی طرف جاتی ہے''

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1707 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن دَاوُد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلٰهی مَا لِعِبَادِكَ عَلَیْكَ اِذا هم زاروك فِیْ بَیْتك قَالَ لکل زائر حق علی المزور حَقًّا یا دَاوُد اِن لَهُمْ عَلَیّ اَن أعافیهم فِی الدُّنْیَا و أغفر لَهُمْ اِذا لقیتهم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے معبود! تیرے بندوں کا تجھ پر کیا حق ہوگا؟ جب وہ تیرے گھر میں تیری زیارت کے لئے آئیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ملاقاتی کا میزبان پر حق ہوتا ہے' اے داؤد! اُن لوگوں کا مجھ پر یہ حق ہوگا کہ میں دنیا میں انہیں عافیت عطا کروں' اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوں' تو میں ان کی مغفرت کردوں''۔

یہ روایت بھی امام طبرانی نے ''اوسط'' میں میں نقل کی ہے۔

1708 - وَرُوِیَ عَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاحَ مُسْلِم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه مُجَاهِدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبیا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضا

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے' یا حج کرنے کے لئے احرام باندھ کر' یا تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہو جاتا ہے' اور وہ شخص گناہوں سے نکل جاتا ہے''

یہ روایت بھی امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے

1709 - وروی ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کنت جَالِسا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِد منی فَاَتَاهُ رجل من الْاَنْصَار وَرجل من ثَقِیف فسلما ثُمَّ قَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَا نَسْاَلك فَقَالَ اِن شئتما أخبرتکما بِمَا جئتما تسألانی عَنهُ فعلت وَاِن شئتما اَن أمسك وتسألانی فعلت فَقَالَا أخبرنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّقَفِیّ للْاَنْصَارِیّ سل فَقَالَ اَخبرنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ جئتنی تَسْاَلنِیْ عَن مخرجك من بَیْتك تؤم الْبَیْت الْحَرَام وَمَا لَك فِیْهِ وَعَنْ رکعتیك بعد الطّواف وَمَا لَك فِیْهِمَا وَعَنْ طوافك بَیْنَ الصَّفَا والمروة وَمَا لَك فِیْهِ وَعَنْ وقوفك عَشِیَّة عَرَفَة وَمَا لَك فِیْهِ وَعَنْ رمیك الْجمار وَمَا لَك فِیْهِ وَعَنْ نحرك وَمَا لَك فِیْهِ مَعَ الْاِفَاضَة فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لعن هٰذَا جِئْت اَسالك قَالَ فَاِنَّك اِذا خرجت من بَیْتك تؤم الْبَیْت الْحَرَام لَا تضع نَاقَتك خفا وَلَا ترفعه اِلَّا کتب اللّٰه لَك بِهِ حَسَنَة ومحا عَنْك خَطِیئَة وَأما رکعتاك بعد الطّواف کعتق رَقَبَة من بنی اِسْمَاعِیل عَلَیْهِ السَّلَام وَأما طوافك بالصفا والمروة کعتق سَبْعِیْنَ رَقَبَة وَأما وقوفك عَشِیَّة عَرَفَة فَاِن اللّٰه یهبط اِلٰی سَمَاء الدُّنْیَا فیباهی بکم الْمَلَائِکَة یَقُوْلُ عِبَادِیْ جاؤونی شعثا من کل فج عمیق یرجون جنتی فَلَو کَانَت ذنوبکم کعدد الرمل اَوْ کقطر الْمَطَر اَوْ کزبد الْبَحْر لغفرتها أفیضوا عِبَادِیْ مغفورا لکم

Marfat.com

وَلمن شفعتم لَهُ وَأما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تَكْفِير كَبِيرَة من الموبقات وَأما نحرك فمذخور لَك عِنْد رَبك وَأما حلاقك رَأسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة ويمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ بعد ذَلِك فَإنَّك تَطوف وَلَا ذَنْب لَك يَأْتِي ملك حَتَّى يضع يَدَيْهِ بَين كتفيك فَيَقُول اعْمَلْ فِيمَا تسْتَقْبل فقد غفر لَك مَا مضى . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِيَ هَذَا الحَدِيث من وُجُوه وَلَا نعلم لَهُ أحسن من هَذَا الطَّرِيق . قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهِي طَرِيق لَا بَأْس بهَا رواتها كلهم موثقون وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَيَأْتِي لَفظه فِي الْوُقُوف إِن شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں منیٰ کی مسجد میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان دونوں نے سلام کیا' پھر ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کچھ دریافت کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو! تو میں تم دونوں کو اس بارے میں بتادیتا ہوں کہ تم دونوں کس چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' تو میں ایسا کرلیتا ہوں' اور اگر تم چاہو تو میں رُک جاتا ہوں' تم مجھ سے سوال کرلو۔ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں ارشاد فرمادیجئے' ثقفی نے انصاری سے کہا: تم سوال کرو! تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم میرے پاس اس لئے آئے ہو تاکہ تم اپنے گھر سے نکل کر بیت الحرام کی نیت سے روانہ ہونے کے بارے میں دریافت کرو' کہ تمہیں' اس کا کیا اجر ملے گا؟ اور طواف کے بعد کی دو رکعات کا کیا اجر ہوگا' اور تمہیں' ان دونوں کا کیا اجر وثواب ہوگا' اور تم صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' کہ تمہیں' اس کا کیا اجر وثواب ملے گا' اور عرفہ کی شام تمہارے وقوف کرنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو کہ تمہیں' اس کا کتنا اجر وثواب ملے گا اور جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' اور اس کا تمہیں کیا اجر ملے گا' اور قربانی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' تمہیں' اس کا کیا اجر ملے گا؟ نیز واپسی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث فرمایا ہے' میں اسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے بارے میں ہی حاضر ہوا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیت الحرام کی نیت کر کے اپنے گھر سے نکلتے ہو' تو تمہاری اونٹنی جو بھی قدم رکھتی ہے' اور جو بھی قدم اٹھاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرلیتا ہے' اور تم سے ایک خطا کو مٹادیتا ہے' جہاں تک تمہارے طواف کے بعد دو رکعات ادا کرنے کا جو تعلق ہے' تو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہے' جہاں تک تمہارے صفا و مروہ کے چکر لگانے کا سوال ہے' تو یہ ستر غلام آزاد کرنے کی مانند ہے' جہاں تک تمہارے عرفہ کی شام وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور تم لوگوں کے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے' وہ فرماتا ہے: میرے بندے بکھرے ہوئے بال لے کر' میری خدمت میں دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں' وہ میری جنت کی امید رکھتے ہیں' اگر تم لوگوں کے گناہ' ریت کے ذرات جتنے ہوں' یا بارش کے قطروں جتنے ہوں' تو میں ان کی مغفرت کردوں

Marfat.com

گا'اے میرے بندو! جب تم واپس جاؤ گے تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہوگی'اور اس شخص کی مغفرت بھی ہو چکی ہوگی' جس کی تم شفاعت کرو گے۔(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جہاں تک تمہارا جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو تم جو بھی کنکری پھینکو گے'اس میں سے ہر ایک کے عوض میں' ہلاک کرنے والا ایک کبیرہ گناہ ختم ہو جائے گا' اور جہاں تک تمہاری قربانی کرنے کا تعلق ہے' تو یہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سنبھال کر رکھ لی جائے گی' جہاں تک تمہارے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تم نے جو بھی بال منڈوایا ہے' ہر ایک بال کے عوض میں تمہیں ایک نیکی ملے گی' اور اس کے عوض میں تمہاری ایک برائی کو مٹا دیا جائے گا' جہاں تک تمہارے اس کے بعد بیت اللہ کے طواف کرنے کا تعلق ہے' تو جب تم طواف کرو گے' تو تمہارا کوئی گناہ نہیں ہوگا' ایک فرشتہ آئے گا' وہ اپنے دونوں ہاتھ تمہارے کندھوں کے درمیان رکھے گا اور کہے گا:

''اب تم نئے سرے سے عمل شروع کرو! کیونکہ تمہارے گزشتہ گناہوں کی تو مغفرت ہو چکی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اس کو نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ حدیث کئی حوالوں سے منقول ہے' لیکن ہمارے علم کے مطابق اس کی اس سے زیادہ اچھی سند اور کوئی نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ ایک ایسا واسطہ ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں امام ابن حبان نے بھی اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور اس روایت کے الفاظ ''وقوف'' سے متعلق باب میں آگے آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

1710 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثٍ عبَادَة بن الصَّامِت وَقَالَ فِيهِ فَإِن لَك من الْأجر إِذا أممت الْبَيْت الْعَتِيق الا ترفع قدما اَوْ تضعها اَنْت ودابتك اِلَّا كتبت لَك حَسَنَة وَرفعت لَك دَرَجَة وَأما وقوفك بِعَرَفَة فَإِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لملائكته يَا ملائكتي مَا جَاءَ بعبادي قَالُوْا جاؤوا يَلْتَمِسُوْنَ رضوانك وَالْجنَّة فَيَقُوْلُ الله عَزَّ وَجَلَّ فَإِنِّي أشهد نَفسِي وَخَلقي اَنِّيْ قد غفرت لَهُمْ وَلَوْ كَانَت ذنوبهم عدد اَيَّام الدَّهْر وَعدد رمل عالج وَأما رميك الْجمار قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ) السجدة 17 وَأما حلقك رَأسك فَإِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِي الْاَرْض اِلَّا كَانَت لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ اِذا ودعت فَإنَّك تخرج من ذنوبك كَيَوْم وَلدتك أمك

وَرَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثٍ أنس بن مَالك نَحْوه اِلَّا انه قَالَ فِيهِ: وَأما وقوفك بِعَرَفَات فَإِن الله تَعَالَى يطلع على اَهْل عَرَفَات فَيَقُوْلُ عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شعثا غبرا اَتَوْنِيْ من كل فج عميق فيباهي بهم الْمَلَائِكَة فَلَو كَانَ عَلَيْك من الذُّنُوب مثل رمل عالج ونجوم السَّمَاء وقطر الْبَحْر والمطر غفر الله لَك وَأما رميك الْجمار فَإِنَّهُ مدخور لَك عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ وَأما حلقك رَأسك فَإِن لَك بِكُل شَعْرَة تقع مِنْك نورا يَوْم الْقِيَامَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ فَإنَّك تصدر وَاَنت من ذنوبك كهيئة يَوْم وَلدتك أمك

❀❀ امام طبرانی نے' معجم اوسط میں' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

Marfat.com

''جب تم ''بیت عتیق'' کے ارادے سے نکلو گے' تو تمہیں' اس کا یہ اجر ملے گا کہ تم جو بھی قدم اٹھاؤ گے یا رکھو گے' تم اٹھاؤ' یا تمہارا جانور اٹھائے' تو تمہارے نامہ اعمال میں' ایک نیکی نوٹ کی جائے گی' اور تمہارا ایک درجہ بلند کیا جائے گا' اور جہاں تک تمہارا عرفہ میں وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندے کیوں آئے ہیں' وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری رضامندی اور جنت کی تلاش میں آئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے آپ کو اور اپنی مخلوق کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں ان کی مغفرت کر دی ہے' خواہ ان کے گناہ' زمانے کے دنوں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذروں کی تعداد میں ہوں' جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے یہ اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے'

جہاں تک تمہارے سر منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارے بالوں میں سے' جو بھی بال زمین پر گرتا ہے' تو وہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا' جہاں تک تمہارے بیت اللہ کا طواف کرنے کا تعلق ہے' یعنی طواف وداع کا تعلق ہے' تو تم گناہوں سے یوں نکل جاؤ گے' جیسے اُس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا''

یہ راویت ابوالقاسم اصبہانی نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جہاں تک تمہارے عرفات میں وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ' اہل عرفات کی طرف دیکھ کر یہ فرماتا ہے: میرے بندے بکھرے ہوئے بال لے کر غبار آلود ہو کر' میری بارگاہ میں آئے ہیں' یہ دور دراز کے علاقوں سے میرے پاس آئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے کہ اگر تمہارے اتنے گناہ ہوں' جو ریت کے ذروں جتنے ہوں' اور آسمان کے ستاروں جتنے ہوں' اور سمندر کے قطروں جتنے ہوں' یا بارش کے قطروں جتنے ہوں' تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے گا' یہاں تک تمہارے کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو یہ چیز تمہارے پروردگار کی راہ میں تمہارے لئے سنبھال کر رکھ لی جائے گی' اور اس وقت کام آئے گی' جب تمہیں' اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو گی' جہاں تک تمہارے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارا جو بھی بال گرے گا' وہ قیامت کے دن نور ہو گا' جہاں تک تمہارے بیت اللہ کا طواف کرنے کا تعلق ہے' تو جب تم اس سے فارغ ہو گے' تو تم اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو گے' جیسے اس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا''۔

1711 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج حَاجا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْحَاج اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْمُعْتَمِر اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج غازيا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْغَازِی اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حج کرنے کے لئے نکلے اور راستے میں فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا'

Marfat.com

اور جوشخص عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب نصیب ہوگا' جوشخص جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک جنگ میں حصہ لینے کا اجر وثواب ملے گا''

یہ راویت امام ابویعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

1712 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ لحج اَوْ عمرَة فَمَاتَ فِيْهِ لم يعرض وَلَمْ يُحَاسب وَقِيْلَ لَهُ ادخل الْجنَّة قَالَت وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه يباهي بالطائفين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ يعلى وَالدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص حج یا عمرہ کرنے کے لئے' اس طرف نکلے' اور راستے میں انتقال کر جائے' تو اس سے حساب نہیں لیا جائے گا' اور اسے (حساب کے لئے) پیش بھی نہیں کیا جائے گا' اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ طواف کرنے والے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی' امام ابویعلیٰ' امام دارقطنی' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1713 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْبَيْت دعامة من دعائم الْاِسْلَام فَمَنْ حج الْبَيْت اَوْ اعْتَمر فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه فَاِن مَاتَ أدخلهُ الْجَنَّة وَاِن رده اِلٰى اَهله رده بِاَجر وغنيمة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ . الدعامة بِكَسْر الدَّال هِیَ عَمُود الْبَيْت والخباء

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ گھر (یعنی بیت اللہ) اسلام کی بنیادوں میں سے ایک ہے' جوشخص بیت اللہ کا حج کرتا ہے' یا عمرہ کرتا ہے' تو اللہ کے ذمہ یہ لازم ہے کہ جب وہ مر جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے' اور اگر اسے واپس' اس کے گھر والوں کی طرف لوٹائے' تو اسے اجر اور غنیمت کے ہمراہ لوٹائے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الدعامۃ'' میں 'د' پر زیر ہے' اس سے مراد گھر اور خیمے کا ستون ہے۔

1714 - وَرُوِیَ عَنْهُ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِیْ طَرِيْق مَكَّة ذَاهِبًا اَوْ رَاجعا لم يعرض وَلَمْ يُحَاسب اَوْ غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جوشخص (حج یا عمرے کے لئے) جاتے ہوئے' یا واپس آتے ہوئے' مکہ کے راستے میں انتقال کر جائے' اُسے (قیامت کے دن حساب کے لئے) پیش نہیں کیا جائے گا' اور نہ ہی اُس سے حساب لیا جائے گا (راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں:) اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

Marfat.com

1715 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رجل وَاقِف مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَة اِذْ وَقع عَن رَاحِلَته فأقصعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر و كفنوه بثوبيه وَلَا تخمروا رَأسه وَلَا تحنطوه فَاِنَّهٗ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة ملبيا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن خُزَيْمَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُم: اَن رجلا كَانَ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوقصته نَاقَته وَهُوَ محرم فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر و كفنوه فِيْ ثوبيه وَلَا تمسوه بِطيب وَلَا تخمروا رَأسه فَاِنَّهٗ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة ملبيا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھا' وہ اپنی سواری سے گرا' اوراس کی گردن ٹوٹ گئی (اور وہ انتقال کرگیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دینا' اس کے سر کو نہ ڈھانپنا' اس کو خوشبو نہ لگانا' کیونکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' ان حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' اس کی اونٹنی نے اسے گرادیا' وہ احرام باندھے ہوئے تھا' اور اس شخص کا انتقال ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو' اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا''۔

1716 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم فَامَرهُمْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يغسلوه بِمَاء وَسدر وَاَن يكشفوا وَجهه حسبته قَالَ وَرَأسه فَاِنَّهٗ يبْعَث وَهُوَ يهل

حديث1715: صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب الكفن في ثوبين - حديث:1218 صحيح مسلم - كتاب الحج' باب ما يفعل بالمحرم إذا مات - حديث:2167 مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب صفة الكفن إذا مات المحرم وغسله وحظر تخمير وجهه ورأسه - حديث: 2483 صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم " ألبسوه ثوبين' حديث: 4022 سنن الدارمي - من كتاب المناسك' باب في المحرم إذا مات ما يصنع به - حديث:1843 سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب المحرم يموت - حديث: 3082 السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج' تخمير المحرم وجهه ورأسه - حديث: 2678 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج' في المحرم يموت يغطي رأسه - حديث:17472 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' المواقيت - تخمير المحرم وجهه ورأسه' حديث: 3570 سنن الدارقطني - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث:2423 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب غسل الميت - باب المحرم يموت' حديث:6258 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1798 مسند الشافعي - ومن كتاب الجنائز والحدود' حديث:1521 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وسعيد بن جبير' حديث: 2734 مسند الحميدي - أحاديث ابن عباس رضي الله عنه التي قال فيها سمعت رسول' حديث: 452 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2417 المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم' حديث: 214 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه عبد الله - حديث: 4438 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث:12030

Marfat.com

وقصته نَاقَته مَعْنَاهُ رمته نَاقَته فكسرت عُنُقه وَكَذٰلِكَ فأقصعته

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے اسے غسل دیں اور اس کا چہرہ کھلا رکھیں''

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے سر کو بھی کھلا رکھو' کیونکہ جب (قیامت کے دن) یہ زندہ ہوگا' تو تلبیہ پڑھ رہا ہوگا''۔

متن کے الفاظ ''وقصتہ ناقتہ'' کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اونٹنی نے اس کو گرا دیا' تو اس کی گردن ٹوٹ گئی' لفظ ''فاقصتہ'' کا بھی یہی مطلب ہے۔

1 - التَّرْغِيب فِي النَّفَقَة فِي الْحَج وَالْعمرَة وَمَا جَاءَ فِيمَن أنْفق فِيهِمَا من مَال حرَام

باب: حج اور عمرہ میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جو شخص حرام مال میں سے ان دونوں پر خرچ کرتا ہے' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1717 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ عمرتها اِن لَك من الْأجر على قدر نصبك ونفقتك . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وصححها: اِنَّمَا أجرك فِيْ عمرتك على قدر نَفَقَتك . النصب هُوَ التَّعَب وزنا وَمعنى

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُن کے عمرے کے بارے میں' اُن سے یہ فرمایا تھا:

''تمہیں' اس کا اتنا ہی اجر ملے گا' جتنی تم نے مشقت برداشت کی ہوگی' اور جتنا خرچ کیا ہوگا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم کی نقل کردہ ایک اور روایت' جس کو انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تمہارے عمرے کے بارے میں' تمہارا اجر' تمہارے خرچ کے حساب سے ہوگا''

لفظ ''نصب'' وزن اور معنیٰ کے اعتبار سے لفظ 'تعب' (مشقت) کے معنیٰ میں ہے۔

1718 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَة فِي الْحَج كالنَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْل اللّٰه بسبع مائة ضعف . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

''حج پر خرچ کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مانند ہے' جو سات سو گنا ہو''

یہ روایت' امام احمد' امام طبرانی نے نقل معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ سند حسن ہے۔

1719 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضًا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ النَّفَقَۃَ فِی الۡحج کَالنَّفَقَۃِ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہ الدِّرۡھَم بسبع مائۃ

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حج میں خرچ کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مانند ہے' جو ایک درہم' سات سو کے برابر ہوگا''۔

1720 - وَرُوِیَ عَنۡ عَمۡرو بن شُعَیۡب عَنۡ اَبِیۡہِ عَنۡ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ الۡحجَّاج والعمار وَفد اللّٰہ اِن سَاَلُوۡا اُعۡطُوۡا وَاِن دعوا أجیبُوا وَاِن اَنۡفقُوۡا أخلف لَھُم وَالَّذِیۡ نفس اَبِیۡ الۡقَاسِم بِیَدِہٖ مَا کبر مکبر علی نشز وَلَا اَھل مھل علی شرف من الۡاَشۡرَاف اِلَّا اَھل مَا بَیۡن یَدَیۡہِ وَکبر حَتّٰی یَنۡقَطِع مِنۡہُ مُنۡقَطع التُّرَاب -رَوَاہُ الۡبَیۡھَقِیّ

النشز بِفَتۡح النُّوۡن وَاِسۡکَان الشین الۡمُعۡجَمَۃ وبالزای ھُوَ الۡمَکَان الۡمُرۡتَفع

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اگر وہ مانگیں تو انہیں عطا کیا جاتا ہے' اگر وہ دعا کریں' تو وہ قبول ہوتی ہے' اگر وہ خرچ کریں' تو انہیں' اس کا بدلہ ملتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' ابوالقاسم کی جان ہے' جب بھی تکبیر کہنے والا کسی ٹیلے پر تکبیر کہتا ہے' یا تلبیہ پڑھنے والا کسی اونچی چیز پر تلبیہ پڑھتا ہے' تو اس کے سامنے والی چیزیں تلبیہ پڑھتی ہیں' اور تکبیر کہتی ہیں' جتنی دور تک' جہاں تک مٹی ہوتی ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''نشز'' میں' ن' پر زبر ہے' اور' ش' ساکن ہے' اس کے بعد' ز' ہے' اس سے مراد بلند جگہ ہے۔

1721 - وَرُوِیَ عَنۡ اَنَس بۡنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ الۡحجَّاج والعمار وَفد اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یعطیھم مَا سَاَلُوۡا ویستجیب لَھُمۡ مَا دعوا ویخلف عَلَیۡھِمۡ مَا اَنۡفقُوۡا الدِّرۡھَم ألف ألف -رَوَاہُ الۡبَیۡھَقِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' وہ جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ وہ انہیں عطا کرتا ہے' اور وہ جو دعا کرتے ہیں' ان کی وہ دعا قبول کرتا ہے' اور جو درہم' انہوں نے خرچ کیے ہوئے ہوتے ہیں' ان کا ہزار' ہزار گنا مزید انہیں عطا کرتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1722 - وَعَنۡ جَابِر بۡنِ عَبۡد اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا رَفعہ قَالَ مَا أمعر حَاج قطّ -قیل لجَابِر مَا الامعار قَالَ مَا افۡتقر ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الۡاَوۡسَط وَالۡبَزَّار وَرِجَالُہٗ رجال الصَّحِیۡح

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: ''حاجی کبھی فقیر نہیں ہوتا''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: (متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''امعار'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ کبھی غریب نہیں ہوتا۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1723 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا خرج الْحَاج حَاجا بِنَفَقَة طيبَة وَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لبيك ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَبَّيْكَ وَسَعْديك زادك حَلَال وراحلتك حَلَال وحجك مبرور غير مأزور وَاِذَا خرج بِالنَّفَقَةِ الخبيثة فَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَا لَبَّيْكَ وَلَا سعديك زادك حرَام ونفقتك حرَام وحجك مأزور غير مبرور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثٍ أسلم مولى عمر بن الْخطاب مُرْسلا مُخْتَصرا

الغرز بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء بعْدهَا زَاى هُوَ ركاب من جلد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حاجی' حج کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور پاکیزہ مال میں سے خرچ کرتا ہے' تو جب وہ اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا ہے' اور لبیک کہتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی پکار کر اسے کہتا ہے: تم حاضر بھی ہو' اور تمہیں سعادت بھی نصیب ہوگی' تمہارا زادِ سفر حلال ہے' تمہاری سواری حلال ہے' تمہارا حج مقبول ہے' جس میں کوئی گناہ نہیں ہے' اور جب کوئی حاجی' حرام مال لے کر نکلتا ہے' تو جیسے ہی اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا ہے' اور لبیک پکارتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی' اُسے پکار کر کہتا ہے: نہ تمہاری حاضری قبول ہے' اور نہ تمہیں سعادت نصیب ہوگی' تمہارا زادِ سفر حرام ہے' تمہارا خرچ حرام ہے' تمہارا حج گناہ والا ہے' اس میں نیکی نہیں ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ اصبہانی نے' اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام' اسلم کے حوالے سے ''مرسل'' اور ''مختصر'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

لفظ ''غرز'' میں 'غ' پر زبر ہے' 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ز' ہے' اس سے مراد چمڑے کی بنی ہوئی رکاب ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ الْعمرَة فِيْ رَمَضَان

باب: رمضان میں عمرہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1724 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج فَقَالَت امْرَاَة لـزَوجهَا أحججنى مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِى مَا أحججك عَلَيْهِ فَقَالَت أحججنى على جملك فلَان قَالَ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاَتى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن امْرَاَتى تقْرَأ عَلَيْك السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَاِنَّهَا سَاَلَتنِىْ الْحَج مَعَك فَقُلْتُ مَا عِنْدِى مَا أحججك عَلَيْهِ قَالَت أحججنى على جملك فلَان فَقُلْتُ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أما اِنَّك لَو أحججتها عَلَيْهِ كَانَ فِيْ سَبِيْـل اللّٰه قَالَ وَاِنَّهَا اَمرتنِىْ اَن اَساَلك مَا يعدل حجَّة مَعَك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقرئها السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته وأخبرها اَنَّهَا تعدل حجَّة معى عمْرَة فِيْ رَمَضَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا بالقصة وَاللَّفْظ لِاَبِيْ دَاوُد وَآخره عِنْدهمَا سَوَاء

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا' تو ایک خاتون نے اپنے شوہر سے کہا: تم بھی مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرواؤ! اس نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لئے بھجوا سکوں' اس عورت نے کہا: تم مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کے لئے بھجوا دو! اس نے کہا: وہ اللہ کی راہ میں مخصوص کیا گیا ہے' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی نے آپ کو سلام عرض کیا ہے' اس نے مجھ سے یہ فرمائش کی ہے' کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہے' تو میں نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لئے بھجوا سکوں' تو اس نے کہا: تم مجھے فلاں اونٹ پر مجھے حج کے لئے بھجوا دو! میں نے کہا: وہ تو اللہ کی راہ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس عورت کو اس اونٹ پر حج کروا دیتے ہو' تو یہ بھی اللہ کی راہ میں شمار ہوگا' اس شخص نے کہا: اُس خاتون نے مجھ سے کہا ہے: میں آپ سے دریافت کروں' کون سی چیز آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو سلام کہنا' اور اسے یہ بتانا کہ رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں نے پورا واقعہ نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' تاہم اس کا آخری حصہ' ان دونوں کے نزدیک ایک جیسا ہے۔

1725 - وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا: ''عمْرَة فِي رَمَضَان تعدل حجَّة''

وَمُسْلِمٍ وَّلَفظِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لامْرَاَة من الْاَنْصَار يُقَال لَهَا أم سِنَان مَا مَنعك اَن تحجي مَعنا قَالَت لم يكن لنا اِلَّا ناضحان فحج اَبُوْ وَلَدهَا وَابْنهَا على نَاضِح وَترك لنا ناضحا ننضح عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَان فاعتمري فَإِن عمْرَة فِي رَمَضَان تعدل حجَّة

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: تعدل حجَّة اَوْ حجَّة معي

❀❀ یہ روایت امام بخاری' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے مختصر طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام مسلم نے بھی نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جس کا نام 'ام سنان' تھا' اس سے دریافت کیا' کیا وجہ ہے؟ تم ہمارے ساتھ حج کے لئے کیوں نہیں جارہی ہو؟ اس نے عرض کی: ہمارے پاس صرف دو اونٹ ہیں' اس کے بچوں کا باپ' اور اس عورت کا ایک بیٹا' ایک اونٹ پر حج کے لئے جارہے ہیں' اور ہمارے لئے دوسرا' اونٹ چھوڑ کر جارہے ہیں' جو ہم اپنے استعمال میں لائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان آئے گا' تو تم عمرہ کر لینا' رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حج کرنے کے برابر ہے'' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''۔

1726 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ جَاءَت أم سليم اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت حج اَبُو طَلْحَة وَابْنه وترکانی فَقَالَ يَا أم سليم عمْرَة فِي رَمَضَان تعدل حجَّة معي . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اوراُن کے صاحب زادے حج کے لئے چلے گئے ہیں' اور مجھے چھوڑ گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1727 - وَعَنْ أم معقل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما حج رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة الْوَدَاع وَكَانَ لنا جمل فَجعله اَبُوْ معقل فِيْ سَبِيْل الله قَالَت وأصابنا مرض وَهلك اَبُوْ معقل قَالَت فَلَمَّا قفل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حجه فَقَالَ يَا أم معقل مَا مَنعك اَن تخرجي مَعنا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد تهيانا فَهلَكَ اَبُوْ معقل وَكَانَ لنا جمل هُوَ الَّذِيْ نحج عَلَيْهِ فأوصى بِهِ اَبُوْ معقل فِيْ سَبِيْل الله قَالَ فَهَلا خرجت عَلَيْهِ فَإِن الْحَج فِيْ سَبِيْل الله فَاما اِذْ فاتتك هٰذِهِ الْحجَّة فاعتمري فِيْ رَمَضَان فَإِنَّهَا كحجة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصرًا عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة . وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ: اِن الْحَج وَالْعمْرَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَاِن عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة اَوْ تجزى حجَّة

❀❀ سیّدہ اُمّ معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لئے لے جانے لگے' تو ہمارا ایک اونٹ تھا' جسے حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں وقف کردیا تھا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہمیں بیماری لاحق ہوئی' تو حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کرکے واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اُمّ معقل! تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں گئی تھی؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے ارادہ تو کیا تھا' لیکن حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' ہمارا ایک ہی اونٹ تھا' یہی وہ اونٹ تھا جس پر ہم نے حج کے لئے جانا تھا' اور حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کردی کہ یہ اللہ کی راہ میں وقف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس اونٹ پر سوار ہوکر کیوں نہیں گئیں؟ کیونکہ حج بھی' اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' اب تمہارا یہ حج تو رہ گیا ہے' تم رمضان میں عمرہ کرلینا' وہ بھی حج کی مانند ہوتا ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رمضان میں' عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''

• امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام ابن خزیمہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک حج اور عمرہ بھی' اللہ کی راہ میں ہوتے ہیں' اور رمضان عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے'' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''حج کی جگہ کفایت کرجاتا ہے''۔

1728 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد وَالنَّسَائِيّ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَة قد كَبرت وسقمت

Marfat.com

فَهَلْ من عمل يَجْزِى عنى من حجتى -قَالَ عمْرَة فِىْ رَمَضَان تعدل حجّة . قفل محركة اى رَجَعَ من سَفَره

❀❀ امام ابوداؤد اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے اس خاتون سے ایک روایت یہ منقول ہے:

''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی خاتون ہوں' جس کی عمر زیادہ ہوچکی ہے' اور میں بیمار بھی ہوں' تو کیا کوئی ایسا عمل ہے؟ جو میرے لئے' اس حج کی جگہ کفایت کرجائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں' عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔

لفظ ''قفل'' میں' تینوں الفاظ پر حرکت ہے' یعنی جب آپ ﷺ سفر سے واپس آئے۔

1729 - وَعَنْ اَبِىْ معقل رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَة فِىْ رَمَضَان تعدل حجّة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رمضان میں' عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1730 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر فِىْ حَدِيْثٍ طَوِيل بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ اَبِىْ طليق انه قَالَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يعدل الْحَج مَعَك قَالَ عمْرَة فِىْ رَمَضَان

قَالَ المملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوْ طليق هُوَ اَوْ معقل وَكَذٰلِكَ زَوجته أم معقل تكنى أم طليق اَيْضًا ذكره ابْن عبد الْبر النمرى

❀❀ امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں طویل حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ' حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا چیز آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوسکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا''

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ' یا حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' اُن کی زوجہ ''ام معقل'' ہیں' اور ان کی کنیت ''ام طلیق'' ہے' یہ بات ''ابن عبدالبر نمری'' نے ذکر کی ہے

3 - التَّرْغِيب فِى التَّوَاضُع فِى الْحَج والتبذل وَلبس الدون من الثِّيَاب اقْتِدَاءِ بالأنبياء عَلَيْهِمُ الصَّلَاة وَالسَّلَام

انبیاءِ کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے' حج کے دوران تواضع اختیار کرنے (اور) عام سا لباس پہننے سے متعلق ترغیبی روایات

1731 - رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على رَحل رث وقطيفة خلقَة تَسَاوِى اَرْبَعَة دَرَاهِمْ اَوْ لَا تَسَاوِى ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حجَّة لَا رِيَاء فِيْهَا وَلَا سمعة

Marfat.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي الشَّمَائِلِ وَابْنُ مَاجَةَ والأصبهاني إِلَّا انه قَالَ لَا تَسَاوِى اَرْبَعَة دَرَاهِمْ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيثِ ابْن عَبَّاس ۔ القطيفة كسَاء لَهُ خمل

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے پالان پر سفر کر کے حج کیا تھا' جو عام سا تھا' اور ایک ایسی چادر جو پرانی تھی' جس کی قیمت چار درہم' یا اس کے برابر بھی نہیں ہوگی' پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ! یہ ایسا حج ہو' جس میں کوئی ریاکاری اور شہرت نہ ہو"

یہ روایت امام ترمذی نے "شمائل" میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کی قیمت چار درہم کے برابر بھی نہیں تھی"

امام طبرانی نے' یہ روایت معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "قطیفۃ" کا مطلب' وہ چادر ہے' جس کا کپڑا روئیں والا ہو۔

1732 - وَعَنْ ثُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج أنس على رَحل وَلَمْ يكن شحيحا وَحدث اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حج على رَحل وَكَانَت زاملته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک عام سے پالان پر حج کیا تھا' وہ کنجوس نہیں تھے' لیکن انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عام سے پالان پر حج کیا تھا' اور (جس اونٹنی پر سفر کیا تھا) وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سامان والی اونٹنی تھی۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

1733 - وَعَنْ قدامَة بن عبد اللّٰه وَهُوَ ابْن عمار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَة يَوْم النَّحْر على نَاقَة صهباء لَا ضرب وَلَا طرد وَلَا اِلَيْك اِلَيْك

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَغَيْره

❀❀ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن اپنی اونٹنی "صہباء" پر بیٹھ کر' جمرہ کو کنکریاں مار رہے تھے' اور وہاں کوئی مار پیٹ اور "ہٹو بچو" نہیں ہو رہی تھی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

1734 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْن مَكَّة وَالْمَدِينَة فمررنا بواد فَقَالَ اَى وَاد هٰذَا قَالُوْا وَادى الْاَزْرَق قَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلَى مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر من طول شعره شَيْئًا لَا يحفظه دَاوُد وَاضِعا اصبعه فِيْ اُذُنه لَهُ جؤار اِلَى اللّٰه بِالتَّلْبِيَةِ مارا بِهٰذَا الْوَادى قَالَ ثُمَّ سرنا حَتّٰى اَتَيْنَا على ثنية فَقَالَ اَى ثنية هٰذِهٖ قَالُوْا ثنية هرشى اَوْ لفت قَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلَى يُوْنُس صَلَّى اللّٰهُ

حدیث 1732: صحیح البخاری - کتاب الحج' باب الحج علی الرحل - حدیث: 1455 صحیح ابن حبان - کتاب الحج' باب مقدمات الحج - ذکر إباحة الحج للرجل علی الرحال وإن کان موسرا بغیرها' حدیث:3814 السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الحج' باب من اختار الرکوب لما فیہ من زیادة النفقة والإجمام للدعاء - حدیث:8125

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على نَاقَة حَمْرَاء عَلَيْهِ جُبَّة صوف وخطام نَاقَته خلبة مارا بِهَذَا الْوَادي ملبيا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَاد صَحِيح وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ اور مدینہ کے درمیان' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہمارا گزر ایک وادی کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بالوں کی لمبائی کی کوئی بات ذکر کی' جو داؤد نامی راوی کو الفاظ یاد نہیں رہے (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) انہوں نے اپنی انگلی اپنے کان میں رکھی ہوئی تھی' اور وہ تلبیہ کے ذریعے' اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے' اس وادی سے گزر رہے تھے' راوی کہتے ہیں: پھر ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی کے پاس آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ''ہرشی'' یا ''لفت'' نامی گھاٹی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا' اس وقت بھی' حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' انہوں نے اُونی جبہ پہنا ہوا ہے' اور ان کی اونٹنی کی لگام انگور کے پتوں سے بنی ہوئی ہے' وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے' اس وادی سے گزر رہے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان دونوں حضرات کے نقل کردہ ہیں۔

1735 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِإِسْنَاد على شَرط مُسلم وَلَفظه أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم أَتَى على وَادي الْأَزْرَق فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا وَادي الْأَزْرَق فَقَالَ كَأَنِّي أنظر إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام مهبطا لَهُ جؤار إِلَى الله بِالتَّكْبِيرِ ثمَّ أَتَى على ثنية فَقَالَ كَأَنِّي أنظر إِلَى يُونُس عَلَيْهِ السَّلَام على نَاقَة حَمْرَاء جعدة خطامها لِيف وَهُوَ يُلَبِّي وَعَلِيهِ جُبَّة صوف . هرشي بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الرَّاء بعدهمَا شين مُعْجمَة مَقْصُورَة ثنية قريب الْجحْفَة . ولفت بِكَسْر اللَّام وَفتحهَا أَيْضا هُوَ ثنية جبل قديد بَين مَكَّة وَالْمَدينَة

والخلبة بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون اللَّام هِيَ اللِّيف كَمَا جَاءَ مُفَسرًا فِي الحَدِيث

❀❀ یہ روایت امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے' اور اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''وادی ازرق'' تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ یہاں سے نیچے اتر رہے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تکبیر کے ذریعے گریہ وزاری کر رہے ہیں' پھر آپ ایک گھاٹی پر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر تشریف فرما ہیں' جس کی لگام پتوں سے بنی ہوئی ہے' وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں' اور انہوں نے اُونی جبہ پہنا ہوا ہے۔

لفظ ''ھرشی'' میں 'ہ' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ش' ہے' اس کے بعد 'ا' مقصورہ ہے' جو ایک گھاٹی ہے' جو 'جحفہ' کے قریب ہے

لفظ ''لفت'' اس میں 'ل' پر 'زیر' ہے' اور اس پر 'زبر' بھی پڑھی گئی ہے' یہ ''جبل قدید'' کی ایک گھاٹی ہے' جو مکہ اور مدینہ کے

Marfat.com

درمیان ہے۔

لفظ ''خلبة'' میں 'خ' پر 'پیش' ہے اور 'ل' ساکن ہے اس سے مراد پتے ہیں جیسا کہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

1736 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ صلى فِيْ مَسجِد الْخيف سَبْعُوْنَ نَبيا مِنهُم مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ أنظر اِلَيهِ وَعَلَيهِ عباء تان قطوانيتان وَهُوَ محرم على بعير من اِبل شنُوءَة مَخْطُوم بِخطَام لِيف لَهُ ضفيرتان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن

قطوان بِفَتْح الْقَاف والطاء الْمُهْملَة جَمِيعًا مَوْضِع بِالْكُوفَةِ تنسب اِلَيهِ العبى والأكسية

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد ''خیف'' میں ستر انبیاء نے نماز ادا کی ہے جن میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں گویا میں آج بھی انہیں دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے دو قطوانی عبائیں پہنی ہوئی ہیں احرام باندھا ہوا ہے اور اونٹ پر سوار ہیں وہ شنوءہ قبیلے کے اونٹ پر سوار تھے جس کی لگام پتوں سے بنی ہوئی تھی اور ان کی دو مینڈھیاں تھیں (یعنی دونوں طرف بال آ رہے تھے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے۔

''قطوان'' میں 'ق' اور 'ط' دونوں پر 'زبر' کے ساتھ ہے یہ کوفہ میں موجود ایک جگہ کا نام ہے عباء اور چادر کی نسبت اس کی طرف کی جاتی ہے۔

1737 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لما مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بوادی عسفان حِيْن حج قَالَ يَا اَبَا بكر اَى وَاد هٰذَا قَالَ وَادى عسفان قَالَ لقد مر بِه هود وَصَالح على بكرات خطمها اللّيف أزرهم العباء وأرديتهم النمار يحجون الْبَيْت الْعَتِيق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَلَا بَاْس بحديثهما فِي المتابعات وَقد احْتج بهما ابْن خُزَيْمَة وَغَيره

عسفان بِضَم الْعين وَسُكُون السِّين الْمُهْملَتَيْنِ مَوْضِع على مرحلتَيْنِ من مَكَّة والبكرات جمع بكرَة بِسُكُون الْكَاف وَهِي الْفتية من الْاِبل والنمرات بِكَسْر الْمِيم جمع نمرة وَهِي كسَاء مخطط

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا گزر حج پر جاتے ہوئے وادی ''عسفان'' سے ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ کون سی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ وادی عسفان ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام ایسی اونٹیوں پر (سوار ہوکر) گزرے تھے جن کی لگامیں پتوں سے بنی ہوئے تھیں ان حضرات کے تہبند عبا تھے اور اوپر اوڑھنے والی چادریں چمڑے کی تھیں وہ بیت اللہ کا حج کرنے کے لئے جا رہے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے زمعہ بن صالح کے حوالے سے سلمہ بن بہرام کے

Marfat.com

حوالے سے نقل کیا ہے' اور متابعات کے بارے میں' ان دونوں حضرات کی نقل کردہ حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے ان دونوں سے استدلال کیا ہے

عسفان میں 'ع' پر پیش ہے' اور 'س' ساکن ہے' یہ مکہ مکرمہ سے دو مرحلے کے فاصلے پر موجود ایک جگہ ہے۔

لفظ 'بکرات'' لفظ'' بکرۃ'' کی جمع ہے' جس میں 'ک' ساکن ہے' اس سے مراد جوان اونٹ ہے

لفظ 'نمرات'' میں 'م' پر زیر ہے' یہ ''نمرۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد کشیدہ کاری والی چادر ہے۔

1738 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حج مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام على ثَوْر اَحْمَر عَلَيْهِ عباءة قطوانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِي سليم وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرخ جانور پر سوار ہو کر حج کیا تھا' انہوں نے قطوانی عباء پہنی ہوئی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے نقل کی ہے' اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

1739 - وَعَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد مر بِالرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبيا فيهم نَبِيّ اللّٰهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حُفَاة عَلَيْهِمُ العباء يؤُمُّونَ بَيت اللّٰه الْعَتِيق . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَا بَاس بِاِسْنَادِهِ فِي المتابعات وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى اَيْضًا من حَدِيْثِ أنس بن مَالك

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روحاء'' کے مقام سے' ستر انبیاء گزرے ہیں' جن میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے' یہ سب برہنہ پاؤں تھے اور انہوں نے عباء پہنی ہوئی تھی اور وہ بیت اللہ العتیق کی طرف جارہے تھے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' متابعات کے بارے میں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہی روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

1740 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ أنظر اِلَى مُوسَى بن عمرَان عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ هٰذَا الْوَادي محرما بَيْن قطوانيتين

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں' جو اس وادی سے دو قطوانی چادروں میں' احرام باندھ کر گزر رہے ہیں''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1741 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْحَاج قَالَ

Marfat.com

الشعث التفل قَالَ فَأَى الْحَج أفضل قَالَ العج والثج قَالَ وَمَا السَّبِيْل قَالَ الزَّاد والرحالة رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حسن وَعند التِّرْمِذِيّ عَنهُ: جَاءَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوجب الْحَج قَالَ الزَّاد وَالرَّاحِلَة- وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: حاجی کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور جس نے خوشبو نہ لگائی ہوئی ہو‘اس نے دریافت کیا: کون ساحج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کے جانور کو قربان کیا جائے اس نے دریافت کیا: ''سبیل'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص آیا‘اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز حج کو لازم کرتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1742 - وَتقدم فِيْ حَدِيْثٍ ابْن عمر وَأما وقوفك عَشِيَّة عَرَفَة فَإِن اللّٰه يهْبط إِلَى سَمَاء الدُّنْيَا فيباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ عِبَادِيْ جاؤوني شعثا من كل فج عميق يرجون جنتي فَلَو كَانَت ذنوبكم كعدد الرمل أَوْ كقطر الْمَطَر أَوْ كزبد الْبَحْر لغفرتها أفيضوا عِبَادِيْ مغفورا لكم وَلمن شفعتم لَهُ......الحَدِيْث

❀❀ اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے عرفہ کی شام وقوف کرنے کا تعلق ہے‘تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے‘اور فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندے‘میری بارگاہ میں پراگندہ حال‘دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں‘وہ میری جنت کی امید رکھتے ہیں‘اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں جتنے ہوں‘یا بارش کے قطروں جتنے ہوں‘یا سمندر کے جھاگ جتنے ہوں‘تو میں ان کی مغفرت کردوں گا‘اے میرے بندو! تم ایسی حالت میں واپس جاؤ‘ کہ تمہاری مغفرت ہوچکی ہے‘اور اس کی بھی مغفرت ہوچکی ہے‘جس کی تم نے سفارش کی ہو''......الحدیث۔

1743 - وَفِي رِوَايَةِ ابْن حبَان قَالَ: فَإِذَا وقف بِعَرَفَة فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ينزل إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ شعثا غبرا اشْهَدُوا أَنِّيْ قد غفرت لَهُمْ ذنوبهم وَإِن كَانَت عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج......الحَدِيْث

الشعث بِكَسْر الْعين هُوَ الْبعيد الْعَهْد بتسريح شعره وغسله والتفل بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْفَاء هُوَ الَّذِيْ ترك الطّيب والتنظيف حَتّٰى تَغَيَّرت رَائِحَته والعج بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْجِيم هُوَ رفع الصَّوْت بِالتَّلْبِيَةِ وَقِيْلَ بِالتَّكْبِيْرِ والثج بِالْمُثَلَّثَةِ هُوَ نحر الْبدن

❀❀ امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

Marfat.com

''جب آدمی عرفہ میں وقوف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کر کے (فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال' غبار آلود ہیں' تم گواہ ہو جاؤ! میں نے ان لوگوں کے گناہوں کی مغفرت کر دی ہے' اگرچہ وہ آسمان (یعنی بارش کے) قطروں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذروں جتنے ہوں''......الحدیث۔

لفظ''الشعث''میں'ع' پر'زیر' ہے' اس سے مراد بالوں کو سنوارنے اور دھونے سے دور ہونا ہے۔

لفظ''تفل''میں'ت' پر'زبر' ہے' اس کے بعد'ف' پر'زیر' ہے' اس سے مراد خوشبو اور پاکیزگی کو ترک کرنا ہے' یہاں تک کہ آدمی کی بو تبدیل ہو جائے۔

لفظ''العج''میں'ع' پر زبر ہے' اور'ج' پر شد ہے' اس سے مراد تلبیہ پڑھتے ہوئے اور ایک قول کے مطابق تکبیر کہتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے' لفظ''الثج''سے مراد قربانی کے جانور کو قربان کرنا ہے۔

1744 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله يباهي بِاَهْل عَرَفَات مَلَائِكَة السَّمَاء فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِیْ هؤُلَاءِ جاؤونی شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَسَيَاتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی الْوُقُوْف اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ آسمان کے فرشتوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال ہو کر غبار آلود ہو کر' میری بارگاہ میں آئے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی''صحیح''میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور عنقریب اس نوعیت سے متعلق' چند احادیث''وقوف''سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4 - التَّرْغِيْب فِی الْاِحْرَام و التلبية وَرفع الصَّوْت بهَا

احرام' تلبیہ' اور تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنے' سے متعلق ترغیبی روایات

1745 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تابعوا بَيْنَ الْحَج وَالْعمْرَة فَاِنَّهُمَا ينفيان الْفقر و الذنوب كَمَا يَنْفِی الْكِير خبث الْحَدِيْد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَيْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب اِلَّا الْجَنَّة وَمَا من مُؤْمِن يظل يَوْمه محرما اِلَّا غَابَتْ الشَّمْس بذنوبه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ صَحِيْح وَلَيْسَ فِیْ بعض نسخ التِّرْمِذِیّ وَمَا من مُؤْمِن اِلٰى آخِره وَكَذَا هُوَ فِی النَّسَائِیّ وصحيح ابْن خُزَيْمَة بِدُوْنِ الزِّيَادَة

وَزَاد رزين فِيْهِ: وَمَا من مُؤْمِن يُلَبِّی لله بِالْحَجّ اِلَّا شهد لَهُ مَا على يَمِينه وشماله اِلٰى مُنْقَطع الْاَرْض وَلَم

Marfat.com

أر هٰذِهِ الزِّيَادَةَ فِيْ شَيْءٍ من نسخ التِّرمِذِيّ وَلَا النَّسائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یکے بعد دیگرے حج اور عمرہ کرو! کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کردیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کردیتی ہے' اور مبرور حج کا ثواب' صرف جنت ہے' جو بھی مومن سارا دن احرام کی حالت میں رہتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے' ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جو بھی مومن'' - اس کے بعد سے لے کر' آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں' سنن نسائی میں بھی یہ روایت اسی طرح ہے' اور صحیح ابن خزیمہ میں اس اضافہ کے بغیر ہے۔

رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو بھی مومن شخص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کا تلبیہ پڑھتا ہے' تو اس کے دائیں اور بائیں' جہاں تک زمین ہے' ہر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی''۔

مصنف (حافظ عبدالعظیم) کہتے ہیں: میں نے ترمذی یا نسائی کے کسی بھی نسخے میں' یہ اضافی کلمات نہیں دیکھے ہیں۔

1746 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ملب يُلَبِّي اِلَّا لبى مَا عَنْ يَمِينه وشماله من حجر اَوْ شجر اَوْ مدر حَتّٰى تَنْقَطِع الْاَرْض من هَاهُنَا وَهَاهُنَا عَنْ يَمِينه وشماله . رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَنْ عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَبِيْ حَازِم عَنْ سهل وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عُبَيْدَة يَعْنِيْ ابْن حميد حَدثنِيْ عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَبِيْ حَازِم عَنْ سهل وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ کہتا ہے' تو اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف جہاں تک زمین ہے' وہاں تک موجود تمام پتھر' درخت اور مٹی کے ڈھیلے' یہاں سے لے کر وہاں تک' دائیں طرف اور بائیں طرف' تلبیہ کہتے ہیں''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے اسماعیل بن عیاش کی' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں عبیدہ بن حمید کے حوالے سے' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1747 - وَعَنْ خَلاد بن السَّائِب عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيل فَأمرنِيْ اَن آمُر اَصْحَابِي اَن يرفعوا اَصْوَاتهم بالاِهلال و التلبية

Marfat.com

رَوَاهُ مَالك وَابُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَابن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَزَاد ابن مَاجه فَإِنَّهَا شعار الْحَج

❀❀ خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: میں اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں''

یہ روایت امام مالک امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بے شک یہ (یعنی بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا) حج کا شعار ہے''۔

1748 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ نِي جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مر اَصْحَابك فَلْيَرْفَعُوْا اَصْوَاتهم بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا من شعار الْحَج

رَوَاهُ ابن مَاجه وَابن خُزَيْمَة فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبریل میرے پاس آئے اور بولے: آپ اپنے اصحاب کو یہ حکم دیں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں کیونکہ یہ حج کا شعار ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1749 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَهَل مهل قطّ وَلَا كبر مكبر قطّ اِلَّا بشر قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالْجنَّة قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادَيْنِ رجال الصَّحِيح وَالْبَيْهَقِيّ اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَهَل مهل قطّ اِلَّا آبت الشَّمْس بذنوبه

اَهَلِ الْملبى اِذا رفع صَوْته بِالتَّلْبِيَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ پڑھتا ہے یا تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے تو اسے خوشخبری دی جاتی ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا جنت کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ پڑھتا ہے تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے''۔

''اہل الملبی'' کا مطلب ہے بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا۔

Marfat.com

1750 - وَعَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَال افضل قَالَ العج والثج . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرمِذِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن الْمُنكدر عَن عبد الرَّحْمٰن بن يَرْبُوع وَقَالَ التِّرْمِذِیّ لم يسمع مُحَمَّد من عبد الرَّحْمٰن

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ مَا بر الْحَج قَالَ العج والثج قَالَ وَكِيع يَعْنِیْ بالعج العجيج بِالتَّلْبِيَةِ والثج نحر الْبدن وَتقدم

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عج (بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا) اور ثج (یعنی جانور ذبح کرنا)''

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان تمام حضرات نے اسے محمد بن منکدر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یربوع کے حوالے سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن منکدر نے عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بزار نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے دریافت کیا: حج کی نیکی کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عج اور ثج۔

وکیع نامی راوی کہتے ہیں: ''عج'' سے مراد تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے اور ''ثج'' سے مراد جانور قربان کرنا ہے یہ بات اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1751 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من محرم يُضحی لله يَوْمه يُلَبِّی حَتّٰى تغيب الشَّمْس اِلَّا غَابَتْ بذنوبه فَعَاد كَمَا وَلدته أمه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِیّ من حَدِيْثِ عَامر بن ربيعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتقدم حَدِيْثِ سهل بن سعد فِی الْبَاب الْاَوَّل وَفِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاح مُسلم فِیْ سَبِيْل اللّٰه مُجَاهدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبيا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنْهَا

حدیث1750: صحیح ابن خزیمة - کتاب المناسك' باب ذکر البیان أن رفع الصوت بالإهلال من أفضل الأعمال - حدیث: 2453 المستدرك علی الصحیحین للحاکم - بسم الله الرحمن الرحیم أول کتاب المناسك' حدیث: 1594 سنن الدارمی - ومن کتاب المناسك' باب أی الحج أفضل - حدیث: 1793 سنن ابن ماجه - کتاب المناسك' باب رفع الصوت - حدیث: 2922 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الحج' من کان یرفع صوته بالتلبیة - حدیث: 18084 سنن الدارقطنی - کتاب الحج' حدیث: 2123 السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الحج' باب الرجل یطیق المشی ولا یجد زادا ولا راحلة فلا یبین - حدیث: 8112 مسند الشافعی - ومن کتاب المناسك' حدیث: 459 البحر الزخار مسند البزار - عبد الرحمن بن یربوع - حدیث: 54 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند أبی بکر الصدیق رضی الله عنه' حدیث: 110 المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه: محمد - حدیث: 5144 شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی الإحرام والتلبیة ورفع الصوت بها - حدیث: 3851

Marfat.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھنے والا' جو شخص تلبیہ پڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' تو وہ سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے' تو وہ شخص دوبارہ اسی طرح ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں اور امام بیہقی نے اسے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

پہلے باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی مسلمان' اللہ کی راہ میں' جہاد کرنے کے لئے' یا حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے' اور وہ (مسلمان شخص) اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِي الْإِحْرَام من الْمَسْجِد الْأَقْصَى

باب: مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1752 - عَن أم حَكِيم بنت اَبِيْ اُمَيَّة بن الْاَخْنَس عَن أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَهَل بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدّس غفر لَهُ . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَهَل بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدّس كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب قَالَت فَخرجت اُمِّي من بَيت الْمُقَدّس بِعُمْرَة

ام حکیم بنت ابوامیہ نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا' اُس کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابن ماجہ صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا' تو یہ چیز اس کے لئے اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی''۔

راوی خاتون (ام حکیم) بیان کرتی ہیں: میری والدہ بیت المقدس سے عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئی تھیں۔

1753 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهَل من الْمَسْجِد الْاَقْصَى بِعُمْرَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

قَالَ فركبت أم حَكِيم اِلَى بَيت الْمُقَدّس حَتّٰى اَهَلت مِنْهُ بِعُمْرَة

Marfat.com

❀❀ ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں یہ روایت نقل کی ہے' اوران کے الفاظ یہ ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد اقصیٰ سے عمرہ کا احرام باندھتا ہے' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: تو ام حکیم نامی راوی خاتون بیت المقدس گئی تھیں' اور وہاں سے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

1754 - وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفْظهمَا من اَهْل بحجَّة اَوْ عمْرَة من الْمَسْجِد الْاَقْصَى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر اَوْ وَجَبت لَهُ الْجنَّة ـ شكّ الرَّاوِي اَيَّتهمَا

❀❀ یہی روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اوران دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص حج یا عمرہ کا احرام' مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک باندھے گا' اس کے گزشتہ گناہوں اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''

1755 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيّ قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهْل بِالْحَجِّ وَالْعمْرَة من الْمَسْجِد الْاَقْصَى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر وَوَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀❀ امام بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک' حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتا ہوا آئے گا' اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اور اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''

التَّرْغِيْب فِيْ الطَّوَافِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيّ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِمَا وَفَضْلِ الْمَقَامِ وَدُخُوْل الْبَيْتِ

باب: طواف کرنے' حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز ان دونوں کی فضیلت' مقام ابراہیم کی فضیلت' اور بیت اللہ کے اندر جانے کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

1756 - عَن عبد اللّٰه بن عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع اَبَاهُ يَقُوْلُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لِي لَا اَرَاك تستلم اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْحجر الْاَسود والركن الْيَمَانِيّ فَقَالَ ابْن عمر اِن أفعل فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن استلامهما يحط الْخَطَايَا

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: من طَاف أسبوعا يُحْصِيه وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعدل رَقَبَة

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: مَا رفع رجل قدما وَلَا وَضعهَا اِلَّا كتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات ـ رَوَاهُ اَحْمد وَهٰذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظه اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِن مسحهما كَفَّارَة للخطايا وسمعته يَقُوْلُ لَا يضع قدما وَلَا يرفع اُخْرَى اِلَّا حط اللّٰه عَنهُ بهَا

Marfat.com

خَطِيئَة وَكتب لَهُ بهَا حَسَنَة

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کو حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ سے یہ کہتے ہوئے سنا: کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ان دو ارکان کا استلام کرتے ہیں' حجراسود اور رکن یمانی؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ نے فرمایا: میں ایسا اس لئے کرتا ہوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں کا استلام' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر ﷠) بیان کرتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص سات چکر لگائے' جن کی وہ گنتی کرے اور پھر دو رکعت ادا کرلے' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''

(حضرت عبداللہ بن عمر ﷠) بیان کرتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص قدم اٹھاتا ہے' یا رکھتا ہے' تو ہر (ایک قدم کے عوض میں) اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں' اور اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں' اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(طواف کرتے ہوئے) آدمی جو بھی قدم رکھتا ہے' اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کی نیکی کو نوٹ کرتا ہے''۔

1757 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَلَفظه قَالَ إِن أفعل فَإِنِّي سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول مسحهما يحط الْخَطَايَا وسمعته يَقُول من طَاف بِالْبَيْتِ لم يرفع قدما وَلم يضع قدما إِلَّا كتب الله لَهُ حَسَنَة وَحط عَنهُ خَطِيئَة وَكتب لَهُ دَرَجَة وسمعته يَقُول من أحصى أسبوعا كَانَ كعتق رَقَبَة

❀❀ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ سے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ نے فرمایا: اگر میں ایسا کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ایک درجہ کو نوٹ کرتا ہے''

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص گن کر سات چکر لگائے تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''

1758 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه مُخْتَصرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مسح الْحجر والركن الْيَمَانِيّ يحط الْخَطَايَا حطا . قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن عَطاء بن السَّائِب عَن عبد الله

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حجرِ اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''

حافظ فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے' یہ روایت عطاء بن سائب کے حوالے سے عبداللہ (بن عبید بن عمیر) سے نقل کی ہے۔

1759 - وَعَنْ مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ أسبوعا لَا يَلْغُو فِيهِ كَانَ كعدل رَقَبَة يعتقها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ محمد بن منکدر نے اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر یوں لگائے' کہ اس دوران اس نے کوئی لغو کام نہ کیا ہو' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1760 - وَعَنْ حميد بن اَبِي سوية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت ابْن هِشَام يسْأَل عَطاء بن اَبِي رَبَاح عَن الرُّكْن الْيَمَانِيّ وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطاء حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وكل بِهِ سَبْعُونَ ملكا فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة رَبنَا آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْآخِرَة حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار قَالُوا آمين فَلَمَّا بلغ الرُّكْن الْاَسود قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّد مَا بلغك فِي هٰذَا الرُّكْن الْاَسود فَقَالَ عَطاء حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة انه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فاوضه فَإِنَّمَا يفاوض يَد الرَّحْمَن

قَالَ لَهُ ابْن هِشَام يَا اَبَا مُحَمَّد فالطواف قَالَ عَطاء حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طَاف بِالْبَيْتِ سبعا وَلَا يتَكَلَّم اِلَّا بسبحان اللّٰه وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ محيت عَنْهُ عشر سيئات وكتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَرفع لَهُ بهَا عشر دَرَجَات وَمَنْ طَاف فَتكلم وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَال خَاضَ فِي الرَّحْمَة بِرجلَيْهِ كخائض المَاء بِرجلَيْهِ

Marfat.com

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش حَدثنِيُ حميد بن اَبِيُ سوية وَحسنه بعض مَشَايخنَا

حمید بن ابوسویہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ہشام کو عطاء بن ابی رباح سے رکن یمانی کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' جو اس وقت بیت اللہ کا طواف کررہے تھے' تو عطاء نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس پر ستر فرشتے مقرر ہیں' جو شخص یہ کہتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''

(تو وہ ستر فرشتے) آمین کہتے ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر جب وہ (یعنی ابن ہشام اور عطاء) حجر اسود کے پاس پہنچے' تو انہوں نے کہا: اے ابومحمد! حجر اسود کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے' تو عطاء نے جواب دیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس کو چھوتا ہے' وہ رحمان کے ہاتھ کو چھوتا ہے''

ابن ہشام نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! طواف کے بارے میں (کیا روایت سنی ہے؟) تو عطاء نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے' اور اس دوران وہ کوئی کلام نہیں کرتا' صرف سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالٰہ الااللہ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھتا رہتا ہے' تو اس کے دس گناہ مٹادیے جاتے ہیں' اس کی دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں' اور اس وجہ سے اس کے دس درجات بلند کردیے جاتے ہیں' اور جو شخص طواف کے دوران کلام کرلیتا ہے' تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے جس نے صرف اپنے پاؤں رحمت میں ڈبوئے ہوئے ہوں' جیسے کوئی شخص پاؤں پانی میں ڈبولیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حمید بن ابوسویہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے بعض مشائخ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

1761 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينزل الله كل يَوْم على حجاج بَيته الْحَرَام عِشْرِيْنَ وَمِائَة رَحْمَة سِتِّيْنَ للطائفين وَاَرْبَعين للمصلين وَعِشْرِيْنَ للناظرين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے حرمت والے گھر کا حج کرنے والے افراد پر' روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل کرتا ہے' جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' اور چالیس نماز ادا کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' اور بیس زیارت کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں''۔

Marfat.com

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1762 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطواف حول الْبَيْت صَلَاة اِلَّا انكُمْ تتكلمون فِيْهِ فَمَنْ تكلم فِيْهِ فَلَا يتكَلَّم اِلَّا بِخَير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَالَ التِّرْمِذِيّ وَقد رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوْفًا وَلَا نعرفه مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِيْثِ عَطَاءِ بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیت اللہ کے اردگرد طواف کرنا' نماز کی مانند ہے' البتہ تم لوگ اس دوران کلام کر سکتے ہو' تو جو شخص اس دوران کوئی کلام کرے تو وہ صرف بھلائی کی بات کرے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے' اور اس روایت کا ''مرفوع'' ہونا' صرف عطاء بن سائب کی نقل کردہ روایت سے پتہ چلتا ہے۔

1763 - وَعَنْـهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ خمسين مرّة خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَالت مُحَمَّدًا يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ عَن هٰذَا الحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا يرْوى عَنِ ابْنِ عَبَّاس من قَوْله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کرلے' تو وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' میں نے امام محمد (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر روایت کی گئی ہے۔

1764 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعتق رَقَبَة رَوَاهُ ابْن ماجة وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحَة وَتقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت ادا کرلے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1765 - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ أسبوعا لَا يضع قدما وَلَا يرفع أُخْرى اِلَّا حط اللّٰه عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَكتب لَهُ بهَا حَسَنَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة

Marfat.com

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَابْن حبَان وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے گا' وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اور جو بھی قدم رکھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے گناہ ختم کر دے گا' اس کی وجہ سے اس کی نیکی نوٹ کرے گا' اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ابن حبان نے بھی نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1766 - وَرُوِيَ عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء ثُمّ أَتَى الرُّكْن يستلمه خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذا استلمه فَقَالَ بِسم الله وَالله أكبر أشهد أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ وَأشْهد أَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله غمرته الرَّحْمَة فَإِذا طَاف بِالْبَيْتِ كتب الله لَهُ بِكُل قدم سَبْعِينَ ألف حَسَنَة وَحط عَنهُ سَبْعِينَ ألف سَيِّئَة وَرفع لَهُ سَبْعِينَ ألف دَرَجَة وشفع فِي سَبْعِينَ من أهل بَيته فَإِذا أَتَى مقَام إِبْرَاهِيم فصلى عِنْده رَكْعَتَيْنِ إِيمَانًا واحتسابا كتب الله لَهُ عتق رَقَبَة محررة من ولد إِسْمَاعِيل وَخرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر وہ رکن کے پاس آ کر' اس کا استلام کرے' تو وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے' اور جب وہ اس کا استلام کر لے' تو پھر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

تو رحمت اس شخص کو ڈھانپ لیتی ہے' پھر جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے' اور اس کے ستر ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے' اور اس کے اہل خانہ میں سے ستر افراد کے بارے میں' اس کی شفاعت قبول کرتا ہے' پھر جب وہ شخص مقام ابراہیم کے پاس آ کر ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اس کے پاس دو رکعت ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے' جسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کیا گیا ہو' اور وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1767 - وَعَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحجر وَالله ليبعثنه الله يَوْم الْقِيَامَة لَهُ عينان يبصر بهما وَلِسَان ينْطق بِهِ يشْهد على من استلمه بِحَق

Marfat.com

وَرَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجرِ اسود کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا' تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے یہ دیکھے اور ایک زبان ہو گی' جس کے ذریعے یہ کلام کرے گا اور اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہو گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1768 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَلَفظِهِ يبْعَث الله الْحجر الْأسود والركن الْيَمَانِي يَوْم الْقِيَامَة وَلَهُمَا عينان ولسانان وشفتان يَشْهَدَانِ لمن استلمهما بِالْوَفَاءِ

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں یہ روایت نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ حجرِ اسود اور رکن یمانی کو اٹھائے گا' تو ان دونوں کی دو آنکھیں ہوں گی' اور دو زبانیں ہوں گی اور دو ہونٹ ہوں گے' اور یہ دونوں ہر اس شخص کے حق میں گواہی دیں گے' جس نے صحیح طریقے سے ان دونوں کا استلام کیا تھا''۔

1769 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الرُّكْن الْيَمَانِي يَوْم الْقِيَامَة أعظم من أبي قبيس لَهُ لسانان وشفتان

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَزَاد: يشْهد لمن استلمه بِالْحَقِّ وَهُوَ يَمِين الله عَزَّ وَجَلَّ يُصَافح بهَا خلقه

وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَزَاد: يتَكَلَّم عَمَّن استلمه بِالنِّيَّةِ وَهُوَ يَمِين الله الَّتِي يُصَافح بهَا خلقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن رکن یمانی' جبل ابوقبیس سے بڑا ہو کر آئے گا' اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہو گا' اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ اس شخص کے بارے میں کلام کرے گا' جس نے نیت کے ساتھ اس کا استلام کیا تھا' اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے' وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے''۔

1770 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أشهدوا هَذَا الْحجر خيرا فَإِنَّهُ يَوْم الْقِيَامَة شَافِع يشفع لَهُ لسانان وشفتان يشْهد لمن استلمه

Marfat.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن الْوَلِید بن عباد مَجْهُوْل

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس پتھر کو بھلائی کے بارے میں گواہ بناؤ! کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا' اور آدمی کے حق میں شفاعت کرے گا' اس کی دو زبانیں ہوں گی' اور دو ہونٹ ہوں گے' اور یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ولید بن عباد نامی راوی مجہول ہے۔

1771 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نزل الْحجر الْاَسود من الْجَنَّة وَهُوَ اَشد بَیَاضًا من اللَّبن فسودته خَطَایَا بنی آدم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه اِلَّا انه قَالَ اَشد بَیَاضًا من الثَّلج

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تھا' تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا' اولادِ آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ برف سے زیادہ سفید تھا''۔

1772 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفْظِه قَالَ الْحجر الْاَسود من حِجَارَة الْجَنَّة وَمَا فِی الْاَرْض من الْجَنَّة غَیْرِه وَکَانَ اَبیض کالمها وَلَوْلَا مَا مَسّه من رِجس الْجَاهِلِیَّة مَا مَسّه ذُو عاهة اِلَّا برأ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حجر اسود جنت کا پتھر ہے' اور روئے زمین پر اس کے علاوہ جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے' اور یہ بلور کی طرح سفید تھا' اگر اسے زمانہ جاہلیت کی گندگی نے نہ چھوا ہوتا' تو اسے جو بھی مصیبت زدہ چھو لیتا' وہ ٹھیک ہو جاتا''۔

1773 - وَفِیْ رِوَایَة لِابْنِ خُزَیْمَة قَالَ الْحجر الْاَسود یاقوتة بَیْضَاء من یَوَاقِیت الْجَنَّة وَاِنَّمَا سودته خَطَایَا الْمُشْرکین یبْعَث یَوْم الْقِیَامَة مثل اُحد یشْهد لمن استلمه وَقَبله من اَهْلِ الدُّنْیَا

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حجر اسود سفید یاقوت تھا' جو جنت کے یاقوتوں میں سے ایک تھا' مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے' قیامت کے دن اسے اٹھایا جائے گا' تو یہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگا' اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' اہل دنیا میں سے' جس نے اس کا استلام کیا تھا' اور اس کو بوسہ دیا تھا''۔

1774 - وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مُخْتَصَرًا قَالَ الْحجر الْاَسود من الْجَنَّة وَکَانَ اَشد بَیَاضًا من الثَّلج حَتّٰی سودته

Marfat.com

خَطَايَا اَهْلِ الشِّرك ـ المها مَقْصُورا جمع مهاة وَهي البلورة

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''حجر اسود جنت میں سے ہے' یہ برف سے زیادہ سفید تھا' یہاں تک کہ مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا''

''المھا'' یہ مقصورہ' یہ لفظ ''مہاۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد بلور ہے۔

1775 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نزل الرُّكْن الْاَسود من السَّمَاء فَوضع على اَبِىْ قبيس كَاَنَّهُ مهاة بَيْضَاء فَمَكثَ اَرْبَعِيْنَ سنة ثُمَّ وضع على قَوَاعِد اِبْرَاهِيم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجر اسود آسمان سے نازل ہوا تھا اور جبل ابوقبیس پر رکھا گیا تھا' تو یہ سفید بلور کی مانند تھا' چالیس سال یہ یوں ہی رہا' پھر اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر رکھ دیا گیا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1776 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْند ظَهره اِلَى الْكَعْبَة يَقُوْلُ الرُّكْن وَالْمقَام ياقوتتان من يَوَاقِيت الْجَنَّة وَلَوْلَا اَن اللّٰه تَعَالٰى طمس نورهما لأضاء تا مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ رَجَاء بن صبيح وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رکن اور مقام' جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں' اگر اللہ تعالیٰ نے' ان دونوں کے نور پر پردہ نہ ڈال دیا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کی ساری جگہ کو روشن کر دیتے''

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے رجاء بن صبیح کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم' اور امام حاکم کے حوالے سے' امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

1777 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيّ قَالَ اِن الرُّكْن وَالْمقَام من ياقوت الْجَنَّة وَلَوْلَا مَا مَسّه من خَطَايَا بني آدم لأضاء مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب وَمَا مسهما من ذِىْ عاهة وَلَا سقيم اِلَّا شفى

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رکن اور مقام' جنت کے یاقوت ہیں' اگر اولادِ آدم کی خطاؤں نے انہیں نہ چھوا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دیتے' انہیں جو بھی آفت زدہ چھو لے گا' یا بیمار چھو لے گا' وہ شفا پا لے گا''

1778 - وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا رَفعه قَالَ لَوْلَا مَا مَسّه من أنجاس الْجَاهِلِيَّة مَا مَسّه ذُوْ عاهة اِلَّا شفى وَمَا على الْاَرْض شَيْءٍ من الْجَنَّة غَيْرِه

Marfat.com

❀❀ امام بیہقی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو" مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہیں:
"اگر زمانہ جاہلیت کی نجاستوں نے اسے نہ چھوا ہوتا (تو اس کا رنگ تبدیل نہ ہوتا) اُسے جو بھی آفت زدہ چھولے گا' وہ شفا پالے گا' روئے زمین پر اس کے علاوہ' جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے"

1780 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَدَخَلْنَا مَكَّةَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى فَأَتى يَعْنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاب الْمَسْجِد فَانَاخَ رَاحِلَته ثُمَّ دخل الْمَسْجِد فَبَدَاَ بِالْحجرِ فاستلمه وفاضت عَيناهُ بالبكاء فَذكر الحَدِيْثِ قَالَ وَرمل ثَلَاثًا وَمَشي اَرْبعا حَتّٰى فرغ فَلَمَّا فرغ قبل الْحجر وَوضع يَدَيْهِ عَلَيْهِ ثُمَّ مسح بهما وَجهه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دن چڑھے کے وقت' ہم مکہ میں داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو بٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا' رونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری تھے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں' عام رفتار سے چلے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے' تو فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھے' اور پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لئے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1781 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دخل الْبَيْت دخل فِيْ حَسَنَة وَخرج من سَيِّئَة مغفورا لَهُ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَةِ عبد الله بن المؤمل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص بیت اللہ کے اندر داخل ہو جائے' وہ بھلائی میں داخل ہو جاتا ہے' اور برائی سے نکل جاتا ہے' اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں عبداللہ بن مؤمل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

7 - التَّرْغِيْب فِيْ الْعَمَل الصَّالح فِيْ عشر ذِيْ الْحجَّة وفضله

باب: ذوالحج (کے پہلے عشرے) میں' نیک عمل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس (عشرے کی) فضیلت

1782 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام الْعَمَل

Marfat.com

الصَّالح فِيهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّام يَعْنِى اَيَّام الْعشر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيل اللّٰـه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله ثمَّ لم يرجع من ذٰلِكَ بِشَيْءٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّـرمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَلَفظِهِ قَالَ: مَا من اَيَّام أعظم عِنْد اللّٰه وَلَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه الْعَمَل فِيهِنَّ من اَيَّام الْعشر فَاَكْثرُوْا فِيهِنَّ من التَّسْبِيح والتحميد والتهليل وَالتَّكْبِير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں' جن میں کوئی نیک عمل کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان ایام میں (نیک عمل کرنے سے) زیادہ محبوب ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ذوالحج (کا پہلا عشرہ) تھا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ نکلتا ہے' پھر ان میں سے' کچھ بھی واپس لے کر نہیں آتا''

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن دنوں میں عمل کرنا' اِس سے زیادہ بڑا' اور اس سے زیادہ محبوب ہو' جو اِن دس دنوں میں عمل کرنا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے) تو تم ان دنوں میں تسبیح' تحمید' تہلیل اور تکبیر کی کثرت کرو''۔

1783 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلبيهقي قَالَ مَا من عمل أزكى عِنْد اللّٰه وَلَا أعظم أجرا من خير يعمله فِيْ عشر الْاَضْحَى قيل وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلَ اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله فَلَمْ يرجع من ذٰلِكَ بِشَيْءٍ فَقَالَ فَكَانَ سعيد بن جُبَير اِذا دخل اَيَّام الْعشر اجْتهد اجْتِهَادًا شَدِيْدا حَتّٰى مَا يكَاد يقدر عَلَيْهِ

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عمل' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہے' اور اس سے زیادہ اجر والا نہیں ہے' جو بھلائی آدمی ذوالحج کے (پہلے) عشرے میں کرتا ہے' عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کو لے کر نکلتا ہے' اور ان میں سے کچھ بھی لے کر واپس نہیں آتا''

راوی بیان کرتے ہیں: جب ذوالحج کا پہلا عشرہ شروع ہوتا تھا' تو سعید بن جبیر بھرپور عبادت کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اتنی

حديث 1782: سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب في صوم العشر - حديث: 2095' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب صيام العشر - حديث: 1723' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر استحباب الاجتهاد في أنواع الطاعات في أيام العشر من ذي' حديث: 325' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب فضل العمل في عشر ذي الحجة' حديث: 2673' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 19144' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام' باب العمل الصالح في العشر من ذي الحجة - حديث: 7880' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1915

Marfat.com

عبادت کرتے تھے کہ وہ ویسے اتنی عبادت نہ کر پاتے۔

1784 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام الْعَمَل الصَّالح فِيْهَا أفضل من اَيَّام الْعشر قيل وَلَا الْجِهَاد فِىْ سَبِيْل الله قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِىْ سَبِيْل الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی دن ایسے نہیں ہیں' جن میں نیک عمل کرنا (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1785 - وَعَنْ جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل اَيَّام الدُّنْيَا الْعشْر يَعْنِىْ عشر ذِىْ الْحجَّة قيل وَلَا مِثْلهنَّ فِىْ سَبِيْل الله قَالَ وَلَا مِثْلهنَّ فِىْ سَبِيْل الله اِلَّا رجل عفر وَجهه بِالتُّرَاب ...... الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفْظه قَالَ: مَا من اَيَّام أفضل عِنْد الله من اَيَّام عشر ذِىْ الْحجَّة قَالَ فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم عدتهن جهادا فِىْ سَبِيْل الله قَالَ هن أفضل من عدتهن جهادا فِىْ سَبِيْل الله اِلَّا عفير يعفر وَجهه فِى التُّرَاب ...... الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَيَاْتِىْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا کے دنوں میں' سب سے یادہ فضیلت والے دن' دس ہیں' یعنی ذوالحج (کے پہلے عشرے) کے دن' عرض کی گئی: نہ ہی ان کی مانند اللہ کی رہ میں (دس دن بسر کرنا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ہی ان کی مانند اللہ کی راہ میں بسر کرنا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کا چہرہ خاک آلود ہو جائے (یعنی وہ شہید ہو جائے)'' ...... الحدیث

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے عشرے کے دنوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا (زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دن اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں کہ اتنے ہی دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں گزارے جائیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کا چہرہ خاک میں مل جاتا ہے (یعنی جو شہید ہو جاتا ہے)'' ...... الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت آگے مکمل طور پر آئے گی' اللہ نے چاہا۔

1786 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَيَّام اَحَبَّ اِلَى اللّٰه اَن يتعبد لَهُ فِيْهَا من عشر ذِىْ الْحجَّة يعدل صِيَام كل يَوْم مِنْهَا بصيام سنة وَقيام كل لَيْلَة مِنْهَا بِقِيَام لَيْلَة

Marfat.com

الْقدر . رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثٍ مَسْعُوْد بن وَاصل عَن النهاس بن قهم وَسَالت مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيّ عَن هٰذَا الحَدِيْثِ فَلَمْ يعرفهُ من غير هٰذَا الْوَجه

قَالَ الْحَافِظ روى الْبَيْهَقِيّ وَغَيره عَن يحيى بن عِيسَى الرَّمْلِيّ حَدثنَا يحيى بن اَيُّوب البَجلِيّ عَن عدى بن ثَابت وَهَؤُلَاء الثَّلَاثَة ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ تكلم فيهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' کہ اُن دنوں میں' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے عشرے میں' اس کی عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہو' ان دنوں میں سے ہر ایک دن کا روزہ' پورے سال کے روزوں کے برابر ہے' اور ان میں سے ہر ایک رات کے نوافل' شب قدر کے نوافل کی مانند ہیں''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف مسعود بن واصل کی' نہاس بن قہم سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں' میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس کے علاوہ کسی اور حوالے سے' اس روایت سے واقف نہیں تھے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام بیہقی اور دیگر حضرات نے' اسے یحییٰ بن عیسیٰ رملی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ایوب بجلی نے علی بن ثابت کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ تینوں راوی ثقہ اور مشہور ہیں' اور ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

1787 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن جُبَير عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام أفضل عِنْد اللّٰه وَلَا الْعَمَل فِيهِنَّ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّام يَعْنِي من الْعشْر فَاَكْثرُوْا فِيهِنَّ من التهليل وَالتَّكْبِيْر وَذكر اللّٰه وَاِن صِيَام يَوْم مِنْهَا يعدل بصيام سنة وَالْعَمَل فِيهِنَّ يُضَاعف بسبع مائة ضعف

❀❀ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ان دنوں سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے' اور نہ ہی کسی اور دن میں کیا ہوا عمل' ان دنوں میں کیے ہوئے عمل سے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد (ذوالحج کا پہلا عشرہ) تھی۔

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو تم ان دنوں میں بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھو! تکبیر پڑھو' اللہ کا ذکر کرو' ان میں سے کسی ایک دن کا روزہ' ایک سال کے روزوں کے برابر ہے' ان دنوں میں کیا ہوا عمل' سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے''

1788 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُقَال فِي اَيَّام الْعشْر بِكُل يَوْم ألف يَوْم وَيَوْم عَرَفَة عشرَة آلَاف يَوْم -قَالَ يَعْنِي فِي الْفضل . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهاني وَاِسْنَاد الْبَيْهَقِيّ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذوالحج کے دس دنوں کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے: اس کا ہر ایک دن ایک ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے' اور عرفہ کا دن' دس ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے' راوی کہتے ہیں: یعنی فضیلت کے

Marfat.com

اعتبار سے ایسا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے امام بیہقی کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1789 - وَعَنِ الْاَوْزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَلَغَنِیْ اَن الْعَمَل فِی الْیَوْم من اَیَّام الْعشْر کَقدر غَزْوَة فِیْ سَبِیْل اللّٰه یصام نَهارهَا ویحرس لَیْلهَا اِلَّا اَن یخْتَص امْرُؤ بشَهَادَة . قَالَ الْاَوْزَاعِیّ حَدثنِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ رجل من بنی مَخْزُوْم عَن النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم-رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں سے ایک دن میں کیا ہوا عمل اتنے ہی عرصے کے لئے اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے برابر ہے جس کے دن میں روزہ رکھا گیا ہو اور رات میں پہرہ داری کی گئی ہو البتہ جو آدمی شہید ہو جائے اُس کا معاملہ مختلف ہے''

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے بیان کی ہے یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِیب فِی الْوُقُوْف بِعَرَفَة والمزدلفة وَفضل یَوْم عَرَفَة

باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور عرفہ کے دن کی فضیلت

1790 - عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَیَّام عِنْد اللّٰه أفضل من عشر ذِی الْحجَّة قَالَ فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم من عدتهن جهادا فِیْ سَبِیْل اللّٰه قَالَ هن أفضل من عدتهن جهادا فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَمَا من یَوْم أفضل عِنْد اللّٰه من یَوْم عَرَفَة ینزل اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَاء الدُّنْیَا فیباهی بِاَهْل الْاَرْض اَهْلِ السَّمَاء فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ جاؤونی شعثا غبرا ضاحین جاؤوا من کل فج عمیق یرجون رَحْمَتی وَلَمْ یروا عَذَابی فَلَمْ یر یَوْم اَکثر عتیقا مِنَ النَّار من یَوْم عَرَفَة

رَوَاهُ اَبُو یعلی وَالْبَزَّار وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لَهُ

وَالْبَیْهَقِیّ وَلَفظِه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا کَانَ یَوْم عَرَفَة فَاِن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی یباهی بهم الْمَلَائِکَة فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شعثا غبرا ضاحین من کل فج عمیق أشهدکم اَنِّیْ قد غفرت لَهُم فَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَة اِن فیهم فلانا مرهقا وَفُلَانًاقَالَ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد غفرت لَهُم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من یَوْم اَکثر عتیقا مِنَ النَّار من یَوْم عَرَفَة

وَلَفظ ابْن خُزَیْمَة نَحْوِه لم یختلفا اِلَّا فِیْ حرف اَوْ حرفین . الْمرهق هُوَ الَّذِیْ یغشی الْمَحَارِم ویرتکب الْمَفَاسِد قَوْلِه ضاحین هُوَ بالضاد الْمُعْجَمَة والحاء الْمُهْمَلَة اَی بارزین للشمس غیر مستترین مِنهَا یُقَال لکل من برز للشمس من غیر شَیْءٍ یظله ویکنه اِنَّهُ لضاح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ذوالحج کے عشرے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا (زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دن' اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' اور کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا (اس دن میں) اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اہل آسمان کے سامنے اہل زمین پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! یہ پراگندہ حال ہوکر' غبار آلود ہوکر' دور دراز کے علاقوں سے میرے پاس آئے ہیں' یہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں' انہوں نے میرا عذاب نہیں دیکھا' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اور کسی بھی دن میں' عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عرفہ کا دن ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال ہوکر' غبار آلود ہوکر' دور دراز کے علاقوں سے میری بارگاہ میں آئے ہیں' میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے' تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص ایسا ہے' جو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے' اور فلاں ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اُن لوگوں کی مغفرت کردی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اور کسی بھی دن میں' عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں' لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے''۔

امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ الفاظ ان کی مانند ہیں' ان دونوں نے کوئی اختلاف نہیں کیا' صرف (روایت کے متن میں) ایک یا دو حرفوں کا اختلاف ہے۔

لفظ ''المرہق'' سے مراد وہ شخص ہے' جو حرام کاموں کا ارتکاب کرتا ہو اور مفاسد کا مرتکب ہوتا ہو۔

متن کے لفظ ''ضاحین'' میں 'ض' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں' اور دھوپ سے بچاؤ کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا' ہر وہ شخص جو دھوپ کے سامنے ہو' اور کوئی چیز ایسی نہ ہو' جو اس پر سایہ کرسکے' اور اسے چھپا سکے تو اس کے لئے لفظ ''ضاح'' استعمال ہوتا ہے۔

1791 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبيد الله بن كريز رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رئى الشَّيْطَان يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَر وَلَا اَدْحَر وَلَا اَحْقَر وَلَا اَغيظ مِنْهُ فِيْ يَوْم عَرَفَة وَمَا ذَاكَ اِلَّا لما يرى فِيْهِ من تنزل الرَّحْمَة وَتجاوز اللّٰه عَن الذُّنُوب الْعِظَام اِلَّا مَا رأى يَوْم بدر فَاِنَّهُ رأى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يزع الْمَلَائِكَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَغَيْرهمَا وَهُوَ مُرْسل

اَدْحَر بِالدَّال والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ بعدهمَا رَاء اَى أبعد وأذل

Marfat.com

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اور کسی بھی دن میں' شیطان کو عرفہ کے دن سے زیادہ کمتر' بے چین' حقیر اور غضبناک نہیں دیکھا جاتا' اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ وہ اس دن میں' رحمت نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے' اور یہ دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرمارہا ہے' البتہ بدر کے دن' اسے اتنا پریشان دیکھا گیا تھا' جب اس نے جبریل کو دیکھا تھا کہ وہ فرشتوں کو لے کر آرہے ہیں''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے' امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

لفظ ''ادحر'' میں 'د' ہے' پھر 'ح' ہے' پھر اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد' دور ہونا اور ذلیل ہونا ہے۔

1792 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَة ايها النَّاس اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تطول عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْم فغفر لكم اِلَّا التَّبعَات فِيْمَا بَيْنكُمْ ووهب مسيئكم لمحسنكم وَاَعْطى لمحسنكم مَا سَاَلَ فادفعوا باسم اللّٰه فَلَمَّا كَانَ بِجمع قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد غفر لصالحيكم وشفع صالحيكم فِيْ طالحيكم تنزل الرَّحْمَة فتعمهم ثُمَّ تفرق الْمَغْفِرَة فِي الْاَرْض فَتَقَع على كل تائب مِمَّنْ حفظ لِسَانه وَيَده وابليس وَجُنُوده على جبال عَرَفَات ينظرُوْنَ مَا يصنع اللّٰه بهم فَاِذَا نزلت الرَّحْمَة دَعَا اِبْلِيس وَجُنُوده بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اَن فيهم رجلا لم يسم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر بڑا فضل کیا ہے' اور تمہاری مغفرت کر دی ہے' البتہ جو تمہارے آپس کے معاملات ہیں' ان کا معاملہ مختلف ہے' اس نے تمہارے برے شخص کو تمہارے نیک شخص کے حوالے کر دیا ہے' اور تمہارے نیک شخص کو وہ چیز عطا کی ہے' جو اس نے مانگی ہوگی' تو تم لوگ اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ''
پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک لوگوں کی مغفرت کر دی ہے' اور تمہارے برے لوگوں کے بارے میں' تمہارے نیک لوگوں کی شفاعت کو قبول کیا ہے' رحمت نازل ہو رہی ہے' اور وہ سب لوگوں کو عام ہے' پھر مغفرت زمین میں پھیل گئی' اور ہر توبہ کرنے والے پر واقع ہوگئی' جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی حفاظت کی تھی' جب کہ ابلیس اور اس کا لشکر' عرفات کے پہاڑوں پر دیکھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کر رہا ہے؟ تو جب رحمت نازل ہونا شروع ہوئی' تو ابلیس اور اس کے لشکریوں نے واویلا کرنا شروع کر دیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' البتہ ان میں سے ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1793 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْث انس وَلَفْظِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه تطول على اَهْل عَرَفَات يباهي بهم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ يَا ملائكتي انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شعثا غبرا اَقبلُوْا

Marfat.com

یضربون اِلَیّ من کل فج عمیق فأشهد کم اَنّیْ قد أجبت دعاء هم وشفعت رغبتهم ووهبت مسیئهم لمحسنهم وَأعطیت لمحسنهم جَمِیع مَا سَالُوْنِیْ غیر التبعات الَّتِیْ بَیْنَهُم فَاِذَا اَفَاضَ الْقَوْم اِلٰی جمع ووقفوا وعادوا فِی الرَّغْبَة والطلب اِلَی اللّٰه تَعَالٰی فَیَقُوْلُ یَا ملائکتی عِبَادِیْ وقفوا فعادوا فِی الرَّغْبَة والطلب فأشهدکم اَنّیْ قد أجبت دعاء هم وشفعت رغبتهم ووهبت مسیئهم لمحسنهم وَأعطیت محسنیهم جَمِیع مَا سَالُوْنِیْ وکفلت عَنْهُم التبعات الَّتِیْ بَیْنهم

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوا' اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے فرشتو! تم میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں' وہ دور دراز کے علاقوں سے میری طرف آئے ہیں' میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کر لیا ہے' اور ان کی دلچسپی کی چیزوں کے بارے میں سفارش قبول کر لی ہے' ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے حوالے کر دیا ہے' اور ان کے نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کیا ہے' جو انہوں نے مجھ سے مانگا تھا' البتہ ان کے آپس کے معاملات کا حکم مختلف ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب لوگ روانہ ہو کر مزدلفہ آئے اور وہاں ٹھہرے اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنے لگے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے فرشتو! میرے بندوں نے وقوف کیا ہوا ہے' وہ دوبارہ میری طرف رغبت رکھتے ہوئے ہیں' اور طلب رکھے ہوئے ہیں' میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کر لیا ہے' ان کی رغبت کے بارے میں سفارش کو قبول کر لیا ہے' ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے حوالے کر دیا ہے' اور ان کے نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کر دیا ہے' جو انہوں نے مجھ سے مانگا تھا' اور میں ان کے حوالے سے' ان کے آپس کے معاملات کا بھی کفیل بن گیا ہوں''

1794 - وَعَنْ عَبَّاس بن مرداس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لامته عَشِیَّة عَرَفَة فَأُجِیب اَنِّیْ قد غفرت لَهُمْ مَا خلا الْمَظَالِم فَاِنِّیْ آخذ للمظلوم مِنْهُ قَالَ اَیْ رب اِن شِئْت اَعْطَیْت الْمَظْلُوم الْجَنَّة وغفرت للظالم فَلَمْ یجب عَشِیَّة عَرَفَة فَلَمَّا اصبح بِالْمُزْدَلِفَة أعاد فَأُجِیب اِلٰی مَا سَالَ قَالَ فَضحِك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسم فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی اِن هٰذِهٖ لساعة مَا کنت تضحك فِیْهَا فَمَا الَّذِیْ اَضحکك اَضحك اللّٰه سنك قَالَ اِن عدو اللّٰه اِبْلِیس لما علم اَن اللّٰه قد استَجَابَ دعائی وَغفر لامتی اَخذ التُّرَاب فَجعل یحثوه علی رَاْسه وَیَدْعُو بِالْوَیْلِ وَالثُّبُور فاضحکنی مَا رَاَیْت من جزعه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن عبد اللّٰه بن کنَانَة بن عَبَّاس بن مرداس اَن اَبَاهُ اَخبرهُ عَن اَبِیه

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کی شام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے دعا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: میں نے ان سب کی مغفرت کر دی ہے' البتہ مظالم کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ میں مظلوم کو اس کا بدلہ دلواؤں

Marfat.com

گا' تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے' تو مظلوم کو جنت عطا کر دے' اور ظالم کی مغفرت کر دے' تو عرفہ کی شام' نبی اکرم ﷺ کو اس کا جواب نہیں ملا' اگلے دن صبح مزدلفہ میں نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا کی' تو نبی اکرم ﷺ نے جو دعا کی تھی وہ مقبول ہوگئی' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ مسکرا دیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ کوئی ایسا وقت تو نہیں ہے جس میں آپ مسکرایا کرتے تھے' تو اب آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ ویسے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا ہوا رکھے ' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے دشمن' ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے' اور میری امت کی مغفرت کر دی ہے' تو اس نے مٹی پکڑ کر اپنے سر میں ڈالنا شروع کی' اور واویلا شروع کر دیا' تو اس کی گریہ وزاری دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے' عبداللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے۔

1795 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّة عَرَفَة لامته بالمغفرة وَالرَّحْمَة فَاَكثر الدُّعَاء فَأوحى اللّٰه اِلَيْهِ انّي فعلت اِلَّا ظلم بَعْضهمْ بَعْضًا وَأما ذنوبهم فِيمَا بيني وَبينهمْ فقد غفرتها فَقَالَ يَا رب اِنَّك قَادر على اَن تثيب هٰذَا الْمَظْلُوم خيرا من مظلمته وَتغْفر لهٰذَا الظَّالِم فَلَمْ يجبهُ تِلْكَ العشية فَلَمَّا كَانَ غَدَاة الْمزْدَلِفَة أعَاد الدُّعَاء فَاَجَابَهُ اللّٰه اَنّي قد غفرت لَهُم قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بعض اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبسمت فِيْ سَاعَة لم تكن تتبسم قَالَ تبسمت من عَدو اللّٰه اِبْلِيس اِنَّهُ لما علم اَن اللّٰه قد اسْتَجَابَ لي فِيْ أمتِيْ اَهْوى يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور ويحثو التُّرَاب على رَأسه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن كنَانَة بن الْعَبَّاس بن مرداس السّلمِيّ وَلَمْ يسمه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدّه عَبَّاس ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الحَدِيْثِ لَهُ شَوَاهِد كَثِيْرَة وَقد ذكرنَاهَا فِيْ كتاب الْبَعْث فَاِن صَحَّ بشواهده فَفِيْهِ الْحجَّة وَاِن لم يَصح فَقَدْ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى (وَيغْفر مَا دون ذٰلِكَ لمن يَشَاء) النِّسَاء وظلم بَعْضهمْ بَعْضًا دون الشّرك انْتهى

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کی شام' اپنی امت کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کی' آپ ﷺ نے بکثرت دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف یہ وحی کی: میں نے ایسا کر دیا ہے' البتہ جو انہوں نے ایک دوسروں پر جو ظلم کیا ہے' اس کا معاملہ مختلف ہے' یا ان کے وہ گناہ' جو ان کے اور میرے درمیان معاملے سے تعلق رکھتے ہیں' ان کی میں نے مغفرت کر دی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو اس بات پر قادر ہے' کہ تو مظلوم کو اس پر ہونے والے ظلم کا' زیادہ بہتر ثواب عطا کر دے' اور ظالم کی مغفرت کر دے' تو اس شام اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول نہیں کیا' اگلے دن مزدلفہ کی صبح' نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتایا کہ میں نے ان کی بھی مغفرت کر دی ہے' تو آپ ﷺ مسکرا دیے' آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس وقت میں مسکرائے ہیں' حالانکہ آپ اس وقت میں مسکراتے نہیں ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کے دشمن ابلیس پر مسکرا دیا ہوں' جب اسے یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے

Marfat.com

بارے میں میری دعا کو مستجاب کرلیا ہے تو اس نے واویلا شروع کردیا اور مٹی اُٹھا کر اپنے سر میں ڈالنے لگا''

یہ روایت امام بیہقی نے ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سلمی کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے ان کا نام ذکر نہیں کیا' یہ ان کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا عباس سے منقول ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کے شواہد بہت سے ہیں' جنہیں ہم نے کتاب ''البعث'' میں نقل کیا ہے' اور اگر یہ شواہد کے ساتھ مستند قرار پاتی ہے' تو اس میں حجت موجود ہوگی اور اگر یہ مستند نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا' مغفرت کردے گا''

تو لوگوں کا ایک دوسرے پر جو ظلم ہے' وہ شرک سے کم درجے کا ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1796 - وروى ابن المبارك عن سُفيان الثَّوْرِيّ عَن الزبير بن عدى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وقف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَات وَقد كَادَت الشَّمْس اَن تؤوب فَقَالَ يَا بِلَال أنصت لي النَّاس فَقَامَ بِلَال فَقَالَ اَنصتُوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأنصت النَّاس فَقَالَ معشر النَّاس اَتَانِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام آنِفا فأقرأني من رَبِّي السَّلَام وَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ غفر لاهل عَرَفَات وَاَهْلِ الْمشعر وَضمن عَنْهُم التَّبعَات فَقَامَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لنا خَاصَّة قَالَ هٰذَا لكم وَلمن اَتى من بعدكم اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كثر خير اللّٰه وطاب

❀❀ عبداللہ بن مبارک نے' سفیان ثوری کے حوالے سے' زبیر بن عدی کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا' سورج غروب ہونے کے قریب تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کرواؤ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کے رسول کی بات سننے کے لئے خاموش ہوجاؤ! تو لوگ خاموش ہوگئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! ابھی جبریل میرے پاس آئے' اور انہوں نے مجھے میرے پروردگار کا سلام پہنچایا اور بولے: اللہ تعالیٰ نے تمام اہل عرفات کی اور اہل مشعر کی مغفرت کردی ہے' اور ان کے آپس کے معاملات حوالے سے ضامن بن گیا ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارے لئے مخصوص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لئے بھی ہے' اور تمہارے بعد' قیامت تک جو لوگ بھی آئیں گے' ان کے لئے بھی ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بھلائی زیادہ بھی ہے' اور پاکیزہ بھی ہے''

1797 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يباهي بِاَهْل عَرَفَات اَهْلِ السَّمَاء فَيَقُوْلُ لَهُمْ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ جاؤوني شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ' اہل عرفات پر' اہل آسمان کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے' وہ ان سے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی

Marfat.com

طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہو کر میری بارگاہ میں آئے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1798 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يباهي مَلَائكته عَشِيَّة عَرَفَة بِاَهْل عَرَفَة فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شعثا غبرا

وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالصَّغِير وَاِسْنَاد اَحْمد لَا بَاس بِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام اہل عرفہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو بکھرے ہوئے بالوں والے اور غبار آلود ہیں"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور امام احمد کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1799 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من يَوْم اَكثر من اَن يعْتق اللّٰه فِيْهِ عبدا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة وَاِنَّهُ ليدنو يتجلى ثُمَّ يباهي بهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَزَاد رزين فِيْ جَامعه فِيْهِ: اشْهَدُوا ملائكتي اَنِّيْ قد غفرت لَهُم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں جہنم سے بندوں کو آزاد کرتا ہو اور تعالیٰ قریب ہو کر تجلی کرتا ہے اور پھر فرشتوں کے سامنے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے؟"

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے رزین نے اپنی "جامع" میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"اے میرے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے"۔

1800 - وَعَنْ عبد الْعَزِيز بن قيس الْعَبْدِي قَالَ سَمِعت ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ فلَان ردف رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَة فَجعل الْفَتى يلاحظ النِّسَاء وَينظر اِلَيْهِنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْن اَخِي اِن هٰذَا يَوْم من ملك فِيْهِ سَمعه وبصره وَلِسَانه غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَاد صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَعِنْدهم كَانَ الْفضل بن عَبَّاس رَدِيف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَدِيْث

حديث1800: صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك، جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب فضل حفظ البصر والسمع واللسان يوم عرفة، حديث:2645 مسند أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2944 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس، حديث:2384 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبد العزيز، حديث:12757 شعب الإيمان للبيهقي - الوقوف يوم عرفة بعرفات، حديث:3900

Marfat.com

❀❀ عبدالعزیز بن قیس عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: فلاں صاحب نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے' یہ عرفہ کے دن کی بات ہے' ان صاحب نے خواتین کی طرف دیکھنا شروع کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایک ایسا دن ہے کہ جس میں جو شخص اپنی سماعت اور اپنی بصارت اور زبان کا مالک رہے (یعنی ان کی حفاظت کرے) تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے"

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' امام ابن ابودنیا نے اسے کتاب "الصمت" میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' البتہ ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی سواری پر' آپ ﷺ کے پیچھے موجود تھے ...... الحدیث

1801 - وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن الْفضل بن الْعَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصرًا قَالَ من حفظ لِسَانه وسَمعه وبصره يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ من عَرَفَة اِلٰى عَرَفَة

❀❀ ابوشیخ ابن حبان نے یہ روایت کتاب "الثواب" میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے مختصر روایت کے طور پر نقل ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص عرفہ کے دن' اپنی زبان' اپنی سماعت اور اپنی بصارت کی حفاظت کرتا ہے' اس شخص کی ایک عرفہ سے لے کر دوسرے عرفہ تک کے (درمیان کے گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے"

1802 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو يعلم اَهْلِ الْجمع بِمن حلوا لاستبشروا بِالْفَضْلِ بعد الْمَغْفِرَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اگر اہل مزدلفہ کو یہ بات پتہ چل جائے کہ انہیں کیا نصیب ہوا ہے؟ تو وہ مغفرت کے بعد' فضیلت کی بھی خوشخبری حاصل کریں"

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1803 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل من الْاَنْصَار اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَلِمَات أسَال عَنْهُن فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ وَجَاءَ رَجُلٌ من ثَقِيف فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَلِمَات أسَال عَنْهُن فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَك الْاَنْصَارِيّ فَقَالَ الْاَنْصَارِيّ اِنَّهُ رجل غَرِيبٌ وَاِن للغريب حَقًّا فابدأ بِهِ فَأقبل على الثَّقَفِيّ فَقَالَ اِن شِئْت اَنْبَأتك عَمَّا كنت تَسَالنِي عَنهُ وَاِن شِئْت تَسَالنِي وأخبرك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بل أجبنى عَمَّا كنت اَسالك قَالَ جِئْت تَسَالنِي عَن الرُّكُوع وَالسُّجُود وَالصَّلَاة وَالصَّوْم فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأت مِمَّا كَانَ فِيْ نَفسِي شَيْئًا قَالَ فَاِذَا رَكعت فضع راحتيك على ركبتيك ثُمَّ فرج أصابعك ثُمَّ اسكن حَتّٰى يَاْخُذ كل عُضْو مأخذه وَاِذَا سجدت فمكن جبهتك وَلَا تنقر نقرا وصل اَوَّل النَّهَار وَآخره فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِن اَنا صليت بَيْنَهُمَا قَالَ فَاَنت اذا مصل وصم من

Marfat.com

كـل شهـر ثلاث عشرة وَاَربع عشرة وَخمس عشرة فقَامَ الثقفِيّ ثُمّ اقبل على الْاَنصارِيّ فقالَ اِن شِئت اَخبَرتك عَمّا جِئت تَسَالنِي وَاِن شِئت تَسَالنِي واخبرك فقالَ لَا يا نَبِيّ اللّهِ اَخبرنِي بِمَا جِئت اَسالك قَالَ جِئت تَسَالنِي عَن الحَاج مَا لَهُ حِين يخرج من بَيته وَمَا لَهُ حِين يَقُوم بعرفات وَمَا لَهُ حِين يَرمِي الجمار وَمَا لَهُ حِين يحلق رَاسه وَمَا لَهُ حِين يقضِي آخر طواف بِالْبَيْتِ فقَالَ يَا نَبِيّ اللّهِ وَالَّذِي بعثك بِالْحَقِّ مَا اَخطَات مِمَّا كَانَ فِي نفسِي شَيئا قَالَ فَاِن لَهُ حِين يخرج من بَيته اَن رَاحِلَته لَا تخطو خطوَة اِلَّا كتب اللّه بهَا حَسَنَة اَو حط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَاِذَا وقف بعرفَات فَاِن اللّه عَزَّ وَجَلَّ ينزل اِلَى سَمَاء الدُّنيَا فَيَقُول انظُرُوا اِلَى عِبَادِي شعثا غبرا اشهَدُوا انِّي قد غفرت لَهُم ذنوبهم وَاِن كَانَت عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج وَاِذَا رمى الْجمار لَا يدرِي اَحَد مَا لَهُ حَتّٰى يتوفاه اللّه يَوْم الْقِيَامَة وَاِذَا قضى آخر طواف بِالْبَيْتِ خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' پھر ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بھی آ گیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصاری تم سے پہلے آیا ہے' انصاری نے کہا: یہ ایک غریب الوطن شخص ہے' اور غریب الوطن شخص کا حق ہوتا ہے' آپ پہلے اس کی طرف متوجہ ہوں' نبی اکرم ﷺ ثقفی شخص کی طرف متوجہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں' اس بارے میں بتا دیتا ہوں جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو اور اگر تم چاہو' تو مجھ سے سوال کرو! اور میں تمہیں بتادوں گا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے رکوع' سجدے' نماز اور روزے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم ہے! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میرے من میں جو تھا' آپ نے اس کے بارے میں' (بتانے میں) کوئی غلطی نہیں کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ' تو تم اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو! اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو' اور پرسکون رہو' یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے' اور جب تم سجدے میں جاؤ' تو اپنی پیشانی کو جما کر رکھو' اور تم ٹھونگا نہ مارو' تم دن کے ابتدائی حصے میں اور اس کے آخری حصے میں نماز ادا کرو' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر میں ان دونوں کے درمیان نماز ادا کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم نمازی شمار ہو گے' اور تم ہر مہینے میں 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھو' پھر وہ ثقفی شخص اُٹھ کر چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں' اُس بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں' تم دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' اور اگر تم چاہو' تو تم مجھ سے پوچھ لو! میں تمہیں بتادوں گا' اس نے عرض کی: جی نہیں! اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے' جس کے بارے میں' میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو کہ جب حاجی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اور جب وہ عرفات میں ٹھہرتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے'

Marfat.com

اور جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو اسے کیا اجر ملتا ہے جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے تو اسے کیا اجر ملتا ہے اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو اسے کیا اجر ملتا ہے اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے من میں جو تھا' آپ نے اس کے بارے میں (بیان کرنے میں) کوئی غلطی نہیں کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اسے یہ اجر ملتا ہے کہ اس کی سواری جو بھی قدم رکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کی ایک خطا کو مٹا دیتا ہے جب وہ عرفات میں وقوف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے سب گناہوں کی مغفرت کردی ہے خواہ آسمان (یعنی بارش) کے قطروں کی تعداد میں ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں جب وہ حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی شخص یہ نہیں جانتا ہے کہ اسے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا اجر و ثواب عطا کرے گا' اور جب وہ شخص بیت اللہ کا آخری طواف مکمل کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1804 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يقف عَشِيَّةَ عَرَفَة بالموقف فيستقبل الْقبْلَة بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة ثُمَّ يقْرَأ قل هُوَ اللّٰه اَحد مائَة مرّة ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد وَعَلٰى آل مُحَمَّد كَمَا صليت على اِبْرَاهِيْمَ وَآل اِبْرَاهِيْمَ اِنَّك حميد مجيد وعلينا مَعَهم مائَة مرّة اِلَّا قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا ملائكتي مَا جَزَاء عَبْدِى هٰذَا سبحني وهللني وكبرني وعظمني وعرفني وَأثنى عَلَيّ وَصلى على نبيي اشْهَدُوا ملائكتي اَنِّىْ قد غفرت لَهُ وشفعته فِىْ نَفسه وَلَوْ سَاَلَنى عَبْدِى هٰذَا لشفعته فِىْ اَهْلِ الْموقف . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا متن غَرِيْبٌ وَلَيْسَ فِىْ اِسْنَاده من ينْسب اِلَى الْوَضع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص عرفہ کی شام وقوف کی جگہ پر وقوف کرتا ہے اور اپنا رُخ قبلہ کی طرف کر کے یہ پڑھتا ہے:

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

وہ شخص ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے پھر ایک سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے یہ پھر یہ پڑھتا ہے:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا تھا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اور ان کے ہمراہ ہم پر بھی (درود نازل فرما)''

Marfat.com

وہ ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا بدلہ کیا ہوگا؟ اس نے میری پاکی بیان کی ہے' میری معبودیت کا اعتراف کیا ہے' میری کبریائی بیان کی ہے' میری عظمت کا اعتراف کیا ہے' میری تعریف کی ہے' میری ثناء بیان کی ہے' اور میرے نبی پر درود بھی بھیجا ہے' اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ! کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے' میں نے اس کی ذات کے بارے میں' اس کی شفاعت کو قبول کر لیا ہے' اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے (یعنی دعا مانگے)' تو میں تمام اہل موقف کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول کر لوں گا''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ متن غریب ہے' اور اس کی سند میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جو اس کو وضع کی طرف منسوب کر سکے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1805 - وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمَان الدرانی قَالَ سُئِلَ عَلیّ بن اَبِی طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن الْوُقُوْف بِالْجَبَلِ وَلَمْ لـم يكن فِي الْحرم قَالَ لَان الْكَعْبَة بَيت الله وَالْحرم بَاب الله فَلَمَّا قصدوه وافدين أوقفهم بِالْبَابِ يَتَضَرَّعُوْنَ قيل يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ فالوقوف بالمشعر الْحَرَام قَالَ لِاَنَّهُ لما أذن لَهُمْ بِالدُّخُولِ اِلَيْهِ وقفهم بالحجاب الثَّانِيْ وَهُوَ الْمزدلِفَة فَلَمَّا ان طَال تضرعهم أذن لَهُمْ بتقريب قُرْبَانهمْ بمنى فَلَمَّا اَن قضوا تفثهم وقربوا قُرْبَانهمْ فتطهروا بهَا من الذُّنُوب الَّتِيْ كَانَت عَلَيْهِمْ أذن لَهُمْ بالزيارة اِلَيْهِ على الطَّهَارَة قيل يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ اَيْنَ حرم الصّيام اَيَّام التَّشْرِيْق قَالَ لَان الْقَوْم زوار الله وهم فِيْ ضيافته وَلَا يجوز للضيف اَن يَصُوم دون اِذن من اَضافَهُ قيل يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ فتعلق الرجل بِاَسْتَارِ الْكَعْبَة لاى معنى هُوَ قَالَ هُوَ مثل الرجل بَيْنه وَبَيْن صَاحبه جِنَايَة فَيَتَعَلَّق بِثَوْبِه ويتنصل اِلَيْهِ ويتخدع لَهُ ليهب لَهُ جنَايَته

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره هٰكَذَا مُنْقَطِعًا وَرَوَاهُ اَيْضًا عَن ذِي النُّوْن من قَوْله وَهُوَ عِنْدِي أشبه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ابوسلیمان دارانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے جبل عرفات کے پاس وقوف کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ وقوف' حرم کی حدود میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے' اور حرم' اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے' تو جب ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا قصد کیا' اور گروہوں کی شکل میں آئے' تو انہیں دروازوں پر کھڑا کر دیا گیا' تاکہ وہ وہاں گریہ وزاری کریں' عرض کی گئی: اے امیر المومنین! پھر مشعر حرام میں وقوف کو کیوں رکھا گیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیونکہ جب ان لوگوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی گئی' تو انہیں دوسرے حجاب میں ٹھہرا دیا گیا' اور وہ مزدلفہ ہے' جب وہاں ان کی گریہ وزاری طویل ہوگئی' تو انہیں اجازت دی گئی کہ وہ منیٰ میں قربانی کر کے قرب حاصل کریں' جب ان لوگوں نے اپنا میل اتار دیا اور قربانی کر لی' اور ان گناہوں سے پاک ہوگئے' جو پہلے ان کے ذمہ تھے تو پھر انہیں پاک حالت میں خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی' عرض کی گئی: اے امیر المومنین! ایام تشریق میں روزوں کو حرام کیوں قرار دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ یہ لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں' اور وہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی میں ہوتے ہیں' اور مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے' عرض کی گئی: اے امیر المومنین! لوگ خانہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں چمٹتے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب ایک شخص نے' دوسرے کے ساتھ کوئی زیادتی کی

Marfat.com

ہو تو وہ اس کے کپڑے سے چمٹ جاتا ہے اور اس کے سامنے آہ وزاری کرتا ہے تاکہ دوسرا شخص اس کی کوتاہی کو معاف کر دے''
امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اس روایت کو اسی طرح منقطع روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام مسلم نے اسے ذوالنون مصری کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ موزوں ہے باقی اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِيْ رمى الْجمار وَمَا جَاءَ فِيْ رَفعهَا

قَالَ الْحَافِظ تقدم فِي الْبَاب قبله فِيْ حَدِيْثٍ ابْن عمر الصَّحِيْح وَإِذا رمى الْجمار لَا يدْرِي اَحَد مَا لَهُ حَتّٰى يتوفاه الله عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة لفظ ابْن حبَان وَلَفظ الْبَزَّار: وَأما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تَكْفِير كَبِيْرَة من الموبقات وَتقدم فِيْ حَدِيْثٍ عبَادَة بن الصَّامِت وَأما رميك الْجمار قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَاتعلم نفس مَا أُخْفِيْ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ) السَّجْدَة

باب: جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اُن کے اٹھائے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے
حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے ایک باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک صحیح حدیث گزر چکی ہے:
''جب آدمی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی یہ نہیں جانتا کہ ایسے شخص کو کیا اجر وثواب ملتا ہے؟ یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے پورا اجر وثواب عطا کرے گا''
روایت کے یہ الفاظ ابن حبان کے نقل کردہ ہیں امام بزار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا حکم ہے تو ہر ایک کنکری جو تم نے ماری ہوگی اس کے عوض میں ہلاک کرنے والے کبیرہ گناہ کا (اس کا) کفارہ ہونے کا ثواب ملے گا''
اس سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے:
''جہاں تک تمہارے جمرات کنکریاں مارنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی شخص یہ نہیں جانتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے؟ جو اس کی جزا ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

1806 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن رمى الْجمار مَا لنا فِيْهِ فَسَمعته يَقُوْلُ تَجِد ذٰلِكَ عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر من رِوَايَة الْحجَّاج بن اَرْطَاة وَتقدم فِيْ حَدِيْثٍ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأما رميك الْجمار فَإِنَّهُ مذخور لَك عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے

Marfat.com

میں دریافت کیا: ہمیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یہ اجر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس وقت پاؤ گے جب تمہیں اس کی شدید ضرورت ہوگی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں حجاج بن ارطاۃ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے تو یہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ذخیرہ کرلیا جائے گا' اس وقت کے لئے' جب تمہیں اس کی شدید ترین ضرورت ہوگی''۔

1807 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما اَتَى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَامه الْمَنَاسِك عرض لَهُ الشَّيْطَان عِنْد جَمْرَة الْعقبَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّانِيَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّالِثَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الشَّيْطَان ترجمون وملة أبيكم اِبْرَاهِيْمَ تتبعون

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک حج ادا کرنے کے لئے آئے' تو جمرہ عقبہ کے قریب' شیطان ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں' یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا' پھر وہ دوسرے جمرہ کے قریب' ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں' یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا' پھر وہ تیسرے جمرہ کے قریب ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں' تو وہ زمین میں دھنس گیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ شیطان کو کنکریاں مارتے ہو' اور اپنے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کرتے ہو۔

یہ روایت امام خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1808 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا رميت الْجمار كَانَ لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ صَالح مولى التَّوْاَمَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جمرات کو کنکریاں مارتے ہو' تو یہ چیز تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگی''

یہ روایت امام بزار نے' صالح مولیٰ توامہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

Marfat.com

1809 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجمار الَّتِىْ ترمى كل سنة فنحسب اَنَّهَا تنقص قَالَ مَا تقبل مِنْهَا رفع وَلَوْلَا ذٰلِكَ رأيتموها مثل الْجبَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملى رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِىْ اِسناد‌هما يزِيْد بن سِنَان التميلى مُخْتَلف فِىْ توثيقه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ جمرات' جنہیں ہر سال کنکریاں ماری جاتی ہیں' ہم تو یہ گمان کرتے ہیں' یہ کم ہو جاتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہوتی ہیں' انہیں اٹھالیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو' تو تم ان کنکریوں کو پہاڑ کی مانند دیکھو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان دونوں کی سند میں' یزید بن سنان تمیلی نامی راوی ہے' جس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

10 - التَّرْغِيْب فِىْ حلق الرَّاْس بمنى

منیٰ میں' سر منڈوانے کے بارے میں ترغیبی روایات

1810 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ وللمقصرين

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے بھی (دعا فرمایئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے بھی (دعا کیجئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بال چھوٹے کروانے والوں (کی بھی مغفرت کر دے)''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حديث1809: المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث: 1693' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1773' سنن الدارقطني - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث: 2439' السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب دخول مكة - باب أخذ الحصى لرمي جمرة العقبة وكيفية ذلك' حديث: 8968

Marfat.com

1811 - وَعَنْ أم الْحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حجَّة الْوَدَاع دَعَا للمحلقين ثَلَاثًا وللمقصرين مرّة وَاحِدَة . رَوَاهُ مُسلِم

❀❀ سیدہ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1812 - وَعَنْ مَالك بن ربيعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اللَّهُمَّ اغْفِر للمحلقين اللَّهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالَ يَقُوْلُ رجل من الْقَوْم وللمقصرين فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَة اَوْ الرَّابِعَة وللمقصرين ثُمَّ قَالَ وَانَا يَوْمَئِذٍ محلوق الرَّاْس فَمَا يسرني بحلق رَاْسِي حمر النعم . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي حَدِيْثِ ابْن عمر الصَّحِيح :اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِيّ وَأما حلاقك رَأسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة وتمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة

وَتقدم اَيْضًا فِي حَدِيْثِ عبَادَة بن الصَّامِت: وَأما حلقك رَأسك فَاِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِي الْاَرْض اِلَّا كَانَت لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے' اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے' حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری' یا چوتھی مرتبہ فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں کی (بھی مغفرت کردے)''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج میں نے سر منڈوایا ہوا ہے' اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے اپنے بال منڈوانے کے بدلے میں سرخ اونٹ مل جائیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول یہ صحیح حدیث گزر چکی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا تھا: جہاں تک تمہارے اپنے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تم نے جتنے بھی بال منڈوائے ہیں' ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی' اور اس کی وجہ سے تمہارے ایک گناہ کو مٹا دیا جائے گا''۔

اس سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے اپنے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارا جو بھی بال زمین پر گرے گا' تو وہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا''۔

Marfat.com

2 - التَّرْغِيْب فِيْ شرب مَاء زَمْزَم وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله

باب: آبِ زم زم پینے کے بارے میں ترغیبی روایات' اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1813 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء زَمْزَم فِيْهِ طَعَام الطّعْم وشفاء السقم وَشر مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء بوادی برهوت بقبة بحضرموت كَرجل الْجَرَاد تصبح تتدفق وتمسى لَا بِلَال فِيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

برهوت بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء وَضم الْهَاء آخِره تَاء مثناة وحضرموت بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة اسْم بلد قَالَ اَهْلِ اللُّغَة وهما اسمان جعلا اسْما وَاحِدًا اِن شِئْت بنيت حضر على الْفَتْح وأعربت موت اِعْرَاب مَا لَا ينْصَرف وَإِن شِئْت أضفت الْاَوَّل اِلَى الثَّانِيْ فأعربت حضرا وخفضت موت

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین پر' سب سے بہتر پانی' آبِ زم زم ہے' جس میں کھانے والے کی خوراک' اور بیمار کی شفاء پائی جاتی ہے' اور روئے زمین پر موجود' سب سے برا پانی ''وادی برہوت'' کا ہے جو (وادی) ''حضرموت'' (نامی جگہ) میں ہے' اور وہ مکڑی کے پاؤں کی طرح ہے' اور اس کا یہ عالم ہے کہ صبح کے وقت وہاں پورا پانی ہوتا ہے' اور شام کے وقت اس میں ذرا سی بھی تری نہیں ہوتی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''برہوت'' میں 'ب' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ہ' پر 'پیش' ہے' جس کے آخر میں 'ت' ہے۔

''حضرموت'' یہ ایک جگہ کا نام ہے' اہل لغت کہتے ہیں: یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے' جسے ملا کر ایک اسم بنا دیا گیا ہے' اگر آپ چاہیں تو لفظ 'حضر' کو مبنی علی الفتحہ'' رکھیں اور لفظ 'موت' کو 'معرب' بنا دیں' جو 'منصرف' نہ ہو اور اگر آپ چاہیں' تو پہلے لفظ کی نسبت دوسرے کی طرف کر دیں' تو اس صورت میں آپ لفظ 'حضر' کو 'معرب' بنائیں گے اور لفظ 'موت' پر 'کسرہ' پڑھیں گے۔

1814 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمْزَم طَعَام طعم وشفاء سقم . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

قَوْلِه طَعَام طعم بِضَم الطَّاء وَسُكُون الْعين اَى طَعَام يشْبع من أكله

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آبِ زم زم کھانے والے کے لئے خوراک اور بیمار کے لئے شفاء ہے''

یہ روایت امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''طعم'' اس میں 'ط' پر پیش ہے' اور 'ع' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ایسا کھانا ہے' جسے کھانے والا سیر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

1815 - وَعَنْ اَبِی الطُّفَیل عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سمعته یَقُوْلُ كُنَّا نسمیها شباعة یَعْنِی زَمْزَم وَكُنَّا نجدها نَعْمُ العون على الْعِیَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَهُوَ مَوْقُوْف صَحِیْح الْإِسْنَاد

❀❀ ابوطفیل نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اسے ''شباعہ'' (یعنی سیر کر دینے والی چیز) کا نام دیتے تھے' ان کی مراد آب زم زم ہے' اور ہم اسے پاتے تھے کہ یہ گھر والوں کے لئے بہترین چیز ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور یہ روایت ''موقوف'' ہے' اور سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1816 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ اِن شربته تستشفی شفاك اللّٰه وَاِن شربته لشبعك أشبعك اللّٰه وَاِن شربته لقطع ظمئك قطعه اللّٰه وَهِی هزمة جبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلَام وسقیا اللّٰه اِسْمَاعِیل عَلَیْهِ السَّلَام . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیّ وَالْحَاكِم

وَزَاد وَاِن شربته مستعیذا اَعَاذَك اللّٰه وَكَانَ ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذا شرب مَاء زَمْزَم قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّی اَسَالُك علما نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وشفاء من كل دَاءٍ وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد اِن سلم من الْجَارُود یَعْنِی مُحَمَّد بن حبیب

قَالَ الْحَافِظ سلم مِنْهُ فَاِنَّهُ صَدُوق قَالَه الْخَطِیب الْبَغْدَادِیّ وَغَیره لَكِن الرَّاوِی عَنهُ مُحَمَّد بن هِشَام الْمروزِی لَا أعرفهُ وروى الدَّارَقُطْنِیّ دُعَاء ابْن عَبَّاس مُفردا من رِوَایَةِ حَفْص بن عمر الْعَدنِی

الهزمة بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الزَّای هُوَ اَن تغمز موضعا بِیَدِك اَوْ رجلك فَتَصِیر فِیْهِ حُفْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آب زم زم اُسی مقصد کے لئے ہوتا ہے' جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے' اگر تم اسے اس مقصد کے لئے پیو' تا کہ تم اس سے شفا حاصل کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا عطا کر دے گا' اگر تم اسے اس لئے پیو' تا کہ تم سیر ہو جاؤ' تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا' اور اگر تم اسے اس لئے پیو' تا کہ تمہاری پیاس ختم ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس کو ختم کر دے گا' یہ جبریل کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے' اور اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سیرابی کے لئے بنایا ہے''

یہ روایت امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اگر تم پناہ حاصل کرنے کے لئے اسے پیو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا کرے گا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زم زم پیتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم' وسعت والے رزق' ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اگر یہ جارود یعنی محمد بن حبیب نامی راوی کے حوالے سے سلامت ہو۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ اس کے حوالے سے سلامت ہے' کیونکہ وہ راوی صدوق ہے' یہ بات خطیب بغدادی اور دیگر حضرات

Marfat.com

نے نقل کی ہے' تاہم اس سے روایت نقل کرنے والا شخص محمد بن ہشام مروزی نامی راوی' سے میں واقف نہیں ہوں' امام دارقطنی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی دعا والی روایت الگ سے' حفص بن عمر عدنی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

لفظ' الھزمۃ'' میں 'ہ' پر زبر ہے'ز' ساکن ہے'اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ' یا پاؤں کے ذریعے' کسی جگہ کو کریدو' تو وہاں گڑھا بن جائے۔

1817 - وَعَنْ سُوَيْد بن سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَايَت عبد الله بن الْمُبَارك بِمَكَّة اَتى مَاء زَمْزَم واستسقى مِنْهُ شربة ثُمَّ اسْتقبل الْكَعْبَة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِن ابْن اَبِي الموَالِي حَدثنَا عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن جَابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ وَهٰذَا أشربه لعطش يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ شرب . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ ابْن اَبِي الموَالِي عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدر تفرد بِهٖ سُوَيْد عَنِ ابْنِ الْمُبَارك من هٰذَا الْوَجه عَنهُ انْتهى

وروى اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ الْمَرْفُوْع مِنْهُ عَن عبد الله بن المؤمل انه سمع اَبَا الزبير يَقُوْلُ سَمِعت جَابر بن عبد الله يَقُوْلُ فَذكره وَهٰذَا اِسْنَاد حسن

❀❀ سوید بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو دیکھا کہ وہ آب زم زم کے پاس آئے انہوں نے پینے کے لئے تھوڑا سا پانی لیا' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے یہ کہا: اے اللہ! ابن ابوموالی نے' محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''آب زم زم کا وہی فائدہ ہوتا ہے' جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے''

(عبداللہ بن مبارک نے فرمایا:) میں اسے اس لئے پی رہا ہوں تاکہ (مجھے) قیامت کے دن پیاس (نہ لگے)' پھر انہوں نے اسے پی لیا۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن ابوموالی کی' ابن منکدر کے حوالے سے نقل کردہ روایت ہونے کے حوالے سے' یہ روایت غریب ہے' اور سوید نامی راوی' عبداللہ بن مبارک سے' اس کو اس سند کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ نے اس روایت کا ''مرفوع'' حصہ' عبداللہ بن مؤمل کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوزبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اور یہ سند حسن ہے۔

1818 - وَعَنْ السَّائِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه كَانَ يَقُوْلُ اشربوا من سِقَايَة الْعَبَّاس فَاِنَّهُ من السّنة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِي اِسْنَاده رجل لم يسم وبقيته ثِقَات

❀❀ سائب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ کہا کرتے تھے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سقایہ سے پیو! کیونکہ یہ سنت ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' اس کے باقی تمام

Marfat.com

راوی ثقہ ہیں۔

ترھیب من قدر علی الْحَج فَلَمْ یحجّ
وَمَا جَاءَ فِیْ لُزُوْمِ الْمَرْاَۃ بَیتھَا بعد قَضَاء فرض الْحَج

باب: ایسے شخص کے بارے میں ترہیبی روایات' جو حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بھی حج نہ کرے
عورت کے فرض حج ادا کر لینے کے بعد اپنے گھر میں رہنے کے بارے میں جو منقول ہے

1819 - رُوِیَ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ملك زادا وراحلة تبلغه اِلی بَیت اللّٰہ الْحَرَام فَلَمْ یحجّ فَلَا عَلَیْہِ اَن یَمُوْتَ یَھُودِیًا اَوْ نَصْرَانِیًا وَذٰلِکَ اَن اللّٰہ یَقُوْلُ (وَلِلّٰہِ علی النَّاس حج الْبَیْت من اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا) آل عمران ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَیْھَقِیّ من رِوَایَۃِ الْحَارِث عَنْ عَلِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من ھٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص زادِ سفر اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہو اور پھر بھی وہ حج کے لئے نہ جائے' تو اب اس پر کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ یہودی ہو کر مرے' یا عیسائی ہو کر مرے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے' جو وہاں تک جانے کی گنجائش رکھتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1820 - وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ اَیْضًا عَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم تحبسه حَاجَۃ ظَاھِرَۃ اَوْ مرض حَابِس اَوْ سُلْطَان جَائِر وَلَمْ یحجّ فلیمت اِنْ شَاءَ یَھُوْدِیًا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِیًا

❀❀ امام بیہقی نے' یہی روایت عبدالرحمن بن سابط کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے لئے' کوئی ظاہری رکاوٹ نہ ہو' روکنے والا کوئی مرض نہ ہو' کوئی ظالم حکمران نہ ہو' (یعنی کوئی بھی عذر نہ ہو) اور پھر بھی وہ حج نہ کرے' تو وہ خواہ یہودی ہو کر مرے' خواہ عیسائی ہو کر مرے''

1821 - وَتقدم حَدِیْثِ حُذَیْفَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِیَۃ اَسْھم الْاِسْلَام سھم وَالصَّلَاۃ سھم وَالزَّکَاۃ سھم وَحج الْبَیْت سھم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سھم وَالنَّھْی عَن الْمُنکر سھم وَالْجِھَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰہ سھم وَقد خَابَ من لَا سھم لَہٗ ۔ رَوَاہُ الْبَزَّار

Marfat.com

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اسلام کے آٹھ حصے ہیں (زبانی طور پر) اسلام (قبول کرنے کا اعتراف کرنا) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوۃ ایک حصہ ہے' بیت اللہ کا طواف ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے' اور وہ شخص رُسوا ہو گیا' جس کا کوئی حصہ نہ ہو''۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1822 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن عبدا صححت لَهٗ جِسْمه ووسعت عَلَیْهِ فِی الْمَعِیشَة تمْضِی عَلَیْهِ خَمْسَة اَعْوَام لَا یفد اِلَیّ لمحروم
رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ قَالَ عَلِیّ بن الْمُنْذر اَخبرنِیْ بعض اَصْحَابنَا قَالَ کَانَ حسن بن حییّ یُعجبهُ هٰذَا الحَدِیْثِ وَبِه یَاْخُذ وَیُحب للرجل الْمُوسر الصَّحِیْح اَن لَا یتْرک الْحَج خمس سِنِین

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب کسی بندے کے جسم کو میں صحت دوں' اور مالی اعتبار سے اسے گنجائش دوں' اور پھر اس پر پانچ سال گزر جائیں اور وہ میرے (گھر کی) زیارت کے لئے نہ آئے' تو وہ شخص محروم ہے''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: علی بن منذر نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے بعض اصحاب یہ فرماتے ہیں: حسن بن حیی کو یہ روایت بہت پسند تھی' اور وہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے اور وہ آدمی کے لئے اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اگر کوئی خوشحال ہو' اور تندرست ہو' تو وہ پانچ سال تک حج کو ترک نہ کرے (اس سے پہلے ہی حج ادا کر لے)۔

1823 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنسائه عَام حجَّة الْوَدَاع هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُور الْحصْر . قَالَ وَکن کُلهنَّ یحججن اِلَّا زَیْنَب بنت جحش وَسَوْدَة بنت زَمعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُن وکانتا تقولان وَاللّٰه لَا تحرکنا دَابَّة بعد اِذْ سمعنَا ذٰلِکَ من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِسْحَاق فِیْ حَدِیْثه قَالَتَا وَاللّٰه لَا تحرکنا دَابَّة بعد قَول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُور الْحصْر
رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَاِسْنَاده حسن رَوَاهُ عَن صَالح مولی التَّوْاَمَة بن اَبِیْ ذِئْب وَقد سمع مِنْهُ قبل اخْتِلَاطه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا: ''یہ ہے پھر 'حصر' کا ظہور ہوگا''
راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج نے حج کر لیا تھا صرف سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نہیں کیا تھا یہ دونوں خواتین کہتی تھیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سننے کے بعد' ہم نے جانور کو حرکت نہیں دی (یعنی کوئی سفر نہیں کیا)
اسحاق نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان دونوں خواتین نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس

Marfat.com

فرمان کے بعد ہم نے جانور کو حرکت نہیں دی (یعنی کوئی سفر نہیں کیا)

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے یہ روایت ان کے حوالے سے صالح نے نقل کی ہے انہوں نے اس سے اس کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے سماع کیا تھا۔

1824 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ لنا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع هِيَ هٰذِهِ الْحجَّة ثُمَّ الْجُلُوس على ظُهُور الْحصْر فِي الْبيُوت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات

سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی حج ہے اس کے بعد گھروں میں چٹائیوں کی پشت پر بیٹھا جارہے (یعنی گھر سے نہیں نکلا جائے گا)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اُن کے راوی ثقہ ہیں۔

1825 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما حج بنسائه قَالَ اِنَّمَا هِيَ هٰذِهِ ثُمَّ عَلَيْكُمْ بِظُهُور الْحصْر

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو حج کروادیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بس یہی حج ہے اس کے بعد تم پر گھروں میں رہنا لازم ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام وَمَسْجِد الْمَدِيْنَة وَبَيت الْمُقَدّس وقباء

مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد بیت المقدس اور مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1827 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدي هٰذَا

حديث 1827: صحيح مسلم - كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة - حديث: 2548 صحيح البخاري - كتاب الجمعة، أبواب تقصير الصلاة - باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، حديث: 1148 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة، باب المساجد - ذكر فضل الصلاة في المسجد الحرام على الصلاة في مسجد المدينة، حديث: 1641 سنن الدارمي - كتاب الصلاة، باب فضل الصلاة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 1438 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي - حديث: 1400 السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج، فضل الصلاة في المسجد الحرام - حديث: 2863 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب المناسك، باب فضل الصلاة في الحرم - حديث: 8868 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة، في الصلاة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 7401 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك، إشعار الهدي - فضل الصلاة في المسجد الحرام، حديث: 3753 مسند أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4698 مسند الطيالسي - عبد الله بن الزبير، حديث: 1449 مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه، حديث: 913 مسند ابن الجعد - أبو غسان محمد بن مطرف، حديث: 2494 مسند عبد بن حميد - عبد الله بن الزبير، حديث: 522 البحر الزخار مسند البزار - موسى بن عبيدة، حديث: 1090 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر، حديث: 5652 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف، من اسمه أحمد - حديث: 1604 المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم، باب - حديث: 1539 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة، حديث: 3970

Marfat.com

أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1828 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدى هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل من مائَة صَلَاة فِيْ هٰذَا ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَزَاد يَعْنِيْ فِيْ مَسْجِد الْمَدِيْنَة وَالْبَزَّار وَلَفْظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدى هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام فَاِنَّهُ يزِيْد عَلَيْهِ مائَة صَلَاة ۔ وَاِسْنَاده صَحِيْح اَيْضا

❀❀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' یہاں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک سو نمازیں ادا کرنے سے' زیادہ فضیلت رکھتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یعنی مسجد مدینہ میں''۔

یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی راویت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' کسی بھی مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' کیونکہ وہاں (ایک نماز ادا کرنا) یہاں (مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے پر) ایک سو گنا فضیلت رکھتا ہے'' اس کی سند بھی صحیح ہے۔

1829 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدى أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل من مائَة ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة بِاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

Marfat.com

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن ماجہ نے دو صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

1830 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

1831 - وَرَوَى الْبَزَّارُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَاءِ اَحَقُّ الْمَسَاجِدِ اَنْ يُزَارَ وَتُشَدَّ اِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَمَسْجِدِیْ وَصَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَام

امام بزار نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں میری مسجد انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے تمام مساجد میں سے (جو مساجد ہیں) سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں کہ ان کی زیارت کی جائے اور ان کی طرف سفر کیا جائے تو وہ مسجد حرام ہے اور میری مسجد ہے میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

1832 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِيْنَ صَلَاةً لَا تَفُوْتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِیْءٌ مِنَ النِّفَاقِ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ عِنْدَ التِّرْمِذِیِّ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں یوں ادا کرے کہ اس کی کوئی ایک نماز بھی درمیان میں فوت نہ ہو تو اس شخص کے لئے جہنم سے لاتعلقی نوٹ کر لی جاتی ہے اور عذاب سے لاتعلقی اور نفاق سے لاتعلقی (نوٹ کر لی جاتی ہے)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے۔

1833 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَصَلَاتُهُ فِیْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً وَصَلَاةٌ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ يُجْمَعُ فِيْهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ

Marfat.com

وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِينَ ألف صَلَاة وَصَلَاة فِيْ مَسْجِدى بِخَمْسِينَ ألف صَلَاة وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة ألف صَلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا الْخطاب الدِّمَشْقِي لَا تحضرني الْاٰن تَرْجَمته وَلَمْ يخرج لَهٗ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة اَحَد اِلَّا ابْن مَاجَه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا اپنے گھر میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے قبیلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے' اور جامع مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' پانچ سو گنا فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنا' پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا باعث ہے' اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز' پچاس ہزار نمازوں کا ثواب رکھتی ہے' اور مسجد حرام میں ایک نماز' ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ابوخطاب دمشقی نامی راوی کے بارے میں' اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں ہے' صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے' امام ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی نے بھی' اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1834 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيت بعض نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى المسجدين الَّذِىْ أسس على التَّقْوٰى فَأخذ كفا من حَصْبَاء فضرب بِهِ الْاَرْض ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجدكُم هٰذَا لمَسْجِد الْمَدِيْنَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظِهِ قَالَ تمارى رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِىْ أسس على التَّقْوٰى من اَوَّل يَوْم فَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد قبَاء وَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدى هٰذَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی مسجد ہے؟ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی میں کنکریاں لے کر' انہیں زمین پر پھینکا اور پھر فرمایا: وہ تمہاری یہ مسجد ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''دو افراد' اس مسجد کے بارے میں بحث کررہے تھے' جس کی بنیاد پہلے دن تقویٰ پر رکھی گئی (جس کا ذکر قرآن میں ہے) ایک شخص کا یہ کہنا تھا: اس سے مراد مسجد قباء ہے' جبکہ دوسرے شخص کا یہ کہنا تھا کہ اس سے مراد' مسجد نبوی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔

1835 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اختلف رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِىْ أسس على التَّقْوٰى

Marfat.com

فَقَالَ اَحدهمَا هُوَ مَسْجِد الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاٰخر هُوَ مَسْجِد قباء فَاتوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ مَسْجِدى هٰذَا ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوآدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہوگیا' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے' (جس کا ذکر قرآن میں ہے) تو ان میں سے ایک نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی ہے' اور دوسرے نے کہا: اس سے مراد مسجد قبا ہے' وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1836 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِى الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة فِيْ مَسْجِدى بِاَلف صَلَاة وَالصَّلَاة فِيْ بَيت الْمُقَدّس بِخَمسِمائَة صَلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ: قَالَ صَلَاة فِى الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِمِائَة ألف صَلَاة وَصَلَاة فِيْ مَسْجِد الْمَدِيْنَةِ أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ وَصَلَاة فِيْ مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس أفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِخَمْسِمائَة صَلَاة

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِهِ قَالَ فضل الصَّلَاة فِى الْمَسْجِد الْحَرَام على غَيْرِه بِمِائَة ألف صَلَاة وَفِيْ مَسْجِدى ألف صَلَاة وَفِيْ مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس خَمْسِمائَة صَلَاة ۔ وَقَالَ الْبَزَّار اِسْنَاده حسن كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتا ہے' میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا' ایک ہزار نمازوں کا ثواب رکھتا ہے' بیت المقدس میں ایک نماز ادا کرنا' پانچ سو نمازوں کا ثواب رکھتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد بیت المقدس میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' پانچ سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسجد حرام میں' ایک نماز کی فضیلت' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک لاکھ نمازوں سے زیادہ ہے' اور میری اس مسجد میں' ایک ہزار جتنی ہے' اور مسجد بیت المقدس میں' پانچ سو نمازوں جتنی ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1837 - وَرُوِىَ عَن بِلَال بن الْحَارِث رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَان بِالْمَدِيْنَةِ خير من ألف رَمَضَان فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ وجمعة بِالْمَدِيْنَةِ خير من ألف جُمُعَة فِيْمَا سواهَا من

Marfat.com

الْبلدَانِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ میں ایک رمضان گزارنا اس کے علاوہ اور کہیں کسی بھی شہر میں ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے اور مدینہ منورہ میں ایک جمعہ (اس سے مراد جمعہ کا دن بھی ہوسکتا ہے اور پورا ہفتہ بھی ہوسکتا ہے) اس کے علاوہ اور کسی بھی شہر میں ایک ہزار جمعوں سے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1838 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما فرغ سُلَيْمَان بن دَاوُد عَلَيْهِمَا السَّلَام من بِنَاء بَيت الْمُقَدّس سَأَلَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا ان يؤتيه حكما يُصَادف حكمه وملكا لَا يَنْبَغِي لَاحَدٍ من بعده وَانه لَا يَاْتِيْ هٰذَا الْمَسْجِد اَحَد لَا يُرِيد اِلَّا الصَّلَاة فِيْهِ اِلَّا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اثْنَتَيْنِ فَقَدْ أعطيهما وَاَرْجُو اَن يكون قد أعطى الثَّالِثَة ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم أطول من هٰذَا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوگئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں ایک یہ کہ وہ انہیں فیصلہ کرنے کی ایسی صلاحت عطا کرے جو اللہ تعالیٰ کے حکم مطابق ہو اور ایسی بادشاہت عطا کرے کہ جو ان کے بعد اور کسی کو نہ ملے اور یہ کہ جو شخص مسجد بیت المقدس کی زیارت کے لئے آئے اور اس کا ارادہ صرف وہاں نماز ادا کرنا ہو تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: انہیں دو چیزیں تو عطا کردی گئی تھیں اور مجھے امید ہے کہ انہیں تیسری چیز بھی عطا کردی گئی ہوگی (یعنی جو شخص بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی نیت سے آئے گا اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے)''

یہ روایت امام احمد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1839 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَعَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدِي خير من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْاَقْصَى ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے البتہ

Marfat.com

مسجد اقصیٰ کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی 'صحیح کے راوی ہیں۔

1840 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاة فِیْ بَیت الْمُقَدّس أفضل اَوْ فِیْ مَسْجد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَاة فِیْ مَسْجِدی هٰذَا أفضل من اَربع صلوَات فِیْهِ ولنعم الْمصلی هُوَ اَرْض الْمَحْشَر والمنشر وليأتين على النَّاس زمَان ولقيد سَوْط اَوْ قَالَ قَوْس الرجل حَيْثُ يرى مِنْهُ بَيت الْمُقَدّس خير لَهٗ اَوْ اَحَبَّ اِلَیْهِ من الدُّنْيَا جَمِیْعًا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَفِیْ مَتنه غرابة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا: بیت المقدس میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' یا مسجد نبوی میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' وہاں (یعنی بیت المقدس میں) چار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور بہترین نمازی وہ ہوگا' جو میدان محشر میں نماز ادا کرے گا' لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا' کہ جب ایک کوڑا' یا ایک کمان (یہ شک راوی کو ہے) جتنی دوری' سے بیت المقدس نظر آنا' آدمی کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوگا''

یہ روایت امام بیہقی نے' ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں (بظاہر) کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اس کے متن میں غریب ہونا پایا جاتا ہے۔

1841 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِیْ مَسْجدی هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجد الْحَرَام وَالْجُمُعَة فِیْ مَسْجدی هٰذَا أفضل من ألف جُمُعَة فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجد الْحَرَام وَشهر رَمَضَان فِیْ مَسْجدی هٰذَا أفضل من ألف شهر رَمَضَان فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجد الْحَرَام

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَغَيْرہٖ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ وَتقدم حَدِيْثِ بِلَال مُخْتَصرا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ' اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' میری اس مسجد میں' ایک جمعہ ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار جمعہ ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' میری اس مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار رمضان کے مہینے گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' انہوں نے اور دیگر حضرات نے' اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت' جو مختصر ہے' وہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1843 - وَعَنْ سهل بن حنيف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تطهر فِیْ

Marfat.com

بَيته ثُمَّ اَتَى مَسْجِد قبَاء فصلى فِيهِ صَلَاة كَانَ لَهُ كَاَجر عمْرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَرَوَاهُ يُوسُف بن طهْمَان عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بن سهل عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَاد وَمَنْ خرج على طهر لَا يُرِيد اِلَّا مَسْجِدى هٰذَا يُرِيد مَسْجِد الْمَدِينَةِ لِيُصَلِّي فِيهِ كَانَت بِمَنْزِلَة حجَّة

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهٰذِهِ الزِّيَادَة يُوسُف بن طهْمَان وَهُوَ واه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر میں طہارت حاصل کر کے پھر مسجد قباء میں آئے' اور (وہاں) نماز ادا کرے' تو یہ اس کے لئے عمرے کے اجر کی مانند ہوگا''

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: اسے یوسف بن طہمان نے ابوامامہ بن سہل کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' اسی مضمون میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص باوضو ہو کر نکلے' اور اس کا ارادہ میری اس مسجد میں آنے کا ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مسجد نبوی تھی' تاکہ وہ یہاں نماز ادا کرے' تو یہ اس کے لئے حج کی مانند ہوگا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ اضافی حصہ نقل کرنے میں یوسف بن طہمان نامی راوی منفرد ہے' اور یہ راوی ''واہی'' ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1844 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ دخل مَسْجِد قبَاء فيركع فِيهِ اَربع رَكْعَات كَانَ ذٰلِكَ عدل رَقَبَة

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد قباء میں آ کے' وہاں چار رکعت ادا کرے' تو یہ اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوگا۔

1845 - وَرُوِيَ عَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ فَأسبغ الْوضُوء ثُمَّ عمد اِلَى مَسْجِد قبَاء لَا يُرِيد غَيره وَلَا يحملهُ على الغدو اِلَّا الصَّلَاة فِي مَسْجِد قبَاء فصلى فِيهِ اَربع رَكْعَات يقْرَأ فِي كل رَكْعَة بِأم الْقُرْآن كَانَ لَهُ كَاَجر الْمُعْتَمِر اِلَى بَيت اللّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَهٰذِهِ الزِّيَادَة فِي الحَدِيث مُنكرَة

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد قباء آئے' اس کا مقصد اس کے لئے علاوہ اور کچھ نہ ہو' وہ صرف مسجد قباء میں نماز کی نیت سے ہی آیا ہو' پھر وہ وہاں چار رکعت ادا کرے' اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے' تو یہ اس کے لئے بیت اللہ

Marfat.com

کا عمرہ کرنے کے اجر کے برابر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور حدیث میں یہ اضافہ منکر ہے۔

1846 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزور قباء اَوْ يَاْتِيْ قباء رَاكِبًا وماشيا ۔ زَاد فِيْ رِوَايَةٍ فَيصَلي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر یا پیدل چل کر مسجد قباء کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے'' (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1847 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْ مَسْجِد قباء كل سبت رَاكِبًا وماشيا وَكَانَ عبد اللّٰه يَفْعَله

امام بخاری اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن' سوار ہوکر یا پیدل مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1848 - وَعَنْ عَامر بن سعد وَعَائِشَة بنت سعد سمعا أباهما رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَاَن اُصَلِّي فِيْ مَسْجِد قباء اَحَبَّ اِلَيّ من اَن اُصَلِّي فِيْ مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ اِسْنَاده صَحِيْح على شَرطهمَا

عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں مسجد قباء میں نماز ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مسجد بیت المقدس میں نماز ادا کروں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کی سند ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1849 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه شهد جَنَازَة بالأوساط فِيْ دَار سعد بن عبَادَة فَأقبل مَاشِيا اِلٰى بني عَمْرو بن عَوْف بفناء الْحَارِث بن الْخَزْرَج فَقِيْل لَهُ اَيْنَ تؤم يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ أؤم هٰذَا الْمَسْجِد فِيْ بني عَمْرو بن عَوْف فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى فِيهِ كَانَ كعدل عمْرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دار سعد بن عبادہ' میں موجود 'اوساط' میں ایک جنازے میں شریک ہوئے' پھر وہ پیدل چلتے ہوئے' حارث بن خزرج کے علاقے میں' بنو عمرو بن عوف کے محلے میں آئے' ان سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں موجود اُس مسجد میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں (یعنی مسجد قباء میں جانا چاہتا ہوں) کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

Marfat.com

سنا ہے:

''جو شخص یہاں نماز ادا کرتا ہے' تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1850 - وَعَنْ جَابِر يَعْنِيْ ابْن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِيْ مَسْجِد الْفَتْح ثَلَاثًا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَيَوْم الثُّلَاثَاء وَيَوْم الْاَرْبَعَاء فاستجيب لَهُ يَوْم الْاَرْبَعَاء بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَعرف الْبشر فِيْ وَجهه . قَالَ جَابر فَلَمْ ينزل بِي اَمر مُهِمّ غليظ اِلَّا توخيت تِلْكَ السَّاعَة فأدعو فِيْهَا فأعرف الْاِجَابَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَغَيرِهمَا وَاِسْنَاد اَحْمد جيد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مسجد فتح''میں' تین دن تک دعا کی' پیر کے دن منگل کے دن' اور بدھ کے دن' تو بدھ کے دن' دو نمازوں کے درمیان' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہو گئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی مشکل معاملہ پیش ہوتا ہے' تو میں اس مخصوص گھڑی کا انتظار کرتا ہوں' اور اس مخصوص گھڑی میں دعا کرتا ہوں' اور دعا کی قبولیت مجھے پتہ چل جاتی ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ سند عمدہ ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِيْ سُكْنى الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْمَمَات

وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا وَفضل اَحَد ووادى العقيق قَالَ الْحَافِظ تقدم فِي الْبَاب قبله مِمَّا يَنْتَظِم فِيْ سلكه وَيقرب مِنْهُ حَدِيْثِ بِلَال بن الْحَارِث . رَمَضَان بِالْمَدِيْنَةِ خير من ألف رَمَضَان فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ وجمعة بِالْمَدِيْنَةِ خير من ألف جُمُعَة فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ

وَحَدِيْثِ جَابر اَيْضًا وَفِيْهِ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

باب: مرتے دم تک مدینہ منورہ میں رہائش اختیار رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

مدینہ منورہ کی فضیلت' اُحد پہاڑ کی فضیلت' اور وادیٔ عقیق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے' ایک باب میں' یہ روایت گزر چکی ہے' جو اس موضوع کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے اور اس موضوع کے قریب ہے' اور وہ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

''مدینہ میں' ایک رمضان گزارنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی شہر میں' ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے' اور مدینہ منورہ میں' ایک جمعہ (نماز جمعہ ادا کرنا' یا ایک ہفتہ گزارنا) اس کے علاوہ' اور کسی بھی جگہ پر' ایک ہزار جمعوں سے زیادہ بہتر ہے''

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

Marfat.com

1851 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يصبر على لأواء الْمَدِيْنَةِ وشدتها اَحَد من أمتِیْ اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَة اَوْ شَهِيدا . رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرمِذِیّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ (میں رہائش اختیار کرنے) کی مشکل اور پریشانی پر میری امت کا جو بھی فرد صبر کرے گا' تو میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1852 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يصبر اَحَد على لأوائها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة اِذا كَانَ مُسلما -رَوَاهُ مُسلِم

اللأواء مهموزا ممدودا هِیَ شدَّة الضّيق

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہاں (یعنی مدینہ منورہ) کی سختی پر' جو شخص صبر کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا' جبکہ وہ شخص مسلمان ہو''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''اللاواء'' میں اسم ممدود ہے' اس سے مراد شدید تنگی ہے۔

1853 - وَعَنْ سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ أحرم مَا بَيْن لابتی الْمَدِيْنَةِ اَن يقطع عضاهها اَوْ يقتل صيدها وَقَالَ الْمَدِيْنَةِ خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ لَا يدعها اَحَد رَغْبَة عَنْهَا اِلَّا أبدل اللّٰه فِيْهَا من هُوَ خير مِنْهُ وَلَا يثبت اَحَد على لأوائها وجهدها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة . وَزَاد فِیْ رِوَايَةٍ وَّلَا يُرِيد اَحَد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسوء اِلَّا أذابه اللّٰه فِی النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِی المَاء -رَوَاهُ مُسلِم

لابتا الْمَدِيْنَةِ بِفَتْح الْبَاء مُخَفّفَة هُوَ حرتاها وطرفاها والعضاه بِكَسْر الْعين الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَبعد الْأَلف هَاء جمع عضاهة وَهِی شَجَرَة الخمط وَقِيلَ بل كل شَجَرَة ذَات شوك وَقِيلَ مَا عظم مِنْهَا

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حديث 1851: صحيح مسلم - كتاب الحج' باب فضل المدينة - حديث: 2526 مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم للمدينة إذا أتي بالباكورة - حديث: 3049 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ذكر أسماء ابنة عميس الخثعمية' حديث: 2784 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' إشعار الهدي - ثواب من صبر على جهد المدينة وشدتها' حديث: 4153 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8976 مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6354 المعجم الكبير للطبراني - باب الألف' ما أسندت أسماء بنت عميس - سعيد بن المسيب' حديث: 20240

Marfat.com

''میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو'حرم' قرار دیتا ہوں' یہاں کی ٹہنی کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو مارا نہیں جائے گا''

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''مدینہ منورہ لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے' اگر انہیں' اس کا علم ہو' جو شخص اس سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے' اسے ترک کر کے جائے گا' تو اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کے لئے' ایسا شخص بدلے میں دیدے گا' جو اس سے زیادہ بہتر ہوگا' اور یہاں کی تنگی اور مشکل پر' جو شخص ثابت قدم رہے گا' میں قیامت کے دن' اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا گواہ ہوؤں گا''۔

ایک راویت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جو شخص' اہل مدینہ میں سے' کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا' جس طرح سیسہ پگھلایا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

''لابتا المدینة'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس سے مراد اس کی دونوں طرف کی پتھریلی زمین اور دونوں کنارے ہیں۔

لفظ ''العضاة'' یہ لفظ ''العضة'' کی جمع ہے' اس سے مراد' پیلو کا درخت ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد' خاردار درخت ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد' بڑا درخت ہے۔

1854 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَن على اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ زَمَان يَنْطَلق النَّاس مِنْهَا اِلَى الأرياف يَلْتَمِسُوْنَ الرخَاء فيجدون رخاء ثُمَّ يَأْتُونَ فيتحملون بأهليهم اِلَى الرخَاء وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح . الأرياف جمع ريف بِكَسْر الرَّاء وَهُوَ مَا قَارب الْمِيَاه فِيْ اَرْض الْعَرَب وَقِيْلَ هُوَ الْاَرْض الَّتِيْ فِيهَا الزَّرْع وَالْخصب وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل مدینہ پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب یہاں سے کچھ لوگ دوسرے علاقوں کی طرف جائیں گے' اور وہ خوشحالی کی تلاش میں ہوں گے' انہیں خوشحالی مل جائے گے' وہ واپس آئیں گے' اور اپنے اہل خانہ کو بھی سوار کروا کے' اس خوشحالی کی طرف لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہوتا' تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس روایت کے تمام رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الاریاف' لفظ 'ریف' کی جمع ہے' جس میں 'ر' پر زیر ہے' اس سے عرب سرزمین کا' وہ حصہ ہے' جو پانی کے قریب ہو' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد وہ زمین ہے' جہاں کھیتی باڑی اور سبزہ وغیرہ ہوتا ہو' ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کوئی اور مفہوم مراد ہے۔

Marfat.com

1855 - وَعَنْ سُفْيَان بن اَبِىْ زُهَيْر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تفتح الْيمن فَيَاْتِىْ قوم يبسون فيتحملون بأهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ وتفتح الشَّام فَيَاْتِىْ قوم يبسون فيتحملون بأهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ وتفتح الْعرَاق فَيَاْتِىْ قوم يبسون فيتحملون بأهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم . البس السُّوق الشَّديد وَقِيْلَ البس سرعَة الذّهاب

❀❀ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یمن فتح ہوگا' کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے اہل خانہ اور اپنے فرمانبردار (غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے' شام فتح ہوگا' کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل خانہ اور اپنے اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں پتہ ہو' تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے' عراق فتح ہوگا' پھر کچھ لوگ چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے اہل خانہ اور اپنے اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''البس'' سے مراد جانور کو تیزی سے ہانکنا ہے' ایک قول کے مطابق ''البس'' کا مطلب تیزی سے چلنا ہے۔

1856 - وَعَنْ اَبِىْ أسيد السَّاعِدِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قبر حَمْزَة بن عبد الْمطلب فَجعلُوْا يجرُوْنَ النمرة عَلٰى وَجهِهٖ فتنكشف قدماه ويجرونها على قَدَمَيْهِ فينكشف وَجهه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عَلٰى وَجهِهٖ وَاجْعَلُوْا على قَدَمَيْهِ من هٰذَا الشّجر قَالَ فَرفع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاسه فَإِذَا اَصْحَابه يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ يَاْتِىْ على النَّاس زمَان يخرجُون اِلَى الأرياف فيصيبون مِنْهَا مطعما وملبسا ومركبا اَوْ قَالَ مراكب فيكتبون اِلٰى اَهْليهمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنَّكُمْ بِاَرْض حجاز جدوبة وَالْمَدينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن . النمرة بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْمِيم وَهِى بردة من صوف تلبسها الْاَعْرَاب

❀❀ حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ' حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی (میت کے پاس) موجود تھے' لوگ ان پر چادر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے' جب وہ چادر ان کے چہرے پر ڈالتے تھے' تو پاؤں کھل جاتے تھے' جب کھینچ کر پاؤں پر ڈالتے تھے' تو چہرے سے چادر ہٹ جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چادر ان کے چہرے پر ڈال دو' اور ان کے پاؤں پر اس درخت (کی گھاس) ڈال دو!

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سر کو اٹھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب وہ نکل کر سرسبز علاقوں کی طرف چلے جائیں گے' وہاں انہیں کھانے کے لئے' پہننے کے لئے' سواری کے لئے ملے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر وہ اپنے اہل خانہ کو خط لکھیں گے' تم لوگ بھی ہماری طرف آ جاؤ! کیونکہ تم تو حجاز کی بے آب و گیا سرزمین پر موجود ہو۔

''(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) مدینہ' اُن کے لئے زیادہ بہتر ہوگا' اگر انہیں' اس کا علم ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''النمر ۃ'' میں 'ن' پر زبر ہے 'م' پر زیر ہے' اس سے مراد اُون کی بنی ہوئی وہ چادر ہے' جسے دیہاتی لوگ پہنتے ہیں۔

1857 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غلا السّعر بِالْمَدِيْنَةِ فَاشْتَدَّ الْجهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا وَابْشِرُوْا فَإِنِّيْ قد باركت على صاعكم ومدكم و كلوا وَلَا تتفرقوا فَإِن طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَام الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَة وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الْخَمْسَة والستة وَإِن الْبركَة فِي الْجَمَاعَة فَمَنْ صَبر على لأوائها وشدتها كنت لَهُ شَفِيعًا وشهيدا يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج عَنْهَا رَغْبَة عَمَّا فِيهَا أبدل اللّٰه بِهِ من هُوَ خير مِنْهُ فِيهَا وَمَنْ أرادها بِسوء أذابه اللّٰه كَمَا يذوب الْملح فِي المَاء . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عمر ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں چیزوں کے دام زیادہ ہو گئے' لوگوں کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صبر سے کام لو اور خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ میں نے تمہارے صاع اور تمہارے مد میں برکت کی دعا کی ہے' تم لوگ کھاؤ پیو اور متفرق نہ ہو (یعنی الگ' الگ نہ کھاؤ' بلکہ مل جل کے کھاؤ) کیونکہ ایک شخص کا کھانا' دو کے لئے کفایت کر جاتا ہے' اور دو کا کھانا' چار کے لئے کفایت کر جاتا ہے' چار کا کھانا' پانچ یا چھ کے لئے کفایت کر جاتا ہے' مل کر کھانا برکت ہے' جو شخص یہاں کی شدت اور مشکل پر صبر کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور اس کا گواہ ہوؤں گا اور جو شخص یہاں موجود (فضیلت) کو ترک کر کے اس (مدینہ منورہ) کو چھوڑ کر چلا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ یہاں وہ شخص لے آئے گا' جو اس شخص سے زیادہ بہتر ہوگا' اور جو شخص (مدینہ منور کے ساتھ) برائی کا ارادہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے یوں گھول دے گا' جس طرح نمک' پانی میں گھل جاتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1858 - وَعَنْ اَفْلح مولى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ اَنه مر بزيد بن ثَابت وَاَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وهما قاعدان عِنْد مَسْجد الْجَنَائِز فَقَالَ اَحدهمَا لصَاحبه تذكر حَدِيْثا حدّثنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجد الَّذِيْ نَحْنُ فِيْهِ قَالَ نَعَمْ عَن الْمَدِيْنَةِ سمعته يزْعم اَنه سَيَاْتِي على النَّاس زمَان تفتح فِيْهِ فتحات الْاَرْض فَتخرج اِلَيْهَا رجال يصيبون رخاء وعيشا وَطَعَامًا فيمرُوْنَ على اِخْوَان لَهُمْ حجاجا اَوْ عمارا فَيَقُوْلُوْنَ مَا يقيمكم فِيْ لأواء الْعَيْش وَشدّة الْجُوْع فذاهب وقاعد حَتّٰى قَالَهَا مرَارًا وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَا يثبت بهَا اَحَد فيصبر على لأوائها وشدتها حَتّٰى يَمُوْت اِلَّا كنت لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرُوَاته ثِقَات

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام افلح بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کا گزر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' یہ دونوں حضرات مسجد جنائز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ کو وہ حدیث یاد ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس مسجد میں سنائی تھی' جہاں ہم اس وقت موجود ہیں' تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مدینہ منورہ کے بارے میں ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب ان کے لئے زمین کے مختلف علاقے فتح ہو جائیں گے' تو لوگ نکل کر ان علاقوں کی طرف جائیں گے' وہاں انہیں خوشحالی' آرام اور کھانے پینے کی چیزیں ملیں گی' پھر وہ لوگ حج کے لئے' یا عمرہ کے لئے جاتے ہوئے' اپنے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے' تو ان سے کہیں گے: تم لوگ کیوں اس مشکل اور بھوک والی زندگی میں ٹھہرے ہوئے ہو؟ تو کچھ لوگ چلے جائیں گے اور کچھ لوگ نہیں جائیں گے' یہاں تک کہ وہ کئی مرتبہ انہیں کہیں گے' حالانکہ مدینہ ان لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے' یہاں جو شخص ٹھہرا رہے گا' اور یہاں کی پریشانی اور شدت پر صبر سے کام لے گا' یہاں تک کہ یہیں انتقال کر جائے' تو میں قیامت کے دن' اس کا گواہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا شفاعت کرنے والا ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1859 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَاِنِّيْ أشفع لمن يَمُوْت بهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظ ابْن مَاجه من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيفْعَل فَاِنِّيْ أشهد لمن مَاتَ بهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مدینہ منورہ میں مر سکتا ہو' اسے یہاں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں اس کی شفاعت کروں گا''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں مرے' تو اسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں اس کا گواہ بنوں گا''۔

1860 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهُ من مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ شفعت لَهُ يَوْم الْقِيَامَة

حديث 1859: مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 5281' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في المدينة وفضلها - حديث: 31781' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - الدارية امرأة من بني عبد الدار رضي الله عنها' حديث: 2828' معجم ابن الأعرابي - حديث الترقفي' حديث: 2305' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد صميتة الليثية - حديث: 20666' شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث: 4011

Marfat.com

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' تو اسے یہاں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہوگا' میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا''۔

1861 - وَعَنْ الصميتة امْرَاَة من بني لَيْث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن لَا يَمُوْت اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَاِنَّهُ من يمت بهَا نشفع لَهُ اَوْ نشْهد لَهُ
رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ بنولیث سے تعلق رکھنے والی' ایک خاتون سیّدہ صمیتہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' تو اسے یہیں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' ہم اس کی شفاعت کریں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم اس کے حق میں گواہی دیں گے''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1862 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كنت لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' اُسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں مرے گا' میں اس کی شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) گواہ ہوؤں گا''۔

1863 - وَعَنْ سبيعة الأسلَمِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهُ لَا يَمُوْت بهَا اَحَد اِلَّا كنت لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا عبد اللّٰه بن عِكْرِمَة روى عَنهُ جمَاعَة وَلَم يُخرجهُ اَحَد وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ هُوَ خطاء وَاِنَّمَا هُوَ عَن صميتة كَمَا تقدم

❀❀ سیّدہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
'تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں قیامت کے دن' اُس کی شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گواہ ہوؤں گا''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف عبداللہ بن عکرمہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' ایک جماعت نے ان سے روایات نقل کی ہیں' کسی نے بھی ان سے احادیث نقل نہیں کی ہیں' امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا شخص ہے' اس راوی نے سیّدہ صمیتہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

Marfat.com

1864 - وَعَنْ امْرَاَةٍ يتيمة كَانَت عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثَقِيف اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهُ من مَاتَ بهَا كنت لَهُ شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو نبی اکرم ﷺ کے ہاں رہتی رہی ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا شفیع ہوؤں گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1865 - وَعَنْ حَاطِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زارني بعد موتي فَكَاَنَّمَا زارني فِيْ حَيَاتِيْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَد الْحَرَمَيْنِ بعث من الْاٰمنينَ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من آل حَاطِب لم يسمه عَن حَاطِب

❀❀ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مرنے کے بعد میری زیارت کرے گا تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص حرمین میں کسی ایک جگہ پر انتقال کرے گا قیامت کے دن اُسے امن والوں میں اُٹھایا جائے گا''

یہ روایت امام بیہقی نے آل حاطب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے جن کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا اس کے حوالے سے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1867 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِيْ اَحَد الْحَرَمَيْنِ بعث من الْاٰمنينَ يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ زارني محتسبا اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِيْ جواري يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضا . قَالَ الْمُمْلِي الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيْق عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن الوباء والدجال لَا يدخلانها اختصرت ذٰلِكَ لشهرته

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا قیامت کے دن اُسے امن والوں میں اٹھایا جائے گا اور جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے میری زیارت کے لئے مدینہ منورہ آئے گا وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہوگا''

یہ روایت بھی امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے کئی حوالوں سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے: وباء اور دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوں گے ان روایات کی شہرت کی وجہ سے میں نے اختصار کر دیا ہے۔

1868 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّا ثُمَّ صلى بِاَرْض سعد

Marfat.com

بِاَرض الْحرَّة عِنْد بيُوت السقيا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ خَلِيلك وَعَبْدك وَنَبيك دعَاك لاهل مَكَّة وَانَا مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك اَدْعُوك لاهل الْمَدِيْنَةِ مثل مَا دعَاك بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ لمَكَّة ندعوك اَن تَبَارَك لَهُمْ فِيْ صاعهم ومدهم وثمارهم اللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةِ كَمَا حببت اِلَيْنَا مَكَّة وَاجعَل مَا بهَا من وباء بخم اللّٰهُمَّ اِنِّيْ حرمت مَا بَيْن لابتيها كَمَا حرمت على لِسَان اِبْرَاهِيْمَ الْحرم

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

خم بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْمِيم اسْم غيضة بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ قَرِيْبًا من الْجحْفَة لَا يُولد بهَا اَحد فيعيش اِلَى اَن يَحْتَلِم اِلَّا اَن يرتحل عَنْهَا لشدَّة مَا بهَا من الوباء والحمى بدعوة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأظن غَدِيْر خم مُضَافا اِلَيْهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پھر ''بیوت سقیا'' کے قریب' پتھریلی سرزمین پر' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین میں' نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خلیل' تیرے بندے اور تیرے نبی تھے' انہوں نے اہل مکہ کے لئے' تجھ سے دعا کی تھی' اور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں' میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے' اُسی کی مانند دعا کرتا ہوں' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے کی تھی' ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ تو ان لوگوں کے لئے' ان کے صاع' ان کے مد اور ان کے پھلوں میں برکت رکھ دے' اے اللہ! تو مدینہ منورہ کو اُسی طرح ہمارے نزدیک محبوب کر دے' جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے نزدیک محبوب کیا ہے' اور یہاں جو وبا ہے' اسے خم (نامی جگہ) کی طرف منتقل کر دے' اے اللہ! میں اس کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی (مکہ کو) حرام قرار دیا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

لفظ ''خم'' میں 'خ' پر 'پیش' ہے' اور 'م' پر 'شد' ہے' یہ دونوں حرموں کے درمیان ''جحفہ'' کے قریب' ایک جگہ ہے جہاں پانی جمع ہوتا ہے' یہاں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے' وہ بالغ ہونے کی عمر تک زندہ نہیں رہتا' بلکہ اس سے پہلے ہی منتقل کروا دیا جاتا ہے' کیونکہ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے شدید وباء اور بخار پایا جاتا ہے' اور میرا خیال ہے ''غدیرخم'' کی نسبت بھی' اسی کی طرف ہے۔

1869 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ كَانَ النَّاس اِذا رَاَوْا اَوَّل الثَّمر جاؤوا بِهٖ اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخذه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِيْ ثمرنا وَبَارك لنا فِيْ مدينتنا وَبَارك لنا فِيْ صاعنا ومدنا اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ عَبدك وخليلك وَنَبيك وَاِنِّيْ عَبدك وَنَبيك وَاِنَّهٗ دعَاك لمَكَّة وَاِنِّيْ اَدْعُوك للمدينة بِمثل مَا دعَاك بِهٖ لمَكَّة وَمثله مَعَه قَالَ ثُمَّ يَدْعُو اَصْغَر وليد يرَاهُ فيعطيه ذٰلِكَ الثَّمر

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره . قَوْله فِيْ صاعنا ومدنا يُرِيد فِيْ طعامنا الْمَكِيل بالصاع وَالْمد وَمَعْنَاهُ اَنه دَعَا لَهُمْ بِالْبركَةِ فِيْ أقواتهم جَمِيْعًا

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب وہ (موسم کا) پہلا پھل دیکھتے تھے تو وہ اُسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں برکت رکھ دے! ہمارے لئے ہمارے شہروں میں برکت رکھ دے! ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت رکھ دے! اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے اُسی کی مانند دعا کرتا ہوں جو انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے کی تھی اور اس کی مانند مزید (برکتوں کی دعا کرتا ہوں)''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آتا تھا اور وہ پھل اسے دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''ہمارے صاع اور ہمارے مد'' اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارا وہ اناج جسے صاع یا مد کے حوالے سے ماپا جاتا ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے خوراک کی ہر قسم میں برکت کی دعا کی تھی۔

1870 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كحبنا مَكَّةَ اَوْ اَشد وصححها لنا وَبَارك لنا فِيْ صاعها ومدها وانقل حماها فاجعلها بِالْجُحْفَةِ

رَوَاهُ مُسلم وَغَيره قِيلَ اِنَّمَا دَعَا بِنَقْل الْحمى اِلَى الْجحْفَة لِاَنَّهَا كَانَت اِذْ ذَاكَ دَار الْيَهُود

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے مدینہ منورہ کو محبوب کر دے جس طرح ہم مکہ سے محبت رکھتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ محبوب کر دے اور ہمارے لئے اسے صحت افزا جگہ بنا دے اور ہمارے لئے یہاں کے صاع اور مد میں برکت رکھ دے اور یہاں کے بخار کو یہاں سے منتقل کر دے اور اسے جحفہ بھیج دے''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کے جحفہ منتقل ہونے کی دعا اس لئے کی تھی کیونکہ اُس زمانے میں وہ یہودیوں کا علاقہ تھا۔

1871 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذا كُنَّا عِنْد السقيا الَّتِيْ كَانَت لسعد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ عَبدك وخليلك دعَاك لاهل مَكَّة بِالْبركَةِ وَاَنا مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك وَاِنِّي اَدْعُوك لاهل الْمَدِيْنَةِ اَن تبَارك لَهُمْ فِيْ صاعهم ومدهم مثل مَا باركت لاهل مَكَّة وَاجعَل مَعَ الْبركَة بركتين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی سقیا کے پاس پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

Marfat.com

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے صاع اور ان کے مد میں ان کے لئے برکت رکھ دے اس کی مانند جو تو نے اہل مکہ کے لئے برکت رکھی ہے اور اس برکت کے ہمراہ دو برکتیں (مزید شامل کردے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1872 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِك لنا فِیْ مدینتنا اللّٰهُمَّ اجْعَل مَعَ الْبرکة برکتین وَالَّذِیْ نفسی بِیَدِہٖ مَا من الْمَدِیْنَةِ شَیْءٍ وَّلَا شعب وَلَا نقب اِلَّا عَلَیْهِ ملکان یحرسانها . رَوَاہُ مُسْلِم فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت رکھ دے اے اللہ! تو اس برکت کے ساتھ دو مزید برکتیں شامل کردے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر راستے پر دو فرشتے تعینات ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں''

یہ روایت امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

1873 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَل بِالْمَدِیْنَةِ ضعفی مَا جعلت بِمَکَّة من الْبرکة . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو نے مکہ میں جتنی برکت رکھی ہے مدینہ میں اس سے دُگنی برکت رکھ دے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1874 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِك لنا فِیْ صاعنا ومدنا وَبَارِك لنا فِیْ شامنا ویمننا فَقَالَ رجل من الْقَوْم یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وعراقنا قَالَ اِن بهَا قرن الشَّیْطَان وتهیج الْفِتَن وَاِن الْجفَاء بالمشرق . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات . قرن الشَّیْطَان قِیْلَ مَعْنَاہُ اتبَاع الشَّیْطَان وأشیاعه وَقِیْلَ شدته وقوته وَمحل ملکه وتصریفه وَقِیْلَ غیر ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے کہا:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت رکھ دے ہمارے لیے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت رکھ دے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہمارے عراق (کے لئے بھی دعا کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں شیطان کے سینگ ہیں اور فتنے پھیلیں گے جفا مشرقی علاقوں میں پائی جائے گی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

Marfat.com

شیطان کے سینگ سے مراد ایک قول کے مطابق شیطان کے پیروکار اور اس کا ساتھ دینے والے افراد ہیں' ایک اور قول کے مطابق' وہاں شدت اور قوت ہے کہ شیطان کو ان علاقوں میں وہاں کے لوگوں پر تصرف کرنے کی صلاحیت حاصل ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد کوئی اور مفہوم ہے۔

1875 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت فِي الْمَنَام امْرَاَة سَوْدَاءِ ثائرة الرَّاْس خرجت حَتّٰى قَامَت بمهيعة وَهِي الْجحْفَة فاَوّلت اَن وباء الْمَدِيْنَةِ نقل اِلَى الْجحْفَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ ورواة اِسْنَاده ثِقَات

مهيعة بِفَتْح الْمِيم وَاِسْكَان الْهَاء بعْدهَا يَاء مثناة تَحت وَعين مُهْملَة مفتوحتين هِيَ اسْم لقرية قديمَة كَانَت بميقات الْحَج الشَّامي على اثْنَيْنِ وَثَلَاثِينَ ميلًا من مَكَّة فَلَمَّا أخرج العماليق بني عبيل اِخْوَة عَاد من يثرب نزلوها فَجَاءَهُم سيل الجحاف بِضَم الْجِيم فجحفهم وَذهب بهم فسميت حِينَئِذٍ الْجحْفَة بِضَم الْجِيم وَاِسْكَان الْحَاء الْمُهْملَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے خواب میں' ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا' جس کے بال بکھرے ہوئے تھے' وہ نکلی اور مہیعہ میں کھڑی ہوگئی (راوی کہتے ہیں) یہ جحفہ نامی جگہ ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) میں نے اس خواب کی یہ تعبیر مراد لی کہ مدینہ منورہ کی وباء جحفہ کی طرف منتقل ہوگئی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور ان کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

''مہیعہ'' میں 'م' پر زبر ہے' 'ہ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' ان دونوں پر زبر ہے' یہ ایک پرانی بستی کا نام ہے' جو اہل شام کے میقات میں آتی ہے' اور مکہ مکرمہ سے 32 میل کے فاصلے پر ہے' جب عمالقہ نے 'عاد' سے تعلق رکھنے والے بنو عبیل کو یثرب سے نکال دیا' تو انہوں نے اس جگہ پر پڑاؤ کیا تھا' وہاں جحاف کا سیلاب آیا تھا اور انہیں بہا کر لے گیا تھا' اس وقت اس جگہ کا نام جحفہ رکھا گیا تھا' جس میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ح' ساکن ہے۔

1876 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةِ قبَّة الْاِسْلَام وَدَار الْاِيمَان وَاَرْض الْهِجْرَة ومثوى الْحَلَال وَالْحرَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ' اسلام کا گنبد' ایمان کا ٹھکانہ' ہجرت کی سرزمین' حلال وحرام کی جگہ ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1877 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا ركبت اِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِد اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومسجدي

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ اِلَّا انه قَالَ: مَسْجِدي هٰذَا وَالْبَيْت

Marfat.com

الْمَعْمُور . وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه: اِن خير مَا ركبت اِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجدى هٰذَا وَالْبَيْت الْعَتِيق
قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيْق اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تشد الرّوَاحِل اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَة مَسَاجِد مَسْجدى هٰذَا وَالْمَسْجِد الْحَرَام وَالْمَسْجِد الْاَقْصٰى

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سواریوں پر' جن چیزوں کی طرف سفر کیا جاتا ہے' ان میں سے سب سے بہتر' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ مسجد (یعنی مسجد حرام) ہے' اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) اور آباد گھر (یعنی مسجد حرام) ہے''

ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سواریوں پر سوار ہو کر' جن کی طرف سفر کیا جاتا ہے' ان میں سب سے بہتر' میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے' اور بیت عتیق (یعنی مسجد حرام) ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: دیگر اسناد کے ساتھ' یہ بات مستند طور پر منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جائے گا' میری یہ مسجد' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ''۔

1878 - وَعَنْ سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَبُوك تَلَقَّاهُ رجال من الْمُتَخَلِّفين من الْمُؤْمِنِينَ فأثاروا غبارا فخمر بعض من كَانَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انفه فأزال رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللثام عَن وَجهه وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ اِن فِيْ غبارها شِفَاء من كل دَاءٍ . قَالَ وَأرَاهُ ذكر وَمن الجذام والبرص . ذكره رزين الْعَبدَرِي فِيْ جَامعه وَلَمْ أره فِي الْاُصُوْل

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے' تو چند آدمیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی' جن کا تعلق اہل ایمان سے تھا اور وہ ساتھ نہیں گئے تھے' ان کے آنے سے غبار اُڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ افراد میں سے کسی نے اپنا ناک ڈھانپ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس کا (یعنی مدینہ منورہ کا) غبار' ہر بیماری کے لئے شفاء ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں جذام اور برص کے لئے بھی شفا ہونے کے الفاظ ہیں۔

یہ روایت رزین عبدری نے اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے' میں نے یہ روایت بنیادی کتابوں میں کہیں نہیں دیکھی ہے۔

1879 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لابى طَلْحَة التمس لى غُلَاما من غِلْمَانكُم يخدمني فَخرج اَبُوْ طَلْحَة يردفني وَرَاءه فَكنت أخدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلما نزل قَالَ ثُمَّ أقبل حَتّٰى اِذا بدا لَهُ اُحد قَالَ هٰذَا جبل يحبنا ونحبه فَلَمَّا أشرف على الْمَدِيْنَة قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي أحرم مَا بَيْن جبليها مثل مَا حرم اِبْرَاهِيْم مَكَّة ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لَهُم فِيْ مدهم وصاعهم

Marfat.com

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ

قَالَ الْخطابِيّ فِيْ قَوْلِهٖ هٰذَا جبل يحبنا ونحبه اَرَادَ بِهٖ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وسكانها كَمَا قَالَ تَعَالٰى واسأل الْقَرْيَة يُوسُف اَى اَهْلِ الْقَرْيَة

قَالَ الْبَغوِيّ وَالْاَوّلٰى اِجراؤه على ظَاهره وَلَا يُنكر وصف الجمادات بحب الْاَنْبِيَاء والاَوّلياء وَاَهْلِ الطَّاعَة كَمَا حنت الأسطوانة على مُفَارقته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سمع الْقَوْم حنينها اِلٰى اَن سكنها وكما أخبر اَن حجرا كَانَ يسلم عَلَيْهِ قبل الْوَحْى فَلَا يُنكر عَلَيْهِ وَيكون جبل اَحَد وَجَمِيْع اَجزَاء الْمَدِيْنَة تحبه وتحن اِلٰى لِقَائِه حَالَة مُفَارقته اِيَّاهَا ـ قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الَّذِىْ قَالَه الْبَغوِىّ حسن جيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنے بچوں میں سے میرے لئے کوئی لڑکا ڈھونڈو! جو میری خدمت کیا کرے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے جب بھی آپ ﷺ پڑاؤ کرتے تھے' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے سامنے اُحد پہاڑ آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک ایسا پہاڑ ہے' جو ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

پھر جب نبی اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ کے آثار نظر آئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو اُسی طرح حرام قرار دیتا ہوں' جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! ان لوگوں کے لئے' ان کے مد اور ان کے صاع میں برکت رکھ دے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ:

''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

اس سے مراد اہل مدینہ اور وہاں کے رہنے والے لوگ ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بستی سے پوچھو!''

اس سے مراد یہ ہے کہ بستی والوں سے پوچھو۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: زیادہ بہتر یہ ہے کہ ان الفاظ کو ان کے ظاہری مفہوم پر محمول کیا جائے' اور اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا' کہ جمادات کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ انبیاء کرام' اولیاء عظام اور نیک لوگوں سے محبت رکھتے ہیں' جس طرح ایک ستون نبی اکرم ﷺ کی جدائی پر رویا تھا' یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کے رونے کی آواز سنی تھی' یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا تھا' اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: ''وحی کے نزول سے پہلے ایک پتھر آپ ﷺ کو سلام کیا کرتا تھا''

تو اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اُحد پہاڑ اور مدینہ منورہ کے تمام اجزا (یعنی وہاں کے پہاڑ' درخت' پتھر وغیرہ) نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ سے محبت کرتے ہوں' اور جب نبی اکرم ﷺ انہیں چھوڑ کر گئے ہوں' تو نبی اکرم ﷺ کی ملاقات (یا واپس تشریف آوری کے مشتاق رہتے ہوں)''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: علامہ بغوی نے جو بات بیان کی ہے' وہ حسن اور عمدہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1880 - وَقد روى التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ الْوَلِيد بن اَبِىْ ثَوْر عَن السّدىّ عَن عبَادَة بن اَبِىْ يزِيْد عَن عَلىّ بن اَبِىْ طَالب قَالَ كنت مَعَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّة فخرجنا فِىْ بعض نَوَاحِيهَا فَمَا استقبله جبل وَلَا شجر اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَام عَلَيْك يَا رَسُوْل اللّٰهِ

وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے ولید بن ابوثور کے حوالے سے' سدی کے حوالے سے' عبادہ بن ابو یزید کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں مکہ میں' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' ہم وہاں کے کسی نواحی علاقے کی طرف جانے کے لئے نکلے' تو جو بھی پہاڑ اور درخت سامنے آتا تھا' تو وہ یہ کہتا تھا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1881 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَد جبل يحبنا ونحبه فَإِذَا جئتموه فَكُلُوْا من شَجره وَلَوْ من عضاهه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ كثير بن زيد

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اِس سے محبت کرتے ہیں' جب تم لوگ اس کے پاس آؤ' تو اس کے درخت میں سے کھا لیا کرو' خواہ وہ اس کے کانٹے ہی کیوں نہ ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں کثیر بن زید سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1882 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَن عبد اللّٰه بن مكنف عَنْ اَنَسٍ وَهٰذَا اِسْنَاد واه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن جبل اَحد يحبنا ونحبه وَهُوَ على ترعة من تر ع الْجَنَّة وعير على ترعة من ترع النَّار قَالَ المملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ وَقد صَحَّ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غير مَا طَرِيْق وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة انه قَالَ لاحَدٌ هٰذَا جبل يحبنا ونحبه

وَالزِّيَادَة على هٰذَا عِنْد الطَّبَرَانِىّ غَرِيْبَة جدا

العضاه تقدم والترعة بِضَم التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَسُكُون الرَّاء بعْدهَا عين مُهْملَة مَفْتُوحَة هِىَ الرَّوْضَة وَالْبَاب اَيْضًا وَهُوَ المُرَاد فِىْ هٰذَا الحَدِيْثِ فَقَدْ جَاءَ مُفَسرًا فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ عَبْس بن جبر رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَن النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاحَد هٰذَا جبل يحبنا ونحبه على بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة وَهٰذَا عير جبل

Marfat.com

يبغضنا ونبغضه على بَاب من اَبْوَاب النَّار
رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ یہ روایت' امام ابن ماجہ نے' محمد بن اسحاق کی' عبداللہ بن مکنف کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ سند ''واہی'' ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا' اور ''عیر'' پہاڑ جہنم کے دروازے پر ہوگا''

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے' جو دیگر حوالوں سے منقول ہے' اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اِس سے محبت کرتے ہیں''

تاہم اضافی الفاظ (یعنی ''عیر'' پہاڑ کو ناپسند کرنا) یہ اضافہ' امام طبرانی نے نقل کیا ہے' اور یہ انتہائی غریب ہے۔

لفظ ''العضاۃ'' اس کا مطلب پہلے گزر چکا ہے' لفظ ''الترعۃ'' میں 'ت' پر پیش' ہے 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' جس پر 'زبر' ہے' اس سے مراد باغ ہے' اور اس سے مراد دروازہ بھی ہے' اور یہاں یہی مراد ہے' کیونکہ حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں' یہ بات وضاحت کے ساتھ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

''یہ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا' اور ''عیر'' پہاڑ ہمیں ناپسند کرتا ہے' اور ہم اسے ناپسند کرتے ہیں' اور وہ جہنم کے دروازے پر ہوگا''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1883 - وَرُوِىَ عَنْ سهل بن سعد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحد ركن من اَرْكَان الْجنَّة . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُحد پہاڑ' جنت کے ارکان میں سے' ایک رکن ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1884 - وَعَنْ سَلمَة بن الْاَكْوَع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت أرمي الْوَحْش وأصيدها وأهدى لَحمهَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما لَو كنت تصيدها بالعقيق لشيعتك اِذا ذهبت وتلقيتك اِذا جِئْت فَاِنِّىْ اَحبّ العقيق . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سرکش جانوروں کو تیر مار کران کا شکار کیا کرتا تھا' اور ان کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم انہیں وادی عقیق میں شکار کرو' تو جب تم جاؤ گے' تو یہ تمہارے ساتھ چلیں گے' اور جب تم آؤ گے' تو یہ تمہارا استقبال کریں گے' میں وادی عقیق سے محبت کرتا ہوں''۔

Marfat.com

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1885 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِي آتٍ وَّاَنا بالعقيق فَقَالَ اِنَّك بواد مبارك . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میرے پاس ایک پیغام رساں (فرشتہ) آیا' میں اس وقت ''وادی عقیق'' میں موجود تھا' اس پیغام رساں (فرشتے) نے بتایا: آپ اِس وقت ایک مبارک وادی میں ہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1886 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ حَدثنِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِي اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي وَاَنا بالعقيق اَن صل فِيْ هٰذَا الْوَادي الْمُبَارك . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں (فرشتہ) میرے پاس آیا' میں اس وقت وادی عقیق میں موجود تھا' (اُس نے کہا:) آپ اِس مبارک وادی میں نماز ادا کیجئے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من اِخافة اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ اِرادتهم بِسوء

باب: اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے' اُن کے بارے میں' برا ارادہ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

1887 - عَن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يكيد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَحَد اِلَّا انماع كَمَا ينماع الْملح فِي المَاء . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو تنگ کرے گا' تو وہ (جہنم کی آگ میں) یوں گھول دیا جائے گا' جس طرح نمک' پانی میں گھل جاتا ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1888 - وَفِيْ رِوَايَة لـمُسْلِم وَلَا يُرِيد اَحَد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسوء اِلَّا أذابه الله فِي النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِي المَاء . وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص' اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا' جس طرح سیسہ کو پگھلایا جاتا ہے' یا جس طرح نمک' پانی میں حل ہوتا ہے''

یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے' صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

Marfat.com

1889 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَ اَمِيْرًا من اُمَرَاءِ الْفِتْنَة قدم الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ قد ذهب بصر جَابر فَقِيْل لجَابر لَو تنحيت عَنهُ فَخرج يمشي بَيْن ابنيه فانكب فَقَالَ تعس من اَخَاف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابناه اَوْ اَحدهمَا يَا أبتاه وَكَيف اَخَاف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد مَاتَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَقَدْ اَخَاف مَا بَيْن جَنْبى

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ فتنے کے زمانہ میں ایک امیر مدینہ منورہ آیا' اُس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر آپ اس کے راستے سے ہٹ جائیں' تو یہ مناسب رہے گا' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے دو صاحبزادوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلے انہیں روکا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ شخص برباد ہو جائے' جس نے اللہ کے رسول کو خوف زدہ کیا' تو ان کے صاحبزادوں نے' یا ان کے صاحبزادوں میں سے' کسی ایک نے کہا: اے ابا جان! یہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے خوف زدہ کر سکتا ہے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' وہ میرے پہلو کے درمیان (یعنی مجھے) خوف زدہ کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1890 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ مُخْتَصرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أخافه الله

❀❀ یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے خوف میں مبتلاء کرے گا''

1891 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اللّٰهُمَّ من ظلم اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وأخافهم فأخفه وَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص اہل مدینہ پر ظلم کرے' اور انہیں خوف کا شکار کرے' تو اُسے خوف میں مبتلاء کر! اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں' اور تمام لوگوں کی لعنت ہو' ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل نماز قبول نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1892 - وروى النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ عَن السَّائِب بن خَلاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حديث 1891: المعجم الأوسط للطبراني - باب الراء' من اسمه روح - حديث: 3673 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه السائب' السائب بن خلاد بن سويد بن ثعلبة الأنصاري - حديث: 6482

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ من ظلم اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وأخافهم فأخفه وَعَلِيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا

❀❀ امام نسائی اور امام طبرانی نے' حضرت سائب خلاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اے اللہ! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں خوف زدہ کرے' تو اس کو خوف میں مبتلاء کر! اور ایسے شخص پر' اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت ہو' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا''

1893 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للطبراني قَالَ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أخافه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَغَضب عَلَيْهِ وَلَمْ يقبل مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا

الصَّرْف هُوَ الْفَرِيضَة الْعدْل التَّطَوُّع قَالَه سُفْيَان الثَّوْرِيّ وَقِيْلَ هُوَ النَّافِلَة وَالْعدْل الْفَرِيضَة وَقِيْلَ الصَّرْف التَّوْبَة وَالْعدْل الْفِدْيَة قَالَه مَكْحُوْل وَقِيْلَ الصَّرْف الِاكْتِسَاب وَالْعدْل الْفِدْيَة وَقِيْلَ الصَّرْف الْوَزْن وَالْعدْل الْكَيْل وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے خوف میں مبتلاء کرے گا' اور اُس پر غضب کرے گا' اور ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''

لفظ ''الصرف'' سے مراد فرض عبادت ہے' لفظ ''العدل'' سے مراد نفل عبادت ہے' یہ بات سفیان ثوری نے بیان کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد نفل عبادت ہے' اور ''عدل'' سے مراد فرض عبادت ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد توبہ ہے' اور ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے' یہ بات مکحول نے بیان کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد کمائی اور ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد وزن ہے' اور ''عدل'' سے مراد ماپنا ہے' ایک قول کے مطابق ان الفاظ کا کوئی اور مفہوم مراد ہے۔

1894 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آذَى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ آذاه اللّٰه وَعَلِيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

• رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اہل مدینہ کو اذیت پہنچائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اذیت میں مبتلاء کرے گا' ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی' ایسے شخص کی کوئی فرض' یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

حدیث1892: المعجم الأوسط للطبراني - باب الراء' من اسمه روح - حديث:3673

Marfat.com

1895 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اكفهم من دهمهم بباس يَعْنِیْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يريدها اَحَد بسوء اِلَّا أذابه الله كَمَا يذوب الْملح فِی الْمَاء

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَآخر فِی الصَّحِيْح بِنَحْوِهٖ وَتقدم

دهمهم محركة اَی غشيهم بِسُرْعَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! تو ان لوگوں کے لئے اُن کے مقابلے میں کافی ہو جا' جو انہیں نقصان پہنچائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اہل مدینہ تھے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے (جہنم میں) یوں گھول دے گا' جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کا آخری حصہ ''صحیح'' میں' اس کی مانند منقول ہے' جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

متن کے الفاظ ''دھمھم'' میں حرکت ہے' اس سے مراد یہ ہے: ان کو تیزی سے ڈھانپ لے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حدیث1895: البحر الزخار مسند البزار - وما روی یحیی بن النضر' حدیث:1010

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند معیاری درسی کتب

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph:37352022

Marfat.com

ہماری چند معیاری درسی کتب
2 جلد مکمل مترجم
3 جلد مکمل مترجم
4 جلد مکمل شرح
سنن ابو داؤد شریف
صحیح بخاری شریف
رفیق السالکین
شرح قصیدہ بردہ
ریاض الصالحین
اصول الشاشی
سیرت رسول عربی
انوار شریعت
اسلامی تعلیم
انوار السنن
آثار السنن
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph:37352022

Marfat.com